

# أَهْلُ الْمَظَالِيقِ

لِفَوَايِدِ قِيُودَاتِ الْجَلَالِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## جَمَالِينَ شَرَحَ الْجَلَالِينَ

شَارِحُ سَجَرِ جَدِّهِ الْإِسْلَامِ الْبَلَدِ شَهْرِي

مَلِكِي فِي الْأَسْوَاطِ وَالْأَقْوَاطِ

يُنَبِّئُ وَيُخَبِّرُ أَرْكَانَ الْأَمْرِ وَالْأَمْرِ الْإِسْلَامِ

لِلْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ وَالْأَهْلِ

### فِي صِلَةِ

مَنْ لَمْ يَكُنْ

وائس ایپ گروپ  
کتابت دینی کتب خانہ  
کتابت اللہ ابن صدیق  
بیلی گرام وائس نمبر  
+923247442395  
+923052488551  
کتابت pdf وائس ایپ نمبر  
گرام چچیل بیلی کتب خانہ

# أنوار الجلالين

لفوايد قيودات الجلالين

جلد اول

پښتو ترجمه

## جمالين شرح جلالين

شارح: محمد جمال بلندشهری

مدرس د دارالعلوم دیوبند

پښتو مترجم: مولانا شاه فیصل

فاضل دارالعلوم اسلامیہ چارسده، امداد العلوم پېښور، وفاق المدارس

### خصوصیات

- ① لغوی تحقیق، چې ددې لفظ په لغت کېنې څه معنی ده.
- ② صرفی تحقیق مثلاً دا کلمه د څه صیغه ده او غیره.
- ③ نحوی تحقیق مثلاً دا کلمه په ترکیب کېنې څه واقع شوې ده.
- ④ بلاغی تحقیق چې په دې اضافي قید کېنې کومه بلاغی نکته ده.
- ⑤ فقهی تحقیق چې په دې اضافي قید سره کومې مسئلې ته اشاره ده.
- ⑥ د قراءت تحقیق چې په دې مقام کېنې دا قراءت څنګه دې.
- ⑦ تقدیرات راویستل چې دلته کوم لفظ مقدار پروت دې.
- ⑧ د تقدیری عباراتو وجه او سبب بیانول.

### خوړونکي

فیصل کتب خانہ مدینہ مارکیټ

محله جنگی پېښور موبائل نمبر: ۰۳۱۵۹۵۹۵۱۴

## فہرست د سورتونو او آیاتونو

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۸۷	[۲۱] سورة نفلت	۸	پاره نمبر - ۲۳ [وَمَالٍ]
۸۷	[ایاتونہ ۱ - ۸]	۸	[۲۸] سورة ص
۸۹	[ایاتونہ ۹ - ۱۸]	۸	[ایاتونہ ۱ - ۱۴]
۹۲	[ایاتونہ ۱۹ - ۲۵]	۱۲	[ایاتونہ ۱۵ - ۲۲]
۹۸	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۲]	۱۸	[ایاتونہ ۲۷ - ۴۰]
۱۰۱	[ایاتونہ ۳۳ - ۴۴]	۲۲	[ایاتونہ ۴۱ - ۶۴]
۱۰۵	پاره نمبر - ۲۵ [الْبُرُودُ]	۲۲	[ایاتونہ ۶۵ - ۸۸]
۱۰۵	[ایاتونہ ۴۵ - ۵۳]	۳۱	[۲۸] سورة الزمر
۱۱۰	[۲۲] سورة التوري	۳۱	[ایاتونہ ۱ - ۹]
۱۱۰	[ایاتونہ ۱ - ۹]	۳۵	[ایاتونہ ۱۰ - ۲۱]
۱۱۲	[ایاتونہ ۱۰ - ۱۹]	۳۸	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۱]
۱۱۲	[ایاتونہ ۲۰ - ۲۹]	۴۲	پاره نمبر - ۲۴ [كَمَنْ أَظْلَمُ]
۱۲۰	[ایاتونہ ۳۰ - ۴۳]	۴۲	[ایاتونہ ۳۲ - ۴۱]
۱۲۲	[ایاتونہ ۴۴ - ۵۳]	۴۵	[ایاتونہ ۴۲ - ۵۲]
۱۳۲	[۲۳] سورة الزخرف	۴۸	[ایاتونہ ۵۳ - ۶۳]
۱۳۲	[ایاتونہ ۱ - ۱۵]	۵۰	[ایاتونہ ۶۴ - ۷۰]
۱۳۷	[ایاتونہ ۱۸ - ۲۵]	۵۲	[ایاتونہ ۷۱ - ۷۵]
۱۳۹	[ایاتونہ ۲۲ - ۳۵]	۵۲	[۳۹] سورة غافر (المؤمن)
۱۴۲	[ایاتونہ ۳۲ - ۴۵]	۵۲	[ایاتونہ ۱ - ۹]
۱۴۴	[ایاتونہ ۴۲ - ۵۲]	۵۹	[ایاتونہ ۱۰ - ۲۰]
۱۴۲	[ایاتونہ ۵۷ - ۶۷]	۶۳	[ایاتونہ ۲۱ - ۲۷]
۱۴۹	[ایاتونہ ۶۸ - ۸۹]	۶۵	[ایاتونہ ۲۸ - ۳۷]
۱۵۴	[۴۴] سورة المizan	۷۰	[ایاتونہ ۳۸ - ۵۰]
۱۵۸	[ایاتونہ ۳۰ - ۴۲]	۷۳	[ایاتونہ ۵۱ - ۶۰]
۱۶۱	[ایاتونہ ۴۳ - ۵۹]	۷۷	[ایاتونہ ۶۱ - ۶۸]
۱۶۳	[۴۵] سورة الحجية	۸۰	[ایاتونہ ۶۹ - ۷۸]
۱۶۳	[ایاتونہ ۱ - ۱۱]	۸۴	[ایاتونہ ۸۹ - ۸۵]



شمار	مضمون	شمار	مضمون
۲۵۲	پارہ نمبر - ۲۷ [لال قلم سے لکھا]	۱۶۲	[آیات نمبر ۱۲ - ۲۱]
۲۵۲	[آیات نمبر ۲۴ - ۱۴۶]	۱۷۰	[آیات نمبر ۲۲ - ۲۶]
۲۵۸	[آیات نمبر ۴۷ - ۲۰]	۱۷۲	[آیات نمبر ۲۶ - ۳۷]
۲۶۱	[۵۲] سورۃ الطور	۱۷۵	[۴۹] سورۃ الاحقاف
۲۶۱	[آیات نمبر ۱ - ۱۰]	۱۷۵	پارہ نمبر - ۲۶ [خم]
۲۶۵	[آیات نمبر ۲۹ - ۴۹]	۱۷۵	[آیات نمبر ۱ - ۱۰]
۲۷۰	[۵۳] سورۃ النجم	۱۸۱	[آیات نمبر ۱۰ - ۲۰]
۲۷۰	[آیات نمبر ۱ - ۲۵]	۱۸۲	[آیات نمبر ۲۰ - ۲۲]
۲۷۷	[آیات نمبر ۲۲ - ۳۲]	۱۸۹	[آیات نمبر ۲۲ - ۳۵]
۲۸۰	[آیات نمبر ۳۳ - ۲۲]	۱۹۳	[۴۷] سورۃ محمد
۲۸۵	[۵۴] سورۃ القمر	۱۹۳	[آیات نمبر ۱ - ۱۱]
۲۸۵	[آیات نمبر ۱ - ۲۳]	۱۹۷	[آیات نمبر ۱۱ - ۱۹]
۲۹۰	[آیات نمبر ۲۳ - ۴۰]	۲۰۲	[آیات نمبر ۲۰ - ۲۸]
۲۹۵	[آیات نمبر ۴۱ - ۵۵]	۲۰۵	[آیات نمبر ۲۹ - ۳۸]
۲۹۹	[۵۵] سورۃ الرحمن	۲۰۹	[۴۸] سورۃ الفج
۲۹۹	[آیات نمبر ۱ - ۲۵]	۲۰۹	[آیات نمبر ۱ - ۱۰]
۳۰۲	[آیات نمبر ۲۲ - ۴۵]	۲۱۴	[آیات نمبر ۱۱ - ۱۷]
۳۰۵	[آیات نمبر ۴۶ - ۷۸]	۲۱۷	[آیات نمبر ۱۸ - ۲۲]
۳۰۹	[۵۶] سورۃ الواقعة	۲۲۱	[آیات نمبر ۲۷ - ۲۹]
۳۰۹	[آیات نمبر ۱ - ۳۸]	۲۲۵	[۴۹] سورۃ الحجرات
۳۱۳	[آیات نمبر ۳۹ - ۷۴]	۲۲۵	[آیات نمبر ۱ - ۱۰]
۳۱۷	[آیات نمبر ۷۵ - ۹۲]	۲۳۱	[آیات نمبر ۱۱ - ۱۸]
۳۲۰	[۵۷] سورۃ الحديد	۲۳۲	[۵۰] سورۃ ق
۳۲۰	[آیات نمبر ۱ - ۱۰]	۲۳۲	[آیات نمبر ۱ - ۱۵]
۳۲۴	[آیات نمبر ۱۱ - ۱۹]	۲۴۰	[آیات نمبر ۱۶ - ۲۹]
۳۲۸	[آیات نمبر ۲۰ - ۲۵]	۲۴۴	[آیات نمبر ۳۰ - ۴۵]
۳۳۱	[آیات نمبر ۲۶ - ۲۹]	۲۴۹	[۵۱] سورۃ الذاریات
۳۳۳	پارہ نمبر - ۲۸ [گڈ موم لکھا]	۲۴۹	[آیات نمبر ۱ - ۲۳]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۳۸۷	[ایاتونہ: ۸ - ۱۲]	۳۳۳	[۵۸] سورۃ المجادلہ
۳۹۰	[۶۷] سورۃ المکتہ	۳۳۳	[ایاتونہ: ۱ - ۲]
۳۹۰	پارہ نصیر - ۲۹ [فترکۃ الہی]	۳۳۲	[ایاتونہ: ۷ - ۱۳]
۳۹۰	[ایاتونہ: ۱ - ۱۴]	۳۳۸	[ایاتونہ: ۱۴ - ۲۲]
۳۹۳	[ایاتونہ: ۱۵ - ۳۰]	۳۴۱	[۵۹] سورۃ الحشر
۳۹۸	[۶۸] سورۃ التکم	۳۴۱	[ایاتونہ: ۱ - ۱۰]
۳۹۸	[ایاتونہ: ۱ - ۳۳]	۳۴۵	[ایاتونہ: ۱۱ - ۱۷]
۴۰۳	[ایاتونہ: ۳۴ - ۵۲]	۳۴۸	[ایاتونہ: ۱۸ - ۲۴]
۴۰۲	[۶۹] سورۃ الطافہ	۳۴۹	[۶۰] سورۃ الممتحنہ
۴۰۲	[ایاتونہ: ۱ - ۳۷]	۳۴۹	[ایاتونہ: ۱ - ۲]
۴۱۰	[ایاتونہ: ۳۸ - ۵۲]	۳۵۵	[ایاتونہ: ۷ - ۱۳]
۴۱۳	[۷۰] سورۃ المعارج	۳۵۸	[۶۱] سورۃ الصف
۴۱۳	[ایاتونہ: ۱ - ۳۵]	۳۵۸	[ایاتونہ: ۱ - ۹]
۴۱۲	[ایاتونہ: ۳۲ - ۴۴]	۳۶۱	[ایاتونہ: ۱۰ - ۱۴]
۴۱۷	[۷۱] سورۃ نوح	۳۶۳	[۶۲] سورۃ الجمعہ
۴۱۷	[ایاتونہ: ۱ - ۲۰]	۳۶۳	[ایاتونہ: ۱ - ۸]
۴۱۹	[ایاتونہ: ۲۱ - ۲۸]	۳۶۷	[ایاتونہ: ۹ - ۱۱]
۴۲۱	[۷۲] سورۃ الجن	۳۶۹	[۶۳] سورۃ المنافقون
۴۲۱	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۳۶۹	[ایاتونہ: ۱ - ۸]
۴۲۵	[ایاتونہ: ۲۰ - ۲۸]	۳۷۲	[ایاتونہ: ۹ - ۱۱]
۴۲۷	[۷۳] سورۃ العزل	۳۷۳	[۶۴] سورۃ التغابن
۴۲۷	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۳۷۳	[ایاتونہ: ۱ - ۱۰]
۴۳۱	[ایاتونہ: ۲۰]	۳۷۵	[ایاتونہ: ۱۱ - ۱۸]
۴۳۴	[۷۴] سورۃ الصغر	۳۷۷	[۶۵] سورۃ الطلاق
۴۳۴	[ایاتونہ: ۱ - ۳۱]	۳۷۷	[ایاتونہ: ۱ - ۷]
۴۳۸	[ایاتونہ: ۳۲ - ۵۲]	۳۸۱	[ایاتونہ: ۸ - ۱۲]
۴۴۱	[۷۵] سورۃ التبیات	۳۸۳	[۶۶] سورۃ التہریم
۴۴۱	[ایاتونہ: ۱ - ۳۰]	۳۸۳	[ایاتونہ: ۱ - ۷]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
۴۹۵	[۸۷] سورة الغاشية	۴۴۴	[ایاتونہ: ۳۱ - ۴۰]
۴۹۵	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۴۴۵	[۷۷] سورة الانسان
۴۹۷	[۸۸] سورة الفاتحة	۴۴۵	[ایاتونہ: ۱ - ۲۲]
۴۹۷	[ایاتونہ: ۱ - ۲۲]	۴۵۱	[ایاتونہ: ۲۲ - ۳۱]
۵۰۰	[۸۹] سورة الحجر	۴۵۳	[۷۷] سورة المرسلات
۵۰۰	[ایاتونہ: ۱ - ۳۰]	۴۵۳	[ایاتونہ: ۱ - ۴۰]
۵۰۴	[۹۰] سورة البلد	۴۵۷	[ایاتونہ: ۴۱ - ۵۰]
۵۰۴	[ایاتونہ: ۱ - ۲۰]	۴۵۸	پارہ نمبر - ۳۰ [ہم]
۵۰۷	[۹۱] سورة الشمس	۴۵۸	[۷۸] سورة النبأ
۵۰۷	[ایاتونہ: ۱ - ۱۵]	۴۵۸	[ایاتونہ: ۱ - ۳۰]
۵۰۹	[۹۲] سورة الليل	۴۶۲	[ایاتونہ: ۳۱ - ۴۰]
۵۰۹	[ایاتونہ: ۱ - ۲۱]	۴۶۴	[۷۹] سورة الفلزات
۵۱۲	[۹۳] سورة الضحیٰ	۴۶۴	[ایاتونہ: ۱ - ۲۲]
۵۱۲	[ایاتونہ: ۱ - ۱۱]	۴۶۹	[ایاتونہ: ۲۷ - ۴۲]
۵۱۴	[۹۴] سورة لم یشرع	۴۷۲	[۸۰] سورة عبس
۵۱۴	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۴۷۲	[ایاتونہ: ۱ - ۴۲]
۵۱۵	[۹۵] سورة التین	۴۷۷	[۸۱] سورة التکویر
۵۱۵	[ایاتونہ: ۱ - ۸]	۴۷۷	[ایاتونہ: ۱ - ۲۹]
۵۱۷	[۹۶] سورة اقرا	۴۸۰	[۷۱] سورة الانطار
۵۱۷	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]	۴۸۰	[ایاتونہ: ۱ - ۱۹]
۵۱۹	[۹۷] سورة القدر	۴۸۲	[۸۳] سورة المطففین
۵۱۹	[ایاتونہ: ۱ - ۵]	۴۸۲	[ایاتونہ: ۱ - ۳۲]
۵۲۱	[۹۸] سورة البینہ	۴۸۲	[۸۴] سورة الانشقاق
۵۲۱	[ایاتونہ: ۱ - ۸]	۴۸۲	[ایاتونہ: ۱ - ۲۵]
۵۲۳	[۹۹] سورة الزلزال	۴۸۹	[۸۵] سورة البروج
۵۲۴	[ایاتونہ: ۱ - ۸]	۴۸۹	[ایاتونہ: ۱ - ۲۲]
۵۲۵	[۱۰۰] سورة العادیات	۴۹۲	[۸۶] سورة الطارق
۵۲۵	[ایاتونہ: ۱ - ۱۱]	۴۹۲	[ایاتونہ: ۱ - ۱۷]

شمار	مضمون	شمار	مضمون
٥٣٨	[١٠٨] سورة الكوثر	٥٢٨	[١٠١] سورة القارعة
٥٣٨	[١٠٨] سورة الكوثر	٥٢٨	[١٠١] سورة القارعة
٥٣٩	[١٠٩] سورة الكافرون	٥٣٠	[١٠٢] سورة التكاثر
٥٣٩	[١٠٩] سورة الكافرون	٥٣٠	[١٠٢] سورة التكاثر
٥٤١	[١١٠] سورة النصر	٥٣٢	[١٠٣] سورة العصر
٥٤١	[١١٠] سورة النصر	٥٣٢	[١٠٣] سورة العصر
٥٤٢	[١١١] سورة ابي لهب	٥٣٣	[١٠٤] سورة الحمزة
٥٤٢	[١١١] سورة ابي لهب	٥٣٣	[١٠٤] سورة الحمزة
٥٤٤	[١١٢] سورة الاخلاص	٥٣٤	[١٠٥] سورة الفيل
٥٤٤	[١١٢] سورة الاخلاص	٥٣٤	[١٠٥] سورة الفيل
٥٤٦	[١١٣] سورة الطق	٥٣٦	[١٠٦] سورة قريش
٥٤٦	[١١٣] سورة الطق	٥٣٦	[١٠٦] سورة قريش
٥٤٧	[١١٤] سورة الفاس	٥٣٨	[١٠٧] سورة الماعون
٥٤٧	[١١٤] سورة الفاس	٥٣٨	[١٠٧] سورة الماعون

## پاره نمبر- ۲۲ [وَمَا لِي]

### [۳۸] سورة ص

#### سورة ص مکيه وهى ست اوثمان وثمانون آية

سورة ص مکى دى، اوپه دى کنبى شېر اتيا، يا اته اتيا آياتونه دى.

[آياتونه: ۱-۱۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (ص) الله اَعْلَمُ بِمُرَادِهِمْ (وَالْقُرْآنُ ذِي الذِّكْرِ) اَمِنَ الْبَيْتَانِ اَوْ الشَّرَفِ وَغَوَابِ هَذَا الْقَسَمِ مَخْلُوفِ اَمِنَ مَا الْاَمْرُ كَمَا قَالَ كُفَّارٌ مَكَّةَ مِنْ تَعَدُّدِ الْاَلِهَةِ (يَبْلُ الْيَمِينِ كَفَرُوا) مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ (فِي عِزَّةٍ) خِيَمَةٍ وَتَكْبِيرٍ عَنِ الْاِيْمَانِ (وَيَسْقَا) خِلَافَ وَعْدَاوَةِ الْيَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَمْ) اَمِنَ عَمِيرًا (أَهْلُكُنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قُرْنٍ) اَمِنَ اُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ (فَتَادُوا) جِئْنِ لُزُولِ الْعَذَابِ بِهِمْ (وَلَا تَحِيقِينَ مَتَاصٍ) اَمِنَ لَيْسَ الْجِئْنَ جِئْنَ فِرَارٍ وَالْمَتَاصِ وَالْجُمْلَةِ خَالَ مِنْ فَاعِلٍ نَادُوا اَمِنَ اسْتَقَالُوا وَالْخَالَ اَنْ لَا مَهْرَبَ وَلَا مَنَجَى وَمَا اغْتَبَرَ بِهِمْ كُفَّارٌ مَكَّةَ (وَعَجِبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ) رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِهِمْ يُنْذِرُهُمْ وَيُخَوِّفُهُمُ الْاَثَرَ بَعْدَ الْبُثِّ وَهُوَ الَّذِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَالَ الْكَافِرُونَ) فِيهِ وَضَعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمَصْمُوعِ (هَذَا سَاحِرٌ كَذَابٌ) (أَجْعَلِ الْاِلَهَةَ لَهَا وَاحِدًا) حَتَّى قَالَ لَهُمْ قُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ اَمِنَ اَمِنَ كَيْفَ يَسْعُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ اِلَهَ وَاحِدٌ (اِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَبٌ) اَمِنَ عَجَبٌ (وَالطَّلُقُ الْمَلَكُ مِنْهُمْ) مِنْ مَجْلِسِ اجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَ اَمِي طَالِبٍ وَتَسْمَاعِهِمْ فِيهِ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ (اَنْ اَمْسُوا) يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمْسُوا (وَأَصْبِرُوا عَلَيَّ اَلَيْتُكُمْ) اَثْبَتُوا عَلَيَّ عِبَادَتَهَا (اِنَّ هَذَا) الْمَلَكُورُ مِنَ التَّوْحِيدِ (لَشَيْءٌ عِزَّادٌ) مِتَّاسِجَعًا يَهْدَا فِي الْيَلَّةِ الْاُخْرَى اَمِنَ يَلَّةٌ يَمْسِي (اِنَّ) مَا (هَذَا) الْاِغْتِيْلَاقُ كَذَبُ (الْزُّلْ) بِخَفِيْقِ الْهَضْرَتَيْنِ وَتَسْهِيْلِ الثَّابِتَةِ وَادْخَالَ اِلْفِ بَيْنَهُمَا عَلَيَّ الْوُجْهَتَيْنِ وَتَرْكِهِ (عَلَيْهِ) عَلَيَّ مُخْتَدِ (الْيَكْرِ) اَمِنَ الْفَرَانِ (مِنْ يَتَنَتَّامُ) وَلَيْسَ بِاَمْتَرْنَا وَلَا اَشْرَفَا اَمِنَ لَمْ يَنْزَلْ عَلَيْهِ قَالَ تَعَالَى (يَبْلُ مَعْرُفِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي) وَخَبِي اَمِنَ الْفَرَانِ حَتَّى كَذَبُوا الْجَنَابِي بِوَ (يَبْلُ لَنَا) لَمْ (يَبْلُ قَوْلًا عَذَابًا) وَلَوْ ذَالُوهُ لَفَعَلُوا الَّذِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَاءَ بِهِ وَلَا يَنْفَعُهُمُ التَّصْدِيقُ جِيئُوا اَمِنَ عِنْدَهُمْ عَزَائِبُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْغَالِبِ (الْوَهَابِ) مِنْ التَّوْبَةِ وَغَيْرِهَا فَيُفْعَلُونَهَا عَنْ شَاءَةٍ اَمِنَ هُمْ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ رَعَوْا ذَلِكَ (فَلْيَرْكَبُوا فِي الْاَسْبَابِ) الْفَوْضَلَةُ اِلَى الشَّيْءِ فَيَأْتُوا بِالْوَحْيِ فَيُخْصَوْنَ بِهِ مِنْ شَاءَةٍ وَهُوَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ بِمَعْنَى هَفْزَةِ الْاِنْكَارِ (جُنْدًا) اَمِنَ لَمْ يَجُنْدَ خَفِيرٍ (هَذَا لَيْتُ) فِي تَكْلِيْمِهِمْ لَكَ (مَنْزُومٌ) مِلْفَةٌ جُنْدٍ (مِنْ الْأَعْرَابِ) مِلْفَةٌ جُنْدٍ اَمِنَ اَمِنَ مِنْ جِنْسِ الْأَخْرَابِ الْمُتَعَزِّينَ عَلَيَّ الْاَنْبَاءِ فَتِلْكَ وَأَوَّلِيكَ لَمْ يَهْزُوا وَأَهْلُكُوا فَكَلَّا نُهْلِكُ هَلَاوَةً (كَلَّهَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ) ثَالِثٌ قَوْمٌ بِغَايَةِ الْغَضَى (وَعَادُوا وَفِرْعَوْنُ لَمَّا الْوُكُودُ) كَانَ يَبْدُ يَكُنْ مَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ اَنْفَعَةُ اَوْثَادٍ يَشُدُّ اِلَيْهَا يَتَدَيَّرُ وَجِلَّتِي وَتَعَذَّبُوا وَتَحْمَدُوا وَتَقَوْمُ لُوطُ وَأَصْحَابُ الْاَيْكَةِ اَمِنَ الْفَيْضَةُ وَمِم قَوْمٌ صَحِبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ) (إِنْ) مَا (كُلُّ) مِنَ الْأَحْزَابِ (أَلَا كَذَّبَ الرَّسُولُ) لِأَنَّهُمْ إِذَا كُذِّبُوا وَاجْتُمِعُوا مِنْهُمْ لَفِظَ كُذِّبُوا جَمْعُهُمْ لِأَنَّهُ دَعَوْتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ دَعْوَةُ التَّوْحِيدِ (لِصَحْقٍ) وَجِبَ (عِقَابٍ)

**ترجمہ:** شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کونکې دي، صاد، الله ددې د مراد نه ښه خبر دي، قسم دې په ذکر والا یعنی بیان والا یا شان والا قرآن باندې، جواب د قسم محذوف دي، یعنی خبره داسې نه ده څنگه چې کافران د ډیرو خدایانو منونکي دي، خو د مکې کافران په غرور او د ایمان په مقابل کې په تکبر او د محمد ﷺ په مخالفت او دشمنی کې پراته دي، او مونږ ددوی نه مخکېني هم یعنی تیر شوی ډیر قومونه هلاک کړي دي، په هغوی باندې د عذاب د نازلیدو په وخت هغوی ډیرې چغې اووولې خو هغه وخت د خلاصۍ نه وو، یعنی هغه د تیختې وخت نه وو، او په لات کېنې تاء زانده ده، او جمله د نادوا د ضمیر نه حال ده، یعنی هغوی فریاد او کړو حالانکه نه د تیختې موقع وه او نه د خلاصۍ، او د مکې کافرانو د هغوی نه څه عبرت حاصل نه کړو، او کافرانو ته په دې خبره باندې حیرانتیا اوشوه، چې هم په دوی کېنې یو کس ددوی ویروې دپاره راغلو، یعنی ددوی نه یو رسول راغلو، کوم چې د مرګ نه پس دوی د اور نه ویروې، او هغه محمد ﷺ دي، او کافرانو اووئیل چې دا خو جادوګر دي، (او) دروغون دي، په دې کېنې د اسم ضمیر په ځای اسم ظاهر دي، آیا دده دومره ډیرو معبودانو نه یو معبود جوړ کړو؟ واقعی دا ډیر د حیرانتیا خبره ده، دا خبره دوی هغه وخت اوکړه چې کله رسول الله ﷺ دوی ته اووئیل چې تاسو اوواین چې د الله نه سوا بل معبود نشته، یعنی د ټول مخلوق دانتظام د پاره یو معبود څنگه کافي کیدې شي؟ ددوی سردار د ابوطالب په مجلس کېنې د رسول الله ﷺ نه (قولوا لا اله الا الله) اوریدلو سره د ابوطالب د مجلس نه اووتل او داتې اووئیل، چې بس تاسو په خپلو معبودانو باندې یعنی د هغوی په عبادت باندې کلک اوسپنې، یقینا دې توحید مذکور په مطالبه کېنې زمونږ نه ضرور څه مطلب (غرض) دي، مونږ خو دا خبره په مخکینین دین یعنی د عیسیٰ ﷺ په دین کېنې نه وه اوریدلې، دا خو د ځان نه جوړ شوي دروغ دي، آیا مونږ کېنې په داسې کس باندې د الله کلام نازل شوي دي؟ یعنی هغه زمونږ نه نه لوی دي او نه شرافت والا، یعنی په ده باندې د الله کلام نازل شوي نه دي، ما نزل کېنې د دواړو همزو تحقیق او د دویمې تسهیل، او د دواړو همزو په مینځ کېنې الف داخلولو سره او نه داخلولو سره، په اصل کېنې دا خلق خدا ذکر (وحی) نه یعنی دقرآن په باره کېنې شک کېنې دي، ځکه دوی وحی راوړونکو والا نه دروغون گنړی، بلکه صحیح خبره داده چې دوی تر اوسه پورې، خدا هذاب شکلي نه دي، او چې دوی کله دي عذاب لره اوځکی، نو د نبی ﷺ ددې خبرې تصدیق به اوکړی، کومه چې هغه راوړې ده، خو هغه وخت به د تصدیق څه

فائدہ نہ وی، آیا دوی سرہ ستا د زیر دست مہربانہ رب د رحمتونو خزانہ دی؟ چې په هغې کښې نبوت وغیرہ ہم شامل دې، چې دا خلق نہی چا ته او غواری نو ورنې کړی او چا ته چه او غواری نو هغه ته نه ورنکړی؟ آیا په زمکه او اسمان او خه چې ددې په مینځ کښې دی ددوی حکومت دې؟ او که دوی ته ددې خبرې یقین وی، نو پکار ده چې اسمان ته رسې او تری او اوڅیږی، او وحی دې راوړی او په خاص توگه چاته چې او غواری نو ور دې کړی، او دام په دواړه ځایونو کښې د همزه انکاری په معنی کښې دې، دلته یعنی ستاد تکذیب په باره کښې شکست خوړونکی یو کمزورې لښکر دې، مهزوم د جند صفت دې، او من الاحزاب هم د جند صفت دې، یعنی دا لښکر د هغه لښکرو د جنس نه دې کوم چې ستانه مخکښې د پیغمبرانو په مقابلہ کښې ولاړ وو، او هغوی مغلوب او هلاک شول، دغه شان دوی به هم هلاک کړی شی، ددې نه مخکښې هم قوم نوح د قوم تانیث د معنی په اعتبار سره دې، او عادیانو او میخونو والا فرعون هم تکذیب کړې وو، فرعون چې به چا ته غصه شو نو څلور میخونه به نهې تک وهل، او دې سره به نهې دهغه کس دواړه لاسونه او دواړه خپې ترلې، او هغه ته به نهې سزا ورکوله، او شمود او قوم لوط او د ایکه اوسیدونکو هم (اصحب ایکه) یعنی ځنگل والا، او هغه د شعیب علیہ السلام قوم وو، دا لونی لښکرې وې، په دې لښکرو کښې یو هم داسې نه دې چا چې د رسولانو تکذیب نه وی کړې، ځکه چې کله دوی د یو رسول تکذیب او کړو نو گویا چې د ټولو رسولانو نهې تکذیب او کړو، ځکه چې د ټولو دعوت یو وو، او هغه دعوت د توحید وو، نو په دوی باندې سزا ثابته شوه.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله ص:** دې ته سورة داؤد هم وئیلې شی، (خازن) په دې کښې پنځه قراوتونه دی.

(۱) د جمهورو په نیز په سکون سره، یعنی صاد. (۲) ضمه بغیر د تنوین نه، صاد (۳)

کسره بغیر د تنوین صاد (۴) کسره مع التنوین صاد.

ضمه بغیر د تنوین په صورت کښې د مبتدا محذوف خبر دې، اى هذا صاد په دې صورت کښې به ص د سورت نوم شی، او د علمیت او تانیث د وجې نه به غیر منصرف وی، چا چې مفتوح بغیر د تنوین نه وئیلې دې د هغې درې صورتونه کیدې شی

(۱) مبنی بر فتحه، تخفیفاً لکه کیف واین، (۲) جر تقدیری سره، د حرف قسم مقدر کیدو د وجې نه، (۳) نصب د فعل مقدر د وجې نه، یا د حرف قسم د حذف کیدو د وجې نه (جمل ملخصاً)

**قوله** والقرآن: واؤ جاره قسمیه دې، القرآن مقسم به دې، په جواب قسم کښې څو وجوه دی،

① که اهلکنا من الله جواب قسم دې، په اصل کښې لگم اهلکنا وو، لام د فصل کثیر د

وجہی نہ حذف کړې شو، څنگه چې په سورۃ شمس کېنې د قد اُفْلَح جواب قسم نه لام حذف کړې شو

⑦ جواب قسم اِن کَلْ اِلَّا کَذِبَ الرِّسْل دې. ⑧ جواب قسم محذوف دې او هغه لاند جاء کمر الحق وغیره دې، او ابن عطیہ وئیلې دی چې جواب قسم ما الْأُمْرَکَا لَا مَعْمُونَ محذوف دې. علامه محلی ما الْأُمْرَکَا اِلَّا کَفَار مَکَمَنْ لَعْنَهُ اَللّٰه قسم محذوف گنرلې دې، او زمخشری اِنه لَعْنَهُ مَقْدَر گنرلې دې، او شیخ اِنک لَعْنَهُ الرِّسْل مَقْدَر گنرلې دې، چې دا د لَعْنَهُ وَالْقُرْآنُ الْحَکِیْمُ اِنک لَعْنَهُ الرِّسْل مَقْدَر نظیر دې، (جمل ملخصاً)

قوله: اَی کَثِیْرًا، په دې کېنې ټې اشاره اوکړه چې کم خبریه ده، کوم چې د اهلکنا مفعول دې، (من قرن) ددې تمیز دې.

قوله: وَاَلَاتِ حَیْنٍ مَّأْصُ: د لات د تاء په رسم الخط کېنې اختلاف دې، بعضې حضراتو مفصلاً اوږدې "ت" په شکل کېنې لیکلې دې، څنگه چې دې نسخه کېنې دی، او بعضو (ت) حین سره یوځانې کولو سره لیکلې ده، اَی لَا حَیْنٍ مَّأْصُ، او ددې اختلاف مدار په وقف باندې دې، بعضې حضرات په "ت" باندې وقف کوي، نو هغوی "ت" په اوږده شکل کېنې لیکي، او بعضې حضرات په لا باندې عطف کوي.

قوله: مَّأْصُ: (ن) نه مصدر میمی دې، تختیدل، پناه اخستل، اسم ظرف هم دې، ځانې دپناه، ځانې د تختیدو، ددې معنی ده لَعْنَهُ الْحَیْنِ حَیْنٍ فَرَاوَتَاءَ زَائِدَه او جمله دنادو د فاعل نه حال دې، مطلب دادې چې د پیغمبرانو مکذبینو ډیرې چغې اووولې خو هغوی ته د تیختې ځایې حاصل نه شو، او نه ورته د خلاصیدو ځانې، خو د مکې کافرانو ددې حالت نه هم عبرت حاصل نکړو،

قوله: اَی لَیْسَ الْحَیْنُ: په دې عبارت سره علامه محلی په لات کېنې د سیبویه او د خلیل مذهب مختار ته اشاره کړې ده، هغه دا چې په لات کېنې لا په معنی د لیس دې، او ددې اسم او خبر محذوف دی، او هغه اسم او خبر لفظ د حَیْن دې، تقدیری عبارت داسې دې، لَیْسَ الْحَیْنِ حَیْنٍ مَّأْصُ، اولنې حین اسم دې، اودویم خبر، او په لات کېنې "ت" د تاکید د نفی د پاره زیاته کړې شوې ده.

قوله: فِیْهِ وَضَعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الْمَغْمَرِ: د قباح د زیاتوالی د پاره د اسم ضمیر په ځانې اسم ظاهر استعمال شوې دې یعنی د قالوا په ځانې ټې قال الکافرون وئیلې دی.

قوله: عَجَابُ: لوی عجیبه څیز، د مبالغې صیغه، داسې عجیبه څیز چې هغه د یقین کولو قابل نه وی



**قوله:** اَنْ اَمْشُوا: پە دې كېنې اُن تفسيريە دې، څنگه چې مفسر علام اشاره كړې ده.

**قوله:** اِنْ هَذَا شَيْءٌ يَرَادُ: دا د اصبروا على آلهتكم علت دې

**قوله:** بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ: دا د مقدر نه عراض دې، تقدیری عبارت داسې دې، اِنْكَار هـ  
لذكري لس من علم بل هم في شك منه.

**قوله:** بَلْ لَمَّا يَبْذُوقُوا عَذَابَ: أي عذابي، د شك سبب بیانولو د پاره اضراب انتقالی دې،  
یعنی ددوی د شك سبب دادې چې دې خلقو اوسه پورې څما د عذاب مزه څکلي نه ده،  
لَوْ ذَلَّلُوا الصِّدِّيقَ الْبَرَّ

**قوله:** لَمَّا: پە لم سره نې اشاره او کړه، چې لَمَّا په معنی د لم دې.

**قوله:** فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ: فاء د شرط مقدر په جواب كېنې واقع ده، څنگه چې مفسر  
علام تقدیری عبارت راوځکلو سره اشاره کړې ده، اِي اِنْ رَحِمَوا ذَلِكَ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ.

**قوله:** اِي هُمْ جُنْدٍ: پە دې كېنې دې خبرې ته اشاره ده چې جند د مبتدا محذوف خبر دې،  
او تنوين دتقليل او دتحقير د پاره دې، او ما د قلت د تاكيد د پاره ده،

**قوله:** هُنَالِكَ: دجند يا د مهزوم ظرف دې او مهزوم په معنی د مغلوب او مقهور دې،  
مطلب دادې چې قریش د رسولانو خلاف جماعت جوړوونکې یو معمولی او لږ جماعت  
دې، چې ډیر زړه شکست اوځوری،

**قوله:** صَفَةَ جُنْدٍ: أَيْضاً: دلته د جند درې صفات بیان کړې شوی دی، اولنې صفت ما، دویم  
صفت مهزوم، دریم من الأحزاب

**قوله:** أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ: دا دطوائف مذکوره نه بدل دې.

**قوله:** لَأَنَّهُمُ الْغَوَاةُ: د یو سوال مقدر جواب دې، سوال دادې چې اِنْ كُلِّ الْأَكْذَابِ الرِّسَالِ وَلِي  
اوونیلې شو، باوجود ددې چې هریو قوم صرف د یو رسول تکذیب کړې دې؟  
جواب دادې چې چونکه د ټولو پیغمبرانو او رسولانو اصول د دین او د دعوت هم یو وو  
لهذا د یو رسول تکذیب د ټولو رسولانو تکذیب شمیرلې شی.

[ایانوله: ۱۵-۳۶]

(وَمَا يَنْظُرُ نَحْنُ: هَؤُلَاءِ) اِي عَمَّارِ نَحْنُ (الْأَصْنَةُ وَاجِدًا) هِي لَفْظَةُ الْيَمَانَةِ تَحْتِ بِهْمِ الْغَذَابِ مَا هَؤُلَاءِ  
قَوَائِمُ يَنْفَعُ الْمَاءَ وَحَمَّهَا زَجْجَعٌ (وَمَا كَلَامُ) لَمَّا نَزَلَ (لَأَمَّا مَنْ أَوْفَى كِتَابَهُ بِوَعْدِهِ) اَلْبَغِ (رَبَّنَا هَؤُلَاءِ لَتَأْفِكُنَا) اَمِنْ  
يَحْتَبِ اغْتِنَاكَ (قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ) قَالُوا ذَلِكَ اسْمُهُمْ هَالِ عَالِي (أَصْبَرُ عَلَى مَا يَقُولُونَ) وَأَذْكُرُ عِدَّتَنَا دَاوُدَ  
أَلَيْدٍ اِي الْفَوْهَ فِي الْيَمَانَةِ كَانَ يَعْصِمُ يَوْمًا وَيُلْغِي يَوْمًا يَقُولُ يَصْفُ اللَّيْلُ وَيَنَامُ لَكَ وَيَقُولُ سُدَّ (إِنَّهُ

أَوَابٍ رَجَاعَ إِلَىٰ مَرْحَاةِ اللَّهِ (إِلَّا مَقَرَّنَا الْجَبَالَ مَعَهُ يُسَيِّرَنَّ بِسَبِيحِهِ (بِالْعَشِيِّ) وَلَتَ صَلَاةُ الْبُشَاةِ (وَالْإِثْرَاقِ) وَلَتَ صَلَاةُ الضُّحَىٰ وَهُوَ أَنْ تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَتَنْتَهِىَ ضَوْغَهَا (و) سَحَابًا (الطَّيْرَ مَحْشُورًا) مَخْمُوعَةً إِلَيْهِ لَسَنَحَ مَعَهُ (كُلَّ) مِنَ الْجَبَالِ وَالطَّيْرِ (لَهُ أَوَابٌ) رَجَاعَ إِلَىٰ طَاعَتِهِ بِالنَّصِيحِ (وَتَحْدُثْنَا مُلْكَهُ) لِقُوتِنَاهُ بِالْخَزَرِ وَالْجُنُودِ وَكَانَ يَخْرُسُ بِمِخْرَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَجُلٍ (وَأَتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ) الْكِبْرِيَّاءَ وَالْإِسَابَةَ فِي الْأُمُورِ (وَفَصَّلَ الْخُطَابَ) الْبَيَانَ السَّالِفِي فِي كُلِّ قَصْدٍ (وَهَلْ) مَعْنَى الْإِسْطِفَاءِ هُنَا التَّعْجِيبُ وَالتَّشْوَيقُ إِلَىٰ اسْتِخَارَةِ مَا بَعْدَهُ (أَتَاكَ) يَا مُحَمَّدُ (تَبَا لَظُفْرٍ أَدْنَسُورًا) الْيَحْرَابُ (مِخْرَابُ دَاوُدَ) أَيْ مَسْجِدُهُ خَيْثُ تَنَمَّوُا الدُّخُولَ عَلَيْهِ مِنَ النَّابِ لِشَفْلِهِ بِالْعِبَادَةِ أَيْ خَبَرَهُمْ وَفَضَّحَهُمْ (أَدْعُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَقَفَرُوا مِنْهُمْ) قَالُوا لَا تَحْفَظْ نَحْنُ (رَحْمَتَانِ) قِيلَ لِفَرِيقَانِ لِطَائِفٍ مَا قُبِلَهُ مِنْ ضَمِيرِ الْفُجْعِ وَقِيلَ الثَّانِي وَالضَّمِيرُ بِمَعْنَاهُمَا وَالضَّمَمُ يُطْلَقُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْأَكْثَرِ وَلَهُمَا مُلْكَانِ جَاءَ فِي صُورَةِ خُصْمَيْنِ وَقَعَ لَهُمَا مَا ذَكَرَ هُنَا عَلَى سَبِيلِ الْقُرْصِ لِتَنْبِيهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مَا وَقَعَ مِنْهُ وَكَانَ لَهُ بِنِعْ وَتَسْتَعُونَ امْرَأَةً وَطَلَبَ امْرَأَةً فَخَصَّ لَهَا غَيْرَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا (بَقِيَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَأَحْكُمْنَا بَيْنَهُمَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْتَطِطْ) تَجَزَّ (وَاهِدَانِ) أَرْضَيْنَا (إِلَى سَوَادِ الْعِرَاقِ) وَسَطَ الطَّرِيقِ الصَّوَابِ (إِنَّ هَذَا أَحْيَى) أَيْ عَلَى دِينِي (لَهُ تَسْمَعُونَ وَتَسْمَعُونَ نَجْعَةً) يُعْمَرُ بِهَا عَنْ الْمَرْأَةِ (وَلَى نَجْعَةٍ وَاحِدَةً) فَقَالَ أَكْفَلْنِيهَا أَيْ اجْعَلْنِي كَالِهَا (وَعَزَّنِي) غَلَّبَنِي (فِي الْخُطَابِ) أَيْ الْجِدَالِ وَالْقُرْءِ الْآخَرُ عَلَى ذَلِكَ (قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَجْعَتِكَ) لِيُضْمَمَهَا (إِلَى نِعَاجِهِ) وَأَنْ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ (لِيُبَيِّنَ) بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا يَتَأَكَّدُ الْفَقْلَةُ فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ صَاحِبَتَيْنِ فِي صُورَتِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ قَضَى الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ فِيهِ دَاوُدُ قَالَ تَعَالَى (وَطَلَّ) أَيْ أَنْفَقَ (دَاوُدَ) أَتَمَّا قَتْلَاهُ أَوْ قَتْلَاهُ فِي فِتْنَةٍ أَيْ بَلِيَّةٍ بِمُخَيَّبَةِ بَلَكِ الْمَرْأَةِ (فَاسْتَغْفِرْهُ وَعَرَّاكُمَا) أَيْ سَاجِدًا (وَأَنَابَ) (فَقَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ) وَإِنْ لَهُ عِنْدَنَا لَوْلَقَى أَيْ زَادَهُ خَيْرٌ فِي الدُّنْيَا (وَحُسْنُ مَأْبٍ) مَزْجَعٌ فِي الْآخِرَةِ (يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ) تَذَكَّرْ أَمْرَ النَّاسِ (فَأَحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ) أَيْ هَوَى النَّفْسِ (فَيُجْلِكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) أَيْ عَنِ هَذَا لَدَلِيلِ الدَّالَّةِ عَلَى تَوْحِيدِهِ (إِنَّ الَّذِينَ يُجَالُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) أَيْ عَنِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ (هَلُمَّ عَذَابَ شَدِيدٍ بِمَا كُفُّوا) بَيْنَايَهُمْ (يَوْمَ الْحِسَابِ) الْفَرْقُ عَلَيْهِ تَزَكُّهُمْ الْإِيمَانُ وَلَوْ أَنْفَلُوا بِزَمَنِ الْحِسَابِ لَأَنْفَلُوا فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: دوی یعنی د مکہ کا فران انتظار نہ کوی مگر دیو چہی، او ہفہ بہہ د قیامت شپلی وی، چہ بہ دوی باندہ بہ عذاب نازل کری، او دہی شپلی د پارہ بہ توقف نہ وی، فواید فاء بہ فتحی او ضعی سرہ، چہ کلہ آیت: فلما من لولی کلمہ بہہم نازل شو نو دوی او وویل چہ ای زمونہ پروردگارہ تہ زمونہ حصہ یعنی اعمال نامہ د حساب د ورعی نہ مخکینہ بہ دنیا کنبہ مونہ تہ راکرہ، دا خبرہ ہغوی د توقو بہ توگہ کرہی وہ، اللہ تعالیٰ او فرمائیل تاسو ددوی پہ خبرو باندہی صبر کوئی، او زمونہ بندہ داود علیہ السلام یاد کرہ چہ بہ عبادت کنبہ دیر قوی

وو، یو ورځ به نې روژه وه او بله ورځ کوژه، نیمې شپې پورې به نې قیام کولو او د شپې په دریمه حصه کېنې به اوده کیدو او بیا به نې د شپې د شپږمې حصې قیام کولو، یقیناً هغه د الله د رضا طرف ته ډیر رجوع کونکې وو، مونږ غږونه د هغه تابع کړی وو، چې هغه سره د ماښام په وخت یعنی د عشاء (ماسخوتن د مونږ په وخت او د اشراف یعنی د اشراف د مونږ په وخت او هغه دا چې نمر بنه روښانه شی او د هغې رنځر آخری حد ته اورسی تسبیح به نې وئیل، او مرغی مو د هغه تابع کړې وې هغه سره به جمع کیدلې او ټولو به هغه سره تسبیح وئیل، او غږونه او مرغی ټول په ټول په تسبیح وئیلو کېنې د هغه د حکم تابعدار وو، او مونږ د هغه حکومت ته د څو کیدرانو او لښکرو په ذریعه قوت ورکړې وو، د هغوی د محراب به هره ورځ دیرش زره محافظینو نگرانی کوله، او مونږ هغه ته حکمت یعنی نبوت او په معاملاتو کېنې د صحیح رائي قدرت ورکړې وو، او یو فیصله کوونکې (خطاب) یعنی په مقصد کېنې پورا بیان مو ورکړې وو، هل د استفهام په معنی کېنې دې، او دلته د تعجب د پاره دې، مخکېنې کلام په شوق سره د اوریدو د پاره دې او آیتا ته اې محمد ﷺ د دوه جگړه کونکو خبر ملاو شوې دې، چې کله هغوی د داود ﷺ محراب یعنی عبادت خانې دیوال نه وایدل او عبادت خانې ته راغلل، چې کله د داود ﷺ خواله په دروازه باندې د تلو نه منع کړې شو، د حضرت داود ﷺ په عبادت کېنې د مشغولیدو د وجې نه، آیا تاسو ته د هغوی د قصې خبر راغلې دې، چې کله دوی داود ﷺ ته اورسیدل نو هغه دوی نه اوریدو، راتلونکو او وئیل پرېه مه، مونږ دواړه د مقدمې فریقان یو، او وئیلې شوې دی چې د خصمان نه مراد فریقان دې، چې د تَسَوَا د ضمیر مطابق شی، او وئیلې شوې دی چې د تشنې په معنی کېنې دې، او د خصم اطلاق په یو او د یو نه په زیات باندې کیږی، او هغه دواړه فرشتې وې، چې د مدعی او د مدعی علیه په شکل کېنې راغلې وې، او چې څه ذکر شو دا ددوی د پاره علی سبیل الفرض په قرآن کېنې واقع شوې دی، چې داواد ﷺ په دې خطا باندې خبردار شی، کومه چې د هغه نه شوې وه، او د داود ﷺ یو کم سل ښځې وې، او د یو داسې کس ښځه نې هم او غوښتله، چې هغه سره ددې نه علاوه بله ښځه نه وه، او د هغې سره داود (ع) نکاح کولو نه پس یو خانې والې هم کړې وو، په مونږ کېنې یو په بل باندې زیاتې کړې دې، نو تاسو مونږ په مینځ کېنې فیصله او کړئ، او ناانصافی مه کوئ او مونږ ته نیغه لار او ښایي، یعنی مینځنئ لاره، نو واوره دا عمارور یعنی دینی رور دې، ده سره یو کم سل چیلن دی ښځه نه نې په چیلن سره تعبیر او کړو، او دې په خبرو یعنی بحث او مباحثه کېنې په ما باندې غالبه شوې ده، او دویم فریق (مدعی علیه) ددې اقرار هم او کړو، نو هغوی او فرما ئیل دده په خپلو چیلو کېنې ستا د چیلن یوځای کولو سوال کول بې شکه په تاباندې ظلم دې، او بې شکه اکثر شریکان هم داسې وی، چې په یو بل باندې ظلم

کوی، سوا د ہفہ نہ چي ایمان ئي راوړي وي، او چا چي نیک عملونو او کړل، او داسې خلق ډیر کم دي، "ما" د تاکید د قلت د پارہ ده، نو دغه دواړه فرشتې په خپل اصلی شکل کښې اسمان طرف ته اوښتلې، او دا ئي اووئیل چې دې کس خو پخپله په خپل ځان باندې د ځان خلاف فیصله اوکړه، نو هغه وخت دواډ عَلَيْهِ ته پته اولگیده، او پوهه شو، الله تعالی او فرمائیل، او داود ته یقین اوشو چې مونږ د هغه نه امتحان واخستلو، یعنی هغه مو په امتحان کښې اچولې دي، په داسې طریقه چې هغه مو ددې ښځې د محبت په فتنه کښې مبتلا کړو، بیا ئي خپل رب ته استغفار شروع کړو او په سجده کښې پریوتلو، او خپل مولی طرف ته ئي رجوع اوکړه، نو مونږ هم د هغه گناه معاف کړه، یقینا هغه څومو په نیز باندې اوچتي مرتبې والا دي، یعنی په دنیا کښې ډیرې نیکو والا دي، او په آخرت کښې ښه ځایونو والا دي، او اې دواډ مونږ ته په زمکه باندې خلیفه جوړ کړې دي د پارہ چې ته د خلقو د معاملاتو تدبیر کړه، ته د خلقو په مینځ کښې په حق سره فیصله کړه، او د خواهشاتو تابعدارۍ مه کړه، یعنی د نفسانی خواهشاتو گنې هغه به تالره د الله د لارې نه یعنی د هغه د دلائلو نه کوم چې د هغه په توحید باندې دلالت کوی، واورو، یقینا کوم خلق چې د الله د لارې نه یعنی دایمان نه واورې، نو د هغوی د پارہ سخت عذاب دي، د دوی آخرت د ورځې لره د هیرولو د وجې نه، چې په کومه هیره باندې د دوی د ترک ایمان مرتب شو، که دې خلقو په ورځ د آخرت باندې یقین کړې وونو په دنیا کښې به ئي ایمان راوړې وو،

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** فواق: د فاء په فتحې او ضمې سره، اى الرجوع، دا اسم فعل دي، ددې جمع **أَفْوَاقٌ** و**أَفَاقَةٌ** ده، د پيو دوه څلو لوشلو کښې مینځنې وقفه، يو ځل لوشلو نه پس بچې د پښ څکلو د پارہ پریښودلې شی، د بچې څکلو سره د خناور په تنو کښې دوباره پښ راځی، نو لوشلو والا بچې اخوا کړی او پې اولوشی، ددې مینځنې وقفې ته فواق وئیلې شی (قاموس) دلته مراد سکون او وقفه ده، یا رجوع مراد ده، څنگه چې محلې مراد اخستې ده، یعنی د قیامت شپیلې به بغیر د وقفې نه په تسلسل سره وی.

**قوله:** مالها: مانافیه ده، او لها خبر مقدم دي، من زانده دي او فواق مجرور لفظا، د ما اسم یا د مبتدا مؤخر کیدو د وجې نه محلا مرفوع دي، جمله مالها من فواق، د صیحه صفت کیدو د وجې نه د نصب په محل کښې دي

**قوله:** ذالایډ: اهدد بیع په وزن باندې، د **أَذْكَیْئُ** نه مصدر مفرد دي، **إِذَا هُوَ وَلَهُد** د اید جمع نه ده.

**قوله:** إنه أواب: داد داود عَلَيْهِ په دین کښې د قوی کیدو علت دي.

**قوله:** یسبحنہا د الجبال نہ حال دے۔

**قوله:** والطیر محشورۃ: پہ الجبال باندے د عطف کیدو د وجہ نہ منصوب دے، او بعضو مبتدا خبر کیدو د وجہ نہ فروع و ثیلے دے۔

**قوله:** کل لہ اواب: د "لہ" مرجع داود علیہ السلام دے، خنگہ چہ د مفسر علام د عبارت نہ معلومیری، پہ دے صورت کنہی بہ مطلب داوی چہ غرونہ او مرغی پہ تسبیح و نیلو کنہی د دوا د علیہ السلام حکم تابع وو، د داود علیہ السلام د تسبیح و نیلو د وجہ نہ، چہ بہ کلمہ داود علیہ السلام دوی تہ د تسبیح و نیلو حکم اوکرو نو دوی بہ د داود علیہ السلام سرہ پہ تسبیح کنہی مصروف شول، پہ دے صورت کنہی بہ د اواب معنی مسیح وی، دویم صورت دا چہ د "لہ" مرجع اللہ تعالیٰ اوگرخولے شی نو پہ دے صورت کنہی بہ مطلب داوی چہ داود علیہ السلام غرونہ او مرغی د اللہ تعالیٰ طرف تہ رجوع کونکی او تسبیح و نیونکی وو، د علامہ محلّی د عبارت نہ معلومیری چہ "لہ" د اواب صلہ دہ، دا جملہ مستانفہ دہ د ماسبق مضمون تاکید او د اجمال د تفصیل د پارہ راوڑے شوی دے۔

**قوله:** بالحرس: د حاء پہ ضمّی او د راء پہ فتحی سرہ، د حارس جمع دہ، او د دواو و فتحو سرہ، حرس پہ وزن خدم، پہ معنی د خادمان، نوکران۔

**قوله:** هل أُنَاك: هل استفہامیہ تعجیبیہ دے، یعنی مخاطب پہ حیرانتیا کنہی اچولو د پارہ یا د راوان کلام تہ د شوق پیدا کولو د پارہ، دا داسی دہ چہ کلمہ یو عجیبہ خبر اورول وی نو د مخاطب د متوجہ کولو د پارہ و نیلے شی، هل قطره؟ ما وقع الیوم؟ پښتو کنہی داسی و نیلے شی: تاتہ پتہ شتہ؟ نن داسی چل شوی دے۔

**قوله:** تسروا: ماضی جمع مذکر غائب، هغوی د دیوال نہ راو اوریدل، دیوال پار کولو سرہ داخل شول، اذ تسروا د مضاف محذوف ظرف دے، تقدیری عبارت دادے هل أُنَاك محاصر الحصن اذ تسروا۔

**قوله:** اذ دعوا: دا د اول (اذ) نہ بدل دے، او د تسروا نہ ہم بدل کیدی شی۔

**قوله:** غیرہم وقتہم: دا د نبی تفسیر دے،

**قوله:** قبل فریقان لیطابق ما قبلہ: دا د یو سوال مقدر جواب دے،

سوال دادے چہ تسروا د جمع صیغہ استعمال شوی دہ، او خصمان تشنیہ دہ، پہ دواو کنہی مطابقت نشتہ، حالانکہ د دواو مصداق یو دے؟

د جواب حاصل دادے چہ د خصمان نہ مراد فریقان دے، او هر فریق پہ ډیرو افرادو باندے مشتمل دے، ځکه دے تہ فریق وائی، لہذا پہ دواو کنہی مخالفت نشتہ،

دویم جواب دا ورکړې شوې دې چې خصم مصدر هم دې ځکه ددې اطلاق په واحد، تشبیه او په جمع ټولو باندې کیږي.

**قوله:** وقيل اثنان والغیر بمعناها: دا د مذکورہ اعتراض دریم جواب دې چې د هغې خلاصه دا ده چې دیوال باندې راوړیدونکی هم دوه وو، خو په تسورو کښې د جمع نه مراد مافوق الواحد دې، چې د هغې اطلاق په دوو هم کیدې شی.

**قوله:** وقم لهم ما ذكر على سبيل الفرض: د مفسر علام مقصد ددې عبارت نه د یو اعتراض جواب ورکول دی.

**اعتراض:** دوه فرشتې په دې مسئله کښې د مدعی او مدعا علیه په شکل کښې راغلې، او هغوی د داود عليه السلام په عدالت کښې داسې مقدمه پیش کړه چې د هغې د سره وجود هم نه وو، کومه چې په دروغو باندې مشتمل وه، حالانکه فرشتې معصوم دی، او دهغوی نه د معصیت صدور نشی کیدلې؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چې دروغ او گناه هغه وخت وی چې کله په حقیقت کښې د یوې واقعې خبر ورکول مقصود وی دلته د خبردارې د پارہ د یو فرضی صورت تصور کړې شوې دې، په دې کښې د خلاف واقع او دروغو هیڅ سوال نه پیدا کیږي، دا داسې ده لکه چې استاد د ماشومانو د پوهه کولو د پارہ اوواڼی، ضرب زید عمره لوله لوتی بکر دله حالانکه دلته نه ضرب شته، او نه شراء، دلته هم داود عليه السلام ته تعریض کول مقصود وو نه چې بیان د واقعې.

**قوله:** وأقره الآخر: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو سوال جواب ورکول دی سوال دادې چې داود عليه السلام د مدعی علیه بیان اوړیدلو نه بغیر او د گواهانو د گواهي نه بغیر څنگه یو طرفه فیصله اوکړه؟

**جواب:** د جواب حاصل دادې چې داسې معلومیږي چې مدعی علیه د مدعی دعوی تسلیم کړې وه، او چې مدعی علیه د مدعی دعوی تسلیم کړی نو بیا نه د گواهانو ضرورت راځي. او نه د صفاین د بیان.

**قوله:** قليل ما هم: قليل خبر مقدم دې، (ما، د قلت د تاکید د پارہ زیات شوې دې، "هم" مبتدا مؤخر ده

**قوله:** زلفی: درجه، مرتبه، زلفی په وزن د قریبی، مصدر دې.

## [ایاتونہ: ۲۷-۴۰]

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا غَنَا ذَٰلِكَ أَمَّا خَلْقُ مَا ذُكِرَ لَا لِشَيْءٍ أَطَّلَعَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ (فویل) واد للذين كفروا من النار! أَمْ تَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ تَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ نَزَلَ لَنَا قُلْ كَفَّار مَكَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ إِنَّا نُعْطِي فِي الْآخِرَةِ مِثْلَ مَا نَعْطُونَ وَأَمْ بِمَعْنَى هَمزة الإنكار (كِتَاب) خَيْر مِمَّا مَخْلُوف أَمَّا هَذَا (الزَّلْزَلَةُ إِلَيْكَ مِيزَانٌ لِيَدْكُرُوا) أَصْلُهُ يَنْدَكُرُوا أَذْغَمْتَ النَّاسَ فِي الدَّال (آيَاتِهِ) يَنْظُرُوا فِي مَعَانِيهَا فَيَلْمُونَهَا (وَلِيَدْكُرْ) يَنْعِظُ (أَوَلَوْ أَلْقَيْنَا) أَصْحَابِ الْعُقُولِ (وَوَهَبْنَا لِإِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ) إِنَّهُ (نِعْمَ الْعَبْدُ) أَمَّا سُلَيْمَانُ (إِنَّهُ أَوَّابٌ) رَجَعَ فِي الشَّيْخِ وَالذِّكْرِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ (إِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ بِالْعِشِيِّ) هُوَ مَا بَعْدَ الزُّوَالِ (الصَّافِيَّاتِ) الْخَيْلُ جَمْعُ صَافِيَةٍ وَهِيَ الْقَائِمَةُ عَلَى ثَلَاثِ وَأَقَامَةِ الْأُخْرَى عَلَى طَرَفِ الْحَاظِرِ وَهُوَ مِنْ صَفَرٍ يَصْفُرُ صُفْرًا (الْحَيَّادِ) جَمْعُ حَيَّادٍ وَهُوَ الشَّابِقُ الْمَعْنَى أَنَّهَا إِذَا اسْتَوْقِفَتْ سَكَتَتْ وَإِنْ رَكَضَتْ سَبَقَتْ وَكَانَتْ أَلْفُ فَرَسٍ غَرَضَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ لِإِرَادَتِهِ الْجِهَادَ عَلَيْهِمَا لَعْدُو فَعَدَّ بُلُوغَ الْغَرَضِ مِنْهَا تَسْمِيَةً غَرِثَ الشَّمْسُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْغَضَرِ فَاعْصَمَ (فَقَالَ إِلَى أَحِبَّتِي) أَمَّا أَرَدْتَ (حُبَّ الْخَيْرِ) أَمَّا الْخَيْلُ (عَنْ ذِكْرِي) أَمَّا صَلَاةُ الْغَضَرِ (حَتَّى تَوَارَتْ) أَمَّا الشَّمْسُ (بِالْحِجَابِ) أَمَّا اسْتَرْثَ بِمَا يَخْبُهَا عَنْ الْأَنْبَارِ (رُدُّوَهَا عَلَيَّ) أَمَّا الْخَيْلُ الْمَفْرُوضَةُ فَرُدُّوَهَا (قَطِّعْ مَسْحًا) بِالسَّيْفِ (بِالسُّوقِ) جَمْعُ سَاقٍ (وَالْأَعْتَاقِ) أَمَّا ذَبْحُهَا وَقَطْعُ أَرْجُلَيْهَا تَقَرُّبًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى خَيْثُ اشْتَغَلَ بِهَا عَنْ الصَّلَاةِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا فَعَوَّضَهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا وَأَسْرَعَ وَهِيَ الرِّيحُ تَخْرِى بِأَمْرِهِ كَيْفَ شَاءَ (وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ) ابْتِلَاؤُهُ بِسَلْبِ مُلْكِهِ وَذَلِكَ لِتَرْجُوهِ بِأَمْرٍ أَوْهَاوَ وَكَانَتْ تَعْبُدُ الصُّنَمَ فِي دَارِهِ مِنْ غَيْرِ عِلْمِهِ وَكَانَ مُلْكُهُ فِي خَاتَمِهِ فَتَزَعَهُ مَرَّةً عِنْدَ إِرَادَةِ الْخَلَاءِ وَوَضَعَهُ عِنْدَ أَمْرَاتِهِ الْمُسَمَّاةِ بِالْأَمِيَّةِ عَلَى غَاذِهِ فَبَاءَهَا جَنِّي فِي صُورَةِ سُلَيْمَانَ فَآخَذَهُ مِنْهَا (وَالْقَيْنَتَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا) هُوَ ذَلِكَ الْجَنِّي وَهُوَ صَخْرٌ أَوْ غَيْرُهُ جَلَسَ عَلَى كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ وَعَكَفَتْ عَلَيْهِ الطَّيْرُ وَغَيْرُهَا فَخَرَجَ سُلَيْمَانُ فِي غَيْرِ هَيْئَةٍ فَرَأَاهُ عَلَى كُرْسِيِّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ أَنَا سُلَيْمَانُ فَاتَّكَبَرُوا (وَأَمَّا أَنَا) رَجَعَ سُلَيْمَانُ إِلَى مُلْكِهِ بَعْدَ أَهْلَامٍ بِأَنَ وَصَلَ إِلَى الْخَاتَمِ فَلَبَسَهُ وَجَلَسَ عَلَى كُرْسِيِّهِ (قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْفُسِي) لَا يَكُونُ (لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) أَيْ سِوَايَ نَحْوُ (فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِي) أَيْ سِوَايَ اللَّهِ (إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ) أَفْخَرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُغَاءً لَكِنَّةً (حَيْثُ أَصَابَ) أَزَادَ (وَالشَّيَاطِينُ كُلُّ بَشَآءٍ) يَنْبِئُ الْأَنْبِيَاةَ الْعَجَبَةِ (وَعَوَّاسٌ) هِيَ الْبَخْرُ يَنْتَخِرُ اللَّوْلُو (وَأَخْرَجَ) مِنْهُمْ (مُعْرَتَيْنِ) مُشْدُودَيْنِ (فِي الْأَصْفَادِ) الْقُيُودُ جَمْعُ أَيْدِيهِمْ إِلَى اعْتَاظِهِمْ وَقُلْنَا لَهُ (هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ) أَغْطِ مِنْهُ مَنْ بَنَتْ (أَوْ أَمْسِكْ) عَنِ الْإِعْطَاءِ (بِغَيْرِ حَسَابٍ) أَمَّا لَا حِسَابَ عَلَيْكَ فِي ذَٰلِكَ (وَلَنْ لَّهُ عِنْدَنَا لَقَى وَحَسَنَ مَآبٍ) نَقْدَمُ مِنْهُ

توجہ او مونہ اسمانونو او زمکھی لره او ددی په مینخ کښې څیزونو لره باطل یعنی بی فاندې پیدا کړې نه دی، یعنی دې ذکر شوې څیزونو لره بی فاندې پیدا کولو گمان خو د مکې د

کافرانو دے، نو د کافرانو د پارہ د اور دہ، آیا مونہ بہ ہفہ خلق چي ایمان نہي راوړي دې او نیک عمل نہي کړي دې د چا برابر کړو کوم چي په زمکه باندې فساد کوي؟ یا پرهیزگاران د بدکارانو په شان کړو؟ مذکورہ آیت هغه وخت نازل شو چي کله کافرانو مومنانو ته او نیل چي مونہ بہ ہفہ آخرت کښي ہم هغه شان را کولې شی څنگه چي تاسو ته درکولې شی، او ام د همزه انکاری په معنی کښي دې، دا د برکت نه دک کتاب دې، دا د مبتدأ محذوف یعنی د هذا خبر دې، کوم چي مونہ ستا طرف ته نازل کړي دې چي خلق ددې آیتونو کښي غور او فکر او کړي، د یقینوا اصل یقینوا وو، ت په دال کښي مدغم کړي شوه، ددې په معنی کښي غور او فکر او کړي او ایمان راوړي، او عقل مند ددې نه نصیحت حاصل کړي، او مونہ داود علیہ السلام ته سلیمان نومې ځوي ورکړي وو، کوم چي ډیر ښه بنده وو، او هغه ذکر او تسبیح طرف ته هر وخت ډیر زیات رجوع کوونکي وو، چي کله د ماښام په وخت او دا د زوال نه پس وخت دې، د هغه مخکښي کره اسونه پیش کړي شول، د صافنات معنی اسونه ده، او دا د صافنه جمع ده، هغه اس ته و نیلې شی چي په درې څپو او د څلورمې څپي د نال په سر باندې ولاړ وي، او دا د صفن، یصفن صفونا نه مشتق دې، الجیاد د جواد جمع ده، او ددې معنی د تیز تلونکي ده، مطلب دادې چي که چرې دوی ادرولې شی نو اودریږي، او که دوی ته چابک ورکړي شی نو مخکښي والې کوي، او دا زر اسونه وو، چي د ماسپخن مونځ نه پس د هغوی مخکښي د هغوی دشمن سره د جهاد په اراده پیش کړي شوی وو، په دې کښي نهه سوه اسونه نہي کتلې وو، چي نمر او غورزیدو، او هغوی د مازیگر مونځ نه وو کړي، نو هغوی ته خفگان او شو نو وني فرمائیل چي ما د خپل پروردگار په یاد باندې د دې اسونو محبت ته ترجیح ورکړه، یعنی د مازیگر په مونځ مې ترجیح ورکړه تر دې چي نمر پریتلو، یعنی په داسې څیز کښي پټ شو چي هغې لږه د خلقو د نظر نه پټ کړي، دا اسونه دوباره ځما مخکښي راولي، بیا نہي په تورې سره پښو او پریکول شروع کړل، سوق د ساق جمع ده، یعنی د الله نزدیکت حاصلولو دپاره نہي هغه ذبح کړل او د هغې څپي نہي کټ کړي، ځکه چي دهغې د وجي نه د مونځ نه غفلت راغلې وو، او هغوی د هغې غوښه صدقه کړه، نو الله تعالی ورته ددې نه ښه تیز تلونکي څیز ورکړو، او هغه هوا وه، چي هغه به د هغه په حکم سره چلیده، کوم طرف ته چي به نہي خوښه وه، او مونہ سلیمان علیہ السلام ته امتحان واخستلو یعنی دهغه نه دهغه حکومت اخستلو سره مو ترې امتحان واخستلو، او دا امتحان د هغه ښځې سره د نکاح کولو په وجه وو، چا سره چي ددوی مینه وه، او د سلیمان علیہ السلام په کور کښي د هغه په لاعلمی کښي به هغې ښځې بت پرستی کوله، او د هغه حکومت د هغه د گوتې په وجه وو، نو یو ورځ نہي بیت الخلا د ارادې په وخت خپله گوتمه ویستلو نه پس بهر یو ښځې چي نوم نہي امینه وو، د خپل عادت مطابق نہي د



ہفتی پہ حوالہ کرے، نو یو پیرې د سلیمان ﷺ په شکل کښې راغلو او هغه گوتمه نې د هغې نه واخستله، او مونږ د هغه په کرسې باندې یو جوته واچوله، او دا هغه پیرې وو چا چې دا گوتمه اخستې وه، او هغه صخر وو، یا دده نه علاوه بل څوک وو چې د سلیمان ﷺ په کرسې باندې ناست وو، او د هغه د پاسه موغو وغیره په هغه باندې سورې کړو، نو سلیمان ﷺ د خپل معتاد هیئت نه علاوه په بل هیئت سره راوتلو نو هغه نې په کرسې باندې اولیدلو، او خلقو ته نې اووئیل چې څه سلیمان ﷺ یم، خو خلقو هغه اونه پېژندلو، یا سلیمان ﷺ په خپل حکومت باندې څو ورځې پس واپس راغلو په داسې طریقه چې هغه گوتمه هغه ته ملاؤ شوه، هغه نې په لاس کړه او په خپل تحت باندې کیناستلو سلیمان ﷺ دعا اوکړه اې ځماریه، ماته داسې حکومت راکړه چې ځما نه علاوه دبل چا لائق نه وی، یعنی ځما نه پس بیا چا ته ورنکړې، من بعدی عمفی سواى څنگه چې من بعدی من بعد الله کښې من بعد الله د سوی الله په معنی دی، ته ډیر ورکړې والا یې، نو مونږ هوا د هغه د حکم تابعداره کړه، هغې به د هغه په حکم سره کوم طرف ته چې نې غوښتله په تیزی سره بوتللو، د هغه د حکم تابعداره مو کړه او عمارت جوړونکې هریو پیرې مو هم د هغه د حکم تابع کړو چې عجیبه عمارتونه به نې جوړول، او په سیندونو کښې غوټه وهونکې هم یعنی چې ملغلرې به نې راویستلې، او په دوې کښې نور پیریان هم کوم چې په زنځیرونو باندې تړلې شوی وو، د هغوی لاسونه په خټونو پورې تړلوو سره، او مونږ هغوی ته اووئیل دا ځما د طرف نه ورکړه ده اوس ته احسان اوکړه، یعنی ددې نه چه چاته اوغواړې ورکوي (اوچاته چه اوغواړې) نه ورکوي په تا باندې په دې کښې هیڅ حساب نشته او د هغه د پاره ځمونږ سره ډیر نزدیکت دې، او هغه ډیر ښه محاشې دې، ددې پشان مخکښې تیرې شوې دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله.** وما خلقنا السماء والأرض وما بينهما باطلا: دا کلام مستانف دې د مخکښې مضمون د تاکید او تقریر د پاره راوړلې شوې دې.

**قوله.** باطلا: دا د مصدر محذوف صفت دې، اى خلقا باطلا او دا هم جائز ده، چې د خلقنا ضمير د فاعل نه حال وی، اى خلقنا مطلق.

**قوله.** ذلك: اى خلق ما ذكرنا لافى ددې عبارت د زیاتوالی مقصد د ذلک مشارالیه متعین کول دی. یعنی د زمکې او اسمان تخلیق یې ځایه نه دې شوې.

**قوله.** کتاب: د مبتدا محذوف خبر دې، اى هذا کتاب

**قوله.** انزلناه إليك: د کتاب صفت دې

**قوله.** مبارك: د مبتدا محذوف خبر ثانى دې، بعضی حضراتو مبارک د کتاب صفت

گرخولی دے، خو دا صحیح نہ دے، خکے چي د جمهورو پہ نیز وصف غیر صریح پہ وصف صریح باندې مقدم کولې نشی

**قوله** لیدبرو: ددې تعلق د ازلناه سره دې، ښکاره داده چې د لیدبرو فاعل حذف کړې شوې دې، او دا د باب د تنازع فعلان نه دې، خکے چي لیدبرو الوعظکروادواړه لولواصاب خپل فاعل جوړول غواړی، د بصرینو د مذهب مطابق دلته کښې فعل ثانی ته عمل وړ کړې شوې دې، او د اول دپاره ضمیر راوړې شوې دې،

**قوله** أي سليمان: دا د نعم مخصوص بالمدح دې

**قوله** إذغرض: دا د فعل محذوف ظرف دې، تقدیری عبارت داسې دې، اذکرلاعرض

**قوله** الجیاد: جمع جوآد اووئیلې شوی ده، چې د جید جمع ده، ښه او تیزرفتاره اسونه، د جوآد اطلاق په نر او ماده دواړو کیږی.

**قوله** المعنی: داداصافات الجیاد په معنی دې

**قوله** احببت حب الخیر: حب الخیر دا د احببت مفعول به دې، او احببت په معنی دآثرت دې، خکے چي د احببت صله (عن) نه راخی، یا د حب الخیر احببت مفعول مطلق دې، حرف زوائد حذف کولو سره لکه اُفْتِئْتِماثااو (عن) په معنی د (علی) دې، او خیر په معنی د خیل دې، په حدیث شریف کښې فرمانیلې شوې دی چې الخیل معطوف بنواصب الخیر، یعنی د اس تندې پورې خیر تړلې شوې وی، نو غالباً هم په ددې مناسبت سره خیل ته خیر اووئیلې شو، بعضې حضراتو فرمانیلې دی چې خیل کثیر المنافع وی، دې وجې نه دې ته خیر وئیلې شوې دی

**قوله** توارت الحجاب: د توارت فاعل هی ضمیر مستتر دې، او د هی مرجع الشمس ده، اگرچې شمس مخکښې ذکر نه دې چې د هغې د وجې نه إضمار قبل الذکر لازمیږی، خو چونکه د العشیی قرینه د شمس په حذف باندې دلالت کوی لهذا د إضمار قبل الذکر اعتراض نه لازمیږی، خکے چې ذکر یا قرینه د ذکر کافی وی، دلته قرینه موجود ده، او وئیلې شوې دی چې د توارت ضمیر صافات ته راجع دې، کذا فی الکشاف، امام رازی هم دا راجع گرخولې ده، خکے چې داسونو په معانته کښې دومره مشغولیدل چې مونږ فوت شی دا لویا گناه ده، کومه چې دانیباؤ د شان مناسب نه ده، په دې صورت کښې به ترجمه دا وی چې سليمان عليه السلام د اسونو معانته کوله تردې چې هغه د نظرونو نه غائب شول، (یعنی اسونه ئې د جهاد د تیارتې د پاره په منډه کړې وو، تر دې چې هغه د نظر نه غائب شول.

**قوله** أصاب: أي لُرداسلمان، دلته أصاب په معنی دلادادې، خکے چي دلته أصاب په معنی

قَتَلَ فَمَلَّ الصَّوَابَ صَحِيحٌ نَهْ دِي، او اَصَابَ بِهِ مَعْنَى دِ ارَادَ دِ عَرَبُو بِهِ لَفْتَ كَنِسِي مُسْتَعْمَلِ  
دِي، ونييلي شي اَصَابَ الصَّوَابَ فَأَعْطَاهُ الْهَوَابَ دِ صَحِيحِ جَوَابِ ارَادَهْ نِي اوكره خو جواب  
خطا شو

قوله مقرنين: اسم مفعول جمع مذكرواحد، مقرر (تفعيل) ترلې شوى،

قوله الاصطاد: جمع صدف، بمعنى قيد يا بيرئ

قوله زلفى: درجه، مرتبه، نزديكت، د قولى په شان مصدر دې، امام بغوى ليكلي دى زلفه  
اسم په وصف دمصدر دې، په دې كېسې مذكر مؤنث، واحد تشبيه او جمع تول برابر دى

[اياتونه: ۴۱-۶۴]

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَلَيْسَ إِنِّي بِالنَّاسِ الْغَافِلِينَ أَلَيْسَ إِنِّي بِالنَّاسِ الْغَافِلِينَ  
إِلَى الشَّيْطَانِ وَإِنْ كَانَتْ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا مِنَ اللَّهِ نَادِيًا مَعَهُ تَعَالَى وَلَقِيلَ لَهُ (أَرْكُضْ) ائْضَرْبْ (بِرْجْلِكَ) الْأَرْضَ  
فَضْرَبَ فَتَبِعَتْ عَيْنُ مَاءٍ قَلِيلٍ (هَذَا مُعْتَمَلٌ) مَاءٌ تَفْسِيلُ بِهِ (بَارِدٌ وَشَرَابٌ) تَشْرَبُ مِنْهُ فَاعْتَمَلْ وَشَرِبَ  
فَلَقَّبَ عَنْهُ كُلُّ ذَاكَ كَانَ بِطَائِفِهِ وَظَاهِرِهِ (وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ) أَيُّ أَخِيَا اللَّهُ لَهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أَوْلَادِهِ  
وَزَوْجَاتِهِ مِنْهُمْ (رَحْمَةً) نِعْمَةً (وَمِنَّا وَذِكْرِي) عِظَةُ (الْأُولَى الْأَلْبَابِ) لِأَصْحَابِ الْقُفُولِ (وَعَدِيدُكَ حَقًّا) هُوَ  
خُزْمَةٌ مِنْ خَبِيثٍ أَوْ قُضْبَانٍ (فَأَضْرِبْ بِهِ) زَوْجَكَ وَكَانَ قَدْ خَلَفَ لِيَضْرِبَهَا مِائَةً ضَرْبَةً لِإِنْطِاقِهَا عَلَيْهِ يَوْمًا  
(وَلَا تُخَفِّتْ) بِتَرْكِ ضَرْبِهَا فَآخِذٌ بِمِائَةٍ عُدُودٍ مِنَ الْإِذْخِرِ أَوْ غَيْرِهِ فَضْرَبَهَا بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً (وَأَنَا وَجَدْنَا قَاصِرًا نَعْمَ  
الْعَبْدِ) أَيُّوبَ (إِنَّهُ أَوَّابٌ) رَجَّاعٌ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى (وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولَى الْأَيْدِي)  
أَصْحَابِ الْقُوَى فِي الْعِبَادَةِ (وَالْأَبْصَارِ) الْبَصَائِرِ فِي الدِّينِ وَفِي قِرَاءَةِ عِبْدَنَا وَإِبْرَاهِيمَ بَيِّنٌ لَهُ وَمَا بَعْدَهُ  
غُطِفَ عَلَى عِبْدَنَا (وَأَنَا أَخْلَصْنَاهُمْ بِغَالِصَةٍ) مِنْ (ذِكْرِي الدَّارِ) الْآخِرَةِ أَيْ ذِكْرَهَا وَالْعَمَلُ لَهَا وَفِي قِرَاءَةِ  
بِالْإِضَافَةِ وَهِيَ لِلْبَيِّنِ (وَأَنْتُمْ عِبْدُنَا لَوْنِ الْمُصْطَفَيْنِ) الْمُخْتَارِينَ (الْأَخْيَارِ) جَمْعُ خَيْرٍ بِالتَّشْدِيدِ (وَاذْكُرْ  
إِسْمَاعِيلَ وَالْكَاسِمَ) وَهُوَ نَبِيٌّ وَاللَّامُ زَائِدَةٌ (وَدَا الْكَيْلِ) اخْتَلَفَ فِي نَبُوْتِهِ قِيلَ كَفَلَ مِنْ نَبِيٍّ فَرُّوا إِلَيْهِ مِنْ  
الْقَتْلِ (وَكُلٌّ) أَيْ كُلُّهُمْ (مِنْ الْأَخْيَارِ) جَمْعُ خَيْرٍ بِالتَّخْفِيلِ (هَذَا ذِكْرٌ) لَهُمْ بِالْفَتْحِ الْخَمِيلُ هُنَا (وَأَنْ يَلْمِزُوا) الشَّامِلِينَ لَهُمْ  
الشَّامِلِينَ لَهُمْ (لِحَسَنِ مَابِ) مُزَجٌّ فِي الْآخِرَةِ وَجَنَاتِ عَدْنٍ يَدُلُّ أَوْ غُطِفَ بَيِّنٌ لِحَسَنِ مَابِ (مَقْصِدُهُمْ  
الْأَوَّابِ) مِنْهَا (مَتَكِينِينَ فِيهَا) عَلَى الْأَرَاكِ (يَدْعُونَ فِيهَا بِكَافَّةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ) وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ  
خَاسِبَاتٌ أَعْيُنٌ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ (أَنْتَرَابِ) أَسْتَأْذِنُ وَاحِدَةً وَهُنَّ بَنَاتٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ سَنَةً جَمْعُ تَرْبٍ (هَذَا  
الْمَذْكُورُ مَا يُوْعَدُونَ) بِالْيَقِينِ وَبِالْخُطَابِ الْيَقِينُ (لِيَوْمِ الْحِسَابِ) أَيْ لِأَخِيهِ (إِنَّ هَذَا الزَّوْقُ مَا لَهُ مِنْ نَعَامٍ  
أَيْ انْتِطَاعٍ وَالْجَنَّةُ خَالٍ مِنْ رَزَقٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ لِإِنَّ أَيْ ذَائِمًا أَوْ ذَائِمًا هَذَا الْمَذْكُورُ لِلْمُؤْمِنِينَ (وَأَنْ  
لِلطَّاعِينَ) مِثْلُ (لِشَرَابِ) جَمْعُهُمْ يَصْلَوْنَهَا يَدْخُلُونَهَا (فِي وَسْطِ الْجَهَنَّمَ) الْفِرَاشِ (هَذَا) أَيْ الْعَذَابِ

النفوس بما بئده (قَلِيلٌ وَقَوْلُهُ حَيْمَرٌ) أَيُّ مَاءٍ خَارٍ مُخْرَقٍ (وَعَسَاقٍ) بِالْخَفِيفِ وَالشَّدِيدِ مَا يَسِيلُ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ (وَأَنصَحَ) بِالْخَمْعِ وَالْإِفْرَادِ (مِنْ شَكْلِهِ) أَيُّ يَمْلُ الْمَذْكُورِ مِنَ الْخَبِيمِ وَالْفَشَقِ (أَنْزَايِرِ) اصْتَفَى أَيُّ غَذَائِهِمْ مِنْ أَنْوَاعٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَالَ لَهُمْ عِنْدَ دُخُولِهِمُ النَّارَ بِأَتَابِهِمْ (هَذَا فَوْجٌ) جَمْعُ (مَقْعَصٍ) ذَابِلٍ (مَعَكُمْ) النَّارُ بِشِدَّةٍ فَيَقُولُ الْمُتَبِعُونَ (لَا مَرْحَبًا بِهِمْ) أَيْ لَا سَعَةَ عَلَيْهِمْ (إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارَ) (قَالُوا) أَيْ الْإِنْتِاعَ (بَلْ أَنْتُمْ لَمَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدْ مَتَمُّوهُ) أَيُّ الْكُفْرَ (لِنَأْقِيسَ الْقَرَارِ) لَنَا وَلَكُمْ النَّارُ (قَالُوا) أَيْضًا (رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا أَفَرَدَهُ عَدَا بَابِ ضَعْفٍ) أَيُّ يَمْلُ غَذَاهُ عَلَى كَفَرِهِ (فِي النَّارِ) (وَقَالُوا) أَيْ تَخْفَارُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي النَّارِ (مَا لَنَا لَا نَرَى رَجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ الْأَشْرَارِ) (أَتَعَدُّنَا هُمْ مُعْتَرِفًا) بِضَمِّ السِّينِ وَكُشْرَهَا كُنَّا نَشْعُرُ بِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَآلَاءُ لِلنَّسَبِ أَيُّ امْتَفَقُوا وَهُمْ (أَمْزَأَعَتْ) مَالَتْ (عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ) فَلَمْ تَرَهُمْ وَهُمْ قُرَاءُ الْمُسْلِمِينَ كَقَمَارٍ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ وَسُلَيْمَانَ (إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ) وَاجِبٌ وَقَوْلُهُ وَهُوَ (تَحَاصُّرُ أَهْلِ النَّارِ) كَمَا تَقَعَمُ

ترجمہ: او زمونڊ بڻده ايوب هم ڏکروا کره کله چي هغه خپل رب ته اواز اوکړو چي شيطان ماته غم او درد راکړي دي اتي په اصل کښې پاني وو، د غم او درد نسبت شيطان طرف ته شوې دي، اگر چي هر څيز د الله طرف نه وي، دا د الله دادب د وجې نه، نو هغه ته اووئيږي شو چي خپله خپه په زمکه باندې اووهه، نو خپه وهلو سره د اوږو چينه راوتله، نو اووئيږي شو دا لامبولو او د ځکلو ځي اوبه دي، چنانچه ايوب عليه السلام په هغې باندې غسل اوکړو، او ونې ځکلي، نو دي سره د هغه هر قسم ظاهري او باطني ټولې بيمارنې ختمې شوې، او مونږ هغه ته د هغه اهل ورکړل، بلکه د هغې سره هغه هومره نور هم خاص د خپل رحمت نه (ورکړل) يعنې الله تعالی د هغه مړه اولاد ژوندی کړل، او هغه هومره نې ورته نور هم ورکړل، او د عقل مندو د پاره نصيحت دي، او په خپل لاسونو کښې د گيا يه د ډکو په يو گيډي خپله ښځه اووهه، يو ورځ دهغې په ناوخته راتلو باندې نې قسم خوړلې وو چي څه به دا ځل کوږې وهم، او ضغث د گيا يو پنډ ته واښی، او ده وهلو پرېښودلو سره ته حاشا نه شي، چنانچه ايوب عليه السلام د اذخريه د بل څيز سل ډکي راوخستل او ټول نې يوځای کړل او هغه نې اووهله، رشتيا خودادي چي مونږ هغه د تر صبر کونکي موندلې وو، او هغه د یرنيک الله طرف ته رجوع کونکي بڼه وو، او زمونږ په پندگانو کښې د ابراهيم، اسحق او يعقوب عليهم السلام هم ذکر اوکره چي په عبادت کښې ډير طاقت وروو، او په دين کښې بصيرت لرونکي وو، او په يو قراعت کښې عبدنا دي، او ابراهيم ددې بيان دي، او ددې مابعد په عبدنا باندې معطوف دي، او مونږ هغوی يو خاص خبرې سره مخصوص کړی وو، او هغه خبره د آخرت ياد دي، يعنې هغه ياد ساتل او د هغې د پاره عمل کول، او په يو قراعت کښې په اضافت بيانېه دي، او دا خلق زمونږ په نيز خوښ بهتر خلق وو، اخيار، خير مشدد جمع ده، او اسماعيل او يسع هغه نبیان دي، او لام زاند دي، او د ذوالکفل عليه السلام هم ذکر اوکره، او د ذوالکفل په

نبوت کنبی اختلاف دے وٹیلی شوی دی چې هغه د سلو نبیانو کفالت کړې وو، چې د قتل د ویرې نه د دوی خواله تلې وو، او دا ټول ښه خلق وو، اخیار د خیر مشدد جمع ده، او دلته دا د هغوی ذکر جمیل دې، او یقین اوساته د متقیانو د پارہ کوم چې په دوی کنبې شامل دی، به آخرت کنبې ئې ښه ځانې دې، یعنی د همیشه والا جنتونه دی، چې د هغې دروازې د هغوی د پارہ کولاؤ دی، جنت عدن، د حسن ماکنه بدل دې، یا عطف بیان دې، چې په هغې کنبې به ئې په بالختونو باندې تکیه وهلې وی، ناست به وی، په کولاؤ زړه سره د مختلف قسم میوو او قسم قسم شرابیونو فرمائش به کوی، او دوی سره لاندې نظرونو والا یعنی نظرونه په خپلو خاوندانو باندې ساتونکی همغولې حورې به وی، یعنی د ۳۳ کالو به وی، اتراب د ترب جمع ده، دا مذکورہ هغه دی د کوم چې تاسو سره د حساب په ورځ باندې وعده کولې شئ، په غیبت سره، او دالتفات په طور په خطاب سره، بې شکہ دا ځمونږه ورکړه ده، چې د هغې به چرته ختمیدل نه وی، یعنی کټکیدنه به نه وی، او جمله د رزقنا نه حال ده، یا د (ان خبر ثانی دې، یعنی داثما، د حال په صورت کنبې) او دائم (د خبر ثانی په صورت کنبې) دا مذکورہ د مومنانو د پارہ دی، او د سرکشو دپارہ خراب ځانې دې، دا جمله مستانغه ده، دا جهنم دې کوم ته چې په دوی داخليږي، څومره خراب ځانې دې؟ دا عذاب کوم چې د ما بعد نه معلومېږي، یشیدلې اوبه او پیپ دې، غساق (سین) په تخفیف او تشدید سره، کوم چې به د جهنمیانو د زخمونو نه بهیږي، دا اوڅکی، ددې نه علاوه مختلف قسمونه دی، یعنی ددوی عذاب به مختلف قسمونو باندې به وی، او آخر جمع او افراد سره دې، (هغې آخرواخر) دایو قوم دې چې په سختی سره به تاسو سره یوځانې دوزخ ته داخلېږي، نو سرداران به اووایی ددوی د پارہ دې "په خیر راغلې" نه وی، یعنی د دوی د پارہ هیڅ قسم سهولت نشته، دا خو جهنم ته تلونکی دی، د هغوی پیروکار به جواب ورکړی، چې هم تاسو یی چې تاسو د پارہ پخیر راغلې نشته هم تاسو زمونږ مخکې کفر وړاندې کړې وو، لہذا زمونږ او ستاسو د پارہ جهنم خراب ځای دې، اې زمونږ پیرو دگارہ چا چې د کفر رسم زمونږ د پارہ راویستلو د هغه په حق کنبې د جهنم سزا دوجنډه کړه، یعنی د هغوی په کفر کنبې سزا دوجنډه کړه، او د مکې کافران به وائی، په داسې حال کنبې چې جهنم کنبې به وی چې څه خبره ده مونږ ته هغه خلق په نظر نه راځی کوم به چې مونږ په دنیا کنبې خراب گنل، آیا مونږ هغوی پسې توقي کولې، د سین په ضمې او کسرې سره،، یعنی په دنیا کنبې به مونږ په هغوی پورې توقي کولې او په (سخریا) کنبې (ی) نسبتی ده، یعنی آیا هغوی غائب دی، یا د هغوی نه زمونږ نظرونه لرې شوی دی؟ چې د هغې د وجې نه مونږ هغوی نه وینو، او هغه فقیران مسلمانان دی، لکه عمار، بلال، صہیب او سلمان فارسی رضی اللہ عنہم شو، بې شکہ دا حق دې یعنی ددې راتلل ضروری دی، یقین اوساته د دوزخیانو دا جگړه به ضروری، څنگه چې مخکې تیر شول،

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** بنصب: النصب د نوڼ په ضمې او د صاد په سکون سره، نصب د نوڼ په فتحې او د صاد په سکون سره، نصب د دواړو په ضم و سره، درد، تکلیف، مصیبت لغات القرآن اذکر عبدنا ایوب ددې عطف د عطف قصه علی القصه په طور په اذکر عبدنا دلودباندي دې.

**سوال:** د سلیمان علیه السلام واقعه ذکر کولو په وخت اذکر او نه و نیلې شو، ددې څه وجه ده؟

**جواب:** د داود علیه السلام او دهغه دخوی سلیمان علیه السلام په مینځ کښې اتصال زیات وو گویا چې د دواړو قیصې یوه ده، ځکه د سلیمان علیه السلام قصه ئې په اذکر سره شروع نکره.

**قوله:** اذکر عبدنا ایوب: ایوب د عبدنا نه بدل یا عطف بیان دې او اذکر دای دایوب نه بدل الاشتمال دې.

**قوله:** رحمة و ذکرې: دواړه په ذریعه د عطف، د وهبنا مفعول لاجله دې.

**قوله:** خفنا: حزمة حشیش د اوچې گیا گیدې، حزمة، مُتې، فارسی کښې ورته دسته وائی.

**قوله:** بحالصة: دا موصوف د محذوف صفت دې ای بحالصة عالصة.

**قوله:** ذکرې الدار: مفسر علام د "هی" مبتداً محذوف خبر گرځولې دې، په دې صورت کښې به ذکرې محلا مرفوع وی او په یو قراءت کښې ئې ذکرې الدار د خالصة مضاف الیه گرځولې دې، اضافت به بیانیه وی، په دې صورت کښې به ذکرې محلا مجرور وی.

**قوله:** الیسر: هوای اعطوب بن العجز

**قوله:** مفتحة: دا د جنت عدن نه حال دې، او جنت عدن د حسن مآب نه بدل یا عطف بیان واقع شوې دې.

**قوله:** متقین: د لهم ضمیر (هم) نه حال دې

**قوله:** التفاتاً: یعنی توعدون په (ت) سره او و نیلې شی نو د غائب نه به د خطاب طرف ته التفات راشی.

**قوله:** هذا فلیذوقوه: حمیم و غساق: هذا مبتداً ده او حمیم و غساق معطوف معطوف علیه د مبتداً خبر دې، په عبارت کښې تقدیم او تاخیر دې، تقدیری عبارت داسې دې هذا حمیم و غساق فلیذوقوه:

**قوله:** يقال لهم: ویونکی به فرشتې وی، په دې عبارت سره اشاره کړې شوې ده چې هذا فوج کلام مستأنف دې،

**قوله:** باتباعهم ای مع اتباعهم

قوله بل أنتم أئمة أجمعين عاقلتم لنا

قوله أنتم قدمتموه: دا دودی د احقیت علت دی،

قوله فی النار: دا خریا د "رد" ظرف دی، یا د عذابا صفت دی، ای عذابا کثرتا فی النار.

قوله وهم: هم ضمیر د رجلا طرف ته راجع دی

قوله: وسمان: دا کلام چونکه د کفر او د گمراهی مشرانو د مکې د فقیرانو په باره کښې کړې وو، لهذا مناسب دا معلومیږي چې لفظ د سلمان حذف کړې شی، ځکه چې دوی په مدینه منوره کښې ایمان راوړې وو،

[ایاتوله: ۶۵-۸۸]

(قُلْ يَا مُخَلَّدُ الْكُفَّارِ مَكَّةَ) (أَلَمْ أَكُنْ مِنْكُمْ) مُخَوِّفٌ بِالنَّارِ (وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ) لَخَلْفَهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَالِبُ عَلَى أَمْرِهِ (الْغَفَّارُ) لَأُولِيَاتِهِ (قُلْ) لَهُمْ (هُوَ بِنَا عَظِيمٌ) أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ) اَيِ الْقُرْآنِ الَّذِي أَنْبَأَكُمْ بِهِ وَجَعَلَكُمْ فِيهِ مَا لَا يُعْلَمُ إِلَّا بِهِ (وَهُوَ قَوْلُهُ وَمَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلِكِ الْأَعْلَى) اَيِ الْمَلَكَةِ (إِذْ يَخْتَصِمُونَ) فِي شَأْنِ آدَمَ حِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِلَى جَاعِلٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيقَةً) (إِن) مَا (يُوحَى إِلَيَّ) إِلَّا أَنَّمَا أَنَا) اَيِ اَنِي (نَذِيرٌ مِمَّنْ) بَيْنَ الْإِنْدَارِ اذْكَرِ (إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ) اَيِ خَالِقِ بَنِي آدَمَ طِينٍ) هُوَ آدَمَ (فَإِذَا سَوَّيْتُهُ) أَنْفُسُهُ (وَنَفَخْتُ) أَجْرَنْتَ (فِيهِ مِنْ رُوحِي) فَصَارَ خَلْقًا وَاضَافَةَ الرُّوحِ إِلَيْهِ تَشْرِيفٌ لِآدَمَ وَالرُّوحِ جِسْمٌ لَطِيفٌ يَخْتَبِئُ بِهِ الْإِنْسَانُ بِتَقْوِيهِ فِيهِ (فَقَعَّوْا لَهُ سَاجِدِينَ) سَجُودَ تَعَبُّدٍ بِالْإِنْجَاءِ (فَسَجَدَ الْمَلَأِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ) فِيهِ تَأْكِيدَانِ (إِلَّا إِبْلِيسَ) هُوَ أَبُو الْجَنِّ كَانَ بَيْنَ الْمَلَكَةِ (اسْتَكْبَرَ) وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ) فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى (قَالَ يَا إِبْلِيسَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِإِذْنِي) اَيِ تَوَلَّيْتَ خَلْقَهُ وَهَذَا تَشْرِيفٌ لِآدَمَ لِأَنَّهُ كُلُّ مَخْلُوقٍ تَوَلَّى اللَّهُ خَلْقَهُ (اسْتَكْبَرَتْ) الْآنَ عَنِ السُّجُودِ اسْتِغْهَامُ تَوْبِيخٍ (أَمَرْتُكَ مِنَ الْعَالَمِينَ) الْمُتَكَبِّرِينَ فَتَكَبَّرَتْ عَنْ السُّجُودِ لِكَوْنِكَ مِنْهُمْ (قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ) (قَالَ فَاعْرِضْ وَمِنَّا) اَيِ مِنَ الْخَلْقِ وَقِيلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ (إِنَّمَا أَنْتَ رَجِيمٌ) مَطْرُودٌ (وَأَنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي) اَيِ يَوْمَ الْيَوْمِ (الْجَزَاءُ) قَالَ رَبُّ قَالِطُونِ اَيِ يَوْمَ يُعْقُونَ) اَيِ النَّاسِ (قَالَ فَانْكُ مِنَ الْمُنْظَرِينَ) (إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ) وَفِي الثَّفَاحَةِ الْأُولَى (قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَا غَوْبُهُمْ أَجْمَعُونَ) (إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخَلَّصِينَ) اَيِ الْمُؤْمِنِينَ (قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ) بَيْنَهُمَا وَرَفَعَ الْأَوَّلَ وَنَسَبَ الْثَانِي فَتَنَبَّأَ بِالْفِعْلِ بَعْدَهُ وَنَسَبَ الْأَوَّلَ قِيلَ بِالْفِعْلِ الْمُنْكَوَّرِ وَقِيلَ عَلَى الْمُنْصَرَفِ اَيِ أَحْبَبَ الْحَقُّ وَقِيلَ عَلَى نَزْعِ حَرْفِ الْقَسَمِ وَزُفْمُهُ عَلَى أَنَّهُ مَعْدَا مَخْلُوفٍ أَخْبَرَ اَيِ فَالْحَقُّ بَنِي وَقِيلَ فَالْحَقُّ قَسَمِي وَجَوَابُ الْقَسَمِ الْأَمْلَانُ جِهْنَمُ مِنْكَ بِمَرْبِكَ (وَمِنْ بَيْنِكَ مِنْهُمْ) اَيِ النَّاسِ (أَجْمَعُونَ) (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ) عَلَى تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ (مِنْ أَجْرِ) جُحْلِ (وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) الْمُتَقَوِّلِينَ الْقُرْآنَ مِنْ بَلَاءِ نَفْسِي (إِنْ هُوَ) اَيِ مَا الْقُرْآنَ (إِلَّا وَكُرْ) عِظَةُ (لِلْعَالَمِينَ) لِلْإِنْسِي

وَالْجَنِّ وَالْفُتُلَاءِ ذُوْنَ الْمَلَأَكَةِ وَكُلُّهُمْ لَكُمْ بَا كُفَّارٌ مَكَّةَ (تَبَّاهُ) خَيْرٌ مِنْهُ (بَعْدَ حِينَ) اَنْ يَزُوْمَ الْقِيَامَةُ وَعَلِمَ يَنْفَعِي عَزَفَ وَالْأَمَّ قُنْطَلَا لَام فَتَسْمُ مُفْتَرٌ اَنْي وَاللّٰهُ

ترجمہ: اے محمد ﷺ کفار مکہ تہ اوواین چہ مخہ صرف خبرونکې یم د اور نہ ویرونکې یم په خپل مخلوق باندې د غالب واحد نه سوا بل څوک د عبادت لائق نشته، کوم چي د اسمانونو او د زمکې او مخه چي ددې په مینځ کښې دی، پروردگار دې، کوم چي غالب دې، په خپل کار کښې او بخښونکې دې خپلو دوستانو لره دوی ته اووایه چي دا ډیر لوی خبر دې د مخه نه چي تاسو مخ اړوئ، یعنی قرآن د کوم چي ما تاسو ته خبر درکړو او ما په دې کښې ستاسو د پاره هغه خبر راوړې دې چي دهغې علم بغیر دوحی نه نه کیږی، او هغه خبر ماکان لی من علم بالملأ الأعلى (المقصود دې، ماته د ملاء اعلیٰ یعنی د فرشتو د عالم علم نه وو، چي کله فرشتو د آدم علیه السلام په شان کښې خبرې کولې او چي کله الله تعالی او فرمائیل چي مخه په زمکه باندې خپل خلیفه جوړول غواړم، ماته خو صرف هم دا وحی کیږی چي مخه خو صفا صفا خبرونکې یم، د هغه وخت تذکره او کره چي کله ستار ب فرشتو ته ارشاد اوکړو چي مخه د خاورې نه یو انسان پیدا کولو والا یم، او هغه آدم دې نو چي کله هغه مخه برابر کړم یعنی مکمل کړم او په هغې کښې خپل روح جاری کړم او هغه ژوندې شی، او د روح نسبت د الله طرف ته د شرافت په طور سره دی، او روح یو نازک لطیف جسم دې، د روح د انسان په بدن کښې خوریدود سرایت کولو، د وجې نه انسان ژوندې شی، نو تاسو ټول د هغه مخکښې په سجده شئ، یعنی په خکته کیدو سره ورته د سلامی سجده اوکړئ، چنانچه ټولو فرشتو سجده اوکړه په دې کښې دوه تاکیدونه دی خو ابلیس او نکره، او هغه د پیریانو مشر نیکه وو، د فرشتو په مینځ کښې به اوسیدلو هغه تکبر اوکړو، او هغه د الله په علم کښې د کافرانو نه وو، الله تعالی او فرمائیل اې ابلیس ته هغه چا ته د سجدي کولو نه چا منع کړې څوک چي ما په خپل لاس سره بغیر د واسطې نه پیدا کړو، ما دده د تخلیق کفالت اوکړو او دا د آدم علیه السلام دویم اعزاز وو، گنی د هر مخلوق کفالت هم الله تعالی کوی، یا ته په غرور کښې راغلې؟ یا ته د اوچتي مرتبې والو نه ئې؟ یعنی د تکبر کوونکو نه ئې، نو تا د متکبرینو نه د کیدو د وجې نه د سجدي نه انکار اوکړو، نو شیطان جواب ورکړو، چي مخه دده نه بنده یم مخکې چي تاملاره داور نه پیدا کړم او دې دې خاورې نه پیدا کړو، ارشاد اوشو ته دې مخې نه د جنت نه، او وئیلې شوی دی چي داسمانونو نه او مخه، ته لعنتی شوې او په تا باندې به د قیامت د ورځې پورې مخا غصه وی، وې وئیل چي اې مخا پروردگار د خلقو د دوباره پاسیدلو ورځې پورې ماته مهلت راکړه، الله تعالی او فرمائیل چي تاته مهلت درکړې شوې دې، د یو متعین وخت پورې یعنی د اولنن شیبیلن وخت پورې وې وئیل چي ماته ستا د عزت قسم مخه به دا ټول گمراه کړم سوا ستا د هغه بندگانو نه چي د خوښ کړې شوو نه وی، یعنی مومنان ونې فرمائیل چي رشتیا خو دادی او مخه رشتیا وایم، د



دواړو په نصب سره، او د اول په رفع سره او دویم په نصب سره، ددې نصب بعد والا فعل د وجې دې، او د اول په نصب وئیلې شوې دې، چې د فعل مذکور د وجې نه دې، او وئیلې شوې دې چې د مصدریت د وجې نه دې، آی اُحی الحق او وئیلې شوی دی چې صرف د قسم د حذف کیدو د وجې نه منصوب دې، او رفع ځکه ده چې هغه مبتدا محذوف الخبر دې، آی فالحق ملی، او وئیلې شوی دی فالحق قسمی، او جواب قسم لأملن جهنم، دې، جهنم په ستانه او ستا د اولاد نه ډک کړم، او د هغه ټولو خلقو نه چې ستا اتباع کوی، او وایه چې څه په دې پیغام رسولو باندې ستاسو نه څه بدله نه غواړم، او نه څه د قرآن په باره کښې تکلف کونکې یم، یعنی د ځان د طرف نه څه خبره کونکې نه یم، دا قرآن د ټولې دنیا د پاره یعنی د جن او انس او ټول عقل لرونکو د پاره نصیحت دې، نه چې ملاتړکو د پاره، ای مکې کافرانو! ددې خبر رشتینوالی باندې به څه موده پس یعنی د قیامت په ورځ پوهه شی، او عَلمَ به معنی، عَرَفَ دې، او ددې په شروع کښې لام د قسم مقدر دې، آی والله (کَلْعَلْنَ)

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** قل إنما أنا نذير: حضور ﷺ زیرې ورکونکې هم دې او ویرولو والا هم دې، حالانکه دلته دوی د پاره صرف صفت د نذیر استعمال شوې دې، ددې څه وجه ده؟  
ددې جواب دادې چې چونکه مخاطب مشرکین دی او د هغوی سره مناسب د حضور ﷺ نذیر کیدل دی، ځکه دلته صفت د نذیر خاص کړې شوې دې **إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ** کښې حصر اضافی دې نه چې حقیقی آی **إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ لِّلْأَسَاحِرِ وَلَا هَآءِ وَلَا كَاهِنٍ وَغَوَیْکَ** په دې حصر سره د هغه صفاتو نفی کولل مقصود دی کوم چې به کافرانو د حضور ﷺ د پاره ثابتول، نه چې د انذار نه علاوه ټولو صفاتو لره.

**قوله:** إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ: **تُرَدُّ الْعَزِيدُ الْغَارِیُّ** د (قل، مقوله ده، په دې مقوله کښې د الله تعالی پنځه صفات بیان شوی دی، چې ټول په توحید باندې دلالت کوی.  
① الواحد ② القهار ③ رب السموات والأرض وما بینهما ④ العزیز، ⑤ الغفار، د تفصیل د پاره روح المعانی او گورئ.

**قوله:** قل هونأ عظیم: د قل په تکرار سره دې خبرې ته اشاره کول دی چې مأمور به جلیل القدر او اوچت شان والا دې، دې طرف ته **أَمَّا الْقَائِلَاتُ** توجیه کول ضروری دی.

**قوله:** القرآن: داپه هونأ عظیم کښې د هو تفسیر دې، یعنی قرآن عظیم الشان کثیر الفائده خبر دې، چې دهغې ما تاسو ته خبر درکړې دې، او په هغې کښې ما داسې خبر راوړې دې چې د وحی نه بغیر نه معلومېږي، لهذا دې سره ځما د رسالت دعوی ثابتیږي.

**قوله:** وهن ماكان لي من علم: مفسر علام د (هو) مرجع ماكان لي من علم المگر خولې دې خو دا صحيح نه ده، بلكه ددې مرجع "إلى جاعل في الأرض خليفة" المرد، البته دا ونيلې شي، چې ماكان لي من علم بالملأ الأعلى نې د ما لا يعلم د تمهيد په طور سره راوړې وي، مطلب دادې چې هغه چه د هغې علم د وحی نه بغیر پته نه لگی هغه دالله تعالی هغه فرمان دې چې په هغې کښې الله تعالی ملا اعلی کښې فرشتو ته ونيلی وو، إلی جاعل في الأرض خليفة او په دې د فرشتو دا جواب اُجمل لها من بعد لها دغه شان دالله تعالی د دې ارشاد قال يا ايليس ما منعك أن تسجد لما خلقت بيدي په جواب کښې د ايليس أنا عبيد من خلقت من نار وخلقته من طين ونييل مذکور خبرې او سوال او جواب دا هغه خبرې دي، کومې چې په ملا اعلی کښې د الله تعالی او دفرشتو په مینځ کښې شوې وې، ددې پتي او د ملا اعلی د خبرو خبر ورکول د وحی نه علاوه نشی کیدلې، کوم چې د هغوی ﷺ د نبوت ناقابل تردید ثبوت دي.

**قوله:** :ألأت: ددې کلمې په اضافې سره د مفسر علام مقصد د يو سوال جواب ورکول دی، سوال دادې چې من العالین معنی من المتکلمين ده، او د استکبر معنی هم د تکبر کولو ده، لهذا تکرار لازميږي.

د جواب حاصل دادې چې ألوکت السجود لاستکبارك الحادث أمر لتكبارك القديم المسقور، مطلب دا چې آدم ﷺ ته د سجدي نه انکار ستا د پوخ او زور تکبر د وجې نه دې يا د نوی تکبر د وجې نه، لهذا تکرار نه لازميږي.

**سوال:** رجيم، دمطروديه معنی کښې دې، څنگه چې شارح ظاهره کړې ده او مخکښې ونيلې شوې دی إنا عليك لعني إلى يوم الدين، د لعنت معنی هم د طرد ده، لهذا دلته هم تکرار لازميږي.

**جواب:** د رجيم معنی طرد من الجنة أو السماودة، او د لعنت معنی طرد من الرحمة ده، لهذا تکرار نشته.

**قوله:** قال فالحق والحق اقول: د مخکښې جملو په شان دا جمله هم مستانغه ده، او فاء استينافيه ده، مفسر علام د مذکور جملې دوه ترکيبونه کړي دي، ① الحق دواړه ځايونو کښې منصوب ② اول مرفوع، دويم منصوب. دويم د پاره ناصب، اقول فعل مؤخر دې، او د اول ناصب بعضو ونيلې دی چه ددې ناصب هم اقول فعل مؤخر دې، او بعضو ونيلی دی چې د مصدریت د وجه نه منصوب دې، أمي الحق ونيلې او بعضو ونيلې دی چې د حرف قسم د وجه نه منصوب دې، أمي الله بالحق، او حرف قسم دواړه حذف شوی دی، چې د

ہجے د وجہ نہ حق منصوب شو، خلاصہ دا جی د دویم د نصب صرف یوہ وجہ دہ، او ہجہ (اقول) فعل مؤخر دی او د الحق اول د منصوب کیدو درے وجہ دی ① یو خود فعل مؤخر یعنی (اقول) د وجہ نہ ② دویم د حرف قسم حذف کیدو د وجہ نہ ③ دریم د مصدریت د وجہ نہ، د اول د رفع دوه وجو نہ دی ④ مبتدا کیدو د وجہ نہ مرفوع ای الحق می ⑤ خبر کیدو د وجہ نہ، ای انا الحق، د قسم پہ صوب کنبی بہ جواب قسم لأملان جہم محذوف وی.

جمہورو الحق دواہرہ خایونو کنبی منصوب وٹیلے دی، د نصب وجہ د "مقسم بہ" نہ حرف خافض حذف دی، تقدیری عبارت دادی اَلْحَقُّ بِالْحَقِّ او حرف جر دواہرہ حذف کرے شول، دی وجہ نہ الحق منصوب شو یعنی منصوب بنزع الخافض، بعضی حضراتو فعل اغواء (آمادہ کول) پہ وجہ منصوب وٹیلے دی ای الزموا الحق الزموا الحق، یا دواہرہ د مصدریت د وجہ نہ منصوب دی، مصدر مخکنی جملے لاملن تاکید د پارہ دی، ای اَلْحَقُّ الْحَقُّ، او اعمش او اعصم وغیرہ اول پہ رفع سرہ او دویم پہ نصب سرہ وٹیلے دی، داول رفع مبتدا کیدو پہ صورت کنبی بہ خبر یا خو محذوف وی لکہ فالحق می، یا بہ ذکر وی، او ہجہ لأملان جہم دی یا بہ فالحق د مبتدا کیدو د وجہ نہ مرفوع وی، او ہجہ مبتدا (أنا) دہ، مثلاً، او د دویم د نصب روستو ذکر شوے (اقول) فعل د وجہ وی، انا اقول الحق پہ دی صورت کنبی بہ د فعل تکرار تاکید د وجہ وی، او فراء فالحق د حقاً مصدر پہ معنی کیدو د وجہ نہ منصوب وٹیلے دی، ای حلاً لأملان جہم (فهم القدير هو كالي ملخصاً)

**قوله:** المتقولین: تقول (تفعل) بناوتی خبری کول، د دروغو نہ کار اخستل،

**قوله:** دون الملائكة: قرآن د تولو عالمو د پارہ نصیحت دی، پہ عالم کنبی انس، جن، ملائکہ تزل داخل دی، خو دلته ئی ملائکو لہ پہ دون الملائکہ وٹیلوسرہ د عالم نہ خارج کرل، خکہ جی قرآن د اہل عالم د پارہ ذکر او نصیحت دی او ذکر او نصیحت او ویرول د جن او انس سرہ مناسب دی، د ملائکو سرہ نہ دی مناسب.

**قوله:** علم: د مفسر علام ددی عبارت نہ مقصد د یو سوال جواب ورکول دی

سوال دادی علم متعدی پہ دوو مفعولو سرہ وی، دلته متعدی پہ یو مفعول سرہ دی، خکہ جی د تعلمن صرف یو مفعول ذکر دی او ہجہ نیا دی؟

د جواب حاصل دادی جی علم پہ معنی د عَرَفَ دی، پہ وَلْتَعْلَمَنَّ کنبی لام قسمیہ دی، او سم والله محذوف دی بعضی حضراتو وٹیلے دی جی علم پہ خپل باب باندی دی، یعنی معنی پہ دوو مفعولو سرہ، او دویم مفعول محذوف دی.

## [٣٨] سورة الزمر

سورة الزمر مكية الاقل يا عبادي الذين اسرفوا علي انفسهم (الاية) حمدنية وهي خمس وسبعون آية  
سورة الزمر مكي دي، سوا د آيت: قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم، نه چه دا مدنی دی،  
اوپه دی کنبی پنخه اويا آیتونه دی.

[ایاتونه: ١-٩]

بسم الله الرحمن الرحيم (تنزيل الكتاب) القرآن مبتدا (من الله) خبره (العزيز) في ملكه (الحكيم) في  
منه (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ) يَا مُحَمَّد (الكتاب بالحق) فتعلق بأنزل (فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ) من الشرك أي  
مُوَحِّدًا لَهُ (أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ) لَا يَسْتَحِقُّ غَيْرَهُ (والذين اتخذوا من دونه) الْأَصْنَام (أُولَئِكَ) وَهُمْ مُخَارَ  
مُتَّكَ قَالُوا (مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ وَنُقَلِّي) قُرْبَى مُضَرَّر بِمَعْنَى تَقَرُّبًا (إِنَّ اللَّهَ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ فَنَزَلَ  
الْمُتَّبِعِينَ (فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ) مِنْ أَمْرِ الَّذِينَ فَيَدْخُلُ الْمُتَّبِعِينَ الْجَنَّةَ وَالْكَافِرِينَ النَّارَ (إِنَّ اللَّهَ لَا  
يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ) فِي بِنْتِ الْوَلَدِ إِلَيْهِ (كَفَّارٌ) بِبِذَائِهِ غَيْرِ اللَّهِ (لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَ وَلَدًا) كَمَا قَالُوا (أَتَعْبُدُ  
الرَّحْمَنَ وَلَدًا) لَا صَلَافِي مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ (وَاتَّخَذَهُ) وَلَدًا غَيْرَ مَنْ قَالُوا مِنَ الْمَلَائِكَةِ بَنَاتِ اللَّهِ وَعِزُّ بِنِ اللَّهِ  
وَالسَّيِّحِ بِنِ اللَّهِ (سُبْحَانَهُ) تَنْزِيهَا لَهُ عَنْ اتِّخَاذِ الْوَلَدِ (هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ) لَخَلْقِهِ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ) فَتَعْلَقُ بِخَلْقِ (يَكُونُ) يَذْجَلِ (الَّيْلُ عَلَى النَّهَارِ) فَيَزِيدُ (وَيُكْوَرُ النَّهَارُ) يَذْجَلُهُ (عَلَى اللَّيْلِ)  
فَيَزِيدُ (وَسَخَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي) فِي فَلَكِهِ (لِأَجَلٍ مُسَمًّى) لِيُزِمَ الْفِيضَةَ (أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ) الْقَابِضُ عَلَى  
أَمْرِ الْمُنْتَظَمِ مِنْ أَعْدَائِهِ (الْعَقَّارُ) لِأَوْثَانِهِ (خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ) أَيِ آدَمَ (ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَيْنِ) خَوَاءَ  
(وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ) الْإِبِلَ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمَ وَالضَّانَ وَالْمَعْزَ (رَحْمَانِيَّةً) أَزْوَاجًا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ذَكَرٌ وَأُنْثَى كَمَا  
بَيَّنَّ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ (يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ) أَيِ نَطْقًا ثُمَّ عُلُقًا ثُمَّ مُضْغًا (فِي  
طَلْفَاتٍ ثَلَاثٍ) هِيَ ظِلْمَةُ الْبَطْنِ وَظِلْمَةُ الرَّحِمِ وَظِلْمَةُ الْفَرْجِ (ذَلِكُمْ اللَّهُ يَتَكَلَّمُ إِلَهُ الْأَوْفَالِ) فِي  
تَهَرُّقُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ إِلَى عِبَادَةِ غَيْرِهِ (إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفِي عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ) وَإِنْ أَرَادَهُ مِنْ  
بَعْضِهِمْ (وَأَنْ تَكْفُرُوا) اللَّهُ فَتُكْرَمُوا (يَرْضَاهُ) بِسُكُونِ الْهَاءِ وَبَعْضُهُ مَعَ إِشْبَاعِ ذَوْنِهِ أَيْ الشُّكْرَ (لَكُمْ وَلَا  
تُؤْذِي نَفْسٍ (وَأَرْزُقَهُ) نَفْسٍ (أُخْرَى) أَيْ لَا تَخْلَعُ (ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) إِنَّهُ  
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ) بِنَا فِي الْقُلُوبِ (وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ) أَيْ الْكَافِرَ (مَعْرَدَ دَعَارَتِهِ) تَضَرَّعَ (مُيْتَسِّيًا) رَاجِعًا  
(إِلَى رَبِّهِ) إِذَا حَوَّلَهُ نِعْمَةً) أَغْطَاهُ (نِعْمًا) مِنْهُ لَيْسَ تَرَكَ (مَا كَانَ) يَدْعُوا (إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ) وَهُوَ اللَّهُ هَا  
فِي مَوْضِعٍ مِنْ (وَجَعَلَ لِيْلَهُ أَتَدَا) شُرَكَاءَ (لِيُحِجَلَ) بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا (عَنْ سَبِيلِهِ) دِينَ الْإِسْلَامِ (قُلْ نِعْمَتُهُ  
بِكُفْرِكَ قَلِيلًا) بَقِيَةِ اجْلِكَ (إِنَّكَ مِنْ أَهْوََابِ النَّارِ) أَمْسِ بِتَخْفِيفِ الْمِمِ (هُوَ قَائِمٌ) قَائِمٌ بِوُضُوفِ الطَّاعَاتِ  
(أَتَاهُ اللَّيْلُ) سَاعَاتِهِ (سَاجِدًا وَقَائِمًا) فِي الصَّلَاةِ (يَتَذَكَّرُ الْأَمْرَ) أَيْ يَخَافُ عِلَالَهَا (وَيَرْجُو رَحْمَتَهُ) جَنَّةَ  
(رَبِّهِ) كَمَنْ هُوَ غَامِسٌ بِالْكُفْرِ أَوْ غَوِي فِي إِفْرَادِهِ أَمْ مَنْ قَامَ بِمَعْنَى بَلَ وَالهَمزة (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

يَقْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ، اِنَّهُ لَا يَسْتَنْبِإُ مِنْكَ لَا يَسْتَنْبِإُ الْعَالَمِ وَالْجَاهِلِ (انما يتذكر) يعظ أولوا  
الْأَلْبَابِ، اصحاب المنقول

توجہ۔ شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، دا کتاب یعنی قرآن، په خپل بادشاهي کښې د غالب (په خپل صنعت کښې) حکمت والا الله د طرف نه نازل شوي دي، القرآن مبتدا، او من الله ددې خبر، اي محمد ﷺ يقينا مونږ دې کتاب لره ستا طرف ته په حق سره نازل کړې دي بالحق أنزلناه سره متعلق دې نو تاسو د شرک نه پاکې عقيدې سره د یعنی توحيد عقيدې ساتلو سره د هغه بندگي کوئ ياد ساتئ چې عبادت چې خاص د الله د پاره وي نو هغه ددې لائق دي د هغه نه علاوه نور څوک د دې مستحق نشته، او کومو مخلوقو چې هغه نه علاوه د بتانو لره دوستان جوړ کړي دی او هغه د مکې کافران دی او هغوی وائی چې مونږ د دوی عبادت صرف د دې پاره کوو چې مونږ الله ته نژدې کړی قرنی تقریبا، په معنی د مصدر کښې دي، په کوم دينی کار باره کښې چې دوی اختلاف کوی الله تعالی به ددوی او د مسلمانانو په مینځ کښې عملي فیصله اوکړی چې مومنانو لره به جنت ته او کافرانو لره به دوزخ ته داخل کړی هغه طرف ته د ولد په نسبت کولو کښې دروغون په او د غیر الله عبادت کولو سره ناشکره کس ته الله تعالی لار نه ښائی، که د الله تعالی اراده د اولاد وه څنگه چې کافران وائی، چه د الله اولاد دې نو په خپل مخلوق کښې چه ئې څوک غوښتل مستغې کول به ئې، (یعنی) هغه به ئې اولاد جوړولي، دهغوی نه علاوه چا باره کښې چه کافران وائی (یعنی داچه) فرشتې د الله لوریانې دي او عزیر او عیسی ﷺ د هغه ځامن دی نو هغه د دې نه پاک دي، یعنی اولاد نیولو نه هغه پاک دي، هغه خو داسې الله دي چې یو دې په خپل مخلوق باندې زیر دست دي، هغه زمکه او اسمان په حکمت سره پیدا کړل، بالحق د خلق سره متعلق دي او هغه شپې لره په ورځ کښ داخلوی چې هغې سره ورځ لویه شی، او ورځ لره په شپه کښ داخلوی نو شپه لویه شی هغه نمر او سپوږم لره په کار باندې لگولي دی هریو به په خپل محور کښې د وخت مقرر پورې یعنی د قیامت ورځې پورې چلېږي، یقین اوساته هم هغه به خپل کارونو باندې غالب دي، او د خپل دشمنانو نه انتقام اخستونکي دي، او خپل دوستانو لره د بغیونکي دي، هغه تاسو خلقو لره د یو بدن نه یعنی د ادم ﷺ نه پیدا کړئ، بیا هم د هغه نه ئې د هغه جوړا حواء ﷺ پیدا کړه، او ستاسو د پاره ئې په ځناورو کښې یعنی اوبښه، غوا، چلین، گډه وغیره کښې اته جوړې پیدا کړې، د هر نر او د مادې جوړه، څنگه چې په سورۃ انعام کښې بیان کړې شوې دی، هغه تاسو لره ستاسو د مینو په گډلو کښې په درجه درجه جوړوی، یعنی اول نطفه، بیا علقه، بیا مضغه، په درې تیارو کښې هغه د گیدې تیاره، د رحم تیاره، او د جالنی تیاره ده، دا الله تعالی دي د ستا سرب او هم د دۀ بادشاهی ده، د هغه نه

سوا بل شوک د عبادت لائق نشته، نو د هغه بندگی پرېښودلو سره د نورو بندگي کولو سره کوم طرف ته واوړېدې که تاسو کفر کوئ نو یاد ساتئ چې الله تعالی ستاسو محتاج نه دې، هغه د خپل بندگانو کفر نه خوښوی، اگر چې په دې کښې د بعضو د کفر اراده او کړی، او که تاسو د الله شکر وېستلو سره ایمان راوړئ نو هغه دې لره یعنی ستاسو شکر لره خوښوی، په یرضه، کښې د هاء په سکون او ضمی سره، سره د اشباع نه، او شوک د چا پټې او چټولې نشی بیا تاسو لره خپل پروردگار طرف ته تلل دی، نو هغه به تاسو ته ستاسو ټول عملونه ښکاره کړی کوم چې تاسو کول، یقیناً هغه د زړه د خبرو نه خبردار دې، او انسان کافر ته چې کله څه تکلیف اورسی، نو بیا ډیر په رجوع شی او په عاجزی سره خپل رب ته اوازونه کوی، بیا چې کله الله تعالی ورته د خپل طرف نه نعمت یعنی انعام ورکړی نو ددې نه مخکښې چې هغه کومه دعا کوله هغه بالکل هیره کړی، او هغه الله دې، او (ما) د (من) په ځانې دې، او د الله تعالی سره شریک جوړول شروع کړی، چې ددې لارې نه یعنی د دین اسلام نه واوړی، یا نور خلق واوړی، د (ی) په فتحې او ضمی سره، تاسو ورته او فرمایئ چې د کفر د بهار نه څو ورځې نوره مزې واخله، یعنی په خپل باقی ژوند کښې، بیا آخر به ته د دوزخیانو نه یئ، کوم کس چې د شپې په وختونو کښې تابعدارئ کښې مشغولیدو سره ویرېږی، او د خپل پروردگار د رحمت (د جنت په) امید هم کوی (امن) کښې د میم په تخفیف سره، د هغه سړی په شان کیدې شی چې هغه د کفر وغیره په ذریعه سره نافرمانی کولو والا وی، او په یو قرامت کښې (ام من) دې، او (ام) په معنی د (بل) او همزه دې، تاسو ورته اووایئ چې چرته علم والا او بی علم برابرېدې شی، یعنی برابرېدې نشی، څنگه چې عالم او جاهل نشی برابرېدلې، یقیناً نصیحت هغه شوک حاصلوی کوم چې عقلمند وی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

ددې سورت نوم سورة زمر دې، زمر د زمرة جمع ده، او ددې معنی د جماعت ده، او دې سورت ته سورة غرَف هم وئیلې شی دا دواړه کلمې په دې سورت کښې راغلې دی، په دې وجه دا د اسم الکمل باسم الجزء د قبیلې نه دې، زمر کلمه (وسق اللحن کفوا إلى جهنم زمرا) (وسق اللحن انقواهم إلى الجنة زمرا) کښې استعمال شوې ده، او د غرَف کلمه "لهم غرَف من فوقها غرَف" کښې استعمال شوې ده، دا پوره سورت مکی دې، سوا د درې آیتونو نه، باعصا دی اللحن أسرفوا على أنفسهم نه درې آیتونو پورې مدنی دی، او بعضو د دې ځای نه تر د آیتونو پورې مدنی وئیلی دی.

**هوله:** تنزيل الکتاب: د هو مبتداً محذوف د خبر د وجې نه مرفوع دې، آی هو للذیل الکتابه او وئیلې شوی دی چې د مبتداً کیدو د وجې نه مرفوع دې، او کائن جار مجرور

سره متعلق کیدو سره د مبتدا خبر مقدر دې، **أَمَى تَلْذِلَ كَانُ مِنَ اللَّهِ** او فراء او کسانى د فعل مقدر د وجې منصوب هم وئيلې دې، **أَمَى التَّلْذِيلُ الْكَفَابُ بِالْأَمْرِ** التَّلْذِيلُ الْكَفَابُ او فراء د اغراء په طور نصب هم جائز وئيلې دې، **أَمَى الْأَمْرُ** التَّلْذِيلُ الْكَفَابُ (هم القدير هو كافي) **قوله:** مُخْلِصًا: دا د عید د ضمیر نه حال دې،

**قوله:** زَلْفَى: دا د یقربون مصدر بغیر لفظه دې، په اصل کښې **يَزْلِفُونَ** زلفی وو، **دَابَّكُمْ مِنَ الْأَرْضِ** نباتا په شان مصدر بغیر لفظه دې.

**قوله:** يَكُورُ تَكْوِيرًا: په معنی د **أَلْفُ** والی په معنی د راغونډولو، **يَعَالِ كَارَ الْعِصَامَةِ** علی راسه وکوره، پټکې د سر نه تاوول.

**قوله:** وَأَنْ أَرَادَهُ مِنْ بَعْضِهِمْ: یعنی الله تعالى دخپل بنده په کفر نه راضی نه دې، اگر چې د کفر وجود هم د الله په ارادې سره دې، ځکه چې د الله د ارادې او خوښې نه بغیر د یو څیز وجود نشی کیدې، او د ارادې سره رضا لازم نه ده، لکه په ناچارۍ کښې د یو کار کولو اراده خو وی، خو رضامندی پرې نه وی.

**قوله:** يَرْضَهُ: د (ه) ضمیر مرجع کفر دې، که تاسو د الله شکر اوباسئ نو هغه به ستاسو په شکر خوشحاله شی، یرضه په اصل کښې یرضاه وو، د شرط جزاء کیدو په وجه الف ساقط شو، یرضه کښې درې قراوتونه دی ضمه مع إشباع، یعنی راښکلو سره، او ضمه بغیر د إشباع نه، او د ها په سکون سره.

**قوله:** أَمَى الشُّكْرِ: ددې اضافي مقصد د یرضه د ضمیر مفعول متعین کول دی، او د یرضه فاعل الله دې.

**قوله:** عَوْلَهُ: د تخویل (تفعیل) نه ماضی واحد مذكر غائب، هغه ته ئې ورکړو، مالک ئې جوړ کړو، د (منه) ضمیر الله تعالی ته راجع دې.

**قوله:** تَرَكَ: د نسی تفسیر په ترک کښې ئې کولو سره اشاره او کره چې دلته د نسیان لازم معنی مراد ده، ترک د نسیان سره لازم دې، او د لازم معنی مراد اخستلو ضرورت ځکه راغلو چې په نسیان باندې نیول نشته، **وَمِنْ أَمَى الْعِصَامَةِ وَالنَّسْيَانِ** حدیث مشهور دې.

**قوله:** مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ: په (ما) کښې درې وجې جائز دی:

① ما موصوله، په معنی د الذی، او د الذی نه مراد **عُزْرٌ** (تکلیف)، **أَمَى لَمَى الْعِصَامَةِ** کثرتا **يدعوا إلى كفه** یعنی زمونږ په ده باندې د انعام کولو او د ده نه تکلیف لرې کولو نه پس هغه دا تکلیف هیر کړو د کوم د پاره چې ئې دعا کوله.

⑦ ٻه معنی د الی، مراد ترې نه الله تعالی، ای لسی الی کان بطور الیه یعنی تکلیف لري کولو نه پس ئې هغه ذات هیر کړو چې تا ئې د تکلیف لري کولو دپاره دعا کړې وه، خوداد هغوی په نیز باندې صحیح ده، څوک چه د(ما) اطلاق د ذوی العقول دپاره جائز گنري.

⑧ ٻه مصدریه وی، ای لسی کوله داعما، یعنی د مصیبت د تیریدو نه پس هغه دا هم هیر کړل چې څه څه وخت غوښتونکي ووم،

**فأولاه: من قبل أى من قبل فنحول النعمة**

**قولہ:** وهو الله: مفسر علام پہ دې عبارت سره اشاره اوکړه چې د دۀ په نیز دلته دا دویم صورت خوښ دی.

**قوله:** «قنوت نه اسم فاعل، د اطاعت ذمه واری ادا کونکې، (إعراب القرآن  
خشوع خضوع کونکې، اطاعت کونکې.

**قوله:** انا: دا د (أني) جمع ده، په معنی د وختونو

**قولہ:** «أمن»: (ام) متصلہ ہم کیدی شی، ددی مقابل محذوف دې، تقدیری عبارت دادې  
الکلوغیر أم اللدی هو قانته همزه په (من) موصولہ باندې داخلې ده، او میم په میم کنې  
مدغم کړې شوې دې، یا (ام) منقطع دې، ددی تقدیر به په (بل) او همزې سره وی، **أهل**  
**أمن** هو قانت کله؟ او په تخفیف سره هم وئیلې شوې دې په دې صورت کنې همزه به د  
استفهام انکاری به وی.

قوله: «کن هو عاص بکفره و غیره» پدهی سره د شارح مقصد د اړمن هوقالت معادل بیانول دی.

[ایات ونہ: ۱۰-۲۱]

[illegible]



وَأَقْبَلُوا إِلَى اللَّهِ هُمُ الْبَشَرِيُّ بِالْحِجَةِ (فبشر عباد) الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ وَهُوَ غَايَةُ صَلَاحِهِمْ وَأَوْلَيْكَ الَّذِينَ هَذَا هُمُ اللَّهُ وَأَوْلَيْكَ هُمُ أَوْلُوا الْأَلْبَابِ اصْطَحَبَ الْمَغْضُوفُ (أَقْسَمَ حَقٌّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ) أَنِّي لَا أَغْلَظُ جَهَنَّمَ الْآتِيَةَ (أَقَالْتُ تَقْدِيرَ) تُخْرِجُ (مَنْ فِي النَّارِ) جَوَابَ الشَّرْطِ وَأَيُّمَ فِيهِ الظَّاهِرُ مَقَامُ الْمُضْطَرِّ وَالْمُهْزَةِ لِلِإِتْكَارِ وَالْمَغْنَى لَا تَغْيِيرَ عَلَى جِدَائِهِ فَتَقْبِلُهُ مِنَ النَّارِ لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا جَهَنَّمَ بَاقًا طَائِفُهُ (هُمُ عَرُفٌ مِنْ قَوْمِكَ عَرُفٌ مَبْنِيَّةٌ تُجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) أَيِ مِنْ تَحْتَ الْغُرُفِ الْفَوْقَايَةِ وَاتَّخَذَ (وَعَدَالَهُ) مُنْعُوبٍ بِمَقْلَبِ الْمُفْضَرِّ لِأَيِّخْلِفَ اللَّهَ الْبَيْعَادَ وَغَدَهُ (أَلْمَرَّتْ) تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فَسَّلَكَ يَتَّيِسُ) أَدْخَلَهُ أُنْكَبَتْ نَبْعُ (فِي الْأَرْضِ) ثُمَّ يُخْرِجُ بِوَرْدٍ عَا مَحْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ) يَبْسُ (فَقَرَأَهُ) بَعْدَ الْخُسْفَةِ مَثَلًا (مُصَفَّرًا ثُمَّ يَبْعَلُهُ حُطَامًا) فَتَنَّا (إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا) تَذَكِيرًا (لِأُولَى الْأَلْبَابِ) يَتَذَكَّرُونَ بِهِ لِدَلَالِهِ عَلَى وَعْدَانِهِ اللَّهُ تَعَالَى وَفَعْلُهُ

توجه : ته ورته اووايه چې اې ايمان والا بندگانو ا د خپل رب نه ويريږي، يعنې د هغه د عذاب نه اويريږي، په داسې طريقه چې د هغه عبادت او كړنې كوم خلق چې په دې دنيا كښې د تابعدارنې په ذريعه نيكي كوي د هغوى د پاره ښه بدلېده او هغه جنت دې، او د الله تعالى زمكه دير خوړه ده، د كافرانو د مينځ نه او د منكراتو د كتلو نه د بچ كيدو د پاره بلې زمكې ته هجرت او كړنې لار شئ، په نيكو او په هغه مصيبتونو باندې په كوم كښې چې دوى مبتلا شوى دى د صبر كولو والو ته پورا او يې شميره بدلېدلاوېږي، يعنې بغير د ناپ كولو او تللو نه اجر ورته ملاوېږي، ته ورته اووايه چې ماته حكم راكړې شوې دې چې محمد الله تعالى داسې عبادت او كړم چې هم د هغه د پاره د شرك نه دين خالص كړم، او ماته حكم راكړې شوې دې چې څه په دې قوم كښې د ټولو نه اول فرمانبردار جوړ شم، تاسو اووايئ چې كه چرې محمد الله تعالى نافرمانى او كړم نو د يو لوي ورځې د عذاب نه ويريږم، تاسو ورته اووايئ چې څه خو د الله عبادت داسې كوم چې عبادت د هغه د پاره د شرك نه خالص كوم، تاسو چې دهغه پريښودلو سره د چا چې مو خوښه وي نو بندگانې او كړئ، په دې كښې د هغوى د پاره تهديد (دهمكې) ده، او د دې خبرې اعلان دې چې دوى د الله تعالى بندگانې نه كوي، او تاسو دوى ته دا هم اووايئ چې حقيقي تاوان كونكى هغه دې چې خپل ځان او خپل خاندان به د قيامت په ورځ په نقصان كښې واچوي، په خپله ځان په جهنم كښې اچولو، او هغه حورې نه حاصلولو سره كومې چې د هغوى د پاره تيارې شوي دي، كه دوى ايمان راوړي وو ياد ساتي ښكاره نقصان دا دې چې ددوى د پاره ددوى د پاسه هم د اور نه گيره اچونكى شغلي دي، او دوى لاتدي هم، د اور نه گيره اچونكي شغلي دي، دا هغه عذاب دې چې د هغې نه الله خپل مومنان بندگان وپروې، چې د هغه نه اويريږي، او په دې وصف د ايمان باندې با هدايتون دلالت كوي، اې هدايت بندگانو محمد ته اويريږئ، او كومو خلقو چې د طاعتو يعنې د بتانو د بندگانې نه ځان بچ

اوساتو او الله طرف ته متوجه شو، هغه د جنت د خوشخبري مستحق دي، نو عفا هغه بندگانو ته خوشخبري واوروه چې خبرې ته غوږ كېدی، بيا دې كښې د ښې خبرې اتباع كوی، اوبښه خبره هغه ده چې په هغې كښې كاميابی ده، دا هغه خلق دی چاته چې الله تعالی هدايت كړې دي، هم دغه خلق عقل مند دی، آيا په كوم كس باندې چه د عذاب خبره ثابته شي يعنی د لاملان جهنم الاكې نو آيا ته داسې كس كوم چې په دوزخ كښې دي، خلاصولي شي؟ اهانته الغ جواب شرط دي، او په دې كښې د ضمير په خائې اسم ظاهر ايخودې شوې دي، او همزه د انكار د پاره ده، او معنى د آيت داده چې تاسو ددوى په هدايت باندې قدرت نه لرئ، چې هغه د اور نه بچ كړئ، خو چې كوم خلق د الله نه ويريږي په داسې توگه چې د هغوى عبادت كوی د هغه د پاره بالاخانې دی چې د هغې د پاسه هم بالاخانې دی، كومي چې جوړې تيارې دي، او د هغې لاندې نهرونه بهيږي، يعنی د بره او لاندې بالاخانو لاندې نهرونه جارى دي، دا الله وعده كړې ده (وعده الله) د فعل مقدر د وجې نه منصوب دي، الله تعالی وعده خلافي نه كوی، آيا تا په دې خبره باندې نظر نه دي كړې؟ چې الله تعالی د اسمانونو نه اوبه نازلې كړې بيا هغه د زمكې په سورو كښې يعنی د چينو په خايونو كښې داخلوی، بيا د هغې په ذريعي سره مختلف قسم پتي راخيږي، بيا هغه اوچ شي، بيا اي مخاطبه ته هغې لره مثلا د شينو الی نه پس زير وينې، بيا هغه دې لره ريزه ريزه كړی، په دې كښې د عقلمندو د پاره لوى نصيحت دي، چې خوك ددې نه نصيحت حاصلوی، د دې د الله په وحدانيت او قدرت باندې دلالت كولو د وجې.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: بأن تطيعوه: دا د تقوى تفسير دي.

قوله: للذين أحسنوا في هذه الدنيا: جمله خبر مقدم دي، او حسنة مبتدا مؤخر ده.

قوله: أرض الله واسعة: دا مبتدا خبر دی.

قوله: فيه تهديد لهم: په دې كښې دې خبرې ته اشاره ده چې فاعلوا امر تهديد يعنی د دهمكئ د پاره دي، نه چې د طلب فعل د پاره.

قوله: لهم من فوقهم ظلل: لهم خبر مقدم دي، (من فوقهم) حال دي، ظلل مبتدا مؤخر ده.

قوله: طباق: أى قطع كبا: غشي غشي تكري، د اور په غتو غتو شعلو باندې د ظلل اطلاق د تهكم په طور باندې دي، گنى د اور په شعلو كښې د سورى سوال هلو پيدا كيږي نه، ظلل د ظلة جمع ده، په معنى د سائبان

قوله: من تحتهم ظلل:

سوال: د سائبان بره كيدل خو په عقل كښې رازى خو د سائبان د لاندې نه كيدل په عقل

کنبی د نہ راتللو خبرہ ده؟

**جواب:** ددې صورت به دا وی چې د برنی طبقې د پارہ به فرش وی نو ددې نه د لاندې طبقې والا دپارہ به سائبان وی څنگه چې په اوچت محل کنبی مینځنې چت د یو فریق د پارہ فرش وی او د بل فریق د پارہ چمت وی.

**قوله:** ذَلِكَ نَجِيفُ أَيُّ ذِكْرِ أَحْوَالِ أَهْلِ النَّارِ نَجِيفُ الْمُؤْمِنِينَ، ذَلِكَ مرجع ذکر احوال اهل النارده.

**قوله:** الْأَوْثَانُ: د طاغوت په څو تفسیرونو کنبی یو دادې، بعضو د طاغوت نه شیطان مراد اخستې دې، او بعضو هر هغه معبود مراد اخستې دې چې د چا د الله نه علاوه عبادت کړې شوې وی.

**قوله:** أَقِيمَ فِيهِ الظَّاهِرَ مَقَامَ الْمَغْمُورِ: یعنی من النار د اسم ضمیر په ځانې دې او د شناعت د زیادت د بیانولو د پارہ دی، چې د هغوی د دوزخیانو نه کیدل ښکاره شی، گنې افانت تنقذه کافی وو، افانت کنبی همزه د انکار د پارہ ده، دفین حق علیه جواب دې، د همزې اعاده کول د انکار د تاکید د پارہ دی.

**قوله:** لَهْمُ عُرْفٍ مِّنْ فَوْقِهَا عُرْفٌ: د اهل جنت په باره کنبی دا قول د مقابلي د پارہ دې، د اهل دوزخ په باره کنبی د الله د قول له من فوقهم ظلل من النار من محمد ظلل.

**قوله:** بِفِعْلَةِ الْمُقَدَّرِ: ددې تقدیر دې، وَعَدَهُمُ اللَّهُ وَعْدًا وَعَدًا فعل ناصب (وعد) محذوف دې.

[ایاتونه: ۲۲-۲۱]

أَقَمْنَ شَرَعَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ، فَأَمْتَدَى (فَبَوَّعَ عَلَى نُورَيْنِ رَيْتَهُ) كَحَمْنٍ طَبَعٍ عَلَى قَلْبِهِ ذَلِكَ عَلَى هَذَا (قَوْلٌ) كَلِمَةً عَذَابٍ (لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبَهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ) أَيْ عَنْ قَبُولِ الْقُرْآنِ (أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ) بَيْنَ (اللَّهِ تَزَلُّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا) بَدَلٍ مِنْ أَحْسَنِ أَيْ قُرْآنًا (مُتَّعًا بِهَا) أَيْ يُشْبِهُ بِنَفْسِهِ نَفْسًا فِي النِّظْمِ وَغَيْرِهِ (مَثَانِي) لَيْتِي فِيهِ الْوَعْدُ وَالْوَعِيدُ وَغَيْرُهُمَا (تَقْشِيرُهُمْ) تَرْغِيدُهُمْ عِنْدَ ذِكْرِهِ وَعِيدِهِ (جُلُودَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ) يَخَافُونَ (رَبَّهُمْ تَمَرِّكَلِينَ) نَظْمَيْنِ (جُلُودَهُمْ وَقُلُوبَهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ) أَيْ عِنْدَ ذِكْرِهِ وَغَدِهِ (ذَلِكَ) أَيْ الْكِتَابُ (هُدًى) اللَّهُ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يَضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (أَقَمْنَ يَتَّقِينَ) يَتَّقَى (يُوجِبُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) أَيْ أَخَذَهُ بَأَن يَتَّقَى فِي النَّارِ مَقُولَةٌ يَدَّاهُ إِلَى عُنُقِهِ كَحَمْنٍ أَمِنْ مِنْهُ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ (وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ) أَيْ كُفَّارٌ مَكَّةَ (ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ) أَيْ جَزَاءُ (كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) رُسُلَهُمْ فِي آيَاتِ الْعَذَابِ (فَأَنذَرَهُمُ الْعَذَابَ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ) مِنْ جِهَةٍ لَا تَخْطُرُ بِأَنفُسِهِمْ (فَأَذَانَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيُ) الذُّلُّ وَالْفُتُورُ مِنَ الْمَسْخِ وَالْفَقْلِ وَغَيْرِهِ (فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا) أَيْ الْمَكْذِبُونَ (يَعْلَمُونَ) عَذَابُهَا مَا كَذَّبُوا (وَلَقَدْ هَمَمْنَا) جَعَلْنَا (فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) يَتَعَلَّمُونَ (قُرْآنًا عَرَبِيًّا) عَالٍ مُؤَكَّدَةٍ

غَيْرُذِي عَوجٍ) أَي لَسٍ وَاجْتِلَافٍ (لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) الْكُفْرَ هَرَبَ اللَّهِ لِلْفُتُوحِ وَالْفُتُوحِ (مَثَلًا لِّجَلَامٍ) بَنَدٍ مِنْ مَثَلٍ (فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ) مُتَنَازِعُونَ سَبَّةَ أَحْلَافِهِمْ (وَرَجُلًا سَالِمًا) خَالِيًا (يُرْجَى لَهُ هَلْ يَنْصَرِّبَانِ) مَثَلًا تَنْبِيهِ أَي لَا يَنْتَوِي الْعَبْدُ لِحِمَاةٍ وَالْعَبْدُ لِوَاحِدٍ إِنْ الْأَوَّلُ إِذَا طَلَبَ مِنْهُ كُلٌّ مِنْ مَا بَيْنَهُ يَخْضَعُ فِي وَفْتٍ وَاحِدٍ تَحِيَّرَ يَمْنَنُ يَخْدُمُهُ مِنْهُمْ وَهَذَا مَثَلُ لِلْفُتُوحِ. وَالثَّانِي مَثَلُ لِلْفُتُوحِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) وَخِذْهُ (بَلْ أَكْثَرُهُمْ) أَي أَهْلُ مَكَّةَ (لَا يَعْلَمُونَ) مَا يَصِيرُونَ إِلَيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيُشْرِكُونَ (إِنَّكَ) يَخْطُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَيِّتٍ وَأَنَّهُمْ مَيِّتُونَ) سَقَمُوا وَتَمُوتُونَ فَلَا شِدَادَةَ بِالْفُتُوحِ نَزَلَتْ لَمَّا اسْتَبَقُوا مَوْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكُمْ) أَيَّهَا النَّاسُ فِيمَا بَيْنَكُمْ مِنَ الْمَقَالِمِ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ)

توجه. آيا د چا سينه چه الله د اسلام د پاره كړ. لاؤ كړى وى چې د هغې د وجې نه هغه هدايت اومندلو نو هغه د خپل پروردگار د طرف نه په رڼا باندې دې، نو آيا هغه د داسې كس په شان كيدې شى چې د چا په زړه باندې مهر وهلې شوې وى، بريادى ده هغه خلقو د پاره د چا زړونه چې د الله د ياد نه يعنى د قرآن د قبولو نه غافله كيږي، د خبر په حذف باندې ويل دلالت كوي، ويل د عذاب كلمه ده، هم دغه خلق ښكاره گمراهى كېښي دى، الله تعالى بهترين كلام نازل كړې دې، هغه داسې كتاب دې، يعنى قرآن، چې يو شان دې كتاباً اَحْسَنَ التَّحِيَّتِ نه بدل دې، يعنى بعضې د بعضې مشابه دې په الفاظو وغيره كېښي، په دې كېښې وعده وعيد وغيره بار بار ذكر كړې شوې دې چه په دې سره ددې خلقو بدن زيگ زيگ شى (ويريرى) چې كله په هغې كېښې وعيد ذكر كړى شى، چې د خپل رب نه اويريږي، آخر كار د هغوى زړونه او جسم د هغه د وعدې د ذكر په وخت كېښي نرم (مطمئن) كيږي، دا كتاب د الله هدايت دې، ددې په ذريعه چاته چې غواړى هدايت وركوي، او الله چې څوك گمراه كول او غواړي هغه ته څوك هدايت وركولو والا نشته، هغه كس چې د قيامت په ورځ به خپل مخ د هغه خراب عذاب د پاره د هال جوړ كړى، يعنى د سخت عذاب د پاره په داسې طريقه چې د هغه دواړه لاسونه به او تړلې شى د هغه په خټ كېښې او اور ته به واچولې شى، د هغه كس په شان كيدې شى چې د جهنم د اور نه بچ كيدو سره جنت ته داخل شى؟ ظالمانو يعنى د مكې كافرانو ته به او وئيلې شى د خپل كړو سزا (مزا) يعنى د هغې سزا او څوكې، د عذاب راتلو په باره كېښې ددوى نه مخكېښې خلقو هم رسولانو لره دروغ گڼلې وو، نو په دوى باندې عذاب داسې راغلو چې ددوى خيال هم نه ووي يعنى د داسې طرف نه راغلې چې د هغوى په وهم او گمان كېښې هم نه وو، نو الله تعالى دوى ته د دنيا په ژوند كېښې ذلت او رسوايې عذاب او څوكو، هغه مسخ او قتل وغيره دې، او د آخرت عذاب نور هم لوښي دې، كاش دا تكذيب كونكى د هغه په عذاب باندې پوهه شوى وو، نو تكذيب به ئې نه كولو، او يقيناً مونږ د خلقو د پاره په دې قرآن كېښې هر قسم مثالونه بيان كړي دي چې دا خلق نصيحت حاصل كړى، حال دا چې قرآن په هريي كېښي دې، دا حال مؤكده دې، په

دے شے قسم کو پوالی التباس او اختلاف نشته، چي دا خلق د کفر نه بچ شی، الله تعالیٰ د مشرک او مزحد یو مثال بیان او فرمایو، هغه دا چي یو سرې غلام دې، رجلا، ”مفلا“ نه بدل دې، چي په هغې کښې بداخلاقی جگر مار شے خلق شریک دی، او دویم هغه کس د (غلام) دې چي خالص دیو کس غلام دې، نو ایا ددې دواړو حالت یو شان کیدي شی؟ مثلاً تمیز دې، یعنی د پوره جماعت غلام او د یو کس غلام برابریدې نشی، ځکه چي د اول نه د هغه هر مالک په یو وخت کښې خدمت اخلی نو هغه غلام به حیرانه وی چي په دوی کښې د جا خدمت او کرم، دا مثال د مشرک دې، او دویم مثال دموحد دې د الله د پاره ټول تعریفونه دی، خبره دا ده چي په اهل مکه کښې دیر خلق دې عذاب لره نه پیژنی کوم طرف ته چي دوی روان دی، ددې عدم علم د وجې نه په شرک کښې پراته دی، یقیناً تاته به هم مرگ رازی، او دوی هم مړه کیدونکی دی، دا حضور ﷺ ته خطاب دې، لهذا د چا په مرگ باندې خوشحالی څه خبره نه ده، دا آیت هغه وخت نازل شو چي کله اهل مکه د حضور ﷺ د مرگ انتظار شروع کړو، بیا یقیناً تاسو ټول په ټوله اې خلقو په خپل مینځ کښې به حقوقو په باره کښې د قیامت په ورځ د خپل رب په مخکښې جهگړي کوی.

### د قبول داتو فوائد او تسهیل

**قوله:** أفمن شرح الله صدره للإسلام: دا کلام مستأنف دې، په ماقبل کښې مذکور فی ذلك لذكری لأولی الباب د پاره په منزله د علت دې، یعنی ذکرې شي د لوی الباب سره د خاص کولو د علت قائم مقام دې، مطلب دادې چي داسمان نه اوبه نازلیدو نه پس د اوبو په ذریعه الله تعالیٰ د خپل پورا قدرت څنگه څنگه عجیبه تبدیلی ښکاره کوی، لهذا دې ته کتلو سره د عقلمندو شرح صدر کیږی، او هم دا شرح صدر د عقلمندو د پاره د قبول ذکر سبب جوړیږی، (اعراب القرآن ترمیم)، همزه د استفهام انکاری ده، او فاء عاطفه دې، معطوف مقدر دې، **أی اکل العایب سوا من موصوله دې**، ددې نه پس پوره جمله صله ده، موصول د خپلې صلی سره مبتدا، او ددې خبر محذوف دې، څنگه چي مفسر علام ظاهر کړې دې، کمن طعم علی قلبه او په دې حذف د خبر باندې **فهل للعالمیة دلالت کوی**، او بعضې حضراتو من شرطیه هم وئیلې دې، او روستو جمله ددې جزاء ده.

**قوله:** عن ذکر قبول القرآن: ددې عبارت نه د علامه محلی مقصد د دوو خبرو طرف ته اشاره ده، اول دا چي (من په معنی د (عن دې، او دا چي په کلام کښې مضاف محذوف دې، **عن ذکر الله ای هن قبول ذکر الله** او دا هم صحیح ده چي (من په خپل باب باندې وی، او د تعلیل د پاره وی، **أی استلوه من اجل ذکر الله لئلا دلوهم وعملها**.

**قوله:** معانی: دا د مثنی جمع ده، خو دا د مفرد صفت هم واقع کیدې شی، څنگه چي

دلته د کتاب صفت واقع شوې دې، کتاب اگر چې مفرد دې خو ډيرو تفصيلو ته د شامليدو د وجې نه د يوې مجموعې نوم دې، لهذا ددې صفت جمع راوړلې شى، ددې نظير د عربو دا قول دى، **الاسان هروى وعظماوعصاب**.

**قوله: وغيرهما: كالقصص والاحكام،**

**قوله: تقصر: منه عند ذكر عده** شارح اشاره اوکره چې (من) په معنی د (عند) دې، تقصری  
تقصیر و تقصیر په ریدل، ددې مصدر اقشعرار، فارسی کښې موئ برتن خاستن يقال اقصر  
القصری قاموا نصاب من فرم کویرده ویرې یا د یخني د وجې ویکته اودریدل، زمحشری  
وئیلې دی چې دا په اصل کښې القشع دې، اوچه خرمن، دې لره رباعی جوړولو د پاره  
ددې په اخر کښې راه زیاته کړې شوه چې د لفظ زیادتۍ د معنی په زیادت باندې دلالت  
اوکړي، بلغات القرآن

**قوله:** إلى ذكر الله أي عند ذكر وعده: په دې کښې اشاره ده چې الی په معنی د عند ده.

**قوله: ذلك: أي الكتاب الموصوف بتلك الصفات المذكورة**

**قوله:** هدى الله: أى سبب الهدى يا د مبالغى په توگه د د عدل د قبيلې نه دې، يعنى دا كتاب دومره قدرې د هدايت سبب دې گوريا چې هغه خپله په هدايت دې.

**قولہ:** «أفسن یبقی»: یعنی وجہ سوء العذاب پہ یوہ نسخہ کنبی د یلقی پہ خای یقی دی، (من) موصولہ خیلې صلی سره جملہ مبتدأ، ددې خبر محذوف دی، چې هغه علامه محلی گڼ امن منه وئیلو سره ښکاره کړو، مطلب دادې چې کوم سړې خپل مخ داور د پاره د هال جوړ کړی، آیا هغه د هغه سړی په شان کیدي شی کوم چې د اور نه په امن او محفوظ وی.

**قوله:** قيل للظلمين: د يقينی وقوع د وجې نه ئې په ماضی سره تعبیر اوکړو، ددې عطف په یتقی باندې دې، للظلمين د اسم ظاهر په ځانې اسم ضمير د دوی صفت د ظلم بيانولو د باره راوړي شوي دي، گڼي وقيل لهرکافي وو،

**قوله:** ای کفار مکة: ددی په ځانې نې که مطلقا کفار وئیلی وو نو زیات به مناسب وه، ځکه چې دا قول د کفار مکة سره خاص نه دي،

قوله: أي جرامة: به دي كينې اشاره ده چې مضاف محذوف دي، ای فوقوا جزاوا كعه  
لكم.

**قوله:** لَوْكَانُوا يَعْلَمُونَ: لو شرطیه دې، كانوا فعل ناقص، په دې كېنې دتنه ضمير هغه اسم، يعلمون د كان خبر، كان د اسم او خبر سره شرط، جواب شرط محذوف، چې هغه مفسر

علامہ ماگندوارا وینکلو سرہ بنکارہ کرو، او عذابہا مقدر گنہلو سرہ نہی اشارہ او کرہ چہ د  
یعلمون مفعول محذوف دی

قوله: ولقد ضربنا: پہ لحد کنبہ لام د قسم محذوف پہ جواب باندی داخل دی، او ضربنا  
عمی بناؤ ضربنا دی

قوله: قرآنأعربیا: د هذا القرآن د پارہ حال مؤکدہ دی،

قوله: متشاکسون: اسم فاعل جمع مذكر غائب، جہگرا لو، ہکس، بھکس، (ک) حکمہ  
بدخلق کیدل، قال دھمیری التماسک والتعاسس أى الاعتلاف.

قوله: هل يستویان: مثلاً تمیز دی کوم چہ د فاعل نہ منقول دی، تقدیری عبارت دادی  
أی لا استوی مطلباً وصفتیاً.

قوله: میت: فراء وٹیلی دی چہ یاء پہ تشدید سرہ، ہفہ کس چہ لا مر شوہ نہ وی، او ڏیر  
زر مر کیدونکھ وی، او میت د (ی) پہ تخفیف سرہ، (مری) بعضی حضراتو وٹیلی دی،  
چہ د دوارو پہ معنی کنبہ فرق نشتنہ،

پارہ نمبر- ۲۴ [قَمْنٌ أَظْلَمُ]

[آیاتونہ: ۲۲-۴۱]

قَمْنٌ اَی لَا اَخَذَ: اَظْلَمَ مِنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ بِسَبِّ الشِّرْکِ وَالْوَلَدِ اِلَیْہِ (وَكَذَّبَ بِالْحَقِّ) بِالْقُرْآنِ (اِذْ  
جَاءَهُ الْاَنْبِیَاسُ فِی جَبْہِہُمْ مَّتَوًی) مَاتُوْی (لِلْکَافِرِیْنَ) بَلٰی (وَالَّذِیْ جَاءَ بِالْحَقِّ) هُوَ الَّذِیْ مَاتَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
(وَصَدَّقَ بِہِ) هُمْ الْمُؤْمِنُوْنَ فَالَّذِیْ یَغْنٰی الَّذِیْنَ (اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ) الشُّرْکَ (لِہُمْ مَا یَشَآئُوْنَ عِنْدَ رَبِّہُمْ  
ذٰلِکَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ) لِأَنفُسِہُمْ لِیََاثِبِہُمْ (لِیُکْفِرَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَسْوَ الَّذِیْ عَلِمُوْا بِجَزَآءِہُمْ اَجْرَہُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِی  
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) اَسْوَ وَآخِشَ بِمعنی السَّیِّءَ وَالْحَسَنَ الْاَنْبِیَاسُ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدہُ) اَی الَّذِیْ بَلٰی (وَتَحْفُوْتُکَ)  
الْخِطَابُ لَہُ (بِالَّذِیْنَ مِنْ دُونِہِ) اَی الْاَصْنَامَ اِنْ تَقْلَہُ اَوْ تَحْبِلَ (وَمَنْ یَضِلَّ اللّٰہُ فَمَا لَہُ مِنْ ہَادٍ) (وَمَنْ یُضِلَّ  
اللّٰہُ فَمَا لَہُ مِنْ مُّجِیْلٍ اَلْاَنْبِیَاسُ اللّٰہُ یَقْرِیْزِ غَیَابَ عَلٰی اَمْرِہِ (ذِی الثِّقَافِ) مِنْ اَعْذَانِہِ بَلٰی (وَلَوْ لَمْ  
یَسْأَلِہُمْ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ لَیَقُوْلَنَّ اللّٰہُ قُلْ اَفَرَأَیْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ) تَعْبُدُوْنَ (مِنْ دُونِ اللّٰہِ) اَی  
الْاَصْنَامَ (اِنْ اَرَادَیْنِ اللّٰہُ یَقْرِیْزَ لَہُ کَاشِفَاتُ قُرْہِ) لَا (اَوْ اَرَادَیْنِ بِرَحْمَۃِہُ لَہُ مُسْبِکَاتُ رَحْمَۃِہِ) لَا وَفِی  
فِرَآءَ بِالْاِضَافَۃِ فِیْہُمَا (قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ) یَقِی الْوَالِدُوْنَ (قُلْ یَا قَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَاتَتِکُمْ  
خَالِئُکُمْ (اِلٰی عَابِلٍ) عَلٰی حَالِی (فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) مَنْ) مَوْصُولُ مَفْعُولُ الْعِلْمِ (بِاُیَیْہِ عَذَابٍ مُّجْزِیْہِ وَیَحِلُّ  
بَنْزَلِ (عَلَیْہِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ) دَآئِمٌ هُوَ عَذَابُ النَّارِ وَقَدْ اخْرَاجَہُمْ اللّٰہُ بِتَنْزِیْلِ (اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ الْیَقِیْنَ  
بِالْحَقِّ) مُتَعَلِّقٌ بِالْاَنْزَلِ (قَمْنٌ اَعْدٰی فِیَنْتَلِیْوُ) اَفِیْدَاوۃُ (وَمَنْ حَلَّ قُلُوبَہُمْ یَحِلَّ عَلَیْہَا وَمَا اَلَّتْ عَلَیْہُمْ بِوِکِلِ)  
صبرہم علی الہدی

توجہ ددہغه چا نہ غت ظالم شوک دی؟ یعنی ہیخ شوک نشته، چې په الله باندې یعنی هغه طرف ته د شرک او د اولاد نسبت کولو سره دروغ وائی او رشتیا یعنی قرآن چې کله دوی لره راشی نو د هغې تکذیب او کړوآیا د داسې کافرانو په پارہ د جهنم کښې ته گانه نشته؟ ولې نه او کوم سړی چې رشتیا خبره راوړه او هغه نبی ﷺ دې او چا چې د هغه تصدیق او کړو هغه مومن دې، الذی د الذین په معنی کښې دې، دغه د شرک نه بچ کیدونکی خلق د دوی دپاره ددوی د رب سره هر هغه شیز دې کوم به چې دوی غواړی، دا صله ده، د ایمان په ذریعه په خپل خان باندې د احسان کونکو دې دپاره چې الله تعالی د دوی نه د دوی خراب عملونه لرې کړی، او دوی چې کوم نیک عملونه کړی دی د هغې ښه صله ورکړی، أسوأ د السیئ او أحسن د الحسن په معنی کښې دې، (یعنی دواړه د اسم تفضیل د صفت په معنی کښې دې) آیا الله تعالی د خپل بنده یعنی د محمد ﷺ دپاره کافی نه دې؟ او خامخا کافی دې، او خلق تالره د غیر الله یعنی د بتانو نه یروی، په دې کښې حضور ﷺ ته خطاب دې، دا چې هغه بتان بپ تاسو لره هلاک کړی یا به مو بالکل پاگل جوړ کړی، او الله چې شوک گمراه کړی د هغه شوک رهنمائی کولو والا نشته، او چا ته چې هغه هدایت ورکړی د هغه شوک گمراه کولو والا نشته، آیا الله تعالی به خپل کار باندې غالب د خپل دشمنانو نه انتقام اغستونکې نه دې؟ او ولې نه دې او قسم دې که ته ددوی نه تپوس او کړې چې اسمانونه او زمکه چا پیدا کړی دی؟ په لښ کښې لام دقسم دې، نو یقیناً دوی به هم دا جواب ورکړی چې الله پیدا کړی دی تاسو دوی ته اوواثم دا راته او وایی چې د چا تاسو د الله نه سوا بندگی کوئ یعنی د بتانو که الله تعالی ماته نقصان را کول او غواړی نو آیا دوی د هغه نقصان لرې کولې شی؟ نایا الله په ما باندې د بهرینۍ اراده او کړی نو آیا دوی دا هغه مهربانی بندولې شی؟ او په یو قراءت کښې د دواړو په اضافت سره دې، (یعنی کاهفات او مسکات) دې ته ورته او وایه چې الله عفا دپاره کافی دې، توکل کونکی هم په هغه باندې توکل کوی، یعنی بهر و سه کونکی هم په هغه باندې بهر و سه کوی، ته ورته او وایه اې عفا قومه تاسو په خپل خاڼې یعنی په خپله طریقه باندې عمل کوئ، او عه هم په خپله طریقه باندې عمل کوم، نو ډیر زړه تاسو ته معلومه شی چې په چا باندې رسوا کونکې عذاب راتلونکې دې، (من) موصول د معلوم مفعول دې او په چا باندې همیشگی عذاب نازلیدونکې دې؟ او هغه د دوزخ عذاب دې، او بې شکه الله تعالی دوی په غزوه بدر کښې ذلیل کړل، یقیناً مونږ په تا باندې په حق سره دا کتاب د خلقو د هدایت دپاره نازل کړې دې، بالحق، د انزل متعلق دې نو کوم کس چې په نیغه لاړ باندې راشی نو د هغه په هدایت باندې د راتلو فائده هم د هغه دپاره ده، او کوم کس چې گمراه شی نو د هغه د گمراهۍ وبال هم په هغه باندې دې، تاسو ددوی ذمه دار نه یخ، چې دوی په زور په هدایت باندې راوړل.



### دقیوداتو فوائد اوتسهیل

**قوله:** فمن اظلم: ای لآحمہ ددی تفسیر مقصد دی خبری ته اشاره کول دی چې فمن اظلم کنبی استفهام انکاری په معنی د نفی دی.

**قوله:** کذب بالصدق: مفسر علام د صدق نه مراد قرآن اخستی دی او قرآن ته کوم چې صادق دی، مبالغه صدق و نیلې شوی دی

**قوله:** بلی: مفسر علام د بلی اضافه د سنتو په اتباع کنبی کړې ده، حضور ﷺ فرمائیلى دی: من قرأ آله الله بأحكامها کتب، لهذا آله کذا "مفلا" د تلاوت په وخت کنبی بلی و نیل سنت دی. (حاشیة جلالین)

**قوله:** الذى جاء بالصدق: د الذى موصول دوه صلی دی یو واحد، او هغه جاء بالصدق (محمد ﷺ) دی، او دویم صدق به المؤمنون دی، کوم چې جمع ده، د اول د صلی رعایت ساتلو د وجې الذى مفرد راوړې شوې دی، او د دویم د رعایت د وجې نه الذى د الذين په معنی کنبی اخستلې شوې دی، او هم د دویمې صلی د رعایت د وجې نه لولک هم المؤمنون کنبی د جمع صیغې راوړې شوی دی، الذى چونکه اسم جنس دی، لهذا په دې کنبی د واحد او جمع دواړو گنجائش شته،

**قوله:** اسواواحسن: د الحسن لوالحسن په معنی کنبی دی، ددې عبارت د اضافې مقصد د سوال مقدر جواب دی.

**سوال:** سوال دادې چې د ذکر شوی آیت نه خو معلومیږي، چې الله تعالی به د مومنانو د نیک تر عملونو صله به ورکړي او بد تر اعمال به معاف کړي، په دې کنبی د نیک او د بد عملونو ذکر نشته؟

مفسر علام د مذکوره عبارت اضافه کولو سره جواب ورکړو چې اسم تفضیل په خپله معنی کنبی نه دي، بلکه د اسم فاعل په معنی کنبی دي، لهذا د نیک اونیکی تر او د بد او بد تر دواړه قسم عملونه په دې کنبی داخل شو.

**قوله:** تخيله: (ن) هیلا، عقل خرابول، پاگل کول، تخیل هم دغه معنی ده،

**قوله:** ونفی قراة بالاضافة: دا دواړه قراونه سببیه دی، که اضافت سره اوو نیلې شی نو کلمات خبره لومسکات و محمبه و نیلې شی.

## [ایاتونہ: ۴۲-۵۲]

اللہ بتوفی الانفس حین موتهما ۱۱ یقولی (الشیء لم یتمت فی مقامہا) ۱۲ ائی بقولہا ۱۳ ولت التزم (رقبتیک الی  
 قضی علیہا الموت ۱۴ وتریل الأخری ۱۵ الی اہل مسمی) ۱۶ ائی ولت مؤنہا ۱۷ والفرسلۃ ۱۸ نلس التنبہز ۱۹ تنفی بنویہا  
 نلس النہاد ۲۰ بخلاب الفکر ۲۱ (ان فی ذلک) ۲۲ المذکور ۲۳ (لایات) ۲۴ دلالات ۲۵ (لقوم یتفکرون) ۲۶ فیتفنون ۲۷ ان  
 القادر علی ذلک لایدر علی التہت ۲۸ وفزئش لم یتفکروا ۲۹ فی ذلک ۳۰ أمرہ ۳۱ بل (المخذوا من ذون اللہ) ۳۲ ائی  
 الاعتناء ۳۳ الیہ (شفعام) ۳۴ عند اللہ ۳۵ بزعیمہم ۳۶ (قل) ۳۷ لہم ۳۸ (أ) ۳۹ یشفعون ۴۰ (ولو کانوا لا یملکون شیءا) ۴۱ من الشفاعۃ  
 وغیرہا ۴۲ (ولا یفعلون) ۴۳ انکم تفتنونہم ۴۴ ولا غیر ذلک ۴۵ لا (قل لیلہ الشفاعۃ جمیعہا) ۴۶ ائی ہو مختصر بہا فلا  
 یسمع احد الا یاذنہ ۴۷ (لہ ملک السماوات والأرض ثم الیہ ترجعون) ۴۸ (واذا ذکر اللہ وحده) ۴۹ ائی ذون الیہنہم  
 (انما أرت) ۵۰ نفرت ۵۱ وانفجشت ۵۲ (قلوب الذین لا یؤمنون بالآخرۃ) ۵۳ (واذا ذکر الذین من ذونہ) ۵۴ ائی الاصنام ۵۵ (لہم  
 یسبحون) ۵۶ (قل للہم) ۵۷ یغنی یا اللہ ۵۸ (قاطر السماوات والأرض) ۵۹ متبعہما ۶۰ (عالی القیوب والشہادۃ) ۶۱ ما غاب  
 ونا شوبہ ۶۲ (أنت تمکرم بین عبادک فیما كانوا فیہ یختلفون) ۶۳ من أمر الذین اعدی لہا ۶۴ اختلوا فیہ ۶۵ من  
 الخ ۶۶ (ولو ان للذین ظلموا ما فی الأرض جمیعاً ۶۷ ویشلہ معہ ۶۸ لا فتنوا ۶۹ وایہ ۷۰ من سوء العذاب ۷۱ یوم القیامۃ ۷۲ ویدام ۷۳  
 ظہر ۷۴ من اللہ ما لم یکنوا یحییون) ۷۵ یظنون ۷۶ (ویدا ۷۷ ہر سقات ما کسبوا ۷۸ وحاق) ۷۹ نزل ۸۰ (بہم ما كانوا بہ  
 یستہزون) ۸۱ ای العذاب ۸۲ (فما دامس الإنسان) ۸۳ الجنس ۸۴ (مردعانا ۸۵ اذا عولنا ۸۶) ۸۷ اعطیناہ ۸۸ (نفعتہ) ۸۹ انعاما ۹۰ (وینا  
 قال ۹۱ انما اوتیتہ علی علمہ ۹۲ من اللہ ہائی ۹۳ لہ اہل ۹۴ (بل ہی) ۹۵ ائی القولۃ ۹۶ (فتنتہ) ۹۷ یتبلی بہا ۹۸ العبد ۹۹ (ولیکن  
 اکثرہم لا یفعلون) ۱۰۰ ان التخیل استنراج وامیخان ۱۰۱ (قد قالہا الذین من قبلہم) ۱۰۲ من الأمم کفارون ۱۰۳ وقومہ  
 الراسین بہا ۱۰۴ (فما اغنی عنہم ما كانوا یکسبون) ۱۰۵ (فأصابہم سقات ما کسبوا) ۱۰۶ ائی جزاؤہا ۱۰۷ (والذین ظلموا من  
 هؤلاء) ۱۰۸ ائی فزئش ۱۰۹ (سعیہم سقات ما کسبوا ۱۱۰ وما ہر یحییون) ۱۱۱ بغایتین ۱۱۲ عذابنا ۱۱۳ فلیحطوا ۱۱۴ منع سین ۱۱۵ ثم وشیع  
 علیہم ۱۱۶ (ولو لم یعلموا ان اللہ یسطر الرزق) ۱۱۷ یوسعہ ۱۱۸ (لین یشاء) ۱۱۹ امتیخان ۱۲۰ (ویقین) ۱۲۱ یضیعہ ۱۲۲ لمن ۱۲۳ یشاء ۱۲۴ ایلاء ۱۲۵ (ان  
 فی ذلک لآیات ۱۲۶ لِقَوْمٍ یؤمنون) ۱۲۷ بہ

قولہ: ہم اللہ تعالیٰ روحونہ اعلیٰ، د مرگ پہ وخت، او د چا چہ مرگ نہ وی راغلی نو د هغوی پہ  
 خوب کنہی اعلیٰ، یعنی د هغوی پہ خوب کنہی قبض کری، یا پہ چا چہ د مرگ حکم لگیدلی  
 وی هغوی ایسار کری او نور روحونو لہ یو وخت مقرر پوری پریدی، یعنی د هغوی د مرگ  
 وخت پوری، او پرینودنکی روح تمیز دی، چہ د هغہ نہ بغیر روح حیات باقی پاتہ  
 کیدی شی، ددی عکس ممکن نہ دی، یقینا پہ دی ذکر شوو خبرو کنہی د غور او فکر  
 کونکو د پارہ دیری نبہی دی، لہذا پہ دی خبرہ باندی پوہہ شی چہ کوم ذات پہ دی باندی  
 قادر دی، هغہ پہ بعث بعد الموت باندی ہم قادر دی، او قریشو د دی معاملہ پہ بارہ  
 کنہی غور او فکر اونکرو، بلکہ دی خلقو اللہ پرینودلو سرہ د نور معبودان یعنی بتان پہ خپل

خیال کنبی د اللہ پہ مخکبھی سفارشیان جو رکری دی، تہ دوی نہ تپوس اوکړه چې آیا دوی به سفارش کوی؟ اگر که هغوی د سفارش وغیرہ هیچ اختیار نه لری، او نه هغوی په دې پوهیږی، چې تاسو ددوی عبادت کوئ، او نه د دې نه علاوه په څه خبره پوهیږی، تاسو اووایی چې دټولو سفارشونو اختیار صرف د اللہ سره دې، سفارش هم د هغه سره خاص دې، لهذا د هغه د اجازت نه بغیر څوک سفارش کولې نشی، په زمکه او اسمان کنبی هم د هغه حکومت دې، بیا به تاسو ټول هغه طرف ته واپس کولې شئ، چې کله ددوی معبود پرېښودلو سره د اللہ وحدہ لا شریک ذکر کولې شی نو د هغه خلقو په زړونو کنبی نفرت راشی، کوم چې په آخرت باندې ایمان نه راوړی، یعنی دوی تنگیږی، او چه د هغه پرېښودلو سره د هغوی د معبودانو یعنی دبتانو ذکر اوکړې شی نو هغوی فوراً خوشحاله شی، تاسو دغه شان دعا کوئ چې ای اللہ، د اسمان او د زمکې پیدا کونکي، په پتو او په ښکاره باندې خبرداره، اللهم د یا اللہ په معنی کنبی دې، هم ته د خپل بندگانو په مینځ کنبی په دې دینی معامله کنبی فیصله کولې شي، په کوم کنبی چې دا خلق اختلاف کوی، یعنی د څه په باره کنبی چې دوی اختلاف کوی، ته زموږ په هغې کنبی حق طرف - رهنمائی اوکړه، که ظلم کولو والا سره هر هغه څه چې وی کوم چې د مخ په زمکه باندې دی او دوی سره دومره نور هم وی، نو بیا به هم د بدترینې سزا په بدله کنبی دا ورکړی، او ددوی مخې ته به د اللہ د طرف نه هر هغه څه ښکاره شی د کوم چې دوی گمان هم نه کولو، او په دوی باندې به ددوی ټول خراب عملونه ښکاره شی، او کوم عذاب پسې چې دوی توقی کولې هغه به دوی راوینسی، انسان ته چې کله یو تکلیف وراورسی نو هغه مونږ ته واوژونه شروع کړی او بیا چې کله هغه ته مونږ د خپل طرف نه څه نعمت ورکړو نو واټی، چې دا انعام خوماته ځکه راکړې شوې دې چې اللہ ته معلومه ده چې څه ددې مستحق یم، بلکه دا یعنی د ده دا خبره فتنه ده، چې د هغې په وجه بنده په امتحان کنبی اچولې شوې دې، خو په دوی کنبی اکثر خلق نه پوهیږی، چې دا ورکړه مهلت او امتحان دې، ددوی نه مخکبھی خلقو هم دا وټیلی دی، لکه قارون او د هغه قوم کوم چې په دې خبره باندې راضی وو، نو د هغوی کارواښی د هغوی په څه کار رانغله، نو د هغوی د خرابو عملونو یعنی د هغوی سزا په هغوی باندې راغله، او په هغه چا باندې هم چې ددوی نه یعنی د قریشو نه ظالمان دی، د هغوی د خرابو عملونو سزا رارسیدونکې ده، او دوی مونږ لره عاجز کونکی نه دی، یعنی زموږ د عذاب نه بچ کیدې نشی، چنانچه اووه کاله په قحط کنبی مبتلا کړې شو، بیا دوی ته فراخی ورکړې شوه، آیا دوی ته دا معلومه نه ده، چې اللہ تعالیٰ چا ته اوغواړی د امتحان په طور ورته روزی پراخه کوی او چاته چې اوغواړی د امتحان په توگه روزی ورته تنگیوی، د ایمان راوړونکو دپاره په دې کنبی ډیرې ښې دي.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: يتوفى: واحد مذكر غائب مضارع معروف (تفعل) هغه روح قبض کوی.

**قوله:** أنفُس: جمعُ نفس، روحونه، خانونہ، یعنی الأنفُس اُمی بعض الأرواح عند حضور آجائہا، اللہ مبتداً، یتوفى النفس جملہ خبر، حین موتہا د یتوفى متعلق دے، واؤ حرف عطف، التی لم تمت عطف دے پہ انفس او فی منامہا د یتوفى ظرف دے، مطلب دادے چے د کومو نفسونو د مرگ وخت نہ وی راغلے نو ہغوی د اودہ کیدو پہ وخت کنبے قبض کری، او ہم پہ دے معنی د اللہ تعالیٰ قول وھوالدی یوفکم باللیل دے.

**قوله:** والمرسلۃ نفس التمیمز. الخ: ددے خلاصہ دادہ چہ نفس پہ دوه قسمہ دے: نفس تمیز او نفس حیات، د نفس تمیز نہ بغیر نفس حیات باقی پاتے کیدے شی خو نفس تمیز د نفس حیات نہ بغیر ژوندے نہ شی پاتے کیدے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ روایت دے چہ پہ ابن آدم کنبے یو نفس دے او یو روح دے، د عقل او تمیز تعلق د نفس سرہ دے او د حرکت او ساء تعلق د روح سرہ دے، کلہ چہ بندہ اودہ شی نو اللہ تعالیٰ دھغہ نفس قبض کوی، روح نہ قبض کوی، ہمدغسے قول د حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہم منقول دے، لکہ چہ مخکنبے تیرشوی دی.

**قوله:** اولو کانو: پہ دے کنبے دے خبرے تہ اشارہ دہ چے ہمزہ د استفہام انکاری دہ، او محذوف باندے داخل دہ، تقدیری عبارت دا دے ایفہون، خنگہ چے مفسر بنکارہ کرے دہ، واؤ حالہ دے "اولو" شرطیہ دے جملہ د حال کیدود وجے نہ د نصب پہ خانی دہ، د "لو" جواب محذوف دے تقدیر داسے دے اُمی وان کانوا ہذہ الصفۃ تکذبونہم من دون اللہ ہھما **قوله:** قل للہ الشفاعۃ جمیعاً: مفسر علام د اُمی هو مختص بہا فلا یفہم احد الا بالذہ اضافہ کولو سرہ د یو سوال مقدر جواب کرے دے،

**سوال:** للہ الشفاعۃ ہیعانہ معلومیہ چے د اللہ نہ علاوہ چانہ د سفارش حق نشتہ، او نہ بہ شوک د چا سفارش اوکری، حالانکہ د احادیثو نہ معلومیہ چے انبیاء عالمان او شہیدان وغیرہ بہ سفارش کوی

**جواب:** خلاصہ دادہ چے د سفارش خومرہ ہم قسمونہ دی ہغہ بہ د اللہ پہ اجازت سرہ وی، لہذا دا سفارشونہ ہم اللہ تعالیٰ سرہ خاص دی اللہ تعالیٰ او فرمائیل لا یفہون الا لسن ارفع، بل خانی ئے او فرمائیل من ذالذی یفہم عندہ الا بالذہ.

**قوله:** نعمۃ: انعاماً د نعمۃ تفسیر پہ انعاما سرہ کولو کنبے مقصد د اُمی اولیہ مرجع صحیح کول دی، چے پہ ضمیر او مرجع کنبے متابعت راشی، دا بہ پہ دے صورت کنبے وی چے (ما کانوا کنبے ما کافہ او منلے شی او کہ ما (ما، موصولہ او منلے شی، نو د دے تاویل ضرورت نہ نہ وی.

**قولہ:** ای القولہ: ددی اضافی مقصد د ہی ضمیر او د ہفتی مرجع قول پہ مینخ کنہی مطابقت کول دی، دہی وجہ نہ د قول نہ مراد مقولہ اخستی دہ، او دمقولہ نہ مراد د ہفتہ دا مقولہ دہ چہی ایما لوبہ علی علم، او بعضی حضراتو د ہی مرجع نعمۃ گر خولی دہی، ای بل النصۃ فقہہ پہ دہی صورت کنہی بہ د تاویل ضرورت نہ وی،

**قولہ:** ویدا الہم سیئات ما کسبوا: ای جزا لہما ددی عبارت د اضافی مقصد دہی خبری تہ اشارہ کول دی چہی د سیئات مضاف محذوف دہی،

[ایاتوہ: ۵۲-۶۲]

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا بِكَسْرِ الثُّونِ وَفَتْحِهَا وَفَرَّئِ بِضَمِّهَا تَيَاسُوا (مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا) لَمَنْ تَابَ مِنَ الشَّرْكِ (إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) وَأَنِيبُوا (أَزْجَعُوا) إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوا (أَخْلَصُوا) الْفَتْلَ (لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ لَمْ تَشْعُرُوا) بِبَنِيهِ إِنْ لَمْ تَتُوبُوا (وَأَنْبَهُوا) أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ هُوَ الْقُرْآنُ (مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْضَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ) قَبْلَ إِيْتَانِهِ يَوْفِيهِ فَنَادَوْا قَبْلَ (أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْبِيَ اللَّهُ) أَضْلُهُ يَا حَسْبِيَ أَيْ نَذَائِي (عَلَىٰ مَا فَرَطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ) أَيْ طَاعِهِ (وَلَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْقِيلَةِ أَيْ وَإِنِّي (كُنْتُ لَمِنَ السَّاعِرِينَ) بِدِيهِ وَكَتَابِهِ (أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي) بِالطَّاعَةِ فَافْتَدَيْتَ (لَكُنْتُ مِنَ الْمُنْقَرِنِينَ) عَذَابِهِ (أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً) رَجَعْتُ إِلَى الدُّنْيَا (فَأَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الْفُتُولُ يُقَالُ لَهُ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ (بَلَىٰ قَدْ جَاءَ ثَلَاثُ آيَاتِي) الْقُرْآنُ وَهُوَ سَبَبُ الْهَدَايَةِ (فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ) تَكَبَّرْتَ غَرِ الْإِيمَانُ بِهَا (وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ) وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ يَسْبِي الشِّرْكَ وَالْوَلَدَ إِلَيْهِ (وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَقْوًى) غَاوَى (لِلْمُتَكَبِّرِينَ) غَرِ الْإِيمَانُ بَلَى (وَيُنْفِى اللَّهُ) مِنْ جَهَنَّمَ (الَّذِينَ اتَّقُوا) الشَّرْكَ (بِعِفَازِ قَوْمِهِ) أَيْ بِمَكَانٍ قُوزِهِمْ مِنَ الْبَحْتِ بِأَنْ يَجْعَلُوا فِيهِ (لَا يَسْمَعُونَ السُّعُودَ وَلَا هُمْ يَسْمَعُونَ) (اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ) مُتَضَرِّفٌ فِيهِ خَيْفٌ يَشَاءُ (لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) أَيْ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِهِمَا مِنَ الْمَطَرِ وَالْبَرَقِ وَغَيْرِهِمَا (وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ) الْقُرْآنُ (أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَائِعُونَ) مُتَعِيلٌ بِقَوْلِهِ (وَيُنْفِى اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقُوا) الْخُ وَمَا بَيْنَهُمَا اعْتَرَضَ

**توجہ:** خما د طرف نہ او وایہ چہی ای خما بندگانو اچا چہی پہ خپل خان باندہی زیاتہی کرہی دہی پہ تاسو د اللہ د رحمت نہ مایوسہ کیہی مہ، تقنطوا د نون پہ فتحی او کسرہی سرہ، او پہ ضعی سرہ ہم ونیلہی شوہی دہی، یقینا اللہ تعالیٰ بہ د ہفتہ کس تول گناہونہ معاف کرہی چا چہی د شرک نہ توبہ او کرہ، بہی شکہ ہفتہ لوئی بنہنی والا اورحمت والا دہی او تاسو تول خپل پروردگار طرف تہ رجوع کوئی او د ہفتہ حکم پورہ کوئی، یعنی عمل د ہفتہ د پارہ خالص کرئی، مخکنہی ددی نہ چہی پہ تاسو باندہی عذاب راشی، بیا بہ ستاسو مدد نہ کیہی، دہی عذاب لرہ لرہی کولو سرہ کہ تاسو توبہ اونہ باسنی او تابعداری او کرئی دہفتہ بہترین شیخ کوم چہی ستاسو د پروردگار د طرف

نہ تاسو ته نازل شوې دې، او هغه قرآن دې، مخکېنې ددې نه چې په تاسو عذاب راشي اچانک، او تاسو ته خبر هم نه وي، ددې د راتلو نه مخکېنې تاسو ته د دې د راتلو وخت خبر هم نه وي، لهذا توبه او باسن مخکېنې ددې نه چې يو کس او وایي چې افسوس عفا په هغه کوتاهي باندې کومه چې ما د الله په باره کېنې يعنی په تابعداري کېنې او کړې، يا حسرتي باندېنې په معنی کېنې دې، مخه دې دين او ددې کتاب لره په توقو سره نيونکو نه ووم، ان عظمه عن الله ده، يا په دا وای چې چېرې الله تعالی په دنيا کېنې ماته د تابعداري هدايت را کړې وو، نو ما به هدايت موندلې وو، نو مخه به هم د هغه د عذاب نه د بچ کيدو نه ووم، يا شوک عذاب کتلو سره به دا وای چې کاش په دنيا کېنې عفا واپسي اوشی، نو مخه به هم د نيکانو خلقو نه يعنی د مومنانو نه شوې ووم، يعنی د ايمان را وړونکو به ووم، نو ده ته به د الله د طرف نه او وېلې شې چې آوا بې شکه تاته عفا قرآني ايتونه را رسيدلې وو او هغه د هدايت ذريعه وه، کوم چې تار د کرل، او په هغې باندې د ايمان را وړلو نه تا تکبر او کړو، او ته د کافرانو نه شوې، او کوم خلقو چې په الله باندې د هغه طرف ته د شرک او د ولد نسبت کولو سره دروغ او تېل نو ته به او گوري چې د قيامت په ورځ به د هغوی مخونه تورو، آيا د ايمان نه تکبر کولو والا خائي جهنم نه دې؟ او ولې نه دې، او کومو خلقو چې د شرک نه مخان بچ کړو نو الله تعالی به هغوی د کاميابی په مقام کېنې د داخلیدو په سبب د جهنم نه بچ کړی، او هغه خائي جنت دې، او که مفازة مصدر ميمی او (ب) لره سببیه او گنېلې شې نو ترجمه به دا وی چې الله به دوی د کاميابی د وجه نه د جهنم نه بچ کړی، داسې چه دوی به جنت ته داخل کړې شې، دوی ته به يو تکليف هم نه مرسې، او نه به دوی پرېشانه شې، الله تعالی د هر شي پيدا کولو والا دې، او هم هغه د هر يو شي محافظ دې، يعنی چې په هغې څنگه غواړی تصرف کوی د اسمانونو او د زمکې د کتبيانو مالک دې، يعنی د زمکې او د اسمانونو د خزانو مالک دې او هغه اوبه، پتي وغيره دی، چا چې هم د الله د آيتونو د قرآن نه انکار او کړو هم هغه په تاوان کېنې دې، په دې جمله کېنې د (والذين كفروا) عطف د الله په قول يعنی الله الذين كفروا الله باندې دې، او د دې دواړو په مينځ کېنې الله تعالی کل هي الم جمله معترضه ده،

نوبت: ددې جملې اسميې عطف په جمله فعلیه باندې دې، کوم چې جائز دې

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: يا عبادي: عذابي اما اولها مفتوحة به يا عبادي کېنې دوه قراخونه دی د يا، په حذف سره او د دال په کسرې سره، ای يا عباد و نيوت يا موم هم اما ای يا عبادي

قوله: الذين اسرفوا على أنفسهم: اسرفوا د اسراف نه ماضی جمع مذكر غائب، هغوی زياتي او کړو، د حد نه واوريدل، يعنی په خپل نفس باندې نې په معصيت او گناه کولو

سرہ زیاتی اوکرو، دلته د اسراف نہ اسراف فی المعصیۃ مراد دے، د اسراف معنی ده مطلقا زیاتی کول، اسراف مقید مثلاً، لُمرِف فی المال، کنبی به مجازا استعمال وی، او بعضی حضراتو ددے عکس وئیلې دے، خو اول راجع دے.

**سوال:** د اسراف صله "علی" نه ده؟

**جواب:** اسراف چونکه د جنایت معنی لره متضمن دے، ځکه ددې صله "علی" راورل صحیح دی.

**قوله:** لا تقنطوا: دا اکثر (س، ض، ن) نه رازی، د (ک) نه شاذ دے،

**قوله:** هوالقرآن: دا د احسن تفسیر دے یعنی په اسمانی کتابونو کنبی قرآن د ټولو نه بهترین دے.

**قوله:** أن تقول نفس: (ان او څه چې ددې لاندې دی مفعول لاجله کیدو د وجې نه محلا منصوب دی، زمحشری ددې تقدیر کراهه أن تقول وئیلې دے، او ابوالبقاء أندلسی کله هغه أن تقول، او مفسر علامه دالمر واقع مقرر معمول گرځولې دے، ځنګه چه ښکاره ده.

**قوله:** بالطاعة به یوه نسخه کنبی بالطافه دے

**قوله:** بنسبة الشريك والولد إليه: دا عبارت دې خبرې ته اشاره کوی چې دلته مطلقا کذب مراد نه دے، بلکه هغه کذب مراد دې د کوم نه چې شرک لازمېږي، ځکه چې مخکښې کوم وعید ذکر شوې دې هغه د مطلقا کذب نه دے، بلکه دا هغه کذب دې د کوم کذب نه چې کفر لازمېږي.

**قوله:** معاليد: د بولایدو بولید جمع ده، په معنی د کنجی په هر څیز کنبې د ډیر تصرف او قدرت لرلو نه کنایه ده.

[آیاتوله: ۶۴-۷۰]

أَقْلِبْ اللَّهُ تَأْمُرُونِي أَعِدُّ أَبْنَاءَ الْجَاهِلُونَ، غَيْرَ مَعْصُوبٍ بِأَعْدِ الْمَفْعُولُ بِتَأْمُرُونِي بِتَقْدِيرِ أَنْ يَنْوِنَ وَاحِدَةً وَتَوْنَيْنِ ادْعَامَ وَفَكَ ادْعَامَ (وَلَقَدْ أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ) وَالله (لَنْ أَشْرَكَ) يَا مُحَمَّدُ فَرَضَ لِيَصْلَحَ عَمَلُكَ وَلِتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ (يَا أَيُّهَا اللَّهُ) وَخَدَه (فَأَعِدُّوا كُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ) إِنْ عَامَهُ عَلَيْكَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) مَا عَزَلُوهُ حَقَّ مَقَرِّهِ أَوْ مَا عَظَمُوهُ حَقَّ عَظَمَتِهِ جِئْنَا أَنْزَلْنَاهُ بِهِ غَيْرَهُ (وَالْأَرْضُ بَحِيرَةً) خَالَ أَنَّى الشَّيْءَ (قَبَضْتَهُ) أَنَّى مَقْبُوضَةً لَهُ أَنَّى فِي مَلِكِهِ وَتَصَرَّفَهُ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ) مَجْمُوعَاتٌ (يَكُونُونَ) بِحُزْنِهِمْ (سُجُودَهُ) وَكُنَّا فِي عَمَّا يُشْرِكُونَ) مَعَهُ (وَكُنَّا فِي الصُّورِ) الشَّلْغَةُ الْأُولَى (فَصَوَّقُوا) فَاتَ مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ (لَا مَنْ شَاءَ اللَّهُ) مِنَ الْخَوَرِ وَالْوَلْدَانِ وَغَيْرِهِمَا (لَمْ يُفَيِّقْهُ) الْغُرَى

فَإِذَا هُمْ أَنَّى جَمِيعِ الْخَلْقِ الْمَوْتَى (يَقَامَرُ يَنْظُرُونَ) يَنْتَظِرُونَ مَا يَفْعَلُ بِهِمْ (وَأَلْمَزْتِ الْأَرْضَ) أَضَاءَتْ (يُؤْوَرِّتَمًا) حِينَ يَفْعَلُ اللَّهُ بِفَضْلِ الْفَضَاءِ (وَوُضِعَ الْكِتَابُ) كِتَابُ الْأَغْثَالِ لِلْجَنَابِ (وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ) أَنَّى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَائْتَهُ يَنْتَهِنُونَ لِلرُّسُلِ بِالْبَلَاغِ (وَلَفِئَ يَنْفَعُ بِالْحَقِّ) أَنَّى الْفَعْلُ (وَهُمْ لَا يَظْلُمُونَ) حِينَ (وَوَقَّعْتَ كُلَّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ) أَنَّى جَزَاءَهُ (وَهُوَ أَعْلَمُ عَالِمِ) عَالَمِ (يَحْكُمُ لَعْلَمُونَ) فَلَا يَخْجَاجُ إِلَى شَاهِدٍ

ترجمہ: تہ ور تہ او وایہ ای جاہلانوا بیاہم تاسو ماتہ د غیر اللہ عبادت وایہ، ہر د تہمرونی معمول د اُعبد بہ ذریعہ منصوب دی، د (اُن پہ تقدیر سرہ، یو نون، د وہ نوناتو سرہ، او ادغام او بغیر د ادغام نہ، یقینا ستا طرف تہ او ہفہ نییانو طرف تہ کوم چہ ستا نہ مخکنہی تیر شوہی دی، دا وحی لپیلہی شوہی دہ، چہی واللہ کہ فرض کرہ ای محمد ﷺ تا تہ ہم شرک او کرہی نو بہی شکہ ستا عمل بہ ہم ضائع شی، او یقینا تہ بہ د تاوانیانو نہ شی، بلکہ تہ د اللہ وحدہ عبادت کوہ، او خان باندی د ہفہ پہ انعام باندی د شکر کو نکو نہ شہ، او دی خلقو د اللہ عظمت پیژندلہی نہ دی، خنگہ چہ پیژندل پکار، ہفہ سرہ پہ شرک کولو سرہ نہ نہی د ہفہ حق او پیژندلو خنگہ چہ د ہفہ د پیژندلو حق وو، او نہ نہی د ہفہ تعظیم او کرو خنگہ چہ پکار وو، تہولہ زمکہ بہ د قیامت پہ ورخ د ہفہ پہ مٹی کنبہی وی، جمیعاً حال دی، یعنی اوو وارہ زمکی بہ د ہفہ پہ قبضہ کنبہی وی، یعنی د ہفہ پہ ملکیت او تصرف کنبہی بہ وی، او تہول اسمانونہ بہ د ہفہ پہ بی لاس کنبہی راغونہ دی، یعنی د ہفہ پہ قدرت کنبہی بہ وی، ہفہ پاک دی او اوچت دی د ہفہ خیز نہ کوم چہ دا خلق د ہفہ شریک جو روی، او شپیلی بہ اووہلی شی، اولنہی شپیلی، لہذا پہ زمکہ او اسمانونو کنبہی چہ شہ دی تہول بہ مرہ شی، خو چہی چالارہ ہفہ او غواری، یعنی حورہی او ماشومان وغیرہ بیا بہ دوپارہ شپیلی اووہلی شی، ہم ہفہ وخت بہ تہول مرہ مخلوق پاسیری، او انتظار بہ کوی، چہ دوی سرہ بہ خہ معاملہ کیبری، او زمکہ بہ د اللہ پہ حکم سرہ پرق وہی، چہ کلہ ہفہ د مقدمو فیصلو د پارہ کینی، کتاب یعنی اعمال نامہ بہ د حساب د پارہ مخکنہی کیغودلہی شی، او نییان او شہیدان بہ راوستلہی شی، یعنی محمد ﷺ او د ہفہ امت بہ راوستلہی شی، او دا خلق د رسولانو د پیغام رسولو گواہی ورکری، اوہ خلقو پہ مینخ کنبہی بہ پہ عدل او انصاف سرہ فیصلہی اوکری، او پہ دوی باندی بہ د ذری برابر ہم ظلم نہ کیبری، او ہر کس تہ بہ د ہفہ د عمل پورا پورا بدلہ ورکری شی، او غہ چہ دا خلق کوی ہفہ دہی نہ دیر نہ خیردار دی، لہذا ہفہ تہ بہ د گواہ ضرورت نہ وی

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

نوٹ: ۱: اَلْفِعْرِ اللّٰہُ تَأْمُرُنِی: دا پہ اصل کنبہی اَلْتَأْمُرُنِی اُنْ اُعبد غیر اللہ وو، د اعبد مفعول غیر اللہ نہی پہ تہمرونی باندی کوم چہ د اعبد عامل دی، مقدم کرو، بعضی حضراتو ونیلہی



دی چې دا صورت ضعیف دې، خو ضعیف وئیل صحیح نه دی، ځکه چې (ان په لفظونو کښې نشته، لهذا د دې عمل به باقی نه وی.

دویم صورت به دا وی چې غیر الله د تامرونی په ذریعه منصوب او منلې شی، او اعبد ددې نه بدل شی، نو تقدیر به داسې وی، قل: **أَتَأْمُرُونَ بِمَادَّةِ اللَّهِ** دا ترکیب به د بدل الاشتعال د قبیلې نه وی.

دریم صورت به دا وی چې غیر د فعل محذوف د وجې نه منصوب شی، **أَيُّ أَهْلًا مَوْلَىٰ غَيْرِ اللَّهِ** په دې صورت کښې به ددې مابعد ددې د پارہ مفسر وی، ددې نه علاوه نور ترکیبونه هم کیدې شی. (اعراب القرآن)

**قوله:** **تَأْمُرُونَ**: صیغه جمع مذکر حاضر، تاسو ماته حکم راکوئ، په دې کښې (ی) ضمیر واحد متکلم ده، او نون د ادغام د وجې نه مشدد دې.

**قوله:** **وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ**: لام د جواب قسم د پارہ دې، **أَيُّ** والله لعله قد حرف تحقیق دې، **أَوْحَى** فعل ماضی مجهول دې، او اولشک قائم مقام د نائب فاعل دې، او بعضې حضراتو وئیلی دی چې نائب فاعل د سیاق او سباق د قرینې د وجې نه محذوف دې، **أَنْ لَّوْحِي إِلَيْكَ التَّوْحِيدِ**.

**قوله:** **فَرَضَ**: دا د یو سوال مقدر جواب دې،

سوال دادې چې پیغمبران معصوم وی د هغوی نه د شرک جرم نشی کیدلې، نو بیا لهن **أَشْرَكَتْ وَلِيَّ** او وئیلې شول؟

**جواب:** د فرض محال په توگه وئیلې شوی دی بعضې حضراتو دا جواب ورکړې دې چې خطاب اگر چې حضور ﷺ ته دې خو مراد ترې نه امت دې،

خو اوس سوال دا پیدا کیږي چې بیا خو د لهن **أَشْرَكَتْ** په ځانې لان **أَشْرَكْتُمْ** وئیل پکار وو، ددې جواب دادې چې د دې معنی دا ده **لَوْحِي إِلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ** لهن **أَشْرَكَتْ** لهن ځنګه چې په عربو کښې وئیلې شی **كَأَنَّا الْأُمُورَ حَلَّةَ أَيْ كَأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ حَلَّةٌ**.

[ایا توله: ۷۱-۷۵]

(وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا) بفنن (إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُجْرًا) جفاعات متفرقة (حَتَّىٰ إِذَا جَافَوْهَا فَلَمَّسَتْ أُنُورًا) جَوَابُ إِذَا (وَقَالَ لَهُمْ خُذْنِيهَا أَلَمْ يُرَ أَنُورٌ مِّنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ الْقُرْآنَ وَغَيْرَهُ) وَيُنذِرُوكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنَّ كَلِمَةَ الْعَذَابِ) أَنَّى (لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ) الآية (على الكافرين) (فَبَلَّ أَدْخَلُوا أُنُورًا) جَهَنَّمَ عَلَى الَّذِينَ فِيهَا مُنْشَرِينَ الْخُلُودِ (فَلَمَّسَ مَقْلُوبٌ) مَأْذَى (الْمُتَكَبِّرِينَ) جَهَنَّمَ (وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ) بِطَلَبٍ (إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُجْرًا حَتَّىٰ إِذَا جَافَوْهَا فَلَمَّسَتْ أُنُورًا) الْوَاوِيَّةُ لِلْعَالِ بِفَقْدِ (وَقَالَ لَهُمْ خُذْنِيهَا سَلَامٌ

عَلَيْكُمْ وَلَيْتُمْ) عَال (فَأَذَعَلُوهُمَا عَالِيَيْنِ) مُقَدَّرَيْنِ الْخُلُودَ فِيهَا وَعِزَّابَ إِذَا مُقَدَّرَ أَمْرٌ دُخُولُهَا وَسُقُوفُهُمْ وَقَعَ الْأَنْزَابُ قَتْلَ عَجَبِهِمْ تَكْرِمَةً لَهُمْ وَسُقُوقُ الْكُلَادِ وَقَعَ أَنْزَابُ جَهَنَّمَ جِنْدَ عَجَبِهِمْ لَيْتُمْ عَزَمَا لَيْتَهُمْ رِغَابَةً لَهُمْ وَكَأَلُوا) عَظِيفٌ عَلَى دُخُولِهَا الْفُتُورُ الْقُدُّ يُلْهِمُ الَّذِي صَدَّقْنَا وَغَدَمُ بِالْحَيَّةِ (وَأَوْدَقْنَا الْأَرْضَ) أَيْ أَرْضَ الْجَنَّةِ (تَتَبَوَّأُ) تَنْزِلُ (مِنْ الْجَنَّةِ حَيْثُ لَقَاءُ) لِأَنَّهَا كُنْهًا لَا يُخْتَارُ فِيهَا عَمَّا عَلَى عَمَّا (فَتَنْصَرُّ أُنْحَرُ الْعَالِيَيْنِ) الْجَنَّةِ (وَلَا تَرَى السَّلَاطِيكَةَ حَالِيَيْنِ) عَال (مِنْ حَوْلِ الْعَرَضِ) مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْهُ (يُسْتَوُونَ) عَال مِنْ صَبِيرٍ عَالِيَيْنِ (وَيُحْدِثُ رَجَتَهُمْ) مُلَابِسِينَ لِلْعَبْدِ أَيْ يَمْلِكُونَ مِنْهَا اللَّهُ وَيَعْنِيهِ (وَكُلُّهُمْ يَتَبَوَّأُ) يَتَبَوَّأُ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ (بِالْحَقِّ) أَيْ الْقُدُّ فَيَدْخُلُ الْمَلُومُونَ الْجَنَّةَ وَالْكَافِرُونَ النَّارَ (وَكُلُّ الْقُدُّ يُلْهِمُ رَبَّ الْعَالِيَيْنِ) خَمِ اسْتَغْرَارُ الْقَرِيبَيْنِ بِالْعَبْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

ترجمہ: او دلی دلی د کافرانو به په مختلفو ډلو کښې په سختی سره به جهنم ته اوشلې شی، چې کله دوی جهنم ته اورسی نو د جهنم دروازې به کولای شی لغت الاویب ده اذ جواب دې، هلته به نگرانان ددوی نه تپوس او کړی چې آیا تاسولان ته رسول نه ووراغلي، چې تاسو شې ته ستاسو د رب ښتونه قرآن وغیره لوستلې وو،؟ او تاسو شې ددې ورځې د ملاقات نه یو لوی ونی؟ دوی به جواب ورکړی چې آو رشتیا دی، خو د عذاب کلمه یعنې دلاملان جهنم، الله په کافرانو باندې پخه شوه، حکم به ورکړې شی چې اوس د جهنم په دروازو باندې داخل شئ کوم ځانې چې به تاسو همیشه اوسئ، په داسې حال چې همیشه والې ستاسو په نصیب شو، نو د سرکشو د پاره خراب ځانې دې، او کوم خلق چه خپل رب نه یریدل، د هغوی دلی دلی به جنت ته به عزت سره روانې کړې شی، تر دې چې هغوی جنت ته اورسېږی په داسې حال چې دروازې به کولای وی، وفتح کښې واؤ حالیه دې، د قده په تقدیر سره، او د هغه ځانې نگرانان به دوی ته اووایئ چې په تاسو دې سلام وی خوش حاله اوسئ او تاسو دې ته د همیشه د پاره لار شی، په داسې حال چې ددوی په دې کښې دا همیشه اوسیدل مقدار شول، د (اذ) جواب مقدار دې، اُمی دملوه او ددوی بوتلل او ددوی د راتلو نه مخکښې د دروازو کولایدل اعزاد دې، او د کافرانو شرل او جهنم ته د راتلو نه پس د دوزخ دروازې کولاول چې د جهنم هغه گرموالي برقرار وی، د دوی د سپکوالی د پاره ده، دوی به وائی چې د الله شکر دې چا چې مونږ سره د خپل جنت وعده پورا کړه او مونږ هغه د زمکې یعنی د جنت وارثان جوړ کړو، چې په جنت کښې مونږ کوم ځانې غواړو اوسېږو به، ځکه چې جنتی به یو ځانې ته په بل ځانې باندې ترجیح نه ورکوی، نو د عمل کونکو څه ښه بدله ده، او ته به فرشتو لره د هغې د څلور واړه طرفو نه د عرش نه گیر چا پیره د خپل رب تسبیح او ثنا ویونکې یعنی په دې کښې مشغوله گوري، یسبحون د حافین د ضمیر نه حال دې، یعنی سبحان الله و صله وائي، او په دوی کښې یعنی د ټولو مخلوقاتو په مینځ کښې به په حق سره یعنی په عدل او انصاف سره به فیصله او کړې شی، نو مومنان به جنت او

کافران بہ دوزخ تہ داخل شی، او اویہ وئیلې شی چې ټولې خوبیانې د اللہ د پارہ دی، کوم چې د ټول جہان پالونکې دې، د دوو ډلو یعنی د جنتیانو او د دوزخیانو هیساریدل (استقران) نې د ملانکو په حمد سرہ ختم شی، (واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم)

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** وسیق الذین کفروا: یعنف، واؤ عاطفہ، سیق فعل ماضی مجهول، الذین اسم موصول، کفروا صلہ، موصول د صلی سرہ د سیق نائب فاعل، إلی جہنم سیق د متعلق دې، زمرأ حال دې، زمر د زمرۃ جمع دہ، پہ معنی د جماعت سرہ.

**قوله:** یعنف: ددې اضافې پہ سرہ د سختی بیان کول دی، خکہ چې د جہنمیانو سرہ ہم دا حال مناسب دې،

**قوله:** سیق الذین اتقوا: ہم بلطف: د لطف پہ اضافہ کول د احترام او د اکرام د بیان د پارہ دې،

**سوال:** د جہنمیانو او دوزخیانو دواړو د پارہ د سیق لفظ استعمال شوې دې، د جہنمیانو د پارہ معنی بیان کړې شوه، (پہ سختی او پہ زور سرہ شرل) او د جنتیانو د پارہ نې معنی بیان کړه (پہ عزت او احترام سرہ بوتلل) حالانکہ لفظ یو دې، صیغہ یوہ دہ، مادہ یوہ دہ، نو پہ دواړو خایونو کښې پہ معنی کښې فرق د څه وجې دې؟

**جواب:** د جہنمیانو د پارہ سیق لفظ استعمال صحیح او معقول دې، خکہ چې کله د هغوی د پارہ د سزا او د عذاب فیصلہ اوکړې شوه، نو د هغوی حیثیت د داسې مجرم دې، چاته چې د قید حکم ورکړې شوې وی، نو داسې باغی او مجرم پہ سختې او تیزنې سرہ بوتلل شی، چې زر نہ زر هغه جیل خانې تہ داخل کړې شی، البتہ د هغه خلقو پہ بارہ کښې سوال پیدا کیږی، چې د چا د پارہ د جنت فیصلہ کړې شوې وی نو د هغوی پہ تیز نې سرہ د بوتلو څه ضرورت دې، هغوی خو پہ عزت او احترام سرہ بوتلل بوتلل پکار وو، ددې جواب دادې چې الذین اتقوا: ہم نہ مخکښې مضاف محذوف دې، او هغه مراکب دې، اوس بہ عبارت داسې وی سیق مراکب الذین اتقوا: یعنی د جنتیانو سورلئ بہ تیزنې سرہ بوتللې شی، چې هغوی خپل د آرام خایونو تہ زر اورسی، او د لفظ د محذوف کنټرلو قرینہ دا دہ چې دا جنتیان بہ پیدل نشی بوتللي، بلکه د قبرونو تہ پاسیدو سرہ بہ دوی تہ سورلئ ورکړې شی.

ما أهل قول الزمخشري في هذا الصدد، قال: فإن قلت كيف عر عن الذهاب بالذم من جميعا بلطف السوق؟ قلت: المراد بسوق أهل النار، طردهم إليها بالهوان والحق كَمَا يُلْقَى بِالْأَسَارَى وَالْخَارِجِينَ عَلَى السُّلْطَانِ إِذَا سِيقُوا إِلَى حَبْسٍ أَوْ قَتْلٍ وَالْمُرَادُ بِسُوقِ أَهْلِ الْجَنَّةِ سُوقَ مُرَاكِبِهِمْ لِأَنَّهُ لَا يَذْهَبُ بِهِمْ إِلَّا

راکین وحقها إلى دارالکرامه والرحوان کما یفعل عن یحرف ویکرم من الوافدين علی بعض الملوک  
فیعان بن السوفین، (اعراب القرآن للذحبی)

**قوله:** حتی اذا جاءوها ففتحت ابوابها. حتی ابتدئیه ده، إذا جاءوها شرط، فتحت ابوابها،  
به اتفاق سره جزاء ده.

**قوله:** حتی اذا جاءوها وفتحت ابوابها:

**سوال:** دلته په وفتحت ابوابها کښې واو راوړلې شوې دې ددې نه مخکښې واو نه دې  
راوړې شوې، په دې کښې څه نکته ده؟

**جواب:** په دې کښې دا نکته ده، چې د جیل خانو دروازې عام طور سره بندي وی چې کله  
یو مجرم راوستلې شی نو هغه وخت د لږ وخت د پاره کولای کړې شی، بیا فورا بندي  
کړې شی، په دې کښې د راتلونکو سپک والې دې، لهذا په دې کښې واو مناسب نه  
دې، په خلاف د مهمان خانو او د سیل د ځایونو، چې هغه دراتلونکو په انتظار کښې  
کولای وی، نو په دې کښې د راتلونکو عزت دې، نو دلته واو مناسب دې،  
دلته د (اذا) په جواب کښې درې صورتونه کیدې شی:

① وفتحت جواب شرط دې، واو زانده دې، دا د کوفیانو او د اخفش راتې ده.

② جواب محذوف دې، زمخشری وئیلې دی چې د خالدین نه پس دې محذوف او منلې  
شی، ځکه چې د متعلقات شرط نه پس معطوف علیه راوړې شی، تقدیری عبارت به  
داسې وی: (طمانوا و میرد بعدوا مقدر منلې دې، او محلی دملوها مقدر منلې دې،

③ بعضې حضراتو وئیلی دی چه جواب وقال لهم عزتها دې، د ولا په زیاتوالی سره.

**قوله:** مقدرین الخلود فیها: ددې عبارت مقصد ددې اعتراض جواب ورکول دی، چې  
خالدین د فادملواد ضمیر نه حال دې، او د حال او د ذوالحال زمانه یوه وی، حالانکه  
دلته د دواړو زمانه یوه نه ده، ځکه چې د داخلیدو نه پس همیشه والې وی نه چې یو  
ځایې؟

ددې جواب دا ورکړې شو چې د هغوی د پاره همیشه والې په تقدیر کښې لیکلې شوې  
دې، یعنی هغوی به جنت ته داخل شی په داسې حال چې همیشوالي د هغوی په تقدیر  
کښې لیکلې شوې دی.

## [۱۰] سورۃ شاعر (المؤمن)

سورۃ شاعر مکہ الا "الذین یجادلون" الا یتین خمس ولعانون لایہ

سورۃ شاعر مکی دی، سوا د: اللہ صاخر د: دود آیاتونو نہ، اوپہ دی کنبی پنخہ اتیا آیاتونہ دی.

[آیاتولہ: ۱-۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله اعلم بمرادو (ب) تليل الكتاب القرآن مبدا (من الله) غيره (العزيز) في ملكه (العليم) بخلقه (عالم الغيب) للمؤمنين (وكايل الثواب) لهم تصغر (كجهد العقاب) للكارين  
 أي مشددة (ذی الطول) الإنعام الواسع وهو موصوف على النوام بكل عليه الصفات لإحاطة المنطق  
 بنها لتعريف كالأخيرة (لا إله إلا هو) الواسع المنزع (ما يجادل في آيات الله) القرآن (الأنبياء) كقروا  
 من أهل مكة (فلا يفرّك تكلمهم في البلاد) للمنفذ ساليين لأن عاقبتهم النار (كذبت قبلهم قوم نوح  
 والأحزاب) كقار وشمود وغيرهما (من بعدهم) هفت كل أمة برسولهم ليأخذوه (يغفلوه) (وجادلوا بالباطل  
 ليدحضوا) يزلوا (به الحق) فأخذهم بالعقاب (فكيف كان عقاب) لهم أي هو واقع مؤفهم (وكذلك  
 حقت كلمة ربك) أي (الأملاء) جهنم الآية (على الذين) كقروا أنهم أصحاب النار (تدل من كلمة) الذين  
 يحولون (الفرش) مبدا (ومن حولهم) غطف عليه (يسبحون) غيره (يحيد ربهم) ثلاثين (لنخذ) أي  
 يقولون سبحانه الله ويخمدون (ويؤمنون) (ب) تعالى يصارهم أي يضلون (وخيائره) (ويستغفرون) للذين  
 آمنوا (يقولون) (ربنا) ويصفت كل شيء (ورحمته وعلمنا) أي ويصفت زخمت كل شيء وعلم كل شيء (فأخبر  
 للذين) (كأبوا) من الشرك (وأنهوا سيئكم) دين الإسلام (وبهم عذاب الجحيم) النار (ربنا) وأذعهم جنات  
 عدن (إفانة) التي وعدهم (ومن صلح) غطف على لمن لم يواذعهم أو في وعدتهم (ومن كذبهم  
 وأؤا جهم) وكذبهم (لك ألت العزيز الحكيم) في منعه (وكلمه السوات) أي عذابها (ومن نقي السوات)  
 يومئذ) يوم القيامة (المقدر رحمة) وذلك هو الفوز العظيم

لو جهه: شروع كوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دی، حم د الله ددې نه څه  
 مراد دی؟ الله ددې نه ښه خبردار دی، دا کتاب قرآن هغه الله طرف نه نازل شوي دي چې په  
 خپل ملک کنبی غالب دي، او د خپل مخلوق نه خبردار دي، تنزیل کتاب، مبتدا ده، من  
 الله، خبر، د مومنانو گناهونو لره معاف کونکي د هغوی توبه قبولونکي التوب مصدر دي، په  
 کافرانو باندې سخت عذاب والا دي، شدید په معنی د مشدد، دي، ډیر قراخه انعام کونکي  
 دي، هغوی په دې صفتونو سره همیشہ متصف دی، لهذا د دې درې صفاتو مشتقاتو  
 اضافہ به د تعریف د پارہ وی، لکه چې اخی صفت (ذی الطول) دي، چې د هغه نه سوا بل  
 څوک معبود نشته، هم هغه طرف ته تلل دی، د الله تعالی په آیتونو کنبی یعنی په قرآن کنبی

هغه خلق جهگري کوی کوم چې کافران دی دمکي والو نه، لهذا ددوی په ښارونو کښې په امن سره د معاش د طلب د پاره تلل راتلل سفر کول تا په دهوکه کښې وانه چوی، ځکه چې د هغوی انجام جهنم دې، ددې نه مخکښې قوم نوح خپل نبي ﷺ دروغ او گټولو، او ددوی نه پس نورو امتونو یعنی عاد و ثمود وغيره دروغ او گټل، او هر يو امت د خپل رسول د گرفتارولو (د قتل) اراده او کړه، او په باطله کې بحثونه او کړل، چې په دې بې هوډه طريقي سره حق باطل کړی، نو ما هغوی په خپل عذاب کښې گرفتار کړل، نو خدا نیول ددوی په حق کښې څنگه وو؟ یعنی هغه په خانې وو، او دغه شان ستا د رب حکم د کافرانو په باره کښې ثابت شو، او هغه حکم (المؤمنون) اراده او کړه، چې هغوی دوزخیان دی، لهم اصعب النار د کلمه نه بدل دې، د عرش او چتونکې فرشتې، او هغه فرشتې چې د عرش نه گیر چاپیره دی، د حمد سره د الله پاکي بیانوی، یسعی سبحان الله وحمده والی، (الله من ملون العرش) مبتدا ده، یسبحون ددې خبر دې، او په الله تعالی باندې پوره بصیرت سره ایمان راوړی، یعنی دالله تعالی د وحدانیت تصدیق کوی، او د ایمان والو د پاره استغفار کولو سره، وائی، ای ځمونې پروردگاره تا په هر څیز باندې د خپل رحمت او علم سره احاطه کړې ده، یعنی ستا رحمت او ستا علم په هر څیز د حاوی دې، نو چې کومو خلقو د شرک نه توبه او کړه او ستا په لار باندې په یعنی دین اسلام باندې نې تلل او کړل هغوی به معاف کړې او د جهنم د اور شې بچ کړی، ای زموږ پروردگاره ته دوی لره د هیشوالی په جنت کښې داخل کړی د کوم چې تا دوی سره وعده کړې ده، او ددوی پلارنیکه ددوی پنځې او د اولاد نه چې څوک نیکان وی د (من صلح) عطف په (هم) باندې دې، کوم چې په (ادخلهم) کښې دې، یا په هغه (هم) باندې دې کوم چې په (وعدتهم) کښې دې، بې شکه ته په خپل کارونو کښې غالب او حکمت والا شې، او ته دوی لره د گناهونو نه یعنی د هغې د عذاب نه اوساته، او څوک چې تا د قیامت په ورځ د گناهونو (عذاب) نه اوساتلو بې شکه تا په هغه باندې رحمت او کړو او هم دغه لویه کامیایی ده.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: وقابل التوب:

سوال: دغافر الذنب لود قایل التوب مفهوم یو دې، نو بیا د قابل التوب د ذکر کولو څه فائده ده؟  
 جواب: وقابل التوب کښې واؤ راوړلو سره اشاره او کړه چې په دواړو کښې فرق دې، ځکه چې د گناهونو ختمیدل بغیر د توبې نه ممکن دی، او په بعضې گناهونو کښې د توبې قبلیدل ممکن دی، او په بعضو کښې نه، لهذا ددې په مینځ کښې څه ملازمت نشته، دغې مغایرت ته د اشارې کولو د پاره د واؤ اضافه او کړې شوه، چې واؤ په مغایرت باندې دلالت او کړی.

**قوله:** مصدر: د لفظ مصدر د اضافہ کولو مقصد په هغه خلقو باندې ردې شوک چې دا وائی چې توب د توبه جمع ده، مفسر علام د لفظ مصدر اضافہ کولو سره اوونیل چې توب هم مصدر دې،

**قوله:** مشدده:

**سوال:** د تشدید تفسیر په مشدد سره کولو کښې څه مصلحت دې؟

**جواب:** همد العتاب: اضافت الصفة المفعلة الى الفاعل د قبیلې نه دې، کوم ته چې اضافت لفظیه وائی دا په اتفاق سره د تعریف فائده نه ورکوی، اگر که ددې نه د استمرار او دوام اراده او کړې شی، لهدا دې لره لفظ جلاله یعنی د لفظ الله صفت جوړول صحیح نه دی، ځکه چې لفظ الله أعرف المعارف دې، علامه محلی د شدید تفسیر په مشدد سره کولو کښې اشاره اوکړه چې شدید، د مشدد اسم فاعل په معنی کښې دې، او اسم فاعل نه که استمرار او دوام مراد وی نو د تعریف فائده ورکوی، لهدا د شدید العقاب د لفظ الله صفت جوړول صحیح دی، ځنګه چې **أفمن معقى مؤمن دې**،

**قوله:** الطول: معقى فعل، يقال فلان على فلان طول أى فضل وزاد طول نسبت چې کله الله تعالی ته اوشی نو اجر او انعام مراد وی، هم په دې وجه مفسر علام د طول تفسیر دلته په الإتمام الواسع سره کړې دې.

**قوله:** وهو موصوف على الدوام ددې عبارت مقصد یو اعتراض دفع کول دی، چې هغې ته مخکښې اشاره شوې ده.

**سوال:** د سوال خلاصه دا ده چې په دې جمله کښې د لفظ الله څلور صفات واقع شوې دي، ① غافر، ② قابل، ③ شدید، ④ ذی الطول،

په دې کښې رومی درې صفاتو کښې اضافت لفظیه دې، کوم چې د تعریف فائده نه ورکوی، لهدا ددې درې واړو صفتونو د لفظ الله صفت جوړیدل صحیح نه دی؟

**جواب:** د جواب خلاصه داده چې اضافت لفظیه هغه وخت د تعریف فائده نه ورکوی چې کله د دې نه د استمرار او د دوام اراده اونکړې شی، او که د استمرار او د دوام اراده وی نو بیا اضافت لفظیه د تعریف فائده ورکوی، مفسر علام په دې عبارت سره اشاره اوکړه چې دلته استمرار او دوام مراد دې کوم چې د تعریف فائده ورکوی، لهدا ددې درې واړو د لفظ الله صفت جوړیدل صحیح دی، ځنګه چې په مالک يوم الدين کښې صحیح دې،

**دویم جواب:** بعضی حضراتو دا جواب ورکړې دې چې دا درې واړه مشتقات د لفظ الله نه بدل دی، او په بدل کښې په تعریف کښې مطابقت ضروری نه وی.

**قوله:** فلا يغروك: فام به جواب شرط باندې راغلي ده او شرط محذوف دې، تقدیری عبارت داسې دې (إذ علمت أنهم كفار فلا يغروك) إمّا لهم وإمّا لم يهاجروهم عن قريش.

**قوله:** ليدحضوا إحصاء جمع مذكر غائب منصوب بمعنى مصدر، باطل كول، زائله  
كول، ف، دحض يدحض دحضا، دحوها أي دحها، خويلد، باطل كيدل.

**هولو:** تفکیک کان عقاب: دا په اصل کښې (عقابی) وو، د مصحف امام د رسم الخط په اتباع کښې ې حذف کړې شوه، کیف اسم استفهام، د کان د خبر مقدم کیدو د وجې نه محلا منصوب دې، او عقاب د کان اسم مرفوع دې، علامت رفع ماقبل ې، متکلم محذوف باندې ضمه مقدره ده.

**قوله: بدل من الكلمة:** که د لفظ کلمه نه خاص إیهم أصحاب النار مراد وی نو دا به بدل الكل من الكل وی، او که د کلمه نه لأملان جهنم مراد وی، څنگه چې علامه محلی مراد اخستی دې نو دا به بدل الاشتمال وی، ځکه چې په دې صورت کښې به کلمه أصحاب النار ته هم شامل وی.

**قوله: فَاغْفِرْ: فاء فصيحیه ده، اغفر صیغه د امر ده.**

**قوله:** واؤ عاطفه دې، ددې عطف په فاغفر باندې دې، قه، (ق) فعل امر په حذف د حرف علت باندې مېنی دي، (ها) مفعول به اول، او عذاب الهم مفعول ثانې دي.

**قولہ:** آی عذابہا: پہ دی عبارت سرہ ئی اشارہ اوکرہ چي د السیثت مضاف محذوف دي

[ایات ۱۰-۲۰]

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ مِنْ قَبْلِ الْمَلَايِكَةِ وَهُمْ يَنْفِقُونَ أَنْفُسَهُمْ عِنْدَ ذُخُولِهِمْ لِتَارِ (لَمَسَتْ لَهُمْ) يَأْكُم  
أَكْبَرُ مِنْ مَقْتَلِهِمْ أَنْفُسَهُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الدِّينِ (إِلَى الْإِيمَانِ فَكَفَرُوا) قَالُوا لَوْ رَتَّبْنَا النَّارَ يَنْفِقُ (مِنَ الْإِيمَانِ)  
وَأَحْبَبْنَا النَّارَ (إِخْلَافًا) لَأَنفَقْنَا أَفْوَاجًا لَمْ آمِنُوا لَمْ آمِنُوا لَمْ آمِنُوا لَمْ آمِنُوا (قَاعًا كَرَفًا بِذُنُوبِنَا)  
يَكْفُرُوا بِالْإِيمَانِ (قَبْلَ الْخُرُوجِ) مِنَ النَّارِ وَالْمَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا لِيُطِيعَ رِثَا (مِنْ سَبِيلِ) طَرِيقَ وَجْهِهِمْ  
لَا يَكْفُرُوا أَمَّا الْغَدَابُ الَّذِي أَنْفَقَ فِيهِ (بِأَلَمِهِ) أَمَّا يَنْتَظِرُ أَنَّهُ فِي الدُّنْيَا (إِذَا دَعَى إِلَهُهُ وَحْدَهُ كَفَرُوا)  
بِخُذِيهِ (وَأَنْ يَفْكَرَ بِهِ) يَنْفَعُ لَهُ خَيْرُكَ (تَقْوِيًا) تَصَلُّوا بِالْإِخْلَافِ (قَالَ لَهُمْ) فِي تَقْلِيدِهِمْ (بِلَا عَقْلِ)  
عَلَى غَلْفِهِ (الْكَبِيرِ) الْعَظِيمِ (هُوَ الَّذِي يُؤَيِّدُكُمْ بِآيَاتِهِ) دَلَالِ تَوْجِيهِهِ (وَيُزِيلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا) بِالْمَطَرِ  
وَمَا يَتَذَكَّرُ (يَنْتَظِرُ) (إِلَّا مَنْ يَشَاءُ) يَرْجِعُ عَنِ الشُّرْكِ (فَادْعُوا اللَّهَ) اغْتَنُوا (مُخْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ) مِنَ الشُّرْكِ  
(وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) إِخْلَاصَكُمْ مِنْهُ (وَلَا يَمْلِكُ السَّامِعَاتِ) أَنَّ اللَّهَ عَظِيمُ الصَّلَاتِ أَوْ رَافِعُ ذُرَجَاتِ الْمَلُومِينَ فِي  
الْجَنَّةِ (ذُو الْعَرْشِ) خَالِقُهُ (يَهْدِي السُّورَ) الْوُحْيِ (مِنْ أَمْرِهِ) أَنِ قَوْلُهُ (عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ يُلْقِي)



يَخْشَوْنَ الْغُرْفَتَيْنِ عَلَيْهِ النَّاسُ (يَوْمَ التَّلَاقِ) بِخِلَافِ آتَاءِ وَآلِيَاتِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَلَاوِي أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْقَابِ وَالْمَعْتَدِ وَالطَّامِ وَالْمُظْلَمِ (يَوْمَ هُمْ بَارُتُونَ) خَارِجُونَ مِنْ بُيُوتِهِمْ (لَا يَخْلُقُ عَلَى آلِهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ) لَيْسَ الْمَلَكُ الْيَوْمَ يَقُولُ تَعَالَى وَنَجِبَ نَفْسَهُ (إِلَهُ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) أَنَّهُ يَخْلُقُ الْيَوْمَ عَجْزِي كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا تَعْلَمُ الْيَوْمَ أَنَّ اللَّهَ سَرِيمُ الْحِسَابِ) بِحَسَابِ جَمِيعِ الْخَلْقِ فِي لَحْزَةِ بَصْفِ نَهَارٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا يَخْبِثُ بِذَلِكَ (وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْأَزْفَةِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَرَفِ الرَّحِيلِ لُزْبِ (إِذَا الْقُلُوبُ) تَزْتَقِعُ خَوْفًا (لَدَى) عِنْدِ الْخَتَامِ كَاطِيفِينَ مُتَغَلِّبِينَ عَمَّا خَالَ مِنَ الْقُلُوبِ حُمِلَتْ بِالْجَمْعِ بِآتَاءِ وَآلَتُونَ مُقَاتِلَةٌ أَصْحَابُهَا (مَالِطَاتُ الْيَمِينِ) مِنْ حِمِيمٍ مُجِبٍ (وَلَا شَفِيعَ يُطَاعُ) لَا مَفْهُومَ لِلْوَصْفِ إِذْ لَا خَلِيعَ لَهُمْ أَصْلًا لِمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ أَوْ لَهُ مَفْهُومٌ بَنَاءً عَلَى رُفْعِهِمْ أَنَّ لَهُمْ شَفَعَاءَ أَيْ لَوْ خَلَقُوا لَمَزْنَا لَمْ يَخْلُقُوا (يَعْلَمُ) أَنَّهُ اللَّهُ (حَاطَتُهُ الْأَعْيُنُ) بِسُتَارَتِهَا النَّظَرُ إِلَى مُخَرَّمٍ (وَمَا كُنْطَى الصُّدُورِ) الْقُلُوبُ (وَأَلَّهُ يَخْضَى الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ) يَسْتَدْعُونَ أَيْ كُفَّارٌ مَكَّةَ بِآتَاءِ وَآلَتَاءِ (مِنْ دُونِهِ) وَهُمْ الْأَصْنَامُ (لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ) لَكَيْفَ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ لِلَّهِ (إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَاقِرُ) الْبَصِيرُ بِالْعَالَمِ

ترجمہ: کافرانو ته به د فرشتو د طرف نه اواز او کرې شی او دوی به جهنم ته د داخلیدو په وخت په خپل خان باندې غصه وی، چې یقیناً د الله تعالی غصه به تاسو باندې ستاسو په خپل خان باندې د غصه کیدلو نه زیات وو، کله چې تاسو په دنیا کښې د ایمان طرف ته راوېلې شوی، نو تاسو به کفر کولو، نو هغه خلق به او وائی چې ای زموږ پروردگار ته موږ ته دوه مرگونه را کړل او دوه دې پرې ژوندی کړل ځکه چې هغه بې ساه نطفې وې، د هغې نه پس ژوندی کړې شو بیا دوی په تهرت وړکړې شو بیا دوی د بعثت د پاره ژوندی کړې شو، نو موږ د خپلو گناهونو یعنی د دوباره ژوندی کیدو د انکار اقرار کوو، نو آیا د دوزخ نه د وتلو او د دنیا طرف ته د واپس تللو څه صورت شته؟ چې موږ د خپل پروردگار تابعداري او کړو، نو دوی ته به جواب وړکړې شی چې نا، دا عذاب چې په کوم کښې تاسو مبتلا یئ ددې وجې نه چې کله به دنیا کښې یواځې د الله ذکر کیدلو نو تاسو به د هغه د توحید نه انکار کولو او که هغه سره به څوک شریکیدل یعنی د هغه د شریک خبرې به کیدې نو هغه به مو منله، یعنی د شرک تصدیق به مو کولو اوس تاسو د عذاب وړکولو په باره کښې فیصله د الله ده، چې په خپل مخلوق باندې اوچت او عظیم دې، هم هغه دې چې تاسو ته خپلې نښې یعنی د خپل توحید دلیلونه ښکاره کوی او ستاسو د پاره د اسمان نه د باران په ذریعه روزی نازلوی، نصیحت خو هغه خلق حاصلوی چې د شرک نه رجوع کوی، تاسو الله را بلئ یعنی د هغه بندگی کوئ دین د هغه د پاره د شرک نه صفا کولو سره، اگر چې کافران ستا دین لره د شرک نه پاکول نه خوښوی، تاسو د هغوی پرواه مه کوئ ځکه چې الله اوچتې درجې والا دې، اوچت صفاتو والا دې، یا په جنت کښې د مومنانو درجو لره اوچتونکې دې، د عرش مالک یعنی د هغې خالق دې

ہفہ پہ خیلو بندگانو کنہی چہ پہ چا باندی او غواری د خیل کلام نہ وحی نازلوی، چہ ہفہ یعنی وحی والا، پہ چا چہ وحی نازلیدی خلقو لہرہ ملاقات د ورغی نہ اویروی، تلاق کنہی د (ی) پہ حذف او اثبات سرہ دے، او ہفہ د قیامت ورخ دہ، چہ پہ ہفہ کنہی د اسمانونو او زمکو والو، عابد او د معبود او د ظالم او مظلوم د ملاویدلو د وجہ پہ کومہ ورخ چہ خلق بہ ٲول ٲسکارہ شی، یعنی د خیل قبرونو نہ بہ راوخی، د ہفوی خہ خیز بہ د اللہ نہ ٲت نہ وی، اللہ تعالیٰ بہ او فرمائی ٲن د چا بادشاہی دہ؟ او خیلہ بہ جواب ورکری صرف د اللہ کوم چہ یواخی دی او یہ خیل مخلوق باندی غالب دی، ٲن بہ ہریو کس تہ دہفہ د گٲی بدلہ ورکولی شی، ٲن بہ خہ قسم ظلم نہ وی، اللہ تعالیٰ دیر زر حساب اخستلو والا دی، ذ ٲول مخلوق بہ د دنیا د نیمہ ورخہ پہ مقدار کنہی حساب اوکری، پہ حدیث کنہی د دغہ شان د راتلو د وجہ نہ او دوی د نزدی راتلونکی ورغی د مصیبت یعنی د قیامت د ورخ نہ خبردار کرہ، دا د لف الرحمن محفی قرب نہ ماخوذ دی، چہ کلہ بہ زہونہ د ویری نہ او چتیدو سرہ حلق تہ اورسی، یعنی زہ بہ خلی تہ راورسی نیم بہ نہ ٲاتی کیٲی، یعنی پہ غم کنہی بہ دوب وی، (کاظمین) د قلوب نہ حال دی، (کاظمین) کنہی یاء او نون جمع راوړلو سرہ د صاحب قلوب ٲشان معاملہ اوکری شوہ، یعنی د قلوب نہ اصحاب القلوب مراد دی د ظالمانو بہ نہ شوک دوست وی نہ بہ شوک سفارشی چہ د ہفہ خبرہ بہ اومنلی شی، ذ وصف یعنی د یطاع مفہوم مخالف مراد نہ دی، خکہ چہ د سر نہ شوک سفارش کولو والا بہ نہ وی، (نہ مطاع او غیر مطاع) ددوی قول فسا لنامن هالھین (زمونہ شوک سفاوشتی نشتہ)، یا د وصف (یطاع) مفہوم مخالف دی، ددوی د گمان مطابق چہ ددوی سفارشیان دی، یعنی فرض کرہ کہ ددوی سفارش ہم اوکری شی نو ددوی سفارش بہ قبولی نشی، ہفہ یعنی اللہ د سترگو د خیانت نہ یعنی دحرام خیزونو طرف تہ پہ ترخ کتلو او د زہ پہ ٲتو خبرو باندی نہ خبردار دی، او اللہ بہ صحیح فیصلہ اوکری، د ہفہ نہ سوا کومو تہ چہ دا خلق او اوزونہ کوی یعنی بندگی ٲی کوی، او ہفہ بتان دی، (تدعون) پہ یاء او تاء سرہ دی، ہفوی د ہیخ خیز ہم فیصلہ کولی نشی، نو بیا دوی اللہ سرہ خنکہ شریکان کیدی شی، ٲی شکہ اللہ ددوی خبرو لہرہ دیر نہ او ریدونکی او ددوی افعالو لہرہ کتونکی دی۔

#### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: ٲنَادون: جمع مذکر حاضر مضارع مجهول مناداة، (مفاعلة) دوی تہ اواز بہ اوکری شی۔

قوله: ٲمَقون أَنفہم: اٰی ٲمَقون أَنفہم (ن) مضاف شوک د جرم کولو د وجہ نہ نہ خو ٲنول، دشمن گنرل۔

**قوله:** تدعون: مفارم جمع مذکر حاضر مجهول (مصدر) دعاء

**قوله:** أمتاً: تا مونږ ته مرگ راکړو، مصدر اماتة دي، (مرگ ورکول) ماضی واحد مذکر حاضر، (نا) ضمير جمع متکلم

**قوله:** أمتنا الثنتين اھيتنا، الثنتين: دواړه ځايونو کښې الثنتين د مصدر محذوف صفت دي، اى اټکلن الثنتين کو اھيتھا اھياملن، دواړه ځايونو کښې مصدر حذف کولو سره صفت ددې قائم مقام کړې شوې دي، مفسر علام د اټاکتین او احييا تتين اضافہ کولو سره اشاره اوکره چې دا دواړه مصدر محذوف دي، او اثنتين صفت،

**قوله:** ذلکم بانه: ذلکم اسم اشاره مبتدا، مشاراليہ، عذاب، بانه د مبتدا خبر.

**قوله:** اي الله عظيم الصفات: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې رفيع د صفت مشبه صيغه ده، او د مبتدا محذوف خبر دي، اى هو ملائ في صفاته عن کل نقص

**قوله:** اوراقم: فعل صيغه مبالغه، عمق فاعل.

**قوله:** من امره: جار محرور د يلقى متعلق دي، (من) ابتداء غايت د پاره دي.

**قوله:** يخوف الملقى عليه الناس: الملقى عليه د يخوف فاعل دي، الناس مفعول دي، او ملقى عليه ته مراد رسول يا نبي ﷺ دي.

**قوله:** لتلاق: يو بل سره ملاقات کول، يو بل سره يوځای کيدل، دا په اصل کښې تلاقی وو، کوم چې د باب تفعّل مصدر دي، د آخر ته (ي) حرف علت حذف شو، په دې کښې اثبات د (ي) او اسقاط د (ي) دواړه جائز دي.

**قوله:** لتلاقى اهل السماء والارض: الخ: دا د قيامت د ورځې يوم التلاق يوم التحدّدو د علت بيان دي.

**قوله:** يوم هم بارزون: دا د يوم التلاق نه بدل الکل دي، يوم جملي اسميې طرف ته مضاف دي، هم مبتدا بارزون خبر اول، لا يخفى خبر ثانی، لا يخفى د بارزون د ضمير نه حال هم کيدې شى، زمخشرى حال گرځولو ته راجع ونيلى دي.

**قوله:** لمن الملك اليوم: دا د قيامت په ورځ واقع کيدونکې د سوال او جواب حکايت دي، يعنى الله تعالى به د قيامت په ورځ لمن الملك اليوم ونيلو سره سوال اوکړى، او په خپله به لله الواحد القهار ونيلو سره جواب ورکړى، لمن خبر مقدم دي، او الملك مبتدا مؤخر.

**قوله:** لله: د مبتدا محذوف خبر دي، اى الملك لله زمخشرى ونيلى دي چې د قيامت په

روخ به یو اواز کونکې اواز او کړې لمن الملك اليوم، نو حشر والا به جواب ورکړې، لله الواحد  
الغفار.

قوله: اليوم تمزي: اليوم تمزي ظرف مقدم دي، او كل نفس، تمزي نائب فاعل دي.

**ههوله:** (الافزة: دا د قیامت د نومونو نه یو نوم دی، دا د لوف الرحیل نه مشتق دی، ای قریبه قیامت چونکه ورځ تر ورځې رانژدی کیږی ځکه دی ته آفزه او ونیلي شول.

قوله: الحناجر: دا د حنجر جمع ده، په معنی د مرنۍ، په مختار کښې دې العجور بالضم  
والعجور بالضم الحلقوم، ولفارسیه کلو.

**هولو: کاظمین:** داد کاظم جمع ده، داد القلوب نه حال دې، د قاعدې مطابق کاظمه پکار وو، ځکه چې قلوب غیر ذوی العقول دی، خو کاظمین چې د ذوی العقول صفت دې، ددې نسبت د قلوب طرف ته شوې دې، کوم چې غیر ذوی العقول دې، نو گویا چې غیر ذوی العقول سره د ذوی العقول معامله او کړې شوه، هم په دې مناسبت نې دکاظم په خای کاظمین راوړو، کظم معنی ده (د ډیر غم او غصې په حالت کېنې هوش بیلل، په داسې صورت کېنې ونیلي شی د وینې گوت خکل. دې ته په فارسي کېنې "خشم فروخوردن" ونیلي شی.

قوله: «يعلم عائلة الاعين»: د مخکښې ذکر شوی هوالدى يې کم، الخ کښې د (هو) مبتدا خبر ثاني دې، الذى يريکم خبر اول، «دويم ترکيب دا کيدې شی چې يعلم عائلة الاعين» د (هو) مبتدا محذوف څلورم خبر دې، ① خبر اول رفيع الدرجات ② خبر ثاني ذوى العرش ③ خبر ثالث يلقي الروح ④ خبر رابع يعلم خاتنة الاعين:

[أيات ٢١-٢٧]

[illegible]

ترجمہ: آیا دا خلق پہ زمکہ نہ گرجی؟ چي اوگوری چي کوم خلق ددوی نہ مخکښي وو د هغوی څه انجام شو، په اعتبار د قوت او طاقت، او په زمکې کښي د خپلو یادگارونو په اعتبار، ددوی نه دیر زیات وو، او هغه یادگارونه د اوبو لوني لوني حوضونه او محلونه وو، او په یو قرات کښي د منهم په ځانې منکم دي، نو الله تعالی هغوی د هغوی د گناهونو په سبب اونیول، هلاک نه کړل او څوک نه وو چي هغوی ټي د الله د عذاب نه بچ کړي وي، دا د دې وجه نه چي دوی ته ددوی پیغمبران په ښکاره معجزو سره راغلي وو، نو دوی په انکار کولو، نو الله تعالی دوی اونیول، یقینا هغه طاقت ور او سخت عذاب والا دي، او مونږ موسی ﷺ دخپل واضحه دلائلو او آیتونو سره فرعون، هامان او قارون طرف ته اولیپلو، نوهغوی اووئیل چي دا خو جادوگر او دروغون دي، چي کله موسی ﷺ زمونږ د طرف نه حق راوړو نو هغوی اووئیل چي څوک په دوی باندې ایمان راوړونکی دی د هغوی هلکان قتل کړي او د هغوی جینکي ژوندی پریږدي، او د کافرانو دا چال بهی اثر شو، او فرعون اووئیل چي ما پریږدي چي څه موسی ﷺ قتل کړم، ځکه چي هغوی دې د موسی ﷺ د قتل نه منع کولو، او هغه له پکار دی چي خپل رب ته اواز اوکړي، چي هغه دې ځما نه بچ کړي، ماته ویره ده چي چرته ستاسو دین بدل نه کړي، یعنی ستاسو ځما عبادت کولو لره، او تاسو د هغه تابعداري شروع کړي، او په ملک کښي څه لوني فساد خورنه کړي مثلاً قتل وغیره، په یو قرات کښي د "واؤ" په ځانې "او" دي، او په دویم کښي د یظهر په ځای یظهر د (ی او ها) په فتحې سره، او د (دال) په ضمې سره دي، او موسی ﷺ خپل قوم ته اووئیل په داسې حال کښي چي موسی ﷺ دې خبرې نه یعنی د خپل قتل د خبرې نه خبر شوې وو، ځه د خپل او ستاسو د رب په پناه کښي رازم، د هر تکبر کونکي کس د لویوالي نه کوم چي په ورغ د حساب باندې ایمان نه راوړي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: فكيف كان عاقبة الذين كانوا من قبلهم كانوا هم: كيف د کان خبر مقدم دي، عاقبة د کان اسم دي او بیا جمله د ينظر مفعول كيدو د وجه نه محلا منصوب دي، كانوا لهم من قبلهم قوله واثراني الاذه، كانوا فعل ناقص په دې کښي ضمير ددې اسم، اشد خبر، هم ضمير فصل، قوة تمييز معطوف عليه، اثارا معطوف.

سوال: ضمير فصل د دوو معرفو په مینځ کښي واقع کیږي، نه چي د دوو نکرو یا د یو نکرې او یو معرفې په مینځ کښي، دلته د هم "معرفه"، او اشد "نکرې" په مینځ کښي واقع دي؟

جواب: نکره که مشابه بالمعرفه وي نو د ضمير فصل د نکرې او د معرفې په مینځ کښي راتلل صحیح دی، دلته اشد نکره ده خو مشابه بالمعرفه ده، ځکه چي په دې باندې د

الف لام داخلیل منع دی، خکہ چي اسم تفضیل چي کلہ مقرون بمن وی، نو پہ دی باندی  
الف لام نہ داخلیری، اودا دمشابہ بالمعرفہ کیدو علامہ دہ، لہذا اوس خہ اعتراض نشستہ.

**ہولہ:** مصانہ: دا د مصنع جمع دہ، مصنع پہ دیرو معنو کنبی استعمالیری، لونہی حوض  
چي پہ کوم کنبی دیری اویہ جمع وی، دغہ شان قلعو او محلاتو تہ ہم وائی، مفسر علام  
د اثارا تفسیر پہ مصانع او قصور سرہ کړي دی، قصور د قصر جمع دہ، محلاتو تہ  
وائی، د مصانع نہ قلعی او لونہی لونہی تالابونہ او دیم مراد اخستلہی شی.

**ہولہ:** عذابہ: پہ دی کنبی حذف د مضاف تہ اشارہ دہ، من اللہ ہی من عذاب اللہ.

[ایاتونہ: ۲۸-۳۷]

وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، قِيلَ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ إِنَّكُمْ إِيمَانُهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ  
وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، بِالْمُفْجَرَاتِ الظَّاهِرَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكْذِبُ أَفَعَلَيْهِ كَذِبُهُ، إِنْ حَسَرَ عَلَيْهِ (وَإِنْ  
يَكْذِبُ) صَادِقًا يُبَيِّنُكُمْ بَعْضَ الَّذِي يَبْدُكُمْ بِهِ مِنَ الْعَذَابِ عَاجِلًا (إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُشْرِكٌ  
كَذَّابٌ) مُفْتَرٍ (يَا قَوْمُ لَكُمْ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ) غَالِبِينَ خَالٍ (فِي الْأَرْضِ) أَرْضِ بَصَرٍ (فَمَنْ يَتَّخِذْ مِنْ  
بُاسِ اللَّهِ، عَذَابُهُ إِنْ قُلْتُمْ أَنْتُمْ أَولِيَاءُ (إِنْ جَاءَنَا) أَنْ لَا نَأْمُرَ لَكَ (قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى) إِنْ مَا  
أَجِيرَ عَلَيْكُمْ إِلَّا بِمَا أُجِيرُ بِهِ عَلَى نَفْسِي وَهُوَ قَتْلُ مُوسَى (وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ) طَرِيقَ الصَّوَابِ  
(وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِلَى أَخَافَ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ) إِنْ يَوْمَ حِزْبٍ بَعْدَ حِزْبٍ (مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ  
وَعَادٍ وَثَمُودَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ) بِمِثْلٍ بَدَلٍ مِنْ مِثْلٍ قِيلَ لَهُ إِنْ يَمِثْلُ جِزَاءَ عَادَةٍ مَنْ كَفَرَ قَتْلَكُمْ مِنْ تَعْلِيمِهِمْ فِي  
الدُّنْيَا (وَمَا اللَّهُ يَرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ) (وَيَا قَوْمِ إِلَى أَخَافَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ) بِخَذْفِ الْمَاءِ وَانْبِثَاحِ إِنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يَكْثُرُ فِيهِ بِنَاءُ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ أَصْحَابِ النَّارِ وَبِالْعَكْسِ وَالْثَدَاءِ بِالسَّعَادَةِ لِأَهْلِهَا وَبِالشَّقَاوَةِ لِأَهْلِهَا وَغَيْرِ  
ذَلِكَ (يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ) عَنْ مَوْقِفِ الْحِسَابِ إِلَى النَّارِ (مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ) إِنْ مِنْ عَذَابِهِ (مَنْ عَاصِمٌ  
مَنْعٌ (وَمَنْ يَضِلُّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ) (وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَى مِنْ قَبْلِ) إِنْ قَتَلَ مُوسَى وَهُوَ يُؤَسِّفُ بِنِ يَمْتُوبُ  
فِي قَوْلِ عَمْرٍ إِلَى زَمَنِ مُوسَى أَوْ يُؤَسِّفُ بِنِ إِبْرَاهِيمَ بِنِ يُؤَسِّفُ بِنِ يَمْتُوبُ فِي قَوْلِ (بِالْبَيِّنَاتِ) بِالْمُفْجَرَاتِ  
الظَّاهِرَاتِ (فَمَا وَتُمْ فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّى إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ) مِنْ غَيْرِ بُرْهَانٍ (أَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ  
رَسُولًا) إِنْ قُلْنَا نَرَاوُكَ كَافِرِينَ يُؤَسِّفُ وَغَيْرِهِ (كَذَلِكَ) إِنْ يَمِثْلُ إِضْلَالِكُمْ (يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُشْرِكٌ  
مُزْتَابٍ) شَاكٍ فِيمَا شَهِدَتْ بِهِ الْبَيِّنَاتِ (الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ) مُفْجِرَاتِهِ مَبْدَأِ (بِقُدْرَةِ سُلْطَانِ) بُرْهَانِ  
أَنَّهُمْ كَذَّبُوا جِدَاهُمْ غَيْرَ الْمَبْدَأِ (مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ) بِمِثْلِ إِضْلَالِهِمْ (يُظْلِمُونَ) يَخْتِمُ  
اللَّهُ) بِالضَّلَالِ (عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ) بِتَنْوِينِ قَلْبٍ وَذَوْنِهِ وَغَنَى تَكَبُّرِ الْقَلْبِ تَكَبُّرُ صَاحِبِهِ وَبِالْعَكْسِ  
وَكُلٌّ عَلَى الْفِرَاقَةِ يَنْفُومُ الضَّلَالِ جَمِيعِ الْقَلْبِ لَا يَفُومُ الْقَلْبُ (وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانَ بْنَ لِي صَرَحًا) بِنَاءِ  
عَالٍ (لَعَلَى أَبْلَغِ الْأَسْبَابِ) (أَسْبَابِ السَّمَاءَاتِ) طَرَفُهَا الْمُؤَمَّلَةُ إِلَيْهَا (فَأَطْلِعْ) بِالزَّمْعِ عَطْفًا عَلَى أَنْبَغِ

وَبِالنَّصَبِ جُزَاءً ۚ إِنَّهُ إِلَىٰ إِلَهِ مُوسَىٰ مُلَاقًا ۚ أَيُّ مُوسَىٰ (كَآدِيًا) هِيَ أَلْهَ غَيْرِي قَالَ فِرْعَوْنُ ذَلِكَ نَجْوَاهُ ۚ وَكَذَلِكَ زَيْنٌ لِّفِرْعَوْنَ سُوهُ عَمَلُهُ وَصَدَّ عَنِ السَّبِيلِ طَرِيقُ الْهَذَى يَفْتَحُ الصَّادَ وَضَمَّهَا (وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ) خسار

توجهه او یو مومن سړی چې د فرعون د خاندان نه وو، وئیلې شوې دی چې دا د هغه د تره خوښ وو، او خپل ایمان ئې پټ کړې وو هغه وئیل چې تاسو یو کس صرف ددې وجې قتلوئ چې وائی حماد رب الله دې او ستاسو د رب د طرف نه په دلیلونو یعنی ښکاره معجزو سره راغلې دې، که هغه دروغ ژن وی نو د هغه د دروغو گناه په هغه باندې ده، او که هغه رشتونې وی نو چې کوم د دنیا د عذاب هغه نه تاسو سره وعده کوی په هغې کښې به څه نه څه په تاسو باندې راشی، الله تعالی هغه کس ته لار نه ښائی چې شرک کولو سره د حد نه تجاوز کوی دروغ ژن وی، ای حماد قوم خلقوا نن خوبادشاهی ستاسو ده چې تاسو په ملک مصر باندې غالب یئ د الله په عذاب کښې به زموږ مدد څوک کوی، که د هغه د قتل په وجه موږ باندې راغلو، یعنی زموږ مددگار څوک به نه وی، فرعون او وئیل چې څه تاسو ته هغه راټی درکوم کومه چې څه ښه گټرم، یعنی څه تاسو ته هغه مشوره درکوم کومه چې څما په زړه کښې ده او هغه دا چې د موسی علیه السلام قتل کول مناسب دی، څه تاته هغه راټی درکوم کومه چې صحیح ده، هغه سړی او وئیل کوم چې مومن وو ای حماد د قوم خلقو ماته ستاسو په باره کښې د نورو قومونو پشان د بدې ورځې ویره ده، یعنی یو بل پسې د نورو قومونو د ورځو پشان، لکه قوم نوح قوم عاد او ثمود او ددوی نه د روستو قومونو حال شو، روستنې مثل د اولنی مثل نه بدل دې، یعنی په دنیا کښې د هغه خلقو به شان سزا کومو چې تاسو نه مخکښې کفر کړې وو، الله تعالی په خپل بندیانو باندې څه قسم ظلم کول نه غواړی او ای حماد د قوم خلقو ماته په تاسو باندې د چغو د ورځې ویره ده، (تناد) د یاه په حذف او اثبات سره، مراد ترې نه د قیامت ورځ ده، ځکه چې په دغه ورځ به د جنتیان دوزخیانو ته آوازونه وی او د دوزخیانو جنتیانو ته په کثرت آوازونه وی، او نیک بختو ته به د نیک بختی او بدبختو ته به د بختی آوازونه ډیر وی، په کومه ورځ چې د حساب د ځانې نه دوزخ طرف ته تاسو مخ اړولو سره واپس شئ تاسو لره د الله د عذاب نه بچ کولو والا به څوک نه وی، او څوک چې الله گمراه کړی هغه ته څوک هدايت ورکولو والا نشته، او ددې نه مخکښې تاسو ته یوسف علیه السلام دلیلونو یعنی ښکاره معجزو سره راغلې وو، یعنی د موسی علیه السلام نه مخکښې او دا په یو قول کښې یوسف بن یعقوب دې، هغه ته د موسی علیه السلام زمانې پورې اوږد عمر ورکړې شوې وو، یا په یو قول کښې یوسف بن ابرهیم بن یوسف بن یعقوب دې، بیا هم تاسو د هغه راوړې شوې دلیلونو په باره کښې په شک او شبه کښې وئ، تردې چې کله هغه وفات وشو، نو بغیر د دلیل نه تاسو او وئیل اوس به ددې نه پس هیڅ کله هم الله څوک رسول نه رالېږی، یعنی تاسو همیشه د یوسف علیه السلام او د نورو رسولانو منکر

سوی، دغہ شان چې څنگه یې تاسو گمراه کړئ، الله هر هغه کس گمراه کوی چې شرک کولو سره د حد نه تجاوز کونکې وی او په دې خبره کښې شک کونکې وی، چې د هغې دلیلونه گواهی ورکوی، کوم خلق چې د الله په آیتونو یعنی په معجزاتو کښې بغیر د څه دلیل نه کوم چې دوی ته راغلې وو جهگړې کوی الذین مبتداً ده، کله چې د الله د خبر دې، د الله په نیز او د مومنانو په نیز دا ډیر د خفگان څیز دې، الله تعالی دغه شان د هر مغروره او سرکشه په زړه باندې د گمراهۍ مهر لگوی، قلب تنوین، او بغیر د تنوین نه صحیح دې، او چې کله زړه تکبر کوی نو زړه والا هم تکبر کوی، او ددې عکس هم، او کل د دواړو قراتونو په صورت کښې د پورا زړه د گمراه کیدو د بیان د پاره دې، نه چې د ټولو زړونو د گمراهۍ عموم بیانولو د پاره فرعون او وئیل چې اې هامان ته څما د پاره یو اوچت عمارت جوړ کړه کیدې شی چې څه په دې لارو او څیرم یعنی د اسمان په لارو باندې کوم چې اسمان ته رسیدونکې وی، او څه د موسی معبود ته لار او گورم، اطلع په رفع سره، په ابلغ باندې عطف دې، او په نصب سره، د ابن امر جواب کیدو د وجې نه، او څه خو موسی علیه السلام دروغمن گنم، چې دده څما نه سوا بل معبود شته، دا خبره فرعون د تلبیس په توگه او وئیل، (یعنی خلق بیوقوف جوړولو د پاره)، او دغه شان د فرعون غلط کارونه هغه ته ښه ښکاره کړي شو هغه د هدایت د لارې نه بند کړي شو، صدد صاد په فتحې او ضمی سره، او د فرعون هر یوه حیلہ ناکامه شوه،

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** قال رجل مؤمن من آل فرعون یکتُم ایمانه: (الایة) دا کلام مستانف دې، که د رجل نه د آل فرعون رجل مراد وی څنگه چې د مفسر رائي ده نو رجل موصوف مومن صفت اول، من آل فرعون صفت ثانی، او یکتُم ایمانه صفت ثالث، موصوف درې وارو صفاتو سره د قال فاعل کیدو سره قول، اقولون رجلاً، الم مقوله، ان یقول ربی الله جمله د اقولون مفعول له دې، او که د رجل مومن نه مراد اسرائیلی وی څنگه چې د بعضې مفسرینو رائي ده نو من آل فرعون به د یکتُم متعلق وی، او د یکتُم د مفعول ثانی قائمقام به وی، ترجمه به دا وی هغه رجل مومن خپل ایمان د آل فرعون نه پټ کړې وو، (اول قول راجع دې)

**قوله:** ربی الله: ربی مبتداً، الله ددې خبر، او علی العکس

**قوله:** وقد جاءکم بالبینت: واؤ حالیه، قد حرف تحقیق الخ جمله د رجلا نه یا د یقول د ضمیر نه حال دې، خو د رجل نه په حال گرځولو کښې اعتراض دې،

**قوله:** یک: کون مصدر دې، واحد مذکر غائب مضارع مجزوم، علامت جزم نون محذوفه



باندی سکون مقدر دی، پہ اصل کنبی یکن وو، نون تخفیفاً حذف کرے شو، پہ یک کنبی ہو ضمیر ددی اسم، او کا ذبا ددی خبر۔

**قوله:** ان الله لا يعدي من هومسرف كذاب: ددی کلام تعلق د موسیٰ ﷺ سرہ ہم کیدی شی، او د فرعون علیہ اللعنه سرہ ہم کیدی شی، کہ د موسیٰ ﷺ سرہ تعلق وی نو مطلب بہ داوی چې الله تعالیٰ موسیٰ ﷺ تہ د معجزاتو د بنکارہ کولو توفیق او ہدایت ورکرو او د چا چې دا حال وی نو ہفہ مسرف کذاب نشی کیدی، لہذا موسیٰ ﷺ مسرف او کذاب نہ دی، گنی الله تعالیٰ بہ ہفہ تہ معجزات او بینات نہ ورکول، او کہ ددی تعلق د فرعون سرہ وی، نو مطلب بہ دا وی چې فرعون د موسیٰ ﷺ د قتل پہ ارادہ کنبی زیاتی کونکے وو، او د الوہیت پہ دعویٰ کنبی درو عژن دی، او د چا چې دا صفت وی الله تعالیٰ ہفہ تہ ہدایت نہ ورکوی۔

**قوله:** ظاہرین: دا د لکم د ضمیر نہ حال دی۔

**قوله:** ما اثير عليكم الا ما اثير به على نفسي: دا د الله تعالیٰ د قول ما لکم الا ما لوی: د حاصل معنی پہ ذریعے سرہ تفسیر دی، گنی د الفاظو پہ رعایت سرہ بہ دا تفسیر وی، ما اعلیکم الا ما علیت من الصواب۔

**قوله:** يوم حزب بعد حزب: دا د يوم الاحزاب تفسیر دی، ددی مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی، چې د يوم الاحزاب نہ مراد اہل الاحزاب دی، خکہ چې پہ مخکینینی امتونو باندی عذاب پہ یو ورخ باندی نازل شوے نہ وو، بلکہ پہ مختلفو ورخو او مختلفو زمانو کنبی پری نازل شوے وو،

**قوله:** مثل جزاء عادة من كفر قبلکم: لفظ جزاء محذوف گنرلو سرہ ئی مضاف د حذف طرف تہ اشارہ او کرہ۔

**قوله:** عادة: د داب تفسیر دی، او د من کفر نہ مراد مخکینینی امتونہ دی، چا چې د خپل رسولانو تکذیب کرے وو۔

**قوله:** وغير ذلك: ای مثل نداء بالويل والتمويل ونداء المؤمن هاؤم اقرعوا کتابة ونداء الکافر بالعتی لمر اوت کتابة۔

**قوله:** يوم تولون مدبرین مالکم من الله من عاصم: يوم تولون د يوم التصادم بدل دی۔

**قوله:** مالکم من الله من عاصم: (ما) نافیہ حجازیہ ده، لکم خبر مقدم، من الله جار مجرور د عاصم سرہ متعلق دی، پہ من عاصم کنبی (من) زائد دی، عاصم د (ما) اسم مؤخر، جملہ د تولون د ہمیرہ حال دی،

**قوله:** الذين يجادلون: دا (من هو مسرف) نہ بدل دی۔

**سوال:** الذين يجادلون جمع ده، او من هو مسرف واحد دی، د جمع د واحد نہ بدل راتلل صحیح نہ دی؟

**جواب:** من هو مسرف نہ واحد مراد نہ دی، بلکہ کل واحد یعنی هر مسرف مراد دی، لہذا د جمع بدل راتلل صحیح دی،

**جواب:** د (من) نہ پہ اعتبار د معنی سرہ بدل دی نہ چي پہ اعتبار د لفظ سرہ۔

**سوال:** د کبر فاعل خوک دی؟

**جواب:** پہ (کبر) کنبہ ضمیر (هو) کوم چہ پہ اعتبار د لفظ سرہ د (من هو مسرف) طرف راجع دی۔

**قوله:** الذين يجادلون: الغ: الذين حذف د مضاف سرہ مبتدا، او کبر ددی خبر، پہ دی کنبہ ضمیر کوم چي مضاف محذوف طرف تہ راجع دی، کوم چہ د يجادلون نہ معلومیری، تقدیری عبارت دا دی، حدال الذين يجادلون کرمها: معاً تمیز دی، کوم چي د فاعل نہ منقول دی، آی کرمقت جدالهم،

**قوله:** وعند الذين آمنوا: ای کرمها ايضاً عند الذين آمنوا،

**قوله:** على كل قلب متكبر جبار: پہ قلب کنبہ دوه قراعتونہ دی تنوین سرہ، او بغیر د تنوین نہ، ابو عمرو او ذکوان پہ تنوین سرہ وئیل دی، او تکبر او تجبر ئي د قلب صفت گرځولې دی، یعنی الله تعالی د هر متکبر او سرکش زړہ باندې مهر لگوي، او نورو بغیر د تنوین نہ پہ اضافت سرہ وئیل دی، یعنی د هر متکبر او سرکش پہ زړہ باندې مهر وهی، یعنی تکبر او تجبر ئي د صاحب قلب صفت گرځولې دی۔

**قوله:** متى تكبر القلب تكبر صاحبه وبالعكس: ددی عبارت د اضافي مقصد پہ دواړو قراتونو کنبہ تطبیق کول دی،

د تطبیق خلاصہ دا ده چي د تکبر او د سرکش نسبت کہ قلب تہ اوشی او کہ قلب والا تہ اوشی، نو د دواړو یو مطلب دی، ځکه چہ د قلب تکبر د صاحب قلب د پاره او د صاحب قلب تکبر د قلب سرہ لازم دی۔

**قوله:** وكل على القراءتين لعبور الضلال جميع القلب لالعبور القلب: ددی عبارت مقصد دا وئیل دی چي کل قلب معکړ کنبہ د کل نہ مراد کل مجموعی دی، نہ چي کل افرادی، قلب کہ په تنوین سرہ او وئیلې شی یا بغیر د تنوین نہ او وئیلې شی په دواړو صورتونو کنبہ

کل مجموعی مراد دې، د کل مجموعی مطلب دادې چې الله تعالی د سرکش او د متکبر په پوره زړه باندې مهر وهی، د قلب یو جز بغیر د مهر نه نه پریږدی، یعنی د قلب په هیڅ یو جزء کښې د هدایت قبلولو صلاحیت نه پاتې کیږی، او د کل افرادی مطلب دادې چې په هر یو قلب باندې مهر لگوی هیڅ یو زړه د مهر لگولو نه بغیر پریږدی. یعنی د ټولو متکبرینو او سرکشو خلقو په زړه باندې د گمراهی مهر لگوی،

خو د مفسر په دواړو صورتونو کښې د کل نه کل مجموعی مراد اخستل د قاعدې معروفې خلاف دې، ځکه چې قاعده داده چې کل کله په نکره باندې داخل وی یا په جمع معرفه باندې داخل وی نو د عموم افراد د پاره وی، مثلاً کل قلب یا کل القلوب د دواړو مطلب دې چې ټول زړونه، او چې کله په مفرد معرفه باندې داخل وی نو د اجزاو د عموم فائده ورکوی، یعنی د قلب هر هر جز مراد وی، مثلاً وئیلې شی کل رومان طوهر یو انار خوږ وی، یعنی چې خومره هم انار دی ټول خواږه دی، او که اووئیلې شی کل الرومان طو ټول اناران خواږه دی، یعنی د هغې یو جز هم ترش نه دې.

**قوله:** اسباب السموات: د تکرار حکمت تفصیل بعد الابهام دې، کوم چې په تفخیم او تعظیم باندې دلالت کوی.

**قوله:** بالرفق: ددې عبارت مقصد د فاطمه د اعراب وضاحت کول دی، که رفع اووئیلې شی نو په اهل باندې به عطف وی، او که نصب اووئیلې شی نو د (ابن فعل امر د ان) په تقدیر سره به جواب وی.

**قوله:** یفتح الصاد وهمها: که د صد په صاد باندې فتحة اووئیلې شی نو فاعل به نبي فرعون وی او که د صاد په ضمی سره اووئیلې شی لکه صد نو نائب فاعل به فرعون وی یعنی فرعون د صحیح لارې نه بند کړې شو،

**قوله:** الافی تباب: تباب تېمېمه (هن) مصدودې، په معنی د هلاکت، نقصان.

[آیاتونه: ۲۸-۵۰]

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ وَالنَّاتِبَ إِلَيَّ وَخَلِّفْهَا أَهْلُكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ تَقْدُمُ يَا قَوْمِ لِمَا هِيَ مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَتَاعٌ تَمَسَّعَ بَزُولِ وَإِنْ الْأَخْرَقَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ مَنْ عَمِلَ سَوِيَّةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِمَّا زَكَرَ أَوْ أُنْشَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَفَتْحَ إِلَيْهِمُ الْغَاةَ وَبِالْعَكْسِ يُرْجَعُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ رَزَقًا وَاسِعًا بَلَا تَعْدَ وَيَا قَوْمِ مَالِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّهَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ مَسِيئِينَ لِي بِهِ عِلْمُهُ أَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْقَالِبِ عَلَى أَمْرِهِ الْقَفَّارِ لَنْ تَابَ لَكُمْ جَزَاءً خَقًا أَلَمْ تَذْكُرُونِ إِلَيْهِمْ لَاغْبُدْ لَهُ دَعْوَةً أَمَّا اسْتِجَابَةُ دَعْوِهِ رَفِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْأَعْرَافِ وَأَنْ مَرَدَّنَا مَرْجَعُنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنْ

المسرفین، الکافرین (ھما أصحاب النار) کُتِلَ کُوفَ، إِذَا غَابَتْهُمْ الْعَذَابُ، مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَقْرَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ قَالَ ذَلِكَ لَمَّا تَوَعَّدُوهُ بِمُخَالَفَةِ دِينِهِمْ قَوْلَهُ اللَّهُ سَبَّحَاتُ مَا مَكَرُوا بِهِ مِنْ الْفُتْلِ وَحَقِّ نَزْلِ (بِأَلْفِرْعَوْنَ) قَوْمَهُ مَعَهُ (سُوءَ الْعَذَابِ) الْفَرْقَ لَمْ (تَأْتِ) فِرْعَوْنُ عَلَيْهِمَا يَخْرُجُونَ بِهَا (عُدُوًّا وَعَشِيًّا) صَبَاحًا وَمَسَاءً (وَيَوْمَ تَكُونُ السَّاعَةُ) يُقَالُ (ادْعُلُوا) بِ (أَلْفِرْعَوْنَ) وَفِي قِرَاءَةِ بِنَحْجِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ أَمْرٌ لِلْمَلَكَةِ (أَشَدَّ الْعَذَابِ) عَذَابِ جَهَنَّمَ (وَ) اذْكَرُ (إِذْ يَكْأُجُونَ) بِخَصَاصِ الْكُفَّارِ (فِي النَّارِ) يَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا خَنَعَ تَابِعَ (قَبْلَ) أَتَمُّ مَقْنُونٍ ذَائِفُونَ (عَنَّا) نَصِيحًا جَزَاءُ (مَنْ) النَّارِ (قَالَ) الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ فَادْخُلِ الْمَلَمِينَ الْخَنَةَ وَالْكَافِرِينَ النَّارَ (وَقَالَ) الَّذِينَ فِي النَّارِ لَئِنْ كُنَّا لَنَدْعُو رَبَّنَا بِأَعْيُنِنَا إِيَّا فَنَرِيهِمْ (مَنْ) الْعَذَابِ (قَالُوا) إِي الْخِزْيَةِ تَهْكُمَا (أَوَلَمْ تَرَ) أَنَّكَ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ بِالْمُعْجَزَاتِ الظَّاهِرَاتِ (قَالُوا بَلَى) إِي كَفَرُوا بِهِمْ (قَالُوا فَادْعُوا) أَنْتُمْ فَإِنَّا لَا نَنْفَعُ لِلْكَافِرِينَ قَالَ تَعَالَى (وَمَا دَعَا الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ) ائْتَدَامُ

توجہ: او ہفہ مومن سری او وئیل چہ ای حمدا قوم خلقو حمدا تابعداری او کئی، انھوں الہات بالہا و الحذف بالہاء (دہا الہات او حذف دہا) دواہ دی، حمہ بہ تاسو تہ نیغہ لارہ او بنایم، تھدہر کی تھدہر قریبا، یعنی دالاسیل الرہاد بہ ضمن کنبی اوس تیر شوہ دی، ای حمدا قومہ دا د دنیا ژوند دیر لو او دیر زر ختمیدونکی فائدہ دہ، یقین اوساتہ، چہ د قرار او ہمیشہ والی کور آخرت دی، چا چہ گناہ او کرہ نو ہفہ تہ بہ برابر بدلہ ور کرے کیچی، او چا چہ نیکی او کرہ کہ سرے وی او کہ بنجہ، خو بہ داسی حال چہ ایمان تہ راوڑی وی نو دا خلق بہ جنت تہ عی، بہ یدخلون کنبی یاہ بہ ضمی سرہ، او خاہ بہ فتحی سرہ، او ددی عکس ہم، ہلتہ بہ ہیہ شمیرہ، سرہ د فراغت نہ بغیر د معاوضی نہ روزی حاصلوی، بغیر دا حسان او بغیر د معاوضی نہ، او ای حمدا قومہ دا غہ خبرہ دہ چہ حمہ تاسو نجات طرف تہ راہلم او تاسو ما دوزخ طرف تہ راہلم، تاسو ماتہ دعوت را کوئی چہ حمہ اللہ تعالیٰ سرہ کفر او کرہم او ہفہ سرہ ہفہ ذات شریک کرہم د حمہ چہ ماتہ علم نشتہ، او حمہ تاسو داسی غیظ طرف تہ راہلم چہ بہ خپل حکم کنبی غالب دی، او توبہ ویستونکو لہ معاف کونکی دی، او دا خبرہ یقینی دہ چہ تاسو د کوم غیظ بندگی تہ ما راہلم ہفہ نہ بہ دنیا کنبی د راہلمو قابل دی او نہ بہ آخرت کنبی، یعنی بہ ہغوی کنبی د دعا د قبلولو صلاحیت نشتہ، او دہم یقینی خبرہ دہ، چہ زمونہ د تولو واپس کیدل د اللہ طرف تہ دی، او یقین اوساتہ چہ د حد نہ تجاوز کونکی یعنی کافران د دوزخیانو نہ دی، او چہ کلہ تاسو عذاب گورنی، نو حمدا خبری بہ دیر زر درہ یاد شی، حمہ خپلہ معاملہ اللہ تہ بہ حوالہ کوم، یقینا اللہ تعالیٰ د بندگانو نگران دی، دا خبرہ ہفہ رجل مومن ہفہ وخت او وئیلہ چہ کلہ ہفہ تہ د قتل دھمکی ور کرے شوہ، د ہفہ د کافرانو د دین د مخالفت کولو د وجہ نہ، نو اللہ تعالیٰ ہفہ د تولو مکروہاتو نہ یعنی مصیبتونو نہ محفوظ اوساتلو، کوم چہ ہغوی د ہفہ د قتل تدیرونہ سوچ کرے وو، او فرعون

والو باندی یعنی د ہفہ پہ قوم باندی سرہ د فرعون د غرقیدو بدترین عذاب راغلو، ددی نہ پس اور دی چہ پہ ہفہ باندی پہ دوی سحر او ماہنام پیش کیچی، یعنی پہ ہفہ کنبی بہ سوزولہ شی، او چہ کلہ قیامت راشی، ارشاد بہ اوشی ای فرعونیانو اد سخت ترین جہنم عذاب کنبی داخل شہ، پہ یو قرامت کنبی (ادخلوا) د ہمزہ پہ فتحی او د خاء پہ کسری سرہ دی، یعنی فرشتو تہ بہ حکم کیچی، چہ (دوی د جہنم پہ عذاب کنبی واجوی)، د ہفہ وخت ذکر اوکرہ چہ کلہ کافران پہ دوزخ کنبی یو بل سرہ جنگ کوی، کمزوری طبقی والا بہ تکبر کونکو تہ اووایں، چہ مونہ ستاسو تابعداری کولہ، تہم دتاہم جمع دہ، نو اوس تاسو زمونہ ددی اور شہ حصہ لہی کولی شہ، او ہفہ غتان متکبرہ خلق پہ جواب ورکرو، مونہ خو قول پہ دی اور کنبی یو، اللہ تعالیٰ پہ خیل بندگانو کنبی فیصلہ کری دہ، نو دغہ شان ہفہ مومنانو لہہ پہ جنت کنبی او کافرانو لہہ پہ دوزخ کنبی داخل کرل، تول جہنمیان بہ د دوزخ داروغہ تہ اووایں، چہ تہ د خیل پروردگار تہ دعا اوکرہ چہ ہفہ خو یو ورغ یعنی د یو ورخہ پہ مقدار زمونہ پہ عذاب کنبی سپکوالی اوکری، نو د جہنم داروغہ بہ د توقو پہ انداز سرہ جواب ورکری چہ آیا تاسو تہ ستاسو رسولان پہ ہنکارہ معجزو سرہ نہ وو راغلی؟ دوی بہ وائی چہ ولی نہ، ضرور راغلی وو، یعنی مونہ د ہغوی انکار اوکرہ ہفہ بہ اووائی چہ بیا خوتاسو پخلہ دعا اوکری، مونہ د ہیخ یو کافر سفارش نہ کوو، اللہ تعالیٰ بہ او فرمائی، د کافرانو دعایہ اثرہ او کالعدم دہ۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** وقال الذي آمن: الذي آمن نہ مراد د آل فرعون رجل مومن مراد دی، او بعضی مفسرینو وثیلی دی چہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تری مراد دی،

**قوله:** يا ايها الذين آمنوا: دایمہون پہ یاء کنبی د حذف او اثبات او د وقف او وصل دوارہ صورتونہ جائز دی، خو دا حذف او اثبات د تلفظ حدہ پوری دی، پہ رسم الخط کنبی حذف لازم دی، خکہ چہ یاء زائدہ دہ،

**قوله:** ثم تعزى: یعنی د دنیا ژوند سمع الاول معافہ لیل دی، متاع کنبی تنوین د تقلیل د پارہ دی۔

**قوله:** بلا تبعه: یعنی ددی بہ حسابہ رزق بہ نہ خہ معاوضہ وی او نہ بہ دی باندی احسان ضبادلہ شی، پہ یو نسخہ کنبی د بلا تبعہ پہ خائہ بلا تبعہ دی، یعنی بغیر د مشقت نہ،

**قوله:** تدعوننى لا كفر، الخ: دا د تدعوننى اول نہ بدل دی۔

**قوله:** لا حرم: د یقیناً او حقاً پہ شان معنی لری، پہ اصل کنبی د لامحاله پہ معنی دی، د

دیر استعمال نہ پس قسم باحق فعل ماضی پہ معنی کبھی استعمال لیدل شروع شو، د سیبویہ او د خلیل ہم دا قول دی، او ابوالبقاء د حقا یعنی مصدری معنی کبھی گرخولی دی، او ہم دی تہ نہ د جمهورو مسلک وٹیلے دی، پہ تفسیر ابوسعود کبھی نہ لا نافیہ او جرم فعل ماضی نہ پہ معنی د حق گرخولی دی۔

**قوله:** انما تدعوننی: (ما) اسم موصول پہ معنی د الذی، یعنی انما کبھی (ما) موصولہ دہ، لہذا حق دا وو چہ (ماہی) د نون نہ جدا لیکلے وے، یعنی (ان ما) خنگہ چہ قاعدہ دہ، خو د امام پہ مصحف کبھی ما نہ د نون سرہ یو خانی لیکلے دہ، لہذا ددی پہ اتباع کبھی ہم دا رسم الخط باقی پاتی شو، خنگہ چہ ابن جزری دی طرف تہ اشارہ کری دہ۔

**قوله:** ثم النار یعرضون علیہا: د (ثم) اضافہ د کلام مستأنف کیدو تہ اشارہ دہ، النار مبتداً او یعرضون علیہا جملہ د مبتداً خبر دی، مطلب دادی چہ د مرگ د وخت نہ د قیامت د راتلو پورے بہ ددوی روحونہ پہ اور پیش کولے شی۔

**قوله:** یوم تقوم الساعة یا خو د (ادخلوا) معمول دی، یا د (یقال) فعل محذوف معمول دی، تقدیری عبارت دا دی، یقال لہ یوم تقوم الساعة ادخلوا

**قوله:** دافعون: د (مغنون) تفسیر پہ (دافعون) سرہ کولو کبھی نہ اشارہ او کرہ، چہ نصیباً مغنون یعنی د دافعون معنی لڑہ د متضمن کیدو د وجہ نہ منصوب دی، د نصیباً د نصب د پارہ د فعل مقدر منلو ضرورت نشته۔

**قوله:** فذہرہم یوم: ددی اضافی مقصد دا وٹیل دی چہ د یوم نہ مراد مقدار د یوم دی، خکہ چہ پہ آخرت کبھی شپہ او ورخ نشته، چہ د ہعی د وجہ نہ د ورخی تعیین کیبری، خکہ د یوم نہ مراد مقدار د یوم دی۔

[ایاتونہ: ۵۱-۶۰]

(إِنَّا نَنْفَعُهُمْ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهُادُ) جمع شائد وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ لِلرُّسُلِ  
وَابْتِلَافٌ وَعَلَى الْكُفَّارِ بِالْكَذِيبِ (يَوْمَ لَا يُنْفَعُ) بَأْنَاءُ وَآثَاءُ (الْعَالَمِينَ) مَعْدَرَتُهُمْ غُلْهُمَ لَوْ اغْتَلَبُوا (وَهُمْ  
الْعَلَنَةُ) أَنَّى الْبَغْدُ مِنَ الرَّحْمَةِ (وَهُمْ سَوَاءُ الدَّارِ) الْآخِرَةِ أَمْ شِدَّةُ عَذَابِهَا (وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى) الْهُدَى  
وَالْمُعْجَزَاتِ (وَأَوْفَرْنَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ) مِنْ بَغْدِ مُوسَى (الْكِتَابِ) الْهُدَى هَادِيَةً (وَذَكَرْنَا لِأَوَّلَى  
الْكِتَابِ) تَذْكَرَةً لِأَصْحَابِ الْعُقُولِ (فَاصْبِرْ) يَا مُحَمَّدُ (إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ) بِنَضْرِ أَوَّلِيَّائِهِ (حَقٌّ) وَأَنْتَ وَعَنْ نَبْعِكَ  
مِنْهُمْ (وَأَسْتَغْفِرُ لِكُلِّكَ) لِيَسْتَرْ بِكَ (وَيَسْخَرُ) صَلَ مُتَكَبِّرًا (يَحْمَدُ رَبَّكَ بِالْعَشِيِّ) وَهُوَ مِنْ بَغْدِ الرُّوَالِ  
وَالْإِبْكَارِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ (إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ) الْفِرَانِ (يَقُولُونَ سُلْطَانُ) بُرْهَانِ (أَنَّا هُمْ أَرْأَى  
مَا فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرًا) تَكْبَرُ وَطَمَعُ أَنْ يَغْلِبُوا عَلَيْكَ (مَا هُمْ بِأَلْفِيهِ) فَاسْتَوْدِعُوا مِنْ شَرِّهِمْ (بِأَلْفِ) إِنَّهُ هُوَ

السَّامِعِ) لِأَفْوَائِهِمُ (الْبَصِيرِ) بِأَخْوَالِهِمْ وَنَزَلَ فِي مُنْكَرِي الْبَيْتِ (لَخَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) ابْتِدَاءً (أَكْثَرِ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ) مَرَّةً ثَانِيَةً وَهِيَ الْإِعَادَةُ (وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ) أَمَّا فَتَارَ مَعَكُمْ (لَا يَعْلَمُونَ) ذَلِكَ لَهُمْ كَمَا لَأَخْسَى وَفِي نَفْسِهِ كَالْبَصِيرِ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ لَا (الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) وَهُوَ الْمُخْسِنُ (وَلَا الْمُسِيءُ) فِيهِ زِيَادَةٌ لَا (قَلِيلًا مَا يَذْكُرُونَ) يَنْتَبِطُونَ بِالنَّاءِ وَالنَّاءِ أَمَّا تَذْكُرُهُمْ قَلِيلٌ جَدًّا إِنْ السَّاعَةَ لَا يَكُنْ رَبُّكُمْ شَيْءٌ (فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) بِهَا (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) أَمَّا ادْعُونِي إِيَّاكُمْ بِغَيْرِ مَنَاءٍ مَا يَنْفَعُهُ (إِنَّ الَّذِينَ يُسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ) بِنَفْسِ النَّاءِ وَحَسْمِ النَّاءِ وَبِالنَّكْبِ (جَهَنَّمَ) دَاجِرِينَ صَاحِبِينَ

ترجمہ: یقیناً مونہ د خیلو رسولانو د ایمان والو د دنیا پہ ژوند کښې هم مدد کوو، او په هغه ورځ به هم کوو، چې په کومه ورځ گواهی ورکونکي والا گواهی ورکړی. اشهاد د شاهد جمع ده، او هغه ملائک دی چې د رسولانو د پیغام رسولو او د کافرانو دروغ گنولو گواهی به ورکړی، په کومه ورځ چې به ظالمانو ته د هغوی عذر هیڅ فائده ورنکړی، ینفع په تاء او یاء سره، که هغوی معذرت او کړی، او د هغوی د پاره به لعنت وی یعنی د رحمت نه به لرې والې وی، او د هغوی د پاره د آخرت کور ډیر خراب کور دی، یعنی د آخرت د کور د عذاب سختوالي او مونږ موسی علیہ السلام ته هدایت نامه یعنی تورات او معجزې ورکړې وې او د موسی علیہ السلام نه پس مونږ بنی اسرائیل د کتاب یعنی د تورات وارثان جوړ کړل، چې هغه هدایت یعنی رهنما او د عقل مندو د پاره نصیحت وو، نو اې محمد ته صبر کوو، بې شکه د خپلو دوستانو د مدد د الله رشتونې وعده ده، او تاسو او ستاسو تابعدار په هغه دوستانو کښې شامل دی، تاسو د خپلې خطا معافی غواړئ، چې خلق ستا تابعداري او کړی، او سحر او ماښام په تعریف وخیلو سره د خپل رب تسبیح بیانوه، عشی د زوال نه پس وخت دې، مراد ترې نه پنځه وخته مونږ څو نه دی، هغه کس چه بغیر د څه سند (دلیل) نه د الله په آیتونو یعنی په قرآن کښې جهگړې کوی د دوی په زبونو کښې سوا د تکبر نه او ددې خبرې د خواش نه، چې په تاسو باندې غالب راشی، نور هیڅ هم نشته، دوی دا مقصد چرې هم حاصلولې نشی، نو تاسو ددوی د شر نه د الله پناه غواړئ، بې شکه هغه ددوی خبرو لره اوریدونکي او ددوی په حال باندې خبردار دې، دا راروان آیت د منکرین بعثت په باره کښې نازل شو، د اول نه اسمان او زمکه پیدا کول د انسان د دوباره پیدا کولو نه یقیناً ډیر لوڼې کار دې، او دوباره پیدا کول اعاده، خو ډیر خلق یعنی کافران د دې خبرې نه ناخبره دی، نو کفار د راندو په شان دی، او څوک چه د دې خبرې نه خبر دی هغوی د بینا په شان دی، او روڼد او بینا برابر نه دی، او کومو خلقو چې ایمان راوړلو او نیک عملونه یې او کړل په داسې حال چې مخلصان هم وو د بدکارانو برابر کیدې نشی، او په (لا المسئ) کښې لام زائد دې، هغوی ډیر کم نصیحت حاصلوی، په یاء او تاء

سرہ، یعنی د دوی نصیحت حاصلول دیر کم دی، قیامت بہ شکہ یقینی طور سرہ راتلونکې دې، دا بلہ خبرہ ده چې دیر خلق په دې باندې ایمان نه راوړی، او ستاسو رب او فرمائیل چې عمارتہ دعا غواړتی، مخہ بہ ستاسو دعا قبلوم، یعنی تاسو خما بندگی او کړئ خہ بہ تاسو ته د هغې بدلہ درکړم، (دا ترجمہ) د راتلونکې آیت د قرینې د وجې نہ ده، یقین اوساتی څوک چې عمارتہ عبادت مخ وړوی هغوی بہ دیر زړ ذلیل کیدو نہ پس جہنم ته داخل شی، د یاء بہ فتحې او د خاء بہ ضحې سرہ، او د دې عکس ہم.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** یومر یومر الاشیاء: د دې عطف فی الحیوۃ الدنیا باندې دې، یعنی مونږ بہ د هغوی د دنیا په ژوند کښې مدد او کړو او د گواہی په ورځ بہ ہم مدد او کړو،

**قوله:** یومر لا ینفم: دا د یومر یومر الاشیاء نہ بدل دې.

**قوله:** معذرتہم: د تنفع فاعل دې، لہم خبر مقدم، او اللعنة مبتدأ مؤخر ده.

**قوله:** لہم سوء الدار: د دې عطف پہ لہم اللعنة باندې دې.

**قوله:** لواعذرتوا: د دې عبارت د اضافي مقصد د یوې شبہي جواب دې.

**شہ:** دیومر لا ینفم الظالمین معذرتہم مقتضی دا ده چې کافران بہ د قیامت پہ ورځ عذر پیش کړی خو د دوی دا عذر او معذرت بہ ہیڅ فائدہ ورنکړی، او پہ یو بل آیت ولا یؤلفن لہم فمعذرتون نہ معلومیږی چې دوی ته بہ د عذر پیش کولو اجازت نہ وی، پہ دې دواړو آیتونو کښې تضاد معلومیږی؟

**دفع:** مفسر علام د لو اعتذرو اضافه کولو سرہ دې شبہ لږہ دفع کړې ده، د دفع خلاصہ دا ده چې فرض کړہ کہ کافران پہ دغہ ورځ عذر ہم او کړی نو قبلیری بہ نہ، لہذا اوس خہ اعتراض پاتې نشو،

**قوله:** ہا دایا: پہ دې سرہ تې دې خبرې ته اشارہ او کړہ چې ہدی عقی ہادیہ: د الکتاب نہ حال دې، او دغہ شان ذکرې دا ہم تذکرہ پہ معنی د الکتاب نہ حال دې، مفسر علام ہم دې ترکیب ته اشارہ کړې ده، او بعضې حضراتو ہدی او ذکرې د لورثا مفعول لاجلہ گرځولوسرہ محلا منصوب و نیلې دې، ای لورثا الکتاب لاجلہ الہدی والذکرې.

**قوله:** لیستن بک: د دې کلمې د اضافه کولو مقصد د یوې شبہي جواب کول دی.

**شہ:** واستغفر للذکک کښې حضور ﷺ ته حکم ورکړې شوی دې چې تاسو د خپلو گناہونو معافی او غواړئ، او د اہل السنۃ والجماعۃ عقیدہ دا ده چې نبیان د پیغمبری نہ



مخکنبی او روستو د ورو او غټو گناهونو نه پاک وی، نو بیا د گناهونو نه د معافی غوښتلو څه مقصد شو؟

① **اولنې جواب:** حضور ﷺ ته معصوم کیدو باوجود د مغفرت د طلب کولو حکم په اصل کښې د امت د تعلیم د پاره وو، چې د نبی ﷺ په اتباع کښې امتیان هم د خپلو گناهونو نه توبه او استغفار اوکړی.

② **دویم جواب:** کلام د مضاف حذف سره دې، تقدیری عبارت دا دې استغفر للذنوب امکنه حضور ﷺ چونکه د امت شفاړش کونکې دې ځکه د ذنب نسبت حضور ﷺ ته کړې شوې دې، گنی مراد ترې نه د امت گناهونه دی.

③ **درېم جواب:** د ذنب نه مراد خلاف اولې دې، حسنات الاوارسعات المبرین د قاعدې د وجې، لهذا خلاف اولې ئې ذنب سره تعبیر کړو.

**قوله:** قليلا ما يذكرون: قليلا مفعول مطلق محذوف صفت دې، (ما) زائده دې، د قلت د تاکید د پاره، تقدیری عبارت دا دې، يذكرون تذكرا قليلا.

**قوله:** تذكروا قليلا: قليل به رفع سره، تذكروا د مبتدا د خبر کیدو د وجې نه مرفوع دې، او په بعضې نسخو کښې قليلا په نصب سره دې، د نصب دا صورت کیدې شی چې قليلا حال او گرځولې شی، او د تذكروا خبر محذوف او منلې شی، تقدیری عبارت به دا وی تذكروا محل حال کونه قليلا قليل باندې رفع اولی ده، څنگه چې مفسر علام اختیار کړې ده.

**قوله:** يا ايها الذين آمنوا: يذكرون کښې دواړه قراوتونه دی، نافع او ابن کثیر وغیره په ياء سره ونيلې دې، ما قبل یعنی ان الذين يمحادلون د موافقت د پاره، او نورو په توگه د التفات په خطاب سره، تذكرون ونيلې دې، مقصد په انکار او توبيخ کښې اضافه کول دی.

**قوله:** اعدوني: دادعوني دوه تفسیرونه دی، يو حقیقت او بل مجاز، د حقیقت مطلب دادې چې ادعونی په خپله حقیقی یعنی د دعاء په معنی کښې واخستلې شی، د مجاز مطلب دا دې چې دعاء په معنی د عبادت واخستلې شی، عبادت چونکه دعاء ته شامل وی او دعاء د عبادت جز دې، او د قرینې د وجې نه مجازا د جزء نه کل مراد اخستلې شی، شارع ﷺ دویم تفسیر خوښ کړې دې، او دعاء په معنی ئې د عبادت اخستې ده، او قرینه روستو والا آیت ان الذين يمحادلون عن عبادتي (الاية) دې.

## [ایاتونہ: ۶۱-۶۸]

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْهِرًا ۚ اِسْنَادُ الْاِيْمَانِ اِلَيْهِ مَجَازِي ۖ يَآئِهٖ يَنْعَبِرُ فِيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلٰى النَّاسِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اللّٰهُ فَلَا يُلْمَنُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ رَيْبُكُمْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ۚ اِلَآهُ اِلَآ هُوَ ۚ قَالِيْ تَوْفَّكُوْنَ ۚ فَكَيْفَ تُعْزِلُوْنَ ۚ عَنِ الْاِيْمَانِ مَعَ قِيَامِ الْاِيْمَانِ ۚ كَذٰلِكَ يُؤَفِّكُ ۚ اَمِيْ بَلْ اِنَّكَ هٰؤُلَآءِ اِنَّكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِآيَاتِ اللّٰهِ مُعْجِزَاتِهٖ ۚ مُعْجِزَاتِهٖ ۚ (اللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَآءَ بِنَآءٍ ۚ سَفَآءٌ وَصَوْرُكُمْ فَاحْسَنُ صُوْرِكُمْ ۚ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذٰلِكُمْ اللّٰهُ رَيْبُكُمْ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۚ هُوَ الْحَيُّ لَا اِلَآهَ اِلَآ هُوَ ۚ قَادُوعُهُ ۚ اَعْبُدُوْهُ ۚ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ مِنَ الشِّرْكِ ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۚ قُلْ اِلٰى نُبِيْهِ اَنْ اُعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ۚ تَعْبُدُوْنَ ۚ (مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاوَعَتِ الْبَيْتَاتُ ۚ دَلَالِ التَّوْحِيْدِ ۚ مِنْ رِيْ ۚ وَامُرْتُ اَنْ اَسْلُمَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۚ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ۚ بِخَلْقِ اَبِيْكُمْ اٰدَمَ مِنْهُ ۚ ثُمَّ مِنْ نُطْلَقَةٍ ۚ مِنْ رُّمِّ ۚ مِنْ عُلُقَةٍ ۚ ذِمَّ غَلِيْظٍ ۚ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ۚ بِغَضِيْ اَطْفَالًا ۚ بِغَضِيْ ۚ يُنْقِيْكُمْ ۚ لِيَتَلَفَّوْا اَشْدَّكُمْ ۚ تَكَامُلُ فُوتِكُمْ مِنْ الثَّلَاثِيْنَ سَنَةً ۚ اِلٰى الْاَرْبَعِيْنَ ۚ ثُمَّ لَتَكُوْنُوْا شُيُوْعًا ۚ بِضَمِّ الشَّيْنِ وَكُسْرُهَا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يَّتَوَقَّى مِنْ قَبْلٍ ۚ اَمِيْ قَبْلَ الْاَشْخَذِ وَالتَّشْيُوْخَةِ ۚ قُلْ ذٰلِكَ بِكُمْ لَيْسُوْا ۚ وَلِيَتَلَفَّوْا اَجَلًا مُّسَمًّى ۚ وَفَنًا مَّخْدُوْدًا ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ دَلَالِ التَّوْحِيْدِ ۚ فَنُؤْمِنُوْنَ ۚ هُوَ الَّذِيْ يُبَيِّنُ ۚ وَنُحْيِيْ ۚ فَاِذَا قَضٰى اَمْرًا ۚ اَرَادَ اَنْ يَّجْعَلَ شَيْءًا ۚ قَالَمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ ۚ فَيَكُوْنُ ۚ بِضَمِّ الثَّوْنِ وَفَتْحُهَا ۚ بِتَغْيِيْرِ اَنْ اَمِيْ يُوْجِدُ غَيْبَ الْاِرَادَةِ اَلٰلِيْ مِنْ مَعْنٰى الْقَوْلِ الْمَلَكُوْرِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ستاسو د پارہ شپہ جو رہ کر، چہ تاسو پہ دے کنبہ ارام حاصل کری، او ورع نہی کتلو والا رو بنانہ جو رہ کر، مبصر ا اسناد د نهار طرف تہ مجازی دے، خکہ چہ پہ دے کنبہ کتلے شی، بہ شکہ اللہ تعالیٰ پہ خلقو پاندي فضل او کرم کولو والا دے، خودیر خلق شکر نہ کوی، چہ د ہغے د وجہ نہ ایمان نہ راوری، ہم دغہ اللہ ستاسو د تہلورب، دہر حیز خالقی د ہغہ نہ سوا بل معبود نشته ییا تاسو د دلیل نہ باوجود چر تہ اولتہ روان یی؟ دغہ شان یعنی د دے خلقو د اولتہ تللو پشان ہغہ خلق ہم اولتہ روان وو چہ کو مو د اللہ آیتونہ نہ یعنی د معجزاتو نہ انکار کولو، ہم اللہ دے چا چہ ستاسو د پارہ زمکی لہر د استوگنہی غاثی او گر حولو، او اسمان نہی چہت جو کر، او ستاسو صورتونہی جو کر، او دیر نہ نہی جو کر، او تاسو تہ نہی نہ نہی خیزونہ د خوراک د پارہ در کر، ہم دغہ اللہ ستاسو پروردگار دے، دیر برکتونو والا دے، د تہلو جہاننور رب دے، ہغہ ژوندی دے دہغہ نہ سوا ہی شوک معبود نشته دشرک نہ دین خالص کری خاص دہغہ بندگی کوئی تہل صفتونہ داللہ دپارہ دی چہ دتہلو جہاننور رب دے، تاسو ورتہ او وایں چہ زہ د ہغہ چا د عبادت نہ منع کری شو ییم کوم چہ تاسو د اللہ نہ بغیر رابلی، یعنی دہغوی بندگی کوئی کلہ چہ ماتہ د رب نہ نہی یعنی د توحید دلائل راغلی دی، او ماتہ حکم راکری شو ی دے چہ محہ دوارو د جہاننور رب تابعدار اوسم، ہم ہغہ دے چا چہ تاسو د خاورے نہ پیدا کری، ستاسو پلار آدم علیہ السلام نہی د خاورے نہ پیدا کری وو ییا نہی تاسو د نطقی نہ (د منی) نہ پیدا

کری، یا نہی، تاسو د کلکې وینی نه پیدا کری، او بیا تاسو د ماشوم په شکل کښې بهر کری، طفلا په معنی د اطفال دې، بیا تاسو باقی ساتی چې تاسو خپل پوره طاقت ته اورسئ، یعنی ستاسو طاقت مکمل شی، د دیرش کالو نه تر د څلویښت کالو پورې، بیا بوډهاگان شئ د شین په ضمی او کسري سره او په تاسو کښې بعضې ځوانی او بوډها والې ته د رسیدلو نه مخکښې وفات شی، هغه تاسو سره هم داسې کوی چې تاسو ژوندی پاتې یئ، او یو خاص وخت پورې اورسئ او چې تاسو د توحید دلیلونه او پیژنئ، او ایمان راوړنئ، هم هغه الله دې کوم چې ژوندی کول کوی او مړه کول کوی، بیا چې کله هغه دیو کار د کولو یعنی د موجود کولو اراده او کری نو هغې ته صرف دا وائی چې (شه) نو هغه شی، د نون په ضمی سره، او د آن د تقدیر د وجې نه په فتحې سره، یعنی هغه څیز ددې ارادې نه پس موجود شی، په معنی کښې د قول مذکور دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا: لفظ الله مبتداً، الذي اسم موصول، جعل فعل ماضی په معنی د خلق، لكم متعلق د جعل، الليل مفعول به، لتسكنوا متعلق د جعل، (فيه) متعلق د تسكنوا، واؤ عاطفه، النهار ذوالحال، مبصرا حال، حال سره د ذوالحال معطوف په الليل باندې، معطوف معطوف اليه د جعل مفعول به، جعل جمله صله د الذي، الذي جمله خبر شو د لفظ الله مبتداً د پاره.

**قوله:** والنهار مبصرا: د مبصرا ذوالنهار طرف ته اسناد مجازی دې، یعنی ورځ یې دومره روښانه جوړه کړه، گویا چې هغه پخپله مبصرا شوه، هم په دې وجه ئې د تعلیل نه حال طرف ته عدول کړې دې، یعنی مبصرا ئې د علت په ځانې حال جوړ کړو.

**قوله:** لانه یصرفیه: سره ئې اشاره او کړه چې د اسناد مجازی وجه علاقه د ظرفیت ده، اسناد مجازی د یو ربط یا د تعلق د وجې نه غیر ما هوله طرف ته نسبت کولو ته وائی، چې څنگه په آیت کښې وئیلې شوی دی چې مونږ ورځ لره کتونکې جوړه کړه، حالانکه ورځ کتونکې نه وی، بلکه ورځ د کتلو زمانه یا وخت دې، یعنی په ورځ کښې کتل کیږي، ددې ظرفیت تعلق د وجې نه د کتلو نسبت ورځ طرف ته اوشو، دا د نهر جار د قبیلې نه دې، نهر چونکه د ماء د پاره ظرف دې، ځکه د جریان نسبت نهر طرف ته شوې دې.

**قوله:** ذلکم الله: ذلکم معداً، ددې څلور خبرونه دی،

(۱) الله (۲) ربکم (۳) خالق کل هی (۴) لاله الاهو.

**قوله:** الحمد لله رب العالمین (الآیه): په دې کښې دوه احتمالات دی:

(۱) د بندگانو کلام وی (۳)، د رب العالمین کلام وی، کہ د بندگانو کلام وی، نو قائلین به د محذوف مقولہ کیدو سره حال وی، او کہ د الله تعالی کلام وی نو کلام به مستانف وی، او بندگانو ته به د حمد طریقہ بنودلو د پارہ وی.

**قوله:** کذلک اول کاف حرف تشبیه دې ذا اسم اشاره (ل) علامت د اشارې بعید، آخری کاف حرف خطاب، د کذلک نه مذکورہ سابق طرف ته اشاره کیږی، په معنی د (هم دغه شان، هم داسې)

**قوله:** یوفک: (کس) افکا، افکا، افکا، اوریدل، افکا الزام لگول، یوفک مضارع واحد مذکر غائب په معنی د ماضی مجهول،

**قوله:** الفک الذین کانوا: افک فعل ماضی مجهول راوړلو سره نې اشاره او کره چې یوفک د مضارع مجهول په معنی باندې دې،

**قوله:** معنی اطفالاً: په دې کښې اشاره ده چې طفل اسم جنس په معنی د جمع دې، یا هرچیر کل واحد په تاویل کښې دې، گنې په (کم) ذوالحال جمع، او په طفلاً نه حال مفردہ کښې به مطابقت نه وی.

**قوله:** یخلق اییکم آدم منه: ددې عبارت نه د یوې شېبې دفع کول مقصود دی.

**شبه:** خلقکم من تراب نه معلومی دی چې انسان د خاورې نه جوړ دې، حالانکه د انسان تخلیق د نطفې نه شوې دې.

**دفع:** مضاف محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې خلقکم ای خلق لکم لیکم آدم من تراب شبه دفع شوه، او کلام بغیر د مضاف د حذف کولو نه په خپل اصل هم ایښودلې شی، ځکه چې انسان د نطفې نه او نطفه د غذا نه، او غذا د خاورې نه پیدا کیږی، نو داسې شوه چې انسان د خاورې نه پیدا کیږی.

**قوله:** امرت ان اسلم: اسلم یا خو د الاسلام معنی التمساده ماخوذ دې، یا یعنی د خلوص نه ماخوذ دې، په هر صورت کښې مفعول محذوف دې، په اول صورت کښې به تقدیر دا وی اسلم امری له تعالی او په دویم صورت کښې به تقدیر دا وی علس لقی من عباد غیره تعالی.

**قوله:** یبقیکم: یبقیکم محذوف گرځولو مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی چې لعلفوا د لعلفوا محذوف متعلق دې، او لتلفوا ددې علت دې.

**قوله:** لتلفوا اعلامی: لام د تعلیل د پارہ دې، کوم چې په علت مقدره باندې معطوف دې، او شارح لعلفوا وئیلو سره ښکاره کړو.

**قوله:** فعل ذلك بكم: ددی عبارت مقدر منلو مقصد دی خبری ته اشارہ شوې ده چې لتلفوا په ليعيشوا محذوف باندې عطف دي، او هغه محذوف مخکېنې ذکر شوې د الله تعالى د افعالو علت دي، دغه شان د مذکورہ افعالو دباری تعالى دوه علتونه به وی، يعيشوا او ييلغوا، يعنى الله هغه ذات دي چا چې تاسو د خاورې نه پيدا کړې یئ، او تاسوئې دماشوم په شکل کښې بهرکړئ، چې تاسو ژوندی یئ او یو وخت مقرر ته اورسئ.

**قوله:** فيكون: د رفع په صورت کښې به د مبتدا محذوف خبر وی، ای فیهو يكون او د نصب په صورت کښې به د (ان) مقدره د وجې نه منصوب وی، ای فان يكون.

**قوله:** اذا قضى امرا فاما يقول له كن فيكون: د دې تشریح مفسر علام د خپل قول عقب لاراده الله معى القول المذكور سره کړې ده، ددې مقتضى دا ده چې د آیت تحلیل داسې وی ای اذا اراد الله معى فاما يريد الله فوجده او ددې تحلیل هيخ معنى نشته، ځکه چې ددې تحلیل په صورت کښې به مطلب دا وی چې کله الله تعالى د يو څيز د ايجادولو اراده اوکړې نو هغه څيز موجود شى، يعنى څيز سره د ارادې د تعلق دوه مرتبې وی، او دا صحيح نه ده، لهذا ښه او صحيح صورت به دا وی چې يقول كن فيكون دسرعه ايجادنه كفايه واخستلې شى، نو په دې صورت کښې به د عبارت تحلیل دا وی، ان اراد الله معى وجد سرعاً من غير توقف على شيء مفسر علام ای يوجد وثيلو سره اوونيل چې په كن فيكون کښې امر نه مراد حقيقه امر نه دي، ځکه که حقيقه امر مراد وی نو د دوو حالونو نه به خالی نه وی يا خود (كن) وثيلو په وخت هغه څيز د کوم چې د ايجاد کولو اراده کړې وی موجود به وی يا نه وی، که موجود وی نو د كن وثيلو څه معنى؟ ځکه چې دا خو تحصیل د حاصل شو، او که هغه څيز د كن کلمه وثيلو په وخت موجود نه وی نو بيا معدوم ته خطاب راځي،، کوم چې ظاهر البطلان دي، ځکه چې معدوم څيز مخاطب کيدې نشى، لهذا د الله تعالى قول كن فيكون ددې دسرعه ايجاد نه دې كفايه واخستلې شى، اوس به مطلب دا وی چې الله تعالى هر کله د يو څيز د ايجاد کولو اراده اوکړې نو هغه څيز د ارادې سره متعلق کيدو نه پس فورا بغير د تاخير نه موجود شى.

[اياتونه: ۶۹-۷۸]

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَمْجَادُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ، الْقُرْآنِ (أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَمْجُرُونَ) عَنْ الْإِيمَانِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِالْكِتَابِ، بِالْقُرْآنِ (وَمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلًا) مِنَ التَّوْحِيدِ وَأَنفَعَتْ وَهُمْ كُفَارِ مَكَّةَ (فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) غَفْوَةً تَكْذِبُهُمْ (إِذَا الْأَغْلالُ فِي أَعْنَابِهِمْ) إِذَا بَغَتْ إِذَا (وَالسَّلَاسِلُ) غُطِفَ عَلَى الْأَغْلالِ فَتَكُونُ فِي الْأَعْنَابِ أَوْ مَبْدَأُ خَبَرِهِ مَخْلُوفٌ أَيْ فِي أَرْجُلِهِمْ أَوْ خَبَرُهُ (يُسْجَبُونَ) أَيْ نَحْرُونَ بِهَا فِي الْحَبِيمِ أَيْ جَهَنَّمَ (أَلَمْ فِي النَّارِ

یسجرون) یوفدون (ثمر قیل لهم) تکیا (أین ما کنتم تشرکون) من دون اللہ) غفۃ وھی الامتنان (قالوا ضلوا غایا) (عنا) فلا نراهم (بل لمرنکن ندعوا من قبل شیئا) انکروا عبادتہم یاہا ثم اخبرت قال تعالیٰ (انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جهنم ائی وفودہا (کذلیک) ائی مثل إحلال هولاء المکذبین) یضل اللہ الکافرین) وینقال لهم انہنا (ذلکم) الغلاب (یماکنتم تلرہون فی الأرض بغير الحق) من الإشرکاء وابتکار البعث (ویماکنتم عمرحون) تفوتغون فی الفرح (أدخلوا أبواب جهنم عالیین فیہا فیس مئوی) ماوی (المتکبرین) (فاضربان وعد اللہ) یغذاہم (حق قیامتینک) فیہ ان الشریۃ مذغفۃ وما زائدۃ ٹوگد معنی الشرط اول الفیقل والثون ٹوگد آخرہ (بعض الہدی لیدہم) بہ من الغلاب فی خیالتک وجواب الشرط مخلوف ائی فلذاک (أو توفینک) ائی قتل تغلیبہم (فلایتا رجعون) فتغذہم اخذ الغلاب فانیجاب المذکور للمفظوف فقط (ولقد أرسلنا رسلان قبلک منهم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک) روی ائہ تعالیٰ بعت ثمانیۃ آلاف نبی ازتفع آلاف نبی من بنی اسرائیل وازتفع آلاف من سایر الناس (وما کان رسول) منہم (أن یأتی بآیۃ إلا یاذن اللہ) لائنہم عید مزنون (فلما جاء أمر اللہ) بنزول الغلاب علی الکفار (ففی) بن الرسل وتکذیبا (بالحق) وخیر مثالک المبطون) ائی ظہر القضاء والخسزان لئاسی ولہم غایرون فی کل وقت قبل ذلک

ترجمہ: آیا تاسو ہفہ خلق لیدلہ نہ دی چہ پہ اللہ آیتونو یعنی پہ قرآن کنبہ جگری کوی، د ایمان نہ جرتہ مندی وہی، کومو خلقو چہ کتاب یعنی قرآن لرہ او توحید او بعث الموت لرہ ہم پہ شہ سرہ چہ مونہ خیل رسولان لیلہی وو، دروغ او گنہل او ہفہ کفار مکہ دی، نو دوی تہ بہ د دوی د تکذیب سزا (حقیقت) اوس معلوم شی، چہ کلہ ددوی پہ ختہونو کنبہ طوقونہ وی، اذ پہ معنی د اذا، او زنجیرونہ بہ وی، والسلاسل عطف پہ الاغلال باندہی دی، ہفہ زنجیرونہ بہ پہ ختہونو کنبہ وی، یا السلاسل مبتدا، او ددی خبر محذوف دی، یعنی ددوی پہ خپو کنبہ بہ زنجیرونہ وی، یا یسمیجون ددی خبر دی، یعنی د دی زنجیرونو پہ ذریعی سرہ بہ ہفوی جہنم تہ را کاہلہی شی، بیا بہ ہفوی د جہنم پہ اور کنبہ سوزولہی شی، بیا بہ ددوی نہ د لاجواب کولو د پارہ تپوس او کری شی، چہ کوم بتان تاسو ہفہ سرہ شریکول کوم چہ د اللہ نہ سوا وو، ہفوی چرتہ دی، نو ہفوی بہ جواب ورکری چہ ہفوی خمونہ نہ غائب شول، مونہ تہ ہفوی پہ نظر نہ راخی، بلکہ رشتیا خو دا دی، چہ مونہ خو ددی نہ مخکینی د چا ہم عبادت نہ دی کری یعنی کافران بہ د بتانہ د عبادت نہ انکار او کری، بیا بہ ہفہ بتان راوستلہی شی، اللہ تعالیٰ بہ او فرمائی تاسو او د چا چہ تاسو د اللہ نہ سوا بندگی کولہ، د جہنم خشاک بین اللہ تعالیٰ دغہ شان یعنی ددی مکذبینو د گمراہ کولو پہ شان کافرانو لرہ گمراہ کوی، او دوی تہ بہ دا ہم اووٹیلہی شی دا عذاب د ہفہ شہ بدلہ دہ، چہ تاسو بہ پہ دنیا کنبہ خوشحالی کولہ پہ ناحقہ پہ شرک کولو سرہ او د بعث نہ پہ انکار کولو سرہ، او بہی خایہ بہ

مو تکبر کولو، یعنی د حد نه به مړ زیات د خوشحالی اظهار کولو، (او چټې خبرې به مو کولې، اوس راشئ په جهنم کښې همیشه د پاره، او د هغې په دروازو کښې داخل شئ، خورمه خراب غماښي دې د تکبر کونکو، نو تاسو لږ صبر او کړئ، د الله وده بالکل رشتیا ده، دوی سره چه مونږ د عذاب کومې وهدي کړې وې په هغې کښې مخه تاسو ته ستاسو په ژوند مبارک کښې اوښایو، په دې کښې (ن) شرطیه مدغم دې، او د فعل په شروع کښې د فعل تاکید د پاره (ما) زانده ده، او په آخر کښې د تاکید د پاره نون دې، او جواب شرط محذوف دې، او هغه فذاک دې، یا دوی ته عذاب ورکولو نه مخکښې تاسو وفات کړو، نو دوی به زمونږ طرف واپس کړې شې، نو مونږ به دوی ته سختو نه سخت عذاب ورکړو، په جواب مذکور به (النبأ رجوع) فقط د معطوف (یعنی نتو فینک) دې، یقیناً مونږ ستا نه مخکښې هم رسولان لپلې دی، چې په هغوی کښې د بعضو قصې مونږ تاته بیان کړې، او په هغوی کښې د بعضو قصې مونږ ته نه دی اورولې، روایت کړې شوې دې چې الله تعالی اته زره پیغمبران رالپلې دی، په هغې کښې څلور زره بنی اسرائیل کښې، او باقی څلور زره په نور خلقو کښې، په دې کښې د هیڅ یو رسول دا طاقت نه وو چې یو معجزه د الله د اجازت نه بغیر راوړي، ځکه چې دوی د هغه تابعدار بندگان وو بیا چې کله په کافرانو باندې د عذاب د نازلیدو حکم راشي نو د رسولانو او دوی لږه دروغزن ویونکو په مینځ کښې به په حق سره فیصله او کړی شې، په هغه وخت کښې به باطل والا په تاوان کښې پاتې شې یعنی د قضاء او تاوان ښکاره کیدل به د خلقو په مخکښې هغه وخت اوشی، گنی دوی خو ددې نه مخکښې هر وخت په تاوان کښې وو.

### د قیوداتو فوائد اوسپهیل

**قوله:** ألم تر: همزه د استفهام تقریری تعجیبی ده.

**قوله:** الذین کذبوا: الذین د اول الذین نه بدل دې.

**قوله:** فسوف یعلمون: فاء استنافية ده، سوف حرف استقبال، یعلمون فعل مضارع مرفوع، جمله استفهامیه د تردید د پاره ده، او دا هم کیدې شې، چې الذین اسم موصول صله مبتدأ، او فسوف یعلمون ددې خبر وی.

**قوله:** [ذا] یعنی: [ذا] دا د یو سوال مقدر جواب دې.

**سوال:** سوف حرف استقبال دې، او (ذا) د ماضی د پاره دې، د دواړو په مقتضی کښې تعارض دې، دا خو داسې ده لکه چې څوک اووایی سوف اصولم؟

**جواب:** د جواب حاصل دادې چې [ذا] د اذا په معنی کښې دې، د (ذا) په ځای (ذا) راوړلو مصلحت دا دې چې کله امور مستقبله د الله په اخبار کښې واقع کیږي نو هغه

یقینی او قطعی الوقوع وی، څنگه چې ماضی قطعی الوقوع وی، لهذا دا به داسې الفاظو سره تعبیر کولې شی چې په ماضی باندې دلالت اوکړی.

**قوله:** فتکون فی الاعناق: ددې عبارت مقصد دا وئیل دی چې د السلاسل عطف په اغلال باندې وی نو مطلب به دا وی چې اغلال او سلاسل دواړه به په څټونو کښې وی، او که سلاسل مبتدا او منلې شی نو ددې خبر به محذوف وی، او هغه فی ارجله دې، ای ټکون فی ارجله اوس به مطلب دا وی چې طوقونه به په څټونو او زنجیرونه به په څپو کښې وی، او خبر یسجون وئیلو سره دریم ترکیب ته نې اشاره اوکړه یعنې السلاسل مبتدا، او یسجون جمله ددې خبر، او خبر چې کله جمله وی نو د عائد راوړل ضروری وی کوم چې مبتدا ته راجع وی، بها مقدر منلو سره د عائد طرف ته نې اشاره کړې ده.

**قوله:** یسجون: سحب (ف) جمع مذکر غائب مجهول راځکلی به شی.

**قوله:** یسجون: صبر (ن) نه مضارع جمع مذکر غائب، وهلې به شی، ورځته کولې به شی، یسجون، د سجر التنور نه مستق دې، اذاملاً بالوقود

**قوله:** ثم قیل لهم ای یقال لهم: قیل د ماضی په ذریعې سره تعبیر متحقق الوقوع کیږدو د وجه نه دې.

**قوله:** ثم احضرت: ددې عبارت مقصد د یو اعتراض جواب کول دی

**سوال:** مفسر علام د هلوا عناً (الایة) چې کوم تفسیر بیان کړې دې چې الله تعالی کله مشرکینو ته او فرمائی چې هغه شریکان کوم ځای دی څوک چې به تاسو څما شریکان جوړول؟

نو مشرکین به جواب ورکړی چې هغوی خو زمونږ نه غائب شول، او مونږ په دنیا کښې د هغوی تابعداري نه کوله، دا تفسیر د یو بل آیت انکرموا لعباد من دون الله مصعبهم انهم لها وادعون خلاف دې، ځکه چې ددې آیت نه معلومیږي چې باطل معبودان به هلته موجود وی، نه چې غائب، څنگه چې مخکښني آیتونو نه معلومیږي،

جواب: ثم احضرت وئیلو سره نې جواب ورکړو چې په شروع کښې به معبودان باطله غائب وی او عابدین به د هغوی د عبادت نه انکار اوکړی، خو روستو به هغوی حاضر شی، او عابدین به د هغوی د عبادت اقرار اوکړی.

**قوله:** ثم رجحون: مرجح (ف) نه مرحا، د حد نه زیات د خوشحالیدو اظهار کول، غرور کول.

**قوله:** فیه: خبر مقدم دې، ان المرطبه مبتدا مؤخر، مدحله ان شرطیه نه حال دې، مدحرفه یعنی د ما زانده ذکر نې اونکړو، یعنی اهل بیت کښې د فعل په اول کښې (ما) زاندي په



ذریعہ د تعلیق فعل تاکید دی، او د نون ثقیلہ پہ ذریعہ د فعل پہ آخر کنبی تاکید دی۔  
**قوله:** فالجواب المذكور للمعطوف فقط: د تعویض عطف پہ امانت باندې دی، په معطوف  
 علیہ باندې چونکہ حرف شرط او ما زائدہ داخل دی، لہذا په معطوف باندې بہ ہم داخل  
 وی، معطوف او معطوف علیہ دواړو ته د جواب شرط ضرورت دی، او جواب شرط  
 صرف یو دی، او هغه فالہما لرحمہون دی، مذکورہ جواب شرط نہی معطوف یعنی تعویض ته  
 ورکړو، اوس معطوف علیہ یعنی نون بغير د جواب شرط نہ پاتې شو، د هغې د پاره  
 جواب شرط محذوف اومنلې شو، کوم چې شارح **رحمہ** پہ **فذلک** وئیلو سرہ ښکاره کړو،  
 مطلب بہ دا وی چې کافرانو سرہ مونږ د عذاب کومې وعدې کړې وې، په هغې کنبې کہ  
 خہ مونږ تاسو ته د دنیا پہ ژوند کنبې اوخایو کړو، نو دا ہم کیدې شی، او کہ مونږ تاسو  
 دوی ته د عذاب ورکولو نہ مخکښې وفات کړو نو بیا بہ ہم ټول خما طرف ته راخی، نو  
 هلته بہ مونږ دوی ته سخت عذاب ورکړو، اولنې خط کشیدہ جملہ امانت باندې شرط جواب دی،  
 او دویمہ خط کشیدہ جملہ د تعویض شرط جواب دی۔

او بعضې مفسرینو حضراتو وئیلې دی چې فالہما لرحمہون د دواړو شرطونو جواب ہم  
 کیدې شی، په دې صورت کنبې بہ عبارت دا وی ان لعذابہم فی حاکک لولہم لعذابہم  
 لعذابہم فی الآخر **للعذاب** فالہما لعذابہم **للعذاب** دواړو شرطونو جواب دی۔

**قوله:** هنالك: دا ظرف مکان دی، خو دلته د ظرف زمان د پاره استعمال شوې دی۔

[ایاتونہ: ٨٩-٨٥]

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ قِيلَ الْإِبِلَ خَاصَةً هَـ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ وَالْغَنَمَ (لَتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَكْلُونَ)  
 وَلَكُمُ فِيهَا مَنَافِعُ مِنَ الدَّرِّ وَالنَّسْلِ وَالْوَرِّ وَالصُّوفِ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ مِنْ غَنَلِ الْأَنْفَالِ  
 إِلَى الْبِلَادِ (وَعَلَيْهَا) فِي الْبَرِّ (وَعَلَى الْفُلْكِ) الْبَحْرِ (تَحْمِلُونَ) وَيَرْكَبُهَا آيَاتُهُ فَايَاتُ اللَّهِ أَيْ  
 الدَّالَّةُ عَلَى وَحْدَانِيَّتِهِ (تُنْكِرُونَ) انْطِقَافُ تَرْبِيعٍ وَتَذْكِيرٍ أَيْ أَشْهُرٍ مِنْ تَابِعِهِ (أَقْلَمُوا يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ قِيَمَتُوهَا  
 كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ وَأَشَدُّ قُوَّةً وَأَثَارًا فِي الْأَرْضِ) مِنْ مَصْنَعٍ وَقَصُورٍ (فَمَا أَغْنَى  
 عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ) (فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ) الْمُنْفِجَاتِ الظَّاهِرَاتِ (فَرُجُوا) أَيْ الْكُفَّارَ (رَحِمَا  
 عَنْدَهُمْ) أَيْ الرِّسْلَ مِنَ الْعِلْمِ فَرَحَ اسْتِزَاءٍ وَضَحْلَ مُنْكَرٍ لَهُ (وَحَاقَ) نَزَلَ (يَوْمَهُمْ مَا كَانُوا بِهِ  
 يَسْتَبْشِرُونَ) أَيْ الْعَذَابَ (فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا) أَيْ شِدَّةَ عَذَابِنَا (قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ)  
 (فَلَمَّا يَنْتَهِ عَمَلُهُمْ كُنَّا رَأُوبَأْسًا سَمِعْنَا اللَّهُ) نَصَبَهُ عَلَى الْمُنْتَهَى بِغَضَبٍ مُقَدَّرٍ مِنْ لَفْظِهِ (الَّتِي قَدْ خَلَتْ  
 فِي عِبَادِهِ) فِي الْأَمْرِ أَنْ لَا يَنْتَفِعَهُمُ الْإِيمَانُ وَقَدْ تَزُولَ الْمَلَابِ (وَعَسَىٰ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ) تَبَيَّنَ غَضَبُ اللَّهِ  
 بِكُلِّ أَحَدٍ وَهُمْ خَاسِرُونَ فِي كُلِّ وَقْتٍ قَبْلَ ذَلِكَ

ترجمہ: اللہ ہفہ دے چا چي ستاسو د پارہ غلور خپو والا خنار پيدا کړل وئيلي شوی دی چه دلته د انعام نه په خاص توگه باندې اوښ مراد دې، او ښکاره هم دا ده او غوا چيلن ترې هم مراد کيدې شی چې په دوی کښې په بعضو باندې تاسو سورلی او کړئ او بعضې تاسو په دوی کښې خورئ، او ستاسو د پارہ په دې کښې نورې هم ډيرې فائده دي مثلاً پښ، نسل، د اوښ ويخته، او ورښ چې تاسو په دوی باندې سوريدو سره خپل د زړه مراد پوره کړئ، او هغه مختلف ځايونو ته بوجونه اوړل دي، او په دې سورلو باندې په اوچه او په کشتو باندې په سيند کښې گرځئ، او هغه تاسو ته د خپل قدرت نښې پښاي، نو تاسو په وحدانيت باندې دلالت کونکي د کومو کومو نښو نه انکار کوئ، استفهام توييخي دې، او د (ای) مذكر استعمال په نسبت د (آية) زيات مشهور دې، آيا دې خلقو په زمکه کښې گرځيدو سره اونه کتل چې ددوی نه د مخکښې خلقو څه انجام شو، حالانکه هغوی ددوی نه په تعداد او قوت او يادگارونو مثلاً قلعو او محلونو کښې زيات وو، د هغوی گټه د هغوی په کار رانغله، نو بيا چې کله رسولان دوی ته په ښکاره معجزو سره راغلو نو کافران د استهزاء او منکرين د خدا په طور باندې په دې علم نه خوشحاله شو کوم چه رسولانو سره و په آخر کښې چې کوم عذاب دوی د توقې گټلو هغه عذاب په دوی باندې واپس شو، چنانچه چې کله هغوی زمونږ د عذاب سختوالي او کتلو نو وې وئيل چې مونږ په يو الله باندې ايمان راوړې دې، او څوک څوک چې مونږ د هغه شريک جوړول د هغوی ټولو مو انکار او کړو، خو زمونږ عذاب کتلو نه پس هغوی ته د هغوی ايمان فائده ورنکړه، الله هم دا طريقه ساتلې ده، (سنت) نصب د مصدریت په وجه دې، هم ددې مصدر د لفظ نه د فعل مقدر د وجې نه، کوم چې په امتونو کښې د هغه په بندگانو کښې برابر راوان دې، دا چې د عذاب د نازلیدو نه پس ايمان فائده نه ورکوی او هغه وخت کافران په تاوان کښې پاتې شول، يعنی د هغوی تاوان په هريو باندې ښکاره شو، حالانکه دوی ددې نه مخکښې هم هر وخت تاوانيان وو

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: الانعام: خنار، دا د (نعم) جمع ده، ددې اصل معنى خو د اوښ ده، خو په چيلې، گډې، غوا ميځې باندې هم ددې اطلاق کيږي، په شرط ددې چې دې کښې اوښ هم وي، اوښ چونکه د عربو په نيز ډير لوڼې نعمت وو، ځکه ددې نوم (نعم) په معنى د نعمت کيځودلې شو.

قوله: در: پښ

قوله: الوير: د اوښ او د اوسن ويخته، (ج) اوبار

قوله: وعلى الفلك:

**سوال:** فی فلک، تہ ولہ او نہ وئیل؟ خنگہ تہ چہ د نوح علیہ السلام پہ واقعہ کنبہ وئیلہ وو قلنا امل فیہا من کل زوجین؟

**جواب:** چہ د علیہا حاجۃ تقابل صحیح شی، دہ تہ صنعت ادزواج وئیلہ شی۔  
**قولہ:** ای آیت اللہ: ای د تکرور مفعول مقدم کیدو د وجہ نہ منصوب دہ، ای مقدم کول واجب دی، خکہ چہ دا صدارت د کلام غواری۔

**قولہ:** تذکیرای اشہر من تائیدہ: ددہ اضافہ مقصد د یو سوال جواب دہ۔

**سوال:** لہ آیت اللہ تہ ولہ او نہ وئیل، او د مضاف الیہ (آیت اللہ) مقتضی ہم دا وہ چہ د (ای) پہ خای (ایہ) وو۔

**جواب:** پہ اسماء جامدہ کنبہ د مذکر و مؤنث تفریق غریب دہ، خنگہ چہ حمار او حمارة کنبہ تفریق غریب دہ، دویمہ وجہ دا دہ چہ د ای استعمال پہ نسبت د ایہ اکثر او مشہور دہ، ولہ حاجت علی اللہ المستطیعہ یعنی د ای استعمال کثیر دہ،

**قولہ:** اقلہ یسیرا: الخ، دلہ نہ توہیحی مضمون شروع کوی، فاء عاطفہ دہ، ہمزہ مخذوف باندہ داخل دہ، تقدیری عبارت دا دہ اعجزوا اللہ سیرۃ اللہ

**قولہ:** کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہ، کیف د کان خبر مقدم دہ، او عاقبۃ اسم مؤخر دہ۔

**قولہ:** مصاتمہ: د زمکہ لاندہ د اوبو جمع کولو د پارہ لوئہ لوئہ حوضونہ، دیم، قلعہ گانہ،

**قولہ:** فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون: اولہی (ما) نافیہ او استفہام انکاری دوارہ کیدہ شی، یعنی د ہغوی گتہ د ہغوی پہ کار رانغلہ، د استفہام پہ صورت کنبہ بہ ترجمہ دا وی چہ د ہغوی گتہ د ہغوی خہ پہ کار رانغلہ؟ ما کانوا یکسبون کنبہ (ما) مصدریہ او موصولہ دوارہ جائز دہ، اولہی فما اغنی د ما اغنی مفعول کیدو د وجہ نہ منصوب دہ۔

**قولہ:** فخر وای کفار عما عندہم ای الرسل من العلم: د علم نہ ہفہ علم وحی مراد دہ، کوم چہ پیغمبران سرہ وو، او پہ دہ علم باندہ د کافرانو د خوشحالید و مطلب دا دہ چہ کافرانو د توقو او خدا پہ توگہ د خوشحالی اظہار کرہی وو، او دلیل ددہ، ددوی د وحی نہ اعراض او نہ قبول دی، مفسر علام ہم دا معنی مراد اخستہ دہ، او ہم دا معنی د اللہ قول وحق ہم ما کانوا بہ مستعززون مطابق دہ، بعضی مفسرینو د عندہم ضمیر کفار طرف تہ راجع کرہی دہ، او د علم نہ مراد بزعم خویش لایست ولا حساب علم مراد دہ، یا د علم نہ مراد د دنیا علمونہ مراد دی، خنگہ چہ اللہ تعالیٰ د کافرانو پہ بارہ کنبہ فرمانی یعلون ظاہرا من الحیۃ الدنیا و ہم عن الاعراہم غافلون۔

**قوله:** سنت الله مصدر من لفظه: سنت د فعل مقدر د وجي نه منصوب دي، او فعل مقدر د مصدر هم لفظ دي. أي سن الله ذلك سنة ماضية في العباد.

**قوله:** هنالك أي عند ربهم العذاب دا اسم مكان دي، د زمان د پاره مستعار اخستي شوي دي.

**قوله:** تبين خسائهم: دا د يو سوال مقدر جواب دي،

**سوال:** د خسر هنالك نه معلومېږي چې کافران او مشرکين په هغه وخت تاوانيان شو ددي نه مخکېنې دوي تاوانيان نه وو؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چې کفار هر وخت برباد او تاوانيان دي، خو ددوي د تاوان بنکاره کيدل اوس اوشول، په خپله دوي ته او نورو ته هم پته اوليگيده چې د آخرت تاوان او محروميدل حقيقي تاوان او نقصان دي.

### [۴۱] سورة فصلت (هم السجدة)

#### سورة فصلت مكية ثلاث وخمسون آية

سورة فصلت مکی دي، په دي کښې درې پنځوس آیاتونه دي.

[آياتوله: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (هم) الله أعلم بمراده به تنزيل من الرحمن الرحيم مبتدا (کتابم) خبره (فصلت آياته) بينت بالاحكام والقصاص والمواظ (قرآنا عربيا) حال من كتاب بصفته (لقوم) متعلق بفصلت (يعلمون) يفهمون ذلك وهم العرب (پشورام) صفة قرآنا (ونذيرا) فاعرض أكثرهم فبهم لا يصحون (سماع قبول (وقالوا) للنبي (قلوبنا في أكنة) اغطية (مما تدعونا إليه وفي أذاننا وقر) نقل (ومن بيننا وبينك حجاب) خلاف في الدين (فأعمل) على دينك (إننا عاملون) على ديننا (قل إنما أنا بشر ومثلكم ربي) أي إنما أنا بشر (لهكم إله واحد) فاستقموا إليه (بالإيمان والطاعة (واستغفروا) وويل) كلمة عذاب (للمشركين) (الذين لا يؤتون الزكاة وهم بالأخرة هم) تأكيد (كافرون) (إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم أجر غير ممنون) مقطوع

**ترجمه:** شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم گولو والا دي، هم ددي مراد الله ته ښه پته ده، دا کلام د رحمن او رحيم د طرف نه نازل شوي دي، تنزيل مبتدا ده. کتاب ددي خبر، يعنی دا داسې کتاب دي، چې د هغې ايتونه څه واضحه بيان شوي دي، يعنی احکامات، قصې، نصيحتونه ښه بيل بيل بيان کړي شوي دي، حال دا دي چې قرآن په عربي ژبه کښې دي، قرآن د کتاب نه په سبب د صفت حال دي، لغومد فصلت متعلق دي، د هغه قوم د پاره چې پوهيږي، او هغه قوم عربيان دي خوشخبري اورولو والا او ویرولو والا، بشيرا د قرآن صفت

دے، بیا ہم ددوی نہ زیاتو مغ وارولو، او هغوی د قبلولو د پارہ اوری هم نه، او دوی نبی ﷺ ته اووئیل چې ته مونږ د څه طرف ته رابلې، زموږ زړونه د هغې نه په پردو کښې دي، او زموږ په غوږونو کښې کونړوالي لگیدلې دي، یعنی په غوږونو کښې دروندوالې دي او زموږ او ستا په مینځ کښې یوه پرده ده، یعنی دینی اختلاف دي، څه نو ته په خپل دین باندې عمل کوه او مونږ به خپل دین باندې عمل کوه، ته ورته اووایه چې څه خو ستاسو په شان انسان یم، په ما باندې وحی نازلېږي، چې ستاسو د ټولو معبود یو الله دي، نو تاسو په ایمان او تابعداري سره د هغه طرف ته متوجه شئ، او د هغه نه معافی او غواړئ، او د مشرکانو د پارہ ډیره خرابی ده، ویل کلمه د عذاب ده هغه خلق چې زکوٰۃ نه ورکوی او د آخرت هم منکر دی هم تاکید دي یې شکه کوم خلق چې ایمان راوړي او نیک عمل او کړی د هغوی د پارہ نه ختمیدونکې اجر دي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** تنزيل: مصدر عطفی اسم مفعول معدا کتاب محمد

**ضیه:** تنزيل نکره ده نو ددې مبتدا کیدل څنگه صحیح شو؟

**دفع:** من الرحمن الرحيم د تنزيل صفت دي، چې د هغې وجې نه تخصیص کیدو سره مبتدا جوړیدل صحیح شو، تقدیری عبارت دا دي المل من الرحمن الرحيم کتاب

**قوله:** فصلت آیاته: دا د کتاب صفت دي،

**قوله:** حال من کتاب بصفته: یعنی قرآنا د کتاب نه حال دي،

**ضیه:** کتاب نکره ده دا ذوالحال نه واقع کیږي، ځکه چې د ذوالحال د پارہ معرفه کیدل ضروری دي؟

**جواب:** فصلت آیاته چونکه د کتاب صفت دي لهذا د کتاب ذوالحال واقع کیدل صحیح دي، د حال من الکتاب بصفته هم دا مطلب دي، بصفته کښې بآء سببیه ده،

**قوله:** لقوم متعلق بفصلت: دا هم د یوې شبهې جواب دي،

**ضیه:** د قرآن کریم آیتونه خو د ټولو د پارہ مفصل او واضح دي بیا قوم عاقل د پارہ د خاص کولو څه مطلب دي؟

**دفع:** اگرچې قرآنی آیتونه فی نفسه د ټولو د پارہ مفصل او واضح دي خو چونکه عقل او فهم والا دي نه فائده اخلي ځکه د عقلمندو او هوښیارو سره تخصیص او کړې شو.

**قوله:** بشیرا: صفة قرآن، بصیراد قرآن صفت دي، او دا هم صحیح ده چې بصیراد لله او د قرآن کتاب نه حال یا صفت واقع وی، او د عرب تخصیص ځکه اوشو چې عرب په قرآن باندې

بغير د واسطې نه پوهيدونكى، او رومبى مخاطب دى. بخلاف د غير عرب.

**قوله:** وقالوا: ددې عطف په اهره باندې دې.

**قوله:** نقل: دا د (وقر) اصلى معنى بيان دې، مراد ددې نه (غويونه درونيدل) كونړ والې دې.

**قوله:** وهم بالاعرة هم كافرون: ددې عطف په لايالون باندې دې، او د الذين لاندې داخل دې، (هم) ضمير فصل د حصر د پاره راوړې شوې دې.

**قوله:** تاكيد: ددې يو مطلب خو دا دې چې (هم) اول د (هم) ثانى تاكيد دې، او په ترويج الارواح كېنې ليكلې دى چې كافرون د مفرگين تاكيد دې، گويا چې دا ددې اعتراض جواب دې، چې كله ددوى صفت شرك بيانولو سره مفرگين او وتيلې شول، نو بيا د هم كافرون وتيلو څه ضرورت وو؟

د جواب حاصل دا دې، چې كافرون د مشركين تاكيد دې، لهذا بې فائدي نه دې.

**قوله:** ممنون: اسم مفعول (من) نه واحد مذكر غائب دې، (ن) كم كړې شوې، كت كړې شوې.

[اياتونه: ۹-۱۸]

قُلْ اَتُكْمَرُ بِتَخْيِيْقِ الْهُنْزَةِ الثَّانِيَةِ وَتَسْهِيْلِهَا وَادْخَالِ اَلْفِ تَيْتِهَآ بِوَجْهِهَا وَيْنِ الْاَوَّلَى (لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمِيْنٍ) الْاَحَدِ وَالْاٰثِنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهُ اَنْدَادًا شُرَكَاءَ (ذَلِكُمْ رَبُّكُمْ اَيُّ مَالِكٍ الْعَالَمِيْنَ) جَمْعُ عَالَمٍ وَهُوَ مَا سِوَى اللَّهِ وَجَمْعٌ لِاخْتِلَافِ اَنْوَاعِهِ بِالْهَاءِ وَالتَّوْنُ تَغْلِيْبًا لِلْمَقْلَاءِ (وَجَعَلَ) مُسْتَأْنَفٌ وَلَا يَحْجُوزُ عَطْفُهُ عَلَى صَلَةِ الَّذِيْ لِلْفَاصلِ الْاَجْنَبِي (فِيْهَا رِوَاسِي) جَبَالًا لَوَاتٍ (مِنْ فَوْقِهَا وَيَبَارِكُ فِيْهَا) بِكَرَّةِ الْمَاءِ وَالزَّرْعِ وَالضَّرْعِ (وَوَقَدَ) قَسَمَ (فِيْهَا اقْوَامُهَا) لِلنَّاسِ وَالْبِهَائِمِ (فِي) تَمَامٍ (اَرْبَعَةً اَيَّامًا) اَيُّ الْجَمَلِ وَمَا ذَكَرَ مَعَهُ فِيْ يَوْمِ الْاَلْثَلَاثِ وَالْاَنْبَاءِ (سَوَامٍ) مَنْصُوبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ اَيُّ اسْمُوتِ الْاَرْبَعَةِ اسْمَاءٌ لَا تَزِيْدُ وَلَا تَقْتَرِبُ (لِلْمَسْأَلِيْنَ) عَنْ خَلْقِ الْاَرْضِ بِمَا فِيْهَا (اَسْتَوَى) قَصْدٌ (اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دَعَا) بَخَارٍ مَرْتَضٍ (فَقَالَ لَهَا) وَلِلْاَرْضِ اَنْتِ) اِلَى مُرَادِيْ مَعْنَا (طَوَّعَهَا اَوْ كَرَّهَا) فِي مَوْضِعِ الْحَالِ اَيُّ طَائِعَتِيْنِ اَوْ مَكْرَهَتِيْنِ (قَالَتَا اَتَيْنَا) بِعَنْ فِينَا (طَائِعَتِيْنِ) فِيْهِ تَغْلِيْبُ الْمَذْكُورِ الْعَاقِلِ اَوْ نَزَلْنَا لِنُخَاطِبَهُمَا مَنْزِلَةً (فَقَضَاهُنَّ) الصُّبْحُ يَرْجِعُ اِلَى الشَّيْءِ لِاَنَّهَا فِيْ عَشْتَى الْجَمْعِ الْاَلَةِ اِلَيْهِ اَيُّ صَبْرًا (سَبِّحْ سَمَاءَاتٍ فِيْ يَوْمِيْنٍ) الْخَمِيْسُ وَالْجُمُعَةُ فَرُغَ مِنْهَا فِيْ آخِرِ سَاعَةٍ مِنْهُ وَفِيْهَا خَلَقَ آدَمَ وَلِلَّذِيْ لَمْ يَمْلِكْ هُنَا سِوَاءَ وَوَاقِفٌ مَا هُنَا اَيَّاتُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (وَاَوْحَى فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا) الَّذِيْ اَمْرُ بِهِ مِنْ فِيْهَا مِنَ الطَّاعَةِ وَالْعِبَادَةِ (وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْهِرٍ) بِجُجُومٍ وَحَفَظًا) مَنْصُوبٌ بِمَعْلَمِهِ الْمَقْدَرِ اَيُّ حَفَظَتِهَا مِنْ اسْتِرْقَاقِ الشَّيَاطِيْنِ السَّمْعَ بِالشَّهَبِ (ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيْزِ) فِيْ مَلِكِهِ (الْعَلِيْمِ) بِخَلْقِهِ (فَإِنْ اَعْرَضُوا) اَيُّ كُفَّارِ مَكَّةَ عَنْ الْإِيْمَانِ بَعْدَ هَذَا الْيَمَانِ

﴿فقل أنذر تكلم﴾ خوفكم (صاعقة مثل صاعقة عاد و ثمود) عذابا يهلككم مثل الذي اهلكهم (إذا جاءتهم الرسل من بين أيديهم ومن خلفهم أي مقلین عليهم ومدبرین عنهم فكفروا كما ساءت الإهلاك في زمنه فقط (أ) أي بأن (لَا تُبْصِرُوا إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ عَلَيْنَا مَلَكًا فَإِنَّا نَمُوتُ بِهِمْ) على زعمكم (كافرون) فأما عاد فاستكبروا في الأرض بغیر الحق وقالوا لما خوفوا بالمداب (من أشد منا قوة) أي لا أحد كان واحدكم يقطع الصخرة العظيمة من الجبل يجعلها حيث يشاء (أولم يروا) يعلموا (أن الله الذي خلقهم هو أشد منهم قوة) وكانوا بآياتنا (المعجزات (يمجدون) فأرسلنا عليهم (محصروا) باردة شديدة الصوت بلا مطر (في أيام محضات) بكسر الحاء وسكونها مشنومات عليهم (لننقيهم عذاب العزى) الذل (في الحياة الدنيا) ولعذاب الآخرة (أعزى) أشد (وهو لا ينصرون) بمنعهم عنهم (وأما ثمود فهدىناهم بينا لهم طريق الهدى (فأستحيوا العصي) اختاروا الكفر (على الهدى) فأخذتهم صاعقة العذاب الهون (المهين (مما كانوا يكسبون) (ونعينا) منها (الذين آمنوا وكانوا يتقون) الله

توجه: تاسو ورته او وایچ چی آیا تاسو د هغه الله نه انکار کوئ؟ او د هغه سره شریک جوړوئ، چا چی زمکه په دوؤ ورغو کښې جوړه کړې ده، یعنی د اتوار او گل په ورځ تفکره کښې د دویمې همزې تحقیق و تسهیل سره، او په دواړو صورتونو کښې ددوی په مینځ کښې الف داخلولو سره، د ټولو جهانونو مالک هم هغه دې، عالمین د عالم جمع ده، او هغه د الله نه علاوه دې، عالمین عالمه مختلف انواع کیدو د وجې نه جمع او ذوی العقول ته، په غیر ذوی العقول باندې غلبه ورکولو د وجې نه په یاه او نون سره راوړې شوې دې. او هغه په زمکه کښې ددې د پاسه کلک غرونه کیځودل، دا جمله مستلغه ده، ددې عطف په الذی صله باندې فصل بالاجنبی د وجې نه جائز دې، او په دې کښې ټی د اویو او د پټی، پټی ورکولو والا خناورو په ذریعه برکت ورکړو، او په دې کښې د اوسیدونکو انسانانو او خناورو روزی تجویز هم په دې زمکې کښې اوکړو، مکمل څلور ورغو کښې یعنی جل جمال و تقدیر اقواته ټول په څلورو ورغو کښې، او جعل سره چې کوم مذکور دې یعنی تقدیر اقوات هغه په دوؤ ورغو کښې، او هغه د نهې او چارشنبې ورځې دی، (دغه شان جعل او تقدیر ملاویدو سره څلور ورځې پورا شوې) سوا ده مصدریت د وجې نه منصوب دې، یعنی څلور ورځې پوره، نه کمې او نه زیاتې، د لوه و ما هېواد تخلیق په باره کښې حصر معلومونکو د پاره بیا اسمان طرف ته متوجه شو، او هغه لوه پې یعنی اوچت براس وو، الله دې ته یعنی اسمان او زمکې ته او فرمائیل چې تاسو دواړه تابعدارې اوکړئ، خدا د مراد کوم چې ستاسو نه دې، په خوشحالی سره یا په زیردستی سره، په محل کښې د حال دې، یعنی حال دا دې چې تاسو دواړه په خوشحالی سره راشئ، یا نا خوښی سره، دواړو اووئیل سره

د هغه څیزونو نه چې په مونږ کېنې دی، مونږ په خوشحالی سره حاضر یو، په دې کېنې مذكر ذوی العقول ته غلبه ورکړې شوې ده، یا دې دواړو لره د خطاب د وجې نه د ذوی العقول په درجه کېنې اچولې شوی دی، نو په دوو ورځو کېنې ئې اووه اسمانونه جوړ کړل، د زیارت او د جمعې په ورځ باندې، د جمعې په آخری وخت ددې د تخلیق نه فارغ شو، او هم په هغه ورځ ئې آدم عليه السلام پیدا کړو، او هم دې وجه نه ئې دلته مکمل ورځ اونه فرمائيله، **فَقَضَيْنَا كُنْهَ كُنْهَ** ضمیر السماء طرف ته راجع دې، ځکه چې سماء د ما یوډل په اعتبار سره جمع ده، یعنی اسمان ئې (اووه اسمانونه) جوړ کړل، ددې تاویل نه پس کوم چې دلته دې، هغه د هغه آیتونو مطابق شو چې په هغې کېنې د زمکې او د اسمان په شپږ ورځو کېنې د پیدا کولو ذکر دې، او په هر اسمان کېنې ئې د هغې مناسب حکم اولېږلو هغه حکم چې د هغې په دې کېنې اوسیدونکو خلقو ته حکم اوشو، او هغه حکم تابعداری او عبادت دې، او مونږ د دنیا اسمان ته په ستورو باندې نیاسته ورکړو، او حفاظت مو اوکړو، حفظاً د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې، تقدیری عبارت دا دې **حفظناها حفظاً من استراق العماطین** **العم** باللهبه یعنی مونږ د شهاب په ذریعه د اسمانونو د شیطانانو په پټه د خبرو د اوریدو نه حفاظت اوکړو، دا منصوبه جوړول په خپل ملک کېنې د غالب او د خپل مخلوق نه د خبردار ذات ده، اوس که ددې بیان نه پس هم کفار مکه دایمان نه مخ اړوی نو ورته اووایه چې **معه** تاسو د هغه سخت عذاب (د اسمانی عذاب) نه یروم، کوم به چه د عادیانو او شومدیانو د سکت عذاب په شان وی یعنی د هغه عذاب نه مو یروم، چې تاسو به هلاک کړی، او هغه به د هغه عذاب په شان وی کوم چې هغوی هلاک کړې وو، کله چه دوی ته د مخکېنې اوروستو نه هم پیغمبران راغلل، یعنی یو بل پسې، نو دې خلقو انکار اوکړو، کوم چې به زراشی، او په عذاب سره، هلاکت د حضور ﷺ په زمانه کېنې اوشو، نه چه د هغوی ﷺ نه پس، چې تاسو د الله نه سواد بل چا بڼدگی مه کوئ، نو هغوی جواب ورکړو چې که مونږ پروردگار غوښتل، نو فرشتې به ئې رالېږلې وې، مونږ خو ستاسو د رسالت نه (چه ستاسو په خیال کېنې تاسو ته رسالت ملاوو دې) انکار کوو، نو عادیانو په ناحقه سره په زمکه کېنې سرکشی شروع کړه، او چې کله دوی اویرولې شول، نو خبرې ئې شروع کړې چې زموږ نه زیات طاقت وړ څوک دې؟ یعنی څوک هم نشته، او په دوی کېنې به یو کس د غر یو غټ کانږې په یواځې اوچتولو، او کوم طرف ته چې به ئې غوښتل هلته به ئې کیځودو، آیا دوی ته دا پته نشته، چې کوم الله دوی پیدا کړي دی هغه ددوی نه زیات طاقت وړ دې، او هغوی آخر پورې زموږ د آیتونو یعنی د معجزو انکار کولو، نو په آخر کېنې مونږ په دوی باندې یو تیویځ او سخت اواز بغیر د باران نه، طوفان په ورځو منهو سو کېنې اولېږلو د حاء په کسرې او سکون سره، یعنی ددوی د پاره په نا مبارکه ورځو کېنې چې دوی ته دنیا په ژوند کېنې د ذلیل عذاب مزه



اوٹھکرو، او یقین اوساتہ چہ دآخرت عذاب ددی نہ زیات شرمونکھی دی، او ددوی دہ عذاب نہ بیج کرلو سرہ بہ مدد نہ کپی، پاتہ شو ٹھود، نو مونہ ہم ہغوی تہ لار اوٹھودلہ، یعنی د ہدایت لار مو د ہغوی د پارہ واضعہ کرہ، بیا ہم ہغوی روندوالہ یعنی کفر د ہدایت پہ مقابلہ کنبی خوش کرو، چہ د ہغی د وجہ نہ دوی د ذلت سختی چہ عذاب ددوی د عملونہ وجہ اوٹیول، او مونہ ددی اواز نہ ایمان والاود اللہ نہ ویریدونکولرہ بیج کرل۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** ائتکم : پہ دہ کنبی خلور قراتونہ دی، خو د مفسر علام ددی عبارت نہ دوه معلومی، اولہی ہمزہ خو ہمیشہ محقق وی، البتہ پہ دویمہ کنبی تحقیق وتسہیل دوارہ جائز دی، پہ دوارو صورتونو کنبی د دوارو ہمزو پہ مینخ کنبی الف داخلولہ سرہ، دا دوه قراتونہ شول، حالانکہ د ترک ادخال پہ صورت کنبی دوه قراتونہ نور ہم دی، دغہ شان خلور قراتونہ دی، مفسر علام کہ د وتوکہ اضافہ کرہ و نو مذکورہ خلور وارہ صورتونو تہ بہ اشارہ شوہ و، اصل عبارت داسی پکار دی، وادھال الف وتوکہ (ای ادھال) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**قوله:** ائتکم لتکفرون: ہمزہ د استفہام انکاریہ دہ، (ان) او لام د تاکید د پارہ دی، ہمزہ د صدارت د کلام د مطالبی د وجہ نہ مقدم کرہ شوہ دہ، (کم) د (ان) اسم دی، لام د تاکید د پارہ دی، تکفرون جملہ د (ان) خبر دی، او مفعول پہ تکفرون باندی عطف دی۔

**قوله:** لہ: د مفعول مفعول ثانی کیدو د وجہ نہ محلاً منصوب دی، او انداداً مفعول اول دی، (ذلک) مبتدا دہ، ددی مشارالیہ الذی دی، د خپلی صلی سرہ د متصف کیدو پہ اعتبار سرہ، (مراد ترے اللہ تعالیٰ دی)

**قوله:** وجعل فیہا رواسی: د صحیح قول مطابق واؤ عاطفہ دی، او د جعل عطف پہ خلق باندی دی، خو ابوالبقاء وغیرہ د واؤ د عاطفہ کیدو نہ انکار کرہ دی، او واؤ استینافیہ منلو سرہ نہ کلام تہ مستانف وٹیلی دی، د انکار وجہ نہ دا بیان شوہ دہ، چہ کہ د جعل پہ خلق باندی عطف او کرہ شی نو الذی د اسم موصول لاندی راتلو د وجہ نہ د صلہ جز، شی، او دا جائز نہ دہ، خکہ چہ و بجعلون لہ، الخ جملہ معترضہ دہ، او د صلی د تام کیدو نہ مخکنی پہ مینخ د صلی کنبی فصل بالاجنبی جائز نہ دی، بعضی حضراتو د جعل عطف پہ خلق باندی جائز وٹیلی دی، او د ابوالبقاء د انکار جواب نہی دا ورکرہ دی چہ د دوؤ عطف شوہ جملو پہ مینخ کنبی راتلونکي جملہ معترضی پشان دہ، او د دوه معطوف جملو پہ مینخ کنبی د جملی معترضی راتلل کثیر الوقوع دی، لہذا صحیح خبرہ دا دہ چہ پہ خلق باندی د جعل پہ عطف خہ اعتراض نشته، (اعراب القرآن)

**قولہ:** نفی یومین: ای فی مقابلہ یومین خک کہ چې د یوم وجود د نمر د طلوع او غروب سره راځی، او د نمر هغه وخت وجود نه وو، نو د یوم وجود به څنگه وو.

**قولہ:** جمع لاختلاف انواعه:

**فائده:** د مذکورہ عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی

**سوال:** عالم اسم جنس دې، چې د هغې اطلاق ماسوا د الله نه په هر څیز باندې کیږی، او د جمع د پارہ کم از کم درې افراد ضروری دی، حالانکه عالم یو دې؟

**جواب:** د عالم چونکه انواع مختلف دی مثلاً عالم ملانکه، عالم دنیا، عالم آخرت، عالم انس، عالم جن، وغیرہ اختلاف د انواعو په اعتبار سره العالمین نې جمع راوړو

**قولہ:** تقلیباً للعقل: ددې عبارت نه هم د یوې شبېهي جواب کول مقصود دی.

**تبیہ:** عالم د ذوی العقول او غیر ذوی العقول دواړو مجموعه ده او په عالم کښې اکثریت د غیر ذوی العقول دی، لہذا ددې جمع په یاء او نون سره راتلل نه دی پکار، ځکه چه په یاء او نون سره د ذوی العقول جمع راځی.

**جواب:** په عالم کښې اگرچې د ذوی العقول په مقابلہ کښې د غیر ذوی العقول تعداد زیات دې، خو عقل یو داسې قیمتی څیز دې چې په ټولو صفاتو باندې غالب او اوچت دې، ددې صفت په مقابلہ کښې ټول صفتونه بې کاره دی، په دې وجه د ذوی العقول د کم والی باوجود په غیر ذوی العقول باندې غلبہ ورکړې شوه او یاء او نون سره نې جمع راوړې ده.

**قولہ:** وجعل مستأنف ولا یجوز عطفه: ددې تحقیق برہ تیر شوې دې.

**قولہ:** نفی تمام اربعة ایام: دوه ورځې مخکښې، چې په هغې کښې د زمکې د تخلیق ذکر وو، او دوه ورځې روستو چې په هغې کښې د د تقدیر اقوات (رزق ذکر دې، دغه شان د دواړو په شریکه څلور ورځې شوې، نه چې صرف د اقواتو یعنی د رزق د تقدیر څلور ورځې، ځکه چې مخکښې تخلیق د سم معمول ذکر راوان دې، او د هغې د تخلیق وخت هم دوه ورځې وئیلې شوی دی، که د تقدیر اقوات وخت څلور ورځې او منلې شی څنگه چې په ظاهره معلومیږی، نو د ورځو د تخلیق ټول تعداد به اته ورځې شی، حالانکه په نورو ایتونو کښې شپږ ورځو کښې د ټول کائنات د تخلیق صراحت دې، مثلاً خلق السموات والأرض فی سعة ایام.

**قولہ:** سوا: منصوب علی المصدریه سوا د فعل محذوف استوت مصدر بلفظہ کیدو د وجه نه منصوب دې، او جمله د ایام صفت دې،

**قوله:** للسائلين: ددې تعلق سواء سره دې، اې مسعوبه للسائلين اې جواب السائلين لهېا سواء لا ټيږ مسائل برباد ولا نقص، (صاوي) بعضې حضراتو د للسائلين تعلق محذوف سره گرځولې دې، تقديري عبارت دا دې هذا الصبر للسائلين، (توهم الأرواح)  
**قوله:** ثم استوى إلى السماء:

**سوال:** ددې نه معلومېږي چې د اسمان تخليق د زمکې د تخليق نه پس دې، او د الله تعالى قول والارض بعد ذلك دحما نه ددې عکس معلومېږي، چې د زمکې د تخليق نه د اسمان تخليق مخکېنې دې؟

**جواب:** د الله تعالى قول والارض بعد ذلك دحما نه مراد د زمکې خورول دی، يعنی د زمکې د مادې تخليق د اسمان د تخليق نه مخکېنې دی، خو د زمکې خورول روستو دی، لهذا هيڅ اعتراض نشته،

**قوله:** مرادي: يعني تأليف السماء وتأليف الارض، کوم چه خما مراد دې دهغې پورا والې او کړي  
**قوله:** طأعين: فيه تقلب المذكر العاقل، العلم

فائدة: ددې عبارت مقصد د يوې شېبې جواب کول دی،

**شبه:** ارض او سماء د لا يعقل کيدو د وجې نه د واحد مؤنث په حکم کښې دی، لهذا طائعتن وثيل پکار وو؟

**جواب:** ارض او سماء اگر چې مؤنث دی، خو دا دواړه په ذوی العقول او غير ذوی العقول دواړو باندې مشتمل دی، لهذا د ذوی العقول د فضيلت د وجې نه په غير ذوی العقول باندې غلبه ورکولو سره جمع مذكر راوړې شوې دې.

**قوله:** او نزلتاً: د مذکوره اعتراض دويم جواب دې،

ددې جواب خلاصه داده چې انتيا وثيلو سره چې کله زمکه او اسمان مخاطب جوړ کړې شو نو گويا چې هغه د ذوی العقول په درجې ته راغلل، ځکه ددې جمع په ياء او نون سره راغلې ده، دغه مطلب دې د مفسر <sup>بوتله</sup> د قول اولول لفظاً بهما ملازمه.

**قوله:** لانها في معنى الجمع: ددې عبارت د زياتولو مقصد د يوې شېبې جواب کول دی

**شبه:** فقهين ددې ضمير السماء طرف ته راجع دې کوم چې د واحد مؤنث په حکم کښې دې، لهذا ددې مقتضى دا وه چې لفظها نې وثيلې وې؟

**جواب:** دفع خلاصه داده چې سماء د قضا او تصيير نه پس اووه جوړ شول لهذا د مايؤل په اعتبار سره جمع منلو سره فقهين د جمع مؤنث صيغه راوړې ده.

**قوله:** الاثلة اليه: دا د آل بؤل نه اسم فاعل صيغه ده، واپس کيدونکې.

**قوله:** وافق: وافق فعل ماضی، د (ما هنا) ددی فاعل، آیات د وافق مفعول.

**قوله:** امرها الذي امر به من لها من الطاعة والعبادة: امرها پہ ترکیب اضافی سرہ، موصوف الذی، موصول امر فعل ماضی مجهول، بہ د امر متعلق، من موصولہ، فیہا د موجود سرہ متعلق صلہ، موصول صلہ د امر نائب فاعل، فعل خیل د فاعل او نائب فاعل مبین من بیانیہ والعبادۃ معطوف معطوف علیہ دالذی مبین بیان، مبین دخیل بیان سرہ د امرها صفت، موصوف صفت جملہ، او د لوی مفعول بہ.

**قوله:** شخب: د شخب جمع ده، د اور شعلہ، رویشانہ ستوری.

**قوله:** ان: پہ دې کښې درې وجې کیدې شی، ① مخففه عن المثقله، په دې صورت کښې ضمیر شان به اسم محذوف وی، ای انه لا تعبدوا ② مصدره ناصب للمصارف، لانامیه ③ مفسره ځکه چې همیہ الرسل د قول احتمال لری، ځکه چې ان مفسره د پاره ضروری ده چې ددې نه مخکښې قول یا د قول هم معنی یا په قول باندې دلالت کونکې یو لفظ وی، که د همیہ الرسل دلالت په قول باندې اونه منلې شی، نو ان تفسیریه منل به صحیح نه وی.

**قوله:** وکانوا پایتناً: ددې عطف په فاستکبروا باندې دې.

**قوله:** صرصر، صر: گرمه هوا، زهریله هوا، علامه خازن بغدادی لیکي چې په صر کښې دوه جہتونه دی ① د اکثر مفسرینو او د اهل لغت قول دادې چې صر سختې یخنۍ ته وائی، حضرت ابن عباس او قتاده رضی اللہ عنہما وغیرہ هم دا وئیلی دی، ② گرم هوا کومه چې هلاک کونکې وی، د ابن عباس رضی اللہ عنہ نه یو روایت داسې هم دې، په اهل لغت کښې د ابن انباری هم دا قول دې، قاضی بیضاوی وئیلې دی چې ددې اطلاق د یخې هوا د پاره شائع (عام) دې، لکه صر صر، دا په اصل کښې مصدر وو، کوم چې د صفت په توگه باندې مستعمل دې، (لغات القرآن ملخصاً) مفسر علام بارد رحمۃ اللہ علیہ الصوت وئیلو سرہ دواړو معنو لره جمع کړې.

**قوله:** مشنوب: دا د سعید ضد دې. منحوس، نامبارک

**قوله:** ولعذاب الاخرة اعزى: اهری په اصل کښې د معذب صفت دې، عذاب طرف ته د مبالغې په توگه استناد مجازی دې، ځکه چې عذاب د رسوائی سبب دې، نه چې پخپله رسوائی، ذکر د سبب او مسبب مراد دې.

**قوله:** بینا لهم طریق الهدی: دا دجملې فہمناهم تفسیر دې، ددې مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی، چې دلته د هدایت نه مراد (إرشاد الطريق) دې، نه چې (إصلاح إلى المطلوب).

**قوله:** منها: ہی من الساعة التي لولت بهم

## [ایاتونہ: ۱۹-۲۵]

(و) اذکر (یوم محشر) بالیاء والنون المفتوحة وضم الشین وفتح الهمزة (أعداء اللہ) إلى النار فہم یوزعون (یا قافون) حتی (إذا ما) زائدہ (جامعاً) شہد علیہم سمعہم وأبصارہم وجلودہم عما كانوا یعملون) (وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا أنطقنا اللہ الذی أنطق کل شیء) ای اراد نطقہ (وهو خلقکم أول مرة) والیہ ترجعون) قیل ہو من کلام الجلود وقیل ہو من کلام اللہ تعالیٰ کالذی بعدہ وموقعہ قریب مما قبلہ بان القادر علی إنشائکم ابتداءً وإعادتکم بعد الموت أحياء قادر علی إنطاق جلودکم وأعضائکم) (وما کنتم تستترون) عن ارتکابکم الفواحش من (أن یشهد علیکم سمعکم ولا أبصارکم ولا جلودکم) لأنکم لم توتقوا بالبعث (ولکن ظننتم) عند استارکم (أن اللہ لا یعلم کثیراً مما تعملون) (وذلكم) مبتداً (ظنکم) بدل منہ (الذی ظننتم بربکم) نعم والخبر (أرداکم) ای اهلكکم (فأصبحتم من الخاسرین) (فإن یصبروا) علی العذاب (فالنار مثوی) ماوی (لہم وإن یستعذبوا) یطلبوا العسی ای الرضا (فما ہم من المحتبیین) المرضیین (وقیضنا) سبباً (لہم قرناً) من الشیاطین (فزینوا لہم ما بین أیدیہم) من امر الدنیا والآخرۃ (الشہوات) (وما علمہم) من امر الآخرۃ بقولہم لا بعث ولا حساب (وحق علیہم القول) بالعذاب (وهو (الأملاں) جہنم) الآیۃ (فی) جملة (أمر قد غلت) هلکت (من قبلہم من الجن والإنس) (انہم كانوا خاسرین)

توجہ: او ہفہ ورخ زیادہ کرہ چي کلہ بہ د اللہ دشمنان جہنم طرف تہ راجع کرې شی، بہ یحشر کنبی یاء او نون مفتوح، او د شین پہ ضمی سرہ، او د (اعداء) د آخری ہمزی پہ فتحی سرہ نو هغوی بہ جمع کرې شی، تردې چي کلہ هغوی جہنم تہ نزدې راشی، ددوی خلاف بہ ددوی غوږپونہ او ددوی سترگې او ددوی خرمنې ددوی د بد عملونو گواہی ورکړی، دا خلق بہ خپلو خرمنو تہ وائی چي تاسو زمونږ خلاف ولې گواہی ورکړه، هغوی بہ جواب ورکړی چي مونږ تہ هغه اللہ د خبرو طاقت راکړې دې، چا چي هر خیز تہ چا تہ چي نې او غوستل د وئیلو طاقت ورکړو، هغه تاسو پہ اول ځل باندې پیدا کړئ، او ہم د هغه طرف تہ بہ وایس کیږئ، وئیلی شوی دی، چي دا (وهو خلقکم اول مرة) (الغ) د خرمنو کلام دې، او وئیلی شوی دی چي د اللہ تعالیٰ کلام دې، څنگه چي راروان آیت (وما کنتم تستترون) (الغ) د اللہ کلام دې، او د اللہ د کلام دا موقع ماقبل (یعنی انطقنا اللہ) لره قریب الفہم کولو د پارہ، پہ داسې طریقہ چي کوم ذات تاسو لره پہ اول ځل پیدا کولو او د مرگ نہ پس پہ دوبارہ ژوندی کولو باندې قادر دې هغه ستاسو خرمنو او اعضاؤ تہ د خبرو طاقت ورکولو باندې ہم قدرت لرونکې دې، او تاسو د گناہونو کولو پہ وخت د هغه نہ د پتیدو ضرورت نہ گنرلو څکه چي تاسو بہ پہ دې خبرہ باندې یقین نہ ساتلو، چي پہ تاسو باندې ستاسو غوږپونہ ستاسو سترگې او ستاسو خرمنې ستاسو خلاف گواہی ورکوی، خو تاسو گناہونہ د خلقو نہ د پتولو پہ وخت دا گنرل چي تاسو څه کوئ پہ هغې کنبې د ډیرو کارونو نہ اللہ نہ خبریږی، ستاسو ہم دغې بد گمانئ کومه چي تاسو د خپل رب نہ

کہو، تانہو ہلاک کریں، ذلکم مبتدا، ظنکم ددی نہ بدل دیں، د بدل صفت او د مبتدا خبر لڑکھ دی، لڑکھ ای اہل لکھ او پہ آخر کنبی تاسو د تاوانیانو نہ شوی، اوس کہ دوی پہ عذاب باندی صبر او کری، نو بیا ہم ددوی عذاب جہنم دی، او کہ دوی خوشحالی حاصل او غواری، نو دوی بہ د خوشحالی حاصلونکی نہ وی یعنی خوشحالی حاصلولہ نشی، او د شیطانانو نہ مونہ ددوی عذاب ملگری مقرر کری دی چہ ہفوی ددوی مخکینی او روستو عملونہ یعنی د دنیا عملونہ او د خوشاتو تابعداری، او د آخرت پہ بارہ کنبی یعنی ددوی قول (عقیدہ) لایست ولا حسابہ ددوی پہ نظرونو کنبی بنائستہ کری دی، دداسی خلقو پہ حق کنبی د اللہ قول یعنی د عذاب وعدہ، او ہفہ لاملفن جہنم (الانہ) دہ پورہ شوہ، حال دا چہ کوم امتونہ ددوی نہ مخکینی جنات او انسانان ہلاک شوی دی، بی شکہ ہفوی ہم پہ تاوان کنبی وو۔

### د قیوداتو فوائد اوتسہیل

قوله: :نحشر: جمع متکلم، د نون پہ فتحی او د شین پہ ضمی سرہ، پہ دی صورت کنبی بہ د اعداء آخری ہمزہ مفعول کیدو د وجہ نہ منصوب وی، دویم قرامت کوم چہ مفسر علام د شہرت د وجہ نہ پربینی دی، ہفہ د ہمرد یاء پہ ضمی او د شین پہ فتحی سرہ، مضارع واحد مذکر غائب مجہول، پہ دی صورت کنبی بہ د اعداء آخری ہمزہ د نائب فاعل کیدو د وجہ نہ مرفوع وی۔

قوله: :الی النار: ای الی موقف الحساب

قوله: :یساقون: قاضی بیضاوی د یوزعون تفسیر پہ ہمیں لوطم علی لوطم سرہ کری دی، خو مقصد د دوارو یو دی۔

قوله: :یوزعون: لام (ن) نہ جمع مذکر غائب مجہول، دوی بہ جمع کری شی، یعنی مخکینی والا بہ ایسار شی چہ تول یو خانی لار شی، پہ دی سرہ د کثرت طرف تہ ہم اشارہ دہ۔

قوله: :یستعینوا: جمع مذکر غائب مضارع مجزوم، استعتاب استعمال نہ د صاحب کشف تفسیر زیات واضح دی، علامہ محلی ہم دا اختیار کری دی، یعنی کہ دوی د اللہ د رضامندی طلب او کری یعنی پہ دی خانی کنبی استعتاب د عتبی نہ ماخوذ دی، نہ چہ د اعتاب نہ، خکہ چہ دا خلق د اللہ د رضامندی طلب د بل چا نہ نہ، بلکہ خپلہ د اللہ نہ بہ نہی کری۔

قوله: :لہمنا: ای ہمانا ولہما ماضی متکلم معروف، مصدر تقیض (تفعیل) مادہ قہض قہض پہ معنی د (اندی پوستکی،) چونکہ د اندی پوستکی د اندی سرہ یو خانی

لکھیلے وی، نو دغه مناسبت سرہ دتھیں معنی یو خانی لگول، مسلط کول.

قوله: فی امری معنی ہم ہم کیدی شی، د علیہم د ضمیر مجرور نہ حال دی، ای کانین  
مہ حملہ امر

قوله: من ان یشہد علیکم: دا دی خبری تہ اشارہ دہ، چہ یشہد د نزع خافض د وجہ نہ  
منصوب دی، او ہفہ مخالف من دی، خکہ چہ تستترون متعدی بنفسہ نہ دی.

قوله: عند استتارکم: ای من الناس ای مہ عدم استعارہ من اعضاءکم، د اعضاؤ نہ د  
استتار صرف ہم یو صورت دی چہ دی فعل لہہ پریںمودلی شی.

قوله: فان یصبروا:

سوال: ہر کلہ چہ د مشرکینو د پارہ خلود فی النار پہ ہر حالت کنبہی دائمی او لازمی  
دی، کہ دوی صبر کوی او کہ نہ کوی، نو بیا د ان یصبروا سرہ د مقید کولو خہ وجہ دہ؟

جواب: پہ آیت کنبہی حذف دی، تقدیری عبارت دا دی فان یصبروا اولاً یصبروا فان النار موی  
لہم د علم او شہرت د وجہ نہ مقابل حذف کرے شو، خکہ چہ کلہ د صبر پہ صورت کنبہی  
جہنم خانی وی نو د نہ صبر کولو پہ صورت کنبہی بہ خامخا وی.

قوله: فیضنا لہم: ای للقریش لہذا فی امم ونبیل صحیح شول.

[ایاتونہ: ۳۶-۳۷]

وقال الذين كفروا عند قراءة النبي صلى الله عليه وسلم لا تصعبوا هذا القرآن والغوا فيه انتم باللفظ  
ونحوه وصيحو في زمن قراءته (لعلكم تغلبون) فيسكت عن القراءة قال الله تعالى فيهم (فلننزيقن  
الذين كفروا عذاباً شديداً ولنجزينهم أسوأ الذي كانوا يعملون) أي أفح جزاء عملهم (ذلك) العذاب  
الشديد وأسوأ الجزاء (جزاء أعداء الله) بتحقيق الهمزة الثانية وإبدالها واوا (النار) عطف بيان للجزاء  
المخبر به عن ذلك (لهم فيها دار الخلد) أي إقامة لا النقال منها (جزاء) منصوب على المصدر بفعله  
المقدر (بما كانوا يأتون) القرآن (بمجدون) وقال الذين كفروا في النار (ربنا أرتنا للذين أضلنا من الجن  
والإنس) أي إبليس وقابيل من الكفر والقتل (نجهلها تحت أقداسنا) في النار (ليكونا من الأسفلين) أي  
أشد عذاباً منا (إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا) على التوحيد وغيره مما وجب عليهم (تتنزل عليهم  
الملائكة) عند الموت (أ) بأن (لا تغافوا) من الموت وما بعده (ولا تحزنوا) على ما خلفتم من أهل وولہ  
فنحن نخلفكم فيه (وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون) (نحن أولياؤكم في الحياة الدنيا) أي نحفظكم فيها  
(وفي الآخرة) أي نكون معكم فيها حتى تدخلوا الجنة (ولكم فيها ما تشين أنفسكم ولكم فيها ما تدعون)  
تطلبون (نزل) رزقا مهينا منصوب بحمل مقدرا (من غفور رحيم) أي الله

توجہ: او کافرانو ستاسو د قرامت په وخت کښې اووښل چې دې قرآن لره مه اورئ، او شور کوئ، او ددوی ﷺ قرامت په صورت کښې شور جوړوئ، کیدې شی چې تاسو غالب راشئ، او پیغمبر بیللو ته پس چې شی، الله تعالی ددې خلقو په باره کښې او فرمائیل مونږ په دې کافرانو ته یقیناً سخت عذاب ورکړو، او دوی ته به ددوی د خرابو عملونو بدله خامخا ضرور ورکړو، یعنی د دوی د عمل بدترینه بدله، ضرور به ورکړو هغه یعنی سخت عذاب او بدترینه بدله د الله د دشمنانو سزا هم دا ددوږخ اور دې، د دویمې همزې تحقیق او هغه په واو بدلولو سره، النار د الجزاء عطف بیان دې، کوم چې د ذلک مخبر به (خبر دې، په هغې کښې ددوی همیشگی کور دې، یعنی د همیشہ اوسیدلو دهغې نه بدلیل نشته، دوی ته به دا بدله زموږ د آیتونو انکار د وجې نه ورکولې شی، جزاء د خپل فعل مقدر د وجې نه منصوب دې او کافران خلق به په جهنم کښې وائی چې ای زموږ په ریه، مونږ ته د جنتو او انسانو هغه دواړه دلې اوښایه، چا چې مونږ گمراه کړو یعنی ابلیس او قابیل، چې دې دواړو د کفر او د قتل طریقه ایجاد کړه، چې مونږ هغوی د خپلو قدمونو لاندې چغږې کړو، چې هغوی په جهنم کښې د ټولو نه لاندې زموږ په اعتبار سره په سخت ترین عذاب کښې شی، واقعی کومو خلقو چې اووښل چې زموږ پروردگار الله دې، بیا توحید وغیره باندې کوم چې په دوی باندې واجب شو، کلک وو، دوی ته فرشتې د مرگ په وخت کښې دې وښلو سره راغی، چې د مرگ نه او د مرگ نه پس حالاتو ته مه ویرېږئ، او کوم خاندان چه تاسو پریښې دې په هغوی باندې غم مه کوئ، ځکه چې په دې معامله کښې مونږ ستاسو خلیفه یو، بلکه د هغه جنت زیرې واورئ، د کوم چه تاسو سره وعده کړې شوې ده، ستاسو د دنیا په ژوند کښې هم مونږ ستاسو دوستان وو، یعنی د دنیا په ژوند کښې مونږ ستاسو حفاظت او کړو او په آخرت کښې هم، یعنی په آخرت کښې به هم تاسو سره یو، تر دې چې تاسو جنت ته داخل شئ، او کوم څیز چې تاسو غواړئ او کوم څیز چې تاسو طلب کوئ (تول) به ستاسو د پاره د میلستیا په توگه د غفور او رحیم یعنی د الله د طرف ته تیار ملاوړې، رزقا، د جعل مقدر د وجې نه منصوب دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: عند قراءة النبی ﷺ: دا د قال ظرف دې، ای عند قراءة النبی، قال

قوله: والفقوا: الفقهاء دغو ته امر جمع مذكر حاضر (ن س ف) عبث او بې هوډه خبرې کول، بک بک کول.

قوله: اللفظ: شور کول، بیهوده خبرې کول، دا د لغو هم معنی دې.

قوله: ای اقامه جزاء عليهم: ددې عبارت د زیاتولو مقصد د یوې شېبې جواب کول دی،



شبه : د الله تعالى قول للمؤمنين **لما الذي كانوا يعملون** ددي نه په ظاهره دا شبه پيدا كيږي چې كافر ته به ددوي د نفس عمل د قسم بدترينه بدله وركولې شي، مثلاً كومو مشركانو چې خضور ﷺ پورې توقي كړې وي نو په آخرت كښې به هغوي پورې بدترينې توقي كولې شي. حالانكه مقصد دا نه دي؟

**جواب:** په كلام حذف د مضاف سره دي، تقديرى عبارت دا دي **للمؤمنين ما عملهم** **قوله:** العذاب الشديد **الفر:** ددي اضافي مقصد ذلك مشاراليه متعين كول دي، او مشاراليه **للمؤمنين** **لما الذي كانوا يعملون** ددي، ذلك مبتداً، اعداء الله ددي خبر، او النار د جزاء نه بدل، يا عطف بيان دي، دا هم كيدي شي، چې ذلك الامر د مبتداً محذوف خبر وي، **لما الذي كانوا يعملون** د پاره بيان وي، اول اولي دي.

**سوال:** النار د جزاء نه بدل گرځول صحيح نه دي، ځكه چې د بدل د صحيح كيدو علامت دا دي چې بدل د مبدل منه په ځاي كيځودې شي نو معنى به صحيح وي، خو دلته داسې نه ده، ځكه چې بدل د مبدل منه په ځاني باندې ايځودلو نه پس تقدير د عبارت به دا وي **ذلك النار** اعداء الله او دا صحيح نه ده، لهذا ضروري ده چې د مرجوح اعراب نه راجع طرف ته رجوع او كړې شي، او النار د هي مبتداً محذوف خبر جوړ كړې شي، يا النار مبتداً او گرځولې شي، او ددي نه پس يعنى **لهم فيها دار الخلد** ددي خبر.

**نکته:** **سوال:** **لهم فيها دار الخلد** كښې د فيها د ضمير مرجع النار ده، او د اور نه مراد د جهنم اور دي، او جهنم موصوف په صفت د هميشوالى دي، اوس د **فيها دار الخلد** مطلب دا شو چې د دار الخلد په مينځ كښې دار الخلد دي، دا **ظرفية** **لهم فيها** ده، كوم چې جائز نه دي؟

**جواب:** په كلام كښې تجريد دي، تجريد وائي د يو امر ذى صفت نه د هغې مطابق د مبالغې په توگه د دويم امر ذى صفت انتزاع كول، ځنگه چې دلته د النار نه د دار آخرت انتزاع او كړې شو ددي نوم دار الخلد كيځودلې شو، لهذا دا صحيح ده.

**قوله:** **جزاء:** د فعل محذوف د مصدر كيدو د وجې نه منصوب دي، **اي** **جزاء**

**قوله:** **بأيتنا يحسدون:**

**سوال:** بايتنا كښې بيا كومه ده؟

**جواب:** بيا خو بآء زائده ده، يا يجحدون د يكفرون معنى لره متضمن دي په دي صورت كښې بآء تعديه د پاره راوولې شوې ده.

**قوله:** **في النار:** دا د قال فاعل د الذين نه حال دي، **اي** **كلين في النار**

**هۆله:** ارنا: لواړه واحد مذکر، نا، ضمير متکلم ارنا، مراد ترې نه رؤيت بصری دی، همزه د تعديه، الی مفعول ثانی د پاره ده، ضمير د نا مفعول اول دې الذاين مفعول ثانی دې، د ارنا اصل ارئينا وو، **اين** **صدا** **لغت** **بالمصادر**، ياء حرف علت کومه چې لام کلمه ده، د فعل په حرف علت باندې مېنې کيدو د وجې نه حذف شو، دويمه همزه کومه چې عين کلمه ده ددې کسره ددې د ماقبل راء ته مو ورکړه، کومه چې فاء کلمه ده، اوس ددې وزن ارنا شو، موجوده همزه د کلمې نه ده بلکه د تعديه د باره ده.

## ٦٤ خوف او غزن هېڅې فرق

**هولنه:** لاناڅاړلواولا تخمزلوا: د راروان تكلليف د وجه نه انسان ته چې كوم كيفيت لاحق كيږي، هغې ته خوف ونييلې شي او تير شوې زمانه كېنې د يو مفيد څيز فوت كيږدو د وجه نه چې كوم كيفيت راځي، هغې ته حزن وائي.

قولته: ان اي پان: ان مصدريه دې، باء مقدر ده، تخافوا په معنى د خوف دې، اى  
تتنزل عليهم الملائكة قل ائلين لهم لا عرف عليهم ولا حزن.

**قوله: ایشوا: دایهانره امر جمع مذکر حاضر، تاسوته دی خوشخبری وی.**

قوله: نحن اولیائکم: په دې کښې دوه احتماله دي، د الله تعالی کلام هم کیدې شي او د ملائکو هم.

**قوله: نزلنا:** تدعون د ضمير نه حال دې، لږل هغه خوراک ته وائی کوم چې د مېلمه د پاره د مېلمستا په توگه تیاروي.

[۴۴-۳۳:۴]

رومن أحسن قولاً) أي لا أحد أحسن قولاً (ممن دعا إلى الله) بالتوحيد (وعمل صالحاً وقال إنني من المسلمين) (ولا استوي الحسن ولا السيئة) في جوارحهما لأن بعضهما فوق بعض (أدفع السيئة بالتي) أي بالعصاة التي (هي أحسن) كالغضب بالصبر والعجز بالحلم والإساءة بالطوبى (فإذا الذي يبتك وبينه عداوة كأنه ولي حميم) أي فيصير عدوك كالصديق القريب في محبة إذا فعلت ذلك فالذي معناه وكأنه الخير وإذا عرف لمعنى التشبيه (وما يلقاها) أي يلقى العصاة التي هي أحسن (إلا الذين صوبوا وما يلقاها إلا لأفوحظ) ثواب (عظيم) (وما) أي إذا هم لون إن الشرطية في غا الزائدة (بما غنك من الشيطان نزع) أي يصرفك عن العصاة وغيرها من الخير صارف (فأستول بالآل) بجواب الشرط وجواب الأثر محذوف أي بلغه عنك (إنه هو السهم) للقول (العليق) بالفعل (ومن آياته الليل والنهار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن) أي الآيات الأربع (إن كنتم إياه تعبدون) (فإن استكبروا عن السجود لله وحده) (فألقوا) عند ربك أي فاملاحة (يسعون) يصلون (له بالليل والنهار وهم لا

يسأمون، لا يملون ومن آياته أنك ترى الأرض خاشعة، يابسة لا نبات فيها (فَإِذَا أُنزِلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءُ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ) وَرَبَّتْ) انضمت وعلت (إن الذي أحياها لمحيي الموتى إنه على كل شيء قدير) (إن الذين يلحدون) من الحد ولحد (في آياتنا) القرآن بالكذب (لا يخفون علينا) فجانهم (أمن) يلقي في النار غير آمن يأتي أمنا يوم القيامة اعلموا ما شئتم انه مما تصلون بصيرون تهديد لهم (إن الذين كفروا بالذكر القرآن) لما جاءهم (لجانهم) (ولانه) لكتاب عزيز) منع (لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه) أي ليس قبله كتاب يكذبه ولا بعده (تنزيل من حكيم حميد) أي الله المحمود في امره (ما يقال لك) من الكذب (إلا) مثل (ما قد قيل للرسل من قبلك إن ربك لذو مغفرة) للمؤمنين (وفو عقاب أليم) للكافرين (ولو جعلناه) أي الذكر (قرآنا أعجميا لقالوا لولا هلا (فصلت) بيت (آياته) حتى نلهمها (أ) قرآن (أعجمي) نبي (عربي) استطام إنكار منهم بتحقيق الهمزة الغاية ولها ألف وإشباع ودونه (قل هو للذين آمنوا هدي) من الضلالة (وشفاهم) من الجهل (والذين لا يؤمنون في آذانهم وقل) قل فلا يسمعون (وهو عليهم عرمي) فلا يفهمونه (أو لعلك يتأذون من مكان بعيد) أي هم كالمنادي من مكان بعيد لا يسمع ولا يفهم ما ينادي به

ترجمه: او د هغه کس نه د چا خبره ښه کيدې شي چې د توحيد په ذريعه د الله طرف ته رابلل کوي، او وائي چې مخه د فرمانبردارو نه يم، نه ټولې نيکي به خپل مينځ کښې پر ابر کيدې شي او نه ټولې بدئ د خپلو افرادو په اعتبار سره ځکه چې بعضي د بعضو نه غټې وي، تاسو بدئ لره په ښه اخلاقو سره لرې کړئ لکه غصه د صبر په ذريعه، او جهالت په بردبائي سره، او بې ادبي په بخښنې سره، بيا هغه کس چې د هغه او ستا په مينځ کښې دشمي ده، داسې به شي څنگه چې د زړه ملگري، چې کله تاسو په دې باندې عمل او کړئ، نو ستاسو دشمن به په خپل محبت کښې ستا نژدې دوست جوړ شي، الذي مبتدا، کاته ددې خبر، او اذا د معنی تشبيه د پاره ظرف دې، او دا بهترين عادت هغه خلقو ته ملاوېږي څوک چې صبر کوي، او دا لوټي نصيب والا حاصلولې شي، او په اما کښې د ان شرطيه په ما زانده کښې ادغام دې که تاته د شيطان د طرفه څه وسوسه راشي که څوک تالره اړونکې «ښه» خصلت او خير وغيره نه اړوي نو د الله پناه طلب کړه، فاستعذ بالله جواب شرط دې، او جواب امر محذوف دې، او هغه بدله معك دې، يقينا هغه خبرو لره اوريدونکي او هر کار باندې پوهيدونکي دي، او د شپه ورغ نمر سپوږمي د هغه د قدرت د نښو نه دي، تاسو نمر ته سجده مه کوئ، او نه سپوږمي ته، بلکه الله ته سجده کوئ، چا چې دا ذکر شوی خلور واړه نښو لره پيدا کړي دي، که تاسو د هغه عبادت کوئ نو بيا هم که دوی د الله وحده د سجدې نه تکبر او غرور او کړي، نو هغه فرشتې کومې چې ستا رب سره دي، هغوی شپه او ورغ تسيح ييانوي، مونځ کوي او هغوی يو وخت هم سترې کيږي نه، او د هغه د قدرت د نښو نه دا هم ده چې ته زمکې لره اوچه کړه به بغير د اوبو او گياه گوري، بيا

چې کله مونږ په دې باندې باران نازل کړو، نو هغه تازه شی او حرکت شروع کړی او اوږسپږی او غځپږی، چا چې دا ژوندی کړه یقیناً هغه مهل لره هم ژوندی کونکې دې، بې شکه هغه په هر څیز باندې قدرت لرونکې دې، بې شکه کوم خلق چې زموږ په آیتونو کېنې په قرآن کېنې کوږوالې کوی دا د الخد او الخد نه مشتق دې، زموږ نه پټ نه دی، نو مونږ به هغوی ته بدله ورکړه (نو او وایه) چې څوک په اور کېنې واچولې شی هغه ښه دې یا چې هغه څوک په امن او آمان سره د قیامت په ورځ باندې راشی؟ چې څه مو زړه غواړی کوئ هغه ستاسو ټول کارونو لره گوری، دا هغوی ته دهمکې ده، کوم خلکو ته چې قرآن راوړسیدو بیا ېې هم کفر او کوږ مونږ به هغوی ته بدله ورکړو، دا ډیر عزت والایې مثاله کتاب دې، چې دې ته باطل نشی راتلې، نه ددې د مخکېنې نه او نه د روستون، نه ددې نه مخکېنې یو کتاب شته چې ددې تکذیب او کړی او نه ددې نه پس نازل کړې شوې دې، د حکمتونو والا خوښانو والا د طرف نه یعنی د الله د طرف نه چې قابل د ستاینې دې تاسو ته د تکذیب وغیره هم هغه خبرې کولې شی کومې چې ستاسونه مخکېنې رسولانو ته شوې وې، یقیناً ستارې مومنانو د پارہ معاف کونکې او کافرانو لره دردناک عذاب ورکونکې دې، او که مونږ دې قرآن لره په عجمی ژبه کېنې جوړ کړې وو نو بیا به ېې وئیل چې ددې آیتونه صفا صفا ولې بیان شوي نه دی؟ چې مونږ په دې باندې پوهیدلې، دا څه دی چې عجمی کتاب او عربی پیغمبر؟ دا د هغوی د طرف نه استفهام انکاری دې، د ثانی همزې په تحقیق سره او هغه په الف بدلولو سره، له اعراب یعنی الف داخلولو سره، او نه داخلولو سره، تاسو ورته او وایې چې دا خو دایمان والا دپاره د گمراهۍ نه هدايت او د جهل نه شفا ده، او کوم خلق چې ایمان نه راوړی د هغوی په غوږونو کېنې دروندوالې دې، یعنی بوج دې، چې د هغې د وجې نه هغوی نه اوری، او دا په هغوی باندې روڼدوالې دې، چې د هغې د وجې نه هغوی په دې باندې نه پوهیږی، دا هغه خلق دی چې د ډیر لږې نه دوی ته اواز کیږی یعنی دا خلق دهغه کس په شان دی چاته چې د لږې نه اواز کیږی خو نه هغه اوری او نه پوهیږی، چې ده ته څه وئیلې شی؟

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **ومن احسن قولا: الایة**، من استفهام انکاری دې، مبتداً مفسر علام لاحد وئیلو سره اشاره او کړه چې من استفهامیه انکاری دې، احسن خبر، قولا تمیز کیدو د وجې نه منصوب دې، عمل صالحاً جمله حالیه ده،

قوله: **فی جزئياتهما لان بعضهما فوق بعض**: ددې عبارت نه د مفسر علام مقصد په جزئیات او اجزاو کېنې فرق بیانول دی، او د فرق بیانولو مقصد یه ولاسوی السنة ولا السنة کېنې دا خودل دی چې لا ثانیه د تاسیس د پارہ ده، نه چې د تاکید د پارہ، او دا

خبره منلې شوې ده چې تاسيس د تاكيد نه بهتر دې، ځكه چې په تاكيد سره د مضمون سابق تاكيد كيږي كوم چې يو نوې علم نه دې، او په تاسيس سره نوې علم نوې فائده حاصلېږي، او نوې خبره معلوميدل د زړې خبرې د تاكيد په مقابلې كېنې بهر حال افضل او بهتر دې.

**قوله:** اننى من المسلمين: د جمهورو په نيز اننى دوه نونو سره دې، او ابن ابى عليه په يونون سره انى ونيلې دې، يعنى هغه په فخر او خوشحالي سره واټې چې مسلمان يم.

**قوله:** كانه ولي حميم: حميم گرمو اوبو ته ونيلې شى، استعمامى لغتلى په گرمو اوبو سره ټپي غسل او كړو اوس مطلقا غسل كولو ته استحمام واټى، كه په گرمو اوبو سره وى او كه په يخو، حميم گرم جوش او د زړه ملگرى ته هم واټى،

**قوله:** فاستعذ بالله: دادا له پلښك د شرط جواب دې، او د فاستعذ (امس) جواب محذوف دې، كوم چې علامه محلى يدهغه ونيلو سره ښكاره كړو،

**قوله:** پتذغتك: مضارع واحد مذكر غائب بانون تاكيد ثقيله، دا د نزع نه دې، (كه ضمير مفعول دې، تاته وسوسه راشي،

**قوله:** خلقهن: اى الالآت الاربعة

**فيه:** د خلقهن په ځاي خلقهما ډير ظاهر وو، ځكه چې د چا د پاره د سجده ذكر دې، هغه دوه دى يعنى نمر او سپوږمى، لهذا خلقهما ونيل پكار وو؟

**جواب:** نمر او سپوږمى ته د سجده نه جائز كيدو او په دوى كېنې د معبود جوړيدو صلاحيت نه كيدو د علت ددوى مخلوق كيدل دى، ځكه چې يو مخلوق كه هغه هم څومره هم مفيد او څومره لوې ولې نه وى خو د عبادت مستحق كيدې نشى، په خلقهن كېنې د جمع ضمير راوړلو سره ټپي دا او ونيل چې شمس او قمر هم د ورځ او شپې په شان مخلوق او د خلق د اثر لاندې دى.

**قوله:** ومن آياته الليل والنهار: الخ: من آياته خبر مقدم دې، لوالليل والنهار وما عطف عليه مبتدا مؤخر ده.

**قوله:** ومن آياته انك ترى الارض: من آياته خبر مقدم دې، (ان سره د مدخول نه په تاويل د مصدر مبتدا مؤخر دې.

**قوله:** يهدى لهم: په دې كېنې اشاره ده چې اعملا ما هم كېنې امر د تخيير د پاره نه دې بلكه د تهديد او دهمكښ د پاره دې، ددې قرينه عاينون بصوره.

هولو: :نجا (نجم) ددي تقدير مقصد دا وئيل دي چي د ان خبر محذوف دي، الذين كفروا د ان اسم دي.

هولو: :منهم: منهم بعلت فعل، معلى فاعل، اى منهم من قبول الابطال والتعريف

هولو: :الاعجمي: دا د مبتدا محذوف خبر دي، كوم چي مفسر علام (رح) قرآن وئيلو سره بنڪاره ڪري دي.

هولو: :اعجمي: ڪنبي ياء مبالغه في الوصف د پاره ده، لکه څنگه احمري ڪنبي ڪلام اعجمي هغه ڪلام ته وائي كوم چي په پوهه ڪنبي نه راڻي، په اعجمي ڪنبي اوله همزه استفهام انڪاري ده، په دويمي همزي ڪنبي دوه قراوتونه دي، چي هغي طرف ته علامه محلي <sup>محل</sup> يعنى همزة الثانية ولها الف بالاهباع، وئيلو سره اشاره ڪري ده، اولهي قراوت خو واضح دي، چي دواړه همزي محقق او وئيلي شي، دويم قراوت دا دي چي دويمي همزي لره په الف سره بدل ڪري، او اشباع يعنى مدطويل لازم سره اوواني، اعجمي دوهونه لفظ سقت قلم دي، يا د (دونه) تعلق قلب سره دي، اى حوت للب الف به دي صورت ڪنبي به دا د نورو قراوتونو بيان وي، ڇڪه چي د قلب په صورت ڪنبي مد لازم راڻي، نو بيا بغير د مد نه څنگه ڪيدي شي؟

پنڌه قراوتونه په ترتيب سره دا دي (١) تسهيل همزة ثالثة مع ادخال الف بين الميزتين، (٢) ابدال همزة ثالثة بالالف مع المد الطويل، (٣) تسهيل ثالثة بلا ادخال الف بين الميزتين، (٤) همزة واحدة عدية (اعجمي)، (٥) همزتين محظيين بلا ادخال الف

پاره نمبر- ٢٥ [البؤيرة]

[آياتونه: ٤٥- ٥٢]

(وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ) التَّوْرَةَ (فَاَتَّخِذَ فِيهِ) بِالْمِثْقَالِ وَالْمِثْقَالِ كَالْقُرْآنِ (وَكَلَّا كَلِمَةً سَمِعَتْ مِنْ لَدُنْكَ) بِتَأْوِيلِ الْجَنَابِ وَالْخِزَاءِ لِلْخِلَافِ إِلَى يَوْمِ الْوَعْدَةِ (لَقَدْ نَبَّأَهُمْ فِي الدُّنْيَا فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ) (وَأَتَيْنَاهُمْ أَيْنَ الْمَكِيدِينَ) بِه (لَقَدْ شَقَّ مِنْهُمْ رِيبٌ) موقع في الرية (من عمل صالحا فلنفسه) عمل (ومن اساء) فعلها (اي فطر) اساءته على نفسه (وما ريك بظلام للعبيد) اي بدي ظلم لقوله تعالى ان الله لا يظلم مظال ذرة (اليه يرد علم الساعة) متى تكون لا يعلمها غيره (وما نفخ من نفخة) وفي قراءة نفرات (من اكساب) او عيها جمع كم بكسر الكاف (لا يعلمه) (وما نقول من انقي) ولا نكفم (لا يعلمه ويومئنا ديعمران هر كافي قالوا اذنالك) اعلمناك الان (ما عنا من فهميد) اي شاهد بان لك هر كافي (وظل) غاب (عنهم ما كانوا يدعون) يعبون (من قبل) في الدنيا من الاصنام (وظنوا) ايقنوا (ما لهم من همي) مهرب من الطلب والنفي في الموحين معلق عن العمل وجملة النفي سدت مسد السمعولين (لا يسأمر الإنسان من

دعاء الخير اي لا يزال يسأل ربه المال والصحة وغيرهما (وان مسه الشمر الفقر والشدة (فطيس قنوط) من رحمة الله وهذا وما بعده في الكافرين (ولئن) لام قسم (أذقناه) آتياء (رحمة) غنى وصحة (منام) بعد ضرام شدة وبلاء (مسته ليقولن هذا لي) اي بعلمي (وما أظن الساعة قائمة ولئن) لام قسم (رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي إِنْ لِيْ عِنْدَهُ لَلْحُسْبَى) اي الجنة (فلنلعن الذين كفروا عما عملوا ولنذيقنهم من عذاب غليظ) شديد واللام في القلمين لام قسم (واذا ألقيناه على الإلسان) الجنس (أعرض) عن الشكر (ولما نبأهم) نبي عطفه مبغضاً وفي قراءة بتقديم الهمزة (واذا مسه الشر فلد دعاء عرض) كثير (قل أرايتم ان كان) اي القرآن (من عند الله) كما قال النبي (ثم كفرتهم به من) اي لا احد (أضل معن هو في شقاق) خلال (بعيد) من الحق أوقع هذا موقع منكم بهانا لحالهم (سريعهم) أي أتنا في (الآفاق) أقطار السماوات والأرض من الثمرات والنبات والأشجار (وفي أنفسهم) من لطيف الصلوة وندب الحكمة (حتى يتبين لهم أنهم) اي القرآن (الحق) المنزل من الله بالبعث والحساب والعقاب فيعاقبون على كفرهم به وبالجهالة به (أولم يكف بريك) فاعل يكف (أنه على كل شيء شهيد) بدل منه أي او لم يكنهم في صدقك ان بك لا يهب عنه شيء ما (ألا انهم في مرة) شك (من لقاء ربهم) لانكارهم البعث (ألا انهم) تعالى (بكل شيء محيط) علماً وقدره فيجازيهم بكفرهم

فوجهه: يقينا مونږ موسى عليه السلام ته كتاب "تورات" ورکړې وو، نو په هغې کښې هم د قرآن په شان تصديق او تکذيب کولو سره اختلاف او کړې شو، او که هغه خبره نه وه کومه چې ستا درب د طرف نه د مخلوق د حساب او د بدلي د قيامت د ورځې پورې روستوالی په باره د مخکښې نه مقرر شوې ده، نو په دنيا کښې به ددوی په مينځ کښې فيصله شوې وه، د هغه څيز په باره کښې دوی اختلاف کوی، دا تکذيب کونکی خلق ددې باره کښې سخت بې چينه کونکی شک کښې دی، کوم کس چې نیک عمل کوی هغه د ځان د پاره کوی او کوم کس چې گناه کوی نو د هغې ويال به هم په هغه وې، يعنی د گناهونو نقصان به هم د هغه په ذات باندې راځی، او ستا رب په بندگانو باندې ظلم کولو والا نه دې، يعنی ظالم نه دې، د الله تعالى قول ان الله لا يظلم مظلالم لره د وچې نه، د قيامت علم هم هغه طرف ته واپس کيږي، چې کله به وی، د هغه نه سوا بل چا ته پته نشته، او کومه ميوه چې د خپلو شگوفو يعنی د غلافونو نه راوځي، په يو قراعت کښې ثمرات دې، اکمام د کم جمع ده، د کاف کسرې سره، او کومه ماده چې حمل اخلي او کوم بچي چه هغه زيږوی، نو د ټولو علم هغه ته دې، او په کومه ورځ چې الله دې مشرکانو لره را او غواړي او تپوس به تري او کړي چې څما شريکان چرته دی؟ نو هغوی به جواب ورکړي چې اوس مونږ تاته عرض کوو چې په مونږ کښې څوک هم ددې دعوی کولو والا نشته، يعنی ددې دعوی کونکې چې ستا څوک شريک شته، او د کومو بتانو چې دې خلقو په دنيا کښې عبادت کولو هغه ټول به د هغوی نه غائب شی، دې صورت حال لره کتلو سره به دا خلق پوهه شی

چہ ددوی د خلاصی ہیغ صورت نشته، یعنی د عذاب نہ د تیختی ہیغ یو خای نشته، او حرف ننی پہ دوارو خایونو کنبی ① سامعاً من ھمھدو ② مالمھمن محص کنبی د عمل نہ موقوف دے، او وئیلې شوې دی چې جملہ منفیہ د دوو مفعولو قائم مقام کړې شوې ده، د ځیگرې غوښتلو نه انسان سترې کپړې نه، یعنی د خپل رب نه مال او صحت غواړی، که څه تکلیف ورته ورسی، نو د رحمت نه مایوسه او ناامیدہ شی، او کوم چې ددې نه پس دی هغه د کافر په باره کنبی دی، او قسم دې که مونږ دوی ته د یو تکلیف د سختی او مصیبت نه پس کوم چې دوی ته رسیدلې وی، د خپل رحمت یعنی د په مالدارۍ او د صحت مزه او ځکوو، نو وائی چې څه ددې حقدار ووم، یعنی دا څما د تدبیر په وجه دی، او څه گمان نه کوم چې قیامت راتلونکې دې، او قسم دې فرض کړه که څه خپل رب ته واپس هم کړې شوم نو د هغه سره هم څما د پاره ښه دې، یعنی جنت دې، مونږ به یقیناً دې کافرانو لره ددوی د عملونو نه خبر کړو، او دوی ته به د سخت عذاب مزه او ځکوو، یعنی د سخت قسم، په دوارو فعلونو کنبی لام قسمیه دې، او چې کله مونږ په جنس انسان باندې انعام کوو نو د شکر نه مخ اړوی، او طرف کوی، یعنی تکبر کولو سره یو طرف ته روان شی، او په یو قراعت کنبی په نون باندې د همزې تقدیم سره دې، او چې کله په دوی باندې مصیبت راشی نو اوږدې اوږدې دعاگانې کوی، ته ورته اووایه چې تاسو اووایئ چه که دا قرآن د الله د طرف نه وی څنگه چې محمد ﷺ فرمائی او بیا تاسو انکار او کړئ نو د داسې کس نه څوک په زیات غلطې باندې وی، چې په مخالفت کنبی د حق نه لرې لاړ شی؟ یعنی څوک هم نشته، دا (یعنی من اضل) د منکم په ځانې باندې راغلې دې، او ددوی حالت (د گمراهۍ) ښودلو د پاره ډیر زړ په مونږ خپلې نښې په آفاق عالم یعنی د زمکې او اسمان په طرفونو کنبی اوښایو، او هغه نښې ستوری، بوتی، او اونې وغیره دی، او په خپله ددوی په ذات کنبی اوښایو، کوم چې لطیف صفت، او عجیب حکمت دې، تردې چې په خپله په دوی باندې واضح شی، چې دا قرآن حق دې، د بعث، حساب او عقاب سره، نازل شوې دې لہذا ددې قرآن او ددې راوړونکی نه د انکار د وجې به دوی ته سزا ورکولې شی آیا ستا د رب د هر څیز نه خبردار کیدل کافی نه دی، بریک د یکف فاعل دې، (الله علی کل ھین ھمھد) دریک نه بدل دې، یعنی ددوی د پاره ستا د رشتنوالې باره کنبی دا کافی نه ده چې ستا د رب نه یو معمولی څیز هم پټ نه دې، خو یاد ساتئ چې دوی د خپل رب مخې ته تللو په باره کنبی د دوباره ژوندی کیدو نه د انکار په وجه په شک کنبی پراته دی، یاد ساتئ الله تعالیٰ په هر څیز د علم او قدرت په اعتبار سره احاطه کړې ده، نو ددوی د کفر به دوی ته سزا ورکړی.



### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله: عمل:** عمل فعل مقدر راویستو سره نې اشاره او کره چې فلنفسه د فعل محذوف متعلق دي، او دا هم صحیح ده چې لنفسه د مبتدا محذوف خبر وی، تقدیری عبارت به دا وی، فاعل الصالح لنفسه.

**قوله: یذی ظلم:** د یوې شېبې جواب کول دی،

**شبه:** د الله تعالی قول و ما یبطل الله الصلوة کثرت ظلم نفی خو کیږي خود نفس ظلم نفی نه کیږي  
**دفع:** ظلام صیغه د نسبت ده، نه چې صیغه مبالغه، مطلب دا دي چې د الله تعالی ظلم منسوب نه دي، څنگه تمار او خباز، کښې تمار کجهورې خرڅولو والا ته وائی، نه چې ډیر خرڅولو والا، او دغه شان خباز روتی پخولو والا ته وائی، نه چې ډیر زیات روتی پخولو والا ته، مفسر بډی ظلم سره دي جواب ته اشاره کړې ده،

**قوله: لا یعلم غیره:** په دي سره نې حصر ته اشاره او کره، کوم چې د الیه یرد د تقدیم نه مستفاد دي، گنی یرد الیه به وو،

**قوله: ما یتخرج من اکامها:** من په فاعل باندې زائد دي، په ثمره کښې دوه قراعتونه دي، او دواړه سبغیه دي، افراد په اعتبار د جنس، او جمع په اعتبار د انواعو، اکام د کم جمع ده، کهجور وغيره غلاف ته وائی.

**قوله: والنفی فی البوضعیین معلق عن العمل:** د موضعین نه مراد الفاعلین هم دي و ظنوا ما لهم من همص دي، مذکوره دواړو ځایونو کښې نفی فعل لره د لفظی عمل نه منع کوی، نه چې محلا، او دواړه فعلونه اذنک او ظنوا دي، اذنک په معنی د اعلمناک، لهذا دا د افعال قلوب نه دي، او ظنوا هم د افعال قلوب نه دي، او په افعال قلوب کښې د تعلیق عمل مطلب وی په لفظونو کښې د عمل باطلول نه چې په معنی کښې، او دا ابطال د عمل هغه وخت وی چې کله دا افعال، د استفهام یا د نفی یا د لام ابتداء نه ماقبل واقع شی، مفسر علام د اذنک تفسیر اعلمناک سره کولو کښې اشاره او کره چې اذنک د افعال قلوب نه دي.

**قوله: وقیل:** مفسر علام دا وئیل غواړی چې که مذکوره افعال معلق عن العمل او نه منلې شی نو په دواړه ځایونو کښې جمله منفيه قائمقام د دوو مفعولو به اومنلې شی، د ظنوا د مفعول اول، او د مفعول ثاني قائمقام، او د اذنک د مفعول ثاني. او د ثالث قائمقام به وی، او اولنې مفعول په اذنک کښې کاف ضمیر دي،



## [۴۲] سورة الشورى

سورة الشورى، مكية الاصل، الاحكام الايات الاربعة، ثلث وخمسون آية

سورة شوری مکی دی، سواد: قل لایالکمہ خلور آیاتونو نه، په دې کښې درې پنځوس آیاتونه دي.

[ایاتوله: ۱-۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (عسق) الله اعلم بزيادة (وگډلېك) أي مثل ذلك الإيهام (يوحى إليك) أوحى (إلى الذين) من قبلك الله، فإيل الإيهام (العزيز) في ملكه (الحكيم) في منعمه (لهم ما في السماوات وما في الأرض) ملكا وخلقا وعيذا (وهو العلي) على خلقه (العظيم) الكبير (تكاد) بالكاد (بالاء والياء السماوات ينفطرون) بالثون وعلى فزاة (بالاء) والشديد (من قوهين) أي تنشق كل واحدة فوق التي تليها من عظمة الله تعالى (والملائكة يسبحون بحمدي ربهم) أي ملاييس (للخند) (ويستغفرون لمن في الأرض) من المؤمنين (ألا إن الله هو الغفور) لأوليائه (الرحيم) بهم (وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ) الله حفيظ، مخفي (عليهم) ليجازيتهم (وما أئت عليهم بوكيل) تحمل المطلوب منهم وما غلبك إلا البلاغ (وگډلېك) مثل ذلك الإيهام (أوحينا إليك قرآنا عربيا لتنذر) نخوف (أمر القرى) ومن حولها (أي أهل مكة وسائر الناس) وتُنذِر الناس (بأيامهم) يوم القيامة تُنجم فيه الخلائق (لأريب) شك (فيه فريق) ينهم (في الجنة وفريق في السعير) النار (ولو شاء الله لجعلهم أمة واحدة) أي على دين واحد وغو الإسلام (ولكن يذلل من يشاء) في رحمته (وَالطَّالِمُونَ) الكافرون (مأله من ولي ولا نصيب) يذفع عنهم العذاب (أمر اتخذوا من دونه) أي الأصنام (أولياء) أم منقطعة بمعنى بل التي للإنفال. والهمزة للإتكا أي تسمى المتجولون أَوْلِيَاءَ (قَالَ هُوَ الْوَلِيُّ) أي الناصر للمؤمنين والفاء لمجرد العطف (وهو يحيى الموتى) وهو على كل شيء قدير

ترجمه: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دی، هم، عسق، ددې نه الله خپل مراد ښه پیژنی، دغه شان، یعنی ددې وحی د رالیږلو په شان الله چې کوم زیر دست ذات دی، په خپل ملک کښې حکمت والا دی، په خپل صنعت کښې، ستا طرف ته او ستانه مخکښې (بیغمبرانو) ته وحی رالیږی، الله د ایحاء فاعل دی، په اسمانونو او زمکه کښې چې شه دی ټول د هغه دی، د ملکیت په اعتبار سره او د تخلیق په اعتبار سره، او د مملوکیت په اعتبار سره، هغه په خپل مخلوق باندې اوچت او اوچت شان والا دی، نژدې ده چې اسمان د ږه نه اوشلیږی تکاد په تاء او یاء سره دې، (ینفطرون نون سره دې، په یو قراعت کښې د نون په ځانې تاء مع تشدید طاء سره دې، (تتطرن) یعنی په بر نوع اسمان، چې د هغې لاندې اسمان وی، د الله د عظمت د وجې نه اوشلیږی، او ټولې فرشتې د خپل رب د پاکۍ حمد سره

بیانوی، یعنی تسبیح او تحمید دواړه یوځانې کولو سره (سبحان الله وحمده) وائی، او په زمکه باندې چې کوم مومنان دی د هغوی د پاره استغفار کوی، څه یاد اوساتئ الله تعالی خپلو دوستانو لره معاف کولو والا او په دوی رحم کولو والا دی، او کومو خلقو چې د هغه نه سوا بتان لره کارساز جوړ کړی دی الله تعالی په هغوی باندې نگران دې یقینا هغوی ته به سزا ورکړی، او تاسو د هغوی ذمه دار نه یی چې د هغوی نه مطلوب حاصل کړئ، ستا ذمه داری خو صرف رسول دی او د هغه وحی په شان مونږ تاته په عربی قرآن کښې وحی کړې ده، چې تاسو مکې والا او د هغې نه گیر چاپیره خلقو لره خبردار کړئ، یعنی اهل مکه او نورو خلقو لره او تاسو خلقو لره د جمع کیدو والا یعنی د قیامت ورځې نه ویروئ، چې په هغې کښې به ټول مخلوق جمع کیږی، چې د هغې په راتلو کښې هیڅ شک نشته، په دوی کښې یوه ډله به په جنت کښې وی، او یوه ډله به په دوزخ کښې او که الله تعالی غوښتله نو دوی ټول به ټی یوامت جوړ کړې وو یعنی یو دین باندې او هغه اسلام دې، خو هغه چې چاله غواړی په خپل رحمت کښې ټی داخل کړی او د ظالمانو کافرانو حامی او مددگار څوک نشته، چې ددوی نه عذاب لرې کړی آیا دې خلقو د الله نه سوا بتانو لره کارساز جوړ کړې دې، ام منقطعه په معنی د بل دې، کوم چې د انتقال د پاره راځی، او همزه د انکار د پاره ده، یعنی چې څوک ټی کارساز جوړ کړې دې هغه کارساز نه دې، په حقیقت کښې الله تعالی دوست دې، یعنی د مومنانو مددگار دې، او فاء صرف د عطف د پاره ده، هم هغه مهولره به ژوندی کړی، او هم هغه په هر څیز باندې قادر دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** حم: عسق، بعضې مفسرینو وئیلې دی چې دا د سورۃ شوری نور دوه نومونه دی، ځکه ټی دا جدا جدا دوه ایتونه شمیر کړې دی، او بعضې حضراتو وئیلې دی چې دواړه به یو ځانې یو نوم دې، خو دنورو حوایمو موافقت او مماثلت د پاره ټی جدا جدا لیکلی دی.

**قوله:** مثل: ذلك الایحاء: ای مثل ما فی هذه السورۃ من النعال، په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې د کذلک کاف د مفعول مطلق کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې دې، ای یو ایحاء مثل ذلك الایحاء یعنی ددې سورت د ایحاء په شان ستا طرف ته دې وخت کښې وحی، رالیرې، او ستا نه مخکښو طرف ته ټی هم دغه شان وحی لیرېله،

**سوال:** د مخکښې پیغمبرانو طرف ته وحی لیرېلود پاره اوحی د ماضی صیغې استعمال پکار وو، نه چې یوحی د مضارع صیغه؟

**جواب:** د مضارع صیغه د حال ماضی د حکایت په توګه په استمرار د وحی باندې دلالت کولو د پاره استعمال شوې ده، او مضارع بمعنی ماضی ده، ځنګه چې مفسر علام اوحی

محذوف منلو سرہ اشارہ کری دہ۔

قوله: فریق منهم: فریق مبتدا، او فی الجنة ددی خبر۔

سوال: فریق نکرہ دہ، دہنی مبتدا کیدل خنکہ صحیح دی؟

جواب: مفسر علام منهم محذوف منلو سرہ اشارہ او کرہ چہ فریق موصوف دی، او ددی صفت محذوف دی تقدیر دا دی فریق کلن منهم فی الجنة لہذا اوس ددی مبتدا جو ریدل صحیح شو، ہم دا ترکیب پہ فریق فی العکس کنبی دی۔

[ایاتولہ: ۱۰-۱۹]

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ مَعَ الْكُفَّارِ (فیہ من شئ) من الدین وغیرہ (لِحُكْمِهِ) مَزُود (إِلَى اللَّهِ) یَوْمَ الْقِيَامَةِ یُفَصِّلُ بَیْنَكُمْ فَلَئِنْ لَمْ يَكُنْ اللَّهُ رَبِّيَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أَنِيبُ) ازبج (فَاطَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) مُبْدِعُهُمَا (جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَنْوَاثًا) حَتَّى خَلَقَ خَوَاءً مِنْ ضَلَعِ آدَمَ (وَمِنْ الْأَنْعَامِ أَنْوَاثًا) ذُكُورًا وَإِنَاثًا (يَذُرُّكُمْ) بِالْمُنْعَجَةِ يَخْلُقُكُمْ (فِيهِ) فِي الْبَحْلِ الْمَذْكُورِ أَنَّهُ يَكْتَرِكُمْ بِسَبْوِهِ بِالتَّوَالِدِ وَالْعُجْبِ لِلْإِنْسَانِ وَالْإِنْعَامِ بِالتَّغْلِيبِ (لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ) الْكَافِ زَائِدَةٌ لِأَنَّهُ تَعَالَى لَا يَمُوتُ لَهُ (وَهُوَ السَّوْمِيُّ) لِمَا يُقَالُ (الْبَصِيرُ) لِمَا يُفْعَلُ (لَهُ) مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) أَيُ مَفَاتِيحِ خَزَائِنِهِمَا مِنَ الْمَطَرِ وَالنَّهَارِ وَغَيْرِهِمَا (يَبْسُطُ الرِّزْقَ) يُوسِعُهُ (لِمَنْ يَشَاءُ) انْفِخَانًا (وَيُعْطِيهِ) لِمَنْ يَشَاءُ ابْتِلَاءً (إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) ثُمَّ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوْحًا) هُوَ أَوَّلُ أَنْبِيَآءِ الشَّرِيعَةِ (وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ) هَذَا هُوَ الْمَشْرُوعُ الْمَوْصَى بِهِ وَالْمَوْصَى إِلَى مُخْتَدِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ التَّوْحِيدُ (كَلِمَ) عَظَمَ (عَلَى الْمُشْرِكِينَ) مَا كَذَّبُوهُمْ إِلَيْهِ) مِنَ التَّوْحِيدِ (اللَّهُ يَجْتَنِبُ إِلَيْهِ) إِلَى التَّوْحِيدِ (مَنْ) يَشَاءُ وَيُعْطِيهِ (الْيَوْمَ مِنْ نِيبٍ) يُقْبَلُ إِلَى طَاعَتِهِ (وَمَا تَفَرَّقُوا) أَيُ أَهْلُ الْأَدْيَانِ فِي الدِّينِ بَانَ وَخَدَّ بَغْضٍ وَكَفَرٍ بَغْضٍ (الْأَمِنْ) بَعْدَ مَا جَاءَهُمْ الْحُكْمُ بِالتَّوْحِيدِ (بَقِيًا) مِنَ الْكَافِرِينَ (يَتَنَبَّهُمْ) وَكَلَامُهُ سَبَقَتْ مِنْ رِثَمِ بَنَائِمِ الْجَزَاءِ (إِلَى أَجَلٍ مُعَيَّنٍ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (لَقَدْ نَبَّيْنَاهُمْ) بِتَغْلِيبِ الْكَافِرِينَ فِي الدُّنْيَا (وَلَكِنَّ الَّذِينَ أُورُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ) وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى (لَقَدْ شَفَعْنَاهُ) مِنَ مُخْتَدِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُرْسَبٍ) مُوَفَّقٍ فِي الرِّبَةِ (فَلَوْلَا ذَلِكَ) التَّوْحِيدُ (قَادِرٌ) يَا مُخْتَدِّ النَّاسِ (وَأَسْتَقْبَحَ) عَلَيْهِ (كُنَّا) أَمْرًا وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي تَرَكِهِ (وَكُلَّ أَمَلْتُمْ) إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَأَمْرًا لِأَعْمَالٍ) أَيُ بَانَ أَغْيَلُ (يَتَنَبَّهُمْ) فِي الْحُكْمِ (اللَّهُ رَبَّنَا) وَنَبَّيْنَاهُمْ لَنَا أَعْمَالَنَا وَلَكُنَّا أَهْلُكُمْ فَكُلُّ مُجَازِي بِغْيَلِهِ (لَا حُجَّةَ) خُصُوعَةٍ (بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ) هَذَا قُلُ أَنْ يُؤْمَرُ بِالْجِهَادِ (اللَّهُ يَتَّبِعُهُ بَيْنَنَا) فِي الْمَقَادِ لِفَضْلِ الْقَضَاءِ (وَالْيَوْمَ الْمَوْصَى) الْفَرْجِ (وَالَّذِينَ يَتَجَاوَنُ فِي) دِينِ (اللَّهُ) نَبَهُ (مِنْ) بَعْدَ مَا أَسْتَوْجِبَ لَهُ) بِالْإِيمَانِ لِيُظْهِرَ مَفْجَرَتَهُ وَهُمْ الْيَهُودُ (مُتَّبِعَةً) حَاضَةً) بَاطِلَةً (عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ) (اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ) الْفَرَانَ (بِالْحَقِّ) مُتَّفَقًا بِأَنْزَلِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا شِعْمُ الْكُفُورِ، يُسْتَعْمَلُ فِيهَا الْكَلِمَةُ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا، يَقُولُونَ مَتَى تَأْتِي طَلَبُ مِنْهُمْ أَنَّهُ غَيْرُ آيَةٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا شِعْمُ الْكُفُورِ، خَائِفُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ إِلَّا أَنَّ الْكَلِمَةَ يُخَادِلُونَ فِي السَّاعَةِ لَمَّا جَاءَ الْبَيْدُ، اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ، تَزَمُّعٌ وَاجْتِهَادٌ لَمْ يَهْلِكْهُمْ لِحُجُوعِ بَعْضِهِمْ (يُزَوِّقُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقٍ مِنْهُمْ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيُّ) عَلَى مُرَادِهِ (الْعَزِيزُ) الْغَالِبُ عَلَى أَمْرِهِ

لوحه او کوم څيز (يعنی) دين وغيره کښې چه کافرانو سره ستاسو اختلاف راغلې دې،  
 دهغې فيصله به د قيامت په ورځ هم د الله طرف ته واپس کيږي، هغه به ستاسو په مينځ  
 کښې فيصله اوکړي، تاسو دوی ته اووايه هم دغه الله ځما رب دې، چې په هغه باندې ما  
 اعتماد کړې دې، او هم د دۀ طرف ته څه رجوع کوم، او هغه د اسمانونو او زمکې پيدا کولو والا دې،  
 هغه ستاسو د پاره ستاسو د جنس نه جوړې جوړې کړې دې، په داسې طريقه چې حضرت حوا،  
 عیسیٰ نې د آدم عليه السلام د پختن نه پيدا کړه، او د ځناورو نر او ماده جوړې جوړې نې کړې،  
 يذرنکم په ځال معجمه سره (يعنی په ځال سره دې نه چې دال سره) او يذرنکم بمعنی  
 يخلقکم دې، يعنی په دې ذکر شوې طريقه نې تاسو پيدا کړئ، او هم دې طريقې د تولد  
 سره ستاسو تعداد زياتوی، او (کم) ضمير انسانانو او ځناورو ته تغليباً راجع دې، د هغه  
 په مثل څه څيز نشته، کاف زائد دې، ځکه چې د الله تعالی څوک مثال نشته، هغه دهر  
 خبرې اوريدلو والا او دهر کار کتونکې دې، د اسمانونو او د زمکې کنجيانې د هغه په قبضه  
 قدرت کښې دې، يعنی ددې دواړو (د اسمانونو او د زمکې) د خزانو يعنی د باران او د  
 غلې وغيره چايبانې د هغه په قبضه تصرف کښې دې، او هغه چې چاته او غواړي د امتحان  
 په توگه روزی فراخه کړي، او چاته چې او غواړي نو د امتحان دپاره روزی تنگه کړي، يقيناً  
 هغه په هر څيز باندې پوهيدونکې دې الله تعالی ستاسو د پاره هغه دين مقرر کړې دې چې د  
 هغې د قائمولو حکم هغه نوح عليه السلام ته کړې وو او هغه نوح عليه السلام په پيغمبرانو د شريعت  
 کښې اول نبی وو او کوم دين چې مونږ تاته د وحی په ذريعه رالېږلې دې، او چې د هغې تاکيدی  
 حکم مونږ ابراهيم عليه السلام موسیٰ عليه السلام او عیسیٰ عليه السلام ته کړې وو، چې دې دين لره قائم کړئ، او په دې  
 دين کښې اختلاف مه کوئ، او هم دا هغه مشروع دې چې د هغې تاکيدی حکم ورکړې شوې  
 دې او د څه چې محمد ﷺ ته وحی شوې ده، او هغه توحيد دې، او کوم څيز طرف ته چې ته  
 دوی رابلې، هغه توحيد دې هغه په دې مشرکانو باندې گران لگي، الله تعالی چې چاته او غواړي  
 د توحيد د پاره نې خوښ کړي، او کوم کس چې دهغه اطاعت طرف ته رجوع کوی الله تعالی د  
 هغه ځان طرف ته رهنمائی کوی، او اهل اديان په دين هم هغه وخت اختلاف اوکړو په داسې  
 طريقه چې بعضو توحيد اختيار کړو بعضو کفر اوکړو او چې کله دوی ته د توحيد علم راغلو

او ہفہ ہم د کافرانو پہ خپل مینځ کښې د ضد نه، او که ستا د پروردگار د طرف نه یو وخت مقرر یعنی قیامت پورې د عذاب د روستوالی فیصله شوې نه وه، نویقینا په دنیا کښې کافرانو ته عذاب ورکولو سره ددوی د اختلاف فیصله به شوې وه، او کومو خلقو ته چې ددې نه پس کتاب ورکړې شو او هغه یهودیان او عیسائیان دی، هغوی هم ستا په باره کښې په سخت شک کښې پراته دی، نو اې محمد ﷺ تاسو خلقو لره دې توحید طرف ته رابلئ، او هغه چې تاسو ته وئیلې شی تاسو په خپله هم په هغې باندې قائم اوسئ، او د هغې په پریښودلو کښې د هغوی د خواہشاتو تابعداری مه کوئ، او اوایه چې الله تعالیٰ خومره کتابونه نازل کړي دی هماغه هغې باندې ایمان دې، او ماته حکم راکړې شوې دې چې هغه په تاسو کښې انصاف او کرم، زموږ او ستاسو د ټول رب الله دې، زموږ عملونه زموږ دپاره دی او ستاسو عملونه ستاسو دپاره دی، لهذا هر یو ته په د هغه د عمل مطابق بدلہ ملاویرې، زموږ او ستاسو په مینځ کښې هیڅ جھگړه نشته، دا حکم د جہاد د حکم نه مخکښې وو الله تعالیٰ به د فیصلې کولو د پاره مونږ ټول د قیامت په ورځ جمع کړی، او هم هغه طرف ته تلل دی، او کوم خلق چې د الله د دین په باره کښې د هغه نبی ﷺ سره دلیل بازی کوی پس ددې نه چې هغه د معجزو د ښکاره کیدو د وجې نه اومنلې شو، او هغه یهود دی، او ددوی دلیل بازی ددوی د رب په نیرد باطل ده، او په دوی باندې غضب دې او ددوی د پاره سخت عذاب دې، الله تعالیٰ په حق سره کتاب (قرآن نازل کړې دې، بالحق دانزل متعلق دې، او میزان (انصاف) ئې نازل کړې دې، او تاسو ته خه پته ده کیدې شی چه قیامت یعنی د هغې راتلل نزدې وی، او لعل فعل دعمل نه بندولو والا دې، یا ددې مابعد قائم مقام د دوؤ مفعولو دې، د دې ټنډی هغه خلقو ته ده څوک چې دا نه منی، سوال کوی چې قیامت به کله راځی؟ دې یقین کولو سره چې هغه راتلونکې نه دې او څوک چې د هغې د راتلو یقین ساتی، هغه ددې نه ویرېږی، هغوی ته ددې د حق کیدو پورا پورا یقین دې، یاد ساتئ، کوم خلق چې د قیامت په باره کښې جھگړې کوی هغوی په لرې گمراهی کښې پراته دی، الله تعالیٰ خپلو بندگانو باندې که نیک وی او که بد ډیر مهربانی کولو والا دې، په داسې طریقہ چې د هغوی د گناه د وجې نه دوی د لوړې نه مړه کوی، په دې ټولو کښې ئې چاته چې خوبه شی خومره ئې چې خوبه شی، روزی ورکوی، او هغه په خپل مراد کښې ډیر طاقت والا دې، او په خپل کار کښې ډیر غلبې والا دې،

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **ذلکم اللہ ربی**: (الایه): **ذلکم مبدئہ**، **أی** **ذلکم الحاکم العظیم العان**، **اللہ** **د** **ذلکم مبتدأ** **یوولس** **خبرونه** **دی**،

① **اللہ**، ② **ربی**، ③ **علیه توکلت**، ④ **والیه انبئہ** ⑤ **خاطر السموات والارض**، ⑥ **جعل لکم**، ⑦ **لمس کفله** **حی**، ⑧ **وهو المہم البصیر**، ⑨ **له مقالید السموات الخ**، ⑩ **یسط الرزق**، ⑪ **شرع لکم الخ**،

**قولہ:** پذیرلکم: کزوتہ مضارع واحد مذکر غائب، تاسو پیدا کوی، خوروی، زیاتوی، (ف) **قولہ:** فیہ: ضمیر مجرور مرجع، جعل مذکور دے، ای فی ذلك الخلق علی هذه الصفة یعنی د توالد او تناسل پہ طریقے سرہ ہفہ تاسو لرہ د ابتداء نہ پیدا کوی، یا د فیہ ضمیر مرجع د مور رحم دے، یا فی پہ معنی د باء دہ، یعنی ستاسو جوڑے جوڑولو د پارہ تاسو پیدا کوی، خوروی، خکہ چہ دا زوجیت د نسل د زیاتوالی سبب دے (فتح القدیر وابن کثیر ملخصاً)

**قولہ:** پذیرلکم: کنبی د (کم) ضمیر مرجع انسان دے، خناورو لرہ تغلیبا پہ (کم) ضمیر کنبی شامل کرے شوے دی، گنی پذیرہا پکار وو،

**قولہ:** الکاف زائدہ: ددے عبارت مقصد د یو اعتراض جواب ورکول دی

**اعتراض:** د ظاہر آیت نہ دا شبہ پیدا کیڑی چہ د اللہ تعالیٰ مثل شتہ، خکہ چہ د آیت ترجمہ دا دہ چہ د ہفہ د مثل خہ مثل نشتہ، یعنی مثل خوشتہ مگر د ہفہ مثل پشان مثل نشتہ، حالانکہ د اللہ مثل بالکل شتہ نہ؟

**جواب:** پہ کمثلہ کنبی کاف زائد محض د تاکید د پارہ دے، او تقدیری عبارت داسے دے، لیس مظہرہم؟

**قولہ:** مقالید: دا د یقلاد یا یقلید جمع دہ، پہ معنی د کنجی۔

**قولہ:** شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا: شرع معنی سن آئی جعل لکم طریقاً وایضاً وبالفارسیہ راہ روشن کرد شمارا از دین۔

**قولہ:** شرع لکم من الدین: دا د ہفہ اجمال تفصیل دے چہ د ہفہ ذکر پہ کذلک یوحی الیک والی الدین من قبلک کنبی اجمالاً دے، او د لکمرہ خطاب امت محمدیہ تہ دے۔

**قولہ:** من التوحید:

**سوال:** مفسر علام د ما تدعوہم الیہ تفسیر پہ من التوحید سرہ کرے دے حالانکہ پہ دے کنبی تول اصول او فروغ داخل دی؟

**جواب:** توحید چونکہ عماد الدین او اصل الاصول دے، کوم چہ تولو اصولو او فروغو تہ شامل دے، خکہ ئی پہ دے باندے اکتفاء کرے دہ۔

**قولہ:** یجتبی: دا د اجتباء نہ ماخود دے، ددے معنی منتخب کول او خوبول دہ، ہم پہ دے مناسبت سرہ د توفیق ورکولو پہ معنی کنبی ہم مستعمل دے۔



قوله بغیا: دائرہ قواد فعل مثبت مفعول له دی، کوم چې د استثناء نه مفهوم دی.

قوله لفی شک منه مرید: یعنی بی چینه کونکې شک، په غم کښې اچونکې شک.

قوله رية: یعنی خیر، اضطراب.

قوله والذین یساجون: مبتداً اول ده، او حجتهم مبتداً ثانی ده، او داحضة د مبتداً ثانی خبر دی، مبتداً ثانی د خپل خبر سره د مبتداً اول خبر.

قوله ای ایسانها: دا د یو سوال مقدر جواب دی.

سوال: قریب ټې ولې مذكر راوړې دي؟ حالانکه دا د ساعة مؤنث صفت دي، لهذا قریه پکار وو؟

جواب: کلام د مضاف په حذف سره دي، ای همی الساعة لهذا د قریب نه مراد مجیی دي.

قوله وما یدریک لعل الساعة قریب: واو عاطفه دي، ما استفهامیه مبتداً محلاً مرفوع ده، او یدریک جمله ددی خبر دی.

قوله لعل معلق للفعل عن العمل او ما بعده سد مسد المفعولین: تعلیق لفظاً د عمل باطلولو ته وائی، ددی وجه دا ده چې داسې حرف په مینځ کښې وی کوم چې صدارت د کلام غواړی، دلته هغه حرف لعل دي، د یدریک مفعول اول (ک) ضمیر دي، یا د فعل ما بعد قائم مقام د دوو مفعولو دي.

[ایاتوله: ۲۰-۲۹]

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالْعِزَّةِ وَالْآخِرَةِ، أَيْ تَحْتَهَا وَهُوَ الْقَوَامُ، تَزُوْدُهُ فِي حَرْفِهِ، بِالضَّعْفِ فِيهِ بِالْحَسَنَةِ إِلَى الْفَتْحَةِ وَآخِرُ (وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالْعِزَّةِ وَالْآخِرَةِ، أَيْ تَحْتَهَا وَهُوَ الْقَوَامُ، تَزُوْدُهُ فِي حَرْفِهِ، بِالضَّعْفِ فِيهِ بِالْحَسَنَةِ إِلَى الْفَتْحَةِ وَآخِرُ) نَصِيبُ (أَمْ بَلْ لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ أَمْ بَلْ لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ أَمْ بَلْ لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ) الَّذِينَ الْفَاسِدُ (مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ أَمْ بَلْ لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ أَمْ بَلْ لَهُمْ لِكُفْرٍ مِثْلُ مَا لَهُمْ لِكُفْرٍ) الْخِزَاءُ فِي يَوْمِ الْفِيَانَةِ (لَقَدْ يَنْبَغِي لَهُمْ فِي الدُّنْيَا (وَأَنَّ الْعَالَمِينَ) الْكَافِرِينَ (هُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ) مَوْلَى (قَرَى الْعَالَمِينَ) يَوْمَ الْفِيَانَةِ (مُتَّقِينَ) عَائِفِينَ (يَسْأَلُونَ) فِي الدُّنْيَا مِنْ الشَّيْءِ أَنْ يُجَاوَزَ عَلَيْهَا (وَهُوَ) أَيْ الْخِزَاءُ عَلَيْهِ (وَأَقْرَبُهُمْ) يَوْمَ الْفِيَانَةِ لَا مَخَالَةَ (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي زُفُوفَاتِ الْجَنَّاتِ) أَنْزَلَهَا بِالنَّسْبَةِ إِلَى مَنْ دُونِهِمْ (لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ) ذَلِكَ الَّذِي يُبَيِّنُ مِنَ الْبَشَارَةِ مُخَفِّفًا وَمُثَقِّلًا بِهِ (اللَّهُ جَاهِدَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ عَلَى تَلْبِغِ الرِّسَالَةِ (أَهْرَ إِلَّا التَّوْدَةَ فِي الْقُرْآنِ) اسْتِثْنَاءٌ مُنْقَطِعٌ أَيْ لَكِنْ أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَوَدُّوا قُرْآنِي أَيْ هِيَ قُرْآنُكُمْ أَيْضًا فَإِنَّ لَهُ فِي كُلِّ نَفْسٍ مِنْ قُرْآنٍ قُرْآنَةً (وَمَنْ يَقْرَأْهُ) يَنْجَسُ (حَسَنَةً) طَاعَةً

نَزَّلَهُ فِيهَا خُتَمًا، وَتَضَعِيهَا (إِنَّ اللَّهَ خَفِيفٌ لِلذُّنُوبِ، رَخِيمٌ لِلتَّائِبِينَ، لِيُخَالِفَ لِحُجَّتِهَا، أَمْ بَلْ يَقُولُونَ الْفِتْرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا)، يَسْتَبِئُ الْقُرْآنَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى (لَقَدْ يَسْأَلُ اللَّهَ بِغِيظٍ يَبْرِئُ عَنْكَ عَلَى قَلْبِكَ، بِالْمَتَرِ عَلَى أَذَانِهِ هَذَا الْقَوْلَ وَغَيْرَهُ، وَلَقَدْ لَعَنَ (وَتَحْتَمِلُ اللَّهُ الْهَاتِلُ) الَّذِي دَلَّوْهُ (وَتَحْقِيقُ الْحَقِّ) بَلْبَهُ (بِكَلِمَاتِهِ) الْمُنْزَلَةَ عَلَى نَبِيهِ (إِنَّهُ عَلَيْهِمْ ذَاتُ الصُّدُورِ) بِنَا فِي الْقُلُوبِ (وَهُوَ الَّذِي يَلْبِسُ التَّوْبَةَ عَنْ حِيَادِهِ) مِنْهُمْ (وَيَقْطَعُ عَنِ السَّيِّئَاتِ) الْفِتَابَ عَنْهَا (وَيَعْلَمُ مَا يَلْعَلُونَ) بِاللَّهِ وَاللَّهِ (وَيَنْصِبُ إِلَيْهِمْ آمَنُوا وَفَعِلُوا الصَّالِحَاتِ) يُجِيبُهُمْ إِلَى مَا يَسْأَلُونَ (وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ) وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ (وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ) جَمِيعَهُمْ (لَكُنُوزًا) جَمِيعَهُمْ أَيْ طَفَرًا (فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يَنْزِيلُ) بِالْخَفِيفِ وَجِدَهُ مِنَ الْأَزْوَاقِ (يَقْدِرُ مَا يَشَاءُ) فَيَنْسُطُهَا بِغَضٍ عِيَادَهُ دُونَ غَضٍ وَنَشَأَ عَنْ الْبَسْطِ الْهَيِّ (إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ) (وَهُوَ الَّذِي يَنْزِيلُ الْقَيْثَ) الْفُطْرَ (مِنْ بَعْدِ مَا قُتِلُوا) يَسْأَلُونَ مِنْ نَزْوِلِهِ (وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ) يَنْسُطُ قَطْرَهُ (وَهُوَ الْوَلِيُّ) الْفَخْرِي (لِلْمُؤْمِنِينَ) الْخَيْمِدِ (الْمَحْمُودِ) عَنْهُمْ (وَمِنْ آيَاتِهِ عِلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) خَلَقَ (مَا بَيْنَ) لَوْقَ وَنَشَرَ (فِي مِثْمَالَيْنِ ذَاتَهُ) هِيَ مَا يَدْبُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ النَّاسِ وَغَيْرِهِمْ (وَهُوَ عَلَى جَمْعِهِمْ) لِلْخَشْرِ (إِذَا يَشَاءُ قَلِيلٌ) فِي الضَّيْمِ تَغْلِبُ الْغَاظِلُ عَلَى غَيْرِهِ

ترجمہ: چہ د چا مقصد د خپل عمل نه د آخرت پتی وی، یعنی د آخرت گټه وی، او هغه ثواب دی، نو مونږ به د هغه په پتی کښې یعنی په نیکو کښې لس چنده پورې بلکه ددې نه هم زیاته اضافه کولو سره ترقي ورکړو، او څوک چې د دنیا د پتی طلب کوی نو مونږ به هغه ته ددې نه یغیر د اضافې نه په قدر د نصیب ورکړو، د داسې کس په آخرت کښې هیڅ حصه نشته، د مکې دې کافرانو شرکاء مقرر کړی دی، او هغه شیطانان دی، چې دې شریکانو د دې کافرانو د پاره فاسد دین مقرر کړې دې، چې د هغې الله تعالی اجازت ورکړې نه دي او هغه دین فاسد شرک او د بعث نه انکار کول دی، او که د فیصلې د ورځې وعده نه وه کړې شوې یعنی د مخکښې نه فیصله نه وه کړې شوې چې بدله به په قیامت کښې ورکولې شی، نو ددوی او د مومنانو په مینځ کښې به په دنیا کښې عذاب ورکولو سره اوس فیصله کړې شوې وه، او د ظالمانو کافرانو د پاره دردناک عذاب دی، تاسو به ظالمان او گوړی، چې د قیامت په ورځ به په دنیا کښې د خراب عملونو کولو د وجې نه ویرېږی، دا چې دوی ته به د اعمالو بدله ورکولې شی، او هغه یعنی ددوی د عملونو وبال د قیامت په ورځ په دوی باندې خامخا واقع کیدونکې دي، او کومو خلقو چې ایمان راوړو او هغوی نیک عملونه او کړل، هغوی به د جنت په باغونو کښې وی، او هغه باغونه د نورو په نسبت به ډیر پاکیزه وی، او هغوی چې کوم خواش کوی ځان سره به ئې موجود وینی، هم دغه دې لوښې فضل، هم دا هغه څه دی چې د هغې زیرې الله تعالی مومنانو ته ورکوی، چا چې نیک عملونه او کړل، بشاره مخفف او مثقل دواړه قراخونو سره جائز دي، ته ورته او وایا چې څه په دې باندې یعنی تبلیغ رسالت باندې تاسو نه څه بدله نه غواړم، خو د رشته دارئ محبت غواړم، دا مستثنی منقطع ده، یعنی لیکن څه

غواہم چي تاسو خدا د رشتہ داري حق ادا کړئ، کومه چي ستاسو هم رشتہ داري ده. خکه چي د قريشو هر خاندان سره د حضور ﷺ رشتہ داري وه او کوم کس چي يوه نيکي او کړي مونږ به د هغه د پاره په دې نيکي کښي اضافه کولو سره نورې نيکي زياتي کړو، يې شکه الله تعالی د گناهونو ډير بخښونکي او د لږو نيکو هم قدر دان دې، چي هغه زياتوي، بلکه دا خلق وائي، چي پيغمبر ﷺ الله باندې، يعنی د قرآن الله طرف ته نسبت کولو سره د دروغو بهتان ترلې دې، نو که الله تعالی او غواړي نو ستا په زړه به ددوی د تکليفونو رسولو نه په صبر کولو سره د دې قول وغيره په ذريعه مضبوط کړي، او الله هم داسي او کړل، او الله تعالی ددوی بباطل خبرو لره ختموي، او په خپل نبی ﷺ باندې نازل شوې د خپلي خبرې حق ثابتوي، يې شکه هغه د زړه د خبرو باندې عالم دې، کوم چي د خپلو بندگانو توبه قبلوي، او هغې گناهونو لره د کومو نه شي چي توبه کړې وي معاف کوي، او هغه چي تاسو کوئ ټولو باندې خبردار دې، يفعلون په ياء او تاء سره دې د ايمان والو او نيکانو خلقو اوړي، کوم چي هغوی سوال کړي، او په خپل فضل سره هغوی ته نور هم زيات ورکوي، او داکافرانو د پاره سخت عذاب دې، او که الله تعالی د خپلو بندگانو روزی فراخه کړي وه نو به ټوله زمکه باندې به فساد خور شوې وو، خو هغه په اندازې سره هومره چي غواړي رزق نازلوي، ينزل په تخفيف او تشديد سره دې، لهذا هغه د خپل بعضې بندگانو روزی فراخه کوي نه چي د بعضو د پاره، او فراخی رزق سره سرکشي پيدا کيږي، او هغه د خپل بندگانو نه پورا خبردار، او کتونکي دې، او هغه داسي ذات دې، چي د خلقو د باران نه د نااميده کيدو نه پس باران نازلوي، او خپل رحمت خوړوي، يعنی دې باران لره خوړوي، او هغه مومنانو د پاره معصن (کارساز) دې او د بندگانو په نيزد حمد قابل دې، او د هغه د قدرت په نښو کښي د زمکي او د اسمان پيدا کول دي، او هغه مخناور پيدا کيدل دي چي په زمکه او اسمانونو کښي خواره دي، او دا ته هغې ته وائي چي په زمکه باندې گرځي، مثلاً انسان وغيره او چه کله هغه او غواړي نو دوی لره به جمع کولو باندې قادر دې، د (جمعهم) په ضمير کښي ذوی العقول ته په غير ذوی العقول باندې غلبه ورکړې شوې ده، که د غير ذوی العقول غلبه وه نو بيا به علي همعا وتيلې شو

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: من کان يريد بعمله حرث الاخرة: دا کلام مستأنف دې، د دنيا او د آخرت د پاره د عمل کونکو د عمل فرق بيانولو د پاره راوړې شوې دې، يعنی کوم کس چي خالص د آخرت د پاره عمل کوي نو د هغه په عمل کښي به دوچنده اضافه کيږي، او د چا عمل چي صرف د دنيا د پاره وي نو هغه ته به هم د دنيا نه څه حصه کومه چي د هغه په نصيب کښي ده، ورپکړې شي، خو د داسي کس به په آخرت کښي هيڅ حصه به نه وي.

**قوله من:** اسم شرط محلاً مرفوع مبتداً ده، او نزوله جواب شرط دي.

**قوله هوالثواب:** د آخرت د پاره عمل ئې د حرث پټې سره مشابه کړې دي، عمل مشابه او حرث مشابه به دي، بيا مشابه حذف کړې شو او مشابه به باقی پاتې شوه، دا استعاره تصريحيه ده، د حرث اصل معنى إلقاء المحرق الأرض ده، مجازاً پيداوار ته حرث ونييلې شې، د استعارې په توگه د ثواب يعنى د عمل په نتيجه باندې هم اطلاق کيږي.

**قوله الحنة:** دا د تضعيف مفعول به کيدو د وجې نه منصوب دي.

**قوله املهم شرکاء:** مفسر علام (ام) د بل په معنى کښې اخستې دي، کوم چې د شرم لکه من الدين العنه د انتقال د پاره دي، او نورو مفسرينو "بل" او "همزي" سره مقدر گرځولې دي، کوم چې د توبيخ د پاره دي، او قرطبي املهم شرکاء په معنى د املهم شرکاء ونييلې دي، په ام کښې ميم صله ده، او همزه تقريع د پاره ده.

**قوله شرعوا:** د دې اسناد شياطين طرف ته اسناد مجازي دي، شياطين چونکه د کافرانو د گمراهۍ سبب دي، لهذا د مسبب اسناد سبب طرف ته دي.

**قوله ان يمازوا:** په دې کښې اشاره ده چې په کلام کښې مضاف محذوف دي، اى بمازاون من جزاء ما كسبوا

**قوله يبشر الله:** من البشارة مخففا او مثقلا ماده بشاره ده، مخفف کيدو په صورت کښې ابشار (باب افعال) نه دي، او د مشدد کيدو په صورت کښې (باب تفعيل) نه دي.

**قوله المودة:** مصدر منصوب بس دوستي، محبت، دوست جوړول.

**قوله القربى:** د زلفى او پيرى په وزن باندې، اسم مصدر، رشته دارى، (ن) مصدر قرابة.

**قوله الا المودة فى القربى:** په دې کښې دوه قوله دي، ① استثناء منقطع وي ځکه چه مستثنى منه اجراً دي او المودة مستثنى ده، او مستثنى د مستثنى منه د جنس څخه نه دي، اى لا أسلفكم أجراً قط ② مستثنى متصل وي، اى لا أسلفكم عليه أجراً الا هذا وهو ان تودوا اهل قرباى الدين هم قرايبكم، لولى القربى جار مجرور، د محذوف متعلق کيدو سره حال دي، اى ثابتة فى القربى.

**قوله يقترب:** اصله القربى اى الكسبه ويقل وي هو، فلان يعرف لعماله كسبه، (هو) ددې آيت د مصداق په تعين کښې دير اختلاف دي، په دې کښې دير څه هغه دي کوم چې مجاهد او قتادة ذکر کړې دي، چې د هغې خلاصه دا ده انکم قومى واحق من ايمانى واطاعنى فاذلناهم ذلك فاحفظوا حق القربى وصلوا رحمى ولا توفىوا بعضى تاسو څما قوم يئ، او کومو خلکو چې زما په دعوت باندې لبيک ونييلې دي، او زما اطاعت ئې قبول کړې دي د هغوى نه تاسو زيات

حقدارین، اوس چونکہ تاسو انکار اوکړو نو کم از کم زما د رشتہ دارین خیال اوساتې،  
او ما سره دصلہ رحمی معاملہ اوکړئ، او ماته تکلیف مه راکوئ.

**تولہ:** پیغمبر: مفسر علام د پیغمبر تفسیر په پیغمبر سره کولو سره اشاره اوکړه چې سین د  
تاکید د پارہ زائد دې، لکه استعظم په معنی د تعظم  
[ایاتولہ: ۲۰-۴۲]

وَمَا أَصَابَكُمْ مِطَابٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (مِنْ مُصِيبَةٍ) بَلِيَّةٌ وَبَلَاءٌ (فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ) أَيْ كَسَبْتُمْ مِنَ الذُّلُوبِ  
وَعَبْرٌ بِالْأَيْدِي لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَعْمَالِ تُزَاوِلُ بِهَا (وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ) مِنْهَا فَلَا يُجَازِي عَلَيْهِ وَهُوَ تَعَالَى أَكْثَرُ مِنْ أَنْ  
يُنْفِيَ الْخِزَاءَ فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا غَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا يَصِيبُهُمْ فِي الدُّنْيَا لِرُفْعِ ذُرِّيَّتِهِمْ فِي الْآخِرَةِ (وَمَا أَنتُمْ بِأَ  
مُشْرِكُونَ) (بِمُعْجِزِينَ) اللَّهُ هَزَبًا (فِي الْأَرْضِ) فَتَقَوُّوهُ (وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ) أَيْ غَيْرِهِ (مِنْ وَلَى وَلَا نَصِيرٍ)  
يَذْفَعُ عَذَابَهُ عَنْكُمْ (وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ السُّفُنُ) (فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ) كَالْجِبَالِ فِي الْعَظَمِ (إِنْ يَشَاءُ يُسَكِّنِ الرِّيحَ  
فَيُظِلُّكُمْ) يَمِيزُنَ (رَوَاكِدَ) قَوَائِمَ لَا تَخْرِي (عَلَى ظَهْرِهِ) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ هُوَ الْمُؤْمِنِ  
يَضْرِبُ فِي الشَّدَةِ وَيَشْكُرُ فِي الرِّخَاءِ (أَوْ يُؤْمِنُ) غِطَفَ عَلَى يَنْجِيهِ أَيْ يَفْرُقُهُنَّ بِقُصْفِ الرِّيحِ بِأَقْلِبِهِنَّ (وَمَا  
كُتِبُوا) أَيْ أَقْلِبُهُنَّ مِنَ الذُّلُوبِ (وَلَا عَفْوَ عَنْ كَثِيرٍ) مِنْهَا فَلَا يَفِرُّ أَهْلَهُ (وَيَعْلَمُ) بِالرُّفْعِ مُتَنَانٍ وَبِالنَّصِبِ  
مَنْطُوفٌ عَلَى تَغْلِيلٍ مُقَدَّرٍ أَيْ يَفْرُقُهُمْ لِيَتَنَقَّبَ مِنْهُمْ وَيَعْلَمُ (الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا هُمْ مِنْ حَيْصٍ)  
مَهْرَبٍ مِنَ الْعَذَابِ وَجُفَلَةُ الثَّغْيِ سَدَّتْ مَسَدَ مَفْعُولِي يَغْلَمُ وَالثَّغْيِ مَعْلَقٌ عَنِ الْقَعْلِ (وَمَا أُوتِيتُمْ) عَطَابُ  
لِلْمُؤْمِنِينَ وَغَيْرُهُمْ (مِنْ شَيْءٍ) مِنْ آيَاتِ الدُّنْيَا (فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) يَتَمَتَّعُ بِهِ فِيهَا ثُمَّ يَزُولُ (وَمَا عِنْدَ اللَّهِ)  
مِنْ الثَّوَابِ (غَيْرُ) وَأَبْقَى لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ) وَيَغْطِفُ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كِبَارَ الرِّبَا  
وَالْفَوَاحِشِ مُوجِبَاتِ الْخُلُودِ مِنْ غُطَفِ الْبَغْضِ عَلَى الْكُلِّ (وَإِذَا مَا عَجِبُوا هُمْ يَقْفُرُونَ) يَتَجَاوَزُونَ وَالَّذِينَ  
اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ أَجَابُوا إِلَى مَا دَعَاهُمْ إِلَيْهِ مِنَ التَّوَجُّدِ وَالْعِبَادَةِ (وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ) أَذَامُوا (وَأَمْرُهُمْ) الَّتِي  
يَتَّبِعُونَ لَهَا (شُورَى) يَنْهَاهُمْ يَتَشَاوَرُونَ فِيهِ وَلَا يَفْعَلُونَ (وَمَا زَرَعْتَاهُمْ) أَغْطَيْنَاهُمْ (يَتَّقُونَ) فِي طَاعَةِ اللَّهِ  
وَمَنْ ذَكَرَ حَيْفَ (وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَلَاءُ) الظُّلْمِ (هُمْ يَنْتَصِرُونَ) حَيْفَ أَيْ يَنْتَصِرُونَ مِنْ ظُلْمِهِمْ بِبَيْتِ  
ظُلْمِهِ كَمَا قَالَ تَعَالَى (وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلًا) سَبَّحْتَ اللَّاتِ سَبَّحَ لِشَأْنِهَا لِلأُولَى فِي الصُّورَةِ وَهَذَا ظَاهِرٌ  
فِيمَا يَنْقُصُ فِيهِ مِنَ الْجَرَاحَاتِ قَالَ بَعْضُهُمْ وَإِذَا قَالَ لَهُ أَخْرَاكَ اللَّهُ فَجِئْهُ أَخْرَاكَ اللَّهُ (فَقَسَّ عَقًا) عَنْ  
ظَاهِرِهِ (وَأَصْلَحَ) الْوَدَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَغْفُورِ عَنْهُ (فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) أَيْ إِنَّ اللَّهَ يَأْخُذُ لَا مَخَالَةَ إِنَّهُ لَا يَجِيبُ  
الظَّالِمِينَ) أَيْ الْبَادِينَ بِالظُّلْمِ فَتَرْبُ عَلَيْهِمْ عِقَابُهُ (وَلَكِنْ اتَّعَصَى بَعْدَ ظُلْمِهِ) أَيْ ظَلَمَ الظَّالِمُ إِنَاءً (فَأُولَئِكَ  
مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ) مُوَاعِظُهُ (أَمَّا السَّبِيلُ) عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَتَّقُونَ) يَفْعَلُونَ (فِي الْأَرْضِ) يَقْبِضُ  
الْحَقُّ) بِالْقَضَائِي (أُولَئِكَ هُمُ عَذَابُ آلِهِمْ) ظَالِمٌ (وَلَكِنْ صَبْرٌ) فَلَمْ يَنْتَصِرْ (وَعَلَفَ) تَجَاوَزَ (إِنْ ذَلِكَ) الصَّبْرُ  
وَالْتَجَاوُزُ (لَكِنْ عَزْمُ الْأُمُورِ) أَيْ مَقْصُودَاتِهَا بِمَقْنَى الْمَطْلُوبَاتِ شَرَفًا

نوجھ او کوم چي تاسو ته مصيبت او سختی دررسيږي، خطاب مومنانو ته دې هغه ستاسو د عملونو د وجې دي، يعني د کړې شوي گناهونو د وجې نه، گناهونه ئې د لاسونو په عمل سره تعبير کړل، ځکه چې د اکثر عملونو په وجود کښې د لاسونو کوشش شامل وي، او ډيرو گناهونو لره هغه معاف کوي، چې د هغې سزا نه ورکوي، الله تعالی ډير رحم والا دې، د دې نه چې په آخرت کښې به د يو جرم سزا دوباره ورکړي، او پاتې شول بې قصوره، نو چې په دنيا کښې دوی ته کوم مصيبت رسي هغه په آخرت کښې ددوی درجو دا وچتولو د پاره دي، او اې مشرکانو تاسو په تيختې سره، الله په زمکه کښې عاجزه کولې نشئ، چې د هغه نه بچ او خلاص شئ، او ستاسو د پاره د الله نه سوانه بل کار ساز شته او نه څوک مددگار، چې د هغه عذاب ستاسو نه لرې کړي، او د هغه د قدرت د نښو نه په سمندرونو کښې د غر پشان لوني کشتي دي، که هغه او غواړي نو هوا به بند کړي، چې دا کشتي د سمندر په سطح باندې ولاړې پاتې شي، يقينا په دې کښې د هر صبر کونکو او شکر کونکو د پاره نښې دي، او هغه مومنان دي چې په تکليف کښې صبر کوي، او په خوشحالي کښې شکر کوي، يا دې کشتو والا لره ددوی د خراب عمل په وجه هلاک کړي، ددې عطف په يسکن باندې دې، يعني دې کشتو لره سره د سورلو نه په تيزه هوا (طوفان) سره غرق کړي. او هغه ډير خطاگانو لره معاف کوي، چې د هغې د وجې نه په کشتي کښې سواره خلق نه غرق کوي، او چې پوهه شي هغه خلق کوم چې زموږ په آيتونو کښې جهگړې کوي، چې ددوی د پاره د عذاب نه د تخيدو وځاني تشته او جمله منفيه د يعلم د دوو مفعولو قائم مقام ده، يا نفی د عمل نه د بندونکې ده، او څه چې تاسو ته د دنيا سامان درکړې شوي ده نو هغه د دنيا د حد پورې ده ددې نه په دنيا کښې فائده اخستلې شي بيا به هغه فنا شي، او کوم اجر چې الله سره دې، هغه ډير بهتر او پائيدار دې، دا د هغه خلقو د پاره دي چې ايمان ئې رواړې وي او صرف په خپل رب باندې بهر وسه کوي، او د واللّٰه عطف په للّٰه آمنوا باندې دې، او هغوی د غټ گناهونو نه او د بې حيايي کارونو نه ځان بچ کوي، يعني د حدودو د موجباتو نه پر هيز کوي، دا عطف علی الکلام قبيلې نه دې، او د غصې په وخت کښې هم معاف کوي، معاف کوي، او د خپل رب د توحيد او د عبادت حکم قبولوي، يعني د توحيد او د عبادت دعوت کوم طرف ته چې دوی رابللې شي هغه قبلوي، او د مونږ پابندی کوي، او راپيښيدونکې د دوی هر کار کښې په خپلو مشورې سره کيږي، او هغوی تندي نه کوي، او چې کوم مال مونږ دوی ته ورکړې دې په هغې کښې د الله په اطاعت کښې خرچ کوي، دا کوم چې ذکر شو دا د مومنانو يو قسم دې، او چې کله هغوی باندې ظلم اوشي نو هغوی صرف بدله اخلي، دا دويم قسم دې، يعني د هغه خلقو نه چا چې په دوی باندې ظلم کړې دې ددې ظلم برابر صرف انتقام اخلي، ځکه چې

الله تعالیٰ فرمائی جراثیم سے مفلحاً، او بدو بدله دغہ شان بدوی، ثانی (یعنی انتقام د نوم سینہ صورۃ د اولی سرہ د مشابه کیدو د وجہی نہ ایخودې شوې دې، او دا مشابہت صوری پہ ہفہ زخمونو کښې ښکاره دې، چې د کوم قصاص (بدله) اخستلې شی، او بعضې حضراتو د مثال پہ توگه وئیلی دی چې چا او وئیل چې الله دې تا ذلیلہ کړی، نو د هغې جواب ورکړی چې الله دې تا ذلیلہ کړی، او څوک چې په خپل خان باندې ظلم کونکې معاف کړی، او خان او د ظالم پہ مینځ کښې د (محبت) تعلقاتو اصلاح اوکړی، نو ددې اجر پہ الله باندې دې، یعنی الله تعالیٰ به هغه ته یقیناً اجر ورکړی، الله تعالیٰ ظالمانو لره نه خوښوی، یعنی د ظلم ابتدا کونکې نه خوښوی، په دوی باندې به د الله عذاب نازلېږي. او کوم کس چې د مظلوم کیدو نه پس یعنی د ظالم په هغه باندې د ظلم نه پس بدله واخلي نو داسې خلقو د مواخذې هیڅ صورت نشته، دا د مواخذې صورت صرف په هغه خلقو دې څوک چې (په خپله په خلقو باندې ظلم کوی او په زمکه کښې په ناحق د نافرمانی په ذریعہ فساد کونکی گرځي هم دغه خلق دی چې د چا د پاره دردناک عذاب دې، او کوم کس چې صبر او کړو چه بدله نه واخستله او معاف ئي کړو یقیناً دا صبر او بخښنه د اوچتو همتونو د کارونو نه ده، او "معزومات" د مطلوب شرعی په معنی کښې دې، (یعنی افضل دی)

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** خطاب للمؤمنین: ددې عبارت مقصد د ما اصابکم د خطاب نه کافرانو لره خارجول دی، ځکه چې کافرانو ته کوم مصیبتونه راځي، هغه د بعضې عذابونو د تعجیل په توگه راځي، او مومنانو ته چې کوم مصیبتونه راځي نو هغه دگناهونو د کفارې په توگه راځي، یا د درجاتو د پورته کولو د پاره.

**قوله:** وما اصابکم من مصیبة من مصیبة "ما" بیان دې،

**قوله:** فما کسبت ایدیکم: که ما اصابکم کښې (ما) شرطیه او گرځولې شی نو فها کسبت به جواب شرط وی، او که ما موصوله او گرځولې شی نو مبتدا متضمن په معنی د شرط لره وی، او فها کسبت به د مبتدا خبر وی، او چونکه مبتدا متضمن معنی د شرط لره ده، ځکه به ئې په خبر باندې فاء داخله وی، په یو قرأت کښې فها کسبت ایدیکم بغیر د فاء څخه ده، په دې صورت کښې د مبتداء خبر ترکیب غوره دې، په دې صورت کښې شرط او جزاء گرځول او فاء لره محذوف منل شاذ دی

**قوله:** ای کسبت من الذنوب: د (فها کسبت ایدیکم) تفسیر په (کسبتکم) کولو کښې ئې اشاره اوکړه چې د فعل کاسب ذات وی، خو چونکه د فعل په کسب کښې زیات تر حصه او دخل د لاسونو وی، ځکه د فعل نسبت مجازاً لاسونو طرف ته کیږي،

د ذنوب دوه قسمونه دی، یو قسم هغه دې چې د هغې سزا په دنیا کېنې د تکلیف او مصیبت په ذریعہ ورکولې شی، او دویم قسم هغه دې، چې هغه معاف کولې شی، نه په هغې باندې په دنیا کېنې څه مواخذه وی، او نه په آخرت کېنې، او کومو گناهونو لره چې معاف کولې شی، د هغې تعداد په نسبت د هغه گناهونو چې کوم معاف کولې نه شی، زیات دې، او الله تعالیٰ چونکه اکرم الاکرمین دې، لہذا د کومې گناه سزا چې په دنیا کېنې د تکلیف په صورت کېنې ورکړی، د هغې سزا به دوبارہ نه ورکوی، او به په هغه گناهونو سزا ورکوی کوم گناهونه ئې چه معاف کړې دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمائی، چې د قرآن دا آیت ډیره حوصلہ او چتونکې دې،

**فوله:** هوتعالیٰ: ددې تعلق لهاکسبت اېدېکھ سره دې، لہذا مناسب دا وه چې دا په بطواعن کړو باندې مقدم کولو سره د لهاکسبت اېدېکھ سره متصل راوړې وې.

**فوله:** یا مشرکین: په دې نسخه کېنې یا مشرکین دې، خو صحیح یا مشرکون دې، څنگه چې د جمل په نسخه کېنې یا مشرکون دې، ځکه چه منادی مبنی بررفع وی، لہذا د مرفوع بالواو په صورت کېنې یا مشرکون پکار وو،

**فوله:** معجزین: ای فارین من عذابہ.

**فوله:** الجوار: د یاء په حذف سره د رسم الخط په اعتبار سره، ځکه چې دا یاء زائده ده، جوار دجاریہ جمع ده، په معنی د جاری کیدونکې، کشتن،

شبه: په ظاهره معلومیږی چې الجوار د السفن محذوف صفت دې، څنگه چې علامه محلی السفن محذوف منلو سره د موصوف حذف ته اشاره کړې ده، تقدیر د عبارت دا دې السفن الجوار، خو دلته السفن موصوف حذف کول جائز نه دی، ځکه چې موصوف هغه وخت پورې حذف کول جائز نه دی، تر څو چې موصوف د صفت سره خاص شوې نه وی، هم دغه وجه ده چې مررت بماش وئیل صحیح نه دی، ځکه چې ماش صفت عام دې د یو موصوف سره خاص نه دې، البته مررت بمهندس، و مررت بکاتب وئیلې شی، حالانکه مهندس او کاتب هم صفت دې، خو ددې موصوف محذوف دې، ځکه چې دا د صفات خاصو نه دې، ددې برخلاف الجوری السفن سره خاص نه دې، لہذا السفن حذف کول جائز کیدل پکار نه دی؟

**جواب:** د موصوف د حذف عدم جواز په هغه صورت کېنې دی چې کله په صفت باندې اسمیت غالب نه وی او چې کله اسمیت غالب شی لکه چې ابرق، دا صفت دې، ډیر زیات پریقیدونکی خیز ته وائی، خو اوس د یو مخصوص خیز نوم ایخودې شوې دې، کوم چې



پر قید و نکمے کانریز خیز دی، لہذا اوس ددی موصوف حذف کول جائز دی، دغہ شان  
 أبطع، ددی معنی، فراخہ او کانرو والا کیدل، خو اوس پہ دی باندی اسمیت غالب کیدو  
 سرہ د یو مخصوص وادی (کندی) معنی دی، لہذا ددی موصوف حذف کول جائز دی،  
 دغہ شان منقی، ددی معنی صفا کرے شوی، دا صفت دی خو پہ دی باندی اسمیت غالب  
 شوی دی، ددی موصوف اوسکے دی، پورا نوم مویز منقی دی، کوم چہ عام طور سرہ  
 پہ دوايانو کنہی استعمالیری، خو اوس موصوف حذف کولو سرہ منقی و نیلے شی،  
 تردی چہ ددی موصوف اکثر خلق پیڑنی ہم نہ، دغہ شان الجوار، چہ د جاریہ جمع دہ،  
 ددی معنی دہ جاری کیدونکے، تلونکے، خو اوس پہ دی باندی اسمیت غالب شوی  
 دی، چہ د ہغے د وجہ نہ جاریہ کشتی نہ وائی، لہذا اوس ددی موصوف حذف کولی  
 شی، خنگہ چہ مفسر علام السفن مقدر منلو سرہ د موصوف د حذف طرف تہ اشارہ کرے دہ

**قوله:** يظللن: دہمن ظل، نہ مضارع جمع مؤنث غائب فعل ناقص ہغہ بہ شی، د يظللن  
 تفسیر پہ یصرن سرہ اشارہ کولو کنہی ٹی اوکرہ چہ ظل دلته مطلقا د صار پہ معنی  
 کنہی دی، گنی د ظل خو خیلہ معنی پہ ورخ کنہی د یو کار د کیدو خبر ورکول دی،  
 خنگہ چہ د بات معنی دہ د شہی د یو کار کیدو خبر ورکول۔

**قوله:** صبار شکور: د دی تفسیر ٹی پہ هو المؤمن سرہ کولو کنہی اشارہ اوکرہ چہ پہ جا  
 کنہی دا دوارہ صفتونہ وی ہغہ بہ پورہ مومن وی، گویا چہ د ایمان دود حصی دی، یو  
 صبر او دویم شکر، د صبر مطلب دا دی چہ پہ گناہونو باندی صبر اوکرے شی، او د  
 شکر مطلب دا دی چہ واجبات ادا کرے شی

**قوله:** بأهلین: بآء پہ معنی د مع، یعنی کہ ہغہ او غواہی نو کشتی بہ سرہ د سورلو غرق  
 کرے او ہلاک بہ ٹی کرے

**قوله:** ای اهلین: دا د کسبوا د واؤ تفسیر دی، چہ د ہغے نہ کشتی والا مراد دی، کوم  
 چہ د سباق نہ معلومیری، بآهلین ایسا (الضال) نہ مضارع واحد مذکر غائب، هن ضمیر  
 مفعول، ہغہ بہ دوی ہلاک کرے، تباہ بہ ٹی کرے

**قوله:** یعف عن کثیر منہا: عطفونہ مضارع واحد مذکر مجزوم، جمهورو یعف لہ جواب شرط  
 باندی عطف کیدو د وجہ نہ مجزوم و نیلے دی،

**قوله:** منہا: ای السن لوالذوبہ یعنی بعضی کشتو لہ نہ غرق کوی، یا د بعضی سورلو  
 گناہونہ معاف کوی،

**قوله:** یعلم: پہ دی کنہی رفع او نصب دوارہ قرأتونہ دی، رفع جملہ د مستانفہ کیدو د

وَجِبْ نَهْ اِیْ هَوِیْلَهْ، او نصب د غرق په علت باندې عطف کیدو د وجې نه، اِیْ هَوِیْلَهْ  
لِیْلَهْ مِهْمِهْ، یعنې که او غواری نو دوی به غرق کړی، چې هغه ددوی نه بدله واخلی،  
او هغه خلقو لره ښکاره کړی کوم چې زمونږ په آیتونو کېنې جهگړې کوی.

قوله: مَا لَهُمْ مِنْ مَّهْمٍ: مالهم خبرم قدم، او من همص مبتدا مؤخر، من زانده.

قوله: معلق عن العِلل: تعلیق، د افعال قلوب د خصوصیاتو نه دې، تعلیق د لفظی  
عمل باطلولو ته وائی، د عمل تعلیق د پاره شرط دا دې، چې فعل قلب د استفهام یا د  
ننی یا لام د ابتدا نه مخکېنې واقع وی، ځنګه چې دلته فعل قلب یعلم دې، یعلم دوه  
مفعول غواری،

قوله: فَمَارِيتُمْ: (ما) شرطیه، د اوتیتیم مفعول ثانی د صدارت کلام د وجې نه مقدم دې،  
په اوتیتیم کېنې ضمیر د مخاطب مفعول اول، کوم چې نائب فاعل دې،

قوله: مَنْ شَرَّ: دا د ما بیان دې، ځکه چې په دې کېنې ابهام دې،

قوله: فَمَتَّامُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: فاء جواب شرط باندې داخله ده، او متاع د مبتدا محذوف خبر  
دې، اِیْ فَمَتَّامُ.

قوله: وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ: مَا عِنْدَ اللَّهِ موصول صله سره مبتدا، او خیر ددې خبر، او لِلَّهِ الْعَزْ  
لَمُ معلق.

قوله: وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ: ددې عطف په اللّٰه آمون باندې دې، جمله د لام جار لاندې راتلو د  
وجې نه محلاً مجرور ده.

قوله: كَثِيرًا لِّاتِّمِّ الْفَوَاحِشِ: د کبائر نه هر قسم لوې گناهونه مراد دی، او د فواحش نه  
مخصوص لوڼې گناهونه مراد دی، چې په هغې باندې حدود او قصاص جاری کیږی،

قوله: مَنْ عَطَفَ الْبَعْضُ عَلَى الْكُلِّ: دا د یوې شېبې جواب دې.

شبه: کبائر هر قسم غټو گناهونو ته وائی چې په هغې کېنې فواحش هم دی، نو بیا د  
فواحش دوباره ذکر کولو څه ضرورت؟

جواب: دا د عطف الخاص علی العام د قبیلې نه دې، دا د معطوف د اهمیت: وجې نه  
کیږی، دې ته عطف البعض علی الكل هم وئیلې شی، لکه حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی.

قوله: وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ: ما زانده ده، په فارسی کېنې وائی، (چون بخشم آیند  
ایشان می آمرزند) چې کله غصه شی نو معافی کوی، اذا د یغفرون ظرف کیدو د وجې نه  
منسوب دې، ما زانده دې، او یغفرون د (هم) خبر دې، جمله په یجتنبون باندې معطوف

ده، کوم چې د الذین صله ده، تقدیری عبارت دا دې والذین یعملون وهم یعطون په دې صورت کښې عطف د جمله اسمیه په جملې فعلیه باندې لازمیږي، دویم ترکیب دا هم کیدې شی چې د هم د غضبوا کښې د ضمیر فاعل تاکید دې، په دې صورت کښې به فیغفرون جواب شرط وی،

ابوالبقاء رحمته فرمائی چې هم مبتدا او یغفرون خبر دې، او جمله جواب شرط دې، خو دا صحیح نه ده، ځکه چه که چرې د (اذا) جواب وی نو بیا د فاء داخلیدل ضروری دی، مثلاً ته او وائی اذا هم د مصدر مطلق، هم د مصدر مطلق جائز نه دې، (جمل)

**قوله:** والذین استجابوا: ددې عطف په تیر شوی موصول الذین باندې دې، مفسر علام د استجابوا تفسیر په اجابوا سره کړې دې، اشاره نې کړې ده چه په استجابوا کښې س او ت زائد دی، یعنی د الله تعالی سره نعمتونه دهغه چا دپاره دی څوک چه دالله تعالی په حکم باندې لیبک وائی.

**قوله:** امرهم شوري بینهم: امرهم ترکیب اضافی مبتدا، شوری ددې خبر، بینهم ظرف دې.

**قوله:** شوري: داهاوړته باب مفاعله مصدر دې، په وزن د بشری و ذکرې، مشوره کول.

**قوله:** یغفون: یعملون مفسر علام د یغفون تفسیر په یعملون سره کولو کښې اشاره اوکره چې بغیر الحق تاسیس د پاره دې، نه چې تاکید د پاره، ځکه چې بغی هسې هم ناحق وی، بیا ددې نه پس بغیر الحق وئیل دا به د مخکښې مضمون تاکید وی، او که یغفون د یعملون په معنی کښې واخستلې شی، نو بغیر الحق به تاسیس وی، او تاسیس د تاکید نه بهترو وی.

**قوله:** لمن عزم الامور: دادعزيمة نه ماخوځ دې، کوم چې د رخصت ضد دې، یعنی صبر او معافی کول مندوب او مستحب دی، اگر چې مساوی توگه باندې انتقام اغستل هم جائز دی

[ایاتوله: ۴۴-۵۲]

{وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ بَاقٍ} أي أخذ يلي هذابته بقدر إضلال الله إياه {وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَكَ رَأَوُا الْعَذَابَ يَتُكَلِّمُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ} إلى الدنيا {مِنْ سَبِيلٍ} طريق {وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا} أي النار {عَاشِيِينَ} خائفين متواضعين {مِنَ الدُّلِّ يَتَطَرَّوْنَ} إليها {مِنْ طَرَفٍ عَقِيٍّ} ضيف النظر متارقة ومن ابتدائية أو بمعنى البناء {وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَائِبِينَ الَّذِينَ عَصَوْا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ} بتخليدیم فی النار وعدم وصولهم إلى الخور المقعده لهم فی الجنة لو آمنوا وانفصلوا عن النار إن {الَّذِينَ الظَّالِمِينَ} الكافرين {هِيَ عَذَابٌ مُّقِيمٌ} دائم هو من مقول الله تعالى {وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصَرُّونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ} أي غيره يذفع عنه غنهم {وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ} طريق إلى الحق فی الدنيا

وَالِی الْجَنَّةِ فِي الْآخِرَةِ {اسْتَجِیْبُوا لِلرَّكْعَةِ} اُجیبوہ بالتَّوَجُّید وَالْعِبَادَةُ {مِنْ قَبْلِ أَنْ یَأْتِیَ یَوْمُ} ھُو یَوْمُ الْیَمَیْنَةِ {لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ} اَی اِنَّہُ اِذَا اَتٰی بِہ لَا یَزِدُّہ {مَا لَکُمْ مِنْ مَلْجٍ} تَلْجَاوُنَ اِلَیْہِ {تَوَسَّیْتُمْ وَمَا تَلْکُمْ مِنْ تَکْوِیْرِ} اِنْتِکَارَ لِّلذُّوْبِکُمْ {فَإِنْ اَعْرَضُوا} عَنْ الْإِجَابَةِ {فَمَا أَرْسَلْنَاکَ عَلَیْہِمْ حَظِیظًا} تَحْظِظُ اَعْمَالُہُمْ بِأَنْ تُوَافِقَ اَلْمَطْلُوبَ مِنْہُمْ {إِنْ} مَا {عَلِیْکَ إِلَّا الْبَلَاءُ} وَہَذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِہَادِ {وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً} یَفْتِنُہُ تَخَالِیْفُی وَالصَّخَّةَ {فَوَسَّوْہَا فَإِنْ نَّصِبْنَاهُمْ} الضَّحِیرَ لِلْإِنْسَانِ بِاِغْتِرَابِ الْجِنْسِ {سَبَقَ} بَلَاءُ {بِمَا أَقْدَمْتُمْ} اُتَّیْبِہُمْ {أَیْ} قَدْ مُوِّہُ وَغَبَّرَ بِالْأَیْدِیِ لِأَنَّ اَلْحَرْکَ اَلْأَعْمَالُ تَزَاوُلُ بِہَا {فَإِنَّ الْإِنْسَانَ کَفُورٌ} لِلنَّعْمَةِ {لِیْلَہُ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ} یَطْلُقُ مَا یَشَاءُ مِمَّنْ لَمْ یَشَاءُ {مِنْ الْأَوْلَادِ} {إِنَّا کُذِّبْنَا بِسَاءِ الذِّکْرِ} {أَوْ تَزَوَّجْنَاهُمْ} اَیْ یُخْلَعُہُمْ {ذُکْرَانًا وَنَاثًا وَیُجْعَلُ مَنْ یُشَاءُ عَقِیْمًا} فَلَا یَلِدُ وَلَا یُولَدُ لَهُ {إِنَّہُ عَلِیْمٌ} بِمَا یَخْلُقُ {فَیُخْیِرُ} عَلٰی مَا یَشَاءُ {وَمَا کَانَ لِشَیْءٍ أَنْ یُکَلِّمَہُ اللَّهُ إِلَّا} أَنْ یُوحِیَ اِلَیْہِ {وَحِیًّا} فِی الْفَنَاءِ أَوْ یُنَاقِہُ {أَوْ} إِلَّا {مِنْ قَدَامِ} جِبَابِ {بِأَنْ} یُسْمِعَہُ کَلَامَہُ وَلَا یَرَآہُ کَمَا وَفَّعَ لِمُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامِ {أَوْ} إِلَّا أَنْ {یُرِیْسِلَ رُسُلًا} مَلَکًا کَجِبْرِیْلِ {فَیُوحِیَ} الرُّسُولَ اِلَی الْفَرْسَلِ اِلَیْہِ اَیْ یُکَلِّمَہُ {بِأُذُنِہِ} اَیْ اَللَّهُ {مَا یَشَاءُ} اَللَّهُ {إِنَّہُ عَلِیْمٌ} عَنْ صِفَاتِ الْمُخْذَلِیْنَ {حَکِیْمٌ} فِی صِنْعِہِ {وَكَذَٰلِکَ} اَیْ یُفْلِ اِلِیْخَاتِ اِلَیْ غَیْرِکَ مِنْ الرُّسُلِ {أَوْحِیْنَا اِلَیْکَ} بِمَا مُخْتَمَدٌ {رُوحًا} ھُوَ الْقُرْآنُ بِہُ تَخِیًّا اَلْقُلُوبِ {مِنْ أَمْرِنَا} اَلَّذِی نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ {مَا کُنْتَ تَدْرِی} تَعْرِفُ قَبْلَ الْوَحْیِ اِلَیْکَ {مَا الْکِتَابُ} اَلْقُرْآنُ {وَلَا الْإِیْمَانُ} اَیْ شَرَاتِہِ وَتَعَالِیْہِ وَتُفْنِی تَغْلُقُ لِلْفِعْلِ عَنْ اَلْفِعْلِ وَمَا یَفْعَلُہُ سَدَّ مَسَدَ الْمَفْعُولِیْنِ {وَلٰکِنْ جَعَلْنَاهُ} اَیْ الرُّوحَ أَوْ الْکِتَابَ {نُورًا} اَتَّیْدِی بِہُ مِنْ نَّشْأَةٍ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّکَ لَتَهْدِی تَذْغُو بِالْوَحْیِ اِلَیْکَ {إِلٰی حِرَاطٍ} طَرِیقِ {مُسْتَقِیْمٍ} دِیْنِ الْإِسْلَامِ {حِرَاطَ اللَّهِ} اَلَّذِی لَہُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ {مَلَکًا وَخَلْقًا وَغَیْبًا} اَلَّا اِلَیَّ اَللَّهُ تَصِیْرُ الْأُمُورِ تَرْجِعُ

ترجمہ: او اللہ چي چالوہ گمراہ کړي ددې نه پس د هغه څوک کار ساز نشته، يعنی د الله تعالى ده لره د گمراہ کولو نه پس دده د هدايت څوک ولی نشته، او اې مخاطبه ته به او گورې چي ظالمان کله عذاب اوینی نو وائی به چي آيا دنيا ته د واپس کيدو څه صورت نشته؟ او اې مخاطبه ته او گورې چي هغوی به د جهنم نه مخکښي راوستلې شي ادولې به شي، د ويرې او د ذلت په وجه به تيت شوې وي، او د سترگو په گټ باندې به هغه (جهنم) ته گوري، من ابتدايه دې، يا په معنی د بآ دې، مومنان به اوائی چي رشتوني تاوانيان هغه دي، چا چي نن د قيامت په ورځ خپل ځان او خپل خاندان والا په دانمی عذاب کښي مبتلا کولو سره او هغه حورو ته رسائی نه حاصلولو سره کومې چي ددوی د پاره تيارې شوې دي نقصان کښي واچول، که دوی ايمان راوړې وو، او موصول د ان خبر دې، ياد ساتي چي يقينا ظالم کافر په هميشه عذاب کښي وي، دا د الله تعالى مقوله ده، ددوی څوک مددگار چي د الله نه سوا دده مدد او کړي يعنی د الله نه سوا د هغوی څوک هم نشته، چي ددوی نه عذاب لرې کړي، او الله چي چالوہ

گمراہ کول اوغواړی د هغوی د پارہ نه په دنیا کېنې د حق طرف ته لار شته او نه په آخرت کېنې د جنت طرف ته، د خپل رب توحید او د عبادت حکم اومنی، مخکېنې ددې نه چې هغه ورځ راشي او هغه د قیامت ورځ ده، چې د هغې په د الله طرف نه واپس کیدل نه وی، یعنی کله چې الله دا ورځ راولی، نو بیا به هغه نه واپس کوی، تاسو ته به نه په هغه ورځ څه د پناه ځانې ملاوېږي چې په هغې کېنې تاسو پناه واخلي، او نه په تاسو ته ستاسو د گناهونو نه د انکار څه صورت، که چرې دوی د قبولولو نه مخ واړوی نو ما ته په دوی باندې نگهبان نه شي جوړ کړې، چې تاسو د هغوی د عملونو نگرانی او کړې، چې د هغوی عملونه د هغه عملونو برابر شي کوم چې ددوی نه غوښتلې شي، ستاسو په ذمه صرف پیغام رسول دی، دا حکم د جهاد د حکم نه مخکېنې دې، او مونږ چې کله انسان ته د خپل رحمت د نعمت مثلاً غنا او صحت مزا او ځکوو، نو دې په هغې باندې فخر شروع کړي، او که دوی ته د دوی د عملونو په وجه څه مصیبت اورسي نو انسان د الله د نعمت ناشکری کوی، تبصهم، کېنې ضمیر د جنس په اعتبار سره انسان ته راجع دې، د قدمت الیهم مطلب دا دې چې قدموه او ذات نې الیدی سره تعبیر ځکه کړو چې اکثر عملونه د لاسونو نه کیږي، د اسمانونو او د زمکې سلطنت د الله دې، هغه چې څه غواړي پیدا کوي شي او چاته چې غواړي د اولاد نه لوړ ورکړي، او چاته چې اوغواړي نو ځوښي ورکړي، یا دواړه جمع کړي، یعنی هغوی ته لوړ او ځوښ دواړه ورکړي، او چاته چې اوغواړي شند شي کړي، او هغه چې څه پیدا کوي د هغې په باره کېنې لوښي علم والا دې، او څه چې اوغواړي په هغې باندې کامل قدرت والا دې، او د هیڅ یو انسان دا شان نه دې چې الله یو بنده سره خبرې او کړي، خو د هغه طرف ته وحی لېږلو سره که په خوب کېنې وی او د الهام په ذریعه یا د پردې نه شاته په داسې طریقې چې بنده ته خپل کلام واورې، او بنده هغه اونه وینی، څنگه چې موسی علیه السلام سره شوی وو یا یو قاصد یعنی فرشته راولېږي، لکه جبرائیل علیه السلام چې هغه فرشته د الله په اجازت سره پیغمبر ته وحی او کړي، په داسې توگه چې هغه سره خبرې او کړي غومره شي خوښه وی، بې شکه هغه د محدثین د صفات نه اوچت دې، په خپل صنعت کېنې حکمت والا دې، او دغه شان یعنی د رسولانو په شان اې محمد صلی الله علیه و آله و سلم مونږ ستا طرف ته خپل حکم روح راو لېږلو، یعنی هغه حکم د کوم چې مونږ ستا طرف ته وحی رالېږو، او هغه قرآن دې چې په هغې سره زړونه ژوندی کیږي، او تاسو ته د وحی د رالېږلو نه مخکېنې تاسو ته دا هم پته نه وه چې کتاب (قرآن) څه غیز دې، او نه دې ایمان پیژندلو یعنی د ایمان او د اسلام احکامات او شریعتونه دې نه پیژندل، او استفهام فعل د عمل کولو نه منع کړې دې، یا د استفهام مابعد د دوو مفعولو قائم مقام دې، خو مونږ دې لره یعنی روح یا کتاب لره نور جوړ کړو چې د هغې په ذریعه مونږ په خپلو بندگانو کېنې چا ته اوغواړو د هغې په ذریعه هدایت ورکړو، بې شکه تاسو د راتلونکي وحی په ذریعه د صراط

مستقیم یعنی د دین اسلام طرف تہ رہنمائی کوئی، د ہفہ اللہ لاری طرف تہ چي د ہفہ پہ ملکیت کنبی د زمکي او اسمان ٲول ٲیڑونہ دی، د ملک پہ اعتبار سرہ او د تخلیق پہ اعتبار سرہ، او د مملوک کیدو پہ اعتبار سرہ، خبردار، ٲول کارونہ ہم د اللہ طرف تہ واپس کیپی۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله** أحد یلی: د من ولی تفسیر دی، ای لیس له ولی یلی ہدایتہ بعد اضلالہ پہ دی صورت کنبی بہ د من بعدہ ضمیر د اضلال طرف تہ راجع وی، او دا ہم ممکن دہ، چي د بعدہ ضمیر اللہ طرف تہ راجع وی، او بعد اللہ د سوی اللہ پہ معنی کنبی وی، پہ دی صورت کنبی بہ معنی دا وی چي د اللہ نہ سوا د ہفہ ٲوک ولی نہ وی۔

**قوله** وترى الظالمین: جملہ حالیہ دہ، او د رویت نہ مراد رویت بصری دی، او مخاطب ہر ہفہ کس دی، چي پہ ہفہ کنبی د رویت صلاحیت وی،

**قوله** مرد: درختہ ظرف زمان او مکان، د واپس کیدو وخت، د واپس کیدو ٲانی **قوله** علیہا: دا د یو سوال جواب دی۔

**سوال** علیہا د ہا ضمیر مرجع ٲہ دہ؟ کہ ماقبل کنبی مذکور نہ وی نو اضمار قبل الذکر لازمی، او کہ ماقبل کنبی مذکور د العذاب طرف تہ راجع وی، نو پہ ضمیر او مرجع کنبی مطابقت نشتہ، ٲکہ چي عذاب مذکر دی، او ہا ضمیر مؤنث دی؟

**جواب**: د ہا ضمیر مرجع نار دی، ٲنگہ چي شارح اشارہ کرې دہ، چي پہ ہفہ باندي عذاب دلالت کوی، لہذا اوس ہیٲ اعتراض نشتہ۔

**قوله** تراهم: دتری سرہ رویت بصری مراد دی، **يعرضون وعافعين** دواړہ د (ہم ضمیر نہ جملہ کیدو سرہ حال دی۔

**قوله** من الذل: د عافعين نہ متعلق دی۔

**قوله** من الطرف: د طرف نہ مراد سترگہ دہ، بعضي حضراتو مصدری معنی یعنی کتل ہم مراد اخستې دہ، د شارح د عبارت مناسب اول معنی دہ طرف عی، د سترگو لاندي کتل، شرمندہ نظر تہ ہم وائی، کمزورې سترگہ، بیمارہ سترگہ، تقریباً یو معنی لری۔

بمژگان سیاه کردی ہزارا رخنہ در دینم

بیاکز (چشم بیمار)، ہزارا درد بر چینم (حافظ)

شاعر شرمندہ نظر سرہ تعبیر د بیمار د سترگي نہ کرې دی د قیامت پہ ورٲ چي کلہ مجرمان د دوزخ مخامخ اودرولې شی، نو د ٲیر شرم نہ بہ سترگي ہم کولاولې نشی، بلکہ د سترگو پہ گوت باندي بہ د ویري پہ نظر سرہ کتل کوی۔

**قوله:** ينظرون اليها ضمير هم د العذاب نه مفهوم، النار طرف ته راجع دې، من طرف کښې من ابتدائيه دې، يا په معنى د باء دې، دويم صورت ډير واضح دې.

**قوله** الذين عمروا: د ان خبر دې، او الخسرين د ان اسم دې.

**قوله** بتقليد هم فى النار وعد موصولهم الى المحور: په دې کښې لف ونشر مرتب دې، د بتقليد انفسهم تعلق (الذين عمروا انفسهم) سره دې، او د موصولهم تعلق (اهلهم) سره دې، او د اهل په باره کښې د نقصان مطب دا دې چې کومې حورې او غلمان د دوى د پاره د ايمان راوړلو په صورت کښې تيار کړې شوې وې، اوس به دوى د هغې نه محروم وي، او بعضې حضراتو دا هم احتمال ظاهر کړې دې، چې ممکن ده چې د اهل نه مراد د دنيا اهل مراد وي، د دوى باره کښې به د نقصان صورت دا وي چې دوى به په جنت کښې د نورو په حواله کړې شى.

مفسر علام هومن مقلو الله تعالى وثيلو سره اشاره او کړه چې الا ان الظالمين فى عذاب عقيم: الله تعالى مقوله ده، او د مومنينو د قول تصديق دې، او بعضې حضراتو دې کلام لره د مومنانو د کلام تتمه گرځولې ده.

**قوله:** لا يرد: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې من الله د مرد متعلق دې، ددې تعلق د ياتى سره هم جائز دې.

**قوله:** انكار لذنويكم: په دې عبارت کښې دې طرف ته اشاره ده چې نكير خلاف القياس د انكر مصدر دې، يعنى مجرمين به دخپلو گناهونو انكار کولې نشى، ځکه چې د اعمالو په صحيفه کښې به د هغوى عملونه محفوظ وي، او د مجرمينو اعضاء او جوارح به د هغوى خلاف گواهي ورکوي.

**قوله:** فما ارسلناك عليهم حفیظاً: دا جمله د شرط د جواب محذوف علت دې، يعنى ان اعرضوا شرط دې، او فلا تهنون جواب د شرط محذوف دې، لا تنام ارسلاک عليهم حفیظاً، يعنى د مشرکينو په اعراض باندې مه خفه کيږئ، ځکه چه مونږ ته په دوى باندې نگران نه ئې جوړ کړې، ستاسو ذمه دارى تبليغ ده، بې خايه ددې فکر مه کوه، چې ددوى عملونه ددوى نه د غوښتونکو عملونو مطابق دى يا نه دى.

**قوله:** الضمير للانسان باعتبار الجنس: دا د يو اعتراض جواب دې.

**اعتراض:** د تصبهم ضمير انسان ته راجع دې، په ضمير او مرجع کښې مطابقت نشته، ضمير جمع ده او مرجع واحد ده؟

**جواب:** انسان د لفظ په اعتبار سره اگر چې واحد دې، خو د جنس په اعتبار سره جمع دې، لهذا د جمع ضمیر راوړل صحیح دی، او فرح مفرد راوړلې شوې دې، د انسان د لفظ اعتبار کولو سره.

**قوله:** فان الانسان کفور: د اسم ضمیر په ځانې اسم ظاهر راوړلې شوې دې، اصل کنبې فانه کفور دې، کرځی وئیلې دی چې دا جمله جواب د شرط دې، خو حقیقت دا دې چې دا د جواب محذوف علت دې، تقدیری عبارت دا دې وان تصهیر سفة لسی النعمة ولسا فان الانسان کفور لسی النعمة ولسا، جواب د شرط محذوف دې، فان الانسان کفور: د جواب شرط علت دې.

**قوله:** فلا یلد ولا یولد له. د فلا یلد تعلق د امرأة سره دې، یعنی که شنده ښځه وی، نو لایلد به وئیلې شی، خو په دې صورت کنبې تلد په تاء سره وئیلې شی، البته وئیلې شی چې د (من) د لفظ د رعایت د وجې یلد مذكر راوړل صحیح دی، په بعضې نسخو کنبې تلد هم دې، کوم چې زیات مناسب دې، او د لایولد له تعلق د هغه صورت سره دې، چې کله شنده والې په سړی کنبې وی، او په مصباح کنبې دی چې لایولد له په دواړه صورتونو کنبې وئیلې شی، عقم (شند) که سړې وی او که ښځه،

**قوله:** ولا یوا: په دې عبارت سره دې خبرې ته اشاره شوې ده چې دلته د حجاب لازم معنی یعنی عدم رویت مراد دې، ځکه چې د الله دپاره حجاب ممکن نه دې، بلکه حجاب د بنده صفت دې.

**قوله:** ما الکتاب: ما استفهامیه مبتدا ده، الکتاب ددې خبر دې، کلام د مضاف په حذف سره دې، ای ما کنت تدوی جواب ما الکتاب یعنی تا ته ددې سوال د جواب هم پته نه وه چې کتاب څه څیز دې؟

**قوله:** ای شرالعه ومعالمه: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی، سوال: حضور ﷺ د نبوت نه مخکینې د توحید اقرار کوونکې وو، او د الله دتوحید نه خبردار وو، په عارحراء کنبې به ئې د الله تعالی عبادت کولو، نو بیا د حضور ﷺ په باره کنبې دا اوئیل چې هغوی د ایمان نه خبر نه وو، ددې څه مطلب دې؟

**جواب:** د ایمان نه مراد احکام او شرائع دی، او د هغې تفصیل دی، چې د هغې نه حضور ﷺ د نزول وحی نه مخکینې واقف نه وو،



## [۴۳] سورة الزخرف

سورة الزخرف مكية وقيل الا واسئل من ارسلنا الآية، تسع وثمانون آية.

سورة زخرف مكى دې او وئيلى شوى دى چه بغير د ولسل من ارسلنا آيت نه، په دې كښې نهه اتيا آياتونه دى.

[آياتوله: ۱-۱۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (همم) الله اعلم بزيادة به (والكتاب) القرآن (المبين) المظهر طريق الهدى وما يحتاج اليه من الشريعة (انا جعلناه) اوجدنا الكتاب (قرآنا عربيا) بلغة العرب (لعلكم) يا اهل مكة (تفقهون) تفهمون معانيه (والله) ثبت (في امر الكتاب) اصل الكتب اني اللوح المخفوظ (لدينا) بئذ عندنا (لعل) على الكتب قبله (حكيم) ذو حكمة بالغة (أفتعرب) نمسك (عنتكم اليكم) القرآن (صالحا) مستافا فلا تؤمرون ولا تنهون لأجل (أن كنتم قوما مسرفين) مشركين لا وكم ارسلنا من نبي في الاولين) وما كان (يا أيهم) اتاهم (من نبي) الا كانوا به يستهزئون) كما يستهزاء قومك بك وهذا تشبيه له صلى الله عليه وسلم (فأهلكنا أشد منهم) من قومك (بطشاً) قوة (ومضى) سبق في آيات (مثل الاولين) صفتهم في الاخلاق فعاقبة قومك كذلك (ولئن) لام قسم (سألتهم من خلق السماوات والأرض ليقولن) خذف منه ثون الرفع لتوالى الثورات وذاو الضمير لإبقاء الساجدين (خلقهن العزيز العليم) آخر جوابهم أي الله ذو العزة والعلم زاد تعالى (الذي جعل لكم الأرض مهاداً) فراشا كالمنهد للضيء (وجعل لكم فيها سبلاً) طرقاً (لعلكم تهتدون) إلى مقاصدكم في أسفاركم (والذي نزل من السماء ماء بقدي) أي بغير حاجتكم اليه ولم ينزل طوفاناً (فأثفرتا) أخبثنا (به بلدة مميتا) أي مثل هذا الإخياء (تخرجون) من قبوركم أحياء (والذي خلق الأنوار) الأصناف (كلها وجعل لكم من الفلك السفن) والألحمار كالإبل (ما تركبون) خذف الغاية اخيصاراً وهو مخزور في الأول أي فيه منسوب في الثاني (لتنسوا) لتستقروا (على ظهوره) ذكر الضمير وجمع الظهر نظراً للفظ ما ومعناها (أمرتكم) أمرتكم وأمرتكم (أن تسويتم على وتقولوا سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين) مطيعين (والأ إلى ربنا لننقلين) لننصرفن (وجعلوا له من عباده جزءاً) حيث قالوا الملائكة بنات الله لأن الولد جزء من الوالد والملائكة من عباده تعالى (إن الإنسان) القابل ما تقدم (للكفور موبين) بين ظاهير الكفر

ترجمه: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دې، هم ددې نه الله خپل مراد ښه پېژنی، قسم دې په هغه کتاب باندې چې د هدایت لار او ضروری د شریعت قوانینو لره ښکاره کونکې دې، او مونږ دې کتاب لره د عربی ژبې کښې قرآن جوړ کړې دې، چې تاسو اې مکې والو د دې معافې باندې پوهه شئ، او هغه په اصل کتاب یعنی په لوح محفوظ کښې موجود دې، زموږ په نيز د مخکښې کتابونو په مقابله کښې د اوچتې مرتبې

والا اولوئې حکمت والا کتاب دې، لہذا (فی الکتاب) نہ بدل دې، (لدینا) پہ معنی د عند دې، (صاوی) آیا مونږ دا نصیحت نامہ یعنی قرآن تاسو نہ بند کړو، چې تاسو ته نہ حکم کولې شی او نہ منع کولې شی، پہ دې بناء باندې چې تاسو د حد نہ تجاوز کونکې یئ، او مونږ پہ مخکینې خلقو کښې څومره نییان اولیل، دوی ته څوک داسې نبی ﷺ راغلو چې پہ هغه پسې دوی توقې کړې نہ وې، څنگه چې ستا قوم پہ تا پسې توقې کوی، او دا د حضور ﷺ تسلی ده، نو مونږ د دوی نہ یعنی ستا د قوم نہ زیات طاقت ورو لره هلاک کړل، او پہ آیتونو کښې د مخکینې خلقو مثالونه تیر شوې دی، یعنی پہ هلاکت کښې د هغوی کیفیت تیر شوې دې، ستا د قوم انجام به هم داسې وی، او که تاسو د دوی نہ تپوس او کړئ، چې اسمانونو او زمکې لره چا پیدا کړې دی؟ نو یقینا دا جواب به درکړی چې هغه غالب او پوهه الله پیدا کړې دی، لیقولن کښې نون د ډیرو نونونو جمع کیدو د وجې نہ حذف کړې شوې دې، او واؤ ضمیر د التقاء ساکنین د وجې نہ حذف کړې شو، او ذوالعزوالعلم علی العزیز العلم باندې د مشرکینو کلام (جواب) پوره شو، او پہ دې کلام باندې الله تعالی الذی جعل لکم (نه وانا الی ربحا لتقلوب) پورې زیادت کړو، چا چې ستاسو د پارہ زمکه فروش جوړه کړه، څنگه چې د ماشوم د پارہ زانگو، او پہ دې کښې ئې ستاسو د پارہ لارې جوړې کړې، چې تاسو پہ سفر کښې خپل مقصد ته اورسیږئ، او هم هغه په یو اندازه سره اویہ نازلې کړې، یعنی ستاسو د ضرورت مطابق، او هغه ئې د طوفان په شکل کښې نازلې نہ کړې، نو مونږ د دې په ذریعہ م بار یعنی اوچه زمکه ژوندی کړه، دغه شان یعنی د دې ژوندی کولو په شان پہ تاسو د قبرونو نہ ژوندی راوستلې شی، چې پہ هغې کښې ئې په هریو څیز کښې جوړې جوړې کړې، او ستاسو د پارہ ئې کشتی جوړې کړې، او ځناور مثلاً اوبن ئې پیدا کړو چې پہ هغې باندې تاسو سورلی کوئ، ضمیر (عائد) اختصاراً حذف کړې شو، او هغه عائد اول (یعنی من الفلک) کښې مجبور دې، یعنې ترکونکې فہ او ثانی یعنی والانعام کښې منصوب دې، (یعنی ترکبوها) چې تاسو د هغې په شاگانو باندې برابر شی اوسورلی په اوکړې، په (ظہورہ) کښې (۸) ضمیر مذکر مفرد راوړو او ظہور ئې د جمع د وجې ما د لفظ او د معنی رعایت کولو د وجې ییا تاسو د خپل رب نعمت یاد کړئ، چې کله تاسو پہ هغې بالکل صحیح کښئ، او وائی چې پاک ذات دې، د هغه چا، چا چې دا زمونږ په تابع کړل، حالانکہ پہ مونږ کښې د دې د قابو کولو هیڅ طاقت نہ وو، او یقینا مونږ خپل رب ته واپس کیدونکې یو، او هغوی د الله د بعضې بندگانو لره د هغه جز او گرځول، چې کله هغوی او ونیل چې ملانکې د الله لورنہ دی، ځکه چې ولد د والد جز وی، حالانکہ فرشتې د الله لورنہ دی، یقینا د دې خبرې قائل انسان په ښکاره کفر کونکې دې،

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ الزخرف: (حرف نقش کړې شوې، مزین، ښکلې، زینت، د زخرف استعمال چې کله د قول سره اوشی، نو دروغ، د هوکې وغیره په معنی کښې استعمالیږي، ارشاد دې (حرف القول غوره، ځانګړه کوي) شوې د د هوکې خبرې.

**قوله:** والکتاب المبين: او او قسمیه جاره دې، الکتاب المبين موصوف د صفت سره مجرور دې، جار مجرور متعلق دې د المفعول محذوف، فعل د خپل فاعل او متعلق سره قسم، او انا جعلناه جواب قسم دې،

**قوله:** اوجدنا الکتاب: مفسر علام د جعلناه تفسیر اوجدنا الکتاب سره کولو کښې د یو اعتراض جواب ورکړې دې،

**اعتراض:** جعل د قرآن په مجعول کیدو باندې دلالت کوي، او مجعول مخلوق وي، لهذا ددې نه د قرآن مخلوق کیدل لازمیږي، کومه چې د معتزلو عقیده نظریه ده، او څنګه چې الله تعالی او فرمائیل و جعل الظلمات والنور الله تعالی نور او تیاره پیدا کړه، حالانکه دا د اهل السنه والجماعت د عقیدې نه خلاف ده، د اهل سنت او والجماعت په نیز کلام نفسی د صفت خداوندی کیدو د وجې نه غیر مخلوق او قدیم دې،

**جواب:** د جواب ماحصل دا دې چې جعل د خلق سره خاص نه دې، بلکه په قرآن کریم کښې هم د نورو معانو د پاره استعمال شوې دې، مثلاً د بعث په معنی کښې استعمال شوې دې، لکه د الله تعالی قول و جعلنا معه احياء هارون و ذراره او جعل په معنی د قال هم مستعمل دې، لکه د الله تعالی قول دې، و جعلوا له من عبادا حرد، یعنی مشرکانو د هغه په بندګانو کښې بعضو ته د هغه جز وئیلې دې، یا د جز، کیدو عقیده ئې ساتلې ده، او جعل په معنی د صیر هم مستعمل دې، کوله تعالی و جعلنا علی للو جهراکة مونی د هغوی په زړونو باندې پردې واچولې، دلته د جعلنا تفسیر د صیرنا په ځای په اوجدنا سره کولو کښې ئې اشاره او کړه، چې جعل متعدی په یو مفعول سره دې، او هغه د جعلنا مفعولی ضمیر دې چې دهغې مرجع کتاب دې، او کتابا عربیا موصوف صفت د جعلنا د مفعولی ضمیر نه حال دې، بعضې مفسرینو جعل د صیر په معنی کښې اخستلو سره (ه) ضمیر مفعول به اول، او قرآنا عربیا موصوف صفت مفعول به ثانی ګرځولې دې،

البته زمحشری جعل په معنی د خلق جائز ګرځولې دې، او دا د قرآن د مخلوق کیدو د معتزلو د عقیدې مطابق دې، (اعراب القرآن)

**قوله:** وانه فی امر الکتاب: ددې عطف په جواب قسم باندې دې، دغه شان دا دویم جواب

قسم دے، علامہ محلی مثبت محذوف منلو سرہ اشارہ اوکرہ چہ فی ام الکتاب جار محرور سرہ ملاویدو سرہ د (ان) خبر دے، او لدہا د فی ام الکتاب نہ بدل دے، او پہ معنی د عند دے، او لعل حکم د ان خبر ثانی دے، او ام الکتاب پہ معنی د اصل کتاب، یعنی لوح محفوظ دے،

**قوله:** افتریب: ہمزہ محذوف باندے داخلہ دہ، او فاء عاطفہ دہ، تقدیری عبارت دا دے اہلکم فتریب الغر، استفہام انکاری دے، چہ د ہغی طرف تہ مفسر علام د کلام پہ آخر کبھی (لا) محذوف منلو سرہ اشارہ کرے دہ، یعنی د قرآن نہ ستاسو د اعراض کولو د وجہ نہ مونہ د قرآن د نزول سلسلہ موقوف کوو نہ، بلکہ د نزول سلسلہ بہ جاری ساتو د قرآن نزول بہ مکمل کوو، چہ پہ تاسو باندے حجت پورہ شی،

**قوله:** تمسک: مفسر علام د نضرب تفسیر پہ تمسک سرہ کولو کبھی ئی اشارہ اوکرہ چہ صفحا د نضرب مفعول مطلق دے، او صفحا، د امساکا پہ معنی کبھی دے، ای تمسک امساکا **قوله:** ان کتتمہ قوما صر فین: نافع ان شرطیہ گر خولو سرہ د ہمزے پہ کسرے سرہ وٹیلے دے۔

**سوال:** ان شرطیہ غیر محقق باندے داخل دہ، حالانکہ د مشرکینو شرک محقق دے، نو دلہ بہ ان شرطیہ خنگہ صحیح وی؟

**جواب:** ان شرطیہ کلہ پہ امر محقق باندے ہم داخل پے، مخاطب تہ دا تاثر ورکولو د پارہ چہ متکلم تہ د شرط د وقوع یقین نشتہ، بلکہ ہفہ د شرط د وقوع پہ بارہ کبھی پہ شک کبھی دے، دا ظاہرولو د پارہ چہ د داسے قسم فعل صدور د عقل او پوہی والا خلقو نہ بعید خبرہ دہ۔

او نورو قاریانو ان کتتمہ ہمزے پہ فتحی سرہ وٹیلے دے، او لام تعلیلیہ ئی مقدر گر خولے دے، تقدیری عبارت دا دے ای لان کتتمہ قوما صر فین، یعنی آیا مونہ ددے وجہ نہ چہ تاسو د حد نہ تجاوز کونکے خلق یے، د قرآن نازلیدل بند کرو؟ مونہ بہ داسے او نہ کرو۔

**قوله:** کمر اسلنا: کم خبریہ، د ارسلنا مفعول مقدم دے۔

**قوله:** اتاہم: د اتاہم تفسیر پہ اتاہم سرہ کولو کبھی ئی اشارہ اوکرہ چہ مضارع پہ معنی د ماضی دہ، د صورت عجیبہ پہ استحضار باندے دلالت کولو د پارہ ماضی ئی پہ مضارع سرہ تعبیر کرے۔

**قوله:** اشد انہم: دا د موصوف محذوف صفت دے، او موصوف د اہلکنا مفعول دے، او بطشا تمیز دے، تقدیری عبارت دا دے، اہلکنا اہلکنا قومک من جہۃ البعث

**قوله** ولن سألنہم: کنبی واؤ عاطفہ او قسمیہ دے، او ان شرطیہ دے، ليقولن جواب قسم دے، او جواب شرط محذوف دے، جواب قسم پہ جواب شرط باندے دلالت کوی. قسم او شرط چي کله یو خائ راشی، نو د اول جواب مذکور وی، ہم د دغه مشهورے قاعدے پہ وجہ دلتہ جواب قسم مذکور او جواب شرط محذوف دے، د جواب شرط د محذوف کیدلو دویمہ قرینہ دلتہ دا ہم ده چي مفسر علام پہ ليقولن کنبی د نون رفع د حذف علت اجتماع د نوناتو گر خولی ده، کہ ليقولن جواب د شرط وو نو مفسر علام پہ حذف التون للہما زمر مائیلو.

**قوله** زاد تعالی الذی جعل لکم الارض: د زاد تعالی پہ اضافی سرہ د مفسر علام مقصد دا خبرہ بشکارہ کول دی چي د مشرکینو کلام پہ العزیز العلیم باندے ختم شو، د الذی جعل نہ د باری تعالی کلام شروع شو، خکہ چہ کہ چرے دا کلام ہم د مشرکانو وو نو جعل لنا الارض مہدا الخ، بہ ئی وئیلو.

**قوله** الاصناف: ددے لفظ د اضافی مقصد د الازواج د معنی تعیین کول دی، خکہ چي الازواج دلتہ پہ مشہور معنی (جورا) کنبی استعمال شوے نہ دے، بلکہ مطلقا د انواع او اقسامو پہ معنی کنبی دے.

**قوله** افانشرنا: پہ دے کنبی التفات عن الغیت الی الکلمہ دے.

**قوله** حذف العائد: الخ، ما ترکون، ما موصول، ترکون جملہ صلہ، قاعدہ دا ده چي کله صلہ جملہ وی، نو پہ دے کنبی یو ضمیر خامخا وی، کوم چي د موصول طرف تہ راجع وی، دلتہ ہغہ دا اختصار پہ توگہ باندے حذف کرے شوے دے. د ما ترکون تعلق چونکہ فلک و العار دوارو سرہ دے، پہ دے وجہ چي کله د ماترکیون تعلق د الفلک سرہ وی، نو عائد بہ فہ محذوف وی، خکہ چہ رکعت فی الفلک وئیلی شی نہ چہ رکعت الفلک، او کله چہ ددے تعلق د انعام سرہ وی نو عائد بہ منصوب وی، خکہ چہ رکعت الال مستعمل دے، نہ چي رکعت علی الال.

**قوله** ذکر الضمیر: مفسر علام د ظہورہ پہ بارہ کنبی وئیل غواری چي ظہورہ کنبی ئی (۱) ضمیر مذکر او ظہور جمع راوړې دے، ظہور د ظہر جمع ده، پہ معنی د (شا) د انعام شا مراد ده، او د (۲) ضمیر نہ ہم د انعام مراد دے، پہ دوارو کنبی مطابقت نشته، حالانکہ مراد د دوارو نہ یو دے، ددے جواب مفسر علام دا ورکړې دے چي دا فرق د (ما) د لفظ او د معنی د فرق د وجہ نہ دے، لفظ (ما) چونکہ مفرد دے خکہ ضمیر ئی مفرد مذکر راوړو، او معنی چونکہ جمع ده خکہ ئی ظہور جمع راوړو.

تنبیہ مفسر علام کہ د ذکر الضمیر پہ خائے افرہ الضمیر فرمائیلی وو نو دیرہ بہ بنہ وه، خکہ

چې د جمع په مقابلې کېنې مفرد راځي نه چې مذکر، او که په دواړو کېنې د ما د معنې رعایت وی وو نو علی ظهوره به وو، او که په دواړو ځایونو کېنې د لفظ رعایت شوې وو نو ظهوره به وو.

په لومړنۍ: ای مطعون ماعوذ من الرن العن اذا طاقه

[ایاتونه: ۱۸-۲۵]

أَمْ يَنْتَهِى عِزَّةَ الْإِنْكَارِ وَالْقَوْلِ مُقْتَرٍ أَمْ أَنْفُولُونَ (أَتَعِدُّوْنَ مَا يُتْلَىٰ نِتَاتٍ لِّتَنْفِيهِ وَأَصْفَاكُمْ اخْتَلَصْتُمْ بِالْيَئِينَ) الْأَرْزَمِ مِنْ قَوْلِكُمْ السَّابِقِ فَهُوَ مِنْ جُفْلَةٍ الْمُنْكَرِ (وَأَذَانٌ بِمَرَّ أَحَدُهُمْ عَمَّا حَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا جَفَلَ لَهُ نِهَا يَسْتَبِي الثَّنَاتِ إِلَيْهِ لِأَنَّ الْوَلَدَ يُشَبِّهُ الْوَالِدَ الْمَعْنَى إِذَا أَخْبَرَ أَحَدَهُمْ بِالْبَيْتِ قَوْلُهُ لَهُ (طَلَّ) حَارَ وَجْهِهِ مُوَدَّامَ مُتَعَبِّرًا تَعَبَّرَ مُعْتَمِرٌ مَعْنَى غَمًا فَكَيْفَ يَنْشُبُ الثَّنَاتِ إِلَيْهِ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ (أَوْ) هَمَزَةُ الْإِنْكَارِ وَارِ الْقَطْفِ بِجُمْلَةٍ أَمْ يَخْفَلُونَ إِلَيْهِ (مَنْ يُنْشَأُ فِي الْحِلْيَةِ) الزَّيْنَةِ (وَهُوَ فِي الْخَصَامِ غَيْرُ مَبِينٍ) مظهر الخُجَّةِ لِضَعْفِهِ عَنْهَا بِالْأَثْوَةِ (وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ) إِنَّا أَنَا السَّيِّدُ (وَأَخْلَقَهُمْ سَتَكُنْ تُعَادِيهِمْ بِأَنَّهُمْ) إِنَّا (وَيَسْأَلُونَ) عَنْهَا فِي الْآخِرَةِ فَيَتَرْتَّبُ عَلَيْهِمْ الْعِقَابُ (وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَذَّبْنَاَهُمْ) أَمْ يَتْلَوْنَ مَا يُنْشِئُهُ فَهُوَ رَاضٍ بِهَا قَالَ تَعَالَى (مَا لَهُمْ بِذَلِكَ) الْمَقُولُ مِنَ الرِّثَا بِعَادَتِهِ (مَنْ عَلِمَانِ) مَا (هُمْ) لَا يَخْرُصُونَ يَكْذِبُونَ فِيهِ فَيَتَرْتَّبُ عَلَيْهِمْ الْعِقَابُ بِوَ (أَمْ أَتَيْنَاهُمْ بِكِتَابَيْنِ) قِيلَ أَمْ الْقُرْآنَ بِعَادَةِ غَيْرِ اللَّهِ (فَهَرَمَهُ مُسْتَسْكُونَ) أَمْ لَمْ يَنْقُضْ ذَلِكَ (بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ) مِلَّةٍ (وَأَنَّا) مَا شُؤْنَا (عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُتَقَدِّونَ) بِهِمْ وَكَانُوا يَغْلِبُونَ غَيْرَ اللَّهِ (وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا) مُتَعَمِّقُوهَا يَفْلَ قَوْلُ قَوْمِكَ (إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ) مِلَّةٍ (وَأَنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُقْتَدُونَ) مَبْعُونَ (قُلْ) لَهُمْ (أَمْ) تَسْمَعُونَ ذَلِكَ (وَلَوْ جِئْتَكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِمْ) أَنْتَ وَمَنْ قَبْلَكَ (كَافِرُونَ) قَالَ تَعَالَى تَخَوُّفًا لَهُمْ (فَالْتَقَمْنَا مِنْهُمُ) أَمْ مِنْ الْمَكْذِبِينَ لِلرُّسُلِ قَبْلَكَ (فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ)

ترجمه: آيا الله تعالى د خپل مخلوق نه لوريانې د ځان د پاره نيولي دي او تاسو يې په عامنوسره غوره كړئ؟ دا خبره ستاسو د مخكښينې قول نه لازميږي، په (ام) كښې همزه د استفهام د باره ده، او قول مقدر دې، اى اتولون، واصفاكم بالملوك عطف په اتخاذ باندې كيدو د وجې نه ټول منكر او مذموم دې، حالانكه په دوى كښې چه يو كس ته ددې شي (لور) خبر ور كړې شى، چې د هغه تشبيه هغوى الله رحمن د پاره بيان كړې ده، د لوريانو د هغه طرف ته په نسبت كولو سره د هغه تشبيه نې او گرځولو، ځكه چې ولد د والد په شان وي، معنى دا ده چې كله ددوى په كور كښې د پيدا شوې جينې خبر ور كړې شى نو د هغه مخ د پريشانه كس په شان بدل شى او تور شى، په داسې حال چې هغه د غم نه ډك وي، نو بيا هغه د لوريانو

نسبت د اللہ طرف تہ ولہی کوی،؟ اللہ تعالیٰ خو ددی نہ اوچت دی، او ہمزہ د انکار د پارہ، او واو عاطفہ د حملی د عطف د پارہ دی، یعنی آیا دا خلق ہغوی لہرہ د چا پرورش پہ کالو، زینت کنبی شوې دی، او د جہگړې پہ وخت خپلہ خبرہ ښکارہ نہ کړې شی، د اللہ د پارہ ثابتوی، یعنی د ښځہ کیدو پہ وجہ او دکمزورې کیدو پہ وجہ خپل دعویٰ ښکارہ کولې نشی، او دوی فرشتو لہرہ کومې چې درحمان بند گانې دی ښځې گرځولې دی، آیا ددوی د پیدائش پہ وخت دوی موجود وو، ددوی دا گواہی چې ہغوی ښځې دی او بہ لیکلې شی، او دې پارہ کنبی ددوی نہ د آخرت پہ ورځ تپوس کولې شی، او پہ دې گواہی باندې بہ سزا ورکولې شی او دوی بہ وائی چې کہ اللہ غوښتلہ نو مونږ بہ ددوی (فرشتو) عبادت نہ کولو، نو زمونږ د فرشتو عبادت کول د اللہ د خوشې مطابق دی، او ہغہ پہ دې راضی دی، اللہ تعالیٰ او فرمائیل دوی تہ ددې یعنی ددوی پہ عبادت د اللہ رضامندی بارہ کنبی ہیڅ خبر نشته، دوی خو صرف د اټکل خبرې کوی، یعنی دروغ وائی، ددې دروغو پہ وجہ بہ دوی تہ سزا ورکولې شی، آیا مونږ دوی تہ ددې قرآن نہ مخکښې بل کتاب ورکړې دې چې د غیر اللہ د عبادت د جواز بارہ کنبی وی، چې ہغې لہرہ دوی پہ مضبوطی سرہ نیولې دي، یعنی داسې شوې نہ ده، بلکہ دوی خو وائی چې مونږ خپل پلار نیکہ پہ یو مذهب باندې موندلې دی، او مونږ خو یې شکہ د ہغوی پہ نقش قدم باندې ځو، ہم د ہغہ پہ وجہ مو ہدایت موندلې دې، حالانکہ ہغوی د غیر اللہ بندگی کولہ، دغہ شان ستانہ مخکښې مونږ چې کوم کلی والا تہ یو ویرونکې لپلو، نو د ہغہ ځانې مالدارو خلقو د ستاسو د قوم پہ شان جواب ورکړو، چې مونږ خپل پلار نیکہ پہ یو دین باندې موندلی دی، او مونږ د ہغوی پہ نقشی قدم باندې روان یو، ای نبی ﷺ تاسو دوی نہ او وائی، چې آیا تاسو د خپل قوم ددې خبرې تابعداری کوئ، اگر چې ما تاسو تہ ددې نہ ښہ طریقہ راوړې ده، پہ کوم باندې چې تاسو خپل پلار نیکہ موندلې دي، نو ہغوی جواب ورکړو چې مونږ ددې منکړیو، پہ کوم سرہ چې تاسو او ستاسو نہ مخکښې رالپلې شوې وو، اللہ تعالیٰ ددوی د ویرولو د پارہ او وئیل مونږ ددوی نہ یعنی ستانہ مخکښې د رسولانو تکذیب کونکو نہ انتقام واخستلو، او گورہ نہ منونکو خلقو څنگہ انجام شو؟

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** اللّٰزِمُ مَنْ قَوْلِكُمْ السَّابِقُ: د قول سابق نہ مراد د مشرکین مکہ قول اللّٰکَ بِنَاتِ اللّٰہ دې، یعنی فرشتې ئې چې کلہ د اللہ لوریانې او گرځولې نو دې نہ دا خبرہ خپلہ لازم شوہ چې ځامن ددې وویونکو د پارہ مخصوص دی، لہذا د مشرکین مکہ قول واصفاکم **وَالْمُتَنِّمُونَ** ہم، کوم چې ددوی د مخکښې قول دپارہ لازم دې، منکر او مذموم کیدل ثابت شول. **قوله:** محضرب: ما موصوله نہ بنات مراد دی، او ضرب پہ معنی د جعل دې، څنگہ چې

شارح جعل مقدر گرځولو سره اشاره کړې ده، چې د جعل مفعول اول (ه) ضمیر محذوف دې کوم چې د موصول عائد هم دې، ای هغه او مثلاً مفعول ثانی دې، په معنی د شبها دې، تقدیری عبارت دا دې ای جعل الملائک له هغه، یعنی د بناتو د الله طرف ته نسبت کولو و وجې نه بنات د الله سره مشابه او گرځولې، ځکه چې اولاد د والد په مشابه وی.

قوله: او همزه د انکار دپاره ده، او واؤ د عطف جملي علی الجملة دې، بجملة کښې باء په معنی دلام ده، بجملة د عطف سره متعلق دې، او د معطوف محذوف دې، او معطوف علیه هم محذوف دې، او هغه یجترؤن دې، تقدیری عبارت دا دې محذوفون لله من بنات آل العلیه

قوله: پشوا: واحد مذکر غائب فعل مضارع مجهول، مصدر تنشئة، پرورش موندل، (تفعیل) هغه پرورش حاصلوی، دا ترجمه د (من) د لفظ د اعتبار کولو په صورت کښې ده، او د معنی اعتبار کولو په صورت کښې (هغوی پرورش حاصلوی) ترجمه وی.

قوله: غیر مبین: مظهر الصفة د مبین تفسیر په مظهر سره کولو کښې نه اشاره او کړه چې مبین دلته د اَبان (متعدی) نه دې.

قوله: وجعلوا الملائكة: دلته جعل په معنی د قال او حکم دې، وثیلې شی جعلت ربدا اعلم الناس د زید په باره کښې ما د اعلم الناس حکم اولگولو.

قوله: لو شاء الرحمن: د شاء مفعول محذوف دې، ای لو هاء الرحمن عدم عباد الملائكة ما عبداهم،

قوله: انا ما شون علی اثارهم: ما شون مقدر منلو سره نه اشاره او کړه چې علی اثارهم، د ما شون محذوف متعلق کیدو سره د انا خبر دې،

قوله: كذلك: ای الامر كما ذكر، یعنی ښځې عام طور سره په حجت کښې عاجزې او کمزورې وی، ما ارسنا جملة مستانفه ده، اتتبعون ده دې خبرې طرف ته اشاره ده چې همزه په فعل محذوف باندې داخل ده، او واؤ خالیه ده، ای اتتبعون بالکم ولوجتکم بأهدی الی، ای بدهن اهدی واصوب ما وجدتم الی، اسم تفضیل استعمال لرهاء عتات او د مخاطب خبرې له زیاتولو په طور ده، گنی ددوی په دین او طریقه کښې د سر نه هدايت بالکل نشته.

[ایاتونه: ۳۶-۲۵]

(و) اذ قال إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّنْ آلِ الْفِرْعَوْنِ (إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي) خَلَقَنِي فَإِنِّهِ سَيُّدِي (وَجَعَلَنِي) بَرْدَنِي لَدَيْهِ أَنِّي كَلِمَةُ التَّوْحِيدِ الْمَقْهُومَةِ مِنْ قَوْلِهِ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَهْلَيْنِ كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَرَبِّهِ فَلَا يَزَالُ فِيهِمْ مَنْ يُؤَخِّرُ اللَّهَ (لَعَلَّهُمْ) أَنَّى أَهْلُ مَكَّةَ (يَرْجِعُونَ) غَاثًا هُمْ عَلَيْهِ إِلَى



دین لبراهیم ایهمن (بَلْ مَقَّعْتُ هَؤُلَاءِ) المشرکین (وَأَنبَأَهُمْ) وَلَمْ أَغَاجِلْهُمْ بالعقوبة (حتى جاءهم الحق) القرآن (وَدَسُّوا مِیْنِ) مظهر لَهم الأخکام الشرعیة وهو مُخَدَّ صُلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم (ولما جاءهم الحق) القرآن (قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ) (وَقَالُوا لَوْلَا عَلَا نَزْلُ هَذَا الْقُرْآنِ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْقُرَيْشِ) (مِنْ آيَةٍ مِنْهُمَا عَظِيمٍ) ائی الولید بن النضر بن النضر بن فزرة او فزرة بن منقذ النضر بالطائف (أَهْمُ يَقِیْعُونَ رَحْمَةَ رَبِّكَ) (يَحْنُ قَسَمًا يَنْبَهُرُ مِیْشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) لَجَعَلْنَا بَعْضَهُمْ غِيَاً وَبَعْضَهُمْ قَبِيْرًا (وَدَقَقْنَا بَعْضَهُمْ) بِالْبُیْ (فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيُخَيِّدَ بَعْضُهُمُ الْغَنِيَّ (بَعْضًا) الْفَقِيْرَ (سُخْرِيًّا) مُسْتَحْزًا فِي الْفَعْلِ لَهُ بِالْأَجْزَةِ وَإِنَاءٍ لِلنَّسَبِ وَفَرَى بِكُفْرِ السِّنِّ (وَدَحْمَةُ رَبِّكَ) ائی الخنة (عَنِیْمًا يَجْمَعُونَ) فِي الدُّنْيَا (وَلَوْلَا أَن يَكُوْنُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً) عَلَى الْكُفْرِ (لَجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِيُوقِعَهُمْ) بَدَلٌ مِّنْ لِّمَن (سَقَقًا) بَفَتْح السِّیْرِ وَشُكُوْنِ الْفَقَافِ وَبَعْضُهُمَا جَمْعًا (مِنْ فِصَّةٍ وَمَعَارِجٍ) كَالنَّزَجِ مِنْ فِصَّةٍ (عَلَيْهَا يَطْهَرُونَ) يَنْقَلِبُونَ إِلَى السَّطْحِ (وَلِيُؤْتِيَهُمْ آيَاتِي) مِنْ فِصَّةٍ (وَ) جَعَلْنَا لَهم (مَرَدًّا) مِنْ فِصَّةٍ جَمْعِ سِرِّهِ (عَلَيْهَا يَتَكُونُونَ) (وَذَوْرَقًا) ذَهَبًا الْمَغْنَى لَوْلَا خَوْفُ الْكُفْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنْ إِعْطَاءِ الْكَافِرِ مَا ذَكَرَ لِأَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ لِقِلَّةِ خَطَرِ الدُّنْيَا عِنْدَنَا وَعَدَمِ خَطَرِ فِي الْآخِرَةِ فِي النَّجِيمِ (وَأَنَّ) مُخَفَّفَةً مِنَ الثَّقِيْلَةِ (كُلُّ ذَلِكَ لَمَّا) بِالتَّخْفِيفِ فَمَا زَائِدَةٌ وَبِالتَّشْدِيدِ بِمَعْنَى (لَا فَإِنَّ نَافِیَةً (مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) يَتَمَتَّعُ بِهِ فِيهَا ثُمَّ يَزُولُ (وَالْآخِرَةُ) الْجَنَّةُ (عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ)

توجه: او د هغه وخت تذکره او کره چې کله ابراهیم علیه السلام خپل پلار او خپل قوم ته او وئیل چې څه دهغه څیزونو نه یې زاره یم د څه چې تاسو عبادت کوئ، سوا د هغه ذات نه چا چې څه پیدا کړم، او هم هغه به ماته د خپل دین هدايت را کوی، او هغې لره یعنې کلمه توحید لره کومه چې د هغه د قول الله تاسمدهن ته معلومېږي، په خپل اولاد کښې د باقی پاتې کیدو خبره ئې او کره، چنانچه همیشه به په هغوی کښې توحید پرست خلق وی، چې اهل مکه خپل موجوده دین بریرېدی او د خپل پلار نیکه ابراهیم علیه السلام دین طرف ته راغی، بلکه ما دې مشرکانو او ددوی پلارانو ته د راحت سامان ورکړو، او د دوی په سزا کښې مو جلدی او نکړه تر دې چې دوی ته حق یعنې قرآن او احکام شرعیه ښکاره کولو والا رسول او هغه محمد صلی الله علیه و آله دې راغلو او دوی ته حق قرآن رارسیدو سره دوی او وئیل چې دا خو جادو دې، او مونږ ددې نه انکار کونکې یو، او وئې وئیل چې دا قرآن په دې دواړو کلو کښې د یو کلی په یو لوتې سړی یعنې مکه کښې په ولید بن مغیره او په طائف کښې عروه بن مسعود ثقفی باندې ولې نازل نه کړې شو؟ آیا ستا د رب رحمت نبوت دوی تقسیموی،؟ حالانکه ددوی د دنیا د ژوند رزق به خپله مونږ ددوی په مینځ کښې تقسیم کړو، نو مونږ په دوی کښې بعضو لره مالداره او بعضو لره فقیران کړل، او مونږ بعضو لره په بعضو باندې په مالدارۍ کښې درجه په درجه او چتوالې ورکړو چې ددوی بعض یعنې مالدار د بعضو نه یعنې غریبانو نه په اجرت باندې کار اخلي، او په سخریا کښې یا نسبتي ده، او په یو قرامت کښې د سین په کسري سره دې، او ستا د رب رحمت

یعنی جنت ہفہ خہ نہ یر بہتر دے، خہ دوی پہ دنیا کنہی راجع کوی، او کہ دا خبرہ نہ وہ چہ  
تول خلق بہ پہ یو طریقہ باندے یعنی بہ کفر باندے شی، نو د رحمن باندے کفر کولو والا خلقو د  
کوروںو جتوونو لره او زیتونو لره ہم چہ د هغی پہ ذریعہ دوی چہتونو تہ غیڑی، د سپینو بہ مو جوړې  
کړې وې، لپیوتهم د (من) نہ بدل دے، او سقفا د سین پہ فتحې سره، او د قاف سکون، او  
دواړو پہ ضمو سره، او ددوی د کوروونو دروازی د سپینو او ددوی تختونه ہم د شپینو بہ مو  
کړی وی، سرہ د سیر جمع دہ، چہ پہ خہ دوی دہ وھی، او د سرو زرو ہم، مطلب دا چہ دا ذکر  
شوی خیزونہ کافرو تہ ورکولو کنہی د مومن پہ بارہ کنہی د کفر ویرہ نہ وہ نو دا تول هر  
خہ بہ مونږ هغوی تہ ورکړی وی، او دا بہ زمونږ پہ نیز د دنیا د قدر کولو د وجہ، او د  
کافرو د آخرت پہ نعمتونو کنہی د خہ حصہ نہ لرلو پہ وجہ وو، او دا تول د دنیا معمولی  
شان فائدہ وہ، چہ د هغی پہ دنیا کنہی فائدہ اخستلې شی بیا ختم شی، ان ثقیلہ نہ مخففہ  
دہ، او پہ لما تخفیف او تشدید سرہ د الا پہ معنی کنہی دے، لہذا دان نافیہ دہ، او آخرت  
(جنت) ستا در بپہ نیز د متقیانو خلقو د پارہ دے.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: براء: مصدر، بيزاره کيدل، نفرت کول، مفسر علام پہ بری سرہ تفسیر کولو کنہی  
اشارہ او کرہ چہ براء بری صیغہ د صفت بروزن فعلیل دہ. د بیزاری اظهار کولو والا،  
مصدر چہ کله صفت واقع شی، نو واحد، تشنیه، جمع مذکر مؤنث تول برابر وی.

قوله: الا الذي فطرنی: په دې کنہی درې صورتونه کیدې شی، ① مستثنی منقطع، ای  
لکن الذین فطرنی، دا بہ پہ هغه صورت کنہی وی چہ دوی صرف د بتانو بندگی کوی،  
② مستثنی متصل، په دې صورت کنہی کله چہ دوی بتانو لره د الله شریکان جوړوی،  
③ الا صفتی پہ معنی د غیر، دا د زمخشری قول دے.

قوله. جعلها: ای کلمة التوحيد المفهومه

سوال: ای کلمة التوحيد اضافہ کولو مقصد دا دے چہ د جعلها د ضمیر مرجع خہ دہ؟ کہ  
کلمة وی نو دا پہ ماقبل کنہی ذکر نہ دہ؟

جواب: کلمة پہ ماقبل کنہی اگر چہ مذکور نہ دہ، خو د ابراهيم عليه السلام د قول انی برامها  
تعدون نہ مفهوم دہ.

قوله: بل هؤلاء الشريكين: بل افراب الله ددوی پہ عدم اتباع باندې د توبيخ او تقریر  
(رتقې) د پارہ دے، هؤلاء اسم اشاره، ددې مشارالیه مشرکین دی، کوم چہ د حضور ﷺ  
پہ زمانہ کنہی موجود وو.

**قوله:** حتی جاءهم الحق: دا د محذوف غایت دې، تقدیری عبارت دادې بل معصت هولا  
فاستغفوا بذلك اللهم حتی جاءهم الحق

**قوله:** معارج، معرج، د میم په فتحې او کسرې سره، جمع ده، سیرهن (اندر پایه) د معارج  
ونیلو وجه دا ده چې په سیرهو باندې د گود په شان ختل کیږي، او گود ته هم اعرج  
وئیلې شی.

**قوله:** سرا: دا د فعل محذوف مفعول دې، څنگه چه مفسر جعلناه محذوف منلو سره  
اشاره او کړه، ددې عطف په جعلنا لمن یکفر باندې دې.

**قوله:** زحرفاً: دا د جعلنا فعل مقدر د وجې نه منصوب دې، ای جعلنا لهم ذلك زحرفاً، یا د  
نزع خافض د وجې نه منصوب دې، تقدیری عبارت دا دې، ای ابواباً ومعراجاً من  
ذهب د من حذف کیدو د وجې نه زحرفاً منصوب شو.

**قوله:** وان كل ذلك: ان نافیة دې، او كل ذلك مبتداً، او لما په تشدید سره په معنی د  
الا، اومعام الحولا الدنيا دې خبر، لما تخفیف سره وئیلې شوې دې، په دې وخت کښې به ان  
مخففه عن العیلة مهمله وی، اولام به د ان مخففه او نافیة په مینځ کښې فارقه وی، او (ما)  
به دلته زانده وی،

**قوله:** والاخرة: واو حالیه دې، اخره مبتداً، عندك مطلق د محذوف متعلق د مبتداً خبر دې،

[ایاتونه: ۳۶-۴۵]

(وَمَنْ يَشُئْ) بغرض (عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ) أي القرآن (تَقْبِضُ) نُسَبُّ (لَهُ شَيْطَانًا قَبُولَهُ قَرِينٌ) لا يُخَافُهُ  
(وَأَتَاهُمُ) أي الشَّيَاطِينُ (لِيَصُدُّوا عَنْهُمْ) أي الْفَاجِينَ (عَنِ السَّبِيلِ) أي طريق الهدى (وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ  
مُهْتَدُونَ) في الخنع رغبة مَعْنَى مَنْ (حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ) الْفَاجِيَةُ بِقَرِينِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (قَالَ) لَهُ (يَا) لِلَّهِ  
أَلَيْتَ يَنْشِئُ وَيَنْتَكِبُ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ) أي يضلُّ بُعْدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (قَوْلُكَ الْقَرِينِ) أَنْتَ لِي قَالِ  
تَعَالَى (وَلَنْ يَنْفَعَهُمْ) أي الْفَاجِينَ تَضَلُّكُمْ وَتَذَمُّكُمْ (الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ) أي تَبَيَّنَ لَكُمْ ظُلْمُكُمْ بِالْإِشْرَاقِ فِي  
الدُّنْيَا (أَنكُمْ) مَعَ قُرْبَانِكُمْ (فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ) عِلَّةٌ بِتَقْدِيرِ اللَّامِ لِيَعْنِي التَّفْعُ وَإِذْ يَدُلُّ مِنَ الْيَوْمِ  
أَنَّهُمْ كُنْجِمُ الْعَصْرِ أَوْ تَقْدِيرِ الْعَمَى وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ) بَيَّنَّ أَيْ فَهَمْ لَا يُلْمُونَ (قَالُوا) فِيهِ إِذْهَامُ نُونٍ  
إِنْ الشَّرْطِيَّةُ فِي مَا الْإِزْدَادُ (نُذِرْتَنِي بِكَ) بَانَ لِيَمِيكَ قَبْلَ تَغْلِيهِمْ (قَالُوا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ) فِي الْآخِرَةِ (أَوْ  
قُرَيْتِكَ) فِي حَبَاتِكَ (الَّذِي وَعَدْنَاَهُمْ) بِهِ مِنَ الْعَذَابِ (قَالُوا عَلَيْهِمْ) عَلَى عَذَابِهِمْ (مُقْتَدِرُونَ)  
قَادِرُونَ (فَأَسْمَحْ بِالَّذِي أَوْحَى إِلَيْكَ) أي القرآن (أَنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) (وَأَنَّهُ لَئِنْ لَمْ تَشْرَفْ  
بِكَ وَلَقَدْ يَمُرُّكَ) لِنُزُولِهِ بِلِقَائِهِمْ (وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ) عَنْ الْقِيَامِ بِحَقِّهِ (وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا

أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ أَلِهَةَ يُعْبَدُونَ) قِيلَ هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ بَأَنَّ جَمْعَ لَهُ الرُّسُلِ ثَلَاثَةُ الْإِسْرَاءِ  
وَلَيْلِ الْفَرَادِ أَمُّ مِنْ أَمَى أَهْلِ الْكِنَانِ وَلَمْ يُسَالِ عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَادَ مِنَ الْأَمْرِ بِالسُّؤَالِ  
الْفَرِيدِ لِشُرْكِي لَفْظُ أَنَّهُ لَمْ يَأْتِ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ وَلَا كِتَابٌ بِعِبَادَةِ غَيْرِ اللَّهِ

توجهه: او کوم کس چې د رحمن د ذکر یعنی د قرآن نه اعراض او کړی نو مونږ په هغه باندې یو  
شیطان مقرر کوو، نو هغه هروخت هغه سره وی، د هغه نه جدا کیږی نه، او بې شکه هغه شیطانان  
دې اعراض کونکو لره د هدایت د لارې نه بندوی، او دا خلق دا گنړی چې دوی هدایت والادی،  
په جمع راوړلو کښې د (من) د معنی رعایت دې، تردې چې کله به هغه اعراض کونکې د  
خیل ملگری سره د قیامت په ورځ زمونږ مخې ته راشی، نو خپل ملگری ته به اوواښ چې  
کاش زما او ستا په مینځ کښې د مشرق او مغرب لرې والې وی، یعنی خومره چې د مشرق او  
مغرب په مینځ کښې لرې والې دې، یا د تنبیه د پاره ده، ته زما ډیر خراب ملگری یې، اې  
اعراض کونکو نن به هیڅ کله تاسو ته ستاسو خواش او پشیمانی فائده درنکړی، حالته  
تاسو ظالمان گروځولی شوی یی یعنی په دنیا کښې شرک کولو سره ستاسو ظلم ښکاره شو  
ځکه چه تاسو به دخپلو ملگرو سره په عذاب کښې شریک یی دا په تقدیر د لام سره د عدم نفع  
علت دې، او (اذ) د الیوم نه بدل دې، آیا ته کترو ته اوړولی شې، یا رندو ته لاړخودلې شې، او  
هغه چاته چې په ښکاره گمراه کښې وی، یعنی هغوی ایمان نه راوړی، پس که چرې مونږ تاسو  
ددې ځای نه (دنیا نه) وفات کولو سره دوی ته د عذاب ورکولو نه مخکښې بوځو، نو بیا هم  
مونږ په آخرت کښې ددوی نه بدله اخستونکی یو، یا چې د کوم عذاب وعده مونږ دوی سره کړې  
ده، هغه تاسو ته ستاسو په ژوند کښې اوښایو، مونږ په دې باندې هم قادر یو، نو چې کله وحی  
قرآن ستاسو طرف ته رالپلې شوي دې نو تاسو دا په مضبوطی سره اونیسی، بې شکه تاسو په  
صعیح لارې باندې یی، او یقینا دا ستاسو د پاره او ستاسو د قوم د پاره د شرف باعث دې، ددې  
کتاب ددوی په ژبه کښې د نازلیدو په وجه او ډیر ژبه تاسو نه دې د حق ادا کولو په باره  
کښې سوال او کړې شې، او زمونږ هغه رسولانو نه تپوس او کړه کوم چې مونږ تاسو نه مخکښې  
لپلې وو، آیا مونږ سوا د رحمن نه بل څوک معبود مقرر کړې دې؟ وئیلې شوی دی چې دا په  
خپل ظاهر باندې دې، په داسې توگه چې ټول رسولان په لیلة الاسراء کښې جمع کړې  
شوی وو، او وئیلې شوې دی چې مراد د دواړو اهل کتابو نه یو امت دې، او دواړو  
قولونو کښې د یو قول مطابق هغوی سوال نه وو کړې، ځکه چې د سوال حکم کولو نه  
مراد د مشرکینو د قریش نه اقرار اخستل دی دا چې د الله د طرف نه څوک رسول راغلې  
دې او نه څه کتاب، چې د غیر الله د عبادت حکم نه راوړې وی،

## د قیوداتو فواید او تسهیل

**قوله** **يعش:** عفاً بمعنا كدعاً وعافواً وعفوانه واحد مذكر غائب، اعراض كول، من يعش، خوك چې اعراض او كړي، (ن) عشوا، اعراض كول، نظر پتول، او فارسني كښې چشم پوشیدن، وغافل شدن،

**قوله** **نقيض:** جواب شرط دې، يعش، فعل شرط مجزوم، بمحذوف الولوه، واو په حذف باندې ضمه دلالت كوي، او من حرف شرط دې،

**قوله** **نقيض:** تفعليل، مضارع جمع متكلم، مونږ مقرر كوو، مونږ سبب جوړ وو

**قوله** **انهم:** د (هم) ضمير مرجع شيطان دې، شيطان چونكه جنس دې خكه ضمير د جمع راوړې شوې دې، او كوم ځانې چې ضمير دمفرد راوړي، هلته د شيطان د لفظ رعايت كړې شوې دې.

**قوله** **ويحسبون انهم مهتدون:** جمله حالیه ده، د (من) د معنی د رعایت د پاره درې واړه ځایونو كښې د جمع صيغه راوړې شوې ده.

**قوله** **بقريته:** ای مې قرينه.

**قوله:** **يألتئنيه:** یاد تنبيه د پاره هم كيدې شي، څنگه چې شارح اشاره كړې ده، او يا، ندائيه هم كيدې شي، منادی به محذوف وي، **ای یا قرین لهت بیی وینك الله**

**قوله:** **تمنيكم وندمكم:** معطوف او معطوف عليه د بنفعكم فاعل دې.

**قوله** **تبين لكم ظلمكم:** ددې عبارت مقصد د يوې شېبې جواب كول دی،

**نه** **ظلم** يعنی كفر او شرك په دنيا كښې راغلې دې، ځكه چې (اذ) د ماضی د پاره ظرف دې، او د اليوم نه مراد د قیامت ورځ ده، كوم چې د (اذ) نه بدل دې، لهذا ماضی د حال نه څنگه بدل راتلې شي، ؟

**جواب:** د تبين نه مراد د ظلم ښكاره كيدل دی، او دا به د قیامت په ورځ وی

[ایاتونه: ۴۶-۵۶]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ أَي الْقَبْطِ (فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا الدَّالَّةِ عَلَىٰ رِسَالِهِ (إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ) وَمَنْ أُوْهُمْ مِنْكُمْ أَيْهَ مِنْ آيَاتِهِ مِنَ آيَاتِ الْقَذَابِ كَالظُّفَرِ وَهُوَ ماءٌ دَخَلَ بُيُوتَهُمْ وَوَصَلَ إِلَىٰ خُلُقِ الْخَالِيسِ سَنَةً أَيَّامَ وَالْخَزَادِ (إِلَّا هِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَغْتَمًا) قَرِينَتَهَا أَيْ قَبْلَهَا وَأَخَذَ تَأْهُمًا بِالْقَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ عَنْ الْكُفْرِ وَقَالُوا لِمَوْسَىٰ لِمَا رَأَوْا الْقَذَابَ يَا أَيُّهَا السَّاجِرُ أَيْ الْعَالِمِ الْكَابِلِ لِأَنَّ الشَّعْرَ عِنْدَهُمْ عِلْمٌ عَظِيمٌ أَوْ ذَرَكْنَا رَبَّكَ يَمَّا عَهَدْتَ عِنْدَكَ مِنْ كُشْفِ الْقَذَابِ عَنَّا إِنَّ آتِنَا

(إِنَّمَا كُنْتُمْ هَؤُلَاءِ لِقَوْمٍ يُذْعَبُونَ) اېنې مؤمنون (فَلَمَّا كَشَفْنَا) بډغاه موسی (عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْتَكِبُونَ) ښځېدون هغېم  
 وښيرون علی کلرمه (وَلَمَّا دَاوَىٰ فِرْعَوْنَ) الېخاره (فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكٌ مِّمَّنْ هَؤُلَاءِ الْأَتْفَالُ مِنْ  
 النَّبْلِ (خَبْرِي مِنْ تَحْتِي) اېنې تخت لښوري (أَفَلَا تُبْصِرُونَ) عظمی (أَمْ تُبْصِرُونَ وَجُنُبِلْ (أَتَأْخِرُونَ هَؤُلَاءِ)  
 اېنې موسی (الَّذِي هُوَ مِنْ) ضعیف خیر (وَلَا يَكْدِيُونِ) ښهر کلامه للځېه بالعنره الېنې ښاولېا لې  
 مېره (فَلَوْلَا) غلا (أَلَيْسَ عَلَيْهِ) اِنْ كان صاډل (أَسَافَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ) جنج اسنزه ځاځرېه جنج سوار ځاځاځېم  
 فېنې ښوډونه اَنْ ښېسوه اسنزه ذهب وښوډونه طوق ذهب (أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقَرَّرِينَ) ښاځېن  
 ښځهون بېډېره (فَاسْتَكْبَرَ) استغز فرعون (قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ) فېما ښېد من تکلېد موسی (إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا  
 فَاسِقِينَ) فلما آسولوا (أَعْبَسُوا) انتقمنا منهم فأغرقتناهم أجمعين (فَكَمْ لَنَا هُمْ سُلَاقًا) جنج ساډف ځاځاځېم  
 وځم اېنې ساځېن عېزه (وَمَقَالِلًا لَّغَرِينَ) بډغهم ښځوډون بځالېم فلا ښځوډون علی مثل الغالهم

توجهه: او مونږ موسی ﷺ ته خپلې ښې ورکولو سره فرعون او د هغه سردارانو یعنی قبطیانو  
 ته اولېپلو، نو موسی ﷺ تلو سره او وئیل چې زه د ټول جهان د پیدا کونکي رسول یم، نو کله چې  
 په خپل رسالت باندې دلالت کونکي زمونږ ښو سره هغوی ته راغې، نو هغوی یې اختیاره په  
 خدا شول، او مونږ چې کومې د عذاب ښې هغوی ته ښودلې، مثلاً د طوفان ښې، او هغه  
 اوبه وې، کومې چې دهغوی په کورونو کښې داخلې شوې وې، او هغه د ناستو خلقو  
 مرو ته اور سیدلې، او دا اووه ورځې وو، او د ملخانو ښې نو هغه به د مخکښو نورو ښو  
 نه لوټي وې، او مونږ هغوی په عذاب کښې اونیول، چې هغوی د خپل کفر نه منع شی، چې کله  
 هغوی عذاب اولیدلو نو وې وئیل ای کامل عالمه، ځکه چې جادو د هغوی په نیز یو لوټې  
 علم وو ته زمونږ د پاره د هغه څیز دعا او کره د څه چې تاسره وعده کړې شوې ده، یعنی د عذاب  
 دلرې کولو، چې مونږ ایمان راوړو، یقین اوساته، که مونږ به په نیغه لار روان شو، یعنی ایمان  
 به راوړو بیا چې کله مونږ د موسی ﷺ دعا په برکت هغه عذاب د هغوی نه لرې کړو نو هغوی  
 به هغه وخت خپل قول او لوظ مات کړو او په خپل کفر باندې به کلک پاتې شول، او فرعون په  
 خپل قوم کښې د فخر په توګه دا اواز او کړو او وې وئیل چې اې زما قومه آلیا د مصر ملک ځما ته  
 دې؟ او دا نهروته د نیل د نهر شاخونه ځما د محلونو لاندې بهیږي، تاسو زما عظمت وینئ یا  
 نه وینئ؟ او په دې حالت کښې څه ددې موسی ﷺ نه کوم چې ضعیف او سپک دې، ښه یم،  
 اوصفا خبرې هم کولې نشی، یعنی ښکاره کلام کولې نشی، د هغه لکنت دوجې کوم چې  
 سکروټې د وجه پیدا شوې وو، کومه چې هغه په ماشوم والی کښې به خله کښې اچولې  
 وه، ځا نو دده په لاسونو کښې د سرو زرو کرۍ ولې اچولې شوې نه دی؟ که دې د نبوت په  
 دعوی کښې رشتونې وی، آسارو د اسوره جمع ده، لکه اعرابه لوسوره سوار جمع ده، ځنګه  
 چې د هغوی طریقه وه، چې کوم کس به هغوی سردار جوړولو، هغه ته به ښې د سرو زرو

کړې او سروزرو هار اچولو یا ده سره فرشتې مسلسل راغلی وی چه دده گواهی ورکوله، ده خپل قوم لره ییوقوف جوړ کړو، اودوی د هغه خبره اومثله، کومه چې هغه ددوی نه غوښتله، یعنی د موسی علیه السلام تکذیب، یقینا دا ټول خلق نافرمان وو، بیا دوی مونږ ته غصه راوستله، نو مونږ ددوی نه بدله واخستله، او ټول مو غرق کړل، نو مونږ ددوی یو تیره شوې قصی پشان جوړ کړل، او نمونه عبرت د روستو خلکو د پاره چې روستو خلق ددوی حالت د مثال په توگه بیانولو، چې د دوی په شان د عملونو د کولو جرات اونکړی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** فقال اني رسول رب العالمين: په قصې کښې اختصار دې، تفصیل په سورة طه، او سورة القصص کښې دې، د آیت معنی دا ده، فقال إلى رسول رب العالمين لئوم به وترسل معي بنی اسرائیل

**قوله:** فلما جاءهم بايتاً: فاء عاطفه ده، ددې په مقدر باندې عطف دې، ای فظلموا منه آية تدل على صدقه.

**قوله:** ينكثون: نكثه (ن) جمع مذكر غائب، ماتوی،

**قوله:** سلفاً: مفعول مفعول جمع سالف ونيلو سره اشاره اوکړه، چې سلفاً مصدر نه دې، چې دلته د تاویل ضرورت راشی، بلکه سلفاً د سالف جمع ده، څنگه چې خدم د خادم جمع ده.

[ایاتونه: ۵۷-۶۷]

(ولما ضرب) جعل (بن مريم مثلاً) حين نزل قوله تعالى (انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم) فقال المشركون رجبنا ان تكون آيتنا مع عيسى لانه عهد من دون الله (اذا قومك) أي المشركون (منهم) من القتل (يعبدون) يضحكون فرحاً بما سمعوا (وقالوا آيتنا غير أمره) أي عيسى فنرضى ان تكون آيتنا معه (ما ضره) أي القتل لك (الجدل) خصومة بالباطل لإعلمهم ان ما لعمر العاقل فلا يتناول عيسى عليه السلام (بل هم قوم خصمون) شديدو الخصومة (إن) ما (هو) عيسى (الأعداء أفتعنا عليهم) بالثبوت (وجعلناه) بوجوده من غير أب (مثلاً لبنی اسرائيل) أي كالمثل لفرأيه يستدل به على فطرة الله تعالى على ما يشاء (ولكن شاء لجعلنا منكم) بذلکم (ملايكة في الأرض يملأون) بأن نهلككم (وأنه) أي عيسى (لهم الساعة) تعلم بنزوله (فلا تمترن بها) أي تشكك فيها خيف منه لون الرعب للجزم ووا الضمير لالقياء الساكين (و) فلن لهم (اليومين) على التوحيد (هذا) الذي أمركم به (يوراط) طريق (مستقيم) (ولا يصدنكم) بضرركم عن دين الله (الشيطان إنه لكم عدو مبين) بين القداوة (ولما جاء عيسى بالبينات) بالفتوحات والشرائع (قال قد جئتكم بالحكمة) بالنبوة وشرائع الإنجيل (ولآتين لكم بنص الذي تملأون فيه) من أحكام الشريعة من أمر الدين وغيره فبين لهم أمر الدين (فاتقوا الله

وَأَطِيعُوا) (إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَدَعَا عَبْدُوهَذَا صِرَاطِ) طریق (مستقیم) (فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ) فی عینی الحقّ الله او بن الله اَوْ ثَابِتٌ لِلَّهِ (قَوْلُی) کلمتہ عذاب (لِلَّذِينَ ظَلَمُوا) ظلمو! بپا فالوہ فی جسی (مِنْ عَذَابِ يَوْمِ إِلَیْمٍ) مُلِمْ (هَلْ يَنْظُرُونَ) ای کداز مکتہ ای ما یَنْتَظِرُونَ (إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ) نڈل من الساعۃ (بَلَقَتْهُمُ) فجاء (وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ) بولت مجبہا قبلہ (الْأَعْلَامُ) علی النقصینۃ فی الدُّنْیَا (یَوْمَیْ) یوم الْفِتَانَةِ مُتَغَلِّبٌ لِّیَوْمِهِ (بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ) الْمُتَخَائِسُ فی الله علی طاعنہ لِأَنَّهُمْ أُصْدِقَاءُ

ترجمہ: او چې کله د ابن مریم مثال بیان کړې شو، یعنی چې کله د الله تعالى قول انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم نازل شو، نو مشرکانو او وئیل چې مونږ په دې خبره باندې راضی یو، چې زموږ معبود به هم د عیسی علیه السلام سره په جهنم کښې وی، ځکه چې د الله نه علاوه دده هم عبادت کړې شوې دې، نو اې محمد صلی الله علیه و آله ستا مشرک قوم د دې مثال اوریدو سره د خوشحالی نه چغې کړې، او هغوی او وئیل چې زموږ معبود بهتر دې یا هغه! یعنی عیسی علیه السلام مونږ په دې خبره باندې راضی یو چې زموږ معبود به د عیسی علیه السلام سره په جهنم کښې وی، په تا باندې ددوی دا اعتراض کول صرف په باطله طریقه باندې د جهگړې کولو په غرض سره دی، ددوی ددې خبرې نه د واقف کیدو د وجې نه، چې (ما) د غیر ذوی العقول د پاره راځی، لهذا په دې کښې عیسی علیه السلام شامل نه دې، بلکه دا خلق دی جهگړمار، سخت جهگړې کونکی دی، عیسی علیه السلام صرف د الله بنده وو، چې په هغه باندې مونږ د نبوت په ذریعه احسان او کړو، او مونږ هغه بغیر د پلار پیدا کیدو د وجې نه د بنی اسرائیلو پاره د نشان (قدرت) جوړ کړو، یعنی د مثال په شان، په عجیبه طریقه سره د پیدا کیدو د وجې نه، ددې نه د الله په قدرت باندې استدلال کیږی، چې د څه هغه اراده او کړی، او که مونږ غوښتل نو ستاسو ته به مو فرشتې پیدا کړې وې، چې ستاسو په ځانې به وې، په داسې توگه چې مونږ به تاسو هلاک کړې وئ، او هغه یعنی عیسی علیه السلام د قیامت د علاماتو نه دې ددوی په نزول سره به د قیامت علم حاصلیږی، لهذا تاسو د قیامت په ورځ کښې شک مه کوئ، نون د رفع د جازم د وجې حذف شو، او واؤ ضمیر د التقاء ساکنین د وجه نه حذف کړې شو، تَمَتَّرَنَ په معنی د لهنکې دې، او دوی ته او وایه چې د توحید په باره کښې زما اتباع او کړئ، هم دغه د څه چې زه تاسو ته حکم درکوم، نیغه لاره ده، او شیطان تاسو د الله د دین نه منع نه کړی، یقینا هغه ستاسو ښکاره دشمن دې، یعنی ښکاره دشمنی والا دې، او چې کله عیسی علیه السلام معجزې او احکام راوړل، نو وي فرمائیل چې ما تاسو ته نبوت او د انجیل احکام راوړی دی، چې په کومو بعضې څیزونو کښې تاسو اختلاف کوئ هغه ښکاره کړم، مثلاً د تورات دیني احکام، وغیره، نو دغه شان دوی صلی الله علیه و آله هغوی ته د دین معامله ښکاره کړه، نو تاسو د الله نه اوریږئ، او زما خبره او منی، بې شکه زما او ستاسو رب هم الله دې، نو تاسو ټول د



اللہ بندگی اوکری، نیغہ لار ہم دغہ ده، نو دلو پہ خپل مینځ کښې د عیسیٰ ﷺ اختلاف اوکړو، آیا هغه الله دې یا د الله خوې دې، یا د درېو نه دریم دې، نو ظالمانو یعنی د کافرانو د پارہ خرابی ده، په وجه د هغه څه چې هغوی د عیسیٰ ﷺ په باره کښې وئیلې وو، د تکلیف والا ورځې د عذاب نه ویل کلمه د عذاب ده، دا کفار مکه صرف د قیامت په انتظار کښې دی، چې په دوی باندې ناگهانه راشی، «تاتیهم» د ساعۃ نه بدل دې، او دوی ته به ددې د راتلو د مخکښې نه خبر هم نه وی ددې معصیت په بنیاد باندې په دنیا کښې دوستی کونکی به د یو بل دشمنان جوړشی د یومعدتعلق بعضی بعضی عدوسره دې، خو متقیان په به خپل مینځ کښې د یو بل دشمنان نه وی، یعنی د چا دوستی چې د الله د پارہ وی هم د هغه په اطاعت به دوی په خپل مینځ کښې دوستان وی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** ضرب ابن مریم مثلاً: ای هه لږن مریم بالاصنام، مفسر علام د ضرب تفسیر په جعل سره کولو اشاره اوکړه چې ضرب په معنی د جعل متعدی په دوو مفعولو سره دې، اولنې مفعول (ابن مریم) دې، کوم چې نائب فاعل دې، او دویم مفعول مثلاً دې، (اذا) مفاجاتیه ده، او قومک معداً منہ یصدون متعلق دې، او یصدون جمله خبر دې.

**قوله:** یصدون: د صاد په کسرې سره، مضارع جمع مذکر غائب، (ض) هغوی چغې وهی، د خوشحالی نه شور کوی، او بعضې حضراتو یصدون د صاد په ضمی سره وئیلې دې، بیا به د صدودنه مشتق وی، یعنی هغوی اعراض کوی.

**قوله:** الاجدلا: ما فروعوا مفعول له دې.

**قوله:** هو الله: دا قول د نصارو نه د فرقې یعقوبیې دې، لولین الله دا قول د نصارو نه د فرقه مرقوسییه دې، لوفالت ثلاثه دا قول د نصارو د دریمې فرقې ملکاتییه دې.

**قوله:** الاخلاء: دا د خلیل جمع ده، په معنی د دوست،

**قوله:** علی المعصية: که اخلاء په معصیت سره مقید کړې شی، څنگه چې مفسر علام کړې دی، نو الا المعصین به مستثنی منقطع وی، ځکه چې د متقیانو دوستی د گناه د وجه نه نه وی، په دې صورت کښې به مستثنی، د مستثنی منہ د جنس نه نه وی، او بعضې حضراتو اخلاء نه مطلقاً دوست مراد اخستې دې، په دې صورت کښې به متقین هم په مستثنی منہ کښې داخل وی، چې د هغې د وجې نه مستثنی متصل وی.

**قوله:** متعلق بقوله بعضهم لبعض عدو: بعضی د یومعدتعلق په عدو سره دې ځکه چې یومعدد عدو ظرف مقدم دې.

سوال: عدو د صيغه صفت د وجې نه کمزورې عامل دي، دا هغه وخت عمل کوي، چې کله د دې معمول په ترتيب سره يعنې د هغې نه پس واقع وي، حالانکه يومذکوم چې د عدو ظرف دي، مقدم واقع شوې دي، لهذا عدو به د عامل ضعیف کیدو د وجې نه په يومذ کنبې عمل نه کوي؟

جواب: په ظروف کنبې چونکه توسع ده، لهذا په دې کنبې د تقديم باوجود عامل ضعیف هم عمل کولې شي.

نېه: د ظرف مقدم کولو نه علاوه د عامل او معمول په مینځ کنبې مبتدا ثاني يعنې بهرملی، فصل هم راغلې دي؟

جواب: د مبتدا فصل هم د عمل نه مانع نه دي.

[ایاتونه: ۶۸-۸۹]

وَيَقَالُ لَهُمْ يَا عِبَادِ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ (الذين آمنوا) نعت لمبدي (بأياتنا) القرآن  
 وكانوا مسلمين (أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ) مبتدا (وَأَزْوَاجُكُمْ) زَوْجَاتُكُمْ (تُحْبَبُونَ) تُسْرُونَ وَتُكْرَمُونَ خَيْر  
 الْمَبْتَدَأِ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ (بِقِصَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ) جَمْعُ مِخْبُوبٍ وَهُوَ إِنَاءٌ لَا غُرُوزَ لَهُ يُشْرَبُ  
 الشَّارِبُ مِنْ خَيْثُ شَاءَ (وَفِيهَا مَا تَشْتَبِهُ الْأَنْفُسُ) تَلْدَا (وَتِلْذَاتُ الْأَعْيُنِ) نَظَرًا (وَأَنْتُمْ فِيهَا عَالِدُونَ) (وَتِلْكَ  
 الْجَنَّةُ الَّتِي أَوْفَرْتُمْوهَا مَا كُنْتُمْ تَعْبِلُونَ) (لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا) أَنْ يَغْضَى (تَأْكُلُونَ) وَكُلُّ مَا يُوَكَّلُ يَخْلَفُ  
 بَدَلَهُ (إِنَّ الْمَجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ مُهِينٍ عَالِدُونَ) (لَا يَفْقَهُونَ) يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ (سَاكُونَ سَاكُونَ  
 يَاسَ) وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ (وَتَأْقَاسُوا مَا لَكُمْ) هُوَ خَازِنُ الثَّارِ (لِيُقْضَى عَلَيْكَ رِثَا) لِيُجَنَّا  
 (قَالَ) بَعْدَ آتِيفِ مَنَّةٍ (إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ) مَقِيمُونَ فِي الْعَذَابِ دَائِمًا قَالَ تَعَالَى (لَقَدْ جِئْتَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ مَكَّةَ  
 بِالْحَقِّ) عَلَى لِسَانِ الرِّسْلِ (وَلَكِنْ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ) (أَمْ أَمْرُكُمْ) أَيْ خُفَرَاءُ مَكَّةَ أَخْبَرْتُمْ (أَمْ أَمْرٌ) فِي تَحْدِ  
 مُخْتَلَفٍ (فَلَا تَأْمُرُوا مَنْ) مُخْبِرُونَ تَحْدِيدًا فِي إِفْلَاحِهِمْ (أَمْ تَحْسَبُونَ أَنَّ آلَ تَمِيمٍ يَتَرَفَعُونَ فِيهِمْ) مَا يَسْرُونَ  
 إِلَى خَيْرِهِمْ وَمَا يَجْهَرُونَ بِهِ تَنْهَمُ (بَلَى) تَسْمَعُ ذَلِكَ (وَوَسَّلْنَا) الْخَفِظَةَ (لَدَيْهِمْ) جَنَّتُمْ (يَكْتَبُونَ) ذَلِكَ  
 (قُلْ إِنْ كَانَ يُدْرِكُنِي الْوَعْدُ الَّذِي فِي ذُنُوبِي) لَوْلَا لَيْكُنْ ثَبَتَ أَنْ لَا وَلَدَ لَهُ تَعَالَى فَانْقَضَتْ  
 عِبَادَتُهُ (سَمِيعَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ) (عَمَّا يَحْسَبُونَ) يَقُولُونَ مِنَ الْكَلْبِ بِسَبِّهِ الْوَلَدَ  
 إِلَيْهِ (لَقَدْ رَفَعْنَاهُمْ فِي تَابِلِهِمْ) (وَيَلْقَوْنَاهُمْ) فِي ذُنُوبِهِمْ (حَتَّى يَلْقَاوَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ) فِيهِ الْعَذَابُ  
 وَهُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (وَهُوَ الَّذِي) هُوَ (فِي السَّمَاءِ إِلَهُ) بِخَلْقِ الْهَمَزِ تَنْزِيلًا وَاسْطِاقَ الْأَوَّلَى وَتَسْبِيحًا كَانَتْ أَيْ  
 مَعْبُودَ (وَفِي الْأَرْضِ إِلَهُ) وَكُلُّ مِنَ الظَّرْفَيْنِ مُتَعَلِّقٌ بِمَا بَعْدَهُ (وَهُوَ الْحَكِيمُ) فِي تَنْبِيهِ خَلْقِهِ (الْعَلِيمُ)  
 بِخَصَالِحِهِمْ (وَتَبَارَكَ) تَعِظُ (الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا) عِلْمُ السَّاعَةِ عَنِ قَوْمِ  
 (وَالِهِ تَرْجِعُونَ) بَالَاءُ وَالْبَاءُ (وَلَا يَحْصِيكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ) يَحْتَبُونَ أَيْ الْكُفَّارَ (مِنْ ذُنُوبِهِ) أَنْ مِنْ ذُنُوبِ اللَّهِ

الْشَّاقَّةَ بِأَعْيُنٍ (الْأَمِنْ تَكِيدُ بِالْحَقِّ) أَيْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (وَهُمْ يَعْلَمُونَ) بِقُلُوبِهِمْ مَا شَهِدُوا بِهِ  
بِالْبَيِّنَاتِ وَهُمْ عَمِينَ وَغَزَزُوا وَالْمَلَائِكَةُ لَإِنَّهُمْ يُشْفَعُونَ لِلْمُؤْمِنِينَ (وَالَّذِينَ) لَا مَقَامَ (سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ  
لَيَكُونَنَّ اللَّهُ) خَلِيفَ مِنْهُ نُونُ الرَّفْعِ وَوَاوُ الضَّمِيرِ (فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ) يُضْرَبُونَ عَنْ عِبَادَةِ اللَّهِ (وَقِيلَ) أَيْ قَوْلُ  
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَنَصْبُهُ عَلَى الْمُضَنَّرِ بِفَعْلِهِ الْمُفْضَرُ أَيْ وَقَالَ (يَا رَبِّ إِن هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ) قَالَ تَعَالَى  
(قَاصِفًا) أَغْرَضَ (عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ مِنْكُمْ) وَهَذَا قَوْلٌ أَنْ يُؤْمَرُ بِقَاتِلِهِمْ (فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ) بِالنِّبَاءِ وَالنَّهْيِ  
تهدید لهم

ترجمہ: دوی تہ بہ اوونیلے شی، ای زما بند گانوئن پہ تاسو باندی ہیخ ویرہ نشستہ، او نہ بہ تاسو  
پریشانہ کیپی، چا چہ زمونہ پہ آیتونو (قرآن) باندی ایمان راوړو، (الذین امنوا) د عبادی  
صفت دی. او ووی فرمانبردار، تاسو او ستاسو بنخې په خوشحالی سره او په اکرام سره جنت  
تہ داخل شی، انتم مبتدا ده، (تحریرون) ددې خبر دی، هغوی تہ بہ د سرو زرو رکیبی او گلاسونه  
راوړلې شی، اکوابہ دکوب جمع ده، هغه لوبنی تہ وائی چې هغې تہ لاسکې نہ وی، مثلاً  
کتورې او گلاس، چې څکونکې د کوم ځانې نہ غواړی نو څکی. او هلته بہ داسې څیزون  
ملاوېپی کوم بہ ددوی زړونہ غواړی، او چې د هغې په کتلو کتلو سرہ بہ سترگې مزہ اخلی، او تاسو  
بہ په هغې کبې ہمیشہ اوسیپی، او دا هغه جنت دی چې د هغې تاسو د عملونو په وجہ وارثان جوړ  
کړې شوی، دلته ستاسو د پارہ ډیرې میوې دی، چې د هغه نہ بہ تاسو ہمیشہ خورئ، او څہ چې  
او خورلې شی فوراً بہ د هغې بدل موجود ډیری، بې شکہ مجرمان خلق بہ د جہنم په عذاب کبې  
همیشہ اوسیپی، دا عذاب بہ کله هم د هغوی نہ سپکیپی نہ، او هغوی په دې کبې خفه بہ  
خاموشی سرہ پراته وی، او مونږ په هغوی باندی ظلم نہ دی کړی، بلکہ هغوی په خپلہ ظالمان وو،  
او په چغه چغه بہ وائی، ای مالکہ استا رب دې زمونږ کار تمام کړی، چې مونږ مړه شو، بہ  
زرگونو کالہ پس بہ هغه جواب ورکړی تاسو لږ څو بہ ہمیشہ عذاب کبې اوسیدل دی، ای  
مکې والو مونږ تاسو تہ د رسولانو په ژبہ حق راوړی وو، څو په تاسو کبې ډیر خلقو د حق نہ  
نفرت کولو، د مکې کافرانو حضور ﷺ تہ د نقصان رسولو د پارہ یو پوځ چل جوړ کړی وو،  
نویقین اوسا تہ مونږ ہم د دوی د هلاکت په بارہ کبې پوځ تدبیر جوړونکی یو، آیا ددوی دا  
خیال دی چې مونږ د دوی پتې او د سرگوشی خبرې نہ اوروو،؟ یعنی کومې خبرې چې دوی د  
راز په توگہ کوی او کومې خبرې چې دوی په خپل مینځ کبې په ښکاره کوی (ایا مونږ نہ  
اوروو؟) آو ولې نہ، هغه خامخا اوروو، علاوه ددې نہ زمونږ نگرانې فرشتې دوی سرہ دا  
لیکې هم، تاسو ورته اووایئ، کہ بالفرض د رحمن اولاد وو، نو زہ بہ د ټولو نہ مخکبې د ولد  
عبادت کولو والاوم، خو دا خبرہ ثابتہ شوې ده، چې د الله تعالی اولاد نشته، لہذا د هغې  
د عبادت نہ ہم نفی راغلہ، د اسمانونو او د زمکې مالک کوم چې د عرش، کرسئ ہم مالک

دی، د ہفہ طرف تہ د اولاد نسبت کولو سرہ شوک چہ دروغ وائی، ہفہ ددی نہ پاک دی، اوس تاسو دوی داسی پہ باطل بحث او مباحثہ او د دنیا پہ لوبو توقو کنبی پری پدی، تردی چہ ددوی د ہفہ ورخ سرہ مخامخ کید نہ اوشی، پہ کومہ ورخ چہ دوی سرہ د عذاب وعدہ کرې شوې ده، او ہفہ د قیامت ورخ ده، ہم ہفہ پہ آسمانونو کنبی معبود دی، د دوارو ہمزو تحقیق، او د رومین ساقط کولو سرہ، او د ہفہ د یاء پہ شان تسہیل کولو سرہ، او پہ زمکہ کنبی ہم ہفہ د عبادت لائق دی، او پہ دوارو ظرفو کنبی ہریو د خپل مابعد (الہ) سرہ متعلق دی، ہفہ د خپل مخلوق د تدبیر پہ بارہ کنبی ډیر حکمت والا دی، او د ہغوی د مصلحتونو پہ بارہ کنبی لوئی علم والا دی، او ہفہ لوی عظمت والا دی، چہ ہفہ سرہ د اسمانونو او د زمکې او د ہفہ پہ مینغ کنبی د ہر غیز بادشاہی ده، او د قیامت علم ہم ہفہ سرہ دی، چہ کلہ بہ واقع کیڑی، او ہم د ہفہ طرف تہ بہ تاسو واپس کولې شی، پتاء او یاء سرہ، او چہ د کوم غیر اللہ دا کارفران عبادت کوی، ہغوی د چا د سفارس حق نہ لری، خو چہ شوک د حق خبرې اقرار او کړی، یعنی لاله الا للہ او وائی، او چہ د کومې خبرې پہ ژبہ سرہ اقرار کوی، پہ ہفہ باندې د زہ نہ یقین اوساتی، او ہفہ عیسیٰ علیہ السلام او ملائک دی، دوی بہ د مومنانو سفارش کوی، او کہ تہ دوی نہ تپوس او کړې، چہ دوی چا پیدا کړی دی؟ نو دوی بہ یقینا دا جواب بہ درکړی چہ اللہ پہ لقن کنبی لام د قسم دی، (لیقولن) کنبی نون د رفع او واؤ د ضمیر حذف کرې شوې دی، نو بیا دوی چر تہ اولتہ روان دی؟ او ہفہ تہ د محمد ﷺ د دې خبرې پتہ ہم ده، چہ ای زما رب دا داسی خلق دی، چہ ایمان نہ راوړی، او پہ (قیلہ) باندې نصب د فعل مقدر د مصدر کیدو د وجہ نہ دی، ای قال قیلہ تاسو ددوی نہ مخ واوروئی، او اووایی (خہ رورہ) محہ تاسو تہ سلام کوم، نو دوی تہ بہ ډیر زہ پہ خپلہ معلومہ شی، پہ یاء او تاء سرہ، دا د ہغوی د پارہ دہمکی ده.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** یا عباد: پہ اصل کنبی یا عبادی وو، ای زما بندگانو اعباد یاء متکلم محذوف طرف تہ مضاف دی، او دا حذف د امام د مصحف د رعایت د وجہ ده، دا اضافت د شرافت د پارہ دی، خکہ چہ د اللہ چا تہ خپل وئیل ډیر د عزت او د اکرام خبرہ ده، دارنگ پہ دې کنبی د بندگانو حوصلہ افزائی ده.

**قوله:** یا عبادي: ددې پہ یاء کنبی درې قراتونہ دی، د یاء حذف، فتحہ د یاء، او سکون د یاء، پہ دې آیت کنبی ندا پہ خلورو امورو باندې مشتملہ ده، نفی د ویرې، نفی د خفگان، پہ جنت کنبی د داخلیدو حکم، د خوشحالی زیرې پہ نصیحت سرہ،

**قوله:** لا خوف علیکم: پہ رفع او تنوین سرہ د جمهورو قرات دی، خوف مبتدا ده، د خوف

نکړه تحت النفی داخلیدو د وجې نه مبتدا جوړیدل صحیح دی، علیکم د مبتدا خبر، یوم ظرف دې د محذوف متعلق دې.

**قوله** تمیرون: ای لعمون جبر(ن) نه مضارع جمع مذكر حاضر مجهول، ستاسو به عزت او کرې شی، تاسو به خوشحاله کولې شی، داسې خوشحالی چې د هغې اثر په مخ باندې ښکاره وی، زجاج وئیلې دی، چې د تمیرون معنی لکمون اکرما یا سالمه ده.

**قوله** بصاف: د صفحه جمع ده، دومره غټه رکیبې چې په هغې کښې په یو وخت کښې پنځه کسان خوراک کولې شی، کسانې وئیلې دی چې اعظم القاصم جنة بيا القصة چه په همې کښې لس کسان خوراک کولې شی، بيا الصفحة چې په هغې کښې پنځه کسان ماره شی، بيا المکیلة چې په هغې کښې پنځه یا درې کسان ماره شی.

**قوله** اکواب: دکوب جمع ده، هغه لوتې ته وئیلې شی چې په هغې کښې نه لاسکې وی او نه کرې **قوله** تلك الجنة التي اورثتموها: تلک مبتدا، الجنة موصوف، التي موصول، اورثتموها صله، موصول صله د الجنة صفت، موصوف صفت د مبتدا خبر شو.

**نخته: سوال:** د اورثتموها تقاضه دا وه چې تکملوا الجنة ئې فرمائیلې وو، یعنی تلک ئې جمع راوړې وې؟

**جواب:** تلک د جمع راوړلو په ځانې په مفرد راوړلو کښې دا حکمت دې چې په تلکموا جمع کښې به خطاب اهل جنة ته مجموعی توگه باندې وو، او مفرد راوړلو سره هر یو جنتی ته مستقل خطاب اوشو، چې ډیر د عزت او د شرف خبره ده.

**قوله** لا یفتن: تفتیر یا تفعیل نه واحد مذكر غائب مجهول منفی، کمولې به نشی، سپکولې به نشی،

**قوله** نادوا یا مالک: محقق الوقوع کیدو د وجې نه په ماضی سره تعبیر او کرې شو

**قوله** لقد جنتا کما بالحق: دا د الله تعالی کلام هم کیدې شی، په دې کښې مشرکین مکه ته خطاب دې، او د مشرکینو په جهنم کښې د قیام علت دې، د علامه محلی په نیز هم دا راجع ده، او دا هم کیدې شی چې د جهنم د نگران یعنی د مالک کلام وی، په دې صورت کښې به خطاب عام اهل نار ته وی، او قائم مقام به د علت وی.

**قوله** ابرموا: ابرام نه ماضی جمع مذكر غائب، هغوی مضبوطه اراده او کرې.

**قوله** العرش الکرسی: مناسب وه چې مفسر علام د عرش تفسیر په کرسئ سره نه وو کرې ځکه چې دا خبره معلومه او متعین ده چې عرش او کرسئ دواړه جدا جدا څیزونه دی.

**قوله** یومر الذي یوعدون: که د دې تفسیر ئې د یومر القهامة په ځانې په یومر الموت سره کرې

وو، نو زیات مناسب به وه، څکه چې د مشرکینو عوښ في الباطل او د لعب في الدنيا انتها موعودې، نه چې ورځ د قیامت.

**قوله:** من الظرفین متعلق بمابعدہ: د ظرفین نه مراد في السماء و في الارض دي، او د مابعد نه مراد دواړه ځایونو کښې (اله، دې، کوم چې د «مالوه» (د معبود) په معنی کښې دي.

**قوله:** الذین یدعون: ای بدعونهم (هم) مفعول محذوف دي.

**قوله:** ولا یملک الذین: العلم الذین دملک فاعل دي، که د الذین نه مطلقا معبودان غیر الله مراد وی نو په دې صورت کښې به الامن همدالهی مستثنی متصل وی، څنګه چې مفسر علام د عبارت مقتضی ده، یا د (الذین) نه مخصوص طور باندې اصنام مراد دی نو په دې صورت کښې به مستثنی منقطع وی.

**قوله:** ای الکفار: الکفار دیدعون د واؤ تفسیر دي.

**قوله:** لاحد: دا اشاره ده چې د الشفاعة مفعول محذوف دي.

**قوله:** وهم یعلمون: (هم) ضمیر په اعتبار د معنی سره د (من) طرف ته راجع دي.

**قوله:** لئن سألتهم: لام قسم دي، لعلون جواب قسم دي، او د قاعدې مطابق جواب شرط محذوف دي، څکه چې قسم او شرط چې کله جمع شی نو د اول جواب به مذکور او د ثانی جواب به محذوف وی.

**قوله:** قبله: ای قول محمد ﷺ دا د مضاف او د مضاف الیه دواړو تفسیر دي، یعنی قبل په معنی د قول دي. او د ضمیر مضاف الیه نه مراد حضور ﷺ دي.

**قوله:** نصبه علی المصدر بفعله: قبل د قال په مصادرو کښې یو مصدر دي. یعنی قبله، د قال فعل محذوف د مصدر کیدو د وجې نه منصوب دي.

**قوله:** وقال یارب: زیاته واضحه دا وه چې مفسر د قال یارب په ځانې قال قبله یارب فرمایلي وو. (حاشیه جلالین)

**قوله:** سلام: د اسلام د معارکې دي، د خان د خلاصولو سلام، څنګه چې مفسر اشاره کړې ده، کنس علیکم به وو، نه چې سلامه او سلام د مبتدا محذوف خبر دي، تقدیری عبارت دا دي امری سلام

## [۴۴] سورۃ الدخان

سورۃ الدخان مکئیہ وقیل الاکشافوا العذاب (الآیۃ) وہی ست اوسیع اوتسع وخمسون آیہ

سورۃ دخان مکی دے، بغیر د: الاکشافوا العذاب آیت نہ، اوپہ دے کنبی شہر پنخوس، یا اووہ پنخوس، یا نہہ پنخوس آیاتونہ دی۔

[آیتونہ: ۱-۲۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله اعلم بمزاوہ (وَالْكِتَابِ) القرآن (الْمُؤْمِنِينَ) المظهر الحلال من  
الْخَرَامِ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ) جن لیلۃ القدر أو لیلۃ النصف من شعبان نزل فیہا من أم الكتاب من  
السماء السابعة إلى سماء الدنيا (إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ) مخوفین بہ (فِيهَا) أي فی لیلۃ القدر أو لیلۃ النصف من  
شعبان (يُلْقَى) يُلْقَى كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ مُحْكَمٌ مِنَ الْأَزْوَاقِ وَالْأَجَالِ وَغَيْرِهَا الَّتِي تَكُونُ فِي السَّنَةِ إِلَى مِثْلِ  
بِلَکَ اللَّيْلَةِ (أَمْرًا) قُرْآنًا (مِنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ) الرُّسُلَ مُخْتَارًا وَمَنْ قَبْلَهُ (رَحْمَةً) رَأْفَةً بِالْمُرْسَلِ إِلَيْهِمْ (مِنْ  
رَبِّكَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ) لافواہم (الْعَلِيمُ) بافعالہم (رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا) بَرِّعَ رَبِّ خَيْرَ ثَابِتٍ  
وَيَجْزُوهُ بِذَلِّ مِنْ رَبِّكَ (إِنْ كُنْتُمْ) يَا أَهْلَ مَكَّةَ (مُوقِنِينَ) بِأَنَّ تَعَالَى رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَابْتَدُوا بِأَنْ  
مُحَمَّدًا رَسُولَهُ (إِلَّا إِلَهُ إِلَّا هُوَ) وَبَعِثَ رِجْلًا مِنْكُمْ وَبِأَبْنَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ (بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ) مِنْ الْبَيْتِ (يَلْعَبُونَ)  
اسْتِغْثَاءً بِكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَعِ كَسَعِ يَوْسُفَ قَالَ تَعَالَى (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ  
بِدُخَانٍ مُبِينٍ) فَاجْذَبَتْ الْأَرْضُ وَاشْتَدَّ بِهِمْ الْجُوعُ إِلَى أَنْ رَأَوْا مِنْ جِذْتِهِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ (يَقْشَى النَّاسُ) فَقَالُوا (هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ) مُصَدِّقُونَ بِبَيْتِكَ قَالَ  
تَعَالَى (أَلَيْسَ لَكُمْ الذِّكْرُ) أَيْ لَا يَنْفَعُهُمُ الْإِيمَانُ عِنْدَ نُزُولِ الْعَذَابِ (وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ) يَنْ  
الرَّسَالَ (ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلِّمٌ لِي مَا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنُ) بَشَرٌ (مُجْنُونٌ) (إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ) أَيْ الْخُجُوعُ عَنْكُمْ  
زَمَنًا (قَلِيلًا) فَكَشَفَ عَنْهُمْ (إِنكُمْ عَايِدُونَ) إِلَى مُفَرِّجِكُمْ فَعَادُوا إِلَيْهِ أَدْنَى (يَوْمَ تَبْلُغُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى) هُوَ  
يَوْمَ بَدْرٍ (إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) مِنْهُمْ وَالْبَطْشُ الْأَخْدَ بِقُوَّةٍ (وَلَقَدْ فَتَنَّا) بَلَوْنَا (قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ) مَعَهُ (وَجَاءَهُمْ  
رَسُولٌ) هُوَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (كَرِيمٌ) عَلَى اللَّهِ تَعَالَى (أَنْ) أَيْ بِأَنْ (أَقُولُ إِلَيْ) مَا أَدْعُوكُمْ إِلَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ  
أَيِ أَظْهَرُوا إِيْمَانَكُمْ لِي يَا (عِبَادَ اللَّهِ إِلَى كَلِمَةٍ رَسُولِ آمِينَ) عَلَى مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَأَنْ لَا تَقُولُوا تَخَجَّرُوا (عَلَى  
اللَّهِ) بِتَرْكِ طَاعَتِهِ (إِلَى آيَتِكُمْ بِسُلْطَانٍ) بُرْهَانٍ (مُؤْمِنِينَ) بَيْنَ عَلَى رِسَالَتِي فَوَعْدُهُ بِالرَّجْعَةِ قَالَ (وَأَنِّي  
عَذْتُ بِرَبِّي وَبِكُمْ أَنْ تَرْجِعُونَ) بِالْحَجَارَةِ (وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا لِي) تَصَدَّقُوا لِي (فَاعْتَرَلُونِ) فَاتَزَكُوا أَذَاعِي فَلَمْ  
يَنْزِعُوا (وَلَقَدْ عَارَتْهُ أَنْ) أَيْ بِأَنْ (هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُونَ) مُشْرِكُونَ فَقَالَ تَعَالَى (قُلْ إِنِّي بَقِيعُ الْفِتْنَةِ وَوَسْطَا  
بَيْنَ أَوْدَى) بَنِي إِسْرَائِيلَ (لَيْلًا) (إِنكُمْ مَقْتُولُونَ) بِتَحَكُّمِ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ (وَأَوَّلُ الْبَشَرِ) إِذَا قَطَعَهُ أَلَتْ  
وَاصْخَابُكُم (رَهْوَ) سَابِقًا مُتَفَرِّجًا حَتَّى يَنْخَلِ الْفِتْنَةُ (إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُفْرَقُونَ) فَاطْمَأَنَّ بِذَلِكَ فَاطْرَقُوا (كَمْ تَرَكُوا  
مِنْ جَنَّاتٍ) تَسْنِينَ (وَعُثُونِ) تَخْرِي (وَلَقَدْ وَعَدْنَا مَرْكُومًا) مَخْلُوسَ عَسَنٍ (وَعَفْنَةً) مَغْنَةً (كَأَلْوَابِهَا) كَالْوَابِ

نَاعِبِينَ (كَذَلِكَ) خَيْرٌ مِمَّا أَنَّى الْأَمْرَ (وَأَوَدُّنَا هَآءَا) أَنَّى أَمْوَالَهُمْ (قَوْمًا آخَرِينَ) أَنَّى نَبِي إِسْرَائِيلَ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ) بِعِلَافِ الْفُلُوبِينَ يَكْنِي عَنْهُمْ بِخُلُوبِهِمْ مُصْلَاهُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَمُضْعَدِ عَنْهُمْ مِنَ السَّمَاءِ (وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ) مُؤَخَّرِينَ لِلْعَذَابِ

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، هم ددې نه د الله څه مراد دي؟ هم هغه نه چې پيژنی، قسم دي په ښکاره کتاب (قرآن) باندې کوم چې حلال د حرامو نه جدا کونکې دي، يقينا چې دا مونږ ډیر په بابرکت شپه کېنې نازل کړې دي، او هغه شب قدر يا شپه د نيم شعبان ده، هم په دغه شپه باندې قرآن په اوو اسمانونو باندې موجود لوح محفوظ نه د دنيا اسمان طرف ته نازل شو، بې شکه مونږ ددې په ذريعې سره وپرونکي يو، په دغه شپه يعنی په شب قدر يا په نيم د شعبان کېنې د هر محکم کار يعنی رزق، مرگ وغيره چې په دې کال باندې د دې په شان بلې شپې پورې به کوم کارونه کيږي، دهغې فيصله کيږي، زموږ د طرف نه د حکم صادولو سره هم مونږ رسول جوړونکي او لپوونکي محمد ﷺ باندې او په مخکېنې نبیانو او رسولانو باندې رحم کولې شي ستاد رب د طرف نه، او هم هغه دي چې ددوی خبرو لره ښه اوریدونکې او ددوی کارونو لره لیدونکې دي چه رب دي، د اسمانونو او د زمکې او شه چې ددې په مینځ کېنې دي (رب) به رفع سره د (هو) خبر ثالث کیدو د وجې نه، (يارب) جر سره د (من ربک) نه بدل کیدو د وجه نه، اې مکې والو که تاسو يقين کولو والا یی، دا چې د الله تعالی د اسمانونو او د زمکې رب دي، نو يقين اوساتئ چې محمد ﷺ د الله رسول دي، دهغه نه سوا بل معبود نشته، هم هغه ژوندی کول کوی، او هم هغه مړه کول کوی، او هم هغه ستاسو رب دي، او ستاسو د مخکېنیو پلار نيکه هم، بلکه هغوی د بعث په باره کېنې په شک کېنې پراته په لوبو کېنې مصروف دي، اې محمد ﷺ تاسو پسې توقي کولو سره نوبی علیه السلام بددعاء او کره چې اې زما الله ته ددوی په مقابل کېنې د اوو کالو په ذریعه، د يوسف ﷺ د اوو کالو په شان زما مدد اوکړې، الله تعالی دعا قبلولو سره او فرمائیل تاسو د هغه ورځې انتظار کوئ چې د اسمان نه به په نظر راتلونکې يو لوگې ښکاره شي، کوم چې به په ټولو خلقو باندې خور شي، نو دغه شان خشک سالی شروع شوه، او مکې والا په سخته لوبه کېنې اخته شو، تردې چې د ډیر لوگې په وجه دوی ته د زمکې او اسمان په مینځ کېنې يو لوگې شان په نظر، نو وې وئیل چې دا ډیر تکلیف رسونکې عذاب دي، اې زموږ نه ریه! دا مصیبت زموږ نه لرې کړه مونږ به ایمان راوړو، یعنی ستا د نبی ﷺ تصدیق به اوکړو، الله تعالی او فرمائیل ددوی د پاره نصیحت چرته دي؟ یعنی د عذاب نازلیدو په وخت ایمان فائده چرته ورکوی، ښکاره ښکاره بیان کونکې پیغمبر دوی ته راغلي دي، نو بیا دوی د هغې نه مخ واوړو، او وې وئیل چې خودې شوې لوستې شوې لیونې دي، څوک ده ته قرآن ښائی، مونږ دي افت لره به لږ لرې کړو، یعنی د



لوږډې تکلیف به ستاسو نه لږ وخت د پارہ لرې کړو، چنانچه د دوی نه د لوږډې تکلیف لرې شو نو تاسو به بیا واپس شئ، یعنی خپل کفر ته به واپس راشئ، نو دغه شان دوی هغه مخکښی حالت ته واپس راغلل، په کومه ورځ چې مونږ به سخت نیول او کړو، او هغه د بدر ورځ ده، مونږ به ددوی نه پورا بدله واخلو، اود بطش معنی ده په سختی سره نیول یقیناً مونږ ددوی نه مخکښې د فرعون قوم سره د فرعون نه ازمايلي دي، دوی ته د الله د طرف نه عزت والا رسول راغلو، او هغه موسی علیہ السلام وو او هغه وفرمائیل چې اې د الله بندگانو کوم ایمان طرف ته چې څه دعوت درکوم، هغه قبول کړئ، یعنی زما په اطاعت باندې ایمان ښکاره کړئ، یقیناً اوستاتې ستاسو د پارہ امامتدار رسول یم، په هغه څیز باندې چې هغې سره څه رالیږي شړې یم، او تاسو د الله په مخکښې د هغه تابعدارۍ پرېخودلو سره، سرکشی مه کوئ، څه تاسو ته په خپل رسالت باندې په ښکاره دلیلونو سره راغلي یم، خو هغه خلقو دوی په کانږو ویشتلو، او دوی ئې ته د مرګ دهمکۍ ورکړه، نو دغه شان موسی علیہ السلام وفرمائیل څه د خپل اوستاسو درب په پناه کښې راځم، ددې نه چې تاسو ما په کانږو اولئ، او که تاسو په ما باندې ایمان نه راوړئ دا چې ما اومنی نو ما پرېږدئ یعنی ماته د تکلیف رارسولو نه منع شئ، خو هغه خلقو دوی پرې ته خودل، بیا هغوی د خپل رب نه دعا اوکړه چې دا ټول مجرمان مشرکان خلق دی، الله تعالی وفرمائیل څما بندگانو لره بنی اسرائیلو لره په شپه شپه کښې ځان سره اویاسه، تاسو پسې به دوی کپي، یعنی فرعون او د هغه لښکر به تاسو پسې وي، چې کله ته او ستا ملګری په سیند باندې پورې اوځئ نو سیند ولاړ پرېږدئ تردې چې په دې کښې قبطیان داخل شئ، بې شکه دا لښکر به غرق کړي شئ، په دې خبره باندې اطمینان اوشو، نو دغه شان هغوی غرق شول، هغوی ډیر باغونه او روانې چینې او پټۍ او ارام والا مجلسونه پرېخودل، او هغه د ارام غیزونه په کوم کښې چې هغوی ارام کولو هم داسې اوشوه کلک الامر د مبتداً محذوف خبر دې، او مونږ ددوی یعنی د دوی د مالونو نورو خلقو لره وارثان جوړ کړل، نو نه هغوی په دوی اسمان اوژل او نه زمکې، په خلاف د مومنانو چې د هغوی په مرګ باندې د هغوی د مونځ خانې ژاری، او په اسمان ددوی د نیک عملونو د ختلو لارې ژاری، او نه د توبې د پارہ دوی ته مهلت ملاو شو،

### د قیوداتو فوائدو تسهیل

**هوله:** والکتاب المبين انا انزلناه: الاية: واؤ قسميه دي، الكتاب مقسم به دي، انا انزلناه د قسم جواب دې.

**هوله:** انا كنا منذرين: د جواب قسم علت دې، بعضي حضراتو لاکما مفلين جواب قسم ګرځولې دې، او انا انزلناه في ليلة مباركة ئې قسم او د جواب قسم په مینځ کښې جمله

معترضه مگر خولې ده، خو اول احسن دې.

هوله: فيما يفرق: دا جمله يا خو مستانغه ده، يا د ليلة صفت دې، او په مينځ کښې اناکيا منډون جمله معترضه ده،

هوله: فرقا: مفسر علام د امرا تفسير په فرقا سره کولو کښې اشاره اوکړه، چې امرا د يفرق مفعول مطلق بغير لفظه کيدو د وجې نه منصوب دې، لکه قامت ووقوف، لوقعت جلوسا، لودلزلنا ضمير د فاعل نه حال هم صحيح دې، تقديری عبارت به دا وی لزلنا حال کولنا آهن يا د انزلنا مفعول نه هم حال کيدې شی، تقديری عبارت به دا وی لزلنا حال کونه مامورابه او د مفعول له کيدل هم صحيح دی، ددې عامل به انزلنا وی، تقديری عبارت به دا وی لزلنا لامر الخلق.

هوله: رحمة من ربك: په دې کښې پنځه صورتونه دي، ① رحمة مفعول له وی، او ددې عامل به يا خو انزلنا وی، يا امرا يا يفرق يا منډون، ② رحمة د فعل محذوف مفعول مطلق کيدو د وجې نه منصوب دې، اي رحمة رحمة ③ رحمة د مرسلين مفعول وی، ④ د مرسلين د ضمير نه حال وی، اي دوی رحمة ⑤ د امرا نه بدل وی،

هوله: فايقنوا: شارح يکونه اشاره اوکړه چې د ان کتبه موثقين جواب شرط محذوف دې، او جمله شرطيه د خبرونو په مينځ کښې جمله معترضه ده، ځکه چې لا اله الا الله دا جمله د ان خلورم خبر دې.

هوله: دعان: لومې (جر) ادهغه په آيت شريف کښې چې د کوم لوگي ذکر دې، حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنه فرماني چې ددې لوگي ښکاره کيدنه د حضور ﷺ په زمانه کښې شوې وه، د حضرت علي او نورو صحابو رضی الله عنه نه روايت دې چې ددې ښکاره کيدنه به د قيامت په ورځ کيږي، شاه ولي الله رومين قول اختيار کړې ده.

هوله: ان ادوالی: ان مفسره هم کيدې شی، ځکه چې هم الرسول د قول رسول معنى لره متضمن دې، جاء الرسول اي قال الرسول، او مصدريه هم صحيح دې، په دې صورت کښې به ان سره د خپل مدخول نه د نزع خافض د وجې نه د مصدر په تاويل سره منصوب وی، اي بان ادوالی او جار مجرور د جامع متعلق دې، او دا هم صحيح ده، چې ان مخففه عن الثقیله وی، ددې اسم ضمير شان به محذوف وی، او ادوالی جمله ددې خبر، صا الله منادی مضاف حرف ندا محذوف، د عباد نه مراد قبطيان دی، زمخشری فرماني چې عباد الله د ادوالی مفعول به دې، او هغه بنی اسرائيل دی، او ادو الی په معنى

د ارسلوہم معی دے، ددے تائید پہ ہفہ آیت سرہ ہم کیدے شی کوم چے سورۃ شعراء کنبے راغلی دے، لکہ ارسل معنای اسرائیل (اھراب القرآن) علامہ محلی د ادو الی تفسیر پہ ما ادعوکم الیہ من الصّٰحٰۃ سرہ کولو کنبے اشارہ اوکرہ چے ان مصدریہ دے، او اداء پہ معنی د قبول الدعوۃ دے، خو دا د ہفہ خلقو پہ نیز دے چے پہ امر باندے د ان مصدریہ د دخول د جواز قائل دی۔

**قوله:** عباد اللہ: شارح د ما ادعوکم اضافہ کولو سرہ دے خبرے تہ اشارہ اوکرہ چے د ادو مفعول محذوف دے، عباد اللہ منادی دے، یا حرف ندا محذوف دہ، او د عباد اللہ نہ مراد قبط دے، او نورو مفسرینو وٹیلے دی چے عباد اللہ د ادو مفعول دے او مراد ددے نہ بنی اسرائیل دی، ای ارسلو معی بنی اسرائیل،

**قوله:** اترك البصر رھو: دا د رھا یرھو مصدر دے، ساکن کیدل، اودریدل، او بعضو د لاری فراخوالی مراد اخستی دے، امام بخاری د سورۃ حم پہ تفسیر کنبے فرمائی چے مجاہد وٹیلے دی، «ھو» اوچہ لارہ، مطلب دا دے چے اللہ تعالیٰ فرمائی چے سمندر تہ دا حکم مہ ورکھہ چے ہفہ پہ خپل اصلی حالت باندے راشی، بلکہ ہفہ پہ خپل ہم ہفہ حالت باندے پریردہ، چے د فرعون آخری سپاہی ہم داخل شی، او عبد اللہ بن حمید پہ دویم طریق سرہ د رھو معنی منفرجا، یعنی وسیع او فراخہ نقل کرے دہ، (لغات القرآن ملخصاً) علامہ محلی د رھو تفسیر پہ ساکن متفرجا سرہ کولو کنبے د رھو دواوہ معنو طرف تہ اشارہ اوکرہ،

**قوله:** ای الامر: پہ دے سرہ تہ اشارہ اوکرہ چے کذلک الامر د مبتدأ محذوف خبر دے۔

[آیاتونہ: ۳۰-۴۲]

وَلَقَدْ مَّيْمَنَّا بَنِي إِسْرَٰئِيلَ مِنَ الْعَذَابِ أَلْمُومِينَ قُلْ الْأَنْتَاءُ وَاسْتَخْدَامِ النِّسَاءِ مِنْ فُرْعَوْنَ قِيلَ بَنَدَلْ مِنْ الْعَذَابِ بِتَقْدِيرِ مُضَافِ أَيْ عَذَابٍ وَبَنَدَلْ خَالٍ مِنَ الْعَذَابِ (انہ کان عالیا من المفسرفین) وَلَقَدْ اٰخَرْنَا هُمْ اَيْ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ (عَلَىٰ عِلْمِهِمْ بِمَا بَخَالِهِمْ عَلَى الْعَالَمِينَ) أَيْ عَلَيَّي زَمَانِهِمْ أَيْ الْبَقَاءِ وَأَكْبَرْنَا هُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بِلَاءٌ مُّبِينٌ بِفَتْحِ ظَاهِرَةٍ مِنْ فُلُقِ الْبَحْرِ وَالْمَنْ وَالسُّنُوى وَغَيْرِهَا (إِنْ هُوَ لَمْ يَكُنْ مَكَّةَ لَيَقُولُنَّ) (إِنْ هِيَ) مَا الْمَوْتَةُ الَّتِي بَعْدَهَا الْحَيَاةُ (إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ) أَيْ وَلَهُمْ نُطْفٍ (وَمَا نَحْنُ بِمُتَحَرِّينَ) بِمُتَحَرِّينَ أَخْيَاءَ بَعْدَ الثَّانِيَةِ فَأَتُوا بِهَا بَنَاتًا أَخْيَاءَ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) أَيْ بَعَثْ بَعْدَ مَوْتِ أَيْ لِحَا قَالَ تَعَالَى أَهْمُ غَيْرُ أَمْ قَوْمُ تُهْمِ هُوَ نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ صَالِحٌ (وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَهْلُكُنَّا هُمْ بِكُفْرِهِمْ وَالْمَغْنَى لَبَسُوا أَقْوَى مِنْهُمْ وَأَهْلِكُوا (إِنَّمَا كَانُوا هَجْرِينَ) (وَمَا عَلَّمْنَا السَّمَاءَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَآعِبِينَ) بِخَلْقِ ذَلِكَ خَالٍ (وَمَا عَلَّمْنَا هُمَا) وَمَا بَيْنَهُمَا (إِلَّا بِالْحَقِّ) أَيْ مُجَلِّينَ فِي ذَلِكَ لِيَسْتَعْدَلَ بِهِ عَلَىٰ قُدْرَتِنَا وَوَحْدَانِيَّتِنَا

وَقَوْلِكَ (وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ أَتَى كُفَّارًا مَكَةً (لَا يَعْلَمُونَ) (إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامِ) يَوْمَ الْيَمِينَةِ يَمْلِكُ اللَّهُ فِيهِ نَبِيَّاتُهَا (يَقَاتِلُهَا أَعْيُنُكُمْ) لِنَعَذَابِ الْيَوْمِ (يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى) بِالْمَرْبَةِ أَوْ صَدَاقَةِ أَيْ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ (شَيْئًا) مِنَ الْعَذَابِ (وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ) يُنْفِقُونَ مِنْهُ يَوْمَ بَدَلٍ مِنْ يَوْمِ الْفَصْلِ (أَلَا مَنْ رَجِمَ اللَّهُ) وَلَهُمُ النَّارُ لَأَنَّهُ تَشْلَعُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَافِي الْأَذَى اللَّهُ (إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْغَالِبُ فِي الْإِطَامَةِ مِنَ الْكُفَّارِ (الرَّجِيمِ) بِالْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اوبی شکہ مونہ بنی اسرائیل تہ د رسوا کونکې سزا نہ خلاصی ورکړو یعنی د هلكانو د قتل او بنځو لره نوکراني جوړولو نه، کوم چې د فرعون د طرف نه کيدلو، ونيلې شوی دی چې من فرعون د عذاب ته په تقدير د مضاف سره بدل دې، ای من عذاب فرعون او ونيلې شوی دی چې د عذاب نه حال دې، په حقيقت کښې هغه سرکشه او د حد نه د وتونکو نه وو، او مونږ بنی اسرائیل ته زمونږ ددوی په حالاتو باندې د واقف کيدو د وجې ددوی د زمانې په عقلمندو باندې او چتوالي ورکړو، او مونږ ددوی ته داسې نښې ورکړې چې په هغې کښې ښکاره انعام وو، یعنی ښکاره نعمتونه وو، مثلاً سيند شلول، او من او سلوی وغيره، دا خلق یعنی کفار مکہ خو هم دا وائی چې نشته داسې مرگ چې د هغې نه پس ژوند وی مگر اولنې مرگ، یعنی د نطفه کيدو په حالت کښې او مونږ به د دويم مرگ نه پس ژوندی کولو سره نه پاسو، زمونږ پلار نيکه ژوندی کولو سره واپس راولی، که تاسو په دې خبره کښې رشتوني یئ، چې مونږ به د مرگ نه پس پاسولې شو، یعنی ژوندی کيږو به، الله تعالی او فرمائیل آیا دا خلق ښه دی یا د تبع قوم؟ هغه نسی دی یا خوک نیک کس، او هغه امتونه چې ددوی نه مخکښې وو، مونږ هغوی د هغوی د کفر د وجې نه هلاک کړل، مطلب دا چې دا خلق د هغوی نه زیات طاقتور نه دی، هغوی هلاک کړې شو او یقیناً هغوی گنہگار وو، او مونږ اسمانونو او زمکې لره او څه چې ددې په مینځ کښې دی د لویې په طور پیدا کړې نه دی، ددې پیدا کول د (لاعین) نه حال دې، مونږ دې دواړو لره یعنی زمکه او اسمان او څه چې ددې په مینځ کښې دی، حق سره پیدا کړې دی، حال دا چې مونږ ددې پیدا کولو کښې حکمت والا یو، چې ددې په پیدا کولو سره زمونږ په وحدانیت او قدرت باندې استدلال او کړې شی، خو په کفار مکہ کښې ډیر نه پوهیږی، یقیناً د فیصلې ورغ یعنی ورغ د قیامت، په دې ورغ باندې به الله تعالی د خپلو بندگانو په مینځ کښې فیصله او کړی، ددې ټولو دهمیشگیر عذاب یو مقرر وخت دې، په دغه ورغ به نه دوست د دوست پکار یږی، د رسته دارنی په اعتبار سره، یا د دوستی په اعتبار سره، یعنی ددوی نه به لږ هم عذاب لرې نه کړی، او نه به ددوی مدد کولې شی، چې دوی د عذاب نه بچ کړې شی، یوم دیوم الفصل نه بدل دې، مگر په چاچه الله مهربانه شی، او هغه مومنان دی، ځکه چه مومنان به د الله په اجازت سره د یو بل

سفارش کوی، ہفتہ زیر دست دی، دکافرانو نہ پہ خپلہ بدلہ اخستلو کښې، اورحم کولو والا دی، پہ مومنانو باندې.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** ولقد نجینا بنی اسرائیل الاءہ کلام مستانف دی، پہ دې سره حضور ﷺ ته تسلی مراد ده، پہ لقد کښې لام د قسم محذوف په جواب باندې دلالت کوی

**قوله:** من فرعون: د جار په اعادې سره، د (من العذاب) نه بدل دي، او کائنا یا صادر او یا واقعا، متعلق کیدو سره د عذاب نه حال هم کیدې شی، ای صادر من فرعون.

**قوله:** کان: ددې اسم هو مستتر دي، او عالیا ددې خبر دي، او مسرفین د (کان دویم خبر دي.

**قوله:** ای غالمی زمانهم: ای العلاء ددې عبارت اضافه په اصل کښې د یوې شېبې جواب کول دی، کوم چې اغترأهم علی علم علی العلین نه پیدا کیږی.

**ضیه:** د دې آیت نه دا معلومیږی چې بنی اسرائیلو ته د ټول جهان په عقلمندو باندې فوقیت حاصل دي، حالانکه د نص صریح د (کثره عیال) نه معلومیږی، چې امت محمدیه په ټولو امتونو کښې افضل دي؟

**جواب:** بنی اسرائیلو ته د هغوی د زمانې په عقلمندو باندې فوقیت حاصل وو، نه چې د قیامت د ورځې پورې په ټولو عقلمندو باندې، مفسر علام د علی العلین تفسیر په العلاء سره کولو په ځانې که الثقلین فرماتیلې وو نو زیات مناسب به وو، ځکه چې په عقلمندو کښې جنات او انسانان او فرشتې ټول داخل دی، حالانکه بنی اسرائیل د فرشتو نه افضل نه وو.

**قوله:** من الایات: دادالسن بیان مقدم دي، د فواصل د رعایت د وجې نه مقدم کړې شوې دي.

**قوله:** نعمة ظاهرة: دا د بلاء تفسیر دي، د بلاء اصل معنی امتحان دي، او امتحان چونکه د نعمت، رحمت، فراخی او د تنگ دستی، د خفگان او د خوشحالی دواړو صورتونو کښې وی، هم په دې وجه مفسر علام دلته د بلاء ترجمه په نعمت سره کړې ده.

**قوله:** السن: اسم دي، یو قسم شبنم رنگ والا گوند دي، په دواډی تیه کښې د حیران او پریشان بنی اسرائیلو د پاره به الله تعالی روزانه د اونو په پانړو باندې لگولو.

**قوله:** سلوي: سلوی یو وره شان مرغی ده، چې هغې ته تیترو وئیلې شی، په قاموس کښې ددې واحد سلواة لیکلې دي، په صحاح کښې د اخفش نه منقول دی چې ددې واحد نه

دی اوریدلے شوے، داسے معلومیری چے ددی واحد او جمع دواہ یو دی،

**ہولہ** ہولاء: دا اسم اشارہ قریب د پارہ ۵۰، دکافرانو د تحقیر او تذلیل دپارہ ۵۱ اسم اشارہ قریب استعمال کړې ده

**ہولہ** قومتم: دا تم حمیری دی، ابوکریم دده کنیت، او دده نوم اسعد دی، انصار بنی حیرہ دہ طرف ته منسوب دی، حیرہ د کوفې د یو ښار نوم دی،

**ہولہ** والذین من قبلہم: ددی عطف په قومتم باندې دی،

[آیاتونہ: ۴۲-۵۹]

إِنَّ شَجَرَةَ الزُّمُرُوتِ هِيَ مِنْ أَخْثِ الشَّجَرِ الْمَرْبُوهَةِ يُنْبِتُهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي الْخَيْمِ (طَعَامُ الْأَنْثِمِ) أَيْ جَهَنَّمَ وَأَصْحَابِهِ ذَوِي الْإِلْهِمِ الْكَبِيرِ (كَالْمُهَلِّ) أَيْ كَذُرْدِي الزَّيْتِ الْأَسْوَدِ خَبَرٌ فَإِنَّ (تَقْلَى فِي الْبَطْنِ) بِالْفَتْحَةِ خَبَرٌ ثَالِثٌ وَبِالْخِتَانَةِ خَالٍ مِنَ الْمَهْلِ (كَقْلَى الْخَيْمِ) الْمَاءُ الشَّدِيدُ الْخَرَارَةُ (مُحْدَوَةٌ) يُقَالُ لِلزَّيْتَانَةِ خَذُوا الْأَنْثِمِ (فَأَعْلَوْهُ) بِكُسْرِ التَّاءِ وَضَمِّهَا جُرُوهُ بِفِلْطَةٍ وَبِذَةِ (إِلَى سَوَاءِ الْجَيْمِ) وَسَطُ الثَّارِ (مُحْصِيًا) قَوْقُ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْخَيْمِ أَيْ مِنَ الْخَيْمِ الَّذِي لَا يُفَارِقُهُ الْعَذَابُ فَهُوَ أَتْلَعُ مِثْلَ فِي آيَةِ (يَصْبُ مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِهِمُ الْخَيْمِ) وَيُقَالُ لَهُ (دُقُّ) أَيْ الْعَذَابُ (إِنَّكَ أَلْتِ الْعَزِيزَ الْكَرِيمَ) بِزَعْمِكَ وَقَوْلِكَ مَا بَيْنَ خَيْلَيْهَا أَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنِّي وَيُقَالُ لَهُمْ (إِنَّ هَذَا) الَّذِي تَزَوُّونَ مِنَ الْعَذَابِ (مَا كُنْتُمْ بِهِ مُعْتَمِدِينَ) فِيهِ تَشْكُونُ (إِنَّ الْمُتَّقِينَ) فِي مَقَامِهِمْ مُجْلِسٌ (أَمِينٌ) يُؤْمِنُ فِيهِ الْخَوْفُ (فِي جَنَاتٍ) بَسَاتِينَ (وَعِيونَ) (يَلْبَسُونَ مِنْ سُدُوسٍ) (وَأَسْتَبْرَقَ) أَيْ مَا رَفَى مِنَ الدُّنْيَا وَمَا غُلِظَ مِنْهُ (مُتَقَابِلِينَ) خَالٍ أَيْ لَا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى قَفَا بَعْضٍ لِيُزَوِّجَ الْأَمْرَ بِهِمْ (كَذَلِكَ) يَقُفُّ قَبْلَهُ الْأَمْرُ (وَدَوَّجَتْهُمْ) مِنَ التَّزْوِيجِ أَوْ قَرَنَاهُمْ (بِجُوعٍ عَيْنٍ) بِنِسَاءٍ بِيضٍ وَاسْبَغَاتِ الْأَعْيُنِ حَسَانِهَا (يَدْعُونَ) يَطْلُبُونَ الْخَدَمَ (فِيهَا) أَيْ الْجَنَّةُ أَنْ يَأْتُوا (بِكُلِّ قَاكِتَةٍ) مِنْهَا (أَمِينِينَ) مِنْ انْقِطَاعِهَا وَمَضَرَّتِهَا وَمِنْ كُلِّ مَخُوفٍ خَالٍ (لَا يَدُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَ الْأَوَّلَى) أَيْ الَّتِي فِي الدُّنْيَا بَعْدَ خِيَالِهِمْ فِيهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِمَعْنَى بَعْدَ (وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَيْمِ) (فَضْلًا) مُضَرَّرٌ بِمَعْنَى تَفَضُّلاً مُنْصُوبٌ بِتَفَضُّلٍ مُقَدَّرٍ (مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ) هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (فَأَمَّا يَسْتَزْنَأُ) سَهْلُنَا الْفَرَانَ (بِلِسَانِكَ) بِلَهْكَ لِنَفْهَمُ الْغَرَبَ مِنْكَ (لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ) يَنْعِظُونَ فَيُؤْمِنُونَ لِكَيْفَهُمْ لَا يُلْمَنُونَ (فَارْتَقِبْ) انْتَظِرْ هَلَاكَهُمْ (إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ) هَلَاكُكَ وَهَذَا قَبْلَ نَزُولِ الْأَمْرِ بِجَهَادِهِمْ

**توجه** بهي شکه د زقوم اونه چې ترخه او د خبیثو نه خبیثه ده، په تهامه کښې پیدا کیږی، الله تعالی به دا په دوزخ کښې پیدا کړی، د مجرمانو خوراک دی، یعنی دا بوجهل او د هغه د ملګرو چې ډیر ګنهګار دی، او هغه د تورو تیلو یعنی د تارکولو (تلجهت) په شان دی، کالمهل خبر ثانی دی، هغه به د ډیرو گرمو اوبو په شان په خپته کښې یشیږی، غلی، په تاء فوقانیه سره دریم خبر دی، او په یاء تختانیه سره د المهل نه حال دی، په جهنم باندې

مقرر فرشتو ته به حکم او کړې شى، چې مجرمان او نيسي، يا په راځلکلو سره د جهنم مينځ ته اور سوئ، (فاعتلوه) د تاء په کسرې او ضمي سره، يعنى دوى په سختي سره راکاږئ، يا ددوى په سر باندې د گرمو اوبو عذاب توي کړئ، يعنى گرمې اوبه چې دهغې نه به عذاب نه جدا کيږي، دا تعبير زيات بليغ دې، د هغه تعبير نه کوم چې په صحن فوق دوسو هم الحصر کښې اختيار کړې شوې دې، ده ته به اوونيلې شى، چې د عذاب مزه اوڅکه، ته په خپل گمان کښې ډير عزت او اکرام والا وي، د خپل دې قول د وجې نه چې د مکې د دواړو غرونو په مينځ کښې ځما نه زيات عزت او وقار والا نشته، دوى ته به اوونيلې شى، دا عذاب کوم چې تاسو گورئ، هغه دې چې د کوم په باره کښې به تاسو شک کولو، بې شکه د الله نه ويريډونکى خلق به د امن او د آرام په مجلس کښې وي، چه په هغې کښې به هغوى د ويرې نه محفوظ وي په باغونو او چينو کښې د نرو او پيرو رينمو لباس به ئې اغوستي وي يو بل ته به مخامخ ناست وي متقابلين حال دي، ددوى د بالختونو د گول والى د وجې نه به دوى د يو بل شاه نه وينى، خبره هم داسې ده، کذلک نه مخکښې به الامر مقدر منلې شى، او مونږ به د سپينو غټو غټو ښکلې سترگو والا حورو سره د دوى نکاح او کړو، يا به ددوى جوړه ورسره اولگوو، جنتيان به په جنت کښې د خادمانو نه د قسما قسم ميوو فرمائش کوي، او د هغې د ختميدو او د هغې د نقصان او هر قسم ويرو نه به دوى په امن کښې وي، (آمين) د يدعون د ضمير نه حال دې، هلته به دوى د مرگ مزه نه څکي، سوا ددې اولنى مرگ نه چې هغه دوى په دنيا کښې د ژوند نه پس اوڅکلو، بعضې خلقو وئيلې دي چې الا د بعد په معنى کښې ده، دوى الله د دوزخ د عذاب نه صرف ستا د رب په فضل بچ کړل، فضلا مصدر دې، د تفضلا په معنى کښې دې، تفضل د مقدر د وجه منصوب دې، هم دغه ده لویا کاميابي، مونږ دې قرآن لره ستا په ژبه کښې اسان کړو، چې عرب ئې ستا نه واورى او پوهه شى، چې هغوى نصيحت حاصل کړي، او ايمان راوړي، خو هغوى ايمان راوړونکې نه دي، اوس نه ددوى د هلاکت په انتظار کښې اوسه، دوى هم ستا د هلاکت په انتظار کښې دي، دا حکم دوى ته د جهاد د حکم د نازلیدو نه مخکښې وو،

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** شجرت الزقوم: شجرت دلته په تاء مجروره سره دې، په قرآن کښې په باقى ځايونو کښې په تاء مدوره سره دې، د وقف په حالت کښې (ه) او (تاء) دواړه وئيلې شى.

**قوله:** زقوم: يو ځنگلى بوټې دې، د چنبيلې په شان په دې باندې گلونه راخيژي، دا د جهنميانو خوراک دې، په اردو کښې ورته توهه او په هندئ کښې ورته ناگ پهن وئيلې شى، ددې مزه ترخه او تروه بې مزه وي.

هوله تهامه: مکه مکرمه د ملک حجاز جنوبی علاقه ده، د نسبت د پاره تهامه وئیلې شی، جمع نې همامون لوهاممون راخی،

هوله کالمهل: ویلې شوې دهات، دردی، انختې (کونلې)، د تیلو وغیره باقی مانده، دت الاسود: تارکول.

هوله طهار الاثیم: د (ان) خبر اول دې، او کالمهل خبر ثانی دې، او تغلی (په) تاء سره خبر ثالث دې، او په یاء سره د المهل نه حال دې.

هوله صوا فوق راسه من عذاب الحیم: کښې زیاته مبالغه ده، په نسبت د مصب من فوق دوسهم الحیم: په اولنی آیت کښې د عذاب په سر باندې د تویولو حکم دې، گویا چې اوبه دومره گرمې دی، چې هغې نه خپله عذاب جوړ شوې دې، لهدا گرمائش به اوس ددې نه جدا کیږي نه، ځکه چې گرمائش اوس صفت پاتې نه شو، بلکه خپله موصوف شو، په دې کښې مبالغه زیاته ده، په نسبت ددې وئیلو چې په دوی باندې گرمې اوبه توی کړئ، دلته اوبه موصوف او گرم ددې صفت دې، او صفت د موصوف نه جدا کیدې شی،

هوله اوقرناهم: دا ددې شېې جواب دې، چې زوجنا متعدی بنفسه دې، حالانکه دلته ددې صله دهموعین بآء ده؟

جواب دا دې، چې زوجنا په معنی د قرنا دې، لهدا ددې صله بآء راوړل صحیح دی.

### [۴۵] سورة الجاثية

سورة الجاثية مكية الاقل للذين آمنوا يغفروا (الآية) وهي ستاوسبع وثلاثون آية

سورة جاثیه مکی دې، بغیر د: قل للذين آمنوا يغفروا آیت ته، اوپه دې کښې شپږ دیرش، یا اووه دیرش آیاتونه دی.

### [آیاتونه: ۱-۱۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (حم) الله أعلم بمراده به تنزيل الكتاب القرآن مبدا (من الله) خبره (العزيز) في ملكه (الحكيم) في صنعه (ان في السماوات والأرض) أي في خلقهما (لايات) دالة على قدرة الله وخلقانيته تعالى (المؤمنين) وفي خلقكم أي في خلق كل منكم من نطفة ثم علقه ثم مضى إلى ان صار إنسانا (و خلق مما يمشي) يمشي في الأرض (من دابة) هي ما يدب على الأرض من الناس وغيرهم (آيات لقوم يعقلون) بالنش (و) في اختلاف الليل والنهار ذهابهما وجمعهما (وما أنزل الله من السماء من ميثر) مطر لانه سبب الرزق (فأحيا به الأرض بعد موتها) وتعريف الرزاق (آيات الله) خججه الدالة على وحدانيته (تتلوها) نطقها (عليك بالحق) متعلق بتلوه (فأبقي حديث بعد الله) أي حديثه وهو القرآن



(وَأَيَّاتِهِ) حُجَّتْهُ (يُؤْمِنُونَ) اُنْی کُفَّار مَکَّة اُنْی لَا یُؤْمِنُونَ وَفِی قِرَاءَةِ بَالَاءِ (وَقِيلَ) کَلِمَةً عَذَاب (لِّکُلِّ أَقَالِمٍ) کُتَّاب (أَلِیْهِمْ) کَثِیر (الْإِیمَ) یَتَمَعُ آيَاتِ اللَّهِ الْفَرَّانَ تَتَلَّى عَلَیْهِ تُرْمِیْعَتِ عَلَی کُفْرِهِ (مُسْتَكْبِرًا) مُتَّکِبِرًا غَنَ الْإِیمَانِ (كَأَن لَّمْ يَتَمَعَهَا قَبْلَ هَذِهِ) بِعَذَابِ أَلِیْهِمْ مُؤَلِّمٌ (وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا) اُنْی الْفَرَّانَ (شَيْئًا) اتَّخَذَهَا هَؤُلَاءِ اُنْی مَهْزُوءًا بِهَا (أَوَّلَیْکَ) اُنْی الْأَوَّلَ کُونَ (لَهُمْ عَذَابٌ مُبِینٌ) ذُو إِهَانَةٍ مِنْ وَدَائِهِمْ اُنْی أَنَامَهُمْ لِأَنَّهُمْ فِی الدُّنْيَا رَجَمْتُمْ وَلَا یَغْنِی عَنْهُمْ مَا کَسَبُوا مِنْ الْعَمَالِ وَالْفَعَالِ (شَيْئًا) وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ اُنْی الْأَصْنَامِ (أَوَّلِیَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیمٌ) هَؤُلَاءِ اُنْی الْفَرَّانَ (هَؤُلَاءِ) مِنْ الضَّلَالَةِ (وَالَّذِينَ کَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ خَظٌّ) (مِنْ رَجْزٍ) اُنْی عَذَاب (أَلِیْهِمْ) مُوجِع

توجہ شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دی، ہم ددی مراد اللہ بنہ پیڑنی، کتاب یعنی د قرآن نازلیدل د اللہ طرف نہ دی، (من اللہ) خبر دی، کوم چہ پہ خیلہ بادشاہی کنہی غالب او پہ خیل کارونو کنہی حکمت والا دی، بہی شکہ پہ اسمانونو او زمکہ کنہی یعنی ددی دوارو پیدا کولو کنہی داسی نبی دی، چہ د اللہ پہ قدرت او واحدانیت باندی دلالت کوی، او خیلہ ستاسو پیدائش کنہی یعنی تاسو تول نہی د نطفہ نہ پیدا کولو کنہی، بیا نہی د چکہ وینہی نہ، بیا نہی د غوینہی د تکرہی نہ تردی چہ ہفہ د انسان نطفہ وی او ددی خنارو پہ پیدائش کنہی کوم چہ ہفہ پہ زمکہ باندی خوروی، (دابة) ہر ہفہ خیز دی چہ پہ زمکہ باندی گرخی، انسان وغیرہ، پہ بعث باندی یقین ساتونکی قوم د پارہ دیرہی نبی دی، او د شہی ورخی پہ بدلولو کنہی یعنی ددی پہ تلو اوراتلو کنہی او پہ ہفہ رزق کنہی (پہ) باران کنہی چہ ہفہ ہی د اسمان نہ نازلوی، خکہ چہ باران د رزق سبب دی، ددی باران پہ ذریعہ اللہ تعالیٰ زمکہ ژوندی کرہ، ددی د مرہ کیدو نہ پس، او د ہواگانو پہ بدلولو کنہی ہم کلہ جنوب طرف تہ، کلہ شمال طرف تہ، کلہ یخی او کلہ گرمی، ہفہ خلقو د پارہ نبی دی، کوم دلیل پوہیپی، چہ ایمان راوری دا نبی چہ ذکر شوہی د اللہ نبی دی، یعنی د ہفہ داسی دلیلونہ دی چہ د ہفہ پہ وحدانیت باندی دلالت کوی، چہ ہفہ مونہ تاتہ صحیح طریقہ سرہ اوروو، (بالحق) د (نتلوا) متعلق دی، نو د اللہ خبرہ، او ہفہ قرآن دی، او د ہفہ د دلیلونہ نہ پس د چاہہ خبرہ پہ دا کفار مکہ ایمان راوری، او پہ یو قرات کنہی پہ تاء سرہ (تؤمنون) دی، او پہ ہر دروغون گنہگار پہ دیر والی سرہ گناہونہ کولو والا باندی افسوس دی، چہ د اللہ ایتونہ (قرآن) اوری کوم چہ پہ دہ باندی لوستلی شی، بیا ہم د ایمان نہ تکرہ کوی، او پہ کفر باندی کلک اوسیپی، گویا چہ دی آیتونو لرہ ہی اوریدلی ہم نہ دی، نو داسی خلقو تہ د دردناک عذاب خوشخبری اوروو، او چہ کلہ زمونہ پہ ایتونہ یعنی پہ قرآن کنہی دی پہ یو آیت باندی خبردار شی (پوہہ شی) نو ہفہ پسپ توقہ کوی، ہم دغہ دی ہفہ دروغون د چاہہ پارہ چہ سپکونکی عذاب دی، ددی نہ مخکنہی جہنم دی، خکہ چہ ہغوی پہ دنیا کنہی دی، د مال او اعمالو

نه ڇي دوی څه کړی دی، هغه به ورته هیڅ فائده ورنکړی، او نه به هغه څه ددوی په کار راشی، کوم بتانو لره ښي چې د الله نه سوا کار ساز جوړ کړي وو، او دوی د پاره ډیر لوڼي عذاب دي، دا یعنی قرآن د گمراهي نه هدايت دي، او کومو خلقو چې د خپل رب ایتونه اونه منل، د هغوی د پاره دردناک عذاب حصه ده.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** تنزیل الکتاب: مبتدا ده، او (من الله) د کائن متعلق کیدو سره ددې خبر دي، العید الحکیم دواړه د الله صفتونه دي، څنگه چې مفسر علام اشاره کړې ده، او دا هم صحیح ده، چې تلذیل الکتابه دهذا مبتدا محذوف خبر وی، او (من الله) د تلذیل متعلق وی.

**قوله:** لایات: آیات د (ان اسم کیدو د وجې نه منصوب دي، په کسري سره په اتفاق د قراؤ دي، خو راتلونکي آیات لغومولون او آیات لغومعطلون کښي رفع او نصب دواړه قراتونه جائز دي، رفع خو ځکه چې آیات مبتدا مؤخر ده، او فی خلقکم خبر مقدم دي، او نصب ځکه چې آیات معطوف دي په آیات اول باندې، کوم چې د (ان اسم دي، او فی خلقکم معطوف دي، په فی السموات والارض باندې، کوم چې د (ان خبر واقع شوې دي، په دې کښي د عامل واحد په دوو معمولو باندې عطف دي، کوم چې په اتفاق سره جائز دي.

**قوله:** وخلق ما یبیت: شارع علام (خلق) مضاف مقدر منلو سره اشاره اوکړه، چې ددې عطف په خلقکم باندې دي، دا هم صحیح ده، چې د ما یبیت عطف د خلقکم په (کم) ضمیر مجرور باندې وی، خو دا به د هغه خلق په نیز جائز وی، چې په ضمیر مجرور باندې بغیر د اعادي د جار نه عطف جائز گنړی،

**قوله:** وفي اختلاف الليل والنهار: فی بنکاره کولو سره اشاره ښي اوکړه چې دلته (فی) مقدر ده، څنگه چې د قرات شاده نه ددې تائید کیږي.

**قوله:** تلك آیات: مبتدا خبر دی، او تتلوا حال دي.

**قوله:** لا یؤمنون: په دې سره ښي اشاره اوکړه چې په فهای حدیث کښي همزه استفهام انکاری ده.

**قوله:** ویل: د عذاب او د جهنم وادی، په دواړه معنو کښي مستعمل دي،

**قوله:** کان لم یسمها: کان په اصل کښي (کان) په تشدید سره وو، دا مخففه عن المثقله دي، ضمیر شان محذوف دي، ای کاله او جمله یا خو مستانفه ده یا حال ده

**قوله:** اتخذها هزوا:

**سوال:** د اتخذها ضمیر شیئا ته راجع دي، کوم چې مذكر دي، لهذا ددې طرف ته ضمیر

مؤنث راجع کول صحیح نہ دی؟

**جواب:** د معنی پہ اعتبار سرہ د مؤنث ضمیر راجع کول صحیح دی، خکہ چي د شینانہ مراد آیت دی،

**دویم جواب:** آیاتاً طرف تہ راجع کول ہم صحیح دی،

**قولہ:** ای اسامہ: دې خبرې ته اشاره ده چې وړاء اسامو و غلف دواړو په معنی کښې استعمالیږي.

[آیاتونه: ۱۲-۲۱]

اللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لَتَجْرِيَ الْفُلُكُ السُّنَنُ (فِيهِ يَأْمُرُ) بِأَذِيهِ وَلِتَبْتَغُوا تَطْلُبُوا بِالْجَارَةِ (مِنْ فَهْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ) وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ مِنْ شَمْسٍ وَقَمَرٍ وَنُجُومٍ وَغَايِرِهِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ ذَاتِ شَجَرٍ وَنَبَاتٍ وَأَنْهَارٍ وَغَيْرِهَا أَيْ خَلَقَ ذَلِكَ لِمَنَافِعِكُمْ (جَمِيعًا) تَأْجِدُ (مِنْهُ) خَالِ أَيْ سَخَّرَهَا كَاتِبَةً بِنَاءِ تَعَالَى (إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ) فِيهَا فِتْنَةٌ أَيْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ بِخِلَافِ (أَيَّامِ اللَّهِ) وَقَاتِبَهُ أَيْ اغْفِرُوا لِلْكَفَّارِ مَا وَقَعَ مِنْهُمْ مِنَ الْأَذَى لَكُمْ وَهَذَا قِتْلُ الْأَمْرِ بِجَهَادِهِمْ (لِيُجْزِيَ) أَيْ اللَّهُ (وَفِي قِرَاءَةِ الْوَاوِ ثَلَاثُونَ قَوْمًا يَكُونُ الْكَفَّارُ مِنْ الْغَفْرِ لِلْكَفَّارِ أَذَاهُمْ مِنْ عَمَلٍ صَالِحًا فَلْنَفْسِهِ عَمَلٍ) (وَمِنْ أَسَاءِ فَعَلَيْهَا) أَسَاءَ (أَمْرًا إِلَى رَبِّكُمْ تَرْجِعُونَ) تَصِيرُونَ فَيُجَاوِزُ الْمُصْلِحُ وَالْمُفْسِدُ (وَلَقَدْ آتَيْنَا نَبِيَّ إِسْرَافِيلَ الْكِتَابَ) الْفُرْقَةَ (وَالْحُكْمَ) بِهِ بَيْنَ النَّاسِ (وَالنَّبِيَّةَ) لِيُؤْصِيَ وَهَارُونَ مِنْهُمْ (وَوَدَّعْنَا لَهُمُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ) الْخَلَائِلَ كَالْمَرْءِ وَالْمَرْأَةِ (وَقَضَّيْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ) غَالِبِي زَمَانِهِمْ الْغَفْلَاءِ (وَآتَيْنَاهُمْ يَسْتَاتِ مِنَ الْأُمْرِ) أَمْرَ الدِّينِ مِنَ الْخِلَالِ وَالْأَحْزَامِ وَبَغْتَةً مُخْتَصَةً عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ (فَمَا اخْتَلَفُوا) فِي بَعْضِهِ (إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بِنَبِيِّنَهُمْ) أَيْ لَمَّا حَدَّثَ بَيْنَهُمْ حَسَدًا لَهُ (إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ) (أَمْرًا جَعَلْنَاكَ) يَا مُحَمَّدٌ (عَلَى شَرِيعَةٍ طَرِيقَةٍ) (مِنْ الْأُمْرِ) أَمْرَ الدِّينِ (فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ) فِي عِبَادَةِ غَيْرِ اللَّهِ (إِنَّهُمْ لَنُفْثُونَ) يَذْفُقُوا (عَنْكَ مِنَ اللَّهِ) مِنْ عِدَائِهِ (إِشْيَا وَإِنْ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلَى الْمُتَّقِينَ) هَذَا الْقُرْآنُ (بَصَائِرَ لِلنَّاسِ) مَقَالِمَ يَتَّبِعُونَ بِهَا فِي الْأَحْكَامِ وَالْأُخُودِ (وَهَذِي وَدَّعْتَهُ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ) بِالْمَثِ (أَمْرًا) بِمَقْصِدِ هَفْزَةِ الْإِنْكَارِ (حَبِيبَ الَّذِينَ أَجْرَحُوا) اخْتَصَبُوا (السِّيَقَاتِ) الْكُفْرَ وَالْمَقَاصِي (أَنْ تُجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ) غَيْرَ (مُحِبَّاهُمْ وَمَمَّا لَهُمْ) مِمَّا وَمَقْطُوفٍ وَالْجُفْلَةُ بَدَلٌ مِنَ الْكَافِ وَالضَّمِيرُ الْإِنْكَارُ الْمَقْصِدُ اخْتَصَبُوا أَنْ تَجْعَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فِي خَيْرٍ كَالْمُؤْمِنِينَ فِي رِغْدٍ مِنَ الْفَتْحِ مُسَاوٍ لِعَيْشِهِمْ فِي الدُّنْيَا عَثْ قَالُوا لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْنٌ يُفْتَنُ كَالْخَيْرِ بِمِثْلِ مَا يُفْطُونَ قَالَ تَعَالَى عَلَى وَلَقَى إِنْكَارَهُ بِالْهَفْزَةِ (سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ) أَيْ لَيْسَ الْأَمْرُ بِكَذَلِكَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ عَلَى خِلَافِ عَيْشِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْمُؤْمِنُونَ فِي الْآخِرَةِ فِي الْقَوَابِ بِعَقْلِهِمْ. الصَّالِحَاتِ فِي الدُّنْيَا مِنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْعَتَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَمَا مُصْطَرَفُهُ أَيْ بَسْ حَكْمًا حَكْمَهُمْ هَذَا

ترجمہ: ہم اللہ ہفہ ذات دے دے چا چے ستاسو د پارہ سیند لره تابع کرو، چے پے دے کنبے د ہفہ پے حکم (اجازت) سرہ کشتیانے او چلیپی، او تاسو د تجارت پے ذریعہ د ہفہ فضل تلاش کری، او دا چے تاسو شکر او یاسی، نمر، سپوہمن ستوری او اوبہ وغیرہ او خہ چے پے اسمانونو کنبے دی، او خنارو او اونے او گیا او نہرونہ وغیرہ خہ چے پے زمکہ کنبے دی، ہفہ د خپل طرف نہ تول ستاسو تابع کرل، یعنی ذکر شوے خیزونہ اللہ تعالیٰ د انسانانو د فاندے د پارہ پیدا کرے دی، جمیعا تاکید دے، او (منہ) حال دے، یعنی دے خیزونو لره نہ تابع کرل پے داسے حال کنبے چے دا تول د ہفہ د طرف نہ دی، بے شکہ ددے پے تابع کولو کنبے د ہفہ خلقو د پارہ چے پے دے کنبے غور او فکر کوی، دیرے ننبے دی، چے ایمان راوری، تاسو ایمان والو ته اوایں چے ہفہ خلقو ته معافی اوکری چے د اللہ د ورخو واقعاتو نہ ویرہ نہ کوی، یعنی د کافرانو د طرف نہ چے تاسو ته کوم تکلیف درسیدلے دے ہفہ معاف کریں، او دا دوی ته د جہاد حکم ورکولو نہ مخکنبے حکم دے، چے اللہ تعالیٰ مومن قوم ته د ہفہ عمل نہ بدلہ ورکری، یعنی د کافرانو د تکلیفونو د معاف کولو بدلہ، خوگ چے نیکی کوی ہفہ به د خپلے نفع د پارہ کوی، او خوگ چے خراب عمل کوی د ہفے نقصان ہم پے ہفہ باندے دی، بیا تاسو لره خپل رب طرف ته واپس کیدل دی، چے ہفہ نیکانو او بدکارو ته بدلہ ورکری، او یقینا مونہ بنی اسرائیل ته کتاب تورات او حکمت چے د ہفے پے ذریعہ د خلقو پے مینخ کنبے فیصلہ اوکری، او ہم پے ہغوی کنبے مو موسیٰ علیہ السلام او ہارون علیہ السلام لره نبوت ورکرو، او مونہ ہغوی ته پاکہ حلالہ روزی ورکری وه، لکہ من او سلوی، او مونہ ہغوی ته د ہغوی پے زمانہ کنبے د تولی دنیا پے عقلمندو باندے فضیلت ورکری وو، او مونہ دوی ته د دین پے معاملہ کنبے، یعنی حلال او حرام او د محمد ﷺ بعثت پے بارہ کنبے، ښکاره او صفا دلیلونه ورکری وو، بیا دوی د علم راتلونہ پس د محمد ﷺ د پیغمبرنی بارہ کنبے اختلاف اوکرو، د ضد د وجہ نه پے خپل مینخ کنبے، یعنی د ہفہ دشمنی نه پے سبب، چے ددوی پے مینخ کنبے د محمد ﷺ سرہ د حسد پے وجہ پیدا شوے وه، پے کومو خیزونو کنبے چہ دوی اختلاف کوی ستار ب به ددوی پے مینخ کنبے د قیامت پے ورغ عملی فیصلہ به اوکری، بیا مونہ اے محمد ﷺ تاسو د دین پے یو خاص طریقہ باندے کریں، نو تاسو پے دے طریقہ باندے چلیپی، او د غیر اللہ د عبادت پے معاملہ کنبے ددے جاہلانو پے خواہش باندے مه چلیپی، یاد او ساتن چے دا خلق ستانہ د اللہ عذاب هرگز لرے کولے نشی، او بوہه شه، چے ظالمان کافر خلق پے خپل مینخ کنبے د یو بل دوستان وی، او د پرهیزگارو او مومنانو کارساز اللہ دے، او دا قرآن د خلقو د پارہ بصیرت او ہدایت اورحمت دے، پے بعثت بعد الموت باندے ایمان ساتونکی خلقو د پارہ، آیا د ہفہ خلقو کوم چے دگناہونو د کفر او معاصی جرمونه کوی، دا خیال دے چے مونہ به دوی د ہفہ خلقو پے شان کړو چے ایمان ئی راوړي دے؟ او نیک عملونه ئی اوکړل، چہ ددوی مرگ او ژوند بهیو شان شی؟

(ام) د ہمزہ انکار پہ معنی کنبی دے، سواء خبر مقدم دے، او ہماہر و مہماہر مبتدا او معطوف دے، او جملہ د کاف نہ بدل دے، او دواہر ضمیر ونہ د کافرانو د پارہ دی، دایت معنی دا دہ چې ایا دا کافران گمان کوی چې مونږ دوی په آخرت کنبی د مومنانو پشان کړو، یعنی د ژوند په خوشحالولو کنبی، چې ددوی خوشحالی به یو شان وی، ځکه چې دوی مومنانو ته وئیلې وو چې فرض کړه مونږ ژوندی کړې شو نو مونږ ته به داسې خیر راکړې شی څنگه چې به تاسو ته درکړې شوې دی، ہمزہ نې د انکاری منلو په صورت کنبی او فرمائیل خرابہ فیصلہ دہ کومہ چې دوی کوی، یعنی خبرہ داسې نہ دہ، دوی به په آخرت کنبی د دنیا د عیش نہ خلاف په عذاب کنبی وی، او مومنان به په آخرت کنبی په دنیا کنبی د کړې شوې نیک عملونو مثلاً مونځ، زکوٰۃ، روژہ وغیرہ په وجہ ثواب حاصلوی، (ماہمکون) کنبی (ما) مصدریہ دہ، یعنی ددوی دا فیصلہ ډیرہ خرابہ دہ.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعاً منہ: واؤ عاطفہ دے، ددې جملې عطف پہ مخکنین جملہ باندې دے.

**قوله:** جمیعاً: دمانہ حال دے، او (منہ سخرها) ضمیر نہ حال دے، ای سخرها کائنۃ منہ تعالیٰ، علامہ محلی جمیعاً لرہ د (ما) موصولہ تاکید گرخولې دے، کوم چې د سخر مفعول دے، غالباً داد علامہ محلی ~~وهم~~ دے کہ جمیعاً د (ما) موصولہ تاکید وو، نو جمیعہ به وئیلې شو، علامہ محلی غالباً په دې کنبی د ابن مالک اتباع کړې دہ، ددې نہ علاوہ د جمیعاً په ذریعہ تاکید قلیل الاستعمال دے، لہذا قرآن پہ دې باندې محمول کول بہترہ نہ دی

**قوله:** منہ: حال دے، ای سخرها کائنۃ منہ تعالیٰ،

**قوله:** لیجزی قوماً بما كانوا یکسبون: ذکر شوې جملہ د معاف کولو علت دے، او د قوم نہ مراد قوم مومن دے، او دما كانوا یکسبون نہ مراد د معاف کولو عمل دے، مطلب دا دے چې د کافرانو د طرف نہ په تکلیف رسولو باندې د صبر کولو حکم ورکړې شوې دے، دې د پارہ چې اللہ تعالیٰ د قیامت پہ ورځ معاف کونکو ته ښہ بدلہ ورکړی، خو دا حکم د جہاد د حکم راتلونہ د مخکنیې زمانې دے.

### د آیت دویمہ معنی

د قوم نہ مراد کفار دی، او د ما کسبوا نہ مراد د مشرکانو هغه بې ډولہ او غیر مناسبت حرکتونہ دی چې مومنانو سرہ به نې د تکلیف رسولو په شکل کنبی کول، او د جزاء نہ مراد سزا دہ، مطلب دا دے چې ای مومنانو تاسو د انتقام او د بدلې کوشش مه کوئ، بلکہ مونږ به خپلہ ددوی نہ بدلہ واخلو، خو اولنئ معنی راجح دہ.

**قوله** قل للذين آمنوا يغفروا: د (قل، مقوله اغفروا ده، چې جواب امر يعنى د يغفروا للذين د دلالت د وجې نه محذوف ده، تقديرى عبارت دا دې قل لهم اغفروا يغفروا او (لهوى) امر مقدر "اغفروا" علت دې، علامه محلى د (ما كانوا يكسبون) تفسير په (من الغفر لكفار اداهم) سره كولو كېنې اشاره او كړه چې اول معنى راجع ده.

**قوله** ولقد اتينا بنى اسرائيل الكتاب: د بنى اسرائيلو درې كتابونه دى، زبور، تورات، او انجيل، خو په دې كېنې چونكه تورات اصل دې، كوم چې د دې نورو كتابونو په ځاى كفايت كوى، ځكه دلته په تورات باندې اكتفا شوې ده.

**قوله** العقلاء: مناسب به وه چې مفسر د العقلاء په ځانې الثقيلين ونيلى وي، ځكه چې په عقلاء كېنې ملائكتې هم راځي، حالانكه فرشتې د اسمانى كتابونو مكلف نه دى، د بيضاوى عبارت وفتلناهم على العليين حيث اتيناهم ما لزم لاه احد اغيهم، د قاضى بيضاوى په قول حيث اتيناهم الغ كېنې دې خبرې ته اشاره ده، چې عالمى زمانه هم ضرورت نشته، ځكه چې مراد ددې فضائلو نه خصوصيت بيانول دى، كوم چې په حقيقت كېنې نورو ته حاصل نه وو، او د جزوى فضيلت نه كلى فضيلت نه ثابتېږي، مثلاً په بنى اسرائيلو كېنې د دير انبياؤ راتلل، د سيند شلولو نه پس لاره وركول، ددوى دشمن فرعون غرقيدل، د من او سلوى نازليدل، د يو كانړى نه دولس چينې جارى كيدل، ددې نه معلومه شوه چې د اجر او ثواب په اعتبار سره فضيلت مراد نه دې (جمل ملخص).

**قوله** بعثة محمد: ددې عطف په الدين باندې دې، اى امر بعثه محمد.

**قوله** لبغى حدث: په دې كېنې دوو خبرو ته اشاره ده، اول دا چې بغيا د اختلاف علت دې، او دويم دا چې د بنى اسرائيلو په مينځ كېنې د اختلاف سبب ددوى په خپل مينځ كېنې ضد او جهالت دې.

**قوله** هذا بصائر للناس:

**سوال:** هذا مبتدا ده كوم چه واحد دې، او بصائر جمع ده، په دواړو كېنې مطابقت نشته؟  
**جواب:** د هذا نه مراد دير ايتونه او مختلف دليلونه دى، لهذا د معنى په اعتبار سره په مبتدا خبر كېنې مطابقت شته.

**قوله** فى عبادة غير الله: ددې تعلق د لا اله الا الله سره دې.

**قوله** معالم: د معلم جمع ده، هغه نښې ته وائي چې د هغې په ذريعې سره د لارې خوند نه كيږي، يعنى دا ايتونه احكامو طرف ته لار خوند نه كوي،

**قوله:** الذين اجتروا السيئات: د حسب فاعل دي، او جمله ان لمعلمهم د حسب د دوو مفعولو قائم مقام دي.

**قوله:** سواء: په رفع سره، هماهم و ما هم د مبتدا خبر مقدم دي، او كسانى سواء په كالذين آمنوا كنبى د ضمير مجرور نه حال واقع كيدو د وجې نه منصوب وئيلې دي، يا خكه منصوب دي، چې د حسب مفعول ثالث دي، او بعضې حضراتو د نجعلهم د مفعول نه بدل الاشتغال واقع كيدو د وجې نه منصوب وئيلې دي،

**قوله:** ليس الامر كذلك: په دي كنبى دي خبرې ته اشاره ده چې په ام حسب كنبى همزه د استفهام انكارى د پاره ده،

مناسب دا وه چې مفسر علام ليس الامر كذلك په ساو ما همكون باندې مقدم كړې وي، خكه چې دا جمله هم دي سره تړلې ده.

**قوله:** ما مصدرية: بئس ما همكون كنبى (ما، مصدرية ده، او د ما همكون په معنى كنبى ده، اود بنس فاعل دي، كوم چې ظاهر دي، خو چې كله فاعل ظاهر وى نو بيا تميز نه وى، د شارح بنس حكما وئيل په دي خبره باندې دلالت كوى چې حكما تميز دي، او چې كله تميز وى نو فاعل مستتر وى، كوم چې د (ما، مصدرية كيدو سره منافی ده، ابن عطيه وئيلې دى چې (ما، مصدرية ده، اى ساو الحكم حكيم په دي صورت كنبى الحكم فاعل دي، او حكمهم مخصوص بالذم

[آياتونه: ۲۲-۳۶]

وخلق الله السموات وخلق الأرض بالحق) متعلق بخلق ليند على قدرته ووعده به (وليجزي كل نفس بما كسبت) من المعاصي والطاعات فلا يساوي الكافر المؤمن (وهو لا يظلمون) (أقرأت) اخبرني (من اتخذ الله هواً) ما يتواءم من خسر بعد خسر بزيادة اخس (وأصله الله على علم) منه تعالى أي عايناً بأنه من أهل الضلالة قبل خلقه (وعتم على سمعه وقلبه) فلم يسمع الهدى ولم يقبله (وجعل على بصره غشاوة) فلم يميز الهدى وتفكر هنا المفعول الثاني لآيت انهندي (فمن يهديهم بعد الله) أي بعد إضلاله إياه لا يهتدي (أفلاتذكرون) تصبطون فيه إذغام اخذت الشاغف في الدلال (وقالوا) أي منكروا البتة (ما هي) أي الحياة (الآحيات) التي هي (الدنيا تموت ونحيا) أي يموت بغض ونحيا بغض بأن يؤمنوا (وما يملكنا إلا الدهر) أي مرور الزمان قال تعالى (وما لهم بذلك) المفعول (من علمان) ما (هو لا يظلمون) وإذا تلى عليهم آياتنا) من القرآن الدالة على قدرتنا على البتة (بينات) وأصاحت حال (مأكان) جهنم (لأن قالوا التواب آياتنا) أخطأ (إن كنتم صادقين) أنا نبئت (قل الله ينجيكم حين كنتم ظناً) (لستم بتكلمتم بجهنمكم أخطأ) (إلى يوم القيامة لا ريب) شك (فيوولكن أكثر الناس) وهم القائلون ما ذكر (لا يظلمون)

لو جھہ: اسمانونو او زمکې لره الله تعالى په حکمت سره پیدا کړل، بالحق د خلق متعلق دې، چې د هغه په قدرت او وحدانیت باندې دلالت او کړی، او چې هر کس ته د هغه د کړې شوو کارونو که د گناهونو نه وی او د نیکو نه پورا پورا بدله ورکړی، نو کافر او مومن به برابر نه وی او په دوی باندې به ظلم نه کېږي، نو اووایه آيا تا داسې کس لیدلې دې چا چې خپل خواهشاتو لره معبود جوړ کړو یعنی کاترو لره یو بل پسې خوښوی، (معبود نه جوړوی) او الله تعالى ده لره د خپل علم ازلی مطابق گمراه کړې دې، یعنی الله تعالى ته ددوی د پیدا کولو نه مخکېنې پته ده چې دې د گمراهانو نه دې. او د هغه په غوږونو او زړه باندې ټي مهر لگولې دې، چې د هغې د وجې ده هدایت نه واوریدلو او نه پوهه شو او د هغه په سترگو باندې ټي هم پرده لگولې ده، چې د هغې د وجه نه هدایت نه وینی، دلته ر آیت مفعول ثانی ایهدي مقدر دې، اوس داسې کس ته د الله نه سوا څوک هدایت ورکولې شی، یعنی د الله ده لره د گمراه کولو نه پس څوک ده ته هدایت ورکولې شی؟ یعنی څوک هدایت ورکولې نشی، آيا اوس هم تاسو نصیحت نه حاصلوئ، په دې کښې د دؤ تا، گانو نه د یو تا، په ذال کښې ادغام دې، او د بعث منکرینو او وئیل چې زمونږ ژوند خو صرف هغه ژوند دې کوم چې په دنیا کښې دې، مونږ مه کیږو او ژوندی کیږو، یعنی یو مړ شی نو بل ژوندې شی، په داسې طریقه چې پیدا کیږی، او مونږ صرف زمانه مړ کولې شی، یعنی ددې چلیدل، الله تعالى او فرمائیل دوی ته ددې خبرې بالکل پته نشته، دوی صرف د اټکل نه کار اخلی، او چې کله ددوی په مخکښې زمونږ واضح ایتونه تلاوت کړې شی، یعنی د قرآن ایتونه چې زمونږ په قلوبت علی البعث باندې دلالت کوی، نو دوی سره ددې خبرې نه سوا بل دلیل نه وی، که چېرې تاسو په دې خبره کښې رشتونې یې، چې مونږ به ژوندی کیږو، نو زمونږ پلار نیکه ژوندی راولی، بینات حال دې، ته ورته اووایه چې هم الله تاسو ژوندی کوی، کله چې تاسو یې جانه نطفه ونی، بیا به تاسو ته مرگ درکړی، بیا به تاسو د قیامت په ورځ ژوندی کولو سره جمع کړی، چې په هغې کښې څه شک نشته، خو ډیر خلق چې ددې ذکر شوې خبرې قائل دی نه پوهیږی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: افرآیت: اغبرنی: په دې کښې سبب وئیلو سره مسبب مراد اخستلې شوې دې، ځکه چې رؤیت د اخبار سبب دې، لهذا رؤیت سبب او اخبار ددې مسبب، او اطلاق د مجاز د قبیلې نه دې، او استفهام په معنی د امر دې، او جامع طلب دې، ځکه چې امر او استفهام دواړه په طلب کښې مشترک دی.

قوله: اضله الله علی علم: علی علم، د اضله فاعل د الله نه هم حال کیدې شی، او (ه) ضمیر د مفعول نه هم حال کیدې شی، مفسر علام د فاعل نه حال گرځولو سره مطلب دا بیان کړې



دے، چہ اللہ تعالیٰ د خپل علم ازلی د وجہ نه د دہ د گمراه کیدلو نه د خبریدو د وجہ گمراه کړو، او کومو حضراتو چې (علی علم) په (اضلہ) کښې دہ ضمیر نه حال گرځولې دې. د هغوی په نیز مطلب دا دې چې اللہ تعالیٰ د لره د پوهې باوجود گمراه کړو. ای اهلہ و عوالمہ بالحق په دې کښې ډیر مذمت دې.

**قوله.** وما لهم بذلك القول:، وذلك القول نه د منکرین خدا قول وما لهم کذا الا الدهر مراد دې. یعنی دوی سره په دې قول خپل هیڅ دلیل نشته، نه عقلی او نه نقلی، بلکه دوی په اټکل او اندازې سره خبرې کوی.

[آیاتونه: ۳۶-۳۷]

ولله ملك السماوات والأرض ويوم تقوم الساعة ينذر الله يومئذ يئس المبطعون، الكافرون أي ينظر خسرتهم بأن يصبروا إلى النار وقضى كل أمّة أي أهل دين (جائله) على الركب أو مخرجة كل أمّة تدعى إلى كتابها كتاب اغناها ويقال لهم اليوم تجزون ما كنتم تعملون أي جزاء هذا كتابنا ديوان انحفظة يتطرق عليكم بالحق إنا كنا نستنسخ نبت ونحفظ ما كنتم تعملون (فأما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فيدخلهم ربهم في رحمته) جنة (ذلك هو الفوز المبين) البين الظاهر (وأما الذين كفروا فيقال لهم أقموا كتابكم أي القرآن) تنكروا فاستكبرتم وتكبرتم (وكنتم قومًا مجرمين) كافرين (وإذا قيل لهم أيها الكفار إن وعد الله بالبعث حق والساعة بالبعث لا ريب شك فيها قلتم ما ندري ما الساعة إن ما نطقن إلا ظنًا قال المبرذ أصله إن نحن إلا نطق ظنًا (وما نحن بمستقيين) أنها آية (ويبدأ) ظهر (لهم) في الآخرة استحقاق ما عملوا في الدنيا أي جزاؤها (وحاق) نزل (بهم) ما كانوا يستهزئون أي العذاب (وقيل اليوم نساكم) نترككم في النار (كما أنيتم لقاء يومكم هذا) أي تركتم القتل ليقابيه (وماؤاكم النار وما كنتم تأمرون) ماعين منه (ذلكم بأنكم اتخذتم آيات الله القرآن هزوا وعزتم الحياة الدنيا) حتى قلتم لا بث ولا حساب (قال يوم لا تخزون) بالبناء للفاعل وللمفعول (منها) من النار (ولا هم يستعتبون) لا يطلب منهم أن يرضوا بهم بالشؤبة والطاعة لأنهم لا تنفع يومئذ قلوبهم الحمد الوصف بالجميل على وفاء وغده في المكذبين (رب السماوات ورب الأرض رب العالمين) خالق ما ذكر والعالم ما سوى الله وجميع لا اختلاف أنواعه (وبدل) وله الكبرياء العظيمة (في السماوات والأرض) حال أي كانت فيهما (وهو العزيز الحكيم) تقدم

توجه: په اسمانونو او زمکه کښې د الله تعالیٰ بادشاهی ده، په کومه ورځ به چې قیامت قائم شی، په هغه ورځ به باطل والو یعنی د کافرو یومئذ دیوم العیامته بدل دې، یعنی په هغه ورځ به ددوی نقصان ښکاره شی، په داسې طریقه چې دوی به جهنم ته داخل شی، ته به ګوري چې هریو فرقه یعنی مذهب والا به په ګډو باندي یا په اجتماعي توګه باندي ناست وی، هریو ډله به

خیلو اعمالنامو طرف تہ را بللی شی، او دوی تہ بہ اووئیلی شی نن بہ تاسو تہ ستاسو د عملونو بدله در کرې شی، دا دې زمونږ کتاب د حفاظت کونکي فرشتو رجستر چې ستاسو په حق کښې رشتیا وائی، مونږ ستاسو عملونه لیکل، او محفوظ کول، نو کومو خلقو چې ایمان راوړو او نیک عملونه شي او کرل نو هغوی به د هغوی رب په خپل رحمت په جنت کښې داخل کړي. او هم دا ښکاره کامیابی ده، خو کومو خلقو چې کفر او کړو، نو هغوی تہ بہ اووئیلي شی، آیا تاسو تہ زمونږ ایتونه نه اوریدلي کیدل؟ بیا هم تاسو تکبر کولو او تاسو وین مجرمان کافران او کله چې اې کافرانو تاسو تہ اووئیلي شو چې د الله د بعث وعده حق ده، او د قیامت په راتلو کښې هیڅ شک نشته، الساعة، باندې رفع او نصب نو تاسو به وئیل چې مونږ تہ پته نشته چې قیامت څه څیز دې؟ مونږ تہ هسې خیال راښی، میرد وئیلی دی چې د ما نفلن الا فلنا اصل ان نفلن فلنا دې، خو مونږ تہ یقین نشته، چې قیامت راتلونکې دې، په دوی باندې به په دنیا کښې د کرې شوو کارونو خرابي ښکاره شي، یعنی دهغې سزا او چې کوم عذاب پسې دوی توقې کولي هم هغه په دوی باندې نازل شو دوی تہ بہ اووئیلي شی نن بہ مونږ تاسو په اور کښې پریخودلو سره هیر کړو څنگه چې تاسو ددې ورځې ملاقات هیر کړې وو، یعنی ددې ورځې ملاقات د پارہ مو عمل پریخودلې وو او ستاسو ځانې جهنم دې، او ستاسو مدد کولو والا څوک نشته، یعنی د اور نه بچ کولو والا، څوک نشته، دا ځکه چې تاسو د الله په آیتونو پسې توقې کړې وې، او د دنیا ژوند تاسو په دھوکہ کښې اچولي وئ، تر دې چې تاسو اووئیل چې نه بعث شته او نه حساب، نو نن ورځ به نه خو دوی د دروزخ نه ويستلې کیږي، او نه به د دوی نه عذر معذرت قبلېږي، یعنی دوی تہ بہ ددې مطالبه نه کیږي، چې خپل رب لره د توبې او اطاعت په ذریعې سره رضا کړي، ځکه چې نن ددې څه فائده نشته، (یخرجون) معروف او مجهول دواړو دې، نو د الله تعریفونه دی یعنی بهترینه ثناء ده، د مکذیبینو په باره کښې د خپلې وعدې پوره په کولو کوم چې د اسمانونو او د زمکې او د ټولو جهانونو رب دې، د ذکر شوی ټولو څیزونو خالق دې، او (عالم) د الله نه د سوا څیزونو نوم دې، او عالمین ددې د مختلف قسمونو د وجه نه جمع راوړلې شوې دې، او رب د (الله) نه بدل دې په اسمانونو او زمکه کښې د الله بادشاهی ده، فی السموات والارض حال دې، یعنی حال دا دې چې د هغه لونی او عظمت په اسمانونو او زمکه کښې دې، او هغه غالب دې، او حکمت والا دې، ددې تشریح مخکښې تیره شوې ده،

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: يومئذ يحضر البطلون: د يوم بقره الساعة نه بدل د تاکید د پارہ دې، او يوم بقره د يوم ظرف دې، او په يومئذ کښې تنوین د مضاف اليه په عوض کښې دې، تقدیری عبارت دا دې يوم اذ بقره الساعة

**قوله:** اي يظن عمر انهم: دا ددي سوال مقدر جواب دي، چې د باطلو خلق پرستو تاوان په علم ازلي کښې متعين او لازم دي، نو بيا په دي ورځ د تاوان څه مطلب دي؟  
**جواب:** د باطل پرستو خلقو تاوان اگر چې د ازل نه متعين دي خو ددي ښکاره کيدل به په هغه ورځ وي چې کله دوی جهنم ته لاړشي.

**قوله** جائية: واحد مؤنث غائب، په کونډو باندې ناسته، د کونډو په سر راغورزیدونکې، **جواب** اچي دلته جائيه جمع استعمال شوې ده، لکه **جماعة قاتية**  
**قوله:** فتنسوخ: جمع متکلم مضارع (استفعال) مونږ محفوظ ساتو، (ف) نسخا، زائله کول، بدلول، منسوخ کول، ليکل، نقل کول.

**قوله** بالرفق والنصب: يعنى په الساعة باندې رفع او نصب دواړه جائز دي، رفع د مبتدا کيدو د وجې نه، لاريب فيها جمله مبتدا خبر، او نصب د (ان) په اسم باندې د عطف کيدو د وجې نه دي.

**قوله:** قال الميرد اصله ان نحن الانظن ظنا.

**سوال:** ظنا مصدر د تاکيد د پاره واقع شوې دي، او کوم مصدر چې د تاکيد د پاره واقع شي نو هغه استثناء مفرغ واقع کيدې نه شي، حالانکه دلته ظنا مصدر استثناء مفرغ واقع شوې ده، ځکه چې په دي سره د يو څيز ثابت کيدل او هم د هغې نفی لازم راځي، کوم چې جائز نه دي، او دا داسې ده لکه چې څوک اووايي، ما ضريت الا ضريت او دا استثناء الكل عن الكل کيدو د وجې په اتفاق سره جائز ده.

**جواب:** مفسر د نحن اضافه اوکره، چې د هغې د وجې نه مستثنی د مستثنی منه نه مغاير شوه، ځکه چې د نفی مورد (مصدق) محذوف دي، او هغه (نحن) دي، او د اثبات مصداق (مورد) ظن ظنا دي، کلمه د الا اگر چې مؤخر ده، خو تقدير مقدم ده، د آيت نه چې کوم حصر معلومېږي د ځان د پاره د ظن اثبات او د ظن د ماعدا نفی ده، په من جمله ماعدا کښې يقين هم دي، او هم د يقين نفی مقصود ده، خو مطلقا د ماعدا الظن نفی د يقين په نفی کښې د مبالغې د پاره ده، او هم دغه وجه ده چې مشرکينو په خپل قول وما نحن بمعبدلين سره د ما نظن الا ظنا تاکيد کړي دي.

**قوله:** جزاءها: د مضاف حذف طرف ته ئې اشاره اوکره چې د گناهونو د ښکاره کيدو نه مراد د هغې د بدلې ښکاره کيدل دی، د نسيان تفسير په ترک سره کولو کښې اشاره اوکره چې د نسيان نه لازم معنی مراد ده، ځکه چې د انسان نه د نسيان گناه اوچته شوې ده، او د الله د پاره محال ده، او ترک د نسيان سره لازم دي.

هوله: دلکم بانکم: ای العذاب العظیم بسبب انکم انقضتم آیات اللہ عز واد ذلك مرجع عذاب عظیم دی، او بانکم کنبی با سببیه ده،

هوله: لا یستعتبون: استعاب نه جمع مذكر غائب، استفعال ددوی نه به د اللہ د راضی کرو خواهش نه کیپی، بعضی حضراتو ددی ترجمه کرپی ده، چې ددوی عذرونه نه به نشی قبولی، علامه محلی اوله معنی مراد اخستی ده،  
هوله: فی السموات والارض: دالکیاونه حال دی.

پاره نمبر- ۳۶ [خم]

[۴۶] سورة الاحقاف

سورة الاحقاف مكية الإفل ارایتم ان كان من عند الله آية والا فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل  
الاية والا ووصينا الإنسان بوالديه الثلاث آیات وهی اربع او خمس وثلاثون آية  
سورت احقاف مکی سورت دی سوا د قل ارایتم (الآية) اوسوا د فاصبر كما صبر (الآية) اوسوا  
د ووصينا الإنسان (دری آیاتونه) اودا ۳۴ یا ۳۵ آیاتونه دی.  
[ایاتونه: ۱-۱۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (هم) الله أعلم بمراده (هو) تنزيل الكتاب) ال قرآن مبتدا (من الله) خبره  
(العزيز) في ملكه (الحكيم) في صنعه (ما خلقنا السماوات والأرض وما بينهما إلا خلقا بالحق) لينزل على  
فئرتنا وخذائيتنا (وأجل مسمى) إلى فئتها يوم القيامة (والذين كفروا عما أئذروا) خوفا به من العذاب  
(معرضون) قل أرايتهم أخيروني (ماتدعون) تغدو (من دون الله) أي الأضنام مفعول أول (أروني)  
أخبروني ما تأجيد (مادأخلقوا) مفعول ثان (من الأرض) بيان ما (أمرهم يترك) مشاركة (في) خلق  
(السماوات) مع الله وأم بغنى غمزة الإنكار (اثنتي يكتاب) منزل (من قبل هذا) ان قرآن (أو آثارا)  
بقية (من علمهم) بلور عن الأولين بصحة دغواكم في عبادة الأضنام أنها فخرتكم إلى الله (إن كنتم  
صاويين) في دغواكم (ومن) استفهام بغنى الثني أي لا أحد (أصل من يدعوا) تغد (من دون الله)  
أي غيره (من لا يسعيب له) إلى يوم القيامة (ولهم الأضنام) لا يجنون غايد بهم إلى شيء يسألونه أبدا (وهو  
عن دغائهم) عبادتهم (عافلون) لأنهم جماد لا يغفلون (وإذا حير الناس كانوا) أي الأضنام (لهم)  
لغايدهم (أعداؤا كانوا) عبادتهم (بعبادة غايدهم) كافرين (جاحدين) ولذا أثلس عليهم أي أهل مكة  
آياتنا ان قرآن (بينات) طامرات خال (قال الذين كفروا) منهم (لنحق) أي ان قرآن (لما جاءهم هذا)  
محرمين) بن ظاهر أمر بغنى بل وغمزة الإنكار (يقولون افتراء) أي ان قرآن (قل إن افتريته) فرضا  
فلا تليكون لي من الله) أي من عذابه (شيعا) أي لا تغدرون على دفعه عني إذا عذبتني الله (هو أعلم بما  
تفعلون فيه) يقولون في ان قرآن (كفى به) تعالى (شهودا بيني وبينكم وهو القلور) لمن تاب (الرحيم)

بہ فلم یماجلکم بالفلم بہ قل ما کُنت بِذَہَا بِدِہَا مِنْ الرُّسُلِ ای اول مرسل قد سبق فلی کتبتون منہم  
مکتب تکذوبی (وَمَا أَفْرِی مَا یُفْعَلُ بِی وَلَا یُکْفَرُ) فی الدُّنْیَا الخُزْجُ مِنْ بِلَدِی اِمَّ الْمَلِّ کَمَا فَعَلَ بِالْأَنْبِیَاءِ فَلَی  
اِذْ یُرْجَوِی بِالْحِمَارِ اِمَّ یُخْصَفُ بِکُمْ کَالْمُکَذِّبِیْنَ فَبَلَّغْکُمْ اِنْ مَّا اَلْہِمَّ اِلَّا مَا یُوحِی اِلَیَّ اِیَّیْ اِنْ فَرَانَ وَلَا  
اَسَدُوعُ مِنْ عِنْدِی شَیْئًا (وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِیرٌ مُبِیْنٌ) بَشِّرِ الْاِنْدَادَ (قُلْ اُرَاتِہُمْ اَخْبِرُوْنِی مَاذَا حَالُکُمْ اِنْ کَانَ اِیَّیْ  
اِنْ فَرَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکُفِّرْ لَہُمْ) خُفِّلَ حَالُہُ (وَشَہِیدٌ شَہِیدٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ) ہُوَ عِنْدَ اللّٰہِ نَبِیُّ سَلَامٍ  
عَلٰی رِیْثَہُ اِیَّیْ عَلَیْہِ اَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ (فَلَمَّا نَ) الشَّہَادَ (وَاَسْتَکْبَرُوْا لَہُمْ) تَکْبَرُوْنَ مِنْ الْاِیْمَانِ وَجَوَابُ الشَّرْطِ  
بِمَا عَطَفَ عَلَیْہِ السُّنْمُ طَالِبِیْنَ دُلَّ عَلَیْہِ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الضَّالِّیْنَ)

ترجمہ شروع کوم پہ نامہ دالہ چہ دیر بخبشونکھی او دیر مہریان دی حم ددی نہ خیل مراد اللہ  
تعالی بہتر بیژنی، کتاب یعنی قرآن نازلول پہ خیل ملک کنبی غالب پہ خیل صنعت کنبی  
حکمت والا (دالہ) د طرف نہ دی (الکتاب) مبتدا او (وَبِاللّٰہِ دَدِیْ خَبِرْدِیْ، مونہ آسمانونہ  
اوزمکی او ددی پہ مینخ کنبی تول خیزونہ پہ حکمت سرہ او دِیوی مقرری مودی (پوری) دپارہ  
پیدا کری دی یعنی د قیامت پہ ورخ ددی د فناکید وپوری، دی دپارہ چہ زمونہ پہ قدرت  
او وحدانیت باندی دلالت او کری او کافران خلق چہ دکوم خیز نہ ویرولی شی (یعنی) د کوم  
عذاب نہ چہ ویرولی شی دہغی نہ مخ اروی، تہ ورته اووایہ آیا اوگورشی شوک چہ دالہ  
تعالی نہ علاوہ تاسو رابی بندگی نی کوئی یعنی د بتانو، ماتہ او بتانی دوی د زمکی کومہ یوہ  
حصہ پیدا کری دہ، ما، د کُنْزُوْنَ مفعول اول دی اُنْفَقَیْ پہ معنی اُخْرُوْیْ د اُرَاتِہُمْ تاکید دی  
مَاذَا خَلَقُوْا مفعول ثانی دی (وَبِالْاَرْضِ) د مَا بیان دی یاد آسمانونہ پہ پیدا کرلو کنبی  
دوی دالہ تعالی سرہ شراکت دی، مَا د استفہام انکاری پہ معنی کنبی دی ماتہ یو کتاب  
کوم چہ ددی قرآن نہ ورا ندی نازل کری شوی وی راورشی یا بل شہ نقل کری شوی مضمون چہ  
ستاسو د بت پرستی د دعوی پہ صحت باندی د اسلافونہ نقل کری شوی راروان وی چہ  
دا بتان بہ تاسو دالہ تعالی مقرب جوہہ کری گہ چری تاسو پہ خیلہ دعوی کنبی رہبتونی  
یہ او د ہفہ چانہ لوٹی گمراہ بہ شوک وی؟ استفہام پہ معنی د نفی دی یعنی ہیخوک نشتہ چہ  
دالہ تعالی نہ سوا داسی معبودانو تہ آواز کوی یعنی بندگی نی کوی چہ ترقیامتہ پوری ددوی  
دعا قبولہ نہ کری شی او ہفہ بتان دی، د خیل عبادت کونکو د یوسوال ہیخ کلمہ ہم جواب  
نہ شی ورکولہ بلکہ ہغوی د آوازونونہ (یعنی دوی د بندگی) ناخبرہ دی خُکَہ چہ دا خو  
جمادات بی عقل خیزونہ دی او کلمہ چہ بہ خلق جمع کری شی نو دا بتان بہ د ہغوی یعنی خیلہ  
بندگی کونکو دہمتان وی او دوی یعنی خیل عبادت کونکو د عبادت نہ بہ انکار او کری  
او کلمہ چہ دوی تہ یعنی اہل مکہ تہ زمونہ ہکارہ آیاتونہ یعنی قرآن لوستلو سرہ واورولی شی نو  
پہ دوی کنبی د حق تہ منکر یعنی منکرین قرآن رہبتیا خبرہ کومہ چہ دوی لہ راغلی دہ د ہغی

بارہ کنبی واثی چہ داخوشکارہ جادو دے اوھغوی دا واثی چہ دا قرآن خودہ (رسول) دخیل خان نہ جو رکړې دې؟ اَمَر پە معنی د بَل دې اوھمزہ دانکارده، تاسو دوی ته اووايئ کہ فرض کره داماد خان نہ جو رکړې دې نوتاسو مادّ الله تعالی د عذاب نہ لېشان ہم نہ شی بیچ کولې یعنی کله چہ الله تعالی ماتہ عذاب را کول غواری نوتاسو هغه عذاب زمانہ نہ شی لرې کولې، د قرآن بارہ کنبی چہ کومې خبرې تاسو جوړوئ هغه دا بنه پیژنی، زما اوستاسو پە مینځ کنبی د گواهې دپاره هم هغه کافی دې چاچہ توبہ او کره هغه هغوی لره دیر لوی معاف کونکې دې او هغه پە هغوی باندې دیر لوی رحم کونکې دې، هم پە دې وچه هغه ستاسو پە سزا کنبی تادی نہ کړی، ته ورته اووايہ چہ زه هغه ناشنا (عجیبه) رسول خو نہ یم یعنی رومې (رسول خو نہ یم) مانہ وړاندې زما پە شان دیر رسولان تیر شوی دی نوتاسو زما تکذیب پە کوم بنیاد باندې کوئ؟ او زه نہ پیژنم چہ صبا به، ماسره اوتاسو سره پە دنیا کنبی هغه معامله کولې شی آیا زه به دخیل ښار نہ ویستلې شم یا به قتل کولې شم؟ لکه څنگه چہ زما نہ وړاندې انبیاء کرامو سره اوکړې شو، یا به پە تاسو باندې کانری راوړولې شی یا به تاسو د وړاندینو مکذبینو پە شان پە زمکه کنبی ورځنولې شی زه خو صرف هم د هغه هغه تابعدارۍ کوم هغه چہ زما طرف ته وحی رالېږلې شی او زه خو یوصفا صفا ویړول (خبردار کونکې) نہ سوا هیڅ نہ یم، تاسو ورته اووايئ چہ تاسو ماتہ دا اوبښایئ کہ قرآن هم د الله تعالی د طرف نہ وی اوتاسو ددې نہ انکار اوکړو نوستاسو انجام به څه وی؟ (وگورئمه) جمله حالیہ ده او ددې پە شان کلام باندې خویو بنی اسرائیلی گواه او هغه عبد الله بن سلام ؑ دې شهادت هم ورکړې دې یعنی به دې خبره باندې چہ (قرآن) د الله تعالی د طرف نہ دې او هغه شاهد ایمان راوړو اوتاسو پە تکبر کنبی پاتې شوی یعنی د ایمان پە مقابلہ کنبی مو تکبر اوکړو او د شرط سره د خپل معطوف جواب اَلْعَمْرَؤُا لَیْسَ دې پە کوم چہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ دلالت کوی

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: اَحْقَاف، دَحَلَف جمع ده، او حَلَف د شکر هغه غوندی ته وئیلی شی چہ مستطیل او مرتفع او څه قدرې ځکته وی او احقاف پە یمن کنبی د یوې وادې نوم هم دې، د قوم عاد مرکزی مقام احقاف وو، دا د حضرت موت پە شمال کنبی داسې واقع د چہ ددې پە مشرق کنبی عمان او شمال کنبی ربیع خالی واقع دې دیتہ صحرائې اعظم الدنیا هم وئیلی شی، پخوانی زمانہ کنبی د حضرت موت او د نجران پە مینځمې حصه کنبی عاد ارم یعنی د عاد اولی مشهوره قبیله آباده وه، کومه چہ الله تعالی د هغوی د نافرمانی پە سبب د سیلنی عذاب رالېږلو سره نیست اونا بود (ختمه) کړې وه، عبد الوهاب نجار پە قصص الانبیاء کنبی پە صفحه ۷۱ باندې تصریح کړې ده چہ ماتہ سید عبد الله بن احمد

بن عمر بن یحییٰ علوی رحمہ اللہ چہ دحضرموت اوسیدونکې دې بیان کړې چہ هغه ددې هلاک شوی قوم د پخوانی مساکن (آبادی) د لتون دپاره دحضرموت په شمالی میدان کښې اوسیدونکې پاتې شوې دې د پوره کوشش او لتون نه پس د غوندو په کنستلو کښې د سنگ مرمر څه لوبښی راوتل په کوم چہ په خط مسماړی کښې څه کنده (نقش) کړې شوی وه لیکن افسوس د سرمایه د کمی په وجه دامهم په ځای پریخودلې شو. لغات ال قرآن

**قوله:** *إِلَّا الْحَقُّ*، *يَا حَقُّ* نه وړاندې *عَلَّمَا* محذوف منلوسره مفسرعلام دې خبرې ته اشاره او کړه چہ *يَا حَقُّ* د مطلب سره متعلق دی او د *عَلَّمَا* مصدر محذوف صفت دې، تقدیری عبارت دادې *إِلَّا عِلْمًا مَثَلًا يَا حَقُّ*.

**قوله:** *وَأَجَلٌ مُّتَمِّى* و او عاطفه دې د *أَجَلٌ* عطف په *يَا حَقُّ* باندې دې *أَيُّ مَقَرٍّ وَأَجَلٍ مُّتَمِّى* یعنې مونږ آسمانونه اوزمکې په حق او متعین مودې سره پیدا کړی دی یعنې ددې د فناکیدویو ورځ متعین ده او هغه د قیامت ورځ ده، په کلام کښې مضاف محذوف دې *أَيُّ وَلَا تَعْمِينَ أَجَلٍ مُّتَمِّى*.

**قوله:** *وَالَّذِينَ كَفَرُوا* موصول، صله مبتداء او *مُفْرَضُونَ* ددې خبر دې او *عَمَّا أَكْثَرُهُمْ* د *مُفْرَضُونَ* متعلق دې، ما اسم موصول دې *مُفْرَضُونَ* جمله صله ده عائد محذوف دې د کوم طرف ته چہ مفسرعلام په مقدر منلوسره اشاره کړې ده.

**قوله:** *عَمَّا أَكْثَرُهُمْ* کښې ما موصول او مصدریه دواړه کیدې شی د موصول په صورت کښې به تقدیری عبارت داشی *عَنْ عَذَابِ الَّذِي أَكْثَرُهُمْ مُفْرَضُونَ*.

**قوله:** *قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا كُذِّبْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ* د شارح رحمہ اللہ د قول مطابق *أَرَأَيْتُمْ* په معنی ده *أَرَأَيْتُمْ كُذِّبْتُمْ* په معنی د *كُذِّبْتُمْ* دې *أَيُّ أَكْثَرُهُمْ مَا كُذِّبْتُمْ* من دون اللہ من الاضمار *كُذِّبْتُمْ* د *أَرَأَيْتُمْ* مفعول اول دې او *مَا كُذِّبْتُمْ* جمله قائم مقام د مفعول ثانی ده، د اہم احتال دې چہ *أَرَأَيْتُمْ* د *أَرَأَيْتُمْ* تاکیدوی او په معنی د *أَكْثَرُهُمْ* وی، په دې صورت کښې به دا د باب تنازع فعلان نه وی، ځکه چہ *أَرَأَيْتُمْ* او *أَرَأَيْتُمْ* دواړه د مفعول ثانی طالب دی مفعول اول دواړو سره موجود دې *مَا كُذِّبْتُمْ* د *أَرَأَيْتُمْ* مفعول اول دې او *أَرَأَيْتُمْ* کښې یاء د *أَرَأَيْتُمْ* مفعول اول دې او *مَا كُذِّبْتُمْ* امتنازع فیه دې، دواړه افعال دا خپل مفعول ثانی جوړول غواړی د بصیرینو د مذهب مطابق فعل ثانی ته عمل ورکولو سره به د فعل اول مفعول ثانی محذوف منلې شی.

**قوله:** *مُشَارِكٌ فِي الْخَلْقِ*، مشارک په معنی د مشارکت دې که چرې مفسرعلام د *مُشَارِكٌ*

په ځاني معارکه فرمايلې وې نو ډيره به واضحه وه په موجوده نسخه کښې مهارکه دې.

**هوله:** **اَلتَّوْنِي** داجمله هم منجمله د **اَللّ** د مقولې نه ده او **اَلتَّوْنِي** امر د تعجيز او تبکيت دپاره دې **اَلتَّوْنِي** په د دليل عقلی فقدان طرف ته اشاره کولونه پس **اَلتَّوْنِي** بکسپ **اَلْمَسْرُوءِ** د دليل نقلی فقدان طرف ته اشاره کړې ده.

**قوله من قبل هذا** د بکھاپ صفت دې کوم چه مطلق دې که منزل وی او که غیر منزل ای التَّوْبَةُ بکھاپ کائن من قبل مگر مفسر علام د ابوالبقاء په اتباع د کنبې من قبل متعلق خاص یعنی منزل ئی محذوف منلې دې مگر مطلق پریخودل زیات بهتر دی ای کائن من قبل هذا (جمل)

**قوله:** أَثَارُ بَقِيَّةٍ، د بَقِيَّةٍ اضافه د بیان معنی دپاره ده. أَثَارُهُ، د قَوْلِهِ د وَهْلَاكِهِ په وزن مصدر دې اوداد عربو قول مَقْنَعُ النَّاقَةِ عَلَي أَثَارِهِ مِنَ الْحَرْبِ، ای علی بقیه منه نه مشتق دې او بعض د حضراتو أَثَارُهُ معنی روایه او علامه هم بیان کړې ده. خلاصه دا چه د اهل لغت په أَثَارُهُ کښې دې اِثْ اِثْ اِثْ دى ① الأثره په معنی بقیه دا اَثَرْتُ الْعَمَى د أَثَارُهُ كَانه مشتق دې كَانَتْهَا بَقِيَّةٌ مَحْرُومٌ فَهَسَّارٌ ② الأثره، مِنْ الْأَثَرِ، اِثْ الرِّوَايَةِ وَالنَّقْلِ ③ مِنْ الْأَثَرِ، په معنی العلامة د اعراب ال قرآن مراد علوم دى كوم چه د اسلافو نه سينه په سينه را نقل كيرى.

**قولہ:** مِنْ قَبْلِ هَذَا: د کائن محذوف سره متعلق شو د بکسب صفت دې او بکسب د لغتوں سره متعلق دې او اکاږ په کتاب باندې معطوف دې.

قوله: **إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** شرط دي ددي جزاء فانو محذوف ده او **صَادِقِينَ** دکنتم خبر دي

**قوله:** مَنْ لَا يُعْتَبِرُ الْعَمَلُ مِنْ نَكْرَهٍ موصوفه هم كيدې شی روسته جمله به ددې صفت وی تقدیر عبارت به داسې وی: مَنْ أَهْلٌ مِنْ شَخْصٍ يَمْدُهَا لَهَا بَغْيَةٌ او موصوله هم کیدې شی، په دې صورت کښې به د مابعد جمله ددې صله وی تقدیری عبارت به داوی مَنْ أَهْلٌ مِنْ شَخْصٍ يَمْدُهَا لَهَا بَغْيَةٌ وَلَا تَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ.

قوله: مَنْ لَا يَأْتِ حَيْبُ لَهُ جملہ دہدعوا مفعول بہ دی

**قولہ:** اَلْیَوْمَ الْقِيَامَةِ دَا دَا لَاسْمُہُ غایت دی، دکوم نہ چہ پہ ظاہرہ معلومیہ چہ دَقیامت نہ پس بہ اسمِ غایت وی داسی چہ غایت پہ مغیا کنبی داخل نہ وی حالانکہ داسی نہ دہ بلکہ دلته دَبیان غایت نہ تائید مراد دی او غایت پہ مغیا کنبی داخل دی لکہ چہ دَاللہ تعالیٰ قول وَاِنَّ عَلَیْکَ لَلْعَقَابَ اَلْیَوْمَ النَّهْمَ



فَوَلَهُ لِإِثْمِهِمْ جَزَاءً لَا يُعْطَوْنَ، دَعَا فُلُون تَفْسِيرَ لِإِثْمِهِمْ جَزَاءً كَوَلُوسَرَه ئ اِشَارَه او كِرِه چِه د غفلت نه عدم فهم مراد دې نه چِه بې توجهي (وهم عن دعاهم غافلون) كښې اول هم ضمير د اصنام طرف ته او ثانی هم د عابدين اصنام طرف ته راجع دې دواړه ضميرونه جمع راوړل معنی د مَنْ د رعایت د وجې نه دې، د اصنام د پاره د ذوی العقول جمع په دې وجه راوړلې شوي ده چِه د مشر كينو دا عقیده وه چِه بتان پوهیږي.

هوله قَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا اءِذَا هُمُ الْغَايَرُ مَوْجِعَ الْعَمِيدِ قَبِيلِي نَه دِي خَكه چه قالوا و نيل كافي وو مگرد اهل مكه صفت دكفر بيانولو دپاره اسم ظاهر د اسم ضمير په خاني باندې كيڅودې شو

قولہ: لَمَّا جَاءَهُمْ، دَکَّالٌ ظَرْفُ دِي اَوْ هَذَا صَرْفٌ مُبْتَنٍ مَقُولَهُ دِه.

**قوله:** **فَيُخَوِّنُ** إِيَّاهُ نه جمع مذكر حاضر صيغه ده (تاسو داخلېږئ) ددې استعمال کله د اوبو، اوبښکو وغيره دپاره کېږي نو د بهیدلو او جاري کیدلو په معنی کښې وی خوجه کله د کلام متعلق استعمالېږي نو په خبرو کښې غور او فکر کولو او وئیلو اوریدلو او د نکتې چټنۍ کولو په معنی کښې راځي دلته هم په دې معنی کښې استعمال شوي دي.

**قولہ:** بَدَعًا، بَدَعًا، مصدر ہم کیدې شی مگر په دې صورت کښې به مضاف محذوف وی اوی ځایدار اوداهم کیدې شی چه بَدَعًا بَدَعًا په معنی کښې صیغه د صفت وی لکه بَدَعًا په معنی د عقیقه بَدَعًا په معنی د عقیقه عجیبه ناشنا.

**قوله:** وَمَا أَفْرَى مَا يَفْعُلُ بِي وَلَا يَكْمُرُ وَبِي مَا نَافِيَهُ ثَانِي مَا اسْتَفْهَامِيهِ مَبْدَأُ  
او مابعد ددی خبر، دَا مَا أَفْرَى دَعْمَلْ نَه مَانَع دِي دَدِي مَابَعْد قَائِم مَقَام دَدُو  
مفعولونودی.

**قوله:** مَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ **داحصر حقیقی نه دې چه اعتراض وی چه حضور پاک بشیر هم دې نوبیا په نذیر کښې حصر څنگه؟ جواب دادې چه حصر اضافی دې یعنی زما ویرول او خبرول، هم دالله تعالی د طرف نه دی پخپله زما د طرف نه هیڅ هم نشته لکه څنگه چه ستاسو خیال دي**

فجمله. اَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنَ عِنْدَ اللَّهِ وَكَرَّمَهُ جِئْتُم بِكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَوْلٌ مُقَوْلُهُ دَعَاكُمْ لِذُلٍّ بِهِ قَالُوا لِقَوْلِ اللَّهِ ظُلْمٌ بَعِثُوا رَسُولًا تَكُونُ آيَاتٍ لِلَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْغِيَاثِ الْمُنِيرِ. تقدیر د عبارت دادی اَعُوذُ بِكَ مَاذَا قَالَ الْكَافِرَانِ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَرَّمَهُ شرط او په دې د معطوف جواب محذوف دې لکه څنگه چه علامه محلی **کَلَّمَ** **اَلْمُرْسَلِ** مقدم منلوسره اشاره کړې ده د جواب شرط مذکوره تقدیر د زمحشری **کَلَّمَ**



فَلَذَرَجَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّارِ سَافِلَةٌ (مَسْأَلَةٌ أَمْ أَعْمِلُوا) أَيْ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ  
الطَّاعَاتِ وَالْكَافِرُونَ مِنَ الْمَعَاصِي (وَلْيُؤْثِرُهُمُ) أَيْ اللَّهُ وَفِي قِرَاءَةِ بَالُوْن (أَعْمَالُهُمْ) أَيْ جَزَاءُهَا (وَهُمْ لَا  
يُظْلَمُونَ) شَيْئًا يَنْقُصُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُزَادُ لِلْكَافِرِ (وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ) بَانَ تَكْشِفُ لَهُمْ يُقَالُ  
لَهُمْ (أَذْهَبَتْكُمْ) بِهَمْزَةٍ وَبَهْرَتَيْنِ وَبِهَمْزَةٍ وَمَعْدَةٌ وَبِهِنَّ وَتَسْهِيلُ الْفَاتِيَةِ (عَلَيْسَاتُكُمْ) بِأَشْيَافِكُمْ بَلَدَاتُكُمْ (فِي  
حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْمَعْتُمْ) تَمَتُّعْتُمْ (بِهَا) فَالْيَوْمَ يُعْزُونَ عَذَابُ الْهَوْنِ (أَيِ الْهَوْنِ) (عَاكُتُمْ) تَسْتَكْمِلُونَ  
تَنْكُزُونَ (فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ) (وَمَا كُنْتُمْ تَفْقَهُونَ) بِهِ وَتَعْلَمُونَ بِهَا

ترجمہ: او کافرانو د ایمان والو پارہ کنبی او وکیل کہ چرې دا ایمان بہتر ھیږي نو دا خلق به زمونږ  
نه ددې طرف ته سبقت کونکي نه وي او چونکه دې وينا کونکو ددې قرآن نه هدايت او نه موندلو نو  
اوس به دوی وائی چه دا یعنی قرآن مجید پخوانی دروغ دی حالانکه ددې نه یعنی قرآن نه  
وراندې د موسیٰ علیہ السلام کتاب یعنی تورات په هغې باندې ایمان راوړونکو دپاره پيشوا  
اورحمت وورامان او رحمت دواړه (کائن من کتاب موسیٰ نه) حال دی دا قرآن د عربی ژبې  
کتاب دې دما قبل د کتابونو تصدیق کونکې دې د مصدق د ضمیر نه حال دې، دې دپاره چه  
ظالمان یعنی د مکې مشرکان او یروی او د مؤمنانو دپاره زیرې وی ییشکه کو مو خلقو چه او وکیل  
زمونږ رب الله تعالی دې بیا په طاعت باندې قائم پاتې شونونه به په هغوی باندې څه ویره وی او  
به غمڼ وی دا څو اهل جنت دی چه همیشه به په دې کنبی اوسیږي (عالمون) حال دې د هغه  
اعمالو په بدله کنبی کوم چه به هغوی کول، جزا د خپل فعل مقدر نه د مصدریت په وجه  
منصوب دې (أَمْ تَخْلَقُونَ) جزا د مونږ انسان ته د خپل موریلار سره د ښه سلوک کو لو حکم ورکړې دې  
په یو قراعت کنبی احساناً دې یعنی مونږ ده ته حکم ورکړې دې چه هغوی سره دې ښه  
سلوک کړی (احساناً) د خپل فعل مقدر نه د مصدریت د وجې نه منصوب دې او دغه شان  
حَقًّا د ده مور دې په ډیر مشقت سره په خپته کنبی ساتلې دې او په ډیر تکلیف سره دې راورې  
دې په خپته کنبی ساتل او د پین پرېکول په ډیرش میاشتو کنبی پوره کیږي، شپږ میاشتې کمه  
موده د حمل ده او باقی د رضاعت اکثر موده ده، ونیلی شوی دی چه که په ماشوم باندې  
شپږ میاشتې یا نهه میاشتې حامله پاتې شی نو باقی ورځې دې بجې ته پین ورکوی تر دې  
چه کله هغه خپلې ځوانۍ ته حلی د جملہ مقدره غایت دې (أَمْ عَاقِبَ الْحَقُّ) او لَقَدْ د ده د قوت  
عقل او د راتې کمال دې او ددې کمه موده درې ډیرش کاله ده او چه د څلویښتو کالو مودې  
ته اورسیدو او دغه د پوځوالی اکثر موده ده نو هغه او وکیل اې زما پروردگار الخ (د آیت) د  
حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه په شان کنبی نازل شوې کله چه هغه د حضور پاک د بعثت نه  
دوه کاله پس د څلویښتو کالو عمر ته اورسیدو په حضور پاک باندې ئ ایمان راوړو بیا

دهغه والدینو ایمان راوړو بیا د صدیق اکبر عليه السلام خوی حضرت عبدالرحمن عليه السلام اود هغه خوی ابو عتیق ایمان راوړو، ته ماته توفیق راکړې ماته الهام او کړې چه زه ستاد دې نعمت شکړه مخامخ راوړم کوم چه تا په ماباندې اوزما په مور پلار باندې انعام او کړو او هغه توحید دې اودا چه زه داسې نیک عمل او کړم په کوم سره چه ته خوشحال شي، چنانچه نهه داسې مؤمنان غلامان نه آزاد کړل چاته چه د الله تعالی په لار کښې تکلیف ورکولې شو اوماته زما د اولاد نه زاحت راکړې نوهغوی ټول په ټولو ایمان راوړو، اوزه ستا طرف ته رجوع کوم اوزه د حکم منونکونه یم، هم دغه هغه خلق دی ددې قول ویونکی حضرت ابوبکر رضی الله عنه وغیره، د چانیک اعمال چه مونږ قبولو اُخسَ په معنی د خست دې، اود چا بدو اعمالو چه معافی کوو حال دادې چه د ابد اهل جنت نه وی (فی اصحب الجنة) حال دې الی کائن من جمله اهل الجنة دهغه رښتوني وعدې مطابق چه هغوی سره کړې شوې وه (او هغه وعده) د الله تعالی قول وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤِمِنَاتِ جَنَّاتٍ کُنْی کُرْی ده او چاچه خپل مور پلار ته او وئیل اف! تنگ کړم تاسو دواړو او په یو قرامت په کښې افراد سره دې، په دې سره د جنس اراده کړې شوې ده اَلْهَدْ فاه په کسرې او فتحې سره دې د مصدر په معنی کښې دې ستاسود پاره بدبوی او خرابی ده زه تاسو نه تنگ شوې یم تاسو ماته دا وایې او په یو قرامت کښې اَلْهَدْ په ادغام سره دې، چه زه به د قبر نه راویستلې شم حالانکه زمانه وړاندې ډیر امتونه تیر شوی دی او هغوی د قبرونو نه دی راویستلې شوې او هغه دواړه (یعنی والدینو) الله تعالی ته فریاد کوی (یعنی) دهغه (د ایمان طرف ته) د رجوع کولو دعا کوی او وائی که چرې ته واپس نه شوې نوت به هلاک شي هَلَاکَ په معنی د هَلَاکَ دې، په بعث بعد الموت باندې ایمان راوړه، یشکه د الله تعالی د بعث وعده حق ده نوهغه جواب ورکوی چه دا یعنی د بعث بعد الموت خبرې خو صرف قصې دی یعنی د دروغو خبرې دی دا هغه خلق دی په چا باندې چه دوی نه وړاندې امتونه که د پیرانو نه وی او که د انسانانو نه د عذاب وعده رښتوني شوه، یشکه دوی د تاوانیانو نه وو د جنس کافر او مؤمن نه د هر یو د پاره به دخپل خپل اعمالو مطابق درجات ملاوړې په داسې توگه چه د مؤمنانو درجې به په جنت عالیه کښې وی اود کافرانو درجات به په جهنم سافله کښې وی یعنی مؤمنانو چه کوم د فرمانبرداری کارونه او کړل او کافرانو د گناه کارونه او کړل دې د پاره چه هغه یعنی الله تعالی ددوی د اعمالو بدله ورکړی او په یو قرامت کښې په نون سره دې دې د پاره چه مونږ د هغوی د اعمالو پوره پوره بدله ورکړو او په هغوی باندې به یو ذره برابر ظلم نه شی کولې چه د مؤمنانو (نیک اعمال) کم کړې شی اود کافرانو په (بدو اعمالو) کښې اضافه او کړې شی او په کومه ورځ چه په کافرانو د اور مخې ته راوړلې شی په داسې طریقه چه د هغوی دمخې نه به د دوزخ پردې اوچتې کړې شی هغوی ته به اوئیلی شی تاسو خپلې

نیکی پہ خپلو خوندونو کنبی مشغول کیدوسره هم په دنیا کنبی بریادگر لې د یوې همزې سره او دوو (محقق) همزو سره او یوهمزه اومدسره اودواړو سره مع ثانی (همزه) دتسهیل اوتاسو دهنې نه فائده اوچته کړه بس نن په تاسوته د ذلت د عذاب سزا درکولې شی هون په معنی هوان ده، په دې وجه چه په تاسو په دنیا کنبی ناحق تکبر کولو او په دې وجه هم چه تاسو حکم نه منلو او هم ددغې تاسوته د جهنم په ذریعه عذاب درکولې شی.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

**قوله:** لَوْكَانَ غَيْرَ اَوْ حَرْفٍ شَرْطٍ دې گانَ غَيْرًا جمله شرط او مَسْكُوتًا جمله جزاء نو شرط او جزاء، د کال مقوله.

**قوله:** وَلَا تَكْمَرُ تَكْمَرًا به د اذ فاعل محذوف دې، اى ظَهَرَ عَنَّا دَهْرًا اذْ كَمَرُ تَكْمَرًا به اذ کنبی فَسْكُوتُونَ د عامل جوړیدل د دوو وجاهاتو نه صحیح نه دی، اول خود دې وجې نه چه دواړو زمانې مختلف دی اذ د ماضی دپاره دې او فَسْكُوتُونَ د استقبال دپاره، دویمه وجه داده چه فاء خپل مابعد لره په ماقبل کنبی دعمل کولونه مانع ده.

**قوله:** مِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى مِنْ قَبْلِهِ دگان سره متعلق شو خبر مقدم دې او كِتَابُ مُوسَى مبتداء مؤخرده جمله د حال کیدو د وجې نه محلاً منصوب ده.

**قوله:** اِمَّا تَأْوِيَةً دواړه د خبر مقدم گان د ضمیر نه حال دې او ابو عبید د جملته محذوف د مفعول کیدو د وجې نه منصوب گرځولې دې. (فتح القدیر شوکانی)

**قوله:** لِسَانًا عَرَبِيًّا موصوف صفت د مَصْنُوعِي د ضمیر نه حال دې او د مَصْنُوعِي ضمیر د کتاب طرف ته راجع دې.

**قوله:** لِيُنْذِرَ، د مَصْنُوعِي سره متعلق دې.

**قوله:** اى عَلَى مشقة په دې سره مفسر علام اشاره او کړه چه گَرْهًا په نزع الحافض منصوب دې اصل کنبی عَلَى گَرْهًا او ابعض د حال د وجې نه منصوب وئیلې دې اى ذَاتُ گَرْهًا او بعضو د مصدر محذوف صفت کیدو د وجې نه منصوب وئیلې دې اى غَمَلًا گَرْهًا.

**قوله:** ثَلَاثُونَ شَهْرًا په کلام کنبی حذف دې اى مَدَّةً حَمَلَهُ وَيَصَالِيهِ ثَلَاثُونَ شَهْرًا.

**قوله:** فِىْ اَصْحَابِ الْهِنَةِ دا د گان محذوف متعلق کیدوسره د عَنْهُمْ د ضمیر نه حال دې گَمَّا اَنْهَارًا اِلَى الْعَارِضِ او داداسې دی لکه چه د غریب مقوله ده اَلْغَرِيبُ اِلَى اَصْحَابِهِ، اى فِى هَلِیْمٍ او بعض حضراتو فِى په معنی د مع اخستی ده، مع اَصْحَابِ الْهِنَةِ او نورو حضراتو د مبتداء محذوف خبر گرځولې دې اى هَمَّا اَصْحَابِ الْهِنَةِ.



## [ایات ۲۰-۳۶]

وَأَذْكُرُ أَهْلَ عَادٍ هُوَ هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ (إِذْ) الْخَبْرُ بِذَلِكَ اشْتِمَالَ (أَلَّذِي رَفَعُوهُ) خَوَّلَهُمْ (بِالْأَحْقَافِ) وَادٍ بَالِيْسٍ بِهِ مَنَازِلُهُمْ (وَقَدْ خَلَّتِ السَّحَابُ) مَضَتْ الرُّسُلُ (مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ) أَنَّهُ مِنْ قَبْلِ هُودٍ وَمِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَقْوَامِهِمْ (أَنْ) أَيْ بَانَ قَالَ (لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ) وَجَنَلَهُ وَقَدْ خَلَّتْ مُغْتَرَضَةً (إِلَى أَحْقَافٍ عَلَيْكُمْ) إِنْ عَذَّبْنَاهُ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ عَظِيمٍ (قَالُوا أَهْمَتُنَا إِنَّا فُكِنَّا عَنْ آلِهَتِنَا) يَنْصَرِفْنَا عَنْ عِبَادَتِهَا (قَاتِلْنَا إِيَّاهُمْ) مِنْ عَذَابِ عَلَى عِبَادَتِهَا (إِنْ كُنْتُمْ مِنَ الصَّادِقِينَ) فِي آتِهِ بَانِي (قَالَ) هُودُ (أَلَمَّا جِئْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ) هُوَ الَّذِي يَغْلِبُ مَنِّي بِأَيُّكُمْ الْعَذَابُ (وَأَيُّكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ) إِلَيْكُمْ (وَلَكَيْنَ) أَرَأَيْتُمْ قَوْمًا يَجْعَلُونَ بِاسْمِ جَعَلَكُمْ الْعَذَابَ (فَلَمَّا رَأَوْهُ) أَيْ مَا هُوَ الْعَذَابُ (عَارِضًا) سَخَابًا غَرَضٌ فِي أَلْقِ السَّمَاءِ (مُسْتَقْبِلًا) أَوْ يَتَجَرَّعُونَ (قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُسْتَعِرِلٌ) أَيْ مُنْظَرٌ إِنَّمَا قَالَ تَعَالَى (بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ) مِنْ الْعَذَابِ (رِجْرَ) بِذَلِكَ مِنْ مَا (فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) مَوْلَم (مُذْهِبٌ) تَهْلِكُ (كُلَّ شَيْءٍ) مَرَّتْ عَلَيْهِ (بِأَمْرٍ إِلَيْهَا) لِأَزَادَتِهَا أَيْ كُلَّ شَيْءٍ أَرَادَ إِخْلَاقَهُ بِهَا فَأَهْلَكَتْ رَجَالَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَصِبَاهَهُمْ وَأَقْوَامَهُمْ بِأَنَّ طَارَتْ بِذَلِكَ نِزْنُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَغَرَفَتْهُ وَبَقِيَ هُودٌ وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ (قَالُوا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْمَاؤُهُمْ كَذَلِكَ) كَمَا جَزَيْنَاهُمْ (نَجْزِي الْقَوْمَ الْمَجْرُمِينَ) غَيْرَهُمْ (وَلَقَدْ مَكَنَّاهُمْ فِيهَا) فِي الَّذِي (إِنْ) نَائِيَةً أَوْ زَائِدَةً (مَكْنَانًا) بِأَهْلٍ مَكْنَى (فِيهِ) مِنَ الْقُوَّةِ وَالْقَمَلِ (وَجَعَلْنَا لَهُمْ مَتَاعًا) بِمَعْنَى أَسْنَانًا (وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً) فَلَمَّا (فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ سَتْمُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَلْفِدُهُمْ مِنْ شَيْءٍ) أَنَّهُ ذُنُوبُهُ مِنَ الْإِغْنَاءِ وَمِنْ زَائِدَةٍ (إِذْ) مَغْفُولَةٌ لَأَغْنَى وَأَشْرَفَتْ مَعْنَى التَّغْلِيلِ (كَأَنَّهُمْ يَجْعَلُونَ بِأَيَّاتِ اللَّهِ) بِخُجْجِهِ الْبَيِّنَةِ (وَحَاقَ) نَزَلَ (بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ) أَيْ الْعَذَابُ

ترجمہ: دعاء دروہود علیہ السلام ذکر او کرمہ کلہ چہ ہفہ خیل قوم کوم وخت چہ ہفوی پہ احقاف کینہی مقیم وو او ویرولو (خبر درائی کرل) لای نہ واخلہ تر آخرہ پوری (الہا عادی) نہ بد الاشتمال دی، احقاف پہ یمن کینہی یوہ وادی دہ ہم پہ دی کینہی دھغوی کورونہ وو او یقیناً دودہ نہ ورائندی ہم ویرونکی یعنی رسولان تیرشوی وو او ددی نہ پس ہم یعنی دھود علیہ السلام نہ ورنندی ہم او دھغوی نہ پس ہم دخیلو قومونو طرف تہ داجہ ہغوی او ونبیل د اللہ تعالیٰ نہ سواد بل چابندگی مہ کوئی، او قدخلت جملہ معترضہ دہ کہ جری تاسو دغیر اللہ بندگی کوئی نوماتہ پہ تاسو باندی دیوئی لوئی ورخی د عذاب اندیشہ دہ، قوم جواب ورکرو آیاتہ مونہ لہ ددی دپارہ راغلی ی چہ مونہ زمونہ د معبودانودہ بندگی نہ واروی کہ جری تہ پہ دی خبرہ کینہی ریشتونہ ی چہ عذاب بہ پہ مونہ باندی راخی نوحہ عذاب د کوم چہ تہ دبٹانو پہ عبادت کولو باندی مونہ سرہ وعدہ کوئی راولہ، نھود علیہ السلام جواب ورکرو چہ دھغی علم خو ہم اللہ تعالیٰ تہ دی ہم ہفہ تہ معلومہ دہ چہ پہ تاسو بہ کلہ عذاب راخی زہ خوچہ کوم پیغام راکو لوسرہ ستاسو طرف تہ رالیلی شوی یم ہفہ تاسو تہ دررسوم، لیکن زہ کورم چہ تاسو خلق د عذاب پہ

بارہ کنبی تادی کولو سرہ نادانی کوئی لیکن کله چه هغوی دا یعنی عذاب چه داور یغوبه شکل کنبی د آسمان به غارو باندې خور شوې وې دخیلو وادو طرف ته راتلونکې اولیدلو نووئ وئیل دا داسې اور یخې دی چه مونږ به خوب کړی یعنی په مونږ به راوړیږی، الله تعالی اوفرمانیل (نه) بلکه داهم هغه عذاب دې د کوم په باره کنبی چه تاسو تادی کوله (یعنی د هراطوفان دې) ښه د مانه بدل دې، په کوم کنبی چه دردناک عذاب دې، دا (عذاب) به هر هغه څیز دخیل رب په حکم سره تیاره او بریاد کړی په کوم چه دا تیر یږی یعنی هر هغه څیز به بریاد کړی دکوم چه الله تعالی په دې عذاب سره د بریادولو اراده اوکړی، نودغې (طوفانی عذاب) د هغوی سړی، اود هغوی ښځې، د هغوی ماشومان اود هغوی لوی اود هغوی مالونه هلاک کړل، په داسې طریقہ چه دغه څیزونه ئی د آسمان اوزمکې په مینځ کنبی والوزول اوهغه ئ ذره ذره کړل او هوډ ﷻ اوچاچه په هغه ایمان راوړې وو صحیح سلامت بچ شو، هغوی داسې شوچه د هغوی دکورونونه علاوه هیڅ هم په نظر نه راتلل، مونږ هم دغه شان څنگه چه هغوی ته سزا ورکړې شوه ددوی نه علاوه هر مجرم قوم ته سزا ورکوو اویقیناً مونږ هغوی ته هغه قوت او مال ورکړې وو ای اهل مکه! چه تاسو ته درکړې شوې هم نه دې، لنت نافیه دې یا زانده دې اومونږ هغوی ته غوښتونه هم په معنی د اسماع دې سترگې اوزړونه هرڅه ورکړی وو مگر نه د هغوی هغه غوښتونه په کار راغلل اونه سترگې اونه زړونه یعنی هیڅ ئ په کار راغلل. ښ زانده دې (الله) د آغی معمول دې اود تعلیل په معنی باندې مشتمل دې هرکله چه هغوی دالله تعالی آیاتو نو یعنی د هغه د واضحه حجتونو نه انکار اوکړو او په کوم عذاب پورې چه هغوی خنداگانې کولې هم هغه عذاب په هغوی باندې راولته شو ((راغې))

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** أَلْحَاقًا د حضرت نوح ﷺ په قوم کنبی یوسړې تیر شوې دې د کوم سلسله نسب چه په دریو واسطو حضرت نوح ﷺ سره ملاویری روستو د هغه نسل هم په دغه نوم سره یادیدلو کوم چه د طوفان نوح ﷺ نه پس د عربو په ملک کنبی د ټولونه وړاندې با اقتدار هم وو، عاذکه دسړی به معنی کنبی وی نومنصرف به وی اوکه چرې د قبیلې په معنی کنبی وی نو غیر منصرف به وی (لغات ال قرآن) اودلته دآدم نه مراد نسبی اُهوټ دې نه چه دینی، بِالْأَحْقَافِ دا د جُف جمع ده، د شگو اوږدو اوچتو او راتاؤ شوو غوندوته وئیلې شی زیاتی تحقیق د سورت په شروع کنبی تیر شوې دې.

**قوله:** بِالْأَحْقَافِ دا د اَلْکُو صله نه ده لکه چه په ظاهره معلوم یږی بلکه دا د عَاد نه حال دې اَنْ حَال کوږم مَفْرُوض بِالْأَحْقَافِ اوس پاتې شوه د اَلْکُو صله نو هغه لاهِمْوَالاَ الله دې کسانای (جمل) اَنْ شارح ﷺ اشاره اوکړه چه اَنْ مصدریه یا مخففه دې او بآء تصویریه ده یعنی



د تیرید و یہ صورت کنبی د حال او د کیفیت بیان لو د پاره دہ یعنی ہفہ انبیاء اور رسولان پہ داسی حال او صورت کنبی تیرشوی دی چه خپل خپل قومونو لره و یرونکی وو.

**قوله:** فَأَلْهَمْنَا (ض، س) نه إلهفہ ددې معنی دروغ و نیل دی مگر کله چه ددې صلہ قن راشی نو ددې معنی اړول، واپس کول که د عقیدې په اعتبار سره وی او که د عمل په اعتبار سره وی.

**قوله:** مَا هُوَ الْعَذَابُ ددې اضافې مقصد دې خبرې طرف ته اشاره کول دی چه راکو ضمیر د هغه ما طرف ته راگرځی کومه ما چه په اولئما کنبی دہ اوز محشری **مَلَكٌ** و نیلی دی چه د راکو ضمیر مبهم هم جائز دې د کوم ابهام چه عارضاً سره رفع کړې شو که د تمیز کیدو د وجې نه دې او که د حال کیدو د وجې نه او فرمائیلی ئ دی چه دا اعراب افصح دی ځکه چه په دې کنبی بیان بعد الإجماع دې.

**سوال:** مُتَعَلِّقٌ أَوْ مَعْلُومٌ د عارضاً صفت دې حالانکه موصوف عارضاً نکره دې او معلول او مفعول د اضافت د وجې نه معرفه دہ دغه شان مُتَعَلِّقٌ أَوْ مَعْلُومٌ صفت دې حالانکه مُتَعَلِّقٌ د اضافت د وجې نه معرفه او عارض نکره دې؟

**جواب:** په دواړه ځایونو کنبی په صفت کنبی اضافت لفظیه دې چه د تعریف فائده نه ورکوی لهذا په صفت جوړید و کنبی هیڅ قباحت نشته، شارح **مَلَكٌ** مَطْرُوقٌ اَنَا محذوف منلو سره هم دې جواب طرف ته اشاره کړې ده.

**قوله:** فَأَلْهَمْنَا ددې د اضافې مقصد فَأَصْحَرْنَا عطف صحیح کول دی.

**قوله:** أَوْزَادَهُ (به مافیه) ځکه چه ما زانده منلو په صورت کنبی به معنی دا وی چه مونږ هغوی ته هم هغه شان قدرت ورکړې دې لکه چه تاسو مو ته قدرت درکړې دې، په دې کنبی د قوم عاد قدرت مشبه او د قریشو قدرت مشبه به او مشبه به د مشبه نه اقوی وی، ددې نه ثابته شوه چه قریشو ته قدرت او تمکین د قوم عاد نه زیات ورکړې وو په دې سره د قریشو عظمت په ذهن کنبی راځی کوم چه خلاف مقصود دې، لهذا د شارح **مَلَكٌ** زانده و نیل زیاتی معلومیدې (جمل) وَالْمَرْفَعُ مَعَالِ التَّعْلِيلِ زمحشری **مَلَكٌ** و نیلی دی إله ظریفه دې جاری مجری د تعلیل دې او الْمَرْفَعُ په معنی د علیق دې بِعَالِ أَرْبَابِ الْأَيْمَنِ حَرَقَهُ وَالْمَرْفَعُ إِلَى اللَّهِ هُوَ أَلَى اللَّهِ هُوَ

وَلَقَدْ أَهَلَّكُمَا مَا حَمَلَكُمُ مِنَ الْقَرْيَةِ إِذْ مِنْ أَهْلِهَا كَثُفُودٌ وَغَادٍ لُوطٌ (وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ) كَرَزُوا الْحُجُجِ  
الْبَيْتِ (لَعَلَّهِمْ يَرْجِعُونَ) فَلَوْلَا) هَلَا (نَصَرَهُمْ) بِذَلِكِ الْعَذَابِ عَنْهُمْ (الَّذِينَ أَقْبَلُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ) إِنِّي غَيْرُهُ  
رُقْرِبَاتًا) مُنْقِزَتَا بِهِمْ إِلَى اللَّهِ (أَلَمْ تَعْلَمْ) نَعْمَ وَهَلُمُ الْأَسْثِمَ وَنَطْعُولُ اتَّخَذَ الْأَوَّلُ حُسْبِيرٌ مَخْلُوفٌ يَغُودُ عَلَى  
الْمَوْضُولِ إِنِّي هُمُ وَلَقَرْنَاكَ الثَّانِي وَالْآيَةُ بِذَلِكَ مِنْهُ (بَلْ ضَلُّوا) غَابُوا (عَنْهُمْ) عِنْدَ نُزُولِ الْعَذَابِ (وَذَلِكَ) إِنِّي  
اتَّخَذْتُهُمُ الْأَسْثِمَ آيَةً لِقَرْنَاتَا (إِلَهُكُمْ) كَلْبِهِمْ (وَمَا كَانُوا يَفْقَهُونَ) يَكْلِبُونَ وَمَا مُصْطَرِفَةٌ أَوْ مُؤْصَلَةٌ وَالْعَابِدِ  
مَخْلُوفٌ إِنِّي فِيهِ (وَ) أَذْكَرُ (إِذْ صَرَّفْنَا) أَهْلَنَا (إِلَيْكَ) تَقَرَّائِي (الْحَيَّ) جَنِّ تَصْبِيحٍ بِالنَّيْزِ أَوْ جَنِّ يَنْبُؤِ وَكَانُوا  
سَبْقَةً أَوْ سَبْقَةً وَكَانَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْطَلِقُ نَحْلُ يَنْصَلِي بِأَسْخَابِهِ الْفَجْرَ رِزَاءَ الشَّيْخَانِ (يَسْتَجِيبُونَ) أَلِ  
قُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوا قَالُوا) إِنِّي قَالُ بِغَضَبِهِمْ يَنْبَغِي (أَلْحَسُوا) اسْمَعُوا لِاسْتِجَابِهِ (فَلَمَّا فَصَمِي) فَرِغَ مِنْ قِرَائَتِهِ  
(وَلَوْ) رَجَعُوا (إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ) مُخَوِّينَ قَوْمَهُمُ الْعَذَابِ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا وَكَانُوا يَهُودًا وَقَدْ أَسْلَمُوا (قَالُوا يَا  
قَوْمَنَا إِنَّا نَسْمِعُكَ كِتَابًا) هُوَ أَلِ قُرْآنَ (أَنْزَلَ) مِنْ بَعْدِ مُوسَى مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنِّي تَقْلُمُهُ كَاتِبُونَ (يَهْدِي  
إِلَى الْحَقِّ) الْإِسْلَامَ (وَأَلَى طَرِيقِ مَسْتَقِيمٍ) إِنِّي طَرِيقُهُ (يَا قَوْمَنَا) أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ) مُخْبِتًا صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى الْإِيمَانِ (وَأَيُّوبَ إِذْ يَبْعَثُ) اللَّهُ (لَكُمْ مِنْ دُونِكُمْ) إِنِّي بَغَضْتُهَا لِأَنَّ بَيْنَهَا الْمُنَظَامَ وَلَا تُفْجَرُ إِلَّا بِرِثَا  
أَسْخَابِهَا (وَيُجْرِكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ) مُؤْلَمَ (وَمَنْ لَا يُجِيبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ) إِنِّي لَا يَنْجِزُ  
اللَّهُ بِالْمُجْرِبِ مِنْهُ فَيُؤْتِيهِ (وَلَيْسَ لَهُ) لِمَنْ لَا يَجِبُ (مِنْ دُونِهِ) إِنِّي اللَّهُ (أَوَّلِيَاءُ) أَنْصَارُ يَذْفَعُونَ عَنْهُ الْعَذَابَ  
أَوَّلِيَاءُ) الَّذِينَ لَمْ يُجِيبُوا (فِي ضَلَالٍ مَبِينٍ) بَيْنَ ظَاهِرٍ أَوَّلِيَاءُ) يَقْلَعُوا إِنِّي فَتَكِرُوا التَّبَثَ (أَنَّ اللَّهَ الَّذِي  
عَلِقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَتَّخِذْ يَخْلُقِينَ) لَمْ يَنْجِزْ عَنْهُ (يَسْأَلِي) غَيْرَ أَنْ وَزِيدَتْ أَلْبَاءُ فِيهِ لِأَنَّ الْكَلَامَ فِي  
قُوَّةِ التَّنْزِيلِ اللَّهُ بِقَادِرٍ (عَلَى أَنْ يُخَيِّطَ الْمُؤْتَوِي بَلَى) هُوَ قَادِرٌ عَلَى إِيحَاءِ الْمَوْتَى (إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَيَوْمَ  
يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ) بَأْسٌ يَذْبُوهَا بِهَا يُقَالُ لَهُمْ (أَلَيْسَ هَذَا) التَّغْلِيْبُ (بِالْحَقِّ) قَالُوا بَلَى وَرَبَّنَا قَالَ  
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ) (فَأَصْبِرْ) عَلَى إِذَى قَوْمِكَ (كَعَاصِرِ) أَوَّلُوا الْعُزْمَ ذُو الثَّيَابِ وَالصَّبْرَ عَلَى  
الشَّدَائِدِ (مِنْ الرُّسُلِ) قَبْلَكَ فَتَكُونُ ذَا غَزَمٍ وَمِنْ لَبَنَاتٍ كَلْتُهُمْ ذُو غَزَمٍ وَقِيلَ لِلتَّبَعِ فَلَيْسَ مِنْهُمْ آدَمُ  
بِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَمْ يُجِدْ لَهُ عِزْمًا) وَلَا يُؤَلِّسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْخَوْتِ (وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ) لِقَوْلِكَ  
نُزُولِ الْعَذَابِ بِهِمْ قَبْلَ كَانَتْ حَاجَةً مِنْهُمْ فَاعْبَثْ نُزُولَ الْعَذَابِ بِهِمْ فَأَمَرَ بِالصَّبْرِ وَتَرَكَ الْإِسْتِغْفَالَ لِلْعَذَابِ  
فَإِنَّ نَازِلَ لَا مَحَالَةَ (كَأَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ صَافِعُونَ) مِنَ الْعَذَابِ فِي الْآخِرَةِ يَطْوِيهِ (لَمْ يَلْبَسُوا) فِي الدُّنْيَا فِي  
ظَنَّهُمْ (إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ) هَذَا أَلِ قُرْآنَ (بِلَاغٍ) تَبْلِيغٍ مِنَ اللَّهِ (إِلَيْكُمْ) (قَبْلُ) إِنِّي لَا (عَمَلُكَ) عِنْدَ رُبُّنَا  
الْعَذَابِ (إِلَّا الْقَوْمَ الْقَاسِيُونَ) أَيِ الْكَافِرُونَ

لوجه: اوبقيًا مونې ستاسوخاوشا (دير) كلى يعنى كلى والا مثلاً شموديان اوعاديان او  
قروم لوط هلاى كړل اومونې آياتونه يعنى واضحه حجتونه قسم قسم بيان كړل دي دپاره چه

ہغوی (دکفر اور شرک) نہ منع شی نوہغوی ددوی نہ عذاب لری کولو سرہ ددوی امداد ولې اونه کرو؟ کوم چه دوی دالله تعالیٰ نہ علاوہ دالله تعالیٰ نیزدیکت حاصلولو دپارہ خپل معبودان جوړ کړی وو او هغه بتان دی، دالله تعالیٰ مضمیر مفعول محذوف دې کوم چه دوصول طرف ته راگرځی او هغه همدې او قرآنکا مفعول ثانی دې او الله تعالیٰ دې نه بدل دې بلکه هغوی د نزول عذاب په وخت ددوی نه غائب شو اودا یعنی بتان د تقرب دپارہ معبودان جوړول د هغوی دروغ اود حمان نه جوړ کړې خبرې دی، او مامصدریه ده یا موصولہ او عائد محذوف دې او هغه د فیه ضمیر دې او یاد کړه کله چه مونږ د پیریانو جماعت ستاسو طرف ته متوجه کرو هغه پیریان د نصیبین یمن یا د ینوا اوسیدونکی وو او د هغوی شمیر اووه یا نهه وو او حضور پاک ﷺ په بطن نخله کنبې خپل صحابه کرامو ته د سحرمونځ ورکولو (رواه الشیخان) دې دپارہ چه هغوی قرآن واوړی کله چه هغوی د نبی خوا ته اورسیدل نو هغوی په خپل مینځ کنبې او وئیل چې شی او غوږ کیخود سره واوړی نو چه کله حضور پاک د قرأت نه فارغ شو نو هغوی د خپل قوم د عذاب نه ویرونکی جوړ شو که چېرې هغوی ایمان راتورو واپس لاړل او دا یهودیان وو او هغوی او وئیل ای زمونږ قومہ مونږ داسې کتاب قرآن اوریدلې دې کوم چه د موسیٰ علیہ السلام نازل شوي دې او د خپل حمان نه د وړاندینو کتابونو مثلاً تورات تصدیق کوی د حق یعنی اسلام وینا اومنئ په دې باندې ایمان راوړئ نو الله تعالیٰ به ستاسو گناه معاف کړی، یعنی بعض گناهونه ځکه چه په گناهونو کنبې حقوق العباد هم دی هغه د صاحب حق د رضامندی نه بغیر نه معاف کیږی اوتاسو ته به د دردناک عذاب نه پناه درکړی، او کوم کس چه دالله تعالیٰ د داعی خبره اونه منی نو هغه الله تعالیٰ لره په زمکه کنبې عاجز کولې نه شی، یعنی د هغه نه به تختید ورسره الله تعالیٰ عاجز کولې نه شی نه د هغه د راگیرولونه بیج وتلې شی، او ددې خبرې د نه منونکی دپارہ دالله تعالیٰ نه بغیر بل څوک مددگار نشته چه د هغه نه دغه عذاب لری کړې شی، دا خلق یعنی خبره نه منونکی په ښکاره گمراهی کنبې دی ولې دامنکرین بحث په دې خبره نه پوهیږی؟ چه کوم الله تعالیٰ زمکه او آسمانونه پیدا کړل او د هغې په پیدا کولو کنبې سترې شوې نه دې یعنی د دې نه عاجز شوې نه دې، ولې هغه په دې خبره باندې قادر نه دې چه مری راژوندی کړې شی ولې نه؟ بیشکه هغه د مرو په راژوندی کولو باندې قادر دې بیا، د ائ خبر دې او کلام الله تعالیٰ بیا چه د قوت کنبې دی بیشکه هغه په هر څیز باندې قادر دې، هغه خلق چا چه کفر او کړو په کومه ورځ چه د اور منځ ته راوړلې شی په داسې توگه چه هغوی ته به په اور کنبې عذاب ورکولې شی نو هغوی ته به وئیلی شی چه ولې دا عذاب حق نه دې؟ جواب په ورکړی او قسم دې زمونږ د ارب (حق دې) (الله تعالیٰ) په او فرمائی اوس د خپل کفر په بدله کنبې د عذاب مزه او څکې پس (ای پیغمبره) د خپل قوم تکلیف باندې هم داسې صبر او کره لکه چه

تائے ورنہ انہی اولوالعزم پیغمبرانو صبرگرمی دے (یعنی) ثابت قدم پاتے کیدونکو او پہ تکلیفونوباندے صبرکونکو پہ شان صبراو کرے، نوتہ بہ ہم اولوالعزم شی، او ہن بیانیہ دے پہ دے صورت کنہی بہ تول انبیاء کرام اولوالعزم شی او وٹیلی شوی دی چہ من تبعضیہ دے نو آدم ﷺ پہ بہ دوی کنہی شمیرنہ وی دالہ تعالیٰ د قول وَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِرَاقًا وَجِيْہ نہ او نہ بہ یونس علیہ السلام پہ اولوالعزم پیغمبرانو کنہی شمیر وی دالہ تعالیٰ د قول وَلَا تَكُنْ مِّمَّنْ صَحَابِ الْحَوْتَ د وجہ نہ اوتاسودھغوی دپارہ (عذاب غوبستلوکنہی) تادی مہ کوئی، یعنی پہ خپل قوم باندے د عذاب دنازلیدو بارہ کنہی تادی مہ کوئی، وٹیلی شوی دی لکہ چہ رسول اللہ ﷺ دھغوی نہ تنگ راغلی وو دڅہ پہ وجہ چہ حضور پاک پہ ہغوی باندے د عذاب نازلیدل خوین کری وو لہذا حضور پاک تہ د صبر او د عذاب غوبستلوکنہی تادنی د ترک کولو حکم ورکری شو، خکہ چہ عذاب خو پہ ہغوی باندے لامحالہ نازلیدونکے دے، پہ کومہ ورغ چہ داخل د آخرت عذاب او وینی دکوم چہ ہغوی سرہ وعدہ کولی شی نو ہغوی تہ بہ داسی معلومیچی چہ ہغوی پہ دنیا کنہی دھغوی پہ خیال کنہی د ورغی د یوی گھمشی شوی وو، دا قرآن ستاسو طرف تہ دالہ تعالیٰ د طرف نہ تبلیغ دے، نو د عذاب لیدلو پہ وخت بہ د فاسق کافرنہ علاوہ ہیخوک نہ شی ہلاک کولی۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** وَلَقَدْ اٰهَلَكْنَا مَآحُوْلًا مِّنَ الْقُرٰی داکلام مستانف دے دمکے مشرکانوتہ خطاب دے لام د قسم محذوف پہ جواب باندے داخل دے مِنَ الْقُرٰی، دما بیان دے اَهْلَکْنَا داضافی مقصد دحذف مضاف طرف تہ اشارہ دہ۔

**قوله:** لَوْلَا، د لولا تفسیر پہ هَلَّا سرہ کولو کنہی ئ دا او خودل چہ لَوْلَا تحضیضیہ دے او مقصد تو بیخ دے۔

**قوله:** الَّذِيْنَ اَتَّخَذُوْا، الَّذِيْنَ اسم موصول اَتَّخَذُوْا ددے صلہ، موصول صلہ د کَعَزَ فاعل، د اَتَّخَذُوْا مفعول اول هُم محذوف دے اونانی قُرَبَاکَا دے او اَتَّخَذُوْا قُرَبَاکَا تہ بدل دے کما عَزَمَ بہ المفسر، قُرَبَاکَا دباب تفعیل مصدر دے او داصحیح دہ چہ اَتَّخَذُوْا مفعول ثانی وی او قُرَبَاکَا حال یا مفعول لہ وی۔

**قوله:** ضَلُّوْا اِلَیْهِ الْأَصْنَامِ او بعض حضراتو دَهَلُّوْا فاعل کفار گمخولی دی یعنی عابدین بہ معبودین ترک کوی او د هغوی نہ بہ د ویزاری اظہار او کری (اول اولیٰ دے) (فتح القیدی)

**قوله:** نَقَرًا پہ معنی د جماعت چہ د دریونہ زیات او د لسونہ کم وی جمع الکفار۔

**قوله:** مِنَ الْجِنِّ دا دَلَّکَ صفت اول دے او فَتَلَوْنَ اَلْقرآن صفت ثانی دے۔

**قوله:** حَفَوةٌ دَ ضمیر مرجع قرآن اونی دواړه کیدې شی.

**قوله:** فَلَمَّا قَضَىٰ جَمُوهوو مجهول لوستلې دې او حبیب بن عبید رضی اللہ عنہ معروف لوستلې دې د مجهول په صورت کښې به د حَفَوةٌ ضمیر د قرآن طرف ته او د معروف په صورت کښې به د حضور پاک طرف ته راجع وی. (فتح القدیر شوکانی)

**قوله:** مُنْهَعِنَ حال مقدره کیدو د وجې نه منصوب دې أى مقدعون الإكدار نصیبین د یمین یو کلي دې، نینوی په نون مکسوره یاء ساکنه سره، او په نون ثانی کښې فتحه او ضمه دواړه جائز دی، آخر کښې الف مقصوره دې.

**قوله:** بطن نخل مفسر علام ددې واقعي نسبت بطن نخل طرف ته کړې دې په دې کښې تسامح دې ځکه چه هغه مقام چرته چه د جناتو د قرآن اوریدو واقعه پیښه شوې وه هغه بطن نخله وو هم دې ته به نخله هم وئیلې شوه اودا مقام دمکې نه د طائف په لار کښې د یوې شپې په مسافت باندې واقع دې او بطن نخل هغه مقام دې چرته چه رسول الله ﷺ صلوٰه خوف کړې وو اودا مقام دمدينې نه دوه منزل لریوالی باندې دې. (جمل)

**قوله:** فی ضلال مبين دلته د جنات کلام پوره شو د لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ د الله تعالی کلام شروع کیږی.

**قوله:** وَزَيْدُ الْبَاءِ فِيهِ لَأَنَّ الْكَلَامَ فِي قَوْلِ الْكَسْرِ اللَّهُ يَقَاوِرُ: دعلامه محلی رضی اللہ عنہ مقصد ددې عبارت په اضافې سره د یو اعتراض جواب کول دی، اعتراض دادې چه باء د کلام نفی نه پس زانده وی او کوم چه د إِنَّ لاندې دې هغه مثبت دې لهذا په يَقَاوِرُ کښې باء راوړل صحیح نه دی؟

**جواب:** د جواب حاصل دادې چه نفی د آیت په شروع لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کښې واقع ده او کوم څه چه ددې نه پس دی هغه هم د نفی لاندې دی لکه چه کلام د الْكَسْرِ الله يَقَاوِرُ په قوت کښې دې لهذا د باء داخلول جائز دی او هم دغه وجه ده چه ددې جواب د الله تعالی قول يَقُولُ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ کښې يَقُولُ سره ورکړې شوې دې داددې خبرې علامت دې چه کلام په قوت د نفی کښې دې ځکه چه د يَقُولُ په ذریعه سره د کلام منفی جواب راځی.

**قوله:** يُقَالُ لَمْ يَمْحُضْ محلی يَقُولُ بمال لم محذوف منلوسره اشاره او کره چه د یومر ناصب يُقَالُ فعل محذوف دې اود يَوْمَ مَضَىٰ نه د الْكَسْرِ هذا يَقُولُ پورې د يُقَالُ مقوله ده.

**قوله:** وَزَيْدٌ کښې واؤ قسمیه دپاره د تاکید دې.

**قوله:** قَوْلَاتِمْ داد اولو العزم تفسیر دې ددې معنی ده اوچت همت والا، ثابت قدم، که چرې من بیانیه اومنلې شی نو ټول انبیاء کرام به په اولو العزم کښې شامل شی اوبعض

حضراتو من تبعيضيه اخستي دي په دې صورت کښې به بعض انبيا کرام د اولوالعزم نه مستثنی وی کما اهدا الله المصير.

هوله: فاصبر جواب شرط دي فاه جزائيه ده شرط محذوف دي أي اذا كان حاقاً لك المكمل ما ذكر فاصبر على اذاهم لعل كاله هتمو مناسب به وه چه مفسر علام كاله حذف كړې وي صاوی

هوله: يوم ترون دا د اهللوا ظرف دي لطلوه، د اهللوا تعليل مقدم دي.

هوله: هذا القرآن بلاغ، هذا القرآن محذوف منلو سره ئ اشاره او كړه چه بلام د مبتداء محذوف خبر دي او بلام لسم للتعليم. (ترويح الارواح)  
[۴۷] سورة محمد

سورة القتال مدنية الا وكاين من قرية (الاية) او مكية وهي ثمان وتسع وثلاثون آية

سورة القتال مدنی دې سواد آیت وکاین من قرية نه، یا مکی دي، او په دې کښې اته دیرش یا نهه دیرش آیاتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۱]

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَصَدُّوا عَنْهُمْ (عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) أَنِ الْإِيمَانِ (أَهْلُ) أَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ كَطَعَامِ الطَّعَامِ وَصَلَةَ الْأَرْحَامِ فَلَا يَزُونَ لَهَا فِي الْآخِرَةِ ثَوَابًا وَيُخْزَوْنَ بِهَا فِي الثَّلَاثِ مِنْ فَتْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْأَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ (وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ) أَنِ الْقُرْآنِ (وَهُوَ الْحَقُّ) مِنْ رَبِّهِمْ كَفَرُوا عَنْهُمْ غَفَرَ لَهُمْ (سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ) خَالَهُمْ فَلَا يَنْصُرُونَهُ (ذَلِكَ) أَنِ إِسْلَالِ الْأَعْمَالِ وَتَكْثِيرِ السَّيِّئَاتِ (يَأْتِ) بِسَبَبِ أَنْ (الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا النَّبَاتِجِلِ) الشَّيْطَانِ (وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ) أَنْ الْقُرْآنِ (مِنْ رَبِّهِمْ كَذَلِكَ) أَنِ يَمْلُ ذَلِكَ آتِيَانِ (يُحِبُّونَ اللَّهَ لِنَثَائِصِ أَعْمَالِهِمْ) يَتَنَ أَخْوَالَهُمْ أَنِ فَالْكَافِرِ يُخْطِ عَمَلُهُ وَالْمُؤْمِنِ يَغْفِرُ لَهُ (فَإِذَا لَقِيَهمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبُ الرِّقَابِ) مُضْطَرِ بَدَلِ مِنَ اللَّفْظِ بِغَضَبِهِ أَنِ فَاحْضَرُوا رِقَابَهُمْ أَنِ أَفْطَلُوهُمْ وَغَبَرُ بِضَرْبِ الرِّقَابِ بِأَنَّ الْقَدَابِ فِي الْفَتْلِ أَنْ يَكُونُ بِضَرْبِ الرِّقَابَةِ (حَتَّى) إِذَا أَفْطَلُوهُمْ أَفْطَرْتُمْ فِيهِمُ الْقَتْلَ (فَقْتُلُوا) فَانْبِكُوا عَنْهُمْ وَأَسْرُوهُمْ وَشُكُّوا (الْوَكَاكُ) مَا يُولُقُ بِهِ الْأَسْرَى (فَإِذَا مَا تَبَدَّدَ) مُضْطَرِ بَدَلِ مِنَ اللَّفْظِ بِغَضَبِهِ أَنِ تَمُوتُوا عَلَيْهِمْ لِأَعْمَالِهِمْ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ (وَأَمَّا قِيَامُ) تُفَادُونَهُمْ بِبَالٍ أَوْ أَسْرَى مُسْلِمِينَ (حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ) أَنِ أَهْلَهَا (أَوْ زَارَهَا) أَتَفَالَهَا مِنَ السَّلَاحِ وَغَيْرِهِ بِأَنَّ تَسْلِيمَ الْكُفَرِ أَوْ يَنْزِلُوا فِي الْفَتْهِ وَهَدِيَةِ غَايَةِ لِلْفَتْلِ وَالْأَسْرِ (ذَلِكَ) خَيْرٌ مِنْهَا مُغْتَرِ أَنِ الْأَنْزَرِ فِيهِمْ مَا ذَكَرَ (وَكُلُّ مَا) اللَّهُ لَا تَضَرُّهُمْ بِشَيْءٍ قِتَالِ (وَلَكِنْ) أَمْرُكُمْ بِهِ (لِيَهْلُوا بِفَضْلِكُمْ بِبَعْضٍ) مِنْهُمْ فِي الْقِتَالِ لِيَسِيرَ مَنْ قَبْلَ مِنْكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمِنْهُمْ إِلَى النَّارِ (وَالَّذِينَ قُتِلُوا) فِي قِرَاءَةِ فَاتَلُوا الْآيَةَ نَزَلَتْ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَقَدْ قُتِلَ فِي النَّسِيلِينَ الْقَتْلَ وَالْجَرَاحَاتِ (فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُحْيَلَ) يُخْطِ أَعْمَالَهُمْ (سَيِّئَاتِهِمْ) فِي الثَّلَاثِ وَالْآخِرَةِ

إِلَىٰ مَا يَنْتَلِعُهُمْ (وَيُصْلِحُهُم) خَالَهُمْ فِيهِمَا وَمَا لِي الدُّنْيَا لَيْتَ لَمْ يَغْتُلْ وَأُزْجُوا لِي فِيلُوا تَغْلِبُوا (وَيَنْتَلِعُهُمُ  
الْجَنَّةُ عَرْقَهَا) بَيْنَهَا (هُمْ) فَيَهْتَدُونَ إِلَىٰ مَسَاجِدِهِمْ مِنْهَا وَأَزْجَاهُمْ وَخَدَمَهُمْ مِنْ غَيْرِ اسْتِزْلَالٍ (بِأَعْيُنِ الدِّينِ  
آمَنُوا إِنْ تَتَّبِعُوا اللَّهَ) أَيْ دِينَهُ وَرَسُولَهُ (يَتَصَرَّكُم) عَلَىٰ عَذَابِكُمْ (وَتَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ) يُتَّبِعْكُمْ فِي  
الْمَعْرَكِ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا) مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَعِدَا غَيْرُهُ يَتَّبِعُوا بِذَلِكَ عَلَيْهِ (فَقَتَّلَهُمْ) أَيْ غَلَا وَغَشِيَهُ مِنَ اللَّهِ  
(وَأَصْلُ أَعْمَالِهِمْ) غُطِفَ عَلَىٰ تَعْمُرِ (ذَلِكَ) النَّفْسُ وَالْإِخْلَالُ (بِأَنْفَعَرَكُهُمْ) مَا أُنْزِلَ (اللَّهُ) مِنْ آلِ قُرْآنٍ  
الْمَشْتَمَلِ عَلَىٰ التَّكْلِيفِ (فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ) أَفْكَرَ يَمِينُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْقُضُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ  
قَبْلِهِمْ دَمَرُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَفْكَرَ أَنْفُسَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ (وَلِلْكَافِرِينَ أَفْكَرُ) أَيْ أَشْفَالُ عَاقِبَةُ مَا قَبْلَهُمْ  
(ذَلِكَ) نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَقْرَ الْكَافِرِينَ (يَأْنِ اللَّهُ مُؤْتَىٰ) وَلِي وَنَاصِرَ (الَّذِينَ آمَنُوا) وَالْكَافِرِينَ لِمَوْلَىٰ لَهُمْ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم والا دی، د مکہ والو نہ کومو  
خلقو چہ کفر او کړو او نورو لره نه د اللہ لاري نه یعنی د ایمان نه منع کرل الله تعالی د هغوی  
عملونه بریاد کرل، مثلاً روتی په بل خورل، صله رحمی کول، نو دوی به په آخرت کښې د  
خپلو عملونو هیڅ اجر اونه مومی، البته په دنیا کښې به دوی ته د الله په مہریانې سره  
ددوی د عملونو صله ورکړې کیرې، او هغه خلق یعنی انصار وغیره چه ایمان ته راوړو او  
نیک عملونه ته اوکړل، او څه چي په محمد ﷺ باندې نازل شوې دی په هغې ته هم ایمان  
راوړو، او هغه ددوی د رب د طرف نه حق دې، نو الله تعالی د هغوی گناھونه معاف کړل،  
او ددوی د حالت اصلاح ته اوکړه، نو دوی د هغه نافرمانی نه کوی، دا یعنی د عملونو  
بریادول او گناھونو لره معاف کول ددې وجې نه دی چي کومو خلقو کفر او کړو نو هغوی د باطل  
شیطان تابعداری اوکړه، او کومو خلقو چي ایمان راوړو هغوی د خپل رب د طرف نه د حق یعنی د  
قرآن تابعداری اوکړه، کذلک، یعنی د دې بیان په شان، الله تعالی د خلقو حالاتو لره بیانوی،  
نو دغه شان د کافر عمل لره بریاد وی، او د مومن خطاگانې معاف کړو، او چي کله تاسود  
کافرانو سره مخامخ شی نو په سختو باندې گزار کوئ، ضرب، مصدر په لفظ د فعل سره، د  
خپل فعل په عوض کښې دې، یعنی فاعل یوازې جمع هغوی قتل کړئ، او قتل نه په شت  
وهلو سره ځکه تعبیر اوکړو چي قتل زیات تر په شت باندې وهلو سره په اسانې  
کیرې چي کله دوی ښه ټکړې کړئ، یعنی چي کله دوی ښه قتل کړئ نو ددوی قید کول ښه  
مضبوط کړئ، یعنی قتلول پریرېدئ او هغوی قید کړئ، وثاق هغه څیز چي د هغې په ذریعه  
سره قیدیان تړلې شی، رسن وغیره، بیا اختیار دې که احسان پرې کوئ او که پریرېدې (منا)  
د خپل فعل مصدر لفظی دې او د خپل فعل په عوض کښې دې، یعنی بغیر د څه کولو نه  
په دوی باندې احسان اغستلو سره دوی پریرېدئ، یا ددوی نه فدیہ واخلي یعنی په فدیہ  
کښې ددوی نه مال واخلي، یا د مسلمانو قیدیانو تبادلہ اوکړئ، تر دې چي جنگ یعنی

جنگ کولو والا خپله اسلحه کپېدې، تردې چه کافران مسلمانان شی یاپه معاهده کښې شریک شی، او دا د قید او د قتل غایت دې. ډلک د مبتداً مقدر خبر دې، ای الامرلکله یعنی ددوی په معامله کښې حکم هم دغه دې، او که الله غوښتله نو خپله به ئې بغیر د قتل نه ددوی نه بدله اخستلې وه، خو تاسو ئې ته د قتل حکم درکړو چې په تاسو کښې بعضی په دوی کښې په بعضو باندې اوزمائی نو په تاسو کښې چې کوم شهیدان کړې، هغه به جنت ته لاړ شی، او څوک چې په دوی کښې قتل کړې شی هغه به جهنم ته لاړ شی، کوم خلق چې د الله په لار کښې شهیدان شی، الله تعالی به د هغوی عملونه چرې هم نه ضائع کوی، او په یو قرامت کښې قاتلوا دې، دا ایت د احد په ورځ باندې نازل شوې وو، په داسې حال چې په مسلمانانو کښې رځمونه او قتل عام شوې وو، ډیر زه به الله تعالی ددوی په دنیا او آخرت کښې داسې څیز طرف ته رهنمائی او کړی چې دوی ته به فائده ورکړی، او په دنیا او آخرت کښې به ددوی د حال اصلاح او کړی، او په دنیا کښې چې څه دی، (هدایت او اصلاح وغیره) د هغه د پاره دی څوک چې شهید نه شو، او کوم کسان چې مقتولین نه شو هغوی په مقتولین کښې د غلبې په توگه شامل کړې شول، او دوی به داسې جنت ته ور داخل کړی چې د هغې په دوی سره پیژندگلې اوشی نو دغه شان به دوی په جنت کښې خپل کور طرف ته، خپلو بیبیانو طرف ته او خپلو خادمانو طرف ته بغیر د معلومولو نه اورسیږی، ای ایمان والو که چرې تاسو د الله مدد او کړی یعنی د هغه د دین او د هغه د رسول مدد او کړی نو هغه به تاسو ستاسو په دشمن باندې غالب کړی، او ستاسو خپې به کلکې کړی، یعنی په جنگ کښې به تاسو مضبوط کړی، او اهل مکه چا چې کفر او کړو هغوی هلاک شول، والذین کفروا مبتداً ده، او تعسوا ددې خبر دې، په حذف خبر باندې فصلاً هر دلالت کوی، نو ددوی د پاره د الله د طرف نه نقصان او هلاکت دې، او ددوی عملونه ضائع شول، ددې عطف په تعسوا باندې دې، دا هلاکت او د عملونو ضائع کیدل ددې وجې نه دی چې دوی هغه څه ناخوښه کړو څه چې الله تعالی نازل کړو، یعنی قرآن کوم چه په احکامو باندې مشتمل دې، نو الله تعالی ددوی عملونه ضائع کړل، آیا دا خلق په زمکه باندې نه گرځی او دوی کتلې نه دی، چې کوم خلق ددوی نه مخکښې تیر شوی دی د هغوی څه انجام شو؟ الله تعالی هغوی هلاک کړل، یعنی په خپله هغوی، د هغوی اولاد او د هغوی مالونه ئې هلاک او برباد کړل، او د کافرانو د پاره هم داسې سزاگانې دی، یعنی ددې نه د مخکښو خلقو په شان سزاگانې دی دا یعنی د مومنانو مدد او په کافرانو باندې غضب ددې وجې نه دې چې الله تعالی د ایمان والو دوست، یعنی ولی او مدگار دې، او دا چې د کافرانو هیڅ څوک کار ساز نهشته.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

ددې سوره نوم سوره قتال دې، د ترتیب مصحف په اعتبار سره ددې نمر ۴۷ دې، او دا



نوم د ایت نمبر ۲۰ فقرې و ذکرهما القتال نه ماخوذ دې، ددې دوه نومونه نور هم دی، یو سورۃ محمد او دویم نوم سورۃ اللعن کفروا.

**قوله** صدوا، لازم متعدی دواړه مستعمل دی، یعنی منع کیدل او نورو لره منع کول، او الذین کفروا نه مراد د قریشو کافران دی.

**قوله** اضل اعمالهم، ای ابطالها وجعلها ضائعة.

**قوله** والذین آمنوا وعملوا الصلح، د عملو الصالحات عطف په آمنوا باندې کړې شوې دې، په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې عمل صالح د ایمان د حقیقت جزء نه دې، ځکه چې عطف د مغایرت تقاضا کوي، البته عمل صالح د کمال ایمان د پاره د شرط په درجه کښې دې. (کما هو مختار الأسماء)

**قوله** وأمنوا بما أنزل علی محمد: دا د عطف د خاص علی العام د قبیلې نه دې، مقصد ددې د معطوف اهمیت او عظمت ښکاره کول دی، او دې خبرې ته اشاره هم ده چې د محمد ﷺ په بعثت باندې او څه چې حضور ﷺ راوړلی دی په هغې باندې دایمان نه ایمان نه تامیږي، یعنی که څوک توحید او د توحید لوازمات او د دین لوازمات او په مخکښو پیغمبرانو باندې ایمان راوړی خو د محمد ﷺ د نبوت قائل نه وی نو دهغه ایمان به د الله په نیز قبول نه وی.

**قوله** والذین آمنوا: مبتدا ده، او کله عهده سیمه ددې خبر دې، او وهوالحق من وجه مبتدا.

د او د خبر په مینځ کښې جمله معترضه ده.

**قوله** ذلك: مبتدا ده، او بان اللعن کفروا، د مبتدا خبر دې.

**قوله** فإذا القیتهم الذین کفروا فغرب الرقاب: د ظرف یعنی د إذا القیتهم عامل محذوف دې، او د غرب الرقاب هم هغه عامل دې، تقدیری عبارت دا دې فاعلوهو الرقاب وقت ملائکهم العلو.

**قوله** فغرب الرقاب: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې ضرب مصدر د خپل فعل امر لغویو انائب دې، ځکه چې ددې اصل فاعلوهو الرقاب ضریا دې، فعل حذف کړې شو مصدر د مفعول طرف ته مضاف کولو سره د فعل قائم مقام کړې شو، د دې کښې په اختصار سره تاکید هم دې.

**قوله** إذا اتخمتوهم، کله چې تاسو دوی په ښې طریقې سره قتل کړئ اهنتموه د اهان نه ماضی جمع مذكر حاضر، هم ضمیر جمع مذكر غائب، ای اکثرهمهم القتل، او په مصباح کښې اهن فی الأرض ساری العلو.

**ہوئے:** الوثائق، بالفتح والكسر، ما يوثق به من سن وغيره، معمولی، معمولی، معمولی، معمولی

**ہوئے:** وهذه غايه للقتل والأمر: يعنى چې کله دشمن اسلحه او غورزوى، او د هغوى دم بالکل ختم شى، نو بيا قتل او قيد موقوف کړنى،

**هوئے:** والذين قتلوا: مبتدأ، ده او فاعل قتل اهل البلد مبتدا خبر دي.

**هوئے:** ليهلوا بعضكم بعض: دا د امر بالقتال علت دي.

**هوئے:** وما فى الدنيا: لمن لاهل وأدرجوا قتلوا القلبياء: دا يو اعتراض جواب دي،

اعتراض دا دي چې د الله تعالى د قول صلهم بالهم تفسير ي په حالهم همما لى فى الدنيا والآخرة سره کړې دي، د (هم) نه مراد مقتولین فى الحرب دي، ښکاره خبره ده چې په دنيا کېنې د حال د اصلاح نه مراد هغه خيزونه دي کوم چې په دنيا کېنې نفع رسونکى دي، مثلاً نیک عملونه، اخلاص، هدايت، خو دا قسم اصلاح د حال د هغه خلقو د پاره کيدې شى کوم چې قتل شونه وي؟

**تنبیه:** ددې خبرې دې خیال اوساتلې شى، چې دا ذکر شوې اعتراض به د قتلوا والا قرايت باندې به وي، که قاتلوا والا قرايت واخستلې شى نو بيا هيڅ اعتراض نشته

**جواب:** د جواب حاصل دا دي چې دلته د قتلوا نه هغه مجاهدين مراد دي کوم چې مقتول شوې نه دي، خو په جهاد کېنې شريک وو، ددې تائيد د قاتلوا والا قرايت نه کيږي، قاتلين په مقتولين کېنې تغليبا داخل کړې شو، اوس د ايت مطلب دا دي چې کوم مجاهدين ژوندی پاتې شول الله تعالى به د هغوى د حالت اصلاح په دنيا کېنې اوکړي، اوکوم چې دالله په لاره کېنې شهيدان شول دهغوى دحالت اصلاح به په جنت کېنې اوکړي.

**هوئے:** يمتد اللهكم: ددې تفسير ي په يمتكم سره کولو کېنې دي خبرې ته اشاره اوکړه چې جز ونيلو سره کل، يعنى ذات مراد دي، د ذات نه په اقدام سره تعبير کولو وجه دا ده چې د ثبات او تزلزل اثر اول په قدمونو باندې ښکاره کيږي.

**هوئے:** المعترك: معركته د جنگ ميدان مراد دي.

**هوئے:** ذلك: مبتدأ او (بأن الله) ددې خبر دي.

[اياتوله: ۱۱-۱۹]

(إِنَّ اللَّهَ يَدْعُلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَحَلُوا الصَّالِحَاتِ حَقَّاتٍ يُخْرِى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ فِي الدُّنْيَا مَتَاعًا كَمَا تَأْكُلُ الْأَعْيَامُ إِن لَّيْسَ لَهُمْ حِمٌّ إِلَّا نُلَوِّهِمْ وَلِنُزَجِّهِمْ إِلَى الْآخِرَةِ (وَالَّذِينَ آمَنُوا) هُمْ غَيْرُ مَنَزَلٍ وَمَقَامٍ وَمَعِيرٍ (وَالَّذِينَ) وَكُنْزٍ (وَمِنْ قُرْبَةٍ) أَرْبَعٌ بِهَا أَهْلُهَا (هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قُرْبَتِكَ) مَكَّةُ أَمِنْ أَهْلِهَا

الَّتِي أَخْرَجْتَكَ رُوحِي لَقَدْ فَرِيقَةٌ أَهْلَكْتَاهُمْ رُوحِي مَعْتَرِيقَةً أَوَّلَى (فَلَا تَأْمُرُهُمْ مِنْ إِعْلَانِ الْفَنِّ  
كَانَ عَلَى بَيْتِهِمْ حُجَّةٌ وَتَزْهَانُ مِنْ رَيْبِهِمْ) وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ (كَمَنْ تَرَى لَهُ سَوْءَ عَمَلِهِ) فَرَأَاهُ عَسَا وَهُمْ كُفَّارٌ مَعَهُ  
وَأَتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ أَيْ لَا مُثَالَّةَ بَيْنَهُمَا (مَثَلٌ) أَيْ صِفَةٌ (الْحَقَّةُ الَّتِي وَجَدَ الْمُتَّقُونَ)  
الْمُشْرِكَةُ بَيْنَ ذَا جِلْبَاقِهَا مَبْدَأَ خَيْرِهِ (فِيهَا أَهْلُهَا مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آيِينَ) بَالِغٌ وَالْقَصْرُ كُضَارِبٌ وَخَيْرٌ أَيْ خَيْرٌ مُنْفَرِّقٌ  
بِجِلْبَاقِ مَاءِ الدُّنْيَا فَيَنْفَرِّقُ بِنَارِ حَرِّ (وَأَهْلُهَا مِنْ لَيْلٍ لَمْ يَنْفَرِّقْ طَعْمُهُمْ) بِجِلْبَاقِ لَيْلِ الدُّنْيَا لِخُرُوجِهِ مِنَ الطُّرُقِ  
(وَأَهْلُهَا مِنْ خَمَلٍ لَدَّهُمْ) لَدِيدَةٌ (إِلَاشَارِيَيْنِ) بِجِلْبَاقِ خَمَلِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا كَرِهَقَةٍ عِنْدَ الشُّرْبِ (وَأَهْلُهَا مِنْ عَسَلٍ  
مُصْقَى) بِجِلْبَاقِ عَسَلِ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ بِخُرُوجِهِ مِنْ طُحُونِ الشَّخْلِ يُخَالِطُ الشَّمْعَ وَغَيْرَهُ (وَهُمْ فِيهَا) أَصْنَافٌ مِنْ  
كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمُفَرِّقَاتٍ مِنْ رَيْبِهِمْ فَهُوَ رَاضٍ عَنْهُمْ مَعَ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ بِمَا ذَكَرَ بِجِلْبَاقِ سِنْدِ الْفَيْدِ فِي الدُّنْيَا  
فَإِنَّهُ قَدْ يَكُونُ مَعَ إِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ سَاعِطًا عَلَيْهِمْ (كَمَنْ هُوَ عَالِدٌ فِي النَّارِ) خَيْرٌ مَبْدَأٌ مُقْتَرَأٌ أَيْ أَقْنُ هُوَ فِي هَذَا  
الْثَمِيمِ (وَسُقُوا مَاءَ عِيْمٍ) أَيْ خَدِيدِ الْخَزَارَةِ (فَقَطَّلَهُ أَمْعَاءُهُمْ) أَيْ مَصَارِيَهُمْ فَخَرَعَتْ مِنْ أَذْيَارِهِمْ وَهُوَ خَرَجَ  
مَعِي بِالْقَصْرِ وَآلِهِ عَنْ يَأْ بَاءَ لِقَوْلِهِمْ بِيَعَانٍ (وَمِنْهُمْ) أَيْ الْكُفَّارُ (مَنْ يَسْأَلُكَ إِلَيْكَ) فِي خُطْبَةِ الْخُفَّةِ وَهُمْ  
الْمُنَافِقُونَ (حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ يُنْقِضُوا الصَّحَابَةَ مِنْهُمْ مِنْ مَسْعُودٍ وَمِنْ عَمْرٍ  
اسْتَفْزَاءً وَشَخْبَةً (مَاذَا قَالَ أَفَقًا) بَالِغٌ وَالْقَصْرُ أَيْ السَّاعَةُ أَيْ لَا تَرْجِعْ إِلَيْهِ (أُولَئِكَ الَّذِينَ طَلَبَهُ اللَّهُ عَلَى  
قُلُوبِهِمْ بِالْكَفْرِ) وَأَتَّبِعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي التَّفَاقُقِ (وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا) وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ (رَأَاهُمْ) اللَّهُ (هُدًى  
وَأَنَّهُمْ تَتَوَّاهُمْ) الْهَمَّهُمْ مَا يَتَوَقَّوْنَ بِهِ النَّارَ (قَبْلَ يَنْظُرُونَ) مَا يَنْتَظِرُونَ أَيْ كُفَّارٌ مَعَهُ (إِلَّا السَّاعَةُ) أَنْ  
تَأْتِيَهُمْ يَبْدَأُ إِشْتِمَالٍ مِنَ السَّاعَةِ أَيْ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ (بُخْتَةً) فَجَاءَ (فَقَدْ جَاءَ الْأُمَرَاءُ) غِلَظَاتِهَا  
مِنْهَا بَخْتَةُ التَّيْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّفَاقُقُ الْقَمَرُ وَالْخُفَّةُ (قَالُوا هُمْ أَذْيَارُهَا) السَّاعَةُ (وَذَكَرَهُمْ  
تَذَكُّرُهُمْ أَيْ لَا يَنْفَعُهُمْ) (فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) أَيْ ذُمْ يَا مُحَمَّدُ عَلَى عِلْمِكَ بِذَلِكَ النَّافِعِ فِي الْفَيْقَةِ  
(وَأَسْتَغْفِرُ لِدُنْيَاكَ) لِأَجْلِ قِيلَ لَهُ ذَلِكَ مَعَ عِصْمَتِهِ لِقِسْفٍ بِهِ أَمْنُهُ وَقَدْ فَهَمَهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
لِاسْتِغْفَارِ اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ (وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) فِيهِ إِكْرَامٌ لَهُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُمْ (وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ مُتَقَلِّبُكُمْ) فَتَضَرَّكُمْ لِإِخْلَاقِكُمْ فِي الشَّهَارِ (وَمَتَوَّكُكُمْ) مَا وَكَلَكُمْ إِلَى مَضَاجِعِكُمْ بِاللَّيْلِ أَيْ هُوَ عَلِيمٌ  
بِجَمِيعِ أَسْوَاقِكُمْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَالْخُرُوءُ وَالْبَطَابُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَغَيْرِهِمْ

لوجه: کوم خلقو چي ايمان راورو او نيک عملونه شي او کرل هغوی به الله تعالى يقينا داسي  
باغونو کښي داخل کړي چي د هغې لاندې به نهرونه بهيچي، او کافران په دنيا کښي خو ورځي د  
ژوند مزې اخلي، او د ځناورو په شان خوړل ځکل کوي، يعنی د دوی په مخې ته د خيښې او د  
فرج د شهوت نه علاوه بل څه نه دی، او هغوی آخرت طرف ته نه متوجه کيږي، او جهنم  
دهغوی د اوسيدو ځاني دي (يعنی دهغوی منزل، مقام او د اوسيدو ځاني جهنم دي، اې  
بيغمبره) مونږ څومره کلی مراد د کلی اوسيدونکی چي په طاقت کښي ستا د هغه کلی يعنی د

مکي والا نہ زیات وو، چي د کوم نہ شي تاسو ويستلئ، په (آخر جتک) کښي د لفظ قرية خيال ساتلې شوې دې. هلاک کړې شول اول د قرية د معنی رعایت کړې شوې دې چي شوک دوی لره زموږ هلاکت نه د خلاصولو والا نه وو، نو ایا چرته کيدې شي چي هغه خلق چي د خپل پروردگار د طرف نه په حجت او دليل سره وی، او هغوی مومنان هم وی، د هغه کس په شان شي چي د هغه د پاره د هغه خراب عمل بنائسته کړې شوې وی، او هغه دې عمل لره ښه گنرلې وی او د بتانو په بندگي کښي د خپلو خواهشاتو تابعداري کوی، یعنی ددوی په مينځ کښي هيڅ برابري نشته، او د هغه جنت صفت، چي د هغې نيکانو خلقو سره وعده کړې شوې ده، هغه جنت دې کوم چي مشترک دې په هغې کښي د داخلیدونکو په مينځ کښي، (الجنة الله) مبتداء دې، (هيا الهي) ددې خبر دې، دا دې چه په دې کښي دداسې اويو نهرونده دی چه هغه بد بوئی نه کوی (اسن) مد او بغیر د مد نه دواړه قسمه دې، لکه ضارب وحلوه، یعنی هغه اوبه بدليدونکي نه دی، په خلاف د دنیا د اوبو، چي هغه د يو خيز د وجه بدليږي، او د پيو نهرونده دی چي د هغې مزه به نه بدليږي، په خلاف د دنیا د پيو، د غلاتزې نه د راوتلو په وجه، او د شرابو نهرونده دی چي په هغې کښي د څکونکو د پاره ډيره مزه ده، په خلاف د دنیا شراب چي هغه د څکلو په وخت بې مزه شي او صفا د شهو نهرونده دی، په خلاف د دنیا د شهو نه، ځکه چي د مچي د خيتي نه راوتلو په وجه په هغې کښي موم وغيره شامل وی، او دوی د پاره هلته هر قسم ميوې دی، او د هغوی د رب د طرف نه معرفت دې، او هغه ددوی نه راضي دې، په دوی باندې مذکور احسان کولو باوجود په خلاف د دنیا د غلامانو د مالکانو، چي هغوی بعضي وخت په هغوی باندې احسان کولو سره د هغوی نه خفه هم وی آیا دا د هغه کس په شان دې چي هميشه په اور کښي دې؟ دا د مبتدا محذوف یعنی (امن هو فی هذا النعيم) خبر دې، یعنی هغه کس چي په دې نعمتونو کښي وی، د هغه کس په شان دې چي هميشه به په اور کښي وی، او په چا به چي گرمي یعنی ډيرې گرمې اوبه څکولې شي، چي د هغوی کولمې به ټکري ټکري کړی، یعنی د هغوی کولمې به کټ کړی او په شرمگاهونو به بهر راوخی، او اعدادو معابغیر د مد جمع ده، او ددې الف د ياء په عوض کښي دې، په (تثنيه) کښي ددوی د قول معائن په دليل سره، او په دې کافرانو کښي بعضي داسې دی چي د جمعي په خطبه کښي تاسو طرف ته په ظاهره غوږ لگولي وی، او هغه منافقان دی، تردې چي کله دوی ستا د خوا نه لاړ شي، نو د علم خاوندانو عالمانو صحابو رضي الله عنهم نه چي په هغې کښي ابن مسعود او ابن عباس شامل دی، د توقو په توگه تپوس کوی چي اوس هغه څه اووئيل؟ (أنفا) مد او بغیر د مد نه، په معنی د ساعت، (اوس) مونږ د هغه طرف ته توجه نه ورکړو هم دا خلق دی چي الله تعالی ددوی په زړونو باندې د کفر په وجه مهر لگولي دې او دوی په مناققت کښي د خپلو خواهشاتو تابعداري کوی، او کوم خلقو ته چي هدايت نصيب شو او هغه مومنان دی الله

تعالی دوی په هدایت کښې نور هم زیات کړل، او هغه غیز ته ئې خپله پرهیزگاری ورکړه، یعنی دوی ته ئې ددې توفیق ورکړو، چې د هغې د وجې نه به دوی د اور نه محفوظ وي، دې کفار مکه ته د قیامت انتظار دې، چې هغه به دوی ته اچانګ راشی، تاتیم، د الساعة نه بدل الاشتمال دې، یعنی د یقین کولو اوس څه صورت پاتې نشو، خو دا چې په دوی باندې اچانګ قیامت راشی، یقیناً د هغې علامتو خوراغلی دی په هغې کښې یو د حضور ﷺ راتلل، او د سپوږمۍ شلېدل دی، او لوګېدې، یا چې کله دوی باندې قیامت راشی نو دوی به نصیحت چرته حاصلېږي؟ یعنی نصیحت به دوی ته فائده نه ورکوی، نو اې نبی ﷺ یقین اوساته چې د الله نه سوا بل معبود نشته، یعنی اې محمد ﷺ ته په خپل دې علم باندې کوم چې په قیامت کښې نفع وړکونکې دې، کلک اوسه، او د خپلو خطاګانو بخښنه غواړه، حضور ﷺ ته د معصوم کیدو باوجود د بخښنې غوښتلو حکم اوشو چې ددوی امت ددوی ﷺ تابعدارۍ اوکړی، او حضور ﷺ په دې باندې عمل هم کړې وو، ونې فرمائیل چې زه روزانه د الله نه سل ځله بخښنه غواړم، او د مومنانو سرو او ښځو د پاره هم حضور ﷺ ته د مومنانو دپاره د استغفار حکم ورکول د امت د پاره عزت او اکرام دې او الله تعالی د ورځې ستاسو کار کولو د پاره تل راتلل او په شپه کښې ستاسو د اوسیدو ځایې ښه پیژنی، یعنی هغه ستاسو د ټول حالاتو نه خبردار دې، د هغه نه په دې کښې یو څیز هم پټ نه دې، نو د هغه نه ویرېږئ، او خطاب مومنانو وغیره ټولو ته دې.

### د قیوداتو فوائدو تسهیل

**قوله:** مؤثی: ظرف مکان دې، تهکانه، د ډیرې مودې پورې د اوسیدو ځایې، (جمع) مټاوی.

**قوله:** والناس مؤثی لهم: مبتداً او خبر مستانفه ده.

**قوله:** کاین، دا د کاف او ای نه مرکب دې، (کم) خبریه معنی کښې دې، د مبتداً د وجهه محل مرفوع دې،

**قوله:** هی اشد الغم: جمله د قریه صفت دې.

**قوله:** أخرجتک: د أخرجتک ضمیر مونث راوړلو کښې د قریه اولی رعایت کړې شوي دې، او د اهلکناهم په ضمیر کښې د قریه ثانیه د معنی رعایت کړې شوې دې، یعنی اهل قریه مراد کیدو د وجهه نه ضمیر مذکر راوړلې شوې دې.

**قوله:** المشتركة: یعنی چې د کوم جنت متقیانو سره وعده کړې شوې ده، هغه د ټولو نیکانو په مینځ کښې مشترک دې، ځکه چې هر یو مومن د شرک نه په امن کښې دې،

البتہ د اوچتی درجی نیکانو د پارہ اوچت درجی والا جنت دی،

**فولہ:** الجنة التي: مبتدا ده، او فيها اقرب دې خبر دي.

**سوال:** خبر جمله ده، اوچي کله جمله خبر وی نو عائد ضروری وی حالانکه دلته عائد نشته؟

**جواب:** چې کله خبر عین مبتدا وی نو د عائد راول ضروری نه دی، دلته هم داسې ده.

**فولہ:** آسن: (س، ض) آسن، د اوبو بدلیل، بدبوداره کیدل.

**فولہ:** لذیذ: په دې کښې اشاره ده چې مصدر په معنی د اسم فاعل دي، او اسناد

مجازی دي، لکه زید عدل کښې، یعنی د جنت شراب دومره لذت والا دی گویا چې تول

په ټوله لذت دي، دا د سوال او جواب په شکل کښې داسې هم وئیلې شې چې من مملو

کښې د مصدر حمل په ذات باندې راځی، کوم چې صحیح نه دي.

جواب دا دي چې دا حمل د زید عدل د قبیل نه مبالغه دي.

**فولہ:** لهم فيها: لهم د کڼ یا د موجود متعلق کیدو سره خبر مقدم دي، فیها د محذوف

متعلق دي، او مبتدا محذوف ده، څنگه چې مفسر علام (اصناف) محذوف منلو سره د

مبتدا محذوف طرف ته اشاره کړې ده.

**فولہ:** فوراين عنهم: ددې جملې د زیاتوالی مقصد د یو سوال جواب دي،

**سوال:** د الله تعالی قول ولهم فيها من کل الثمرات ومغفرة من ربه من معلومی چې څنگه به

جنت ته د داخلیدو نه پس جنتیانو ته میوې میلاویږي دغه شان به مغفرت هم په جنت

کښې میلاویږي، حالانکه مغفرت جنت ته د داخلیدو نه مخکښ کیدل پکار دی؟

**جواب:** د مغفرت نه دلته رضا مراد ده چه دا به په جنت کښې حاصلیږي.

**فولہ:** من هو عائد فی النار: مبتدا محذوف خبر دي، مفسر علام مبتدا محذوف طرف

ته په خپل قول اُن هو فی هذا النور سره اشاره کړې ده،

**فولہ:** أمعاء: کولمې، أمعاء د معاً جمع ده، ددې الف په یاء سره بدل کړې شوې دي، نه

چې په واؤ سره، ځکه چې ددې واحد معی راځی، او تشبیه ئ معیان راځی، ددې خبرې

دلیل دي چې د معاً الف د یاء نه بدل راغلې دي.

**فولہ:** مصارين: مصارين د مصار جمع الجمع ده، یعنی د مصیر جمع مصران، او د مصران

جمع مصارين ده، ددې معنی ده کولمې، په فارسي کښې ورته روده وئیلې شی؟

**فولہ:** لا يرجع اليه: دې طرف ته توجه نشی کولې، یا دا د التفات لائق نه دي، په صحیح

نسخه کښې نرجع جمع متکلم دي، یعنی مونږ ددې خبرو طرف ته توجه نه کوو، تاسو

او وانی چي حضرت اوس خہ او وئیل؟

**قوله:** فإني لهم خير مقدم دي، او ذكراهم مبتدا مؤخر ده، إذا جاءهم الساعة جمله معترضه ده، اود إذا جواب محذوف دي، تقدیری عبارت دادی إذا جاءهم الساعة فكيف يتذكرون؟

**قوله:** أولئك: مبتدا ده، الذين طبع الله على قلوبهم ددي خبر.

**قوله:** والذين اهتدوا: مبتدا ده، او، زادوهم ددي خبر.

**قوله:** أضرأطها: أضرأطهم شرط، بقسم الرأع على علامت

**قوله:** فاعلم أنه لا إله إلا الله: یعنی کله چي د مومنانو نیکبختی او د کافرانو بدبختی معلومه شوه نو تاسو آئنده هم په خپل علم بالوحدانیت وغیره باندې قائم اوسیرئ.

**قوله:** استغفر لذنبك: أي استغفر الله أن يعلم منك الذنب أو استغفر الله ليعصمك وقيل الخطاب له والمراد الأمة خو ددي آخری توجیه نه، راروانه جمله (وللمؤمنين والمؤمنات)، انکار کوی.

[ایاتوله: ۲۰-۲۸]

(وَقُولِ الَّذِينَ آمَنُوا) طلباً للجهد (كُلًّا) هــا (تَزَلَّتْ سُورَةٌ) فيها ذكر الجهاد (فَإِذَا تَزَلَّتْ سُورَةٌ فَهَكَمَ) أي لم ينسَخ منها شيء (وَذَكَرَ فِيهَا الْقِتَالُ) أي طلبه (رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ) أي شك ولم المتأخضون (يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَنْظُرَ الْمُسْحِصِ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ) خوفاً منه وكراهة له أي فهم يخافون من القتال ويكرهونه (فَأُولَى لَهُمْ) مبتدا خبره (طَبَاعَةٌ وَكُلٌّ مَعْرُوفٌ) أي عشن لك (فَإِذَا عَزَمَ الْأُمُ) أي فرض القتال (فَلَوْ صَدَّقُوا اللَّهَ) في الإيمان والطاعة (لَكَانَ غَيْرَ أَلْهَمٍ وَخَفَلَتْ لَوْ جَوَابٌ إِذَا قَبِلَ عَشِيَّتُمْ بِكسر الشين وفشحا وفيه البضات عن الغيبة إلى الخطاب أي لعلكم (إِنْ تَوَلَّيْتُمْ) أغرضتم عن الإيمان (أَنْ تُفِيدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقِيلُوا أَرْحَامَكُمْ) أي تفودوا إلى أمر النجارية من التلمي والقتال (أُولَئِكَ) أي المتفلسون (الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ) عن استيعاب الحق (وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ) عن طريق الهدى (أَقْلَامًا يَدْرُونَ أَلِ قرآن) فيقولون الحق (أَمْ بَلْ عَلَى قُلُوبٍ) لهم (أَفْقَاهُمْ) فلا يفقهونه (إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا) بالثفاي (على أدبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى الشيطان سَوَّلَ) أي زتن (لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ) بضم أوله وبفتحهم واللام والمنفلى الشيطان لا زاد في تعالى فهو المضل لهم (أَذْلِكَ) أي إضلالهم (بِأَنَّهُمْ قَالُوا الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ) أي ليمشركين (سَتُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمُ) أي المتفاوتة على عداوة النبي صلى الله عليه وسلم وتبسط الناس عن الجهاد معه قالوا ذلك سراً فاطهزة الله تعالى (وَأَلَّهُ يَعْلم أسرارهم) بفتح الهززة جنع سر وبكسرهما مصدر (فكيف) حالهم (إِذَا تَوَلَّيْتُمْ الْمَلَائِكَةَ يَعْزُبُونَ) خال من الملايكة (وَجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ) ظهورهم بفتحهم من عبيد (أَذْلِكَ) القولی على الحالة المذكورة (بِأَنَّهُمْ أَهْبَوْا مَا أَنْقَضَ اللَّهُ وَكُرَّهُوا رَضَاؤَهُ) أي القتل بما يرحبه (فأحبط أعمالهم)

لوچه او کومو خلقو چې ایمان راوړو، هغوی د جهاد مطالبه کولو سره وائی ولې یو داسې سورت نازل نه شو چې په هغې کښې د جهاد د اجازت ذکر وي، چې کله یو محکم غیر منسوخ سورت نازل شوی چې په هغې کښې د جهاد د اجازت ذکر وي، یعنی د جهاد د مطالبې ذکر وي، نو ته هغه خلقو ته چې د چا په زړونو کښې مرض یعنی شک وي او هغه منافقان دی چه دوی ستا طرف ته داسې گوری لکه چې لکه په چا باندې د مرګ یې هوشی راغلی وي، د مرګ نه ویره کولو د وجې او د هغې د نه خوښولو د وجې هغوی د جهاد نه ویرېږي، او دا نه خوښوی، نو بهتره وه دوی لره چې ستا حکم ته منلې وي، او تا سره ښې خبرې، اولی لهم مبتدا ده، او طاعة ولول معروفه ددې خبر، یعنی ددوی د پاره ستا اطاعت او تا سره ښه خبره کول بهتر وو، او چې کله خبره پخه شوه، یعنی جهاد فرض شو، نو که د الله سره په ایمان او طاعت کښې رشتونې وو نو ددوی د پاره بهتره ده، او جمله (الو صدقوا) د (اذا) جواب دې، که تاسو د ایمان نه مخ واړوئ، نو تاسو نه لرې نه ده، چې تاسو په ملک کښې فساد شروع کړئ او صله رحمې کټ کړئ، او تاسو د جاهلیت یعنی د بغاوت او د قتل طرف ته واپس شئ، په (عسیتم) کښې سین په کسرې، او فتحې سره دواړه جائز دی، او په دې کښې د غائب نه د خطاب طرف ته التفات دې، او عسیتم په معنی د لعلکم دې، هم دغه فساد خوښونکی خلق دی، چې په چا باندې د الله لعنت دې، کوم چې د حق خبرې اوریدو نه گونگیان کړې شوې دی او د هدایت لارې کتلو نه ددوی سترګې رندې کړې شوی دی، آیا دا خلق په قرآن کښې غور او فکر نه کوی؟ چې حق او پیژنی، بلکه ددوی زړونو باندې د زړونو مناسب تالې لگېدلې دي، چې د هغې د وجه نه دوی په قرآن باندې نه پوهیږي، یقینا هغه خلق چې د منافقت د وجې نه په دوی هدایت ښکاره کیدو ته پس دوی واپس شول، (مرتد شول) یقینا شیطان ددوی د پاره ددوی عمل ښائسته کړې دې، او شیطان دوی ته د لرې خبرې ښودلی دی، اول (یعنی همزه) په ضمیمه او فتحې سره اود لام فتحې سره، او د لرې باندې پوهه کولو والا د الله په ارادې سره شیطان دې، لهذا شیطان دوی لره گمراه کونکې دې، او دا یعنی د شیطان دوی لره گمراه کول ددې وجې نه او شو چې دې منافقانو هغه خلقو ته چې د الله نازل شوې قرآن نه خوښوی، یعنی مشرکینو ته نه او وئیل چې مونږ به بعضې خبرې ستاسو اومنو، یعنی د نبی کریم ﷺ په مخالفت کښې د معاونت په سلسله کښې او خلقو لره د حضور ﷺ سره د جهاد نه منع کولو کښې به ستاسو مدد او کړو، منافقانو دا خبره د راز په توګه باندې وئیلې وه، خو الله دې خبرې لره ښکاره کړه، او الله تعالی ددوی پتو خبرو لره پیژنی، یا ددوی د رازونو نه خبردار دې، اسرار د همزې په فتحې سره د سر جمع ده، او دهمزې په کسرې سره مصدر دې، نو ددوی په هغه حالت وی؟ چې کله فرشتې ددوی روحونه قبض کوی، حال دا چې



ہفہ فرشتہ بہ ددوی پہ مخونو او ددوی پہ شاگونو یعنی پہ ملاکانو باندی د اوسپنی بہ ستک سرہ وهل کوی، او دا یعنی پہ مذکورہ صورت کنبی روح اخستل ددی وجہ نہ وی چہ کومہ طریقہ د اللہ د خفگان وہ دوی پہ ہفہ باندی چلیدلی وو، او د ہفہ د رضامندی نہ ئی نفرت او کروی یعنی ہفہ عمل نہ کوم چہ ہفہ رضا کولو، ٹحکہ اللہ تعالیٰ ددوی عملونہ بریاد کرل۔  
**د قیوداتو فوائد او تسہیل**

**قوله:** فأولى لهم: لام پہ معنی د بآء ای آن کان الأولى جمع طاعة الله وطاعة رسوله: یعنی کمزوری ایمان والا او منافقانو د پارہ د اللہ او د ہفہ د رسول تابعداری بہترہ وہ، دا مطلب د حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نہ عطاء بِطَائِفِهِ نقل کرے دی، او بعضی حضراتو اولی د ویل نہ مشتق کرے دی، ددی معنی ہلاکت او بریادی دہ، پہ دی صورت کنبی بہ دا کلمہ ضعیف ایمان والا د پارہ او د منافقانو د پارہ بددعاء او د وعید کلمہ وی، لاولی لهم باندی بہ وقف وی، ددی نہ پس بہ کلام مستانف وی۔

**قوله:** فأولى لهم: پہ دی کنبی درے ترکیبونہ کیدی شی، (۱) اولی مبتدا، لهم ددی متعلق، لام پہ معنی د بآء، طاعة وقول معروفہ ددی خبر، مفسر علام ہم دا ترکیب اختیار کرے دی، (۲) اولی لهم د مبتدا محذوف خبر دی، تقدیری عبارت دا دی اطلاق لولی لهم ای أقرب لهم واقع لهم، (۳) اولی مبتدا، او لهم ددی خبر، تقدیری عبارت دا دی اطلاق لهم، ابو البقاء ہم دا اختیار کرے دی، (اعراب ال قرآن

**قوله:** فإذا عزم الأمر: چہ کلمہ امر د (جہاد) پخہ ارادہ او کروی پہ دی کنبی اسناد مجازی دی، خکہ چہ عزم د عزم کونکے دی نہ چہ د امر۔

**قوله:** فلو صدقوا الله: بعضی حضراتو وثیلی دی چہ لو صدقوا الله سرہ د خپل جواب نہ د (اذا) جواب دی، او بعضی حضراتو د اذا جواب گروہ محذوف گرخولی دی، او لو صدقوا الله شرط او لکان عدا لهم نہ دی جزاء گرخولی دہ۔

**قوله:** فهل عسىٰ أن توليتم: عسىٰ افعال رجاء (مقاربه) نہ فعل ماضی دی، یعنی ستاسو نہ لری نہ دہ، پہ دی کنبی د مزید توبیخ او تقریع د پارہ د غیبت نہ خطاب طرف تہ التفات دی، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ د تولیتم معنی اِمرأش من الطاعة کرے دہ، مفسر علام ہم دا معنی مراد اخستلی دہ، او کلبی د تولیتم معنی اِن تولعمر امر الامة کرے دہ، یعنی کہ تاسو د ملک د کارونو والیان او ذمہ دار مقرر کرے شوی نو پہ ملک کنبی بہ د ظلم پہ ذریعہ سرہ فساد خور کرنی۔

**قوله:** أقفالها: أفعال د فعل جمع دہ، پہ معنی د تالا، د افعال اضافت قلوب طرف تہ

کولو کنبې ئ اشاره اوکره چې دلته د قفل نه عرفی تالا مراد نه ده، بلکه یو خاص قسم غیبی تالا مراد ده، کومه چې د زړونو مناسب ده، مثلاً د توفیق اخستل، د غور او فکر صلاحیت ختمیدل، وغیره، مفسر علام په فلاسوفونه سره هم دې غیبی تالې یعنی د سوچ او صلاحیت ختمیدلو طرف ته اشاره کړې ده.

**هوله:** اُمْلَى: په دې کنبې دوه قراخونه دی (۱)، د همزې ضمه او د لام کسره، سره د یاء د فتحې اُمْلَى ماضی مجهول، دوی ته مهلت ورکړې شو، (۲) په یو قراعت کنبې د یاء سکون سره مضاع معروف هم ده، یعنی دوی ته به مهلت ورکوم، اُمْلَى لهر دوی ته ئ لرې سوچ ورکړو، اوږده اوږده امیدونه ئ ورکړل، په دې صورت کنبې به ددې فاعل شیطان وی، او دوی ته ئې مهلت ورکړو، نیته ئې ورکړه، نو په دې صورت کنبې به فاعل الله وی.

**هوله:** الْمُئَلَى الشَّيْطَانُ یأرا دته تعالی: ددې عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دی. سوال: مهلت ورکول دا د الله تعالی کار دې، لهذا شیطان طرف ته ددې نسبت کول صحیح نه دی؟

**جواب:** نیته او مهلت ورکول په حقیقت کنبې هم د الله تعالی دې، خو د استاد مجازی په توګه د شیطان طرف ته نسبت شوې دې، ځکه چې داد هغه د وسوسې په ذریعې سره کیږي.

**هوله:** ذَلِكَ: مبتدأ، بِالْمَهْرِ قَالُوا: ددې خبر، بَاء سببیه ده.

**هوله:** قَالُوا: قَالُوا: ددې فاعل منافقین دی، او د کَرِهُوا فاعل یهود دی، گویا چې دا وئیل اوریدل او خبرې کول د منافقینو او د یهودو په مینځ کنبې وو، نه چې د منافقین او د مشرکانو په مینځ کنبې، ځنګه چه علامه محلی اختیار کړې ده، غالباً د قلم سبقت والې دې، (حاشیه جلالین)

[ایاتوله: ۲۹-۲۸]

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ يَظْهَرُ أَضْغَانُهُمْ عَلَى الَّذِينَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ (وَلَوْ شَاءَ لَأَرَيْنَاكُمْ عَرَضَكُمْ وَكَثُرَتِ الْآلَمُ فِي (فَلَعَرَفْتَهُمْ بِبَيْنَانِهِمْ غَلَانَتَهُمْ (وَلَعَرَفْتَهُمْ) الْوَاوِ لِقَسَمٍ مَخْلُوفٍ وَمَا يَتَدَفَّعُ جَوَابَهُ (فِي لَحْنِ الْقَوْلِ) أَيْ مَقْنَأً إِذَا تَكَلَّمُوا عِنْدَكَ بَأَن يَفْرَضُوا بِنَا فِيهِ تَهْجِيئُ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ (وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ) وَلَكَيْلُوكُمْ نَخْبِرُكُمْ بِالْجِهَادِ وَغَيْرِهِ (رَحَى تَعْلَمُ) عِلْمٌ ظَهَرَ (الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالْحَايِرِينَ) فِي الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ (وَتَكَلُّوا) نَظَرُوا (أَخْبَارَكُمْ) مِنْ طَاعَتِكُمْ وَعِصْيَانِكُمْ فِي الْجِهَادِ وَغَيْرِهِ بِنَاءً وَالثَّوْنُ فِي الْأَلْفَاظِ الثَّلَاثَةِ (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) طَرِيقَ الْحَقِّ (وَسَأَلُوا الرَّسُولَ) خَالَفُوا (مِنْ بَعْدِ مَا كُنُوا مِنْهُ الْمُتَّقِينَ) هُوَ مَقْنَى سَبِيلِ اللَّهِ (أَنْ يَخْلَعُوا) اللَّهُ شَيْئًا وَيَصْطَلِحَ أَعْمَالَهُمْ يَنْبِطِلُهَا مِنْ مَنَافَةِ وَتَخَوُّهَا فَلَا يَزُونُ لَهَا فِي الْأَعْمَارِ ثَوَابًا نَزَلَتْ فِي الْمُطْغِينِ

مِنْ أَصْحَابِ بَنِي إِسْرَءِيلَ الَّذِي نَزَّلْنَا فِيهِ الْقُرْآنَ وَالْغُرُوبَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ بِالْمَعَاصِي مَنَّا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ طَرَفَهُ وَهُوَ الْفَهْدَى (تُرْمَتُوا وَهُمْ كَمَا رَفَلْنَ بِظِلِّ اللَّهِ هُمْ) نَزَلَتْ فِي أَصْحَابِ الْقَلْبِ (فَلَا تَقُولُوا) تَضَلُّوا (وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَمِ) بِفَتْحِ الشَّيْنِ وَتُسْرِفُوا فِي الْمُنَاحِ مَعَ الْكُفَّارِ إِذَا لَقِيَهُمْ (وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ) خِلَافَ مِنْهُ وَآوَا لَامِ الْفِعْلِ الْفَاعِلُونَ الْفَاعِلُونَ (وَاللَّهُ مَعَكُمْ بِالْقُرْآنِ وَالنَّصْرِ (وَلَنْ يَزِيدَكُمْ) يَنْفِصَكُمْ (أَعْمَالَكُمْ) أَيْ ثَوَابَهَا (أَعْمَالُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) أَيْ الْإِحْسَانِ فِيهَا (لِصَبِّ وَهُوَ) أَنْ تَزِيمُوا وَتَتَّقُوا (اللَّهُ وَذَلِكَ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ (يُؤْتِكُمْ أَجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ) جَمِيعَهَا بِلِ الزَّكَاةِ الْمَعْرُوضَةِ فِيهَا (وَأَنْ يَسْأَلَكُمْ) فَتُؤْتِيَكُمْ (يَتَالَعُ فِي طَلَبِهَا (تَتَّقُوا وَتُحَرِّجُوا) الْبُخْلِ (أَخْشَانَكُمْ) لِيَسِيءَ الْإِسْلَامَ (هَذَا أَنْتُمْ) يَا هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ لِيَتَّقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَمْ يَرْضَ عَلَيْكُمْ (فَيُؤْتِكُمْ مَنْ يَتَّقِلُ وَمَنْ يَقْبَلُ) قَلْبًا يَتَّقِلُ عَنْ نَفْسِهِ يُقَالُ يَتَّقِلُ عَلَيْهِ وَغَنَهُ (وَاللَّهُ الْغَنِيُّ) عَنْ نَفْسِكُمْ (وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ) إِلَيْهِ (وَأَنْ تَتَّقُوا) عَنْ طَاعَتِهِ (يُسْتَبْدِلُ قَوْمًا بِغَيْرِكُمْ) أَيْ يَجْعَلُهُمْ بِذَلِكَ (تُرْمَتُوا أَمْوَالَكُمْ) فِي التَّوَلَّى عَنْ طَاعَتِهِ بِإِطْعَامِ طَائِفَةٍ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: آیہ دفعہ خلق چہ دھوی پہ زرو نو کنبی بیماری ده، دا گنری چہ اللہ بہ دھوی نبی ﷺ او مومنانو ته ددوی د زره دشمنی نه بنکاره کوچه که مونہ غوارو نو دا ٲول به مونہ تاته او بانیو، یعنی ددی ٲولو به مونہ تاسو نه شناخت کری وو، او لام په فلتعرفتم کنبی مکرر راورلی شوې دې، نو تاسو په دوی د مخونو علاماتو نه پیژندلې، او یقینا تاسو به دوی د خبرو نه او پیژنئ، و او د قسم محذوف د پاره دې، او ددې مابعد جواب قسم دې، مطلب دا دې چې کله دوی تاسره خبرې د کوی په نو داسې طریقې تاسو ته تعریض کوی چې په هغې کنبی د مسلمانانو سپکاوی وی، ستاسو ٲول کارونه الله تعالی ته معلوم دی او یقینا مونہ په ستاسو ٲولو امتحان اخلو، یعنی د جهاد وغیره په ذریعہ به ستاسو امتحان اخلو چې په تاسو کنبی مجاہدین او په جهاد وغیره کنبی ثابت قدم خلق معلوم کرو، یعنی بنکاره نه کرو، او جهاد وغیره کنبی ستاسو د نافرمانی او فرمانبرداری حالت معلوم کرو، درې واره په افعال یا او نون سره دی، یقینا چې کومو خلقو کفر او کرو او د الله لارې یعنی د حق لارې نه شي خلق منع کړل او د رسول ﷺ مخالفت شي او کرو، روستو ددې نه چې دوی د پاره هدایت بنکاره شوې وو، د سبیل الله هم دا معنی ده، دوی به هیڅ کله د الله څه نقصان ونکړی، د پورته په هغه ددوی عملونه بریاد کری، یعنی ددوی صدقه وغیره به باطله کری، نو په آخرت کنبی به دوی ته ددې هیڅ ثواب نه میلاویږی، دا ذکر شوې آیت د اصحاب بدر، یا د بنو قریظہ، او د بنو نضیر په خلقو باندې خوراک کونکو په باره کنبی نازل شوې دې، اې ایمان والو د الله اطاعت کوئ او د رسول خبره منئ، او خپل عملونه د گناهونو په ذریعہ مه باطلوئ، کومو خلقو چې کفر او کرو او نور شي د الله لارې نه چې هغه د هدایت لاره ده، منع کړل

ياد کفر په حالت کښې مړ شو يقين او کړې چه الله به هغوی هيڅ کله اونه بخښی، دا ذکر شوې ايت په بدر کښې د کوهی والو باره کښې نازل شوې دې، نو اې مسلمانانو همت مه ييلئ او د صلح درخواست مه کوئ السلام کښې د سين په فتحې سره، او کسرې سره، يعنی چې کله ستاسو کافرانو سره مقابلې راشی نو د صلح درخواست مه کوئ، او هم تاسو په غالب ټي، او (الاعلون) نه وؤ کوم چې لام فعل دې، حذف کړې شوې دې، يعنی تاسو به غالب او قاهر يئ، په نصرت او مدد سره، الله تاسو سره دې، او ستاسو عملونه به يعنی د هغې ثواب به نه کموی، واقعي د دنيا ژوند يعنی په دې کښې مشغوليدل، صرف لويې ټوټې دي، او که تاسو ايمان راوړو، او د الله پاره مو تقوی اختيار کړه، او دا د آخرت دکارونو نه دي، نو هغه به تاسو ته ستاسو د عملونو اجر درکړی، هغه ستاسو نه ستاسو ټول مال نه غواړی، بلکه دهغې نه د زکوٰه فرض مقدار غواړی. که هغه ستاسو نه ستاسو مال او غواړی او ټول په ټوله او غواړی يعنی د هغې په غوښتلو کښې مبالغه او کړی نو تاسو به شوم توب او کړئ، او شوم توب به د دين اسلام د پاره ستاسو ناخوښوالي ښکاره کړی، هو تاسو خلق داسې يئ چې تاسو د الله په لاره کښې په يو مقدار سره خرچ کولو د پاره رابللئ شئ، کوم چې به تاسو باندې فرض دې، بعضي په تاسو کښې هغه دی چې بخل کوی، او کوم کس چې بخل کوی هغه خپل ځان سره کنجوسی کوی، ونيلې کيږی (بخل عليه وعنه) الله ستاسو د خرچ کولو نه مستغني دې، او تاسو د هغه محتاجه يئ، او که تاسو د هغه د اطاعت نه مخ اړوئ نو الله تعالی به ستاسو په ځانې بل قوم پيدا کړی، يعنی ستاسو به ځانې به نې کړی، بيا به هغوی د اطاعت نه مخ اړولو کښې ستاسو په شان نه وي، بلکه د الله تعالی حکم منونکی به وی.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** أرحمب الذين الخ: ام منقطعه دې، أي بل أحسب المنافقون، الذين دخيلې صلي (موجود في قلوبهم مرض) سره، د حسب فاعل أن لن يخرج الله أفعالهم، د حسب د دوؤ مفعول قائم مقام دې،

**قوله:** أضغان: أضغان د ضغن جمع ده، بغض، دشمني

**قوله:** لأرينكم: دلته د رؤيت نه رؤيت بصری مراد دې، دې وجې نه متعدی په دوو مفعولو سره دې، که رؤيت قلبی مراد وو نو متعدی په درې مفعولو به وو، (أعراب ال قرآن بعضي حضراتو رؤية علميه هم مراد اخستې دې، مفسر علام د آرينا تفسير په عرفنا کولو کښې هم دي ته اشاره کړې ده، او د معرفت نه داسې معرفت مراد دې، چې کالمشاهد (يعنی سترگو ليدلو پشان) وی.

**قوله:** لأرينكم: د (لو) جواب دي، د (فلتعرّفهم) جواب په (لو) باندې عطف دې، لام تاکيد د پاره مکرر راوړې شوې دې، فاء عاطفه ده.

**قوله:** ولتعرفنہم: لام د قسم محذوف پہ جواب باندی داخل دی۔

**قوله:** لَحْنُ الْقَوْلِ: د لحن دوه معنی دی، (۱) عطا فی الاعراب (۲) عطا فی الکلام لحن فی الکلام دا دی چې ظاهر د کلام پہ تعظیم باندی او باطن د کلام پہ تحقیر باندی دلالت کوی، او متکلم باطن د کلام مراد اخلی، یا کلمہ پہ داسی توگہ باندی ادا کول چې د هغی معنی بدلہ شی، او د تعظیم پہ خائنی د تحقیر معنی پیدا شی، څنگہ به چې منافقینو حضور ﷺ ته خطاب کولو پہ وخت د راعینا پہ خائنی راعینا ونیل، د راعینا معنی ده چې زمونږ رعایت اوساته، او د راعینا معنی ده چې زمونږ شپونکې، د السلام علیکم په خائنی به نې السام علیکم وویل، (یعنی په تا باندی دې هلاکت وی، او مرگ دې

**قوله:** فی الْأَفْعَالِ الثَّلَاثِ: دا درې صیغې د افعالو، لَمْ تَكُنْ، تَكُنْ، تَكُونُ، په دې درې واړو افعالو کښې واحد غائب او جمع متکلم دواړه قراخونه دی،  
**قوله:** شَأَقُوا: ماضی جمع مذکر غائب، هغوی مخالفت اوکړو، دا د مشاقه او د شقاق نه اخستلې شوې دې،

**قوله:** سَيُصِطُّ أَعْمَالُهُم: د اعمالو د بریادولو مطلب دا دی چې په آخرت به کښې ددوی اجر ختم شی، او د اعمالو نه هغه اعمال مراد دی کوم چې په عام معاشره کښې د خیر عملونه گنرلي شی، مثلاً رسته داری پالل، د غریبانو، مسافرو مدد کول، اوږو تپو باندی خوراک کول، وغیره۔

**قوله:** أُنْزِلَتْ فِي الْمَطْعَمِينَ: دلته د مطعمین نه مراد مشرکین مکہ دی، چا چې د غزوہ بدر په موقع باندی د کافرانو د لښکر د خوراک انتظام کړې وو۔

**قوله:** أَصْحَابُ الْقَلْبِ: قلب په میدان بدر کښې د یو کوهی نوم دی، چې په هغې کښې د مشرکانو قتل شوې خلقو لره حضور ﷺ غورخولې وو۔

**قوله:** فَلَا تَهِنُوا: تاسو همت مه بیلئ، کم همته کیږئ مه، فاء په جواب شرط باندی داخله ده، شرط محذوف دی، تقدیری عبارت دا دی، إِنْ تَقَنَّتْ لَكُمْ بِالْإِلَالَةِ الْعُظْمَى عَنِ الْإِسْلَامِ وَلِلْكَفَرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَا تَهِنُوا۔

**قوله:** وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ: واؤ حالیه دی، جمله حال کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې ده، اَمِ وَأَنْتُمْ الْعَالَمُونَ بِالسَّيْفِ وَالْحَبَّةِ أَهْلُ الْأَمْرِ، اَعْلَوْنَ په اصل کښې اَعْلَوْنَ وو، اولنې واؤ لام فعل دی، او دویم واؤ جمع دی، اول واؤ متحرک ددې ماقبل مفتوح کیدو د وجه نه الف سره بدل شو، الف د التقاء ساکنین د وجې نه او غورزیدو، اَعْلَوْنَ هُوَ، د اَعْلَوْنَ الْقَاهِرُونَ په معنی دی، او بعضې نسخو کښې د قاهرین په خائنی الظاهرین دی،

هوله واللہ معکم: دا ہم جملہ حالیہ دہ،

هوله پتر، وتریتر (ض) کمول،

هوله فیضیکم: د احفاء نہ پہ یو کار کنی مبالغہ کول، د جرړې نه او خکل، هم ددې نه احفاء العار ب دې، بریت ښه طریقی سره صفا کول، دلته په طلب کنی مبالغه مراد دہ

هوله ها أنتم: ها حرف تنبیہ، او أنتم مبتدا دہ، او هؤلاء منادی دہ، حرف ندا محذوف دې، کوم چې مفسر علام ښکاره کړې دہ، تدعون خبر، جملہ ندائید د مبتدا او خبر په مینځ کنی جملہ معترضه واقع شوې دہ.

هوله: يقال بخل عليه وعنه: ددې عبارت مقصد دا خودل دی چې بخل که د هغه (حوص) معنی لره متضمن وی نو متعدی بخل وی، او چې کله د افسک معنی لره متضمن وی نو بیا متعدی بخل وی.

#### [۴۸] سورة الفتح

#### سورة الفتح مدنية تسع وعشرون آية

سورة الفتح مدنی دې، په دې کنی نهه دیرش آیاتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۰]

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۚ فِيْنَا ظَاهِرًا إِلَى غِيْرِكَ  
اللَّهُ بِجِهَادِكَ ۖ مَا تَقْدِرُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخُرُ مِنْهُ لِيَرْغَبَ أُنْثَىٰ فِي الْجِهَادِ وَهُوَ مُؤَلِّمٌ لِّمُصَنِّفِ الْأَنْبِيَاءِ  
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالذِّلِّ الْعَقْلِيِّ الْقَاطِعِ مِنَ الذُّنُوبِ وَاللَّامِ لِلْعَلَّةِ الْعَالِيَةِ فَمَذْخُولُهَا مُسَبِّحٌ لَا سَبَّ  
وَيُحْمَرُ بِالْفَتْحِ الْمَذْكُورِ (نِعْمَتُهُ) إِنْغَامُهُ (عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ) بِهِ (مِرَاطًا) طَرِيقًا (مُسْتَقِيمًا) يُمْتَكِ عَلَيْهِ وَهُوَ  
دِينُ الْإِسْلَامِ وَيَتَعَرَّكَ اللَّهُ بِهِ (نَهْرًا عَزِيزًا) ذَا عِزٍّ لَا ذُلَّ لَهُ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ  
قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ لَازِبَةٌ إِذْ أَنْزَلَ إِلَهُهُمَا) بِشَرَايِعِ الدِّينِ كُلَّمَا نَزَلَ وَاجِدَةٌ مِنْهَا آمَنُوا بِهَا وَمِنْهَا الْجِهَادُ  
وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ فَلَوْ أَرَادَ نَصْرُ دِينِهِ بِغَيْرِكُمْ لَفَعَلَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا ۚ بِخَلْفِهِ (حَكِيمًا) فِي  
مَنْعِهِ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِذَلِكَ (لِيُدْخَلَ) مُتَعَلِّقٌ بِمَحْذُوفٍ أَيْ أَمْرٌ بِالْجِهَادِ (الْمُؤْمِنِينَ) وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَاتٍ  
تُغْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۚ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ  
وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ ۚ بِاللَّهِ ظَنُّ السُّوءِ ۚ يَفْخُحُ السَّيْنُ وَحَشَمَتْ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ ظَنُّوا  
أَنَّهُ لَا يَنْصُرُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ ۚ عَلَيْهِمْ ذَا بَرَاءَةِ السُّوءِ ۚ بِالذُّلِّ وَالْعَذَابِ ۚ وَغَضِبَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ ۚ أَنْعَدَهُمْ جَهَنَّمَ وَبَاءَتْ مَصِيرًا ۚ فَرَجَعْنَا وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ  
عَزِيزًا ۚ فِي مُنْكَرِهِ (حَكِيمًا) فِي مَنْعِهِ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِذَلِكَ (إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا) عَلَى أُنْثَىٰ فِي الْغَيْبَةِ  
وَمُبَشِّرًا لَّهُمْ فِي الدُّنْيَا (وَكُنْزِيرًا) مُنْذِرًا مُخَوِّفًا فِيهَا مَنْ عَمِلَ سُوءًا بِالنَّارِ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ بَالَاءُ

وَاللَّهُ فِيهِ فِي الثَّلَاثَةِ بَغْدَهُ (وَلَعَزَّزُوا) بَنَصْرُوهُ وَلَقَدْ بَزَّجْنِي مَعَ الْفَوْقَانِيَةِ (وَيُوقِرُوا) بِعَظُمُوا وَحَمِيرُوا اللَّهُ أَوْ  
 لِرَسُولِهِ (وَيَسْمُوهُ) إِيَّيْهِ (بُكَرَّةً وَأَصِيلًا) بِالْفَذَاءِ وَالْفَيْبِ (إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكَ) نَبِيَّةُ الرُّسُولَانِ بِالْمُغْنِيَةِ  
 (إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ اللَّهَ) هُوَ نَحْوُ (مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ) (يَدَّ اللَّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ) الَّتِي تَابِعُوا بِهَا الشَّيْ  
 أَيْ هُوَ تَعَالَى مُطْلَعٌ عَلَى مَنَابِتِهِمْ فَيُجَازِبُهُمْ عَلَيْهَا (فَمَنْ نَكَتْ) نَفَعْنِ النَّبِيَّةَ (فَلَا تَمُوتُكَتْ) نَزِجُوعٌ وَقَالَ  
 تَفَضُّهُ (عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيُؤْتِيهِ) بِأَلَاءِ وَالنَّوْنِ (أَجْرًا عَظِيمًا)

توجهه شروع کوم د الله په نوم سره، چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، بهي شکه مونږ تاسو  
 ته اې نبي ﷺ یوه ښکاره فتح درکړه، يعنی ستا د جهاد په ذریعه مونږ د تورې په زور به  
 مستقبل کښې د مکې وغيره د فتح فيصله او کړه، چې الله ستا د جهاد په صله کښې  
 ستاسو مخکښیني گناهونه معاف کړي، چې ستا امت ته د جهاد شوق پیدائش، او دا ذکر  
 شوې ایت مؤول دي، د انبیاء د گناهونه نه په دلیل قطعی سره د عصمت د وجې نه، او  
 لام د علت غائیة د پاره دي، لهذا ددې مدخول مسبب دي نه چې سبب، او چه دي ذکر  
 شوې فتح په ذریعې سره په تا باندې خپل نعمتونه پور کړي او ددې په ذریعه تا ته، نیغه  
 لاره او ښایي، يعنی تا په هغې باندې ثابت قدم کړي، او هغه نیغه لاره د دین اسلام ده، او  
 چې هغه ددې فتح په ذریعې سره ستا یو زبردست مدد او کړی، د عزت مدد، چې په هغې  
 کښې ذلت نه وی هم هغه ذات دي چې د مومنانو په زړونو کښې ئې سکینت نازل کړو، چې ددوی  
 ایمان سره د دین په احکامو باندې د ایمان نوره هم اضافه اوشی، چې کله هم په دوی باندې  
 یو حکم نازل شی په هغې باندې ئې ایمان راوړی، او هم د هغه احکامو نه جهاد هم دي،  
 او د زمکې او اسمان ټولې لښکرې هم د الله دی، نو که هغه ستاسو بغیر د خپل دین د نصرت  
 اراده کړې وه نو داسې ئې کولې شو، او الله تعالی د خپل مخلوق په باره کښې پوهه او په  
 خپله کار یگرئ کښې با حکمت دي، يعنی هغه دي په صفت سره همیشه متصف دي، (هغه  
 د جهاد حکم ځکه ورکړو) چې هغه لمېدل، د اهر با لکه داسره متعلق دي، مومنانو سرو او ښځو  
 لره داسې جنت ته داخل کړی چې د هغې لاندې نه رونه بهیږي، چې په هغې کښې به همیشه همیشه  
 اوسیږي، او چې د هغوی گناهونه ددوی نه لرې کړی، د الله په نیت دا لویا کامیابی ده، او چې منافق  
 سرو او ښځو ته او مشرکانو سرو او ښځو ته سزا ورکړی، چې الله باندې بد گمانونه کوي،  
 (السوء) په درې واړه ځایونو کښې د سین په فتحې او ضمې سره دي، ددوی گمان دي،  
 چې الله تعالی به د محمد ﷺ او د مومنانو مدد نه کړی، ذلت او عذاب سره د خرابوالي  
 په چکر کښې دوی خپله راغلل، او د الله به په دوی باندې غضب وی، او دوی به د رحمت نه لرې  
 کړی، او دوی د پاره هغه دوزخ تیار کړي دي، او هغه دوزخ خراب ځایي دي، او د اسمانونو او د  
 زمکې لښکرې صرف د الله دی، الله تعالی په خپل ملک کښې زبردست او په خپل کار یگرئ

کښې حکمت والادې، په دې صفت هغه د هميشه د پاره متصف دي. يقينا مونږ ته د قيامت په ورځ د خپل امت د پاره گواهي ورکونکي او دوی لره په دنيا کښې د جنت خوشخبري اورونکي والا جوړ کړې لپلې يې، او په دنيا کښې د اور نه، د خراب عملونو د وجه نه وپرونکي رالپلې، چې تاسو خلق په الله او د هغه رسول باندې ايمان راوړئ، په لټونو کښې ياء او تاء دواړه دي، دلته هم، او دې نه پس په درې واړو ځايونو کښې او د هغوی مدد او کړئ او د ياء فوقانيه په صورت کښې دوؤ زاء سره وتيلې شوې دي. او د هغوی تعظيم او کړئ، د دواړو صيغو ضمير الله او د هغه رسول طرف ته راجع دي، او د هغه يعنی د الله سحر او ماښام پاکي بيان کړئ، يې شکه هغه خلق چه تاسو سره په حديبيه کښې بيعت رضوان کړی، نو يقينا هغوی الله سره بيعت کوی، او دا د من عظم الرسول فقد اطاع الله به شان دي. د الله لاس ددوی په لاس باندې دي، هغه لاس په کوم باندې چه مومنانو د حضور ﷺ سره بيعت کړې وو، يعنی الله تعالی ددوی ددې بيعت د کارواڼي نه خبردار دي، نو هغه به دوی ته بدله ورکړی، او چې کوم کس وعده ماته کړی، يعنی بيعت مات کړی، نو د هغه د وعدې ماتولو ويال به هم په هغه باندې وي، يعنی د هغه عهد ماتول به هم د هغه طرف ته واپس کيږی، او کوم کس چې هغه څه پوره کړی، د څه چې هغه د الله سره وعده کړې ده، نو الله تعالی به ده ته لوڼې اجر وکړی، فسوکه کښې ياء او نون دواړه دي.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** *إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا*: دفتحنا تفسير په قضينا کولو کښې مقصد ديوي شېهي جوړ کول دي.

شبه: فتح نه مراد فتح مکه ده، او فتح مکه په اتفاق سره په سن: ٨ هجري کښې شوې ده، او دا سورت د حديبيه نه د واپسئ په وخت په ضحنان چې د مکې نه ٢٥ کلو ميتر لرې دي، يا په قول د بعضي کراخ الغميم په مقام باندې ٢ هجري کښې نازل شوې دي، نو اوس دا شبه ده چې په سن ٨ هجري کښې شوې واقعه په سن ٢ هجري کښې په *إِنَّا فَتَحْنَا* ماضی صيغې سره ولې تعبير اوکړې شوه؟

**دفتح:** مفسرينو ددې شېهي درې جوابونه ورکړي دي ① يو څو هغه دي چې هغې طرف ته علامه محلي د فتحنا تفسير په قضينا سره کولو کښې اشاره اوکړه،

ددې جواب خلاصه دا ده چې د فتحنا نه مراد *فَتْحًا لِّلْأَزَلِّ* ده، *أَيَّ حَكْمًا لِّلْأَزَلِّ*، *أَوْ قَضَاءً لِّلْأَزَلِّ* يقينا د صلح حديبيه نه مقدم ده، يعنی په سن ٨ هجري کښې د فتحې مکې فيصله کړې شوې وه، په دې صورت کښې به په ماضی سره تعبير حقيقه وي،

② **دويم جواب:** دادې چه د فتح مکې يقيني واقع کيدلو په وجه ئې ماضی سره تعبير



کړې دي، ځکه چه دکوم څه واقع کيدل يقيني وي هغه په ماضي سره تعبير کوي، په دې صورت کښې به تعبير بالماضي مجازاً وي، اودا به د ونفخ في الصور نظير وي.

⑤ **جواب:** دا دې چې حقيقي فتح صلح حديبيه ده، ځکه چې صلح حديبيه د فتح مکې او د نورو فتوحاتو د پاره سبب جوړه شوې وه، او حضور ﷺ هم صلح حديبيه ته فتح مبین فرمائيلې وو، چې کله د کراع الغميم په مقام باندې دا سورت نازل شو، نو حضور ﷺ صحابه کرامو ته اولوستلو، نو حضرت عمر رضي الله عنه هغه وخت هم سوال اوکړو چې اې د الله رسوله! دا فتح مبین ده؟ حضور ﷺ اوفرمائيل چې قسم په هغه ذات باندې چې د چا په قبضه کښې زما ساه ده، چې دا فتح مبین ده، په دې صورت کښې به هم تعبير په ماضي سره حقيقتاً وي،

**قوله:** عنوة: په زور اخستل، د تورې په زور حاصلول، دا د امام اعظم او امام مالک مذهب دي، د امام شافعي مذهب دا دي چې مکه په صلح سره فتح شوې وه.

**قوله:** يتنأ: د مبیناتفسیر په مینا کښې ئې کولو سره دې خبرې ته اشاره اوکړه چې مبین د اَبان نه دي، په معنی د لازم نه چې متعدی.

**قوله:** فی المستقبل: د فتح سره متعلق دي، په بعضو نسخو کښې د (فی) نه بغیر دي، ځکه چه زمونږ نسخه کښې دی، نو په دې صورت کښې به المستقبل، د بفتح صفت وي.

**قوله:** بجهادک: ددې تعلق د فتح مکه سره دي، ددې کلمې د اضافې مقصد د يو سوال جواب ورکول دی.

**سوال:** فتح مکه د الله فضل دي، ځکه چې په انا فتحنا کښې د فتح نسبت الله خپل ځان طرف ته کړې دي، او د مغفرت تعلق د حضور ﷺ د ذات سره دي، ددې مطلب دا دي چې فتح کومه چې د الله تعالی فعل دي، دا علت دي د حضور ﷺ د مغفرت، او دا صحيح نه ده، ځکه چې د يو فعل د بل د فعل د پاره علت نشي جوړيدلې، لهذا په فتح مکه باندې د حضور ﷺ مغفرت مرتب کيدل صحيح نه دی؟ ددې سوال جواب د پاره مفسر علام د بجهادک اضافه اوکړه،

**جواب:** د جواب حاصل دا دي چې د بجهادک تعلق د فتح مکه سره دي، مطلب دا دي چې فتح خو الله تعالی ورکړه خو ددې ظاهري سبب او ذریعه د حضور ﷺ جهاد جوړ شو، په دې طريقه باندې خپله د حضور ﷺ فعل د هغوی ﷺ د مغفرت علت جوړ شو، نه چې فعل باری تعالی، او دا صحيح ده، لهذا اوس څه اعتراض نشته،

**قوله:** هو مؤول: دا هم د يو سوال مقدر جواب دي.

**سوال:** سوال دا دې چې نبی ص معصوم وی، نو بیا د حضور ﷺ د گناهونو د معاف کولو څه مطلب دی؟

**جواب:** اول خبره دا ده چې په دې ایت کېنې تاویل دي، ① چې خطاب اگر چې حضور ﷺ ته دي خو مراد ددې نه امت دي، چې امت ته د جهاد شوق وی.

② دویم دا چې د ذنوب نه د حسات الأولیاء المطهرین د قاعدې مطابق خلاف اولی مراد دی، او د نبی ﷺ نه د خلاف اولی صدور کیدې شی، دا د عصمت انبیاء خلاف نه ده.

③ بیا د مغفرت نه مراد ستر او پرده ده، مطلب دا چې د حضور په مینځ کېنې او د گناهونو د صادريدو په مینځ کېنې ستر او حجاب حائل کړی، چې د هغوی ﷺ نه گناهونه صادريدل بالکل نه وی.

**قوله:** لِرَّعْبٍ أَمْتَك: دا په جهاد باندې د مغفرت مرتب کیدو علت دي، یعنی په جهاد باندې د مغفرت مرتب کیدلو د وجې نه به ستا امت د جهاد شوق لری.

**قوله:** واللام للعللة الغائبة: په لیغفر کېنې لام علت غائبه د پاره دي، ځکه چې د الله تعالی یو فعل معلل بالاعراض نشی کیدلې، یعنی یو څیز هغه لره په یو فعل باندې باعث (اوچتولې) نشی، البته لام مذکور د علت غائبه د پاره کیدې شی، یعنی د فعل نتیجې د پاره، چې کله وئیلې شی (لغفرت اللام لاگفب) ما قلم واخستلو د لیکلو د پاره، کتابت د اشتراء غایت دي، لهذا د لام مدخول یعنی مغفرت مسبب دي نه چې سبب، سبب فتح ده او مسبب مغفرت دي نه چې مغفرت سبب وی، او فتح مکه مسبب، یعنی د جهاد په ذریعه فتح مکه د مغفرت سبب دي، نه چې مغفرت د فتح مکه سبب.

**قوله:** وَتَمَر: ددې عطف په یغفر باندې دي، او د لام لاندې دي.

**قوله:** يَتَمَتَك: ددې اضافي مقصد د یو اعتراض جواب ورکول دی،

اعتراض دا دي چې حضور ﷺ خو د شروع نه هدایت یافته وو، بیا د حضور ﷺ په باره کښې **وَيُطَهِّرُكُمْ مِنَ الْأَسْوَءِ وَيَكْثُرُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَسْوَءِ** څه مطلب دي؟

**جواب:** د جواب ماحصل دا دي چې د هدایت نه مراد دوام او استقرار دي.

**قوله:** ذَا عَزَى: دا هم د یو سوال جواب دي،

**سوال:** سوال دا دي چې عزیز د منصور صفت دي، نه چې د نصر، او دلته د نصر صفت واقع کیږی؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چې عزیز د فعیل په وزن باندې دي، او د فعیل وزن د

نسبت بیانولو د پاره هم راخی، لکه کلفه، ما د هغه فسق طرف ته نسبت اوکړو، یا ما هغه ته فاسق اوونیلو، دغه شان دلته هم عزیز په معنی د ذوعز دې، او ذوعز منصور وی.

**قوله:** فی المواضع الثلاثة: یعنی دویمه او دریمه موقع وطلعتهم ظن السوء

تیه دا د شارح علیهم السلام نه سبقت قلم دې، ځکه په اول او دریم مقام باندې په اتفاق سره صرف فتحه ده، لهذا صحیح دا وه چې داسې نې ونیلې وو فی الوهم العالی.

**قوله:** والتأوه فی: یعنی لتؤمنوا بالله کنبې یا، او تاء دواړه قرأتونه دی، خو د تاء په صورت کنبې به دا اعتراض وی چې لتؤمنوا بالله د انا أرسلک تتمه ده، او په انا أرسلک کنبې خطاب حضور ﷺ ته دې، او په لتؤمنوا کنبې خطاب امت ته دې، په کلام واحد کنبې انتشار د مرجع لازمیری، حالانکه آخر د کلام د اول کلام تتمه ده.

**جواب:** لتؤمنوا کنبې اگر چې په ظاهره خطاب امت ته معلومیږی خو په حقیقت کنبې خطاب حضور ﷺ ته دې، ځکه چې هغوی ﷺ اصل د امت دی، لهذا اوس په کلام واحد کنبې تعدد د مرجع نه لازمیری.

**قوله:** هو نؤمن الرسول فقد أطاع الله: ددې عبارت د اضافې مقصد د شبه جواب ورکول دی، شبه دا ده چې د حضور ﷺ بیعت د الله بیعت ګرځولې شوې دې. ددې نه د الله د پاره د اندامونو شبه پیدا کیږی ځکه چې حضور ﷺ په خپل لاس باندې د خلقو نه بیعت اخستلې وو، ددې نه معلومیږی چې الله به هم په لاس باندې بیعت اخستلې وی؟

جواب: د جواب خلاصه دا ده، چې ددې بیعت نه عقد میثاق مراد دې، او دا بالکل داسې ده لکه من يعلم الرسول فقد أطاع الله یعنی څنگه چې د الله اطاعت د رسول اطاعت دې، دغه شان د رسول الله ﷺ سره بیعت د الله سره بیعت کول دی.

[ایاتونه: ۱۱-۱۷]

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ خَوَلْنَا الدِّينَ مِنْ قَبْلِهِمْ خَلْفَهُمُ اللَّهُ عَنْ صُحْبِكَ لَنَا طَلَبُهُمْ لِيُخْرِجُوا مِنْكَ إِلَى مَكَائِدَ خَوْفًا مِنْ تَعَرُّضِ فِرَاشٍ لَكَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ إِذَا رَجَعْتَ مِنْهَا رَفَعْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا عَنْ الْخُرُوجِ مِنْكَ (فَأَسْتَفْهِرْنَا) اللَّهُ مِنْ تِلْكَ الْخُرُوجِ مِنْكَ قَالَ تَعَالَى مُكَذِّبًا لَهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ أَنِّي مِنْ طَلَبِ الْإِسْتِيفَارِ وَمَا قَبْلَهُ (مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ) فَهُمْ كَاذِبُونَ فِي اغْتِدَارِهِمْ (قُلْ قَسَمَ) اسْتِفْهَامُ بِمَعْنَى الثَّغْنِ أَيْ لَا أَحَدَ (يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا) إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُتَتَّبِعًا بِذَلِكَ (بَلْ) فِي الْمَوْضِعِ لِلِإِنْفَالِ مِنْ غَرَضٍ إِلَى آخِرِ (وَلَتَنْتَفِرُنَّ أَنْ لَنْ يَتَّخِذَ الْرُّسُلُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا) فَنَزَّيْنِ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ أَيْ أَنَّهُمْ يُسْتَأْصَلُونَ بِالْقَتْلِ فَلَا يَزْجَمُونَ وَطَلَبْتُمْ ظَنَ السُّوءِ هَذَا وَغَيْرِهِ (وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا) جَمْعُ بَائِرٍ أَيْ هَالِكِينَ عِنْدَ اللَّهِ بِهَذَا الظَّنِّ (وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مَا كَانَ لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا نَارًا حَدِيدَةً (ولله ملك السماوات والأرض يُظهِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعْذِبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا) أَمَّا لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِمَا ذَكَرَ (سَيَقُولُ السُّخْلَفُونَ) الْمَذْكُورُونَ (إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَائِمٍ مِنْ مَغَائِمٍ غَيْرِ (لِتَأْخُذُوا مَا ذَرَوْا) أَتْرَكُونَا) تُبْهِمُكُمْ) لِتَأْخُذَ مِنْهَا (بُيُودُونَ) بِذَلِكَ (أَنْ يَتَذَكَّرُوا) كَلَامَ اللَّهِ (وَلِي فِرَاقَةٍ كَلِمَ اللَّهُ بِكُسْرِ اللَّامِ أَيْ مُوَاعِيدِهِ بِمَقَامِ خَيْرِ أَهْلِ الْخُدَيْبِيَّةِ خَاصَّةً (قُلْ لِمَن تَعْبَهُونَا) كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ) أَمَّا قُلْ عَزَّوَجَلَّ (فَسَيَقُولُونَ بَلْ نَحْنُ مُعْتَدُونَ) أَنْ تُصِيبَ مَعَكُمْ مِنَ الْقَتِيمِ فَلَنُفْلِتُ مِنْ ذَلِكَ (بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ) مِنَ الَّذِينَ (إِلَّا قَلِيلًا) مِنْهُمْ (قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ) الْمَذْكُورِينَ اخْتِارًا (سَتُدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ أُولَى) اصْخَابِ (رَبَّاسٍ شَدِيدٍ) قِيلَ لَهُمْ بَنُو خَيْفَةَ اصْخَابِ الْيَمَامَةِ وَقِيلَ فَارِسَ وَالزُّرُمِ (تَقَاتِلُونَهُمْ) خَالٍ مُفْتَرَةٍ مِنَ الْمَدْعُوِّ إِلَيْهَا فِي الْفَتَى (أَوْ) هُمْ (يُسَلِّمُونَ) فَلَا تَقَاتِلُونَهُمْ (إِنْ تَطْلِعُوا) إِلَى بَقَائِهِمْ (يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا) وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلِ يَعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) مُلْكًا (لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ) فِي تَرْكِ الْجِهَادِ (وَمَنْ يُعْلِمِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَذَّكِّهِمْ) بِأَنَاءِ وَالثَوْنِ (جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) وَمَنْ يَتَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَتَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ (عَذَابُ اللَّهِ)

ترجمہ: د مدينې اطرافو کښې چې کوم کلی وال د حديبيه په سفر کښې د شرکت نه وروستو پاتې شوي وو يعنې هغه کلی وال کوم چې الله تعالی د رسول الله ﷺ د ملګرتيا نه وروستو پاتې کړی وو، يعنې محروم کړی وو، حالانکه د حديبيه په کال باندې حضور ﷺ دوی ته په خپل معیت کښې د مکې طرف ته وتلو د پاره د قريشو د تعارض په خیال باندې د تللو د پاره ونيولې وو، دوی به ډیر زر او وایی چې زمونږ مال او خاندان مونږ لره تاسو سره د وتلو نه مشغول کړې وو، نو تاسو زمونږ د پاره تاسو سره د نه وتلو په وجه د الله نه د معافۍ دعا او غوږای، الله تعالی ددوی تکذيب کولو سره او فرمائیل چې دوی د معافۍ د غوښتلو د پاره اوس چې څه وائی او ددې نه مخکښې چې ئې کوم عذر بیان کړو دا خبره صرف په ژبه باندې ده، په زړه کښې نشته، لهذا دوی په خپل عذر بیانولو کښې دروغمن دی، تاسو ورته او وایی چې ستاسو د پاره د الله د طرف نه د یو غیظ هم اختیار څوک لری؟، استفهام په معنی د نفی دې، يعنې هیڅ اختیار نه لری، که هغه تاسو ته د نقصان رسولو اراده او کړی، (ضد) ضد په فتحې او ضعیف سره، یا تاسو ته د نفع رسولو اراده او کړی، بلکه څه چې تاسو خلق کوئ الله د هغې نه خبردار دې، يعنې هغه په دې صفت سره همیشہ د پاره متصف دې، بلکه تاسو خودا گنړل چې رسول ﷺ او مومنان به خپل خاندان ته واپس چرته هم رانشی، بل په دواړه ځایونو کښې د یو غرض نه بل غرض ته د انتقال د پاره دې، او دا خبره ستاسو زړونو ته ښه هم لگیدله، چې ددې خلقو د قتل په ذریعه صفائی (خاتمه) او کړې شی، چې دوی ته واپس راتلل نصیب نه شی، او تاسو دا او دغه شان نور ډیر بد گمانونه کړې وو، او تاسو خلق یی هلاک کیدونکی، بُوراً د (بائر) جمع ده، يعنې ددې بد گمانی د وجې نه د الله په نیز هلاک

کیدونکې، او کوم کس چې په الله او رسول باندې ایمان راټوری نو مونږ داسې کافرانو د پاره د دوزخ سخت اور تیار کړي دي، د اسمانونو او د زمکې د بادشاهي مالک هم الله دي، هغه چې چاته او غواړي نو معاف شي کړي او چاته چې او غواړي نو سزا ورکړي، چې کله تاسو د مال غنیمت اخستلو د پاره او هغه د خيبر مال غنیمت دي لار شي نو دا روستو پاتې کړې شوی خلق به ډیر زړ اووایی چې مونږ ته د محان سره د تلو اجازت را کړئ، چې مونږ هم د مال غنیمت نه څه حاصل کړو، دوی غواړي چې په دې طريقې سره د الله او د هغه د رسول حکم بدل کړي، او په یو قرائت کښې کلمه الله دي، د لام په کسرې سره، یعنی په مخصوص توگه باندې د اهل حدیبیه د پاره د مال غنیمت وعدو لره بدل کړي، تاسو ورته اووایی چې الله تعالی زموږ د حدیبیه نه د واپس کیدو نه مخکښې فرمائیلې دي چې تاسو مونږ سره چرې هم تلئ نشئ، نو ډیر زړه ددې په جواب کښې دوی اووایی چې دا خبره نه ده، بلکه تاسو مونږ سره په دې خبرې سره حسد کوئ، چې تاسو سره مونږ ته هم مال غنیمت ملاوښی، ځکه تاسو دا خبره کوئ (حالانکه دا خبره نه ده) اصل خبره دا ده چې په دې خلقو کښې د دین خبرې لره ډیر کم خلق پیژني، تاسو دې روستو پاتې کړې شوو باند چیانو ته اووایی چې د امتحان په توگه به ډیر زر تاسو د یو سخت جهگړ مار قوم سره د مقابلې د پاره رابللې شئ، وئیلې شوې دی چې هغه د یمامه اوسیدونکي بنو حنفیه دی، او وئیلې شوی دی چې اهل فارس او روم دی، په داسې حال چې تاسو په هغوی سره جنگ کوئ، دا حال مقدره دي، او حالت قتال په حقیقت کښې مدعو الیها دي، یا هغوی مسلمانان شی، نوبیا به تاسو هغوی سره قتال نه کوئ، نو که تاسو هغوی سره په قتال کولو کښې اطاعت او کړو نو الله به تاسو ته ډیر بهتر اجر درکړي، او که تاسو مخ واورلو څنگه چې مخکښې تاسو مخ اړولې وو، نو هغه به تاسو ته دردناک عذاب درکړي، نه په روند باندې څه گناه شته او نه په گوډ باندې څه گناه شته، او نه په مریض باندې څه گناه شته، د جهاد په نه کولو کښې او څوک چې د الله او د هغه د رسول اطاعت او کړي، نو هغه به الله تعالی داسې جنت ته داخل کړي چې په هغې کښې به نه رونه بهیږي، په (یدخله) کښې یاء او نون دواړه قراعتونه دي، او څوک چې مخ واوروی نو هغه ته به دردناک عذاب ورکړي، (یعذبه) په یاء او نون سره دي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** حول المدينة: دا د الأعراب صفت دي، المعلن حول المدينة حال هر کدې هي تقدیری عبارت به دا وی، کلکین حول المدينة.

**قوله:** اذا رجعت: دا د سيقولون ظرف دي، أي سيقولون اذا رجعت من المدينة.

**قوله:** بل في الموضعين للانتقال: الغرض، بل په دواړو ځايونو کښې د یو مضمون نه بل مضمون طرف ته د انتقال د پاره دي، (بل) اول نه وړاندې د مختلفون په اعتذار کښې د

تکذيب بيان دي، او د بل نه پس په عذرونو او په تخلف باندې د سزا (وعيد) بيان دي، د دويم بل نه پس دهغه سبب بيان دي، څه چې دوی په تخلف او عذرونو پيش کولو باندې آماده کړل، او دا ترقي الوديه توگه باندې ده

**هوله** لن تتبعونا: دا جمله د نهی په معنی کښې ده، ای لا تتبعوا معنا

**هوله** كذلك قال الله: أي حکم الله یعنی الله تعالی د حدیبه نه واپس کیدو نه مخکښې حکم او کړو چې په غزوه خیبر کښې به هغه خلق شریک وی کوم چې د حدیبه په سفر کښې شریک شوې دی، او هم هغوی د خیبر د مال غنیمت مستحق دی.

**هوله** فيقولون بل محمدوننا: هغوی زمونږ د خیبر په مال غنیمت کښې د نه شریک کیدو حکم، د الله حکم نه دي بلکه دا ستاسو د حسد نتیجه ده.

[ایاتوله: ۱۸-۳۶]

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ بِالْخُدُيَّةِ يَمْنَتِ الشَّجَرَةِ مِنْ سَفَرَةٍ وَلَهُمْ أَلْفٌ وَلِلْمُحَاذَةِ أَوْ أَكْثَرُ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَلَى أَنْ يُتَاجَرُوا فَرَضًا وَأَنْ لَا يَتَرَوْا مِنَ الْمَوْتِ رَقِيعًا اللَّهُ رَمَاهُ فُلُوبَهُمْ مِنَ الصَّدَقِ وَالْوَفَاءِ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَتَاهُمْ قُتًا قَرِيبًا هُوَ فَتْحُ خَيْبَرِ بَغْدَانِصِرَالِهِمْ مِنَ الْخُدُيَّةِ وَمَقَانِيرُ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُونَهَا مِنْ خَيْبَرِ (وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُنْصِفًا بِذَلِكَ (وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَقَانِيرَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا مِنَ الْفُرُوعِ) فَجَعَلَ لَكُمْ هَذِهِ غَيْمَةً خَيْبَرِ (وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ) فِي عِيَالِكُمْ لَمَّا خَرَجْتُمْ وَهَمَّتْ بِهِمُ الْيَهُودُ فَقَذَفَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبَ (وَلَيَكُونَنَّ) أَيْ الْمُتَغَيِّلَةُ عَظَفَ عَلَى مُفْتَرِ أَيْ لَتَشْكُرُوهُ (آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ) فِي نَصْرِهِمْ (وَمَلَأَ بَيْتَكُمْ مِيرَاسًا مُتَقِيمًا) أَيْ طَرِيقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْهِ وَتَقْوِيصِ الْأَمْرِ إِلَيْهِ تَعَالَى (وَأُخْرَى) صِفَةً مُقَابِلَةً مُقَدَّرَةً مِنْهَا (لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا) مِنْ فَارِسٍ وَالرُّومِ (قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا) عَلِيمٌ أَنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ (وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُنْصِفًا بِذَلِكَ وَلَوْ قَاتَلَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْخُدُيَّةِ (لَوْ كَانُوا الْأَذْيَارَ لَمْ يَلْمِجِدُونَ وَلِيًّا) بِحَرِّهِمْ (وَلَانَصِيرًا) سُنَّةُ اللَّهِ مُصْنَعٌ مُؤَكَّدٌ لِمُضْمُونِ الْخُفْلَةِ قُبْلَهُ مِنْ هَزِيمَةِ الْكَافِرِينَ وَنَصْرِ الْمُؤْمِنِينَ أَيْ سُنَّ اللَّهِ ذَلِكَ سُنَّةٌ الَّتِي قَدْ عَلِمْتَ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ تَعِدُ سُنَّةُ اللَّهِ تَبْدِيلًا مِنْهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْقِ مَكَّةَ) بِالْخُدُيَّةِ (مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) فَإِنَّ لَمَّا بَيْنَهُمْ طَافُوا بِمَنَاسِكِكُمْ لِيُصِيبُوا مِنْكُمْ فَأَخْلَوْا وَأَتَى يَوْمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَنَّهُمْ وَخَلَّى سَبِيلَهُمْ لَكَانَ ذَلِكَ سَبَبَ الصَّلَاحِ (وَكَانَ اللَّهُ جَامِعًا يَجْعَلُونَ بِبَنَاءِ وَأَتَاءِ) أَيْ لَمْ يَزَلْ مُنْصِفًا بِذَلِكَ (هُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ السَّجْدِ الْحَرَامِ) أَيْ عَنْ الْوُصُولِ إِلَيْهِ (وَالْهَدْيِ) مَغْلُوفٌ عَلَى كَمِ (مَغْلُوفًا) مَخْبُوسًا خَالِ (أَنْ يَسْلَمَ حَيْلَهُ) أَيْ مَكَانَهُ الَّذِي يَنْخَرُ فِيهِ عَادَةً وَهُوَ الْخَرَمُ بِذَلِكَ اشْتِغَالِ (وَلَوْلَا رِجَالُ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءُ مُؤْمِنَاتٌ) مُؤْجِدُونَ بِمَكَّةَ مَعَ الْكُفَّارِ (لَمْ تَعْلَمُوهُمْ) بِصِفَةِ الْإِيمَانِ (أَنْ تَطْلُوهُمْ) أَيْ تَقْتُلُوهُمْ مَعَ الْكُفَّارِ لَوْ إِذِنْ لَكُمْ فِي الْفَتْحِ بِذَلِكَ اشْتِغَالِ مِنْ هُمْ (تَقْصِيصُكُمْ مِنْهُمْ مَعْرَقًا) أَيْ

إِنَّمَا يُغْنِيهِمْ عَنْكُمْ بِهِ وَضَمَائِرُ الْغَيْبَةِ لِلْمُتَنَبِّئِينَ بِتَغْلِيْبِ الدُّكُورِ وَجَوَابِ لَوْلَا مُخْلُوفِ أَنَّى لِأَذِنَ لَكُمْ فِي  
الْفَتْحِ لَكِنْ لَمْ يُلْزَمْ فِيهِ جِنْدِي (يُذْهِلُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ) كَالْمُؤْمِنِينَ الْمَذْكُورِينَ (لَوْ تَرَوْهُمْ لَمَلَأْتُمْ) تَمْتَرُوا عَنْ  
الْكُفَّارِ (أَعْدَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ) مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ جِنْدِي بَانَ تَأَذَّنَ لَكُمْ فِي فَتْحِهَا (عَدَاةُ أَلِيَامَ) مُلُوكًا (إِذَا  
جَعَلَ) مَتَعَلِّقًا بِغَدَاتِنَا (الَّذِينَ كَفَرُوا) فَاعِلٌ (فِي قُلُوبِهِمُ الْحَبِيبَةُ) الْأَنْفَقَ مِنَ الشَّيْءِ (حَبِيبَةُ الْحَاوِلِيَّةِ) بَذَلَ مِنْ  
الْخَبِيَةِ وَهِيَ صَدَقَتُهُمُ التَّيْبِ وَأَصْحَابُهُ عَنِ الْمَسْجِدِ الْخَرَامِ (فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ)  
فَصَالِحُهُمْ عَلَى أَنْ يَغُودُوا مِنْ قَابِلٍ وَلَمْ يَلْخَفْهُمْ مِنَ الْخَبِيَةِ مَا لَبِقَ الْكُفَّارَ حَتَّى يَغْلِبُوهُمْ (وَالزَّمَنُ) إِنِ  
الْمُؤْمِنِينَ (كَلِمَةُ التَّقْوَى) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُعْتَدٍ رَسُولُ اللَّهِ وَأُحِبَّتْ إِلَى التَّقْوَى لِأَنَّهَا سَبَّحَتْهَا (وَكَاوَلُوا) أَهْلُ  
بَهْمًا (بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْكُفَّارِ (وَأَهْلُهَا) عَطَفَ تَفْسِيرِي (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) أَنَّى لَمْ يَزَلْ مُتَصِفًا بِذَلِكَ  
وَمِنْ مَقْلُومِهِ تَعَالَى أَنَّهُمْ أَهْلُهَا

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ د مومنانو نه راضی شو کله چې هغوی په حدیبیه کښې د اونی د لاندې  
حضور ﷺ سره بیعت او کړو، او هغه د بیول اونه ده، او اصحاب حدیبیه زر او درې سوه یا  
ددې نه لږ زیات وو، بیا دې حضراتو په دې باندې بیعت او کړو چې دوی به د قریشو  
مقابلہ کوی، او دا چې د مرگ نه به نه تختی، الله ته ددوی د زړونو د وفا او د صدق حال  
معلوم وو، حکمې په دوی باندې سکینت نازل کړو، او دوی ته شې نزدې فتح ورکړه، او هغه د فتح  
حدیبیه نه واپسې کښې د خیر فتح وه، او ډیر غنیمتونه کوم چې به هغوی د خیر نه حاصل  
کړی، او الله تعالیٰ غالب حکمت والا دې، یعنی هغه په دې صفت سره د همیشه د پاره  
متصف دې، الله تعالیٰ تاسو سره د ډیرو غنیمتونو وعده فرمائیلې ده، کوم چې به تاسو د  
فتوحاتو په ذریعه حاصلوئ، دا یعنی د خیر غنیمت بین خو تاسو ته زر درکړو او د خلقو  
لاسونه شې ستاسو د اهل و عیال په باره کښې بند کړل، چې کله تاسو د حدیبیه نه اوتلی او  
یهودص ستاسو د اهل و عیال قصد او کړو، نو الله د هغوی په زړونو کښې رعب  
واچولو، او چې فوری توگه باندې تاسو ته درکړې شوې، دا غنیمت د نورو وعدو د پاره  
د مومنانو په نصرت باندې د مومنانو د پاره ښه ده، (فَتُكُونُ) ددې عطف لیشکړوه مقدر  
باندې دې، او چې هغه تاسو په نیغه لاره باندې واچوی، او هغه نیغه لاره په هغه باندې  
بهر ورسه کول او معامله هغه ته سپارل دی، او هغه تاسو ته نور غنیمتونه هم درکړی، اهرې د  
معامله مقدر مبتدا صفت دې، چې په هغې باندې تاسو لا قبضه نه ده کړې، او هغه د فارس او د  
روم نه حاصل شوې غنیمتونه دی، او هغه د الله په قابو کښې دی، یعنی الله تعالیٰ ددې  
خبرې نه ښه خبردار دې چې هغه ډیر زر تاسو ته ملاویدونکی دی، او الله تعالیٰ په هر غنیمت  
باندې قادر دې، یعنی هغه په دې صفت سره همیشه متصف دې، او حدیبیه کښې که کافر  
تاسو سره جنگ کړې وو نو یقیناً هغوی به په شاه تختیدلې، بیا به نه هغوی کارساز موندلو چې

حفاظت نهې کړې وو، او نه مدد گار، د الله هغه دستور مطابق کوم چې مخکښې نه راروان دي،  
 سنة مصدر دي، چې د مخکښې جملې د مضمون تاکید کوي، او هغه مضمون د کافرانو  
 شکست او د مومنانو مدد کول دي، يعنی الله تعالى دا دستور جوړ کړې دي، او ته به د  
 الله دستور ددې نه چرته بدلیدونکې اونه وينې، او هم هغه ذات دي چې هغه ددوی لاسونو لره  
 ستاسو نه او ستاسو لاسونه د دوی نه په عين مکه کښې په حديبيه کښې بند کړل، پس ددې نه  
 چې هغه تاسو ته په دوی باندې غلبه درکړه، په داسې توگه چې په دوی کښې اتيا کسانو  
 ستاسو د لښکر گهیره او کره چې په تاسو باندې حمله اوکړې، خو هغوی گرفتار شول،  
 او هغوی د حضور ﷺ په خدمت کښې پيش کړې شول، نو حضور ﷺ هغوی معاف  
 کړل، او هغوی نهې خلاص کړل، او هم دا خبره د صلح وجه جوړه شوه، او تاسو چې څه کوئ  
 الله هغې لره گوري، په تعملون کښې ياء او تاء دواړه دي، يعنی هغه په دې صفت سره  
 هميشه د پاره متصف دي، دا هغه خلق دي چا چې کفر او کړو او تاسو نهې د محترم ښار نه يعنی  
 هلته د رسيدو نه منع کړئ، او د قربانۍ څناور نهې هم هلته د رسيدو نه مخکښې بند کړل، حال دا  
 چې هغه د قربانۍ د پاره وقف وو، يعنی ځان ته د رسيدو نه منع کړل، کوم ځای چې  
 عام توگه باندې قربانۍ کيږي، او هغه حرم دي، ان يبلغ الهدی، نه بدل الاشتمال دي، او  
 که ډير مسلمانان سړي او مسلمانانې ښځې کافرانو سره يو ځانې پ همکه کښې موجود نه وو  
 چې د هغوی د صفت ايمان نه ستاسو بې خبر کيدو د وجه نه ستاسو هغوی نه دل دول کولو احتمال  
 نه وي، دا چې تاسو هغوی کافرانو سره قتل کړئ، که تاسو ته د فتح اجازت درکړې شوې  
 وو لکن تطوهره د تعلوه د ضمير نه حال دي، چې د هغې د وجه نه به تاسو ته هم د بې خبرۍ د وجه  
 نه ضرر (پېښمانتيا) درسيږي، د غائب ضميرونه دواړه د صفت د پاره دي، (مذکر او مؤنث  
 د پاره) مذکر ته غلبه ورکولو سره، او د لولا جواب محذوف دي، او هغه لَأَنْ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ  
 دي، خو دې وخت کښې د فتح اجازت ورکړې شو، چې الله د ذکر شوی مومنانو په شان  
 چالره چې او غواړي په خپل رحمت کښې داخل کړي، او که دا مومنان د کفارو نه جدا وي، نو مونږ  
 به هغه وخت دمکې کافرانو ته دردناک عذاب ورکړي وو، په داسې توگه چې مونږ به تاسو ته  
 د مکې د فتحه کولو اجازت درکړې وو، او دي کافرانو په خپلو زړونو کښې حبيت يعنی بغض  
 ته ځانې ورکړو او بغض هم د جاهليت اِدْجِلْنَا دَعَلْنَا سره متعلق دي، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَاعِلَ  
 دي، حبيت د تکبر د وجې نه سخت والی ته وائی، اَلْمَاهِلِيَّةُ د حية نه بدل دي، او نبی عليه  
 السلام لره او د هغوی صحابه کرامو لره مسجد حرام ته د رسيدو نه منع کوي، نو الله  
 تعالى په خپل رسول او مومنانو باندې سکينت نازل کړو، چې د هغې د وجې نه دي خلقو په دې  
 خبره باندې صلح اوکړه چې راروان کال به راځي، او کوم حبيت چې کافرانو ته لاحق



شوې وو هغه صحابو رضي الله عنهم ته نه وو لاحق شوې، تردې چې هغوی سره قتال کړې وې، او الله تعالیٰ مومنانو لره د تقویٰ په خبره باندې کلک اوساتل، او هغه کلمه د **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** رسول الله ده، او د تقویٰ اضافت د کلمې طرف ته ځکه دې چې دا کلمه د تقویٰ سبب دې، او هغوی ددې کلمې د کافرانو نه زیات حقدار او اهل وو، دا عطف تفسیری دې، او الله تعالیٰ ته د هر شیوې پټه ده، یعنی همیشه په دې صفت سره متصف دې، او د الله تعالیٰ په معلوماتو کښې دا هم ده چې دا مومنان ددې کلمې زیات حقدار دی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** **إِذْ يَأْتِيَنَّكَ أَرْسَالُ** د وجې نه محلا منصوب دې، ځکه چې (اذ) د زمانه ماضی د پارو ظرف دې، ددې نه پس همیشه جمله واقع کیږي، د حکایت حال ماضی په توګه باندې (د مبیعت صورت د د استحضار د پارو د مضارع صیغه نې استعمال کړه، او تحت د بیایعونک ظرف دې.

**قوله:** **سَمِعَ بَعْضُ رِجَالٍ** د بېول اونه، بعضې حضراتو وټیلې دی چې د جهاؤ اونه ده، **لَنْ لَا يَرَوْا عَلَى الْمَوْتِ** په بعضې نسخو کښې من الموت دې، مطلب ښکاره دې چې د مرګ نه به تختیدلې نشی، مفسر علام د (من) په ځانې (علی) راوړلو سره اشاره او کړه چې یو روایت کښې دا هم ده چې بیعت په مرګ (شهادت) باندې شوې وو، او په دویم روایت کښې دې چې بیعت په ثابت قدمی او په نه تختیدو باندې شوې وو.

**قوله:** **فَعَلِمَ** د علم عطف په **إِذْ يَأْتِيَنَّكَ** باندې دې، اوس پاتې شو دا سوال چې معطوف ماضی دې او معطوف علیه مضارع؟

نو ددې جواب دا دې چې **إِذْ يَأْتِيَنَّكَ** هم د ماضی په معنی کښې دې، څنګه چې بره بیان کړې شوې دی.

**قوله:** **فَأَنْزَلَ** ددې عطف په رضی باندې دې.

**قوله:** **وَمَقَانِمَ كَثِيرَةً** ددې عطف په **فَعَلِمَ** باندې دې.

**قوله:** **وَعَدَكُمْ اللَّهُ** چونکه دا ځانې د احسان کولو دې لهدا د خطاب شرافت ورکولو د پارو د غیبت نه نې خطاب طرف ته التفات او کړو، دا اهل حدیبیه ته خطاب دې.

**قوله:** **مِنْ الْفَتْوحَاتِ** مفسر علام من الفتوحات وټیلو سره دې خبرې ته اشاره او کړه چې دا عطف د مغایرت د پارو دې، مطلب دا دې چې اول **مَقَانِمَ كَثِيرَةً** نه، کوم چې معطوف علیه دې، **غنائم** همد مراد دی، او د ثانی **مَقَانِمَ كَثِيرَةً** نه کوم چې معطوف دې، د خیبر نه علاوه **مَقَانِمَ** مراد دی.

**قوله:** غنيمة خير: که ددې آيت نزول د فتح خيبر نه پس وي، څنگه چې ښکاره ده نو د پوره سورت نازلیدل به د حديبيه نه د واپسې په وخت نه وي، او که نزول د فتح خيبر نه مخکې وي نو دا به د غيږو خبرونو نه وي، او د ماضي سره تعبير د تحققي وقوع د وجې به وي، او دا خبره مخکې تيره شوې ده، چې ټول سورت د حديبيه نه د واپسې په وخت د عسفان علاقې ته نژدې گرام القيصم کېښې نازل شوې وو.

**قوله:** في عيالكم أي عن عيالكم: في عيالكم، د عياله نه بدل دي، په دې کې مضاف محذوف طرف ته اشاره ده.

**قوله:** أخرى صفة مفانم مقدراً: أخرى د مفانم محذوف صفت دي، موصوف او صفت مبتدا، او لم تعدوا عليها ددې صفت دي، قد أحاط الله بهاد مبتدا خبر دي، د مذکوره ترکیب نه علاوه څلور ترکیبونه نور دي، د اوږد والي د ویرې نه م پریخودل، (جمل طرف ته رجوع او کړنې)

**قوله:** أظفر عليهم: د اظفر صله (علی) مستعمل نه ده، خو چونکه اظفر د اظهر په معنی کېښې دي، ځکه ددې صله (علی) صحیح ده، مفسر علام په خپل قول فان همائن الله، نه اظفر عقی اظفر طرف ته اشاره کړې ده.

**قوله:** معرة: په معنی د مکروه، گناه، پېښمانه کیدل.

**قوله:** جواب لولا محذوف: دلولا جواب محذوف دي، او هغه لأن في لكم في الفتح دي، څنگه چې مفسر علام ظاهره کړې ده.

**قوله:** فأنزل الله سكينته: ددې عطف په مقدر باندې دي، تقدیری عبارت دا دي أي فصاحت صدور المسلمين واحتد الكرب عليهم فأنزل الله سكينته.

**قوله:** لأنها سببها: په دې کېښې د مضاف حذف طرف ته اشاره کړې شوې ده، كلمة التقوى أي سبب التقوى، اضافت ادنی مناسبت د وجې نه دي، او بعضي حضراتو د تقوی نه مخکې (اهل) محذوف منلې دي، أي كلمة أهل التقوى یعنی الله تعالی د اهل بدر د پاره د متقی خلقو کلمه خوښه کړه.

**قوله:** أهلها: ألق بها عطف تفسیری دي.

[ایاتوله: ۲۷-۲۹]

لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْوَلِيَّ بِالْحَقِّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَمِ غَامِ الْخَنْزِيرَةِ قَبْلَ خُرُوجِهِ أَنَّهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ آمِينَ وَيَخْلِفُونَ وَيُخَمَّرُونَ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ أَصْحَابَهُ لَقَرَحُوا فَلَمَّا خَرَجُوا

مَعَهُ وَصَدَّقَهُمُ الْكُفَّارَ بِالْخُذْيَةِ وَزَجَعُوا وَشَقَّ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ وَزَابَ بَعْضُ الْمُتَنَفِّقِينَ نَزَلَتْ وَقَوْلُهُ بِالْحَقِّ مَنَعُوا  
بَصْدَقَ أَوْ حَالٍ مِنَ الرُّوْبَا وَمَا بَعْدَهَا تَفْسِيرُهَا (لَتَذْكُرَنَّ الْمَسْجِدَ الْمَرَامَانَ شَاءَ اللَّهُ) لِلتَّبَرُّكِ (أَمِينٌ مُخْلِصِينَ  
رُؤُوسَكُمْ أَيْ جَمِيعَ شُغُورِهَا (وَمُفْعِلِينَ) بَعْضَ شُغُورِهَا وَلَهُمَا خَالِدٌ مُقَدَّرَتَانِ (لَا تَخْأَفُونَ) أَمَّا (فَاعْلَمُوا)  
فِي الصَّلَاحِ (مَا لَا تَعْلَمُونَ) مِنَ الصَّلَاحِ (لَتَجْعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ) أَيْ الدُّخُولِ (فَتْحًا قَرِيبًا) هُوَ: فَتْحُ خَيْرِ  
وَتَحَقُّقُ الرُّؤْيَا فِي الْقَامِ الْقَابِلِ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ أَيْ دِينَ الْحَقِّ (عَلَى  
الَّذِينَ كَفَرُوا) عَلَى جَمِيعِ بَاقِي الْأَذْيَانِ (وَكُفِّي بِاللَّهِ كَهَيْدَامَ) أَيْكَ مُرْسَلٍ بِمَا ذَكَرَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ  
مَبْدَأُ رَسُولِ اللَّهِ) خَيْرُهُ (وَالَّذِينَ مَعَهُ) أَيْ أَصْحَابُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَبْدَأُ خَيْرِهِ (أَشِدَّامَ) غِلَاطٌ (عَلَى  
الْكُفَّارِ) لَا يَزْعُمُونَهُمْ (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) خَيْرٌ ثَانٍ أَيْ مُتَعَاظِفُونَ مُتَوَادُونَ كَالْوَالِدِ مَعَ الْوَلَدِ (وَرَأَاهُمْ) تُبْعِرُهُمْ  
(رُكْعًا سَجْدًا) خَالِدٌ (يَتَّبِعُونَ) مُتَنَافٍ يَطْلُبُونَ (فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِوَاهُمَا) غَلَامَتُهُمْ مَبْدَأُ (فِي  
وُجُوهِهِمْ) خَيْرُهُ (وَهُوَ ثَوْرٌ وَنَاضٌ) يُغْرَبُونَ بِهِ فِي الْآخِرَةِ أَلَهُمْ سَجَدُوا فِي الدُّنْيَا (مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ) مُتَعَلِّقٌ بِمَا  
تَعَلَّقَ بِهِ الْخَبَرُ أَيْ كَاتِبَةٌ وَأَغْرَبَ خَالًا مِنْ ضَمِيرِهِ الْمُتَعَلِّقُ إِلَى الْخَبَرِ (ذَلِكَ) الْوَصْفُ الْمَكْتُورُ (مَقْلَبُهُمْ  
صِفَتُهُمْ مَبْدَأُ (فِي التَّوَرَةِ) خَيْرُهُ (وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ) مَبْدَأُ خَيْرِهِ (كَزُّوعٍ أُخْرِجَ شَطَاطُهُ) بِشُكُونِ الطَّاءِ  
وَفَتْحِهَا فِرَاحُهُ (فَأَذَرَهُ) بِالْمَدِّ وَالْقَصْرِ قَوَاءً وَأَعَانَهُ (فَأَسْتَغْلَطَ) غَلَطَ (فَأَسْتَوَى) قَوِيَ وَاسْتَقَامَ (عَلَى سَوْقِهِمْ  
أَصُولُهُ جَمْعُ سَاقٍ (يُحْصِبُ الزُّرَّاعَ) أَيْ زُرَّاعَهُ لِيَحْنِيَهُ بِغِلِّ الصَّخَابَةِ وَحَنِى اللَّهُ عَنْهُمْ بِذَلِكَ لِأَنَّهُمْ بَدَاوٍ فِي  
قِلَّةٍ وَضَعْفٍ فَكَثُرُوا وَقَوُوا عَلَى أَحْسَنِ الْوُجُوهِ (لِيُخَيِّطَ بِهِمُ الْكُفَّارَ) مُتَعَلِّقٌ بِمُخْذُوفٍ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ أَيْ  
كُتِبُوا بِذَلِكَ (وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ) الصَّخَابَةَ وَمِنْ لَبَّيْنِ الْجَنَسِ لَا لِلتَّبْعِيِّ لِأَنَّهُمْ  
كُلُّهُمْ بِالصَّفَةِ الْمَذْكُورَةِ (مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) النِّجَّةَ وَهَذَا لِمَنْ يَنْدَعِمُ أَيْضًا فِي آيَاتِ

ترجمہ: یہی شکہ اللہ تعالیٰ خپل رسول تہ رشتونی خواب او خودلو، کوم چہ د واقعی مطابق دہ،  
یعنی حضور ﷺ تہ ہی د حدیبیہ پہ کال د حدیبیہ طرف د وتلو نہ مخکینہی پہ خوب کنبہ  
خودلہ شوہی وو، چہ دوی پہ خپلہ او ددوی ﷺ صحابہ کرام پہ امن او امان سرہ مکہ  
تہ داخلیرہی او حلق کوی، او قصر کوی، حضور ﷺ د خوب خبر صحابہ کرامو تہ  
ورکرو، نو د حضور ﷺ اصحاب ډیر خوشحالہ شول، نو چہ کله ددوی د اصحاب دوی  
ﷺ سرہ اووتل او کافرانو دوی پہ حدیبیہ کنبہ منع کرل، او واپس شول، او دا واپس  
پہ دوی باندہی گرانہ پریوتله، او بعضہی منافقانو شک اوکرو نو دا ایت نازل شو، بالحق  
صدقہ مرہ متعلق دہ، یا د رؤیا نہ حال دہ، او د رؤیا مابعد ددہ رؤیا تفسیر دہ، تاسو  
خلق بہ پہ مسجد حرام کنبہ ان شا مالہ انشاء اللہ د برکت د پاره دہ پہ امن او امان سرہ  
داخلیرہی، تاسو باندہی بہ یو وخت ہم ویرہ نہ وی، اللہ تعالیٰ تہ چہ پہ صلح کنبہ د کوم خیر علم  
دہ، د ہغہ تاسو تہ پتہ نشته، ددہ د داخلیدو نہ مخکینہی مویو نزدہی فتح درکړہ، او ہغہ فتح د

خبر دے، او د خوب تعبیر پہ راروان کال پورہ شو، ہفہ داسی ذات دے چي خپل رسول تي پہ ہدایت سرہ او پہ حق دین سرہ راولیلو، چي دے دین حق لرہ پہ ٲولو باقی دینونو باندے غالب کری، او اللہ گواہ کافی دے، چي تاسو مذکورہ خیزونہ درکولو سرہ اولیرلے شوی، اللہ تعالیٰ او فرمائیل محمد ﷺ د اللہ رسول دے، محمد ﷺ مبتدا دے، او رسول اللہ دے خبر دے، او کوم خلق چي د حضور ﷺ سرہ دی، یعنی د هغوی ملگری مومنان (والذین معہ) مبتدا دے، اشداء ددے خبر دے، پہ کافرانو باندے سخت دی چي پہ هغوی باندے رحم نہ کوی، او پہ خپل مینخ کنبي رحم زہ والا دی، (رحماء بینہم) خبر ثانی دے، یعنی پہ خپل مینخ کنبي مہریانو او محبت ساتی، خنکہ چي د پلار د خوی سرہ سلوک وی، تہ بہ دوی رکوع او سجدہ کونکي گورے، (رکعاً او سجداً) دواړہ حال دی، د اللہ فضل او د ضامندی پہ طلب کنبي دی، جملہ مستانفہ دے، او یتفون د یتفون پہ معنی کنبي دے، ددوی ننبہ یعنی ددوی علامت ددوی پہ مخونو باندے د سجدو د اثر نہ دے، سیماہم) مبتدا دے، (فی وجوہہم) ددے خبر دے، او یو نور دے هغہ یو سپینوالے دے، چي د هغے پہ ذریعہ بہ پہ آخرت کنبي پیژندلے شی، چي دے خلقو پہ دنیا کنبي سجدہ او کرہ، (من الراسخود) ہم د هغہ خیز سرہ متعلق دے، د کوم سرہ چي خبر متعلق دے، او هغہ کائنۃ دے، او دغہ شان (من اثر السجود) د خبر د متعلق (کائنۃ) د هغہ ضمیر نہ حال گر خولے شو دے، کوم چي د خبر طرف تہ راجع دے، او ہم دا یعنی مذکورہ وصف پہ تورات کنبي ددوی صفت دے ذلک مثلہم، مبتدا خبر دے، او پہ انجیل کنبي ددے مثال د هغہ پتی پشان بیان کرے شوي دے، چہ هغے غوثی غورگہ راو ٲنکلی وی (مثلہم فی الانجیل) مبتدا دے، او گردع اُخرج الہ د دے خبر دے، او شطاء، د طاء پہ سکون او فتحی سرہ دے، ای ہطاء ای فراہ، یعنی هغہ خپل بچي راو خکلو، یعنی د شروع والا غوثی مراد دے، ییائی هغہ قوی کرو او د هغہ مدد تي او کرو، (فاذرہ) مد او بغیر د مد نہ دواړہ طریقو سرہ دے، هغہ تي مضبوط کرو ییائی موتا کرو یا بہ پہ خپلہ تہ باندے اودریدو، یعنی پہ خپلہ جرہ باندے، سوق د ساق جمع دے، زمیندارانو لرہ خوشحالوی، یعنی هغہ زمیندارانو لرہ پہ خپل حسن سرہ، صحابہ کرام تي د پتی سرہ مشابہ کرل، خکہ چي ددوی ابتدا د لبروالی او د کمزورئی نہ شوے وه، بیا هغوی ډیر شول او بہتر طریقہ باندے طاقتور شول، چي کافران دوی تہ او پسغیپی، لیغیظ د محذوف سرہ متعلق دے، او پہ دے حذف باندے ددے ماقبل دلالت کوی، یعنی صحابہ تي د پتی سرہ مشابہ کرل، ددوی پہ دوستانو کنبي چي کومو خلقو ایمان راوړو، اللہ تعالیٰ هغوی سرہ د اجر عظیم او د بخشنی وعدہ کرے دے، (منہم) د د بیان جنس د پارہ دے، نہ چي د تبعیض د پارہ، خکہ چي تول صحابہ کرام پہ مذکورہ صفت سرہ متصف دی، او د اجر عظیم نہ مراد جنت دے، او دواړہ یعنی مغفرت او جنت ددوی نہ پس راتلونکی خلقو دپارہ ہم پہ ایتونو کنبي ذکر دی،

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** بالحق: دا د مصدر محذوف صفت دې، ای صدقاً مطلقاً بالحق.

**قوله:** لقد صدق الله: په لقد کښې لام د جواب قسم د تمهید په توګه باندې دې. قسم محذوف دې، او لکن غلځن جواب قسم دې، چې په هغې باندې لام توطیه او تمهید دلالت کوي.

**قوله:** للتبرک: یعنی ان شاء الله د تبرک او تعلیم د پاره دې، نه چې د تعلیق د پاره.

**قوله:** للتبرک: ددې جملې مقصد د یو سوال جواب دې.

**سوال:** د ان شاء الله نه معلومیږي چې (مخبر) خبر ورکونکې د خبر په باره کښې په شک کښې دې، او دلته مخبر الله تعالی دې، او د الله د پاره شک ناممکن دې؟

**جواب:** دلته ان شاء الله د تبرک او د تعلیم د پاره دی، نه چې د تعلیق د پاره، لهذا هیڅ اعتراض نشته،

**قوله:** آمنین: ومحققین او مقصرین دا درې واړه د تدخلف د واو محذوف نه حال دی، په دې صورت کښې به دا حال مترادفه وی، یا محققین ومقصرین دواړه د آمنین د ضمیر نه حال دی، په دې صورت کښې به حال متداخله وی.

**قوله:** حالان مقداران: دا د یو اعتراض جواب دې.

**اعتراض:** د حال او د ذوالحال زمانه یوه وی، حالانکه د دخول زمانه کومه چې د احرام د حالت زمانه ده هغه بېله او د مقصرین او محققین زمانه یعنی د حلق او قصر زمانه بله ده؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده، چې دا دواړه حال مقدره دی، یعنی هغوی به داسې حالت کښې داخلېږي، چې د دوی د پاره حلق او قصر په مقدار کښې لیکلې شوې دې.

**قوله:** لا تخافون: جمله مستانفه هم کیدې شی، او حال هم کیدې شی، د تدخلف د ضمیر نه یا د آمنین د ضمیر نه، یا د محققین د ضمیر نه، یا د مقصرین د ضمیر نه.

**قوله:** لا تخافون أبداً:

**سوال:** د أبداً د اضافي څه فائده ده؟

**جواب:** د جواب حاصل دا دی چې د آمنین نه پس د لا تخافون اضافه کول تکرار معلومیږي، ځکه چې څوک په امن وی، هغه به ویرې هم وی، ددې تکرار شبهې دفع کولو د پاره د أبداً د قید اضافه او کړه، ځکه چې د آمنین مطلب خو دا دې، چې د احرام په حالت کښې تاسو په امن کښې یئ، ځکه چې مشرکین مکه به محرم ته تعرض نه کولو، دغه شان حرم

نه داخلیدونکی کس ته به ئی هم نه تعرض نه کولو، خو د احرام نه د وتلو نه پس او د حرم د وتلو نه پس څه گارنتی نه وه چې اوس به هم داخلې په امن وی، نو لاتخافون ابدأ وئیلو سره اشاره ئی اوکړه، چې حالت احرام او غیر حالت احرام، د حرم نه بهر یا دننه په هر صورت کښې به همیشه د پاره په امن او بې ویرې وی.

**قوله:** من دون ذلك: أي الدخول.

**قوله:** متعاطفون: متواضعون دواړه اسم فاعل جمع مذكر غائب، د تعاطف او د توادد (تفاعل) نه ماخوځ دی، په خپل مینځ کښې مهربانی کول، محبت کول.

**قوله:** في وجوههم: دا د کائنۍ محذوف متعلق شو او د ساهم مبتدا خبر دې.

**قوله:** من أثر السجود: هم د کائنۍ محذوف سره متعلق دې، اوبه من أثر السجود کښې دا هم کیدې شی چې د کائنۍ د ضمیر نه حال کیدو سره محلا منصوب وی.

**قوله:** ذلك مبتدا اول دې، او (مثلهم) مبتدا ثانی ده، او (فی التوراة) د مبتدا ثانی خبر دې، مبتدا او خبر جمله د مبتدا اول خبر دې.

**قوله:** مثلهم فی الانجیل: مبتدا ده، کورم اهرم هطاه ددې خبر دې.

**قوله:** شطأ: هط، فراخ النبات ته وئیلې شی، یعنی د تخم نه اولنې غوټن، چې هغې ته انکھوا یا سوئ (د بوتی اولنې تیغ) وئیلې شی، سترغکې ورته وئیلو. دا وجه معلومېږي چې دا سترغکې (تیغ) د د تخم د هغه ځانې نه رااوځي کوم ځانې ته چې د تخم سترگه وائی، چې په اکثر تخمونو کښې کوم ډیر نمایان او ښکاره وئی، مثلاً د کهجورې هډوکې، یا د ناریل سترگه، عربین کښې دې ته فراخ وائی، فراخ او فرخ په اصل کښې د مرغین بچی ته وائی، څنگه چې بچی ته د مرغین نه پیدا کیدو د وجه بچی وئیلې شی دغه شان سترغکې د تخم نه د وتلو د وجه په منزله د فراخ کښې وی.

**قوله:** زراع: دا د زراعت جمع ده کاشتکار ته وائی.

#### [۴۹] سورة الحجرات

#### سورة الحجرات مدنیة، ثمانی عشرة آية

سورة الحجرات مدنی دی، په دې کښې اتلس آیاتونه دی

[آیاتونه: ۱-۱۰]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْلُوبُوا فُوقَ أَيْ لَا تَقْلُوبُوا فُوقَ وَلَا يَفْعَلْ (يَكُنْ يَدَيَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ) أَلَسْخَلْتُ عَنْهُ أَيْ بَعَثَ إِلَهُمَا (وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) يَقُولُكُمْ عَلَيْهِمْ فِي مَجَادَلَةِ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرِ رَجُلٍ مِنَ اللَّهِ غَنَمًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْيِيدِ الْأَفْرَغِ بْنِ خَابِسٍ أَوْ الْفَتْحِ بْنِ مُغْدٍ وَنَزَلَ فِيهِمْ رَفَعَ مَرْوَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِذَا تَقَلُّبْتُمْ

(قَوْلُ صَوْتِ النَّبِيِّ) إِذَا تَلَقَّى (وَلَا تُجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ) إِذَا تَاجَرْتُمْهُ (كَجَهْرَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ) بَلْ دُونَ ذَلِكَ إِجْلَالَهُ (أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ) أَيْ غَشِيَتْ ذَلِكَ بِالزُّلْمِ وَالْجَهْرِ الْمَلُوكُونِ وَنَزَلَ لِيَمُنَّ كَانَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ يَكْرُ وَغَيْرَ وَغَيْرِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (أَنَّ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ أَسْوَاقَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ) اخْتَبَرَهُ (اللَّهُ فُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى) أَيْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُمْ (فَهُمْ مُطَهَّرُونَ) وَأُخْرَ عَظِيمِ الْجَنَّةِ وَنَزَلَ فِي قَوْمِ جَالُوا وَلَيْتَ الظَّهِيَّةِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَتَادُوهُ (إِنَّ الَّذِينَ يَتَأَدُّونَكَ مِنْ قَدَامِ الْحُجَرَاتِ) حُجَرَاتٍ بِسَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ حُجْرَةً وَهِيَ مَا يُخْبِرُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ بِخَابِطٍ وَتَحْوَهُ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَادَى خَلْفَ حُجْرَةٍ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَتَلَمَّوْهُ فِي أَيْ حُجْرَةٍ فَتَادُوا الْأَغْرَابَ بِطَلْطِ وَجَفَاء (أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ) فِيمَا فَعَلُوهُ مَخْلَكَ الزُّبْعِ وَمَا يُنَابِئُهُ مِنَ الْعَظِيمِ (وَكَلَّوْا لَهُمْ صَدُورًا) أَنَّهُمْ فِي مَحَلِّ رَفَعٍ بِالْإِيذَاءِ وَقِيلَ فَاعِلٌ لِفَعْلٍ مُفْتَرٍ أَيْ ثَبَتَ (حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ غَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لَمَّا تَابَ مِنْهُمْ وَنَزَلَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عَفْبَةَ وَقَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَبِيِّ الْمُصْطَلِقِ مُصَدِّقًا فَخَالَفَهُمْ لِيَرَوْا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِرَاجٌ وَقَالَ لَهُمْ مَتَعُوا الصَّلَاةَ وَهَمُّوا بِقَلْبِهِ فَهَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَزْوِهِمْ فَجَاؤُوا مُتَكِبِينَ مَا قَالَهُ عَنْهُمْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ مِنْكُمْ خَيْرٌ (فَتَقَبَّلُوهُ) صِدْقُهُ مِنْ كَذِبِهِ وَفِي قِرَاءَةِ فَتَقَبَّلُوا مِنَ الثَّبَاتِ (أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا) مَقْصُولٌ لَهُ أَيْ غَشِيَتْ ذَلِكَ (بِجَهَالِكُمْ) خَالَ مِنَ الْفَاعِلِ أَيْ جَاهِلِينَ (فَتَصْبِرُوا) تَصَبَّرُوا (عَلَى مَا فَعَلْتُمْ) مِنَ الْخَطَا وَالْقَوْمِ (تَأْخِذِينَ) وَأَرْسَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بَعْدَ عَزْدِهِمْ إِلَى بِلَادِهِمْ خَالِدًا فَلَمْ يَزَ فِيهِمْ إِلَّا الطَّاعَةُ وَالْخَيْرُ فَاجْتَبَى النَّبِيُّ بِدَلِكِ (وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكَ رَسُولَ اللَّهِ) فَلَا تَقُولُوا الْبَاطِلَ فَإِنَّ اللَّهَ يُخْبِرُهُ بِالْخَالِ (وَأَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ) الَّذِي تُخْبِرُونَ بِهِ عَلَى خِلَافِ الْوَاقِعِ فَيُرْتَبِ عَلَى ذَلِكَ مُفْتَضَاهُ (وَلَعَلَّكُمْ لَا يَمُنُّنَ دُونَهُ) لَمْ يَشْتَبِ إِلَى الْفُرْتَبِ (وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبُ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانِ وَوَدَّكُمْ) حَسَنَةً (فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّ إِلَيْكُمْ الْكُفْرُ وَالْفُسُوقُ وَالْعِصْيَانُ) اسْتِزْرَاكَ مِنْ خَيْثِ الْمَغْنَى دُونَ اللَّفْظِ لِأَنَّ مَنْ حُبَّ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ الْبَغْ غَابِرَتْ فِيهِ صِفَةٌ مِنْ تَقَدُّمِ دَخَرِهِ (أُولَئِكَ هُمُ) إِلَيْهِ الْإِيغَاتُ عَنِ الْخُطَابِ (الرَّائِضُونَ) الْكَابِتُونَ عَلَى دِيْنِهِمْ (فَضْلًا مِنَ اللَّهِ) مُتَعَدِّ مُتَضَوِّبٍ بِفَعْلِهِ الْمُفْتَرِ أَيْ الْفَضْلُ (وَلَعَلَّكُمْ) مِنْهُ (وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ) بِهِمْ (رَحِيمٌ) فِي إِتْقَانِهِمْ عَلَيْهِمْ (وَأَنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي لُغْبِيَّةٍ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا وَمَرَّ عَلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ الْحِمَارِ فَسَدَ بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقَالَ بَنِي رَوَاحَةَ وَاللَّهُ لَيُؤَلِّجُ جِمَارَهُ أَطْغَبَ رِيحًا مِنْ مِسْكٍ فَكَانَ بَيْنَ قَوْمَيْهِمَا حَرْبٌ بِالْأَيْدِي وَالتَّعَالِ وَالسَّعْفِ (فَاتَّقُوا) جَمِيعَ نَظَرًا إِلَى الْمَغْنَى لِأَنَّ كُلَّ طَائِفَةٍ جَمَاعَةٌ وَفَرَى افْتَقَلَتْ (فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا) ثُمَّ نَظَرًا إِلَى اللَّفْظِ (فَإِنْ بَعَثْتَ) نَعَدْتُ (أَحَدًا هُمَا عَلَى الْأُخْرَى) فَقَالُوا أَلَيْسَ تَنْبِي حَتَّى تَقِيَهُمْ) تَرْجِعُ (إِلَى أَمْرِ اللَّهِ) الْحَقُّ (فَإِنْ قَاءَتْ) فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ (بِالْإِنصَافِ) وَأَقْبَطُوا (أَغْلَوْا) (إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (وَأَمَّا الْمُؤْمِنُونَ) إِخْوَةٌ) فِي الدِّينِ (فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَعْيُوبِهِمْ) إِذَا تَنَازَعُوا وَفَرَى (إِخْوَانَكُمْ) بِالْقَوْلَانِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

توجہ: شروع کوم دہ اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم کول والا دی، ای خلقو ا کومو چہ ایمان راوړي دې قدم د تقدّم به معنی کنې، یعنی به قول او فعل کنې به اللہ او د هغه په رسول باندې وړاندې والي مه کوئ، یعنی ددې دواړو د اجازت نه بغیر او د اللہ نه ویرې یې شکہ اللہ تعالی ستاسو خبرو لړه اوړیدونکي او ستاسو په کارونو باندې عالم دي، دا ایت د حضور ﷺ سره د ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما اقرع ابن حابس یا قعقاع بن معبد لړه د امیر جوړولو د نزاع باره کنې نازل شو، او دا مخکنې ایت د هغه کس په باره کنې نازل شو چا چې خپل آواز د حضور ﷺ په مخکنې اوچت کړو، ای ایمان والو چې کله تاسو خبرې کوئ نو د حضور ﷺ په آواز باندې خپل آواز مه اوچتوئ، کله چې د هغوی خبرې کوی، او نه د هغوی په مخکنې په تیزه آواز سره خبرې کوئ، کله چې تاسو هغوی سره خبرې کوئ، ستاسو عملونه به ضائع شی، او تاسو ته به ددې احساس هم نه وی، ددې ذکر شوې اوچت آواز د وجې نه ستاسو د عملونو د ضائع کیدو پیش نظر د حضور ﷺ سره په اوچت آواز خبرې مه کوئ، او دا راروان ایت د هغه کس په باره کنې نازل شو چا چې به خپل آواز د حضور ﷺ په وړاندې یت ساتلو، لکه ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ، یې شکہ هغه خلق چه د رسول ﷺ په مخکنې خپل آوازونه لاندې ساتي دا هغه خلق دی چې د چا زړونه اللہ تعالی تقوی د پاره آزمائیل دی، چې د هغوی تقوی ښکاره شی، او د هغوی د پاره مغفرت او لوڼې اجر دې یعنی جنت، او راروان ایت نازل شو د هغه خلقو په باره کنې چې د ماسپڅین په وخت کنې راغلل او حضور ﷺ په خپل کور کنې وو، نو هغوی دوی ته آوازونه شروع کړل، یې شکہ هغه خلق چې تاسو ته د حجرو بهر نه آوازونه کوی، یعنی ستاسو په باره کنې ورته دا پته نشته، چې تاسو په کوم کور کنې یئ؟ په سختې او تریخ آواز سره د بانډچیانو په شان رابلل کوی په دوی کنې دیر ستاسو د مقام او ستاسو د مناسب تعظیم نه ناخبره وو، په دې سلسله کنې څه چې دې وویل، او که دې خلقو صبر کړي وو تردې چې حضور ﷺ خپله دوی طرف ته راوتلي وو، نو دا به دوی د پاره دیرہ بهتره وه، (انهم) د ابتدا د وجې نه د رفع په محل کنې دې، او دا هم وئیلې شوی دی چې دا د فعل مقدر فاعل دې، یعنی د (ثبت) اللہ د هغه کس د پاره بغښونکي رحم کونکي دي چا چې د دوی نه توبه او ویستله، او دا راروان ایت د ولید بن عقبه په باره کنې نازل شو، او حضور ﷺ دوی د بنی مصطلق طرف ته د زکوٰۃ راغونډولو د پاره لیرلې وو، نو هغوی د دشمنی د وجې چې ددوی او د بنی مصطلق په مینځ کنې د زمانه جاهلیت د وخت نه وه، د دوی نه یی خطرہ محسوس کړه چې د هغې د وجې نه دوی واپس راغلل او راتلو سره ئې او وئیل چې هغوی د صدقې ورکولو نه انکار اوکړو، او هغوی زما د قتل اراده اوکړه، نو حضور ﷺ هغوی سره د جنگ کولو اراده اوکړه، نو د بنی مصطلق خلق د حضور ﷺ په خدمت کنې حاضر



شول، او دوی ته منسوبه کومه خبره چې عقبه عليه السلام دوی ته کړې وه، د هغې انکار ئې اوکړو، اې ايمان والو! که تاسو ته يو فاسق خبر درکړی نو د هغې د حق او د رشتيا بڼه تحقيق کوئ او په يو قراست کښې (تثبتوا) دې د ثبات نه، (يعنی صبر کوئ تندى مه کوئ) داسې نه وى چې په ناپوهتيا کښې يو قوم ته تکليف اورسوئ، (ان تصيبوا) مفعول له دې، يعنی ددې خطري د وجې نه بهماله ده (تصيبوا) دفاعل نه حال دې، په داسې حال کښې چې تاسو ته پته نه وى، بيا په غلطۍ سره چه تاسو قوم سره څه اوکړل په هغې باندې به پښيमानه يئ، د دې حضراتو خپلو ښارونو ته واپس تلو نه پس حضور عليه السلام دوی ته خالد عليه السلام اوليول نو هغوى د اطاعت او د خير نه سرا بل څه اونه ليدل، نو خالد عليه السلام ددې کار خبر حضور عليه السلام ته ورکړو، او ياد ساتئ چې ستاسو په مينځ کښې الله او د هغه رسول موجود دې، لهذا څه غلطه خبره مه کوئ، الله تعالى به هغوى ته د حقيقت حال خبر ورکړى، او که هغه په ډيرو معاملو کښې چې د هغې تاسو د واقعي نه خلاف خبر ورکوي ستاسو خبره اومنى، بيا په هغې باندې د هغې مقتضى هم مرتب شى، نو تاسو به گنهگار شئ، نه چې هغوى عليه السلام د مرتب سبب جوړيدو د وجې نه، نه ددې کار د کولو د وجه نه، خو الله تاسو ته د ايمان محبت درکړو او ستاسو زړونو کښې ئې ځانسته کړو، خوښ ئې جوړ کړو، کفر او گناه او نافرمانى ئې ستاسو په نظرونو کښې ناخوښه کړل، (لکن) سره استدراک دې، د معنى په حيثيت سره نه چې د لفظ په حيثيت سره، ځکه چې د من حب الله الامان المعروف متغاير دې، د هغوى صفت نه چې د کوم ذکر په ماقبل کښې اوشو دا خلق په دې کښې د خطاب نه غيبت طرف ته التفات دې، لاره موندونکى دى، يعنى په خپل دين باندې ثابت قدم پاتې کيدونکې دې، د الله په فضل او احسان سره فضلاً مصدر منصوب دې، د خپل فعل افضل د وجې نه، او الله ددوى د حالاتو نه خبردار دې، او په دوى باندې انعام کولو والا دې، باحکمت دې، او که د مومنانو دوه جماعتونه په جنگ شى، نو ددوى په مينځ کښې صلح اوکړئ، دا ايت د يوې واقعي په باره کښې نازل شوې دې، واقعه دا ده چې حضور عليه السلام په يو خرياندې سور شو نو هغوى عليه السلام په عبدالله بن ابى باندې تير شول، نو خر تش بول اوکړل، چې د هغې د وجې نه عبدالله بن ابى خپله بوزه پټه کړه، نو ابن رواحه عرض او فرمائيل، قسم په الله د حضور عليه السلام د خر تش بول ستا د مشک نه زيات خوشبوداره دى، نو د دې دواړو قومونو کښې جنگ اوشو، او خپلې او ډنډې اوچليدې، (طائفه) ته نظر کولو سره، (اقتتلوا) ئې جمع راوړو، ځکه چې هره طائفه يو جماعت وى، او اقتتلوا هم وئيلې شوې دې، او بينهما د لفظ رعایت د وجې تشنيه راوړې شوې دې، نو که په دې دواړو جماعتونو کښې يو جماعت په بل باندې زياتې اوکړى، نو ټول هغه جماعت سره چا چې زياتې کړې کړې دې، جنگ اوکړئ، تردې چې هغوى د الله حکم طرف ته واپس شى، نو که واپس شول، نو په انصاف سره فيصله

اوکړئ، او عدل کوئ، یې شکه الله تعالیٰ انصاف کونکی خوښوی، یاد ساتن «تول مسلمانان دینی رونه دی، نو په دوه رونه کښې کله چې هغوی جنگ اوکړی صلح کوئ، (له یېکه) په تا. فوقانیه سره هم وئیلې شوې دې، او په اصلاح کولو کښې د الله نه ویریږئ، چې په تاسو باندې رحم اوکړي شی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** لا تَقْدُمُوا: په دې کښې دوه صورتونه دي، اول دا چه دا متعدی دې د تعمیم په قصد سره ددې مفعول حذف کړې شوې دې، یا د نفس فعل قصد کولو د وجې نه مفعول پریخودلې شوې دې، لکه عرب وائی، فلات تَكْتُمُوا قُلُوبَكُمْ، دویم صورت دا دې چې دا لازم دې، څنگه چې وَجْه وَتَوَجَّه، هغه متوجه شو، او ددې تائید د ابن عباس رضی الله عنه او د ضحاک او یعقوب د قرات تَقْدُمُوا کوی، او واحدی وئیلې دی، چې قَدَم دلته د تَقْدَم په معنی کښې دې، یعنی تاسو مخکښې مه ځئ، (فتح القدير) مفسر علام قدم په معنی د تَقْدَم اخستلو سره اشاره اوکړه چې قَدَم د لازم په معنی کښې دې، لهذا ددې مفعول محذوف راویستلو ته ضرورت نشته.

**قوله:** البهائم عنه: دا د رسوله صفت دې، او د الله او د هغه د رسول نه د مخکښې نه تلو مطلب دا دې، چې ددوی د حکم او اجازت نه بغیر نه په قول کښې مخکښې والې کوئ، او نه په فعل کښې، بعضې حضرات وئیلې دي، چې د تَقْدَم مفعول محذوف دې، اِی لا تَقْدُمُوا لَهُ،

**قوله:** اِذَا نَاجَيْتُمُوهُ: ددې جملې د اضافې مقصد د یو سوال مقدر جواب دې،

**سوال:** اول جمله یعنی لا تَقْدُمُوا اَصْوَابَكُمْ او دویمه جمله ولا تَقْدُمُوا لَهُ بِالْقَوْلِ، د دواړو مفهوم یو دې، او عطف د مغایرت تقاضه کوی نو بیا د تکرار څه مقصد؟

**جواب:** د دواړو جملو مفهوم او مصداق یو دې، د اولنې جملې مفهوم دا ددې چې کله حضور ﷺ سره خبرې کیږي، یعنی سوال او جواب کیږي نو چه داسې طریقې سره خبرې مه کوئ چې ستاسو اواز د حضور ﷺ په اواز باندې اوچت شی، او د دویمې جملې مطلب دا دې، چې کله تاسو د حضور ﷺ نه تپوس کوئ، او حضور ﷺ په خاموشۍ سره دا اوری، نو په زور سره خبرې مه کوئ، څنگه چې تاسو خپل مینځ کښې خبرې کوئ،

**قوله:** بَلْ قَوْلُكَ: مطلب دا دې، چې هر حالت کښې د حضور ﷺ د اواز نه خپل اواز لاندې ساتن، که نېی علیه السلام سره خبرې کیږي یا تاسو خبرې کوئ، او حضور ﷺ په خاموشۍ سره ستاسو خبرې اوری.

**قوله:** إحصاء: داد و لایفو اموالکمر علت دې، مطلب دا دې چې په هر وخت کښې د حضور ﷺ د جلالت شان خیال پکار دی.

**قوله:** خشية ذلك: ددې عبارت د اضافې مقصد دا ښودل دی، چې آن تحبط د مضای په حذف سره د مفعول له کیدو د وجې نه منصوب المحل دې تقدیری عبارت داسې دې، انهم اصابهم بحربة حيوط احوالکمر.

**فائدة:** لا ترفو ولا ترفو او دواړو په خشية کښې تنازع کړې ده، هر یو خشية لره خپل مفعول جوړول غواړی، د بصريینو د مذهب مطابق دویم ته عمل ورکول پکار دی، او د اول د پاره مو مفعول محذوف او کنترول، (که چې دا د باب تنازع فعلا نه دې)،

**قوله:** اولئك الذين، الخ: لولک مبتدا ده، الذين انتمن اللهم وصول او صله جمله د (ان خبر دې

**قوله:** لتظهر منهم: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو سوال مقدر جواب دې.

**سوال:** امتحان د تقوی سبب نه وی، حالانکه په المعن الله قلوبهم للظوی کښې امتحان لره د تقوی سبب بیان کړې شوې دې؟

**جواب:** امتحان د تقوی سبب نه دې خو د تقوی د ظاهريدو سبب ضرور دې، دا د اطلاق السبب على المسبب د قبیلې نه دې، ځکه چې امتحان په زړه کښې پټه تقوی ښکاره کوی، ددې شبهې دفع کولو د پاره ئ لظهور منهم اضافه کړې ده،

**قوله:** يَوْمًا: د تاء په کسرې سره او د راء په تخفیف سره، په معنی د حسد، دشمنی، شک،

**قوله:** فتثبتوا: داد تثبت نه امر جمع مذكر حاضر دې، تاسو توقف او کړئ، توندي مه کوئ،

**قوله:** خشية ذلك: دا دې خبرې ته اشاره ده چې آن تصبوا قوما، دهستوا مفعول له دې، آن تصبوا نه مخکښې مضای محذوف دې، ای عفة اصابة قوم.

**قوله:** عَتِيتُمْ: د عنت نه ماضی جمع مذكر حاضر، تاسو گنهگار شوي، تاسو په مشکل کښې پریوتلي.

**قوله:** دونه: یعنی د دروغو او د غلط بیانی د وجې چې کومه نتیجه راوړی، د هغې ذمه دار به غلط بیانی کولو کونکی وی، نه چې حضور ﷺ، ځکه چې هغوی ﷺ خو ستاسو د گواهن په وجه په فیصله کولو باندې مجبور دی.

**قوله:** إِذَا التَّبَّأ إِلَى الْقَرْبِ: یعنی تاسو به د مرتب شوې نتیجې ذریعه او سبب جوړیدو د وجې گنهگار به یئ، نه چې د گناه د کولو د وجې.

**قوله:** استدراك من حيث المعنى دون اللفظ: ددی عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دي.

**سوال:** سوال دا دې چې لکن، د استدراک د پارہ دي، او د استدراک د پارہ ضروری ده چې مابعد د ماقبل لیا لوالیاتا مخالف وی، او دلته داسې نه ده، لهذا دا استدراک صحیح نه دي؟

**جواب:** د (لکن) مابعد د ماقبل نه اگر چې لیا لوالیاتا متغائر نه دي، خو معنا متغائر دي، لهذا استدراک صحیح دي، او معنوی اختلاف دا دي، چې د من حب الاله الامان صفت د هغه خلقو نه مختلف دي، چې د هغوی ذکر مخکښې تیر شو، په دې طریقې سره مستدرک د مستدرک منه نه مختلف دي، لهذا استدراک هم صحیح دي.

**قوله:** مصدر منصوب بفعله المقدر: یعنی فعلا د خیل فعل مفعول مطلق کیدو د وجې نه منصوب دي، خو دا صحیح نه ده، په دې کښې تسامح ده، ځکه چې فضلا اسم مصدر دي، مصدر ددې إفضالا دي، البته مفعول له صحیح دي، او عامل په دې کښې حَبَّ دي، د عامل او معمول په مینځ کښې لولک هم الاهدون جمله معترضه ده.

**قوله:** اَتَتَّكَلُوا عِمْ نَظَرًا إِلَى المعنى: دا د یوې شېبې جواب دي.

**شبه:** اتعلواد جمع صیغه ئې راوړې ده، حالانکه ددې ضمیر طانفتان (تثنیه) طرف ته راجع کیږي، لهذا د ضمیر او د مرجع په مینځ کښې مطابقت نشته؟

**دفع:** د طانفتان د معنې رعایت کولو د وجې د جمع صیغه راوړې شوې ده، ځکه چې هر یو طائفه په ډیرو کسانو باندې مشتمل وی، او په ینهما کښې تثنیه راوړې شوې ده، د طانفتان د لفظ رعایت کولو د وجې.

[ایاتونه: ۱۱-۱۸]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرَكُمُ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي وَلَدِ نِسْمِ بْنِ سَخْرٍ مِنْ قُرْآنِ الْمُنَافِقِينَ كَقَبْطَارٍ وَصَهْبٍ وَالشَّخَرَةِ الْإِزْوَءِ وَالْإِخْفَارِ (قَوْمِ) أَيْ رِجَالُ مِنْكُمْ (مِنْ قَوْمِ عَسَى أَنْ يَكُونُوا عَوْرَاتِ مِنْهُمْ) عِنْدَ اللَّهِ (وَلَا نِسْمُ) مِنْ نِسَاءِ عَسَى أَنْ يَكُنَّ عَوْرَاتِ مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ لَا تَبْغُوا تَغْيِيرًا أَيْ لَا يَبْتَغِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ) لَا يَدْخُو بَعْضُكُمْ بَعْضًا بِقَبْ يَكْرَهُهُ وَمَنْ يَأْخُذْ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (يَسْمُ الْإِسْمُ) أَيْ أَلْمَزُوا مِنَ الشَّخَرَةِ وَاللَّغْزِ وَالْتَنَائِرِ (السُّوقُ بَعْدَ الرِّحْمَانِ) يَذَلُ مِنَ الْإِسْمِ أَنَّ لِسْقَ لِقَظَرِهِ عَادَةً (وَمَنْ لَمْ يَكُنْ) مِنْ ذَلِكَ (فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِهْمٌ) أَيْ ظُلْمٌ وَهُوَ كَثِيرٌ كَقَبْ السَّوءِ بِأَهْلِ الْخَيْرِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَكَمْ كَثِيرٌ بِخِلَافِهِ وَالْفَتَايَ مِنْهُمْ فَلَا يَلْمِ فِيهِ

[illegible]

ترجمہ: اے ایمان والو، نہ دے سہی پہ سہو پسے توقہ کوی۔ کیدہی شی چہ دوی یہ د ہغوی نہ د  
 اللہ پہ نیز بہتر وی، او نہ دے بنجہی پہ بنجہو پسے، ممکن دہ چہ ہفہ بنجہی دہی بنجہو نہ بہترے وی،  
 دا ایت د وفد بنو تمیم یہ بارہ کنبے نازل شو، کلہ چہ ہغوی فقیرانو مسلمانانو پسے  
 توقہ او کرے مثلاً د عمار، صہیب رضی اللہ عنہ پسے او سخریہ تحقیر او تذلیل تہ وائی، او پہ  
 خپل مینخ کنبے یوبل باندے عیب مہ لگوئ، چہ تاسو د بل عیب لتوئ او بیا نوئ نو ستاسو  
 بہ عیب لتولے او بیانولے شی، یعنی خوک دے د چا عیب لتول اور بیانول نہ کوی، اونہ  
 یوبل تہ خراب لقب ورکوئ، یعنی پہ خپل مینخ کنبے یوبل پہ داسے لقب سرہ مہ رابلے کوم  
 چہ ہفہ ناخوبہ گنتی، او ہم د دغہ خرابو لقبونہ نہ باغسلے باکلوم دے، ایمان سرہ

متصف کیدو نہ پس د فسق مذکورہ نوم ایغودل چہ ہفہ توقہ کول ، عیب لتول او خراب لقب ، لگیدل بد کار دی ، (الفسوق) د اسم نہ بدل دے ، ددے خبری فائدہ ور کولو د وجہ نہ چہ دا نوم ورائول عادتہ بار بار کیڑی ، او پہ صغیرہ گناہ باندے اصرار کولو سرہ صغیرہ کبیرہ شی ، او ددے نہ توبہ نہ ویستونکی دیر ظالمان دی ، ای ایمان والو اد بدگمانی نہ بیچ اوسے ، یقین اوساتے چہ بعضی بدگمانی گناہ دہ ، یعنی گنہگار کونکی دہ ، او دا اکثر وی ، لکہ مومنانو اہل خیر و خلقو سرہ بدگمانی کول ، او ہفہ (اہل خیر) دیر دی ، بخلاف د ہفہ بدظنی نہ ، پہ فاسقانو مومنانو کنبے نو پہ دے بدگمانی کنبے ہیخ گناہ نشته ، د ہفہ گناہونو پہ بارہ کنبے کوم چہ ہغوی پہ یشکارہ توگہ باندے کوی ، او د چا عیب مہ لٹوے ، او د چا غیبت مہ کوئے ، د (تجسسوا) نہ یو تاء حذف کرے شوے دہ ، یعنی د مسلمانانو د عیبونو او د رازونو پہ تلاش کنبے مہ کیڑی ، او نہ د ہغوی یو داسے خیز سرہ تذکرہ کوئے چہ ہغوی ئے نہ خویشوی ، اگر کہ ہفہ کارونہ پہ ہغوی کنبے موجود وی ، آیا پہ تاسو کنبے یو کس دا خبرہ خویشوی چہ د خپل مر د دے غیبت نہ ناخبرہ رور غویشہ اوخوری ؟ (میتا) پہ تخفیف او تشدید سرہ دے ، (یقینا) نہ بہ ئے خویشوی ، لہذا تاسو مہ دے خبری لہہ ناخویشہ او گنہ گنہ چہ دہفہ پہ ژوند کنبے دہفہ غیبت کول دہفہ د مرگ نہ پس ددہ غویشہ خوړلو پہ شان دی ، او تاسو تہ دوئم مثال پیش کرے شو ، نو تاسو ہفہ ناخویشہ کرو ، نو اول مہ ناخویشہ کرئی ، او د اللہ نہ ویرپیئی ، یعنی د غیبت پہ بارہ کنبے د ہفہ د سزا نہ ، پہ داسے توگہ چہ د ہفے نہ توبہ او پاسی ، بی شکہ اللہ تعالیٰ توبہ قبولو والا ، پہ دوی باندے مہربانہ دے ، یعنی د توبہ ویستونکو توبہ قبولی ، ای خلقو امونہ تاسو دیو سری او دیوے بنمے نہ پیدا کرے ئے ، د آدم علیہ السلام او د حوا علیہا السلام او مونہ تاسو قومونہ او قبیلہ جوړے کرے ، ہوبہ د ہصب ہم دہ د شین پہ فتحی سرہ او ہفہ (شعب) د نسب پہ طبقاتو کنبے د تولو نہ برہ دہ ، او قبیلہ دا د شعب نہ لاندے دہ ، او د ہفے لاندے عمائر دی ، بیا بطون دی ، او د ہفے نہ لاندے افخاڈ دی ، او د دے تولو پہ آخر فصیلہ دے ، ددے مثال خزیمہ شعب دے ، کنانہ قبیلہ دہ ، قریش عمارہ دی ، د عین پہ کسری سرہ ، او قصی بطن دے ، ہاشم فخذ دے ، عباس فصیلہ دے ، چہ تاسو یو بل او پیژئی ، د تعارفو نہ یو تاء حذف کرے شوے دہ ، چہ تاسو یو بل او پیژئی ، نہ چہ پہ اوچت نسب باندے فخر او کرے ، او فخر خو صرف د تقوی د وجہ دے ، او پہ تاسو کنبے د تولو نہ زیات شریف ہفہ دے چہ د تولو نہ زیات متقی وی ، اللہ تعالیٰ ستاسو پہ بارہ کنبے نہ خبردار دے او ستاسو د باطن نہ پورہ خبردار دے ، د بنو اسد باندے بیچیانو یو جماعت وائی ، چہ مونہ ایمان راوړو ، یعنی مونہ د زہ نہ تصدیق او کرو ، تاسو دوی تہ او وائی چہ تاسو ایمان نہ دے راوړی ، لیکن داسے وائی چہ مونہ اسلام راوړو ، یعنی پہ یشکارہ توگہ باندے تابعدار شو ، خو اوسہ پورے ستاسو پہ ژړونو

تہ ایمان نہ دی داخل شو، خو تاسو نہ ددی امید ساتلې شی، تاسو کہہ د الله او د هغه د رسول  
په ایمان وغیرہ کښې تابعدارۍ او کړئ نو هغه به ستاسو د عملونو نه یعنی د هغې د ثواب نه  
هیڅ هم نه کموی، (بلتکم) همزه او ترک همزه سره، او همزه الف سره بدلولو سره، یعنی  
ستاسو اجر به نه کموی، بې شکه الله تعالی مومنانو لره معاف کونکې او په هغوی باندې  
رحم کونکې دي، مومنان خو هغه دی چې په الله او رسول باندې ئې ایمان راوړو، یعنی په خپل  
ایمان کښې رشتونی دی، لکه روستو ئې ددې صراحت او کړو، بیا هغوی په ایمان کښې  
شک اونکړو، او په خپل مالونو او خپل ځانونو سره ئې د الله په لاره کښې جهاد او کړو، ددوی د  
جهاد نه د دوی د ایمان صداقت ښکاره کیږی، (په خپله دعاوی د ایمان کښې هم دغه خلق  
رشتونی دی نه هغه څوک چه د هغوی د طرف نه د ظاهري اتباع نه علاوه نور هیڅ اونه  
موندلې شو، تاسو دوی ته اووایی آیا تاسو الله ته د خپلې دیندارۍ خبر ورکوئ، تعلقون دعلم،  
مضط دې، په معنی شعر، یعنی تاسو هغه د هغه څه نه خبروئ، په څه چې تاسو په خپل  
قول آهنا کښې یئ، او الله د هر هغه څیز نه چې په اسمانونو او زمکه کښې دي، خبردار دي، دا خلق  
بغیر د قتال نه اسلام راوړلو باندې په تاباندې احسان کوی، په خلاف د نورو چې هغوی د  
قتال نه پس اسلام راوړو، تاسو ورته اووایی چې په خپل اسلام راوړلو باندې په ما احسان مه  
کوئ، (اسلامکم) نزع د حافظ بآء د وجې نه منصوب دي، او په دواړو ځایونو کښې د  
(ان) نه مخکښې بآء مقدر ده، بلکه په حقیقت کښې د الله په تاسو باندې احسان دي چې هغه  
تاسو ته د ایمان هدایت درکړو، په شرط ددې چې تاسو خپل قول کښې رشتونی یئ، الله تعالی د  
زمکې او اسمانونو ټول پټ څیزونه پیژنی یعنی په زمکه او اسمان کښې چې کوم څیزونه پټ  
ی، او الله تعالی ستاسو عملونو باندې هم پوهیږی، په یاء او تاء سره، په دې کښې د هغه نه  
یو څیز هم پټ نه دي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** لا یغفر: مضارع منفی واحد مذکر غائب (س) سَخَرُ، توقې کول مسخرې کول.

**قوله:** الاذدر اوعال: احتقار: دا عطف تفسیری دي، سپکاوي کول.

**قوله:** قوم أي رجال: په رجال سره ئ اشاره ئې او کړه چې قوم اسم جمع ده، په معنی د  
رجال، چونکه قوم د نساء په مقابله کښې راغلې دي، لهذا دلته تري سرې مراد دي او د  
عربو په لغت کښې قوم د رجال په معنی کښې استعمال شوې دي.

### قال الشاعر:

أقربا ل حسن أمساء

وما أدري ولست أعال أدري

د شاعر مراد د قوم نه رجال دي، او «رجال» ته قوم ځکه وئیلې شوی دی، چې هغوی

قوامون على السواعدى، اوس پاتې شو سړو او ښځو ته قوم وئيل، لکه قوم فرعون، قوم لوط، وغيره، نو هغه د تبعیت په توگه دى، أصالة قوم رجال ته وائى.

**قوله:** عسى أن يكون: جمله مستانفه ده، د علت د بیانولو د پاره، او عسى د فاعل د وجه نه د خبر نه مستغنى دې،

**قوله:** اللمز: لمر اشاره کول په سترگو سره.

**قوله:** لا تعميوا فتعيا: دادلائلوا أنفسكم توجیه ده، يعنى که تاسو د نورو عیبونه راوباسئ نو خلق به ستاسو عیبونه رااوباسی، نو داسې شوه چې تاسو پخپله خپل عیبونه راوباسئ، دا د من فكم فكم د قبیل نه دې، یا لکه څنگه چې حضور ﷺ او فرمائیل لا تسوا أنفسكم خپل مور پلار ته کنخل مه کوئ، صحابه عرض اوکړو چې یا رسول الله خپل مور پلار ته څوک څنگه کنخل کولې شی؟، حضور ﷺ او فرمائیل چې تاسو د چا مور پلار ته کنخل اوکړئ نو هغه به ستاسو پلار ته کنخل اوکړی، نو داسې شوه چې تاسو پخپله خپل پلار مور ته کنخل اوکړل.

**قوله:** ای لاتنابزوا: دانتابزوانه نهی جمع مذكر حاضر صیغه ده، تم کی کی ښه ناله، تاسو د چا بد مه رااوباسئ، چاته بد اواز سره آواز مه کوئ، د چا نوم مه خرابوئ.

**قوله:** ای المذکور من السخريه واللمز والتنابز: د مفسر علام مقصد ددې عبارت د اضافې نه د یو سوال جواب ورکول دى،

**سوال:** په الاسم باندې الف لام د عهد دې، کوم چې جمع باندې دلالت کوی، او مراد ترې نه اسماء ثلثه مذکوره يعنى السخريه، اللمز، التنابز دې، لهذا مناسب وه چې د اسم مفرد راوړلو په ځای الاسماء بی جمع راوړې وو.

**جواب:** اسم دلته د ذکر مشهور په معنى کښې دې، کوم چې د عربو د قول طارعه نه مشتق دې، اسماء ثلثه د المذکور په معنى کښې دې، لهذا د الاسم مفرد راوړل صحیح دى، او د اسم نه مراد ذکر او شهرت دې، نه چې هغه معروف اسم، کوم چې مقابل د حرف او فعل راځی، او نه بمعنی علم، او دا د سمو نه مشتق دې، چې د هغې معنى ده، او چتوالې.

**قوله:** یئس الاسم الفسوق: یئس فعل ماضی، الاسم ددې فاعل، الفسوق د الاسم نه بدل دې، مفسر علام هم دا ترکیب اختیار کړې دې، په دې صورت کښې به مخصوص بالذم معذوف وی، اى هو، ډیر واضح ترکیب دا دې چې الفسوق مخصوص بالذم او ګرځولې شی، د مذکوره جملي مشهور ترکیب دادې، چې الفسوق مبتداً او یئس الاسم خبر مقدم وی.



**قوله:** لإفادۃ أنه لفق لتكررة عادة: یعنی سخریہ وغیرہ کوم چہ ذکر شو، اگرچہ گناہ صغیرہ دہ، خو چہ کله پہ صغیرہ باندی اصرار وی او د هغہ ارتکاب بار بار اوکری شی، نو هغه گناہ کبیرہ جوړه شی، او په عام توگه باندی عادة هم داسې کیږی، چہ انسان دا القاب بار بار ذکر کوی.

**قوله:** لایحس به: دا د میتا صفت دې، یعنی مړ چہ محسوس نه کوی، یعنی که هغه لره خوګ اوخوری نو هغه ته احساس نه کیږی، مفسر علام د لایحس اضافه کولو سره دې خبرې ته اشاره اوکړه، چہ د میت او مفتاب له (د چا چہ غیبت اوکړې شی) په مینځ کښې وجه د مشابهت عدم علم دې، د کوم انسان چہ غائبانه غیبت کولې شی هغه ته هم د غیبت علم نه وی، او د مړی غوښې خوړلو سره هم مړی ته علم او احساس نه وی، گویا چہ عدم علم په دواړو کښې مشترک دې.

**قوله:** مضعف علم: یعنی تعلیم د إعلام په معنی کښې دې، کوم چہ متعدی په دوو مفعولو سره دې، دویم مفعول دینکم دې، چہ د هغې طرف ته په بیا سره متعدی دې.

**قوله:** إن کتتم صادقین: فی ادعائکم الإیمان شرط دې، ددې جواب محذوف دې، **فله المنه علیکم**

**قوله:** فی الموضعین: یعنی د (آن) نه مخکښې بیا مقدره ده، په دوو ځایونو کښې (آن) اسلمو، دې، او دویم ځایي آن هداکم ای بان اسلموایان هداکم.

### [۵۰] سورة ق

سورة ق مكية الا ولقد خلقنا السموت، الاية همداية خمس واربعون اية

سورة ق مکی دې، سوا د آیت: خلقنا السموت، چه دا مدنی دې، په دې کښې پنځه څلورینت آیتونه دی.

[ایاتوله: ۱-۱۵]

(ق) الله أعلم بمزادوه به (وَأَلْ قرآن المجید) الکرم ما آمن ظلم منکة یؤمن علی الله علیه وسلم (بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ رَسُولٌ مِنْ آلِهِمْ یَخْذِلُهُمْ بِالْأَثَرِ بَعْدَ الْبَثِّ لَقَالُوا الْكَافِرُونَ هَذَا، الْإِنْسَانُ شَيْءٌ عَجِيبٌ) (أَلَا) یخفی الهمزین وتسهيل الایة وإذغال ألف تنبها علی الوعظین وقتناؤکنا کرآنا) نزج (ذَلِكَ رَجْعُهُ بَوید) فی هاتیه البعد (قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ) تأکل (وَمِنْهُمْ عِدَّةٌ لَأُكَتَبَ عَلَيْهِمْ) لهُم اللوح المخطوط فیہ جمیع الأخطاء المنقذة (بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ) بآل قرآن (لَمَّا جَاءَهُمْ قُرْآنٌ فِي حُنَّ النَّاسِ) منلى الله علیه وسلم وآل قرآن (فِي أَمْرِ مَرِيجٍ) مضطرب قالوا مرة ساجر وسخر ومرة خاير ومرة

کامین وکھانہ (أَفَلَمْ يَنْظُرُوا) بخوبی دیکھیں بغیر انہوں نے دیکھا (إِلَى السَّمَاءِ کَیْفَ) (قَوْمَهُمْ کَیْفَ) بپہچان، بلا غم (وَدَنَّتَاهَا) بالکوکب (وَمَا هَا مِنْ قُرُورٍ) خلوص نہیں (وَالْأَرْضِ) منطوق علی موضع (إِلَى السَّمَاءِ کَیْفَ) صد دناہا (دَعَوْنَاهَا) علی وجہ الماء (وَأَلْقَيْنَا فِیْهَا رِیَاسَی) جناباً نشتہ (وَأَلْقَيْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ نَجْمٍ) صنف (وَبِیْجٍ) بیوج بہ لخصیہ (تَبْخِرُهُ) منطوق لہ ائی لفتنا ذلک تبخیراً ما (وَذَکَرِی) تذکرہ (لِکُلِّ عِبْدٍ مُّشِیْبٍ) راجع الی طاعتنا (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَکًا) غیر البرکۃ (فَأَلْقَيْنَا بِهِ جَنَاتٍ) بناتین (وَحَبَّ الزَّرْعِ) (الْحَبِیدِ) المحسود (وَالْأُخْطُلَ بِأَلْسِنَاتٍ) طوآلا حال مُقَدَّرَةٌ (لَهَا ظُلُمٌ ثَمِیدٌ) منزاکب ہنصہ فُوقِ ہنصہ (رِزْقًا لِلْعِبَادِ) مفعول لہ (وَأَحْیَيْنَا بِهِ بِلْدَةً مَیِّتًا) یسنوی فیہ المذکر (وَالْمَوْتُ) (کَذَلِکَ) ائی یزل ہذا الإحْیَاءِ (الْخُرُوجِ) مِنَ الْقُبُورِ کَیْفَ تُنْکِزُونَهُ وَالْإِسْفِہَامِ لِلتَّغْفِرِ وَالْمَعْنٰی أَنَّهُمْ نَظَرُوا وَغَلِمُوا مَا ذَکَرِ (کَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ) تالیث الفعل بمعنی قوم (وَأَصْحَابُ الرُّسْلِ) ہین ہنر گانوا یقیمین علیہا ہنواہیہم یخْشَوْنَ الْأَصْنَامَ وَیَتَّبِعُهُمْ فِیْلِ غِظْلَةٍ بِنِ صَفْوَانٍ وَفِیْلِ غِیرِہ (وَالْمُجُودِ) قوم صالح (وَعَادِ) قوم ہود (وَفِرْعَوْنَ وَآخِیَانِ لُوطِ) (وَأَصْحَابُ الْأَنْبِیَاءِ) القتیضۃ قوم خُشْبِ (وَقَوْمُهُمْ) هُوَ مَلِکَ کَانَ بِأَتَمِّی اسْلَمَ وَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَکَذَّبُوهُ (کُلِّ) مِنَ الْمَذْکُورِیْنَ (کَذَّبَ الرُّسُلَ) کُفْرُنِش (فَکُفْرُنِش) وَجَبَ لِرُّسُولِ الْقُلُوبِ عَلَى الْجَمِیعِ فَلَا یُطِیْقُ مَذْرَکَ مِنْ کُفْرِ قَرِشِ بِکَ (أَفْصِیْنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ) ائی لَمْ تَغِ بِہِ فَلَا نَغِی بِالْإِعَادَةِ (بَلْ هُمْ فِی لَبْسٍ) شَکِّ (مِنْ خَلْقِ جَدِیدِ) وَهُوَ الْبَغْثُ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہرمانہ او دیر رحم کونکي دي، ق ددي نہ اللہ تعالیٰ خپل مراد بنہ پيژنی. قسم دي په قرآن باندې چه کفار مکہ ایمان را ونورو، بلکه په دي خبره شي تعجب او کړو چې هغوی ته د هغوی نه یو ویرونکي یعنی هم ددوی نه یو رسول ﷺ چې ددوی د ژوندی کیدو نه پس د جهنم د اور نه ویروی، راغلو، نو کافرانو او وئیل چې دایر وول عجیبه خبره ده، آیا چې کله مونږ مړه شو او خاورې شو، نو مونږ به دوباره ژوندی کیږو، د دواړو همزو تحقیق او دویمې تسهیل، او په دواړو صورتونو کښې ددوی په مینځ کښې الف داخلول سره، دا واپسی ډیره لرې خبره ده، زمکه چې ددوی نه څه او خوری هغه مونږ ته معلوم دی، او مونږ سره محفوظ کونکي کتاب دي، او هغه لوح محفوظ دي، چې په هغې کښې د ټولو څیزونو تقدیر لیکلې شوې دي، بلکه دوی خو حق ته یعنی قرآن ته کله چې دوی ته راغلو، دروغ او وئیل، نو دوی په یو پریشاني کښې پریوتل، یعنی اضطراب والا حالت کښې، کله ئې ورته ساحر او جادو او وئیلو، او کله شعر او شاعر او کله ئې ورته اهن او کهانت او وئیلو، آیا د دوی خپل عقلونو په سترگو د عبرت سره اسمان ته اونه کتل؟ کله چې دوی د بعث بعد الموت انکار او کړو، حال دا دي چې هغه په دوی باندې د پاسه دي، چې مونږ هغه بغیر د ستونو نه څنگه جوړ کړو، او مونږ هغې ته د ستورو په وجه ښکلا ورکړه، او په دي کښې څه چاودې عیب لگولو والا نشته، او آیا دوی زمکې ته اونه کتل، د الی السماء په محل

باندې عطف دې، چې مونږ هغې لره د اوبو په سطح باندې څنګه خوره کړه، او مونږ په هغې باندې غرونه کيځودل، چې هغه نې ټينګه کړې ده، او مونږ په دې کښې هر قسم ښکېلې پټې پيدا کړل، چې د هغې د ښکولۍ والی نه خوشحالی حاصلېږي، د سترګو کولولو د پاره اود نصيحت حاصلولو د پاره، مفعول له دې، يعنی مونږ دا کار ټيګري د سترګو کولولو د پاره او د نصيحت حاصلولو د پاره اوکړه، د هر هغه بنده د پاره چې زمونږ تابعداري ته رجوع کونکې وي، او مونږ د اسمان نه پرکتی يعنی ډير برکت والا اوبه نازل کړې، بيا مو په هغې سره باغونه زرغون کړل، او کټ کيدو والاد فصل غله، او د کهجورو په شان اوچتې اونې، (بستې) حال مقدره دې، چې د هغې غونچې د يو بل د پاسه دي، يعنی کوم چې يو بل د پاسه لګيدلی دی، بندګانو ته د روزی ورکولو د پاره دا مفعول له دې، او مونږ په اوبو سره مړه زمکه ژوندی کړه، په ميتا کښې مذكر او مؤنث دواړه برابر دی، دغه شان يعنی ددې ژوندی کولو په شان به د قبرونو نه وتل وي، بيا تاسو ددې نه ولې انکار کوئ، او (أفلم ينظروا) کښې استفهام تقريری دې، او معنی ئي دا ده چې هغوی مذکورہ څيزونه يقينا اوکتل او پوهه پرې شول، او ددوی نه مخکښې قوم د نوح (عليه السلام) د فعل تانيث د قوم د معنی د وجې نه دې، اورس والودا يو کوهې وو چې دلته به دوی خپلو ځناورو سره اوسيدل، او د بتانو عبادت به ئې کولو، ونيلې شوی دی، چې ددوی نبی حنظله بن صفوان (عليه السلام) وو، او ونيلې شوی دی، چې ددوی نه علاوه وو، قوم ثمود اود هود قوم عاديانو، فرعون، اود لوط (عليه السلام) روتو (قوم) او ايکه والو، يعنی د شعيب (عليه السلام) قوم، ځنګل، بار والا، اود تبع قوم او هغه د يمن بادشاه وو، چا چې اسلام قبول کړې وو، او هغه خپل قوم ته د اسلام دعوت ورکړې وو، خو قوم د هغه اونه منل، ذکر شوې ټولو قومونو د قريشو په شان د رسولانو تکذيب اوکړو، نو په ټولو باندې عذاب ثابت شو، يعنی په ټولو باندې د عذاب نازلیدل ثابت شول، لهذا د قريشو په انکار باندې دې ستاسو زړه تنګ نشی، آيا مونږ د اول ځل پيدا کولو باندې سترې شو؟ يعنی مونږ ددې نه سترې شوی نه يو، لهذا د دوباره پيدا کولو هم نه سترې کيږو، بلکه دا خلق د پيدائش په باره کښې په شک کښې دی، او (نوی پيدائش) د قبر نه بيا پاسيدل دی.

### د قيواداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** ق: د جمهورو په نيز قاف په سکون سره دې، او په شاذ قراة کښې کسرې، فتحې او ضميې باندې مبنی هم ونيلې شوې دې.

**قوله:** مَا آمَنَ كُنَّا مَكَّةَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شارح رحمته مذکورہ عبارت محذوف ګڼل شو سره اشاره اوکړه چې دا د قسم جواب محذوف دې.

**قوله:** بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ: الخ: جواب قسم سره دا د مشرکينو د مکې د اعراض خراب

احوال بیانوی،، مطلب دا چې هغوی نه صرف دا چې په محمد ﷺ باندې ایمان راوونږو، بلکه ددې نه لویه خبره دا چې هم ددوی نه د یو رسول راتلل ددوی د پاره د ډیرې حیرانتیا خبره وه.

**قوله:** ترجم: په دې سره دې خبرې ته اشاره ده چې د (متنا) عامل محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې **أترجم إذا مضى** وکساوتوبه په دې حذف باندې رجوع دلالت کوی.

**قوله:** غایة البعد: یعنی د عقل او د امکان نه ډیره لرې ده، چې د مرګ نه پس انسان بیا دوباره ژوندې شی.

**قوله:** ترجم: صفت مشبه دې، ماده مرج، شکی او مشکل خبره، د غیر یقیني کیفیت، گډوډ حالت، یعنی دا مشرکین مکه د قرآن او رسول ﷺ په باره کښې په شک کښې پراته دی، دوی ته خپله په یوه خبره باندې قرار نشته، کله حضور علیه السلام ته ساحر، او قرآن ته سحر، او کله حضور ﷺ ته شاعر او قرآن ته شعر، او کله حضور ﷺ ته کاهن او قرآن ته کهانت وائی.

**قوله:** أفلم ينظروا: همزه په محذوف باندې داخل ده، تقدیری عبارت به دا رنگه شی، أموا للم ينظروا إلى السماء.

**قوله:** کائنة: شارح علام کائنة محذوف راویستلو سره اشاره اوکره چې فوقهم، د (السماء) نه حال دې.

**قوله:** إلى السماء: د ينظروا مفعول کیدو د وجې نه محلا منصوب دې.

**قوله:** کیف یکنینا: کیف مفعول مقدم دې، او جمله بنینها د سماء نه بدل دې.

**قوله:** والأرض: د (إلى السماء) په محل باندې عطف دې، او والأرض د فعل محذوف (مددنا) د وجه هم منصوب کیدې شی، چې د هغې تفسیر د مابعد فعل کوی، ای مددناها، په دې صورت کښې به د ما الله معاملة علی شرطه التصدیق قبیل نه وی.

**قوله:** الزرع: مفسر علام الزرع محذوف منلو سره اشاره اوکره چې الحصيد صفت دې، الزرع موصوف کرې شو سره صفت ددې قائم مقام کرې شو، او حصید په معنی د محصود دې، یعنی هغه فعل چې د هغې شان کت کیدل وی، لکه غنم، جوار وغیره.

**قوله:** والنفل بیعت: باسقات، د النفل نه حال مقدر دې، ای قد والله لها السوق خکه چې حال او ذوالحال د دواړو زمانه یوه وی، حالانکه (نخل) د (نبات) راختلو په وخت کښې باسقات (اوږدې) نه وی، روستو بیا اوږدېږی.



عَیِّدْ تَهْرَبْ وَتَفْرَعْ (وَتَفْرَعْ فِی الصُّورِ) لَنْبُثْ (ذَلِکَ) اَنِّ یَوْمَ التَّلَاحِ (یَوْمَ الرَّعِیدِ) لِنُکْفَرِ بِالْعَذَابِ (وَجَآءَتْ) فِیْهِ (کُلُّ نَفْسٍ) اِلَی الْمَحْشَرِ (مَعَهَا سَابِقُ) مَلَکْ یَسْوِفُهَا اِلَیْهِ (وَعَیِّدْ) یَشْهَدُ عَلَیْهَا بِمَعْلَمِهَا وَهُوَ الْاَیْدِی وَالْاَزْجَلْ وَیُقَالُ لِنُکْفَرِ لِنُکْفَرِ لَقَدْ کُنْتَ فِی الدُّنْیَا (فِی غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا) التَّالِ بِکَ اَنْتُمْ لِنُکْفَرْنَا عَنْکَ غَطَاؤُکَ اَرْثَا غَفْلَتُکَ بِمَا تَشَاهِدُ اَنْتُمْ (فَعَمَرُکَ الْیَوْمَ عَیِّدْ) خَاذْ تَفْرَکْ بِهْ مَا اَنْکَرْتَهُ فِی الدُّنْیَا وَقَالَ قَرْنَهُ) اَلْمَلَکُ الْمُوْکَلُّ بِهْ (هَذَا مَا) اَمِّ الَّذِی (لَدَیْ عَیِّدْ) خَاجِرْ فِیْقَالُ لِمَالِکَ (الْقِیَافِی جَبْتُمْ) اَمِّ اَلْقِیَ اَوْ اَلْقِیْنِ وَبِهْ فَرَا الْحَسَنُ فَاَنْبَدْتَ الثَّوْنِ اَلَا (کُلُّ کَفَّارٍ عَیِّدْ) مُعَانِدْ لِنُفْرِقْ مَتَاعَ الْمَعْرِیْنِ کَالْزَکَاةِ (مُعْتَمِدْ) ظَالِمٌ (مُزِیْبٌ) شَاکٌ فِی دِیْنِهِ (الَّذِی جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ) مَبْدَا حُضُنْ مَعْنٰی الشَّرْطِ غَبْرَهْ (قَالِیْقَافُ فِی الْعَذَابِ السَّعِیدِ) تَفْسِیْرُهُ یَقُلْ مَا تَقْنُمْ (قَالَ قَرْنَهُ) الشَّیْطَانُ (رَبِّمَا مَا اَطْلَعْتَهُ) اَضْلَلْتَهُ (وَلٰکِنْ کَانَ فِی ضَلَالٍ بَعِیدٍ) لَفُذَّوْتُهُ فَاسْتَجَابَ لِیْ وَقَالَ هُوَ اَطْلَعَنِی بِذَخَائِهِ لَهْ (قَالَ) تَعَالٰی (لَا تُغْنِیْکُمْ اَلَّذِی) اَمِّ مَا یَنْفَعُ الْخِصَامَ هُنَا (وَقَدْ کَذَّبْتُمْ اِلَیْکُمْ) فِی الدُّنْیَا (بِالْوَعِیدِ) بِالْعَذَابِ فِی الْآخِرَةِ لَوْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلَا یَذَّ مِنْهُ (مَا یَبْدُلُ) یَغْتَرُ (الْقَوْلُ لَدَیْ) فِی ذَلِکَ (وَمَا اَنَا بِظَلَامٍ لِّلْعَبِیدِ) فَاَعَذِبُهُمْ بِغَرِّ جَزْمٍ وَظَلَامٍ یَنْتَحٰی فِی ظَلَمٍ لِّقَوْلِهِ (اَلْظَلَمُ الْیَوْمَ)

ترجمہ: او مونہ انسان پیدا کرو، او مونہ د ہفہ پہ زہہ کنبہ د نفس وسوسہ اچولو باندھی ہم پوهیو، (نعلم) د (نحن) د تقدیر سرہ حال دی، (به) کنبہ باء زائده ده، یا د تعدیہ د پاره ده، او د (به) ضمیر انسان طرف ته راجع دی، او مونہ انسان ته د علم په اعتبار سرہ د ہفہ د شہرگ نہ ہم نزدیکیو، (جبل الورد) کنبہ اضافت بیانیہ دی، (وریدان) خت طرف ته دوه رگونه دی، چې کله اخلی، او لیکي دوه اغستونکي، د ده عمل دوه فرشتي کومې چې په انسان باندې مقرر دی، د انسان نسی طرف او گس طرف ته ناستي وی، د (اذ) ناصب (اذکر) مقدر دی، (قعید) په معنی د (قاعدان) دی، دا مبتدا ده، ددې ماقبل ددې خبر دی، (انسان) یو لفظ د خلی نه ویستلې ته وی خودا چې ده سرہ یونگرانی کونکي موجود وی (قعید او عتید) کنبہ هر یو د تشبیہ په معنی کنبہ دی، او د مرگ بې هوشی د آخرت حقیقت راوړو، یعنی د مرگ بې هوشی او سختوالي ئې راوړو، تردې چې خوک د آخرت نه انکار کونکي وو هغه به هم په کولاؤ سترگو اوینی، او هغه امر اخر نفس سختوالي دی، دا هغه مرگ دی، دکوم نه چہ ته تبتیدلې اوویریدلې به، اود راپورته کیدو دپاره به په صور (شیلې) کنبہ پھوک اووہلې شی او همدا د پھوکلو ورخ دکافرانو د پاره د وعید ورغ به وی، او ددې وعید په ورخ به هر نفس محشر طرف ته داسې راروان وی چې ده سرہ به یو شونکي هم وی، یعنی فرشته به وی، چې هغه به میدان حشر طرف ته شری، او یو گواہ به وی چې دده خلاف به دده د اعمالو گواہی ورکوی، او هغه لاسونہ خبې وغیرہ دی، او کافر ته به ونیلې شی، په دنیا کنبہ بې شکہ ته په تا باندې نن ورخ راتلونکی دی مصیبت نه په غفلت کنبہ

وہی، غومونہ ستاد مخفی نہ پردہ اوچتہ کرے، یعنی ستا غفلت مو ختم کرو، چہی د ہفہی د وجہی نہ تہ د نن ورخ راتلونکی مصیبت گورہی، نونن ستا نظر دیر تیز دہی، یعنی د خہ نہ چہ تا بہ دنیا کنہی انکار کولو ہفہ وینی ہفہ چہی بہ دہ باندہی مقرر وو، عرض بہ اوکری، دا ہفہ عہدہ دی کوم چہی ماسرہ تیار دہی، مالک او د ہفہ ملگری یعنی د دوزخ نگران تہ بہ او ویلہی شی، او غورزوہ جہنم تہ د حق دشمن ہر ضدی کافر، یعنی او غورزوہ، یا ضرور او غورزوہ، او حسن (القین) نون خفیفہ سرہ و نیلہی دہی، نون خفیفہ نہی بہ الف سرہ بدل کرو، کوم چہی د خیر زکوٰۃ نہ منع کوئکھی وی او د حد نہ تیریدونکھی ظالم وی، او بہ دین کنہی شک اچونکھی چا چہی د اللہ تعالیٰ سرہ بل معبود جوہر گری وی، (الذی) مبتدا متضمن معنی د شرط لہر دہی، ددہی خیر (فالقیاہ) دہی، داسی کس پہ سخت عذاب کنہی واچوہ، د دہی تفسیر د ماقبل بہ شان دہی، ہفہ شیطان کوم چہی دہ سرہ وہ، وائی بہ ای زمونہ پروردگارہ! ما دی گمراہ گری نہ دی، دہی غو پخیلہ پہ لہی گمراہی کنہی وو، نو ما دہی را ویللو، نو دہی زما خیرہ او منلہ، اللہ تعالیٰ ارشاد بہ او فرمائی، زما پہ مخکنہی د جہگری خبری مہ کوئی، دلنہ جہگری ہیخ فائدہ درنکری، ما خو مخکنہی نہ پہ دنیا کنہی تاسو تہ د آخرت د عذاب وعید رالیلہی وو، کہ تاسو ایمان را ونرو نو دا بہ ضرور واقع کیہی۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** توسوس: الوسوسة الصوت الخفی: وسوسہ پت آواز تہ وائی، چہی پہ ہفہی کنہی بہ زہ کنہی راتلونکھی خیالات ہم شامل دی، ولقد خلقنا الإنسان جملہ مستانفہ دہ، او پہ لقد کنہی لام د قسم محذوف پہ جواب باندہی داخل دہی، ائی وعزنا و جلالنا للذی خلقنا الإنسان الإنسان کنہی الف لام د جنس دہی، کوم چہی بہ آدم او اولاد ادم د وارو باندہی صادقہی، مفسر علام حال بتقدیر نحن د اضافی سرہ مقصد د یو سوال جواب ورکول دی۔

**سوال:** ونعلم، دا د خلقنا د ضمیر نہ حال دہی، او مضارع مثبت چہی کلہ حال واقع شی نو بیا واؤ حالیہ نہ راخی، صرف ضمیر کافی وی، واؤ ہفہ وخت راخی، چہی کلہ جملہ اسمیہ وی، او دلنہ داسی نہ دہ؟

**قوله:** ما توسوس: (ما، مصدر بہ ہم کیدی شی، خنگہ چہی مفسر علام اشارہ اوکرہ تقدیری عبارت بہ دا وی، ولعل وسوسة نفسه إياه یعنی د انسان پہ زہ کنہی د نفس وسوسہ اچولو باندہی مونہ خبردار یو، او (ما، موصولہ ہم کیدی شی، پہ دہی صورت کنہی بہ د بہ) ضمیر عائذ وی، او تقدیری عبارت بہ دا وی، ولعل الأمر الذي تحدثت عنه بہ یعنی مونہ دہی خبرہ باندہی پوہیرو کومہ چہی ددہ نفس ددہ پہ زہ کنہی اچوی، د (ما، موصولہ پہ صورت کنہی بہ د بہ) باء زائدہ وی، او ضمیر بہ د (ما، موصولہ طرف تہ راجع وی، او کہ

(ما، مصدریہ وی، نو باء بہ د تعدیہ وی، او ضمیر بہ انسان تہ راجع وی.

**قوله:** *نن أقرّب إلیہ بالعلم:*

**سوال:** د بالعلم اضاف آخہ فائدہ ده؟

**جواب:** مفسر علام د بالعلم اضافہ کولو سره اشاره اوکره چې دلته د قریت نه قریت علمیه مراد دې، نه چې قریت جسمیه، ځکه چې الله تعالی د جسم نه منزہ دې، د جبل الوریډ نه د ډیر نیزدیکت طرف ته اشاره ده، جبل رگ ته وائی، او جبل الوریډ د شا رگ ته وائی، چې هغې ته رگ جاں هم وئیلې شی، دا رگونه دوه وی، د خت دواړو طرف ته یو یو، ددې کت کیدو سره یقینا مرگ واقع کیږی، ذبیحه کښې دې دواړه رگونه لره کتکول ضروری دی.

**قوله:** *ما یعمله:* دا د یتلقى مفعول دې، یعنی انسان چې څه کوی هغه مقرر کړې شوې دواړه فرشتې اخلی، اولیکی ئې.

**قوله:** *ای قاعدان:* دا هم د یوې شېبې جواب دې.

**شبه:** جمله د المتلقیان نه حال دې، ذوالحال تشبیه ده، او حال مفرده دېوې حالانکه په دواړو کښې مطابقت ضروری دې؟

**هفیع:** قعید په وزن د فعیل دې، او د فعیل په وزن کښې واحد، تشبیه جمع ټول برابر دی، لهذا قعید مفرد د تشبیه قائم مقام دې، قعید مبتداً او ددې ماقبل یعنی *عن الله* اتصال ددې خبر مقدم دې، بیا جمله د *المعلقان* نه حال دې.

**قوله:** *لديہ رقیب:* رقیب مبتداً مؤخر ده، او لدیہ خبر مقدم دې.

**قوله:** *عتید:* تیار حاضر، دا د عبادنه دې، چې د هغې معنی ده، د ضرورت نه مخکښې د یو څیز ذخیره کول.

**قوله:** *وهونفس الشدة:* غوره به وه که مفسر رحمه الله دا عبارت حذف کړې وې، ځکه چه د ماقبل په موجودگي کښې ددې هیڅ ضرورت نشته، البته که د هو مرجع امر د آخرت وی اود شدة نه مراد امر شدید وی او هغه احوال د آخرت دی نو څه خبره جوړیدې شی.

**قوله:** *ألق ألق:* دا دې خبرې طرف ته اشاره ده چه ألقا په اصل کښې ألق، ألق وو، تکرار د فعل سره یعنی واچوه، واچوه، اویو فعل حذف کولو سره دهغې ضمیر فاعل ئې د اول فعل سره ملاؤکړو، چه دهغې په وجه ضمیر مثنی شو.

**قوله:** *أوالقین:* ددې مطلب دادې چه په ألقا کښې الف دتثنيه نه دې، بلکه نون تاکید



خفيغه سره بدل کړې شوې دې.

**سوال:** نون تاکيد خفيغه د الف نه په حالت د وقف کښې بدلولې شی نه چه په وصل کښې؟

**جواب:** حالت د وصل نې په حالت د وقف باندې محمول کړې دې اوبعضې حضراتو وئيلي دی چه آليا د تشنيه صيغه ده، او مراد ددې نه ساتق او شهيد دې.

**قوله:** عنيد: عناد ساتونکې، مخالف، ضدې، سرکش، ددې جمع عنذ راخی.

**قوله:** الشديد: يعنی آليا کښې د تشينه راوړلو چې کومې درې توجيهات مخکښې بيان کړې شوی دی، هم هغه به په فالقيه کښې وی.

**قوله:** قال قرينه: العيطان ريساً ما أطفيتہ دا د کافر د قول «هو» طعناً بدعائه په جواب کښې دې، يعنی چې کله کافر د الله تعالى په مخکښې عذر پيش کولو سره اوواي، چې دې شيطان څه گمراه کړې ووم، نو ددې په جواب کښې به شيطان اوواي ريساً ما أطفيتہ خو د مفسر علام د پاره مناسب وو چې هو اطفائي ئ مقدم کړې وي.

**قوله:** لا تختصموا: دا کافرانو او د هغوی ملگرو ته خطاب دې.

**قوله:** وقد قدمت اليكم بالوعيد: ظاهر دا ده چې دا د لاتختصموا نه حال دې، خو دا صحيح ن ده، ځکه چې د حال او د ذوالحال زمانه يوه وی، حالانکه دلته داسې نه ده، ځکه چې تقديم د وعيد په دنيا کښې شوې دې، او اختصاص په آخرت کښې.

**قوله:** ولا تمهولوه: يعنی لا ظلم الیوم له مفهوم مخالف مراد نه دې، يعنی دا مطلب نه دې، چې نن ظلم نشته، او د نن نه علاوه به ظلم وی.

[ابياتوله: ۲۰-۴۵]

(يَوْمَ نَأْتِيهِ ظَلَامٌ أَتَقُولُ) بِالْثَوْنِ وَآلَاءَهُ (لِيُتَبَرَّهَلْ اِمْتَلَأَتْ) اِسْطِطَامَ تَحْقِيقِ لَوْغَدِهِ بِمَلِيَّتِهِ (وَتَقُولُ) بِصُورَةِ اِلْاِسْطِطَامِ كَالسُّؤَالِ (هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) أَيْ لَا أَسْعَ غَيْرَ مَا اِمْتَلَأَتْ بِهِ أَيْ قَدْ اِسْتَلَمَتْ (وَأُزِيلُكَ مِنَ الْمَقَامِ) قُرَيْشٌ (إِلَى الْمُتَّقِينَ) مَكَانًا (غَيْرَ مَبِيدٍ) مِنْهُمْ فَيَرْزُقُهَا وَيُقَالُ لَهُمْ (هَذَا) الْفَرْقُ (مَا لَوْ عَدُّوْنَ) بِآلَاءِهِ وَآلَاءِهِ فِي الدُّنْيَا وَيُنْدَلُ مِنْ لِمَتَيْنِ قَوْلُهُ (لِكُلِّ أَوَّابٍ) زَجَّاجٌ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ (حَاطِطٌ) حَاطِطٌ بِخُذُوذِهِ (مَنْ عَشَى) الرِّجْمَ بِالْقَتْلِ (خَافَهُ) وَلَمْ يَرَهُ (وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ) مُبْلِغٌ عَلَى طَاعَتِهِ وَقَالَ لِلْمُطِئِينَ أَيْضًا (أَدْخُلُوهَا) بِسَلَامٍ سَالِبِينَ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ أَوْ مَعَ سَلَامٍ أَيْ سَلَمُوا وَادْخُلُوا (فَالْيَاكُمُ) الْيَوْمَ الَّذِي عَصَيْتُمْ فِيهِ الدُّخُولَ (يَوْمَ الْخُلُودِ) الدُّوَامُ فِي الْحَبَّةِ (لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْهَا مُزِيدٌ) زِيَادَةٌ عَلَى مَا عَمِلُوا وَطَلَبُوا (وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قُرُونٍ) أَيْ أَهْلَكْنَا قَبْلَ هَذَا قُرُونًا كَثِيرَةً مِنْ الْكُلُوبِ (هَرَأْسُ مِنْهُمْ بَطْلَانٌ) قُوَّةٌ (فَتَقَبَّلُوا)

فَلْتَسُوا فِي الْبِلَادِ كُلِّ مِنْ قَبِيصٍ، لَهُمْ أَوْ يَمُرُّهُمْ مِنَ الْمَوْتِ فَلَمْ يَجِدُوا (إِنْ لَيْ فِي ذَلِكَ) الْمَلَكُورَ (الْمَكْرِي)  
 لِبِطَةِ (يَمِنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ) غَفْلٍ (أَوَّلُ الْكَلْبِ السُّحْمُ) اسْتَفْعَ الْوُغْدَ (وَهُوَ كَهَيْدٍ) حَاجِرٍ بِالْقَلْبِ (وَلَكِنْ خَلَقْنَا  
 السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِيَرْتَبَّهُنَّ أَهْلَهُمْ أُولَئِكَ الْأَعْدَى وَالْجَنَّةُ (وَمَا سَتَانِ الْغُورِ) قَبْ نَزَلَ رِثَا  
 عَلَى الْيَهُودِ لِيَقُولَهُمْ إِنْ اللَّهُ اسْتَفْرَاجَ يَوْمَ السَّنَةِ وَالطَّاءُ الْقَبْ هُنَا يَنْقَرِبُ تَعَالَى عَنْ حِلَاتِ الْمُخْلُوفِينَ  
 وَلَقَدْ بَنَى الْفَنَاءَ بَنَى وَتَمَنَّى هَوَى (لَمَّا أَمَرَهُ إِذَا أَرَادَ حَقِيقًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ يَكُونُ) (فَاصْبِرْ) عِطَابُ يَلْتَمِزُ عَلَى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَى مَا يَكُونُ) أَيْ الْيَهُودَ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الشُّبْهِ وَالْكَذِبِ (وَسَيَرُوحُ بِحَدِيدٍ) عَلَى عَابِدٍ  
 (قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ) أَيْ صَلَاةُ الصُّبْحِ (وَكُلُّ الْغُرُوبِ) أَيْ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَالْقَصْرِ (وَمِنْ الْكَلِّ كَسَبُهُ) أَيْ  
 عَلَى الْبِشَاءِ (وَأَذْهَابُ السُّجُودِ) يُلْغِي الْهَمَزَ جَنَعَ ذَهْرَ وَكُسْرُهَا مُصَنَّرٌ أَذْهَرُ أَيْ مَثَلُ شَوَائِلِ الْمُشْتَوَةِ  
 غَيْبِ الْفَرَايِضِ وَقِيلَ الْفَرَادُ حَقِيقَةُ الشَّيْخِ فِي عَلَيْهِ الْأَوْقَاتِ مَلَابِسَ لِلْحَمْدِ (وَأَسْكِرْ) بِأَسْخَابٍ مَقُولِي  
 (يَوْمَ تَبَاوَأَ الْمُنَادُ) هُوَ إِسْرَائِيلُ (مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) مِنَ السَّمَاءِ وَهُوَ صَخْرَةٌ بَنَتْ الْمَقْبِسَ أَقْرَبَ مَوْجِعٍ مِنَ  
 الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ أَتَيْهَا الْعِظَامُ النَّالِيَّةُ وَالْأَوْصَالُ الْمُتَقَطَّعَةُ وَاللُّحُومُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالشُّعُورُ الْمُتَفَرِّقَةُ بِأَنَّ  
 اللَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَخْتَفِعَ لِقَضَائِهِ (يَوْمَ) تَذَلُّ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَهُ (يَسْمَحُونَ) أَيْ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ (الصَّيْطَةُ  
 بِالْحَقِّ) بِالْبَيْتِ وَهِيَ الشَّيْطَانَةُ الثَّانِيَّةُ مِنْ إِسْرَائِيلَ وَتَحْتَظَرُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَ نَذَائِهِ وَتَقْدَهُ (فِي ذَلِكَ) أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَالسَّمَاءِ (يَوْمَ الْقُرُوبِ) مِنَ الْقُبُورِ وَنَاصِبٌ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ مَقْدَرُ أَي يَعْلَمُونَ عَاقِبَةَ تَكْلِيمِهِمْ (إِنَّا نَحْنُ نَحْيِي وَنُمِيتُ  
 وَالْيَنَابِ الْمَصِيرِ) (يَوْمَ) تَذَلُّ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَهُ وَمَا بَيْنَهُمَا غَيْرَاضٍ (تُكْفَقُ) بِتَخْفِيفِ الشَّيْءِ وَتَشْدِيدِهِ بِإِذْعَامِ النَّاسِ  
 الثَّانِيَةِ فِي الْأَمَلِ فِيهَا (الْأَرْضُ عَنْهُمْ بِرَأْعٍ) جَنَعَ سَرِيعَ خَالٍ مِنْ مُقَدَّرٍ أَيْ فَخَرُجُونَ مُسْرِعِينَ (فِي ذَلِكَ  
 حَسْرَةً عَلَى نَفْسِهِمْ) فِيهِ لَقْلُ بَيْنِ الْمَوْصُوفِ وَالصِّفَةِ بِمُتَعَلِّقِهَا لِلْإِخْصَاصِ وَهُوَ لَا يَحْزَنُ وَذَلِكَ إِحْدَى إِلَى  
 مَفْتَى الْخَشْرِ الْمُنْخَبِرِ بِهِ عَنْهُ وَهُوَ الْإِخْتَاءُ بَعْدَ الْقَنَاءِ وَالْخَنَعُ لِلْعَرْضِ وَالْحَسَابِ (مَنْ أَعْلَمَ بِمَا يَقُولُونَ) أَيْ  
 كُفَّارُ قُرَيْشٍ (وَمَا أَتَتْ عَلَيْهِمْ بِحَبَلٍ) تُخْبِرُهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ وَقَدْ قَبِلَ الْأَمْرَ بِالْجَهَادِ (قَدْ كَذَّبَ بِآلِ قُرْآنٍ مَنْ  
 يَخَافُ وَعِيدِ) وَهَمُ الْمُؤْمِنُونَ.

توجه: یہ کومہ ورع چي مونہ بہ د دوزخ نہ تپوس اوکرو آیا تہ دک شوی؟ د (یوم) ناصب  
 (ظلام) دې، نقول پہ نون او یاء سرہ دې، استفهام د جہنم نہ، یعنی د ہفہ د دکولو د  
 وعدې د تحقیق د پارہ دې، او جہنم بہ جواب ورکړی، آیا نور ہم زیات شتہ؟ بہ ما کنبی  
 چي خہ اچوځي شوي دی د هغې نہ زیات گنجائش نشته، یعنی خہ دک شوم، او جنت بہ  
 پرہیزگارانو د پارہ بالکل نزدی کرې شی، دومرہ چي لو شان بہ ہم د هغوی نہ لري نہ وی، نو دوی بہ  
 ہفہ گوری، او دوی تہ بہ وئیلې شی چي دا خہ چي بہ نظر راخی دا ہفہ خہ دی چي تاسو سرہ  
 ئي بہ دنیا کنبی وعدہ کرې شوي وه، پہ یاء او تاء سرہ، او للمتقين نہ دا قول (لکل آواب)  
 بدل دې، د ہر ہفہ کس د پارہ چي د اللہ اطاعت طرف تہ رجوع کونکي او د حدودو حفاظت

کونکې زړه راوړې وی، چه د رحمن غائبانه ویره لرې یعنی دهغه نه ویریرې حالانکه هغه ئې لیدلې نه دې، او دهغه د اطاعت طرف ته متوجه کیدونکې زړه ئې راوړلې وی او پر هیڅ کارانو ته به دا هم اووښلې شی، په دې کښې سلامتیا سره داخل شی یعنی د هر خفگان نه بې ویرې، یا د سلامتۍ سره، یا سلام کوئ او داخل شي دا ورځ چې په کومه ورځ به داخلیدل کیږي، د همیشه د پاره په جنت کښې د داخلیدو ورځ ده، دوی د پاره چې هلته دوی څه غواړي همیشه د پاره به ورته میل او پې، بلکه مونږ سره د دوی د طلب او د عمل نه زیات دی، او د دوی نه مخکښې هم مونږ ډیر امتونه هلاک کړي دی، یعنی د قریشو نه مخکښې د کافرانو ډیرو امتونو لره مونږ هلاک کړی دی، او هغوی ددوی نه په طاقت کښې زیات وو، ټول ښارونه ئې کتلې وو (گرځیدلی وو) آیا دوی ته او نورو ته د مرګ نه د تختیدو ځانې میلاو شو؟ میلاو نشو، نو بې شکه په دې کښې هر زړه والا (د عقل خاوند) د پاره نصیحت دې، او دهغه چا د پاره چې د زړه په حاضرئ د نصیحت اوریدو د پاره غوږ کیږدي، او یقینا مونږ اسمانونه او زمکه او څه چې ددې په مینځ کښې دی په شپږ ورځو کښې پیدا کړل په هغې کښې اولنئ ورځ اتوار ده، او آخری ورځ جمعه ده، او مونږ ته سترېوالي بالکل په دې رارسیدلې، دا ایت د یهودو د دې قول د رد د پاره نازل شوې دې چې د هغې په ورځ الله تعالی ارام او کړو، او سترې والې دده نه منتفی کیدل د الله تعالی د مخلوق د صفاتو نه د منزّه کیدو د وجې دی، او دده او دده د غیر په مینځ کښې د عدم مجانست د په وجه دې، د هغه شان خو دا دې چې کله د یو څیز اراده او کړی نو هغه دې څیز د پاره (کن) لفظ اوواښی نو هغه څیز موجود شی، نو دا یعنی یهود وغیره د تشبیه او د تکذیب چې کومه خبره کوی، تاسو په دې باندې صبر کوئ، دا حضور ﷺ ته خطاب دې، او د خپل رب د حمد سره تسبیح بیان کړه، حمد بیانولو سره مونږ کوه د نمر راختلو نه مخکښې یعنی د سحر مونږ اوده نمر پروتولو نه مخکښې یعنی د ماسپښین او مازيګر مونږ او د شپې په څه وخت کښې تسبیح بیانوه. یعنی د ماښام او ماسخوتن مونږ او کړې او د مونږ نه پس هم اډبار د همزې په فتحې سره د دُبر جمع ده، او د همزې په کسرې سره، د (اډبر) مصدر دې، مطلب دا دې چې د فرائضو نه پس نوافل مستوننه ادا کړئ، او وښلې شوې دی چې په دې وختونو کښې د حمد سره تسبیح وښل مراد دی، او اې مخاطب زما خبرې لره واوړه، په کومه ورځ به چه یو آواز کونکې او هغه اسرافیل ﷺ دې، اسمان نه د نزدې ځانې نه آواز اوکړی، او هغه د بیت المقدس صخره (کاڼې) دې، صخره د زمکې نه اسمان طرف ته د ټولو نزدې ځانې دې، او هغه آواز کونکې به آواز اوکړی اې وراستو شوو هډوکو، او جدا شئ جوړونو، او ټکرې ټکرې غوښو، او خواره ویختو، الله تاسو ته حکم درکوی چې د مقدمې د فیصلې د پاره راجمع شئ، په کومه ورځ به چه د پاسیدلو د پاره آواز ټول مخلوق واوړی، او دا به د اسرافیل ﷺ د

دويم ځل شپيلئ وى، او دا احتمال هم دې، چې دا شپيلې به د اسرافيل عليه السلام د اواز نه مخکښې يا روستو وى، هغه د اواز او د اوریدو ورځ به د قبرونو نه د وتلو ورځ وى، او د يوم ناصب ينادى مقدر دې، يعنى دوى به د تکذيب د انجام نه خبر شى، بې شکه مونږ ژوندی کول کوو، او مونږ مړه کول کوو، او زموږ طرف ته واپس راتلل دى، په کومه ورځ چې زمکه به په دوى باندې او شلپې، داسې حالت کښې چې دوى به توندی کونکى وى، تشق، د شين تخفيف او تشديد سره، تاء ثانی په اصل کښې مدغم کولو سره، نو په منډه به روځى، سراعا د سريع جمع ده، سراعا د مقدر نه حال دې، **ألم یفرجون مصرعین** دا راجمع کول مونږ ته ډیر اسان دى، په دې کښې د صفت او موصوف په مينځ کښې د صفت د متعلق فصل دې، اختصاص د پاره، او دا (فصل) مضر نه دې، او (ذکر) سره د حشر د هغې طرف ته اشاره ده، کوم چې د (ذکر) مخبر به دې، او هغه معنی (د فناء نه پس ژوندې کول او د پيشن او حساب د پاره راجمع کول دي) مونږ ته ښه معلوم دى څه چې کفار مکه وائى او تاسو په دوى باندې زیره ستى کونکى نه شې، چې دوى په ایمان راوړلو باندې مجبور کړنې، او دا حکم د جهاد د اجازت نه مخکښې وو، نو تاسو د قرآن په ذریعې پوهه کوئ هغه چاره چې زما د وعید نه اویریدل او هغه مومنان دى.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** يوم ناصبه ظلام، د يوم منصوب کيدو دوه وجې کيدې شى، اول دا چې (اذکر) فعل محذوف ناصب وى، دويم دا چې په مخکښې آيت کښې ظلام ناصب وى، مفسر علام دويم صورت اختيار کړې دې.

**قوله:** هل امتلأت، استفهام تحقيقي يعنى تقريرى دې، الله تعالى چې د جهنم سره کومه د ډکولو وعده کړې ده د هغې د پورا کولو او ثابتولو د پاره، يعنى ما چې تاسره د ډکولو کومه وعده کړې وه هغه پوره شوه؟ جهنم به د استفهام سوالی په توگه جواب ورکړى، آیا نور شته؟ يعنى اوس نور په ما کښې څانې نشته، جواب اگر که په صورت د استفهام دې، خو سوال په معنی د خبر دې، چې د هغې طرف ته مفسر علام په (هل امتلأت) سره اشاره کړې ده.

**سوال:** د جهنم د سوال په صورت کښې په جواب ورکولو کښې څه فائده ده؟

**جواب:** چه په سوال او جواب کښې مطابقت اوشى.

**قوله:** مکأنًا.

**سوال:** مکاناً محذوف منلو څه فائده ده؟

**جواب:** مکاناً محذوف منلو سره دې خبرې ته اشاره اوشوه چې **هه هه** د جنة صفت نه دى، بلکه د مکاناً محذوف صفت دې، ځکه چې که د جنت صفت وې نو **هه هه** و.

**قوله:** غَوَّيْنِد: دَأْرَافِ الْهَيْئَةِ تَاكِيدِ دِي، خُكَّه چي د دَوَارِو مَفْهُومِ یُو دِي، لَكِه عَرَبِ وَاثِی  
عَرَفَافَ كَلِّی (بَا) قَرِیْبَ شَرِیْفِی.

**قوله:** لَكَلِ اَوَاب: د مَتَقِیْنِ نِه پِه اَعَادِی د جَارِ سَرِه بَدَلِ دِي، اَو دَا هَمِ وِثِیْلِی شَوِی دِي  
چي هَذَا مَوْصُوفِ اَو مَاتَوْعَدُونِ دَدِی خَبَرِ دِي، مَوْصُوفِ صِفَتِ مَبْتَدَا، اَو كَلِ لَوَابِ دِي  
خَبَرِی دِي.

**قوله:** عَالَمَهُ وَلَمْ يَرَهُ: دَدِی عِبَارَتِ د اِضَافِی مَقْصِدِ دَا خَوْدِلِ دِي، چي بِالْغَيْبِ حَالِ دِي، يَا  
مَفْعُولِ، يَعْنِي د رَحْمَانِ نِه حَالِ دِي، يَعْنِي هَفَه د رَحْمَنِ نِه اَوِيرِيدُو، حَالِ دَا دِي چي هَفَه  
رَحْمَنِ د نَظَرِ نِه غَائِبِ دِي، يَا د خَشْيَ د فَاعِلِ نِه حَالِ دِي، يَعْنِي هَفَه د اَللّٰهِ نِه وِيرِيدَلُو، پِه  
دَا سِی حَالِ كِنِی چي اَللّٰهُ نِی لِيدَلِی نِه دِي.

**قوله:** لَمْ يَرَهُ: دَلِیْمَرِ اِضَافِی مَقْصِدِ دَا خَوْدِلِ دِي، چي لَمْ يَرَهُ مَبْتَدَا خَبَرِ مَحْذُوفِ دِي، اَو  
(مَنْ يَزَانِدُهُ دِي، اَو اسْتَفْهَامِ اِنْكَارِی دِي، مَطْلَبِ دَا دِي چي مَخْكَبِی اَمْتِیَانُو دُنْیَا چَانَرِ  
كِرِی خَو هَفَوِی تِه د مَرِگِ نِه وَرْتِه پَنَاهِ مَلَاوِ نَشُو، دَغِه شَانِ اِي د مَكِّي اَو سِيدُو نَكُو تَا سُو  
تِه پِه هَمِ، د مَرِگِ نِه پَنَاهِ مَلَاوِ نَشُو.

**قوله:** مِنْ لَغُوبٍ: (مَنْ) پِه فَاعِلِ بَانْدِی زَانْدِ دِي، لَغُوبِ (ن) مَصْدَرِ دِي، پِه مَعْنِي د (تَعَبِ)  
سِتْرِ بَوَالِي.

**قوله:** لَعَذْرُ الْمُنَاسَةِ: پِه بَعْضُو نَسْخُو كِنِی عَذْرُ الْمُنَاسَةِ دِي، يَعْنِي د خَالِقِ اَو د مَخْلُوقِ پِه  
مِیْنِخِ كِنِی خَه قَسْمِ جَنْسِی رِبْطِ اَو تَعْلُقِ نِه كِيدُو د وَجِی دِي.

**قوله:** مَقُولِي مَقُولِي مَقْدَرِ مَنَلُو سَرِهْ اِشَارَه اَو كِرِه، چي مَقُولِي د اسْتَمْعِ مَفْعُولِ دِي.

**قوله:** يَخْلُقُونَ عَاقِبَةً تُكْذِبُهُمْ: دَا (يَوْمُ مَبْدَا الْعِبَادَةِ) عَامِلِ نَاصِبِ دِي، د مَفْسَرِ يَخْلُقُونَ د پَارِه  
بِهْتَرِه دَا وَه چي عَامِلِ نِی د مَعْمُولِ سَرِه ذَكَرِ كِرِی وِي.

**قوله:** يَوْمَ تَشَقُّقٍ: دَا د خَبَلِ مَاقِبِلِ (يَوْمِ الْفُرُوجِ) نِه بَدَلِ دِي، اَو اِنَّا مَنِ الْعَرَبِ مِیْنِخِ كِنِی جَمْلَه  
مَعْتَرَضَه دِه.

**قوله:** يَادَا غَامَرُ: اَلْعَامُ الْعَالِيَةُ فِي الْاَصْلِ فِهْمَا، تَتَفَقُّقُ اَصْلُ كِنِی تَتَفَقَّقُ وُو، اَصْلُ كِنِی تَاءِ ثَانِيَه  
پِه شِیْنِ كِنِی مَدْغَمِ كِرِی شُو.

**قوله:** يِرَاعَا: دَلِیْمَرِ جَوْنِ د ضَمِيرِ نِه حَالِ دِي، اَو د اَعْنَهُمَا د ضَمِيرِ نِه هَمِ حَالِ كِيدِی شِي.

**قوله:** فِیْهِ فَعْلٌ بَيْنَ الْوُصُوفِ وَالصَّفَةِ يَكْتَلِفُهَا: عَلَيْنَا د مَوْصُوفِ اَو صِفَتِ پِه مِیْنِخِ كِنِی  
فَاصِلِ دِي، تَقْدِيرِی عِبَارَتِ دَا دِي، فَلَكَ حَرْمِلُ عَلَيْنَا د اِخْتِصَاصِ د پَارِه عَلَيْنَا جَارِ مَجْرُورِ

مقدم کری شو، یعنی دا راجع کول هم زمونی د پاره آسان دی، او فصل چونکه د اجنبی نه دې، ځکه مضر هم نه دې.

په دې: **ذلک إشارة إلى معنى الحشر المعبر به عنه**: د مذکوره عبارت راوړلو مقصد دیو سوال جواب دې،

**سوال**: **ذلک حشر علیاً بعد کنبی** مخبر عنه او مخبر به دواړه یو دی، ځکه چې د ذلک مشار الیه حشر دې، کوم چې مخبر عنه دې، او یسیر مخبر به دې، او حشر موصوفه یسیرنی صفت او موصوف صفت یو څیز وی، نو په دې طریقې سره مخبر به او مخبر عنه دواړه یو شو، حالانکه دا جدا پکار دی؟

**جواب**: خلاصه دا ده چې د ذلک مشار الیه حشر نه دې، بلکه ددې معنی ده، یعنی **إحشاء بعد الفناء** او هم **یعن الحشر المطرقة** کوم چې مخبر عنه دې، او یسیر مخبر به دې، دغه شان دواړه جدا شول، فلا اعتراض علیه.

### [۵۱] سورة الذاریات

#### سورة الذاریات مکیة ستون ایه

سورة الذاریات مکی دې په دې کنبی شپيته آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۲۲]

(وَالذَّارِيَّاتُ) الزَّاهِقُ تَلْزُو التُّرَابَ وَغَيْرَهُ (ذَرَّوْا) مَضَرٌ وَيُقَالُ تَلْزَمُهُ ذَرِبًا تَهْتَبُ بِهِ (وَالْحَامِلَاتُ) الشُّبُحُ تَحْمِلُ الْمَاءَ (وَقَرَّارٌ) يَقْلَا مَفْعُولُ الْحَامِلَاتِ (وَالْحَارِيَّاتُ) الشُّبُحُ تَحْمِلُ غَيْرَ الْمَاءِ (يُحْمَلُ) بِشَوَابٍ مَضَرٌ فِي مَوْضِعِ الْخَالِ أَيْ مُشَرَّةٌ (وَالْمُقْتَبِحَاتُ) أَمْرًا (وَالْمَلَابِكَةُ) تَقْسِمُ الْأَرْزَاقَ وَالْأَنْطَارَ وَغَيْرَهَا بَيْنَ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ (وَالْمُتَوَعَّدُونَ) مَا مَضَرْتَهُ أَيْ وَعَدْنَاهُ بِالْعَذَابِ وَغَيْرَهُ (وَالصَّادِقُ) لَوْعَدُ صَادِقٍ (وَأَنَّ الْيَقِينَ) الْخِزَاءُ نَعْدُ الْجَنَابِ (لَوْ أَلَمَ) لَا مَحَالَةَ (وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْحُبُكِ) جَنَعَ عِبْكَهَ حُطْبَرَةً وَطَرِيقَ أَيْ صَاحِبَةَ الطَّرِيقِ فِي الْخِلْفَةِ كَالطَّرِيقِ فِي الرَّمْلِ (إِنْ كُنْهَ) بَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي شَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْ قُرْآنَ (لَهُ) قَوْلٌ مُقْتَضٍ (بَلْ شَاعِرٌ سَاجِدٌ كَإِنِّهِ يَخِرُّ بِخَرِّ كِهَانَةٍ) (يُلَاقُكَ) يَهْزِفُ (عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَلْ قُرْآنَ) أَيْ عَنِ الْإِيمَانِ بِهِ (مَنْ أَيْقَكَ) مَرَفٌ عَنِ الْهَيْدَانَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى (وَقِيلَ الْفَرَّاصُونَ) لَمَنْ الْكَلْبَانُ أَصْحَابُ الْقَوْلِ الْمُخْتَلِفِ (الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ) جَهْلٌ يَفْتَرُهُمْ (سَاهُونَ) غَافِلُونَ عَنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ (يَسْأَلُونَ) النَّبِيَّ اسْطِغْنَاهُمْ اسْتِغْنَاءً (أَيَّامَ يَوْمِ الدِّينِ) أَيْ مَتَى مَجِيئُهُ وَعِوَابُهُمْ نَجِيءٌ (يَوْمَهُمْ عَلَى النَّارِ) يُلْقَتُونَ أَيْ يُلْقَوْنَ فِيهَا (وَقِيلَ لَهُمْ جِئْنَاكَ بِالنَّبِيِّ (لَوْ كُنَّا فَتَنَّاكُمْ) تَغْلِيكُمْ (هَذَا) التَّغْلِيْبُ (الَّذِي) كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَحْجِلُونَ) فِي الدُّنْيَا اسْتِغْنَاءً (إِنَّ الْمُتَوَكِّلِينَ فِي جَنَّاتٍ) تَسْتَلِينَ (وَعَمَّوْنَ) تَخْرِي فِيهَا (أَعْمِلِينَ) عَالِ مِنَ الْعَمَلِ فِي غَيْرِ إِنْ مَا أَكَاثُهُمْ أَفْطَانُهُمْ (وَرَهْمَهُ) مِنَ الْقَوَابِ (إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ) أَيْ دَعَلُوهُمْ

النَّجْمَةِ (مُحْسِنِينَ) فِي الدُّنْيَا كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) يَنَامُونَ وَمَا زَالَتِ وَيَنهَجُونَ خَيْرَ كَانٍ وَلَيْلًا  
ظَرَفَ أَيَّ يَنَامُونَ فِي زَمَنٍ يَسِيرٍ مِنَ اللَّيْلِ وَيَصِلُونَ أَكْثَرَهُ (وَيَا أَيُّهَا السَّمْعَاءُ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) يَقُولُونَ اللَّهُ مَا غَفَرَ لَنَا  
(وَقَالُوا هَلْ يَقْدِرُ عَلَى السَّابِلِ وَالْمَحْرُومِ) الَّذِي لَا يَسَالُ لِنَفْسِهِ (وَقَالُوا الْأَرْضُ مِنْ جَنَاتٍ وَالْبَحَارُ وَالْأَفْجَارُ  
وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ وَالْجِبَالُ وَالْجَبَلُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ وَالْجِبَالُ  
أَنْفُسَكُمْ آيَاتٍ أَنْبَأَ مِنْ مَنَّا خَلَقَكُمْ إِلَى مُنْقَضِهِ وَمَا فِي تَرْكِيبِ خَلْقِكُمْ مِنَ الْعَجَائِبِ (أَفَلَا تُبْصِرُونَ)  
ذَلِكَ فَتَنْتَبِهُوا بِهِ عَلَى صَالِحِهِ وَقُدْرَتِهِ (وَقَالُوا السَّمَاءُ رِزْقُكُمْ) أَيُّ الْمَطَرِ الْمُسْتَبِ غِنَى الثَّباتِ الَّذِي هُوَ رِزْقُ  
(وَمَا تَوَعَّدُونَ) مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَذَابِ أَيُّ مَكْتُوبِ ذَلِكَ فِي السَّمَاءِ (قَوْرَبِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُمْ لَنِي  
مَا تَوَعَّدُونَ) لَكُنْ مِثْلَ مَا أَنْتُمْ تَتَوَعَّدُونَ) بِرَبِّهِ مِثْلَ صِفَةٍ وَمَا مَزِيدَةٍ وَيَفْجَحُ اللَّامُ مُرْتَكِبَةً مَعَ مَا الْمَعْنَى مِثْلَ  
نُطْقِكُمْ فِي حَقِيقَتِهِ أَيُّ مَغْلُوبِيَّتِهِ جَنْدِكُمْ حُزُورُهُ صُدُورُهُ عُنُقِكُمْ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والا دے، قسم دے پہ ہفہ  
ہواگانو باندے چہ دورے وغیرہ لرہ خوری کری، (ذرواً) مصدر دے، او وٹیلے شی کلمہ دنیا  
یعنی ہواگانے دورو لرہ الوزوی، بیا قسم دے د ہفہ اوریخو چہ د اوہو دروندوالی  
اوجتونکے دی، (وَقَرَأْ) د حاملات مفعول دے بیا قسم دے، د ہفہ کشتیانو چہ د اوہو پہ  
سطح باندے پہ سہولت سرہ گرخی، یُسْرًا مصدر دے، د حال پہ خاے باندے، یعنی حال دا  
چہ ہفہ پہ تیز رفتاری سرہ روانے وی، بیا قسم دے پہ ہفہ فرشتو باندے چہ یو لوی کار لرہ  
یعنی رزق باران وغیرہ د بندگانو او بناریو پہ مینخ کنبے تقسیمونکے دی او کومہ چہ  
تاسو سرہ وعدہ کیپی، (ما) مصدریہ دہ، یعنی دوی سرہ د بعث وغیرہ وعدہ رشتونی دہ، او  
د حساب نہ پس د اعمالو بدلہ بی شکہ راتلونکے دہ، او قسم دے د لارو والا اسمان باندے  
حُبُک د حبیکہ جمع دہ، خنکہ چہ طُرُق د طریقہ جمع دہ، یعنی ہفہ اسمان پیدائشی توگہ  
باندے لارو والا دے، خنکہ چہ پہ شکہ کنبے لارے وی، بی شکہ تاسو ای مکے والو د  
حضور ﷺ او قرآن پہ شان کنبے مختلف خبری کوئے، د نبی علیہ السلام پہ بارہ کنبے  
اووٹیلے شول، چہ جادوگر دے، کاهن دے، او د قرآن پہ بارہ کنبے اووٹیلے شول چہ  
شعر دے، جادو دے، کھانت دے، دے نہ یعنی د نبی علیہ السلام او د قرآن نہ، یعنی پہ  
دوی باندے ایمان نہ ہفہ کس اولی شی کوم کس چہ د اللہ پہ علم کنبے د ہدایت نہ  
اوریدلے شوے وی، تباہ دے شی، بی سندہ پہ اتکل سرہ خبری کونکے، لعنتی شول مختلف  
خبرو والا، دروغزن کوم چہ پہ جہالت کنبے غرق دی، چا لرہ چہ جہالت غرق کرے دی، او د  
آخرت د کار نہ غافل دی، د نبی علیہ السلام نہ د استہزاء پہ توگہ تپوس کوی چہ د قیامت  
ورغ پہ کلمہ وی؟ یعنی ہفہ بہ کلمہ راخی؟ دے جواب دا دے چہ قیامت بہ پہ ہفہ ورغ  
راخی پہ کومہ ورغ چہ دوی پہ اور کنبے ویرت کرے شی، یعنی دوی تہ بہ پہ اور کنبے عذاب

ورکولې شی، او عذاب ورکولو وخت کښې به دوی ته اوونیلې شی د خپلې سزا مړه اوځکې، دا هغه عذاب دې چې په هغې کښې به تاسو په دنیا کښې د توقو په توګه توندی کوله، بې شکه تقوی والا به په باغونو کښې او چینو کښې وی، کومې چې به په باغونو کښې جاري وی، ددوی رب چې دوی ته څه ثواب ورکړی، هغه به اخلی، دوی خود دې نه مخکښې په دنیا کښې نیکان وو، او دوی به د شپې ډیر کم خوب کولو، بېجوعون په معنی د ینامون دې، او بېجوعون د (کان) خبر دې، او قلیلا ظرف دې، یعنی د شپې به په کمه حصه کښې اوده کیدل، او په اکثره حصه کښې به نې مونځ کولو، اوده سحر په وخت به نې استغفار کولو، دا به نې وثیل المهر اغرلئ او ددوی په مالونو کښې د غوښتونکو او د نه غوښتونکو حق دې، او محروم هغه کس دې چې د سوال نه د بچ کیدو د وجه نه سوال نه کوی، (چې د هغې په نتیجه کښې محروم پاتې شی) او په زمکه کښې د یقین کونکو د پاره په غرونو، سیندونو، اونو، میوو او فصلونو وغیره کښې ډیرې نښې دی، کومې چې د الله په قدرت او وحدانیت باندې دلالت کوی، او خپله ستاسو په ذات کښې هم نښې دی، ستاسو د پیدائش د شروع نه واخله تر د آخره پورې، او هغه چې ستاسو په تخلیق کښې د عجائبات دی، آیا تاسو په دې کښې غور نه کوئ، چې تاسو ددې نه د هغه په صنعتت او قدرت باندې استدلال او کړنې، او په اسمانونو کښې ستاسو رزق یعنی باران چې د فصل سبب دې، او هغه رزق دې، او هغه څه دی د څه چې تاسو سره وعده کړې، د اسمانونو او د زمکې د پروردگار قسم دا یعنی د څه وعده چه تاسو سره کړې، بالکل حق دی، لکه څنګه چې ستاسو خبرې کوئ. مثل په رفع سره، د (حق) صفت دې، او (ما) زانده ده، او د (مثل) لام په فتحې سره، د (ما) سره مرکب دې، او معنی دا ده چې د څه تاسو سره وعده کړې هغه په حقیقت کیدو کښې داسې دی لکه څنګه چې ستاسو خبرې کول حقیقت دی، یعنی څنګه چې ستاسو په نیز ستاسو خبرې په معلومیدو کښې یقینی دی، ددې خبرو ستاسو نه بالبداهت صادریدو د وجې، دغه شان تاسو سره شوې وعده هم حقیقت دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** وَالذَّارِئَاتُ: واؤ قسمیه دې، ذاریت د ذاریة جمع ده، الوزونکې، خورونکې، ددې موصوف الریاح محذوف دې، اُمی الریاح الذاریات خورونکې هواګانې، دا ذَرِئٌ یَذْرِئُهُ ذَرِئًا بِأَذْرَیْ یَذْرِی ذَرِئًا معتل لام واوی یا یانی نه مشتق دې، (ض، ن) والذاریات مقسم به دې.

**قوله:** وَيَقَالُ ذَرِیْ یَذْرِی ذَرِئًا: دې سره بلې کیدو طرف ته اشاره ده.

**قوله:** قَهْبُهُ: ددې اضافه کول د معنی د بیان د پاره دی هوا هغه خوروی، الوزوئ،

**قوله:** إِنَّمَا تُوعَدُونَ: علامه محلی (ما) مصدریه ګرځولې ده، یعنی د (وعد) په معنی



کنبی دے، تقدیری عبارت دا دے اِن وَعَدُكُمْ لَوْ عَصَاوُیْ

قوله: اِنَّمَا تَوَعَّدُونَ لِمَصَادِقٍ: معطوف علیہ دے، او اِن اللہ لو اقم معطوف دے، معطوف او معطوف علیہ جملہ جواب قسم دے، او دا ہم صحیح دے چے پہ (انما) کنبی (ما) موصولہ وی، او توعدون صلہ وی عائد محذوف اے پہ جملہ د (اِن اسم، او لصادق د (اِن خبر، او (اِن حرف مشبہ بالفعل دے۔

قوله: وَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْحُبُكِ: واو قسمیہ دے، جارہ پہ معنی د اَلسَّمَاءُ موصوف، الحبک صفت، موصوف صفت جملہ جواب قسم۔

قوله: حُبُك: حبیکہ جمع دے، لکہ طرق د طریقہ جمع دے، پہ معنی د لاری، د اوبو چپہ، او پہ شکہ کنبی د هوا د وجہ نہ جوڑے شوے ننہی، او بعضی حضراتو حبک د حباک جمع گر خولے دے، لکہ مَثَل، د مثال جمع دے، حبیکہ وحباک د ستورو لاری تہ ہم وائی۔

قوله: فِي الْخَلْقَةِ كَالطَّرِيقِ فِي الرَّمْلِ: ددے عبارت د راوړلو فائدہ دا دے چے دا اسمانی لاری خیالی یا معنوی نہ دی، بلکہ محسوس او موجود فی الخارج دی، اگر چے د یر لربو اے د وجہ نہ پہ نظر نہ راخی،

قوله: يُؤْتِكُ عَنْهُ: یوٹک واحد مذکر غائب مضارع (افکض) اړولې شی۔

قوله: صَرَفَ عَنِ الْهُدَايَةِ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى: ددے عبارت د راوړلو مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی۔

سوال: د یوٹک عنہ من افک نہ معلوم پیری چے خوک اړیدلې وی، هغه به اړولې کیږی، دا خو تحصیل د حاصل دے، خکه چے خوک اړیدلې وی د هغه د اړولو هیڅ مطلب نشته؟

جواب: خوک چے د الله تعالیٰ پہ علم ازلی کنبی اړولې شوې وی، هغه به په خارج او په ظاهر کنبی باندې اړولې شی۔

پارہ نمبر- ۲۷ [قَالَ فَمَا غَطَّكُمْ]

[ایاتونہ: ۲۴-۴۶]

هَلْ أَتَاكَ خِطَابٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكَرَّمِ، وَهَمْ فَلَاحِكَةُ إِنَّا عَشْرَ أَوْ عَشْرَةَ أَوْ ثَلَاثَةَ مِنْهُمْ جَبَلٌ (إِذْ) طَرَفَ يَحْدِثُ ضَيْفٌ (دَعَاوُا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا) أَيْ هَذَا اللَّفْظُ (قَالَ سَلَامٌ أَيْ هَذَا اللَّفْظُ (قَوْمٌ مُّكَرَّمُونَ) لَا تَعْرِفُهُمْ قَالَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْدَا مُفْتَرٍ أَيْ هَوَاءِ (قَوْمًا) قَالَ (إِلَى أَهْلِهِ) بَرًّا (فَتَجَاءُ بِصَحْبٍ سَيِّئِينَ) وَفِي سُورَةِ هُودٍ (يُصْحَلِي خَيْدٌ) أَيْ مَشْوِي (فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ) قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ غَرَضٌ عَلَيْهِمُ الْإِخْلَالُ لَمْ يَجِبُوا (فَأَوْحَسَ) أَضْمَرَ فِي نَفْسِهِ (يَنْهَمُ حَيْثُ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ) إِنْ

رسل ربك (وَيَكْفُرُوا بِآلِهَائِهِمْ عَالِمِينَ) ذِي عِلْمٍ كَبِيرٍ وَهُوَ إِسْحَاقُ كَمَا ذَكَرَ فِي هُودٍ (فَأَقْبَلَكُمُ الْفِرْعَوْنُ سَارَةً إِلَى مِرْيَةٍ مِّنْهُ خَالٍ أَنَّى جَاءَتْ صَابِغَةً) فَصَبَّغَتْ وَجْهَهَا لَطْمَةً (وَوَالَّتِ عَيْنُهَا حَاقِيقًا) لَمْ تَلِدْ لَطْمًا وَغَضَبًا بَنَعَ وَيَسْخَرُونَ سَنَةً وَغَضَبُ الْإِبْرَاهِيمَ مِائَةَ أَوْ مِائَتَيْنِ سَنَةً وَغَضَبُهَا يَسْخَرُونَ سَنَةً (قَالُوا أَكُلِّمْنَا) ابْنِي يَمْلِكُ قُلُوبَنَا فِي الْبَشَارَةِ (قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ) فِي مَعْنَاهُ الْعَلِيمُ بِخَلْقِهِ (قَالَ فَمَا عِصْبُكُمْ) شَانِكُمْ (أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ) (قَالُوا إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِ ثَمُودَ مِنْ قَبْلِهِمْ) كَافِرِينَ هُمْ قَوْمُ لُوطٍ (يُزِيلُ عَلَيْهِمْ حَبْرَةً مِنْ طِينٍ) مِثْلُ بَشَارِ (مُسَوَّمَةٍ) مُعَلَّمَةٍ عَلَيْهَا اسْمُ مَنْ يُرْزَى بِهَا (عِنْدَ رَبِّكَ) ظَرْفٌ لَهَا (لِيُنْصَرِفِينَ) لِأَنِّي أَنَا اللَّهُ مَعَهُمْ (فَأَغْرَضْنَاهُمْ فِيهَا) أَنَّى فَرَسَ قَوْمُ لُوطٍ (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) لِإِفْلَاقِ الْكَافِرِينَ (فَمَا وَجَدْنَاهُمْ فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ) وَهُمْ لُوطٌ وَابْنَتَاهُ وَصَلُوا بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ أَنَّى هُمْ مُعْتَمِدُونَ بِمُؤْمِنِهِمْ غَائِلُونَ بِخَوَارِجِهِمُ الطَّاعَاتِ (وَوَرَكُنَا فِيهَا) بَعْدَ إِفْلَاقِ الْكَافِرِينَ (آيَةً) عَلَامَةً عَلَى إِفْلَاقِهِمْ (لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ) فَلَا يَفْقَهُونَ مِثْلَ إِفْلَاقِهِمْ (وَقَالَ مُوسَى) مَقْطُوفٌ عَلَى فِيهَا الْمَعْنَى وَجَعَلْنَا فِي بَيْتِ مُوسَى آيَةً (إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ) مَلَكَنَا (بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ) بِخَبْرَةٍ وَاحِدَةٍ (فَقَوْلَى) أَغْرَضَ عَنِ الْإِيمَانِ (بِرُكْبَةٍ) نَحْ جُنُودِهِ لِأَنَّهُمْ لَهُ كَالرُّجْزِ (وَقَالَ) لِيُؤْمِسَ هُوَ (سَاحِرٌ أَوْ حَيُّونَ) (فَأَعَدُّنَا لَهُ جُنُودَهُ فَبَدَّلْنَاهُمْ) طَرَحْنَاهُمْ (فِي الْيَمِّ) الْبَحْرِ لَفَرُّوا (وَهُوَ) أَنَّى فِرْعَوْنَ (مُحْلِيهِمْ) آبَ بِنَا يَلَامُ عَلَيْهِ مِنْ تَكْلِيبِ الرُّسُلِ وَذَعْوَى الزُّبُرَةِ (وَقَالَ) إِفْلَاقُ (عَادٍ) آيَةً (إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ) هِيَ الَّتِي لَا خَيْرَ فِيهَا لِأَنَّهُ لَا تَحْبِلُ النَّظَرَ وَلَا تُلْجِجُ الشَّجَرَ وَهِيَ الدَّبُورُ (مَا تَذَكَّرِينَ قَسَمَ) نَفْسٍ أَوْ مَالٍ (أَنَّتْ عَلَيْهِ) إِلَّا جَعَلْتَهُ كَالرِّيحِ (كَاتِلِي الْمُنْفَقَاتِ) (وَقَالَ) إِفْلَاقُ (مُحَمَّدٍ) آيَةً (إِذْ قِيلَ لَهُمْ) بَعْدَ غَرِّ الثَّاقَةِ (فَتَمْتَدَّوْا حَتَّى جَاءَ) إِلَى انْقِضَاءِ أَجَالِكُمْ كَمَا فِي آيَةِ (تَمْتَدَّوْا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ) (فَعَتَوَا) تَكَبَّرُوا (عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ) أَنَّى عَنْ امْتِنَالِهِ (فَأَعَدَّ لَهُمُ الصَّاعِقَةَ) بَعْدَ مُضِيِّ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ أَنَّى الصَّيْحَةُ الْمُهْلِكَةُ (وَهُمْ يَنْظُرُونَ) أَنَّى بِالْبَهَارِ (فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ) أَنَّى مَا قَلَبُوا عَلَى النَّهْضِ جِئْنَا لُزُولَ الْعَذَابِ (وَمَا كَانُوا مُنْتَقِرِينَ) عَلَى عَنِ أَهْلِكُمْ (وَقَوْمُهُمْ) بِالْخَرِّ غُطِفَ عَلَى ثَمُودَ أَنَّى وَفِي إِفْلَاقِهِمْ بِنَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ آيَةً وَبِالنَّصْبِ أَنَّى وَأَهْلَكْنَا قَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ آيِ قَبْلِ إِفْلَاقِ هَؤُلَاءِ الْمَذْكُورِينَ (إِنَّهُمْ كَانُوا أَقْوَامًا فَاسِقِينَ).

ترجمہ: ای محمد ﷺ آیا د ابراہیم علیہ السلام د عزتمندو میلمانو واقعہ تاتہ رارسیدلی ده؟ او هغه دولس یا لس یا درې کسان وو، په هغوی کښې جبرائیل علیہ السلام هم وو، چي کله هغه ملیمانه دوی ته راغلل اې د حدمت هېږ ظرف دې، نو هغوی سلام اوگړو، یعنی لفظ سلاما ئې اوونیلو، ابراہیم علیہ السلام هم په جواب کښې لفظ سلام اوونیلو، ابراہیم علیہ السلام خپل زړه کښې اوونیل دا خو نااشنا خلق دی، قوم منکرون، د مبتدا مقدر خبر دې، او هغه هؤلأودې، بیا هغوی په پټه پټه باندې خپل کورونو ته لاړل او یو (وریت شوې) سورب سخي راوړو او په سورة هود کښې دی جَاءَ وَیَجْعَلُ خَبْرًا یعنی وریټ شوې سخي ئې راوړو، او د هغوی په مخکښې ئې

کیخودلو او وې وئیل چې تاسو خوراک ولې نه کوئ؟ یعنی د هغوی په مخکښې نې خوراک کیخودلو خو هغوی توجه اونکړه، نو په زړه کښې ددوی نه ویریدلو، یعنی په خپل زړه کښې نې د هغوی نه ویره محسوس کړه، نو هغه میلمانو او وئیل چې ویرېده، بې شکه مونږ ستا د پروردگار د طرف نه رالیږلې شوې یو، هغوی ابراهیم علیه السلام ته د یو پوهه هوښیار هلاک زوی ورکړ، یعنی د ډیر علم والا هلاک او هغه اسحق علیه السلام وو، څنگه چې سوره هود کښې ذکر دی، نو د هغه بې بی ساره چغه کړه او مخې ته راغله، (فی صرة) حال دې، یعنی په حیرانتیا سره نې چغه کړه، او مخې ته راغله، او مخ کې اووهلو، او وې وئیل چې یو دهن شته چا چې چرته یو ماشوم هم زیگولې نه دې، او د هغوی عمر یو کم سل کاله وو، او د ابراهیم علیه السلام عمر سل کاله وو، یا یوسل او سل کاله وو، او ددوی د بی بی عمر لس کم سل کاله وو، فرشتو او وئیل چې ستا رب هم داسې فرماتلې دی، یعنی زموږ د زیری په شان ابراهیم علیه السلام او فرماتل، تاسو په کوم کار کښې رالیږلې شوې ئې؟ فرشتو جواب ورکړو مونږ مجرم قوم طرف ته رالیږلې شوې یو، یعنی د لوط علیه السلام قوم طرف ته، چې مونږ په هغوی باندې په اور کښې پوخ شوې د خاورې کانډی او وروو، په کوم باندې چې ستا درې د طرف نه نښې لگیدلې دی د حد نه تیریدونکو خلقو دپاره، د اغلام بازي په وجه د هغوی سره یعنی چه کوم کس به په کوم کانډی سره هلاکولې شی په هغې باندې ددوی د نوم علامت لگیدلې وو، یعنی ددوی نوم پرې لیکلې شوې دې، عندئذ د مسومة ظرف دې، نو چې څومره ایمان داره لته یعنی د قوم لوط په کلی کښې موجود وو، مونږ اووېستل، د کافرانو د هلاکولو د پاره، مونږ هغه مسلمانانو صرف یو کور او منډلو، او هغه د لوط علیه السلام او د هغه د لونږو کور وو، د کور والو د ایمان او اسلام سره صفت بیان شوې دې، یعنی په خپلو زړونو سره تصدیق کونکی او په خپلو اندامونو سره تابعداري کونکی، او مونږ په دغه کلی کښې د کافرانو هلاکولو نه پس، د هغوی په هلاکت د هغه خلقو د پاره کوم چې د دردناک عذاب نه ویرېږی ښه پریخودله، چې ددوی په شان حرکت اونکړی، او د موسی علیه السلام په قصه کښې هم ددې عطف په فیها باندې دې، او معنی ئې دا ده او مونږ موسی علیه السلام په قصه کښې هم علامت او یخودې دې، مونږ هغه واضح دلیل سره فرعون ته اولیږلو، نو فرعون سره د خپل لښکر نه د ایمان نه مخ واړولو، (لنبرک ته ئې رکن او وئیلو) ځکه چې لښکر د هغه د پاره د رکن په شان وو، او فرعون د موسی علیه السلام په باره کښې او وئیل چې هغه خو جادوگر یا لیونې دې، نو په آخر کښې مونږ هغه او د هغه لښکر او نیولو او په سمندر کښې مو غرق کړو، نو هغوی ټول غرق شول، او هغه فرعون د ملامتیا قابل وو یعنی داسې حرکت کونکې وو چې په هغې باندې هغه ملامت کړې شی، او هغه د رسولانو تکذیب او د خدائې دعوی وه، او د قوم عاد په هلاکولو کښې هم ښه ده، چې کله مونږ په هغوی باندې شته بې فیضه سیل راوولیږله، هغه داسې هوا وه چې

په هغې کښې څه خیر نه وو، ځکه چې هغه هوا نه باران راوستونکې وه او نه اونو لره میوه جوړونکې وه، وئیلې شوی دی چې هغه جنوبی هوا وه، چې په کوم څیز به تیریدله که انسان به وو، یا څه مال هغه به شي د روست شوې هلوکې په شان ریزه ریزه کړو، او د شوه کښې هم نښه ده، چې کله دوی ته د اوبې د هلاکولو نه پس او وئیلې شو چې څو ورځې یعنی د خپلې ژوند موده پوره کیدو پورې مړه واخلي ځنګه چې آیت مهمعوالی د لکه لاله لاله کښې دی، څو هغوی د خپل رب حکم یعنی د هغې د پورا کولو نه اعراض او کړو، چې په هغې باندې هغوی لره د درې ورځو تیریدو نه پس عذاب او نیول یعنی یو هلاک کونکې چغې او هغوی عذاب لره په روښانه ورځ کښې په کولاژ سترگو سره کتلو، نو نه خو هغوی او دریدل یعنی د عذاب د نازلیدو په وخت کښې هغوی په او دریدلو باندې قادر نه شول، او نه هغوی ددوی د هلاک کونکې نه بدله واخستله، او ددوی نه مخکښې د قوم نوح هم دا حال شوې دي، یعنی دې ذکر شوو مکذبینو لره د هلاکولو نه پس او هغه دیر نافرمانه خلق وو.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ: هل دلته د شوق راوستلو، دلچسپې پیدا کولو او ددې قصې عظمت شان بیانولو د پاره دی، او دا هم وئیلې شوې دی، چې هل په معنی د (قد) دي، لکه څنګه چې د الله تعالی قول هَلْ لِي عَلَى الْإِنْسَانِ حَنْ مِنَ الْدَّهْرِ، الله، دلته هم په معنی د (قد) کښې استعمال دي.

**سوال:** د ابراهیم عليه السلام په خدمت کښې د راتلونکي میلننو تعداد د دریو نه زیات وو، چې د هغې د پاره ضیوف د جمع صیغه استعمالول پکار وو، حالانکه دلته ضیف د مفرد صیغه استعمال شوې ده؟

**جواب:** ضیف په اصل کښې مصدر دي، چې د هغې اطلاق په واحد تشبیه جمع ټولو باندې کیږي، لهذا څه اعتراض نشته.

**قوله:** إِذْ دَخَلُوا: بعضې حضراتو وئیلې دي چې إِذْ دَخَلُوا (اذکر) فعل محذوف ظرف دي، او هم هغه ددې ناصب دي، او بعضې حضراتو حدیث ددې عامل ګرځولې دي، اَیْ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُهُمُ الْوَاقِعُ فِي وَقْتِ دَعْوَاهُمْ عَلَيْهِ او بعضې حضراتو التَّكْرَمُ ددې ناصب ګرځولې دي، ځکه چې ابراهیم عليه السلام د میلننو د داخلیدو په وخت د هغوی اکرام کړي وو.

**قوله:** فَقَالُوا سَلَامًا: سلاما مفعول مطلق دي، ددې فعل ناصب سلامت محذوف دي، اَیْ سلامت سلاما یا السلام علیکم سلاما دي، مصدر د فعل هم قائم مقام وو، په دې وجه فعل حذف کړي شو.

**قوله:** قَالَ سَلَامًا: ابراہیم علیہ السلام، سلام نکرہ کیدو باوجود مبتدا جو ریدل صحیح دی، خکہ چہ سلام د دعا معنی لره متضمن دے، لغات ال قرآن، درویش پہ ثبات او دوام باندے دلالت کولو د پارہ د رفع طرف تہ نی عدول کرے دے، چہ د ابراہیم علیہ السلام د میلنود سلام نہ بہتر شی.

**قوله:** فَأَوْحَسَ: ہفہ اوموندلہ، ہفہ محسوس کرہ، دا د اہماس نہ ماضی واحد مذکر غائب دے، د اہماس معنی دہ پہ زہہ کنبے محسوس کول، او پہ زہہ کنبے پتہ اواز راتلہ.

**قوله:** أَفْهَرُفِي نَفْسِهِ: ددے اضافہ صرف د معنی بیانولو د پارہ دہ.

**قوله:** مَرَّةً: سختی چہنی تہ وائی، صمدالباب د دروازے آواز، صمد الکلمہ د قلم لیکلو آواز، أَكَلْتُ صَاعَةً اے حاجت صاعہ پہ چغو چغو راغلہ، او بعضی حضراتو د أَكَلْتُ ترجمہ اُحَلْتُ سرہ کرے دہ، یعنی سارہ چہنی وھل شروع کرل، دا د أَكَلْتُ هَكَذَا د قبیلے نہ دے، یعنی تا ماتہ کنخل کول شروع کرل

**قوله:** فَصَكَّتْ وَجْهَهَا: یعنی سارہ پہ بودہاوالی کنبے د خوی خوشخبری اوریدو سرہ د حیرانتیا نہ مخ او وھلو، قَالَتْ عَمْرُو عَمِيرَةً اے انا عَمْرُو عَمِيرَةً فَكَيْفَ أَلِدُ.

**قوله:** كَذَلِكَ: دا د مصدر محذوف صفت کیدو د وجہ نہ جہ نہ منصوب دے، اے قَالَ لَوْلَا مِثْلُ ذَلِكَ لَدَى قُلْنَا.

**قوله:** قَالَ فَمَا غَطَبَكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ: دا جملہ مستانفہ دہ، او د یو سوال مقدر جواب دے، گویا دا اوٹیلی شو چہ ابراہیم علیہ السلام د فرشتو سرہ د مذکورہ خبرو نہ پس خہ اوفرمانیل:

جواب نی ورکرو قَالَ فَمَا غَطَبَكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ

**قوله:** غَطَبَ: د خطب معنی شان، قصہ، امر عظیم او اہم کار دے،

**قوله:** حِجَارَاتٍ مِنْ طِينٍ مَطْبُوعٍ بِالنَّارِ: حمارا دا د حجر جمع دہ.

**سوال:** د (من طین) د اضافی خہ مقصد دے؟

جواب: ددے اضافی مقصد د مجاز احتمال لره دفع کول دی، خکہ چہ بعضی وخت حجارة او حجر گلیں تہ ہم وٹیلے شی، کہ د حجارة مجازی معنی مراد وی نو سرہ مطلب پہ دا وی چہ قوم لوط د گلیں پہ ذریعہ ہلاک شوے وو، حالانکہ داسی نہ دہ، دا بالکل ہم داسی دہ لکہ چہ اللہ تعالیٰ اوفرمانیل طرہ بطور ہماچہ پہ دے کنبے د بطور ہماچہ د اضافی مقصد د مجاز احتمال لره دفع کول دی، خکہ چہ بعضی وخت تیز رفتار کس تہ

هم مجازاً طائر و نیلې شی

سوال: مفسر علام د مطبوح بالنار اضافه د څه مقصد د وجې کړې ده؟

جواب: ددې شېبې جواب دې چې حجارة خو د خاورې نه وی نو بیا دلته د خاورې کانرې ولې و نیلې شوې دې؟ دلته د حجارة من طلع نه په اور کېنې پخه کړې شوې خاوره مراد ده چې په سختی او کلک والی کېنې د کانرې په شان وی، دې ته مهمل و نیلې شی چه د سنگ گل معرب دې، چې هغې ته کود کانرې هم و نیلې شی.

قوله: مُسَوِّمَةٌ: د مسومة معنی معلیه یعنی نښه کړې شوې، مسومة یا خو د حجارة د صفت د وجې نه منصوب دې، یا د حجارة نه حال کیدو د وجه نه منصوب دې

قوله: عتدريك: دا د مسومة ظرف دې، اى معلیه عتده.

قوله: فَأَعْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا: دې ځای نه د الله تعالی کلام شروع کیږی، وړاندې د ابراهيم عليه السلام او د فرشتو د خبرو ذکر وو.

سوال: د فیها مرجع قرنی قوم لوط دې، حالانکه په ماقبل کېنې ددې ذکر نشته. په دې کېنې إضمار قبل الذکر لازم یری؟

جواب: چونکه قرنی قوم لوط معروف او معهود فی الذهن وو، ځکه ضمیر راوړل صحیح دی، لکه چې لاندې اشعارو کېنې شاعر فرمائی،

په پهرینه نه ایا که د مړیو په  
او کسې گلي میں قه پکا ۱۸

قوله: وَفِي مُوسَى: ددې عطف په (فیها) باندې دې، او د ترکنا لاندې دې، څنګه چې مفسر علام جعلنا فی قصه موسی آیه و نیلو سره اشاره او کړه، یعنی مونږ د زړه سترگو لرونکو د پاره د موسی علیه السلام په قصه کېنې د عبرت سامان ایڅودې دې، او د (وفی موسی) عطف په (فیها) باندې دې.

قوله: فَمَجْنُونَةٌ: اضافه کولو سره ئ اشاره او کړه چې بُرکنه کېنې باء په معنی مع ده

قوله: سَاعِرًا وَفَجْنُونًا: او په معنی د (واو) هم کیدې شی، او هم دا زیاته غوره معلومېږی، ځکه چې موسی عليه السلام به هغوی په دواړه لقبونو سره یادولو، قرآن کریم یو ځل د فرعونیانو قول نقل کولو سره او فرمائیل إن هذا الساعر علمه او بل ځانې د فرعونیانو قول د موسی عليه السلام په باره کېنې نقل کولو سره او فرمائیل رسولکم الذی أرسل الیکم لمجنون، ددې نه معلومېږی چې او په معنی د (مع) دې، او دا احتمال هم دې، چې لوعلى بالهواى، او مراد قوم په شک کېنې غورزول او هغوی لره په دھوکه کېنې اچول وی

**قوله** وَجُنُودُهُ: دا هم صحيح ده چې د (اخذناه) په ضمير مفعولى ده، باندې عطف وى، چه دا مفعول معه وى، او هم دا ظاهر ده

**قوله** عقيم: شنده پنځه، الله العليم نه مراد هغه هوا ده چې بې فيض وى او نقصان والا وى، او نه د باران سبب وى اونه مشر شجر وى، د ډيرو مفسرينو خيال دې چې هغه هوا دَبُور، وه، د حديث نه هم ددې تائيد كيږي، نبى عليه السلام او فرمايل لعنتم بالهيام واهلكت عاد بالنبور او بعضو جنوبي هوا هم مراد اخستلې ده

**قوله** لا تلقموا: القامه يعنى حامله كول، باور كول، ماده لقح ده، نَلْقَمُ لقحا، حامله كيدل **قوله** الصعقة: صاعقه آسمانى بجلي ته هم وائى، او جفې سورو ته هم وائى، دلته هم دويمه معنى مراد ده، چې بل آيت ان عذابهم بالصعقه مخالف نشى.

**قوله** على من اهلكهم: دا دما كانوا متصمين تفسير دې، يعنى هغوى په هلاك كونكي باندې غالب رانغلل، يا د هغه نه ئ انتقام وانخستلو، خو دا معنى صحيح نه ده، ځكه چې د الله تعالى نه بدله اخستلو باندې څوك هم قادر نه دى، او نه په هغه باندې څوك غالب راتلې شى، لهدا بهتر به وه چې علامه محلى د على من اهلكهم په ځانې باندې وما كانوا اذعن عن أنفسهم العذاب فرمائيلې وو

[اياتونه: ۴۷-۶۰]

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا يَافِي، بِقُوَّةٍ (وَلَا تَكْمُلُ السَّيُحُورُ) قَادِرُونَ يَقَالِ آذَ الرَّجُلُ يَبِيدُ قَوِي وَأَوْسَعَ الرَّجُلُ سَازَ ذَا بَقَّةٍ وَفُؤَةٍ وَالْأَرْضَ قَرَشْتَاهَا مُهَذَّاهَا (فَيَغْمِرُ الْمَاهِدُونَ) نَحْنُ (وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ) مُتَخَلِّقٌ بِقَوْلِهِ عَلَقْنَا عَالَمَاتِنَا (وَجَعَلْنَا) مِنْفَتِحَ الذِّكْرِ وَالْإِنْتَى وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالشُّنْسَ وَالْقَفَرِ وَالْجَبَلَ وَالصَّيْفَ وَالسَّيْفَ وَالْخُلُوفَ وَالْخَابِضَ وَالشُّرَّ وَالظُّلُمَةَ (لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ) بِحَذَفِ إِحْدَى السَّاعَتَيْنِ مِنَ الْأَوَّلِ فَتَعْتَبُونَ أَنْ خَالِقِ الْأَزْوَاجِ فَرَّدَ فَتَعْتَبُوهُ (فَقَرِئُوا إِلَى اللَّهِ) أَيْ إِلَى تَوَابِهِ مِنْ عِقَابِهِ بَانَ طَبْعُوهُ وَلَا تَغْضُوهُ (إِلَى لَعْنَتِهِ تَذَكَّرُوا مِنْ) بَيْنِ الْإِذْذَارِ (وَلَا تَجْعَلُوا أَمْرَ اللَّهِ إِذَا أَمَرَ إِلَى لَعْنَتِهِ تَذَكَّرُوا مِنْ) يَغْتَرُّ قَبْلَ فِعْوَ قُلْ لَهُمْ (كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا هُوَ رَسُولٌ أَتَيْنَاهُمْ) أَيْ يَمْلُ تَكْلِيمُهُمْ لَكَ بِقَوْلِهِمْ إِنَّكَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ تَكْلِيمٌ الْأَمْرُ قَبْلَهُمْ وَسَلَّمُهُمْ بِقَوْلِهِمْ ذَلِكَ (أَتَوَصَّوْا كَلِمَهُمْ) أَيْ اسْتَفْهَمَ بِمَعْنَى التَّغْيِ (بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوتٌ) جَمْعُهُمْ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ طَغَايَهُمْ (فَقَتُلُوا) أَغْرَضَ (عَنْهُمْ قَسَا أَلَّتْ يَحْلُومُ) لِأَنَّكَ بِلِسَانِهِمُ الرِّسَالَةَ (وَدَّكُنْ) عِطَ بِالْ قَرَانِ (فَإِنَّ الذِّكْرَى تَتَقَرَّرُ الْمُؤْمِنِينَ) مَنْ عَلِمَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُؤْمِنُ (وَمَا عَقَلْتُ مِنَ الْإِنْسِ إِلَّا لِيَعْلَمُونِ) وَلَا يَنْفِي ذَلِكَ عَدَمَ عِبَادَةِ الْكَافِرِينَ لِأَنَّ الْقَابَةَ لَا يَلْزَمُ وَجُودَهَا حَتَّى هِيَ قَوْلُكَ تَبَيَّنَتْ هَذَا الْقَلَمُ لَا يَخْتَبِ بِهَ فَرَنْكَ قَدْ لَا تَكْتُبُ بِهِ (مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ) لِي وَلَا تَلْبِسُهُمْ وَغَيْرَهُمْ (وَمَا أُرِيدُ أَنْ

يُظْهِرُونَ) وَلَا أَنْفُسَهُمْ وَلَا جِهَهُمْ (إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) الشَّهِيدُ (فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ بِالْخُفْرِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ (ذُنُوبًا) نَصِيبًا مِنَ الْعَذَابِ (مِثْلَ ذُنُوبِ) نَصِيبٍ (أَصْحَابِهِمْ) الْهَالِكِينَ قَبْلَهُمْ (فَلَا يَنْتَفِعُونَ) بِالْعَذَابِ إِنْ أَخْرَجْتَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قَوْلٍ) جَذَّةٌ عُذَابٍ (لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ) فِي أَيَّامِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ) أَيَّ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

نورجہ او آسمان مونہ پہ خپل قدرت قوت سرہ جوړ کړو، او بې شک مونہ ډیر قدرت والا یو، یعنی مونہ په دې باندې قادر یو، اذالرجل بندسړې مضبوط شو، او ونیلې کیرې، اوسم الرجل وسعت او قدرت والا شو، او مونہ زمکه خوره کړه، نو اوگوره مونہ خو مره به خورونکي یو، او مونہ هر څیز جوړې جوړې کړو، مثلاً تر او ماده، آسمان او زمکه، نمر او سپوږمۍ، میدان او غر، گرمۍ او یخنۍ، خوږ او ترېخ، رنډ او تیاره، چې تاسو سبق حاصل کړئ، (تذکرون) کښې په اصل کښې د دوو تاء نه یو تاء حذف کولو سره، چې تاسو ته پته اولگی، چې د ازواج خالق، فرد دې لهذا د هغه بندگی او کړنې، (ای محمد ﷺ) تاسو دوی ته او وایئ، یقیناً څه تاسو له د هغه د طرف نه صفا صفا خبردارونکي یم، او هغه سره بل څوک معبود مه جوړوئ، څه د هغه د طرف نه ستاسو طرف ته ښکاره وپرونکي یم، فقروانه مخکښې به قل لھم مقدر او منلې شی، دغه شان کوم خلق چې مخکښې تیر شوی دی، هغوی ته چې کوم یو رسول هم راغلې وو، د هغه باره کښې ئې اووئیل چې دا جادوگر دې، یا لیونی، یعنی څنگه چې دا خلق د خپل قول لڼک ساهر او مجنون په ذریعې سره ستا تکذیب کوی، دغه شان هم دې الفاظو سره ددوی نه مخکښې امتونو هم د خپلو پیغمبرانو تکذیب کړې وو، آیا دوی ددې خبرې یو بل ته وصیت کولو سره مری؟ دا استفهام په معنی د نفې دې، (نا) بلکه دا ټول په ټول سرکش خلق دی، ددوی سرکش دوی په دې خبرې یوځای کړی دی، نو تاسو ددوی نه مخ واورئ، په تاسو باندې هېڅ ملامتی نشته، ځکه چې تاسو دوی ته پیغام اورسولو، او تاسو د قرآن په ذریعہ نصیحت کوئ، یقیناً دا نصیحت به ایمان والو ته نفع ورکړی، د جا باره کښې چه الله تعالی ته علم دې، چې هغوی به ایمان راوړی، ما جنات او انسانان صرف دې د پاره پیدا کړی دی، چې هغوی صرف عمارت بندگی او کړی او دا (مقصد تخلیق) د کافرانو د عبادت نه کولو سره منافعی نه دې، ځکه چې د غایت وجود لازم نه وی، لکه چې اووانی، ما دا قلم جوړ کړو د لیکلو د پاره، او کله داسې هم کیدې شی، چې ته په دې قلم باندې لیکل نه کوي، نه څه د دوی نه د خپل خان د پاره روزی غواړم، نه خپله دوی د پاره، او نه د دوی د غیر د پاره، او نه څه دا غواړم چې هغوی ما باندې خوراک او کړی، او نه خپله، او نه د هغې غیر باندې، او الله خو پخپله ټولو ته رزق ورکونکي دي، ډیر طاقت ور دي، بې شک، مکې وغیره د هغه خلقو د پاره چا چې د کفر په ذریعہ په خپل خان باندې ظلم او کړو، د



عذاب نمبر دی، ددوی د ہم مشرید و نمبر پہ شان، کوم چې د دوی نه مخکنې هلاک شوی دی لهذا هغوی دې زما د عذاب په غوښتلو کښې جلدی نه کوی، که څه دوی ته د قیامت ورځې پورې مهلت ورکړم ددې کافرانو د پارہ ډیره خرابی ده، یعنی سخت عذاب به وی، و هغه ورځ په راتلو سره د کومې چې دوی سره وعده شوې ده، یعنی د قیامت ورځ.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** وَالسَّامَاءُ بَنَيْنَاهَا: جمهورو په والسما باندې، او والارض باندې علی سبل الارتفاع نصب وئیلې دې، تقدیری عبارت به دا وی، وَلَبَنَّا السَّامَاءَ بَلَدْنَاهَا وَفَرَعْنَا الْأَرْضَ فَزْنَاهَا، او ابوالسماک او ابن مقسم په دواړو ځایونو کښې د مبتدا د وجې نه رفع وئیلې ده، او ددې دواړو مابعد ددوی خبر دې، اول یعنی نصب اولی دې، د جمله فعلیه عطف په جمله فعلیه باندې کیدو د وجه نه.

**قوله:** وَإِنَّا لَنُوسِعُونَ: دا جمله د شارح د تقریر په بنا حال مؤکده دې، ځکه چې شارح دا خبره متعین کړې ده، چې موسعون، دالموسعون په معنی کښې دې، لهذا موسعون دالموسعون لازم نه وی، او دا داسې ده لکه چې وئیلې شی، لَوَدَّكَ الْعَجْرَاءُ صَاكِرًا كَأَدَّى كَلَهٍ چې دا خبره په عقل کښې راغله، چې لموسعون د شارح د تقریر مطابق لازم دې نو بیا د جلالین په کومو نسخو کښې چې د لموسعون نه پس (لها) دې، هغه صحیح نه دې، البته د هغه خلکو په نیز چا چې لموسعون ته متعدی وئیلې دی، د هغوی په نیز به (لها) صحیح وی، او په دې صورت کښې به لموسعون حال مؤسسه وی: کوم چې یوه نوې فائده ورکوی.

### قوله: خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ

**سوال:** د زوجین اووه مثالونه ئې ولې ورکړل؟ حالانکه یو مثال هم کافی وو؟

**جواب:** ډیر مثالونه ورکولو سره ئې دې خبرې ته اشاره اوکړه چې د جوړو او د ازواجو چې کومه خبره ده دا محسوساتو پورې محدود ده، چې عرش، کرسی، قلم، لوح محفوظ باندې اعتراض رانشی.

**قوله:** استفهام معنی النفی: مطلب دا دې چې اولین او آخرین د نبیانو په تکذیب کښې یووالې، او په یو خبره باندې جمع کولو والا څیز، یو بل ته وصیت کول نه دی، ځکه چې زمانې مختلف دی، لهذا وصیت کول ممکن نه دی، بلکه اصل سبب او علت مشترکه بغاوت، بغض او دشمنی ده، کوم چې په دواړه فریقو کښې بدرجه اتم موجود دې.

**قوله:** لِأَنَّ النَّفَاةَ لَا يَلْزَمُ: د شارح مقصد ددې عبارت نه دا شبه لرې کول دی، چې په لموسعون کښې لام د علت باعثه د پارہ دې، یعنی د جناتو او د انسانانو پیدا کولو علت

او غرض عبادت دې، ددې نه لازمیږي چې د الله تعالی افعال معلل بالاغراض وی، حالانکه د الله تعالی یو فعل معلل بالاغراض نه دې، ددې جواب نه ورکړو چې لېسې لومړنۍ لام عاقبت او ضرورت د پاره دې، چې هغې ته علت غائیة هم ونیلي شې، نه چې د علت باعثه د پاره.

**قوله** ولا ینافی ذلك عدم عبادة الکافرين: ددې عبارت اضافي مقصد د یو سوال جواب دې. **سوال:** چې کله د جناتو او د انسانانو علت غائیة عبادت دې، نو بیا هر انسان لره عبادت کول پکار دی، حالانکه مونږ گورو چې کافر د الله تعالی عبادت نه کوي؟

**جواب:** د غایت وقوع ضروری او لازم نه وی، مثلاً یو قلم وی د لیکلو د پاره، خو بعض وختونو په هغې باندې لیکل نه: کیږي، حالانکه د قلم جوړولو غرض او غایت هم لیکل دی، دویم جواب بعضې حضراتو دا ورکړې دې چې دلته د عباد نه مراد عباد مومنین دی، کوم چې د تسمیه بعد القصص د قبیلې نه دې، او مومنان د ایمان په اعتبار سره عبادت گزار وی.

**قوله:** لأنفسهم: ددې کلمې د اضافي مقصد د یوې شبهې جواب کول دي.

**شبه:** په عام توګه د دنیا د سردارانو او د غلامانو د مالکانو دا عادت او طریقه وی چې د غلام اخستلو مقصد ددوی نه د خپل خان د پاره او د پخپله د غلامانو د نفقې د پاره کار اخستل وی، نو آیا د الله تعالی هم دا مقصد دې؟

**دفع:** د عام مالکانو پشان د الله تعالی نه دا عادت دې، او نه ئ ضرورت دې، بلکه هغه خو خپله بندګانو ته روزی ورکوي،

**قوله:** ذَلُولًا: د ذال فتح سره د (ذنب) جمع ده، غټې دولچې ته وائی، په اصطلاحی او عرفی معنی کښې حصه، او نمبر ته وائی.

[۵۲] سورة الطور

سورة الطور مکیة تسع واربعون اية

سورة الطور مکی دی، په دې کښې نهه څلویښت (۴۹)، آیتونه دی

[ایا توله: ۱-۱۰]

وَالطُّورِ اَیَ الْجَبَلِ الَّذِي كَلَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُوسٰی وَكِتَابِ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَّنُورٍ اَیَ الثَّوْرَةِ اَوْ اَلِ قرآن  
(وَالْهَيْتِ الْمَعْمُورِ هُوَ فِي الشَّعَاءِ الثَّالِثَةِ اَوْ السَّادَةِ اَوْ السَّابِقَةِ بِجِبَالِ الْكَفَّةِ يَزُورُهُ كُلُّ يَوْمٍ سِتُّونَ اَلْفَ  
عَلَّكَ بِالطُّوَابِ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَغْفِرُونَ اِلَيْهِ اَهْلًا وَالشَّعْفُ الْمَرْفُوعُ اَیَ الشَّعَاءِ وَالْمَعْرُ الْمَجْمُورِ اَیَ الْمَغْلُوبِ  
اِنَّ عَذَابَ ذٰلِكَ لَوَاقِعٌ لَّا تَازِلُ بِسُجُنِهِ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ غَنَ (يَوْمَ) نَفْسُورٍ لَّوَاقِعٍ (تُحْمَرُ السَّمَاءُ مَوْزًا)

تَنخَرُوكَ وَتَدُورُ وَكَيْسِرَ الْجِبَالِ سَيْرًا) تَصِيرُ هَبَاءً مَّنْثُورًا وَذَلِكَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ (قَوْلٌ) شِدَّةُ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ  
لِلْمَكِيدِينَ) لِلرَّسْلِ (الَّذِينَ هُمْ فِي غَوْضٍ) بَاطِلٍ (يَلْعَبُونَ) أَنَّهُ يَنْشَاغِلُونَ بِكُفْرِهِمْ (يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَى تَارٍ  
جَهَنَّمَ دَعَاءً) يَذْفَعُونَ بِغَنَبٍ بِذَلِكَ مِنْ يَوْمٍ ثَمُورٍ وَيُقَالُ لَهُمْ تَنَكُّبًا هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُتِبَ عَلَيْهَا تَكْدِينُ) أَفْغَرُ  
هَذَا الْعَذَابِ الَّذِي تَرَوْنَ كَمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الرَّحَى هَذَا سِحْرٌ (أَمْرٌ لَا تَبْصُرُونَ) (أَصْلُهَا قَاصِرٌ) (وَأَمَّا  
عَلَيْهَا) (أُولَاتُ تَصْبِرُوا) صَبْرَكُمْ وَخَزَعَكُمْ إِسْوَاءَ عَلَيْكُمْ) لِأَنَّ صَبْرَكُمْ لَا يَنْفَعُكُمْ (إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ  
أَنِّي خَرَّاءُ) (إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ) (فَآكِبِينَ) مُتَلَذِّذِينَ (بِمَا) مُصَدِّقَةٌ (أَنَّهُمْ) أَغْطَاهُمْ (رَبُّهُمْ  
وَوَقَّاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ) عَطْفًا عَلَى آثَامِهِمْ أَنِّي يَأْتِيَانِهِمْ وَوَقَّاتِهِمْ وَيُقَالُ لَهُمْ (كُلُّوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا) خَالٍ  
أَنِّي مُهَيِّئٌ (بِمَا) الْبَاءُ سَبَبٌ (كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) (مُتَكِبِينَ) خَالٍ مِنْ الضَّمِيرِ الْمُسْتَكِنِ فِي قَوْلِهِ (فِي جَنَّاتٍ)  
عَلَى سُرَرٍ مَصُفُوفَةٍ) بِغَضَا إِلَى جَنْبِ بَغْضٍ (وَوَقَّاهُمْ) عَطْفٌ عَلَى جَنَّاتٍ أَنِّي قَرَّائُهُمْ (وَيُجَوِّعِينَ) عَظِيمُ  
الْأَعْيُنِ جِسَانَهَا (وَالَّذِينَ آمَنُوا) مَبْدَأُ (وَأُتْبِعْنَاهُمْ) وَفِي قِرَاءَةٍ وَاتَّبَعْنَاهُمْ مَغْطُوفٌ عَلَى آمَنُوا (فَرِيضَتَهُمْ  
وَفِي قِرَاءَةٍ دُرَّتُهُمْ الصُّغَارُ وَالْكِبَارُ) (يَا أَيُّهَا) مِنَ الْكِبَارِ وَمِنْ أَوْلَادِهِمُ الصُّغَارُ وَالْخَيْرُ (أَلْحَقْنَا بِهِمْ فَرِيضَتَهُمْ  
الْمَذْكُورِينَ فِي الْجَنَّةِ) فَيَكُونُونَ فِي ذَرَجَتِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا تَكْرِمَةً لِلْآبَاءِ بِاجْتِنَاعِ الْأَوْلَادِ إِلَيْهِمْ (وَمَا  
الْتَمَّاهُمْ بِفَتْحِ اللَّامِ وَكَسْرِهَا تَقْصَاتُهُمْ (مِنْ عَمَلِهِمْ) (وَالَّذِينَ) (شَرُّ) يُزَادُ فِي عَمَلِ الْأَوْلَادِ (كُلُّ أَمْرٍ) (يَا  
كَسَبَ) مِنْ عَمَلٍ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ (رَبِّهِمْ) مَزْمُونٌ يُوَاطِلُ بِالشَّرِّ وَبِجَارِي الْخَيْرِ (وَأَمْدَدْنَاهُمْ) زِدْنَاهُمْ فِي زَمَنٍ  
بَعْدَ زَمَنٍ (وَبِأَكْبَرِهِمْ) وَلَحْمُهُمْ يَشْتَبَهُونَ) وَإِنْ لَمْ يَصْرُخُوا بِطَلْبِهِ (يَشْتَاذِعُونَ) يَتَقَطَّوْنَ بَيْنَهُمْ (فِيهَا) أَنَّى الْجَنَّةُ  
(كَأَسَا) خَفَرًا (لَا تَقُولُ فِيهَا) أَنَّى سَبَبِ شَرْبِهَا يَفْعُ بَيْنَهُمْ (وَلَا تَأْتِيهِمْ) بِهِ يُلْحَقُهُمْ بِخِلَافِ عَمَرِ الدُّنْيَا  
(وَيُطَوِّفُ عَلَيْهِمْ) لِلْجَنَّةِ (عِلْمَانِ) أَرْقَاءَ (هُمْ كَانَتْهُمْ) حُسْنًا وَلَطَافَةً (لَوْ لَوْ مَكْنُونٍ) مَصُونٍ فِي الصَّدَفِ  
لَأَنَّ فِيهَا أَحْسَنَ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا (وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ) يَسْأَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَمَّا كَانُوا عَلَيْهِ  
وَمَا وَصَلُوا إِلَيْهِ تَلَذُّذًا وَاعْتِزَافًا بِالنَّعْمَةِ (قَالُوا) إِيْمَاءٌ إِلَى عِلَّةِ الْوُصُولِ (إِنَّا كُنَّا قَبْلَ فِي أَهْلَتَنَا) فِي الدُّنْيَا  
(مُشْفِقِينَ) خَائِفِينَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ (فَقَسَّ اللَّهُ عَلَيْنَا) بِالْمَغْفِرَةِ (وَوَقَّاهَا عَذَابَ السَّعِيرِ) النَّارَ لِذُخُولِهَا فِي  
النَّاسِ وَقَالُوا لِمَاءَ أَيْضًا (إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ) أَنَّى فِي الدُّنْيَا (تُدْعَوُ) نَعْبُدُ مُؤَخِّدِينَ (إِنَّهُمْ) بِالْكَسْرِ اسْتِغْنَاءُ  
وَإِنْ كَانَ تَغْلِيلاً مَعْنَى وَبِالْفَتْحِ تَغْلِيلاً لَفَتْ (هُوَ الْوَلَدُ) الْمُخْبِرُ الْعَادِقُ فِي وَغْدِهِ (الرَّحِيمِ) الْعَظِيمِ الرَّحْمَةِ.

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره، چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والادي، قسم دي په (طور)  
باندې يعنی په هغه غر باندې په کوم چې موسی عليه السلام ته د الله تعالی سره د خبرو شرف  
حاصل شوي دي، او قسم دي په هغه ليکلي شوي کتاب باندې، کوم چې په ښکاره کاغذ کښي  
دي. يعنی د تورات يا د قران او قسم دي په بيت المعمور باندې چې هغه په دريم يا اووم  
آسمان باندې کعبې ته بالکل مخامخ دي، روزانه د طواف او د مونځ د پاره اوويا زړه  
فرشتې ددې زیارت د پاره حاضرېږي او آئنده به ددوی نمبر کله هم رانشی، او قسم دي په

او چٽ جهٽ باندې يعني آسمان باندې او قسم دې په هغه دک کړې شوی سمندر باندې، بې شک  
ستا درې عذاب د هغې په مستحق باندې نازلیدونکې دې، د هغې شوک بندونکې نشته، په  
کومه ورځ چې آسمان په خوځیدو شی، يعني حرکت او چکر وهل شروع کړی او غرونه د خپل  
خانې نه روان شی، او د الوتو دورو په شان شی، او دا به د قیامت په ورځ وی، نو هلاکت  
يعني سخت عذاب دې په دغه ورځ د رسولانو تکذيب کونکو د پاره، کوم چې په باطل کښې  
لوېې کوی، يعني په خپل کفر کښې مشغول دی، په کومه ورځ چې په دیکو دیکو د جهنم اور ته  
پوتلې شی، په سختی سره به دیکې ورکولې شی، پورهموند بدل دې، او ددوی لاجواب  
کولو د پاره به اوو نیلې شی، دا هغه دوزخ دې کوم ته چې تاسو دروغ وئیل، نو آیا دا عذاب  
کوم ته چې تاسو دروغ وئیل جادو دې، څنگه چې به په تاسو د وحی باره کښې وئیل، چې  
دا جادو دې، یا تاسو نه پوهیږئ، دوزخ ته داخل شئ په دې باندې صبر کوئ او که نه کوئ،  
ستاسو صبر کول او نه کول دواړه برابر دی، ځکه چې ستاسو صبر کول تاسو ته څه فائده  
نه ورکوی، تاسو ته به هغه شان بدله ملاوړې څنگه چې تاسو عمل کولو، يعني هم ستاسو د  
عمل بدله به ملاوړې، متقیان به بې شکه په باغونو کښې او د عیش په سامانونو کښې مړي  
اخلی، خوند به اخلی، د هغه څیزونو نه کوم چې ددوی رب دوی ته ورکړی وی، او ددوی  
پروردگار به دوی د جهنم د عذاب نه اوساتی، وولاهم، عطف په آناهه باندې دې، يعني دوی ته  
ورکولو سره، او ددوی حفاظت کولو سره، او دوی ته به وئیلې شی، خورئ، څکئ، په مزو  
سره، هښئ، حال دې، په معنی د مښتن د خپلو اعمالو په وجه هغوی به برابر په تختونو  
باندې ډډه وهلی ناست وی، متکبران، د الله تعالی قول **لَقَدْ کُنتُمْ کُفِبٰی** د ضمیر مستتر نه حال  
دې، او ددوی به ډیر ښکلې سترگو والا حورو سره جوړه اوتړو، او کومو خلقو چې ایمان راوړو، دا  
مبتدا ده، او په ایمان کښې ددوی بالغ او نابالغ اولاد ددوی تابعداري او کره، **دَلَّکُمْ عَلٰی عَظَمٰتِ** په  
آهوا باندې دې، بالغان به خپله ددوی د ایمان د وجې نه، او ماشومان به ددوی د مورپلار  
د ایمان د وجې نه په جنت کښې ددوی سره یوځای کړو، چې د هغې د وجې نه به ددوی  
اولاد ددوی د مورپلار په درجه کښې وی، د مورپلار د اکرام په توگه باندې ددوی اولاد  
دوی سره جمع کولو سره، اگرچه دې بچو د مورپلار په شان عمل نه وو کړې، او د اجر  
چې کوم مقدار ددوی د اولاد په حق کښې زیات شوې دې، هغه مقدار به مونږ ددوی د  
مورپلار د اجر نه نه کموو، **اَللّٰهُمَّ کُفِبٰی** لام په فتحې، او کسرې سره دې، من هغې کښې من  
زائده دې، هر کس د خپل اعمال په عوض کښې گانړه دې، که د خیر عمل وی، یا د شر، رهین  
په معنی د مرهون دې، د بدو عملونو په وجه به نیول کیږی، او د نیکو عملونو په وجه به  
اجر ورکولې شی، او مونږ ددوی د پاره تازه میوو، او د غوښت، کوم قسم چې دوی ته خوښ

وی، اگرچہ پہ ظاہرہ بہ نہی غوبستنه کرې نه وی، خه پراخی به اوکړو، او په جنت کښې به د خوش طبعی د پاره د شرابو جام یو بل نه اخلی راخلی، او دوی به د شراب څکلو د وجې نه نه بیهوده خبرې کوی، او نه بدکرداری، چې د شرابو د وجې دوی ته اولگی، په خلاف د دنیا د شرابو نه، او دوی ته به د خدمت د پاره داسې هلاکان ځی راځی، چې خاص ددوی د پاره به وی، او هغوی به په حسن او پاکوالی کښې داسې وی لکه په صدف کښې چې ملغلره پرتو وی، ځکه چې هغه موتی کوم چې په صدف کښې وی د هغه موتی نه بهتر وی کوم چې په صدف کښې نه وی، او دوی به یو بل ته متوجه کیدو سره خپلو کښې خبرې کوی، یعنی خپلو کښې به د هغه کارانو کوم چې دوی په دنیا کښې کرې وی، بحث کوی، او د هغه خیزنو په باره کښې هم کوم چې دوی ته ورکړې شول، او دا ټول به د لذت حاصلولو د پاره او د نعمت اعتراف کولو په طور وی، او د سبب وصول علت طرف ته اشاره کولو سره به وائی، مونږ ددې نه مخکښې په دنیا کښې د الله د عذاب نه ډیر ویریدلو، نو الله تعالی زموږ پخښه کولو سره په مونږ باندې لوڼې احسان اوکړو، او مونږ ټي د جهنم د اور نه بچ کړو، د جهنم اور نه سموم ځکه وائی چې هغه مسامات ته داخلېږی، او بطور اشاره دا به هم وائی، چې مونږ خو ددې نه مخکښې په دنیا کښې هم هغه ته اواز کولو یعنی د هغه بندگی مو کوله، او هغه واقعی لوڼې محسن او مهربان دې، لوڼې رحمت والا دې، (انه) په کسرې سره استیاف دې، اگرچه معنی تعلیل وی، او (انه) په فتحې سره لفظاً تعلیل دې، د (البر) معنی ده هغه محسن کوم چې په خپله وعده کښې رشتونې وی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** والطور: د عربی په ژبه کښې غر ته وائی، بعضې اهل لغت تصریح کړې ده، چې طور شین غر ته وائی، چې کله په دې باندې الف لام داخل شی نو په جزیره نمائې سینا کښې یو مخصوص غر مراد وی، دا هغه غر دې، کوم چې د مصر او مدین په مینځ کښې واقع دې، موسی علیہ السلام ته هم په دې غر باندې تجلی شوې وه، او هم په دې غر باندې ورته د کلام شرف حاصل شوې وو. (لغات القرآن)

**قوله:** فَبِیْ رَقٍّ مَّنْشُورٍ: رق کاغذ، جهلی، ددې جمع رقوق، بِالْفَصْحَاءِ کثیره، وَالْکَمْرُ قلیل

**قوله:** السجور: اسم مفعول واحد مذکر، ډک، ددې معنی د ډیر گرم هم راځی، (ن) سجورا، گرمول، ډکول

**قوله:** یُنْعَوْنَ: د غرنو جمع مذکر غائب مضارع مجهول، دوی به په دیکو سره شرلې شی

**قوله:** یومریدعون: د همود الصاموړانه بدل دې،

**قوله:** تمور (ن) موراً، شلیدل، رقیدل

ہو لہ: ہما: کہ جنی (ما) مصدریہ۔

سوال: (ما) تہ مصدریہ ولی اووٹیلې شو؟

جواب: (ما) تہ مصدریہ خکہ اووٹیلې شوہ کہ چرې (ما) موصولہ اوگرخولې شی نو یہ معطوف کنبې بہ صلہ یعنی، دو قاضی بہ د عائد نہ خالی کیدل لازم شی، خکہ چې فعل خپل مفعول (هو) واخستلو، او صلہ بغیر د عائد نہ پاتې شوہ، حالانکہ صلہ چې کله جملہ وی نو د عائد راوړل ضروری وی، او دا هم صحیح ده چې ما موصولہ وی، او جملہ دو قاضی جملہ مستانفہ پہ تقدیر د قد سرہ حالیہ وی۔

ہو لہ: وان کاڼہ تعلیل معنی: لہ کہ چرې پہ کسرې سرہ اووٹیلې شی، نو دا جملہ بہ مستانفہ وی خو د معنی پہ اعتبار سرہ بہ د لدعوۃ علت وی، مطلب دا چې مونږ د هغه بندگی خکہ کولہ چې هغه محسن او رحیم دې، او کہ الہ بہ فتحې سرہ اووٹیلې شی، نو د لدعوۃ بہ لفظا علت وی۔

[ایاتونہ: ۲۹-۴۹]

(قَدْ كَرِهَ اللَّهُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَرْجِعْ عَنْهُ لِقَوْلِهِمْ لَكَ مَا هُمْ بِمُخْذُونُونَ) (فَمَا أَتَتْ يَنْعَمَ رَبِّكَ) بِإِسْمَاعِيلَ عَلَيْكَ (يَكَاهِنُ) خَيْرٌ مَا (وَلَا تَجْنُونُ) مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ (أَمْ بَلْ يَقُولُونَ) هُوَ (شَاعِرٌ تَرْتِيصٌ بِرَبِّ الْمُنُونِ) خَوَادِثُ الشُّعْرِ فَهِنَّكَ كَقَبْرِهِ مِنَ الشَّعْرَاءِ (قُلْ تَرِيعُوا) خَلَائِكِي (فَإِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُرْتَصِينَ) هَلَاكُكُمْ فَعَدُّوا بِالْشَيْفِ يَوْمَ تَنْزِلِ وَالْزُرُوعِ الْإِنِّيظَارِ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَهْلَاهُمْ عَقُولُهُمْ (يَهْدُوا) قَوْلُهُمْ لَهُ سَاحِرٌ كَاهِنٌ مُخْذُونٌ أَيْ لَا تَأْمُرُهُمْ بِذَلِكَ (أَمْ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ) بِعَادِهِمْ (أَمْ يَقُولُونَ تَقُولُهُ) اخْلُقْ أَلْ قُرْآنَ لَمْ يَخْلُقْهُ (بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ) اسْتِكْبَارًا فَإِنْ قَالُوا اخْلُقْهُ (فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ) مُخْتَلَفٍ (إِشْلُهُ) إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ، فِي قَوْلِهِمْ (أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ) مِنْ غَيْرِ خَالِقٍ (أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ) أَنْفُسُهُمْ وَلَا يُغْفَلُ مَخْلُوقٌ بِغَيْرِ خَالِقٍ وَلَا مَعْدُومٌ يَخْلُقُ فَلَا بُدَّ لَهُمْ مِنْ خَالِقٍ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ فَلِمَ لَا يُؤْخَذُونَ وَيُؤْتُونَ بِرَسُولِهِ (وَكَيْفَ) أَمْ خُلِقُوا السَّمَاءَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا يُقْبِرُ عَلَى خَلْقِهَا إِلَّا اللَّهُ الْخَالِقُ فَلِمَ لَا يُغْنَوْنَهُ (بَلْ لَا يُؤْقِنُونَ) بِهِ وَلَا لَأَتُوا نَبِيَّهُ (أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ) مِنَ السَّبْؤِ وَالرِّزْقِ وَغَيْرِهَا فَيَخْشَوْنَ مَنْ شَاءُوا بِمَا شَاءُوا (أَمْ هُمْ السَّاطِرُونَ) الْمُسْتَطُونَ الْخَزَائِرُونَ وَفِيهِ سِتْرٌ وَيُظْهِرُ وَيُخْفِي (أَمْ هُمْ سَلَامٌ) مَرْفُوعٌ إِلَى السَّمَاءِ (يَسْتَكْبِرُونَ) فِيهِ أَيْ عَلَيْهِ كَلَامُ الْفَلَاحَةِ حَتَّى يُمَكِّنَهُمْ مُنَازَعَةُ النَّبِيِّ بِرُغْبِهِمْ إِنْ ادَّعَوْا ذَلِكَ (فَلْيَأْتِ مُسْتَكْبِرُهُمْ) مُدْعَى الْإِسْتِغْنَاءِ عَلَيْهِ (رِسْلَانِ مَبِينِ) بِخُجَّةٍ بَيِّنَةٍ وَاضِحَةٍ وَلِيَسْهِيَ هَذَا الرُّغْمَ بِرُغْبِهِمْ أَنْ الْمَلَاحِكَةَ بَنَاتِ اللَّهِ قَالَ تَعَالَى (أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ) بِرُغْبِكُمْ (وَلَكُمْ الْبَنُونَ) تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا زَعَمْتُمْ (أَمْ تَأْتُهُمْ أَجْرًا) عَلَى مَا جَنَّتُمْ بِهِ مِنَ الدِّينِ (فَهُم مِّنْ مَّغْرَمٍ غَرِمَ ذَلِكَ) مُنْقَلَبُونَ فَلَا يُسْلِفُونَ (أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ) أَيْ عِلْمُهُ (فَهُم يَكْتُمُونَ) ذَلِكَ حَتَّى يُمَكِّنَهُمْ مُنَازَعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبُغْتِ وَأُمُورِ الْآخِرَةِ

وَرِغِيهِمْ أَمْ رِيدُونَ كَيْدًا بِكَ لِيُهْلِكَكَ فِي دَارِ الْآثَةِ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ الْمَكِيدُونَ أَلَمْ تَكُنْ أَنْتَ الْهَادِيَةً لِفَخِطَةِ اللَّهِ مِنْهُمْ لَمْ أَهْلِكْهُمْ بِنَارٍ أَمْ هَمَّ لَهُ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَ مِنْ آيَاتِهِ وَ لَا يَسْفَهَامُ بَأَمٍ فِي مَوَاحِيِهَا لِلْفُجِيعِ وَالْفُزِيعِ (وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنْ السَّمَاءِ سَاقِطًا عَلَيْهِمْ كَمَا نَزَّلُوا) فَأَسْفُطْ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ أَيْ تَغْلِيهِمْ لَهُمْ (يَقُولُوا) هَذَا سَحَابٌ مَرْكُومٌ مُتَرَاكِبٌ تَرُودُ بِهِ وَلَا يُؤْمِنُونَ أَفَذَرَهُمْ حَتَّى يَلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ) يَوْمَئِذٍ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ يُنْفَخُونَ مِنَ الْعَذَابِ فِي الْآخِرَةِ (وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا بِكُفْرِهِمْ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ) فِي الدُّنْيَا قَبْلَ مَوْتِهِمْ لَقَدْ جَاءُوا بِالْجُوعِ وَالْفَخْطِ سَحَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَبِالْقَتْلِ يَوْمَ نَذَرِ (وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ) أَنَّ الْعَذَابَ يَنْزِلُ بِهِمْ (وَأَصْوِرْهُمْ كَصَوْرِ رِيكٍ) لِأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَلَا يَعْرِفُونَ صَدْرَكَ (فَأَلْكَ بِأَعْيُنِنَا) بِمَرَايِ مَنَا تَرَكَ وَنَحْفَظُكَ (وَسَبِّحْ مُبَلِّسًا) وَبِحَمْدِ رِيكٍ أَيْ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ (وَمِنْ مَنَاسِكَ) مِنْ مَنَاسِكَ أَوْ مِنْ مَجْلَسِكَ (وَمِنْ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ) خَفِيفَةً أَيْضًا (وَإِذَا نَارُ الْجَهَنَّمَ صَعِدَتْ) أَيْ غُيُوبُهَا سَبَّحَهُ أَيْضًا أَوْ صَلَّ فِي الْأَوَّلِ الْبُشَاءِ وَفِي الثَّانِي الْفَجْرِ وَقِيلَ الصَّحْبُ

ترجمہ: او تاسو دوی پوه کوئ، یعنی د مشرکانو د پوهه کولو پابندی کوئ، او ددوی تاسو ته کاهن و نیلو سره تاسو د دوی د پوهه کولو نه روستو کیرنی مه، محکه چه ته د خپل رب په فضل سره یعنی تاسو د هغه په انعام سره نه کاهن ئی او نه مجنون، بکاهن د ما خبر دې، او لاهجوت په دې باندې معطوف دې، آیا کافران داسې وائی چې دې شاعر دې، نو مونږ په دوی باندې د زمانې د حوادثو انتظار کوو، نو د نورو شاعرانو په شان به دې هم هلاک شی، تاسو او وائی چې تاسو خدا د هلاکت انتظار کوئ، چه هم تاسو سره ستاسو د هلاکت په انتظار یم، چنانچه د بدر په ورځ د تورې په ذریعه دوی ته سزا ورکړې شوه، او د ترهس معنی د انتظار ده، آیا ددوی عقل دوی ته دا ورېشائی، یعنی ستاسو په باره کښې ساحر، کاهن، شاعر، او مجنون ورته ښائی، یعنی داسې نه ښائی، یا د خپل اعتماد د وجې نه دوی سرکش دی، آیا دوی دا وائی چې قرآن ده پخپله جوړ کړې دې، یعنی د خپل ځان نه ئې جوړ کړې دې، بلکه حقیقت دا دې چې دا خلق د تکبر د وجې نه ایمان نه راوړی، نو که ددوی دا خبره کول دی چې دا قرآن ده پخپله جوړ کړې دې، نو دوی دې هم ددې پشان یو کلام جوړ کړې راوړی، که چرې دوی په خپله خبره کښې رشتونې وی، آیا دا خلق بغیر د خالق نه پخپله پیدا شوې دی، یا دوی پخپله پیدا کونکی دی، او دا خبره د عقل خلاف ده چې د یو مخلوق وجود دې د خالق نه بغیر وی، او نه دا خبره په عقل کښې د راتلو ده چې معدوم چا لره پیدا کړی، لهذا دا خبره ثابت شوه چې ددوی خامخا څوک خالق شته، او هغه یواځې الله دې، نو بیا ولې د هغه د توحید منونکې نه جوړیږی، او د هغه په رسولانو او کتابونو باندې ایمان نه راوړی، آیا دوی آسمانونه او زمکې پیدا کړی دی؟ حالانکه ددې په تخلیق باندې د الله خالق

نہ علاوہ ہیخ خوک قادر نشسته، نو بیا د هغه بندگی ولې نه کوی، بلکه حقیقت دا دې چې دا خلق یقین نه لری، گنی د هغه په نبی باندې به نې ایمان راوړې وو، آیا ددوی په قبضه کښې دی د نبوت او رزق وغیره ستا د رب خزانې چې دوی نې د چا د پارہ غواړی او څه چه غواړی خاص کړی، یا دا خلق حاکمان دی، یعنی مسلط حاکمان دی، او ددې فعل صیطر دې، او ددې په شان نظریو غورې، بطریقه بکار نه دې، د خانورو ډاکتر دې، او بقریه مصفی دھو ولسد و اهلك دې، آیا دوی سره پونړئ ده؟ آسمان ته د ختلو آله، چې په دھغې باندې ختلو سره د فرشتو خبرې اووړی، تردې چې ددوی د پارہ نبی ﷺ سره د دوی په خیال کښې منازعت ممکن شوې دې، که ددوی دا دعوی ده نو هغه د اوریدو دعویدار دې په دې باندې څه واضح دلیل پیش کړی، او ددې گمان، ددوی د هغه گمان سره مشابه کیدو د وجې چې فرشتې د الله لورنہ دی، الله تعالی او فرمائیل آیا د الله د پارہ ستاسو په گمان کښې لورنہ دی، او ستاسو د پارہ محامن دی، الله تعالی هغه څه نه بری دې د څه چې دوی گمان کوی، آیا تاسو دوی نه په هغه دین باندې کوم چې تاسو دوی ته راوړې دې څه بدله طلب کوئ؟ چې دوی د هغې د وزن نه درانه دی، چې د هغې د وجې نه دوی اسلام نه قبلوی، یا دوی سره غیب یعنی علم غیب دې کوم چې دوی لیکي، تردې چې ددوی د پارہ د نبی ﷺ سره، ددوی په خیال کښې په بعث او د آخرت په معامله کښې نزاع کول ممکن شو. آیا دا خلق تا سره په دارالندوه کښې څه د دھوکې اراده کوی، چې تاسو هلاک کړی، نو تاسو یقین اوساتئ دھوکہ خوړونکې مغلوب کیدلو والا هلاک کیدو والا هم دا کافران دی، نو دغه شان الله تعالی ددوی نه د حضور ﷺ حفاظت اوکړو، بیا نې دوی په بدر کښې هلاک کړل، آیا د الله نه سوا ددوی بل معبود شته؟ سبحان الله هیخ کله هم نه، الله تعالی د (معبودان باطله) نه د م یی معبود نه پاک دې، کوم چې دوی د هغه سره شریک جوړوی، او استفهام (ام) سره په ټولو ځایونو کښې د تقبیح او توبیخ د پارہ دې، که چېرې دا خلق د آسمان یو ټکره د خپله پاس نه راغورزیدونکې اوینی څنگه چې دوی وئیلې وو، چې د آسمان یو ټکره په مونږ باندې را اغورزو، یعنی دوی ته عذاب ورکولو د پارہ، نو اوپه وائی چې دا څو یو بل د پاسه اوریځې دی، یعنی ډیرې اوریځې دی، ځې په هغې سره به مونږ خړوب شو، او ایمان نه راوړی. نو تاسو دوی پرپېدئ تردې چې دوی د هغې ورځ سره مخامخ شی، په کومه ورځ چې به دوی ته مرگ راشی، په کومه ورځ به چې ددوی تډیرونه هیخ په کار رانشی، **تَوَلَّوْا بِلْغَدِیْمِ مَعْمَرِنَه** بدل دې، اونه به دوی ته مدد ملاوړی، یعنی په آخرت کښې به ددوی نه عذاب نه لرې کیږی، او د هغه خلقو د پارہ چا چې د کفر په ذریعه په ځان ظلم اوکړو، ددې عذاب نه مخکښې هم عذاب راتلونکې دې، یعنی په دنیا کښې ددوی د مرگ نه مخکښې، چنانچه د لوړې او د قحط په ذریعه اووه کاله په عذاب کښې مبتلا کړې شو، او په بدر کښې د قتل په ذریعه، خو



په دوی کښې ډیرو ته معلوم نه ده، چې په دوی باندې به عذاب نازلېږي، او تاسو د خپل رب په دې تجویز باندې صبر او کړئ، دوی ته مهلت ورکولو سره، او ستاسو زړه دې نه تنگ نشي، ځکه چې ته زموږ په حفاظت کښې یئ، یعنی ته زموږ په نظر کښې یئ، موږ تاته غوږو، او ستا حفاظت کړو، او ته د خپل رب د اوده کیدو نه پس یا د مجلس نه د پاسیدو نه پس تسبیح او تعمید کوه، یعنی سبحان الله وبحمده وایه، او د شپې هم حقیقتاً د هغه تسبیح کوه، او د ستورو د ویدو نه پس هم، اخبار مصدر دې، یعنی د ستورو د غروب کیدو نه پس تسبیح بیانوه، او اول کښې، د مغرب او د عشاء مونغ مراد دې، او د دویم نه د فجر سنت مراد دی، او دا هم وئیلې شوې دی چې د سحر مونغ مراد دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** قَدْ عَلَى تَذَكُّرِ الْمُشْرِكِينَ: فذکر تفسیر په هر سره کولو کښې دې خبرې ته اشاره او شوه، چې ذکر د ائیت په معنی دې، یعنی چې څنگه تاسو اوڅه پورې دوی ته نصیحت کولو دغه شان راروان وخت هم کوئ، ددوی د خبرو د وجې نه زړه تنگیدو سره ددوی نه بې برخې او کناره کشی مه کوئ.

**قوله:** بِنِعْمَةِ رَبِّكَ أَنتَ بَكَّاهُ

**قوله:** فَمَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِكَاھُنٍ وَلَا مُنْتَوٍ: باقسم د پاره، ربك مقسم به، كوم چې د (ما) د اسم (انت) او د خبر (كاهن) په مینځ کښې واقع دوي، تقدیری عبارت دا دې، مَا أَنتَ وَفَصَلَةُ رَبِّكَ بِكَاھُنٍ وَلَا مُنْتَوٍ، كاهن هغه کس ته وائی، چې دعوی کوی چې زه بغیر د وحی نه غیب پیژنم، او بعضې حضراتو وئیلې دی، چې په بنعمه کښې (باء) سببیه ده، او جمله منفيه د مضمون سره متعلق ده، معنی دا ده، اَللّٰهُ عَلَكَ الْكِبَاۤءَةُ وَالْمُنْتَوِیُّ سَبَبُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ یعنی ستاسو نه د الله په فضل سره كهانت او جنون منتفی دې.

**قوله:** أَمْرًا یَقُولُونَ: امر په دې ایتونو کښې پنځلس ځایونو کښې راغلې دې، په هر ځای کښې ددې تقدیر په (بل) او همزه سره دې، او همزه استفهام انکاری توییځی د پاره ده، لهذا د مفسر علام د پاره مناسب وه چې هر ځای (بل) او همزه استفهام سره مقدار منلې وی.

**قوله:** قُلْ كُرْهُوا: امر د تهدید د پاره دې.

**قوله:** أَعْلَامُهُمْ: عَلَمٌ لَوْ جُلِّدَ دواړو جمع ده، عَلَمٌ په معنی د خوب، او د حلم بکسر الحاء معنی ده بردباری او صبر، او چونکه بردباری د عقل د وجه نه راځي، په دې وجه د حلم معنی د عقل هم کیږي، گویا چې دلته مسبب وئیلو سره سبب مراد اخستلې شوې دې.

**قوله:** لَمْ يَتْلُقْهُ: په دې سره ئ اشاره اوکړه چې لَمْ يَتْلُقْهُ تکراره کښې همزه د استفهام انکاری د پاره ده.

**قوله:** فَرَأَوْا قَالُوا: دې سره ئې اشاره اوکړه چې قَالُوا لَمْ يَتْلُقْهُ د شرط محذوف جزاء ده.

**قوله:** وَلِشَبِّهِ هَذَا الزَّعْمُ بِزَعْمِ أُنْ الْمَلَائِكَةِ بِمَا قَالَ اللَّهُ: ددې عبارت د اضافې مقصد د یوې شبهې ازاله کول دی، شبهه دا ده چې د الله تعالی قول اَمْرُهُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكُمُ الْبَيِّنَاتُ د ماقبل سره هېڅ ربط نشته.

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چې په مخکښې آیت کښې د مشرکینو هغه زعم بیان شوي دي چې محمد ﷺ د خپل ځان نه جوړ شوي قرآن خلقو ته پیش کوي، ددوی دا خیال فاسد او باطل دي،

په دویم ایت کښې د مشرکینو د دې زعم فاسد او د باطل گمان ذکر دي چې ملائکه د الله تعالی لورنې دي، دواړه خیالونه او دواړه گمانونه په فساد او باطلوالی کښې مشترک دي، او هم دغه وجه د اشتراک ده، په دواړو ایتونو کښې ربط ثابت شو.

**قوله:** غَرِمَ مَعْمُورٌ تَفْسِيرُ: په غرم سره کولو کښې ئې اشاره اوکړه چې مغرم مصدر میمی دي.

**قوله:** فَمِنْ دَارِ النَّدْوَةِ: مفسر علام د پاره مناسب وه چې لفظ د دارالندوه ئې حذف کړي وو، ځکه چې په دارالندوه کښې د مشرکینو جمع کیدل د هجرت په شپه کښې شوې وو، چې په هغې د حضور ﷺ د قتل سازش جوړ شوې وو، او دا سورت مکې دي، کوم چې د هجرت نه مخکښې نازل شوې وو، لهذا سازش په دارالندوه سره مقید کول مشکل دی، نو په دې وجه د دارالندوه قید حذف کول بهتر دي، ځکه چې د مکر او سازش سلسله د بعثت د اول ورځې نه شروع ده.

**قوله:** فَاسْقِطْ عَلَيْنَا كَيْفًا: دا ایت د قوم شعیب علیه السلام په باره کښې نازل شوې دي، څنگه چې په سورة شعراء کښې ذکر دی، د مفسر علام د پاره مناسب وو چې د هغه ایت نه ئې استدلال کړي وو، کوم چې د قریشو باره کښې په سورة اسراء کښې نازل شوې دي، هغه دا دي، اَوَكَيْفَ الْعَادِ كَارِ عَمْتِ عَلَيْنَا كَيْفًا

**قوله:** فَذَرَهُمْ: دا د شرط مقدر جزاء ده، شرط مقدر دا دي، اِذَا هُمُ الْوَالِي الْعَادِلِي هَذَا فِذَرَهُمْ.

## [۵۲] سورة النجم

## سورة النجم مكية ثنتان وستون اية

سورة النجم مکی دی، پہ دی کنبی دوه شپیتہ آیتونہ دی۔

[آیاتونہ: ۱-۲۵]

وَالنَّجْمِ الثَّوْبَىٰ (إِذَا هُوَ) غَابَ مَاصِلٌ صَاحِبِكُمْ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَنْ طَرِيقِ الْهَدَايَةِ (وَمَا  
عَوَى) مَا لَا يَبْسُ الْغَى وَهُوَ جَهْلٌ مِنْ اغْتِيَادٍ قَابِدٍ (وَمَا يَنْطِقُ) بِمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ (عَيْنُ الْهُوَى) هُوَى نَفْسُهُ (إِنْ)  
مَا (هُوَ) الْأَوْحَى يُوحَى إِلَيْهِ (عِلْمُهُ) إِيَّاهُ مَلِكٌ (شَدِيدُ الْقُوَى) (كُؤْمِرَةٌ) قُوَّةٌ وَجِدَةٌ أَوْ مَنْظَرٌ عَسَنَ أَنِّي جَنِيْلٌ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ (قَاسَتَوَى) اسْتَفْتَى (وَهُوَ) الْأَلْفَى (الْأَعْلَى) أَلْفُ الشَّمْسِ أَنَّى عِنْدَ مَطْلَعِهَا عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ  
عَلَيْهَا فَرَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِحِزَاءِ قَدْ سَدَّ الْأَلْفَى إِلَى الْمَغْرِبِ فَخَرَّ مُغْبًى عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ  
سَأَلَهُ أَنْ يُبَيِّنَ نَفْسَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا قَوَاعِدُهُ بِحِزَاءِ فَتَزَلَّ جَنِيْلٌ لَهُ فِي صُورَةِ الْآدَمِيِّينَ (مُرْتَدًّا)  
قُرْبٌ مِنْهُ (قَدَّ لِي) رَادٌّ فِي الْقَرَبِ (فَكَانَ) بَيْنَهُ (قَابٌ) فَتَرَّ (قَوَسَيْنِ) أَوْ أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَفَاقَ وَسَكَنَ  
رُزْغُهُ (قَأَوْحَى) تَعَالَى (إِلَى عِبْدِهِ) جَنِيْلٌ (مَا أَوْحَى) جَنِيْلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ  
الْمَوْحَى تَفْخِيمًا لِشَايِهِ (مَا كَذَبَ) بِالْخَفِيفِ وَالشَّدِيدِ أَتَكَرَّرَ (الْفَوَادِ) فَوَادُ النَّبِيِّ (مَا رَأَى) بِصَرِّهِ مِنْ صُورَةِ  
جَنِيْلٍ (أَقْتَارُونَهُ) تَجَادَلُونَهُ وَتَفْلِسُونَهُ (عَلَى مَا يُرَى) خِطَابٌ لِلْمُشْرِكِينَ الْمُنْكَرِينَ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِجَبْرِئِلٍ (وَلَقَدْ رَأَاهُ) عَلَى صُورَتِهِ (نَزَلَهُ) مَرَّةً (أُخْرَى) (عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ فِي  
السَّمَاوَاتِ وَهِيَ خِزْرَةٌ تَبْقَى عَنْ يَمِينِ الْفَرْشِ لَا يَتَجَاوَزُهَا أَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ (عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى)  
تَأْوِي إِلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَأَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ وَالْمُغْنَمِينَ (إِذْ حِينِ) يَفْشَى السِّدْرَةُ مَا يَفْشَى مِنْ طَرَفٍ وَغَيْرِهِ وَإِذْ  
مَعْمُولَةٌ لِرَأَاهُ (مَا زَاغَ الْبَصَرُ) مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا طَغَى) أَنَّى مَا عَالَ بِصَرِّهِ عَنْ مَرَاتِبِهِ الْمَقْصُودِ  
لَهُ وَلَا جَاوِزَةً تِلْكَ اللَّيْلَةَ (لَقَدْ رَأَى) فِيهَا (مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) الْبُطْغَامُ أَنَّى بَغَضَهَا فَرَأَى مِنْ عَجَابِ  
الْمَلَكُوتِ رَطْبًا أَخْضَرَ سَدَّ أَلْفِ السَّمَاءِ وَجَبْرِئِلَ لَهُ سَمَاعَةٌ جَنَاحُ (أَفْرَاقِهِمُ اللَّاتِ وَالْعُزَّى) (وَمَنَاةُ الثَّالِثَةِ)  
لِلثَّنِيِّ قَبْلُهَا (الْأُخْرَى) صِفَةُ ذَمٍّ لِلثَّالِثَةِ وَهِيَ اسْتِغْنَاءٌ مِنْ جِهَادَةٍ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَتَعَدُّونَهَا وَيَزْعُمُونَ أَنَّهَا  
تَشْفَعُ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَمَفْعُولُ (أَفْرَاقِهِمُ) الْأَوَّلِ اللَّاتِ وَمَا غُطِفَ عَلَيْهِ وَالثَّانِي مَخْدُوفٌ وَالْمَقْتَى أَخْبَرُونِي بِالْهَلَاكِ  
الْأَضَامَ لِقُرَّةٍ عَلَى خِيَمَةٍ مَا تَقَعُّدُونَهَا ذُونَ اللَّهِ الْقَادِرَ عَلَى مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَلَمَّا زَعَمُوا أَيْضًا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ  
بَنَاتُ اللَّهِ مَعَ كَرَاهَتِهِمُ الْبَنَاتِ نَزَلَتْ (الْكُفْرُ الذِّكْرُ) الْأُنْثَى (تِلْكَ إِذْ أَسْمَاةُ ضُحْرِي) جَاهِزَةٌ مِنْ حَاوِرَةٍ بِصَبْرَةٍ  
إِذَا ظَلَمَتْ وَجَارَ عَلَيْهِ (إِنْ هِيَ) أَنَّى مَا الْمَلَكُوتَاتُ (إِلَّا الْأَسْمَاءُ سَمِعُوهَا) أَيْ سَمِعَ بِهَا (أَتَتُمْ وَأَهْلَاكُمْ)  
اسْتِمَاتًا تَعْتَمِدُونَهَا (مَا أُنْزِلَ إِلَهُ يَهْدِي) أَنَّى بِهَادِيهَا (مِنْ سُلْطَانٍ) حُجَّةٌ وَنَزْهَانُ (إِنْ) مَا (يَتَّبِعُونَ) فِي  
جِهَادِهَا (إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَتَّخِذُ الْأَنْفُسُ) مِمَّا زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مِنْ أَنَّهَا تَشْفَعُ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ  
جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ الْهُدَى) عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّشْدِ الْفَاطِحِ فَلَمْ يَزِجُوا عَنْهُ هُمْ عَلَيْهِ

﴿أَمَّا لِلنَّاسِ﴾ اَيِّ بِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ﴿أَمَّا نَحْنُ﴾ مِنْ أَنَّ الْأَعْنَمَ نَشْفَعُ لَهُمْ لَئِنْ أَمَرَ كَذَلِكَ ﴿فَلَيْلَ الْأَجْرِ﴾ وَالْأُولَى اَيِّ الدُّنْيَا فَلَا يَنْفَعُ فِيهَا إِلَّا مَا يُهْدَى تَعَالَى

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چي دير مھريان او دير رحم کولو والا دي، قسم دي، پہ ثريا ستوري باندې، هر کله چي راوغورزيږي، يعنی غائب شی، ستاسو ملگري محمد ﷺ د هدايت د لارې نه اوږدې نه دي، يعنی هغه په عقيدہ کښې کوږوالې اختيار کړې نه دي، او دا (يعنی غي)، د فاسدي عقيدې نه پيدا کيدونکې جهالت دي، او هغه چي هغه تاسو ته بيانوي د خپل نفس د خواهش نه شي نه بيانوي، هغه خو صرف وحی ده، کوم چې د هغه طرف ته نازلېږي، ددې وحی هغه ته يو فرشته تعليم ورکوي، کومه چې ډيره طاقتوره او زور وړه ده، يعنی قوت او شدت والا ده، يا حسين المنظر ده، يعنی جبرئيل عليه السلام هغه نيغه او دريده په داسې حالت کښې چې هغه د مشرق په اوچت افق باندې وو، يعنی د نمر د راخو په ځانې، په خپل اصلي صورت کښې په کوم چې هغه پيدا شوې دي، حضور ﷺ هغه اوليدو او هغه وخت حضور ﷺ په غار حراء کښې وو، په داسې حال کښې چې د مغرب پورې هغه ټول افق ډک کړې وو، بيا حضور ﷺ بيهوشه راپريوتلو، او دوی ﷺ د جبرئيل عليه السلام نه سوال کړې وو چې ماته څان په هغه صورت کښې اوښايه په کوم چې پيدا شوې يې، نو دغه شان جبرئيل عليه السلام د نبی عليه السلام سره په حراء په ځانې کښې د دې وعده اوکړه، نو هلته جبرئيل په اصل شکل کښې څان ښکاره کړو، بيا هغه د حضور ﷺ نيزدې شو بيا راگوږشو، يعنی ډير نيزدې شو، نو حضور ﷺ ته د دوو قوسونو په اندازه يا ددې نه هم زيات نژدې شو، تردې چې حضور ﷺ د بيهوشې نه هوش کښې راغې، او د هغوی ويره هم لاره، بيا الله تعالی خپل بنده جبرئيل طرف ته وحی اوکړه، کومه چې جبرئيل عليه السلام حضور ﷺ ته راا ورسوله، او د (مُوحِي به) ذکر ئې اونکړو، يعنی د عظمت شان د ښکاره کولو د پاره ئې مبهم اوساتلو، د حضور ﷺ زړه مبارک ددې صورت ترديد اونکړو، کوم صورت چې حضور ﷺ په خپل نظر سره د جبرئيل اوليدلو، کذب په تخفيف او تشديد سره دي، نو آيا تاسو ددې پيغمبر په ليدلې شوی غميز مجادله کوئ، او په هغه باندې د غالب کيدو کوشش کوئ، دا خطاب هغه مشرکانو ته دي کوم چې د نبی عليه السلام جبرئيل عليه السلام لره د ليدلو نه منکر وو، او هغه ئې خو په اصل صورت کښې يو ځل په سدرۃ المتتهې باندې هم کتلې وو، کله چې د شېبې په وخت هغوی (نبی عليه السلام) آسمانونو ته بوتللې شوې وو، او د عرش په نبی طرف د بيرې اونه ده د هغې نه وړاندې فرشته وغيره مخکښې تلې نشی، د هغې سره جنت الماوی دي، په کوم ځانې چې فرشتې او د شهيدانو روحونه يا د متقيانو روحونه استوگنه کړی، کله چه سدرۃ المتتهې لره پته کړه هغه غميزونو کوم په دې باندې خواړه

وو، مرغی وغیره، او ادا د راه معمول دې، د نبی علیه السلام نظر نه کوې شو او نه تجاوز اوکړو، یعنی د نبی علیه السلام نظر په دغه شپه د مرکز نظر نه وانوریدو، او نه نې سجاوژ اوکړو، یقیناً هغه په دغه شپه کښې د خپل رب لوېو نښو کښې بعضې اولیدلې، هغوی ترې د عالم ملکوت په عجایباتو کښې شین قالین اوکتلو، کوم چې د آسمان افق ټک کړې وو، او جبرئیل علیه السلام نې اوکتلو چې د هغه شپې سوه وزری وو، آیا تاسولات او عزى اوروستو منات کتلې دې، یعنی ددې باره کښې مو غور کړې دې، کوم چې د مخکښې دوؤ دریم دې، الاخری، د ثلثه صفت ذم دې، او هغه د کانری بتان دې، مشرکینو به ددې عبادت کولو، او دا دعوی به نې کوله چې دوی به الله تعالی ته زمونږ سفارش کوی، او د (ارستم، مفعول اول (الات) دې، او په دې باندې چې د چا عطف شوې دې هغه دې، او دویم مفعول محذوف دې، او معنی دا ده، چې ماته اوواڼې چې آیا دې بتانو ته په څه څیز باندې قدرت حاصل دې؟ چې د هغې د وجې نه تاسو الله تعالی پریخودو او ددوی عبادت کوئ، کوم چې قادر دې، څنگه چې مخکښې ذکر شول او ددوی دعوی هم دا وه چې فرشتې د الله لورنې دې، باوجود ددې نه چې دوی خپله لورنې نه خوښوی، نو اَلْکُفَرُ وَلَهُ الْاَکْثَرُ (الایه) نازل شو، یعنی ستاسو دپاره دې ځامن وی او د هغه دپاره دې لورنې، دا خودیردد ظلم تقسیم دې، یعنی ظالمانه دې، د اَهْطَاكَ هَلْهَلَهْ نه ماخوژ دې، چې په دوی باندې ظلم او زیاتې اوکړی، دا صرف څو نومونه دی کوم چې تاسو یعنی ددوی تاسو نومونه اینې دې، او ستاسو پلارانو ددې بتانو لره ایښودلې دې، چې د هغې تاسو عبادت کوئ، ددوی عبادت په باره کښې الله تعالی څه دلیل او حجت نازل کړې نه دې، دا خلق د هغه د بندگي په باره کښې صرف د گمان او د خواهشاتو تابع داری کوی، یعنی د هغه گمانونو کوم چې شیطان ددوی د پاره ځانسته کړې دې، دا چې دا بتان به د الله مخکښې ددوی شفاعت کوی، او یقیناً دوی ته ددوی د رب د طرف نه د نبی ﷺ په ژبه مبارک په بوخ دلیل سره هدایت راغلي دې، بیا هم دوی د خپل اختیار کړی عادت نه منع نه شول، آیا د انسان دپاره یعنی په دوی کښې د هر یو انسان د پاره هغه میسر دی د څه چې هغه خواهش کوی، دا چې بتان به ددوی شفاعت اوکړی، خبره داسې نه ده، هغه جهان او دا جهان هم د هغه په قبضه کښې دې، لهدا په دواړه جهانونو کښې به صرف هغه کیرې څه چې هغه غواړی

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**هوله.** وَالْجَم: واژ قسمیه دې، النجم ستوري، (جمع) نجوم و انجم اسم جنس دې، په دې باندې اسمیت غالب شوې دې، چې کله مطلق اووښلې شی، نو ثریا ستورې مراد اخستلې شی، د النجم نه دلته څه مراد دې؟ په دې کښې څو اقوال دی.

(۱) یو جماعت وئیلی دی چې جنس نجوم مراد دی،  
(۲) ثریا ستورې مراد دې، (مفسر هم دا قول اختیار کړې دې) مجاهد وغیره هم دا مراد  
اخیستې دې.

(۳) صدی وانی چې زهره ستورې مراد دې، د عربو یوې قبیلې به ددې عبادت کولو،  
(۴) بعضې حضراتو خپلو والا گیاه مراد اخیستې ده، څنگه چې د الله تعالی قول واللهم  
واللهم جنان کنې د اخفش هم دا قول دې.

(۵) وئیلې شوې دی چې محمد ﷺ ترې مراد دې،  
(۶) بعضې حضراتو قرآن مراد اخیستې دې، د نَجْمًا نَجْمًا نازلیدو د وجې نه، د مجاهد او  
د فراء هم دا قول دې، ددې نه علاوه نور هم ډیر اقوال دی، خو راجع قول ثریا دې، (فتح  
القدیر شوکانی) ثریا د اووه ستورو مجموعه ده، شپږ په هغې کښې ښکاره دی او یو پټ  
دې، بعضې حضراتو د اووه نه هم زیاته مجموعه وئیلی دی، خلق د ثریا نه د خپلو  
نظرونو امتحان اخلی، په شفاء کښې، قاضی عیاض لیکلې دی، چې حضور ﷺ به د  
ثریا اووه ستورې لیدل، او د مجاهد نه هم داسې قول مروی دې.

**قوله:** [إِذَا هُوَ: (ض)] ابی سقط وغاب

**قوله:** مَاضِلٌ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى: دا د عطف الخاص علی العام د قبیلې نه دې، هلاک  
مر قسم گمراهی، که اعتقادی وی او که عملی، او غوایه اعتقادی گمراهی، او بعضې  
حضراتو وئیلې دی، هلال علمی گمراهی، غوایه عملی گمراهی، او بعضې حضراتو  
دواړو ته مترادف وئیلې دی.

**قوله:** عَنِ الْهُوَى: اسم مصدر (سمع) د نفس ناجائز رغبت، عَنْ الْهُوَى: د مَاضِلٌ سره  
متعلق دې، یعنی د نبی علیه السلام یو کلام هم د نفس د خواش نه نه وی.

**قوله:** [إِنْ هُوَ: د هو مرجع نطق دې، کوم چې د ينطق نه معلومیږي.

**قوله:** يُوْحَى: دا د وحی صفت دې، د مجاز احتمال ختمولو د پاره

**قوله:** عَلَيْهِ إِيَّاهُ: ههډر منصوب متصل حضور ﷺ ته راجع دې، او مفعول اول دې، او  
دویم ضمیر منصوب منفصل کوم چې مفسر علام محذوف گرځولې دې، هغه مفعول  
ثانی دې، او د وحی طرف ته راجع دې.

**قوله:** شَدِيدُ الْهُوَى: دا د موصوف محذوف صفت دې، کوم ته چې مفسر علام ملک  
محذوف منلو سره اشاره کړې ده، مراد جبرئیل علیه السلام دې.

**قوله:** قُوْرًا: مرة قوت باطنی ته وانی، لکه علامه ربیع حرکت او بعضې حضراتو د مرانه

علم، او بعضو حسن او جمال مراد اخستې دې، منظر حسن ونيولو سره هم دې معنى طرف ته اشاره شوې ده، همدلوى ظاهري طاقت، يعنى الله تعالى جبرئيل عليه السلام ته ظاهري او باطني قوت بدرجه اتم ورکړى دى.

**قوله:** لَسْتُوِي: علمه همدلوى بالدي ددې عطف دې.

**قوله:** وهو بالافق الأعلى: جمله حالیه ده،

**قوله:** قَتَدَلِي: تدلى نه ماضى واحد مذکر غائب، هغه راکوز شو، هغه زوړند شو، هغه نژدې شو، دا د قَتَدَلِي الدَّلْوِي الیونو ماخوږ دې، ما په کوهی کښې دولچه زوړنده کړه. یا ورکوزه مې کړه.

**سوال:** نژدې کیدل د نازلیدو نه پس راځي، لهذا دا وئیل چې نژدې شو، او بیا نازل شو. مناسب نه معلومېږي؟

**جواب:** مفسر علام د زاد فی القرب اضافه کولو سره ددې شبهې جواب ورکړو يعنى جبرئيل عليه السلام نژدې شو او بیا نور هم زیات نژدې شو، او بعضې حضراتو د مذکورې شبهې جواب دا ورکړې دې چې په کلام کښې تقدیم او تأخیر دې، تقدیری عبارت دا دې لَمَّا تَقَدَّلِي يعنى جبرئيل عليه السلام راکوز شو او نژدې شو.

**قوله:** قَاب قَوْسَيْنِ: القَاب والقَيْمَة والقَاد القَيْمَة المقداره په عربو کښې د ناپ او تول کولو مختلف طریقې دى، په هغې کښې یوه طریقه په قوس (کمان) سره د ناپ کولو هم وه، د قوس نه علاوه عربو به په نیزه يعنى کورا، ذراع الماء، الخطوة (قدم) القوس (لحقت) هتو: (د

شهادت او غنې گوتې د مینځ حصه، والأصم (انكسفت كسوفه) سره به نې هم ناپ کولو يعنى جبرئيل عليه السلام حضور نازل شو ته دومره نژدې شو چې صرف د دوو کمانو مقدار پاتې شو، بعضې حضراتو وئیلې دى چې قاب هغه فاصلې ته وائی کوم چې د کمان د لاسکې او ژانې په مینځ کښې وى، او د دوو کمانونو دوه قاب وى.

**قوله:** أَوَادَنِي: کښې او په معنى د بل دې، لکه د الله تعالى قول أَوَدَدُونِ کښې او په معنى د بل دې، او که او په خپله اصل معنى کښې وى، نو شک به د رائي يعنى کتونکې په اعتبار سره وى.

**قوله:** حَتَّى أَفَاقَ: دا د محذوف غایت دې، تقدیری عبارت دا دې، اَبَى هَمَّهِ إِلَى مَقَى أَفَاقَ

**قوله:** مَا كَذَبَ بِالْتَّشْدِيدِ والتَّخْفِيفِ: دواړه قراتونه سببیه دى، د تشدید په صورت کښې به ترجمه وى (کوم څه چې نبی علیه السلام اولیدل زړه په هغې کښې شک اونکړو)

**قوله:** من سورۃ جبریل: دا د ما بیان دې،

**قوله:** وکلمونه: د تمارون دویم تفسیر په تغلبونه سره کولو کښې دا اشاره اوکره چې تمارونه د تغلبونه معنی لره متضمن دې، او ددې صله (علی) روارل صحیح دی.

**قوله:** المأوی: مصدر او اسم ظرف دې قیام کول، سکونت اختیار رول، د اوسیدو ځانې، که په صله کښې الی راشی نو پناه اغستل او که ددې صله لام وی نو مهربانی کول، لکه اوی له په هغه باندې نې مهربانی اوکره، په هغه نې رحم اوکړو.

**قوله:** لقد رأي: لام په جواب قسم دې، او قسم الموم محذوف دې.

**قوله:** من آیات ربه الکبری: من تبعیضیه دې، او د رأی مفعول دې، څنگه چې مفسر علام اشاره اوکره، او کبری د آیات صفت دې.

**سوال:** الآيات موصوف جمع ده، او کبری صفت واحد دې، په موصوف او صفت کښې مطابقت نشته؟

**جواب:** الآيات داسې جمع ده چې د هغې واحد مؤنث روارل صحیح دی، ددې نه علاوه د فواصل رعایت ساتلو د پاره په دې کښې نور هم حسن پیدا شو.

په دې کښې دویم ترکیب دا هم کیدې شی، چې الکبری د رأی مفعول به، او من آیات ربه حال مقدم، تقدیری عبارت دا دې، لقد رأی الآيات الکبری حال کومها من جمله آیات ربه.

**قوله:** رَفُفًا: قالین، رَفُفًا غُفْره شین قالین، خادر، شنه باغیچه، او ددې واحد رفرفة راخی (لغات القرآن).

**قوله:** أَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى، استفهام توبيخی دې، لات د هغه بت نوم دې، کوم چې په کعبه کښې نصب وو، بعضې حضراتو وئیلی دی چې دا بت په طائف کښې وو، او دا د بنو ثقیف دیوتا (معبود) وو، ددې په تحقیق کښې بعضې حضراتو وئیلی دی، چې دا د لُت الحق نه ماخوذ دې، لات د اسم فاعل صیغه ده، اغړلو والا، ملاوولو والا، یو کس چې حجاجو ته به نې ستوان جوړول او ځکل به نې پرې، کلی وئیلی دی، چې د هغه اصل نوم صرمه بن غنم وو (خلاصة التفاسیر)، هر کله چې د هغه انتقال اوشو نو په کوم کانړی چې به هغه کیناستو او ستوان به جوړول او ځکول به نې، خلقو د هغه کانړی نه یې یو غټ بت جوړکړو، چې روستو خلقو د هغې عبادت شروع کړو، داهم هغه لات وو، (خلاصة التفاسیر).

**قوله:** عَزَّى: دا د اعز تانیث دې، دا د قبيلة غطفان د بت نوم دې، او بعضو وئیلی دی چې دا د یو بېول اونې نوم دې، حضور ﷺ خالد بن ولید دا اونه کټ کولو د پاره لیږلې وو،



كله ئې چې دا كټ كړه نو ددې نه د بهوت په شكل كښې يو ښاپيرئ بېرو ويختو والا، او لاس په سر باندې ايځودلو سره او په تيزه تيزه چغې وهلو سره رااوتله، خالد بن وليد رضي الله عنه هغه قتل كړه، بيا هغوی حضور ﷺ ته اطلاع او كړه نو حضور ﷺ او فرماښل چې هم دا عزى بت وو.

**قوله:** مَنَاءُ: دا يو كانړې وو، كوم چې د هذيل او د خزاعه بت وو، او حضرت ابن عباس رضي الله عنه او فرماښل چې دا د بنو ثقيف ديوتا (معبود) وو، دا د ملى نكلى نه ماخوځ دې، او ددې معنى د بهيولو ده، چونكه په دۀ سره به ډيره زيات خناور ذبح كيدل، چې د هغې د وجې نه به ډيره وينه بهيدله، ددې وجې نه ددې نوم مَنَاءُ كيځودلې شو.

**قوله:** الْأَعْرَى: دا د ثالسه صفت ډم دې، يعنى د رتبې په اعتبار سره دريم نمبر دې.

**سوال:** چې كله ثالثه يې اووئيل نو ددې آخرى كيدل خپله معلوم شو، نو بيا دلته د آخرى راوړلو څه ضرورت؟

**جواب:** الْأَخْرَى صفت ډم دې، ځكه چې مراد په رتبه كښې تاخير دې، نه چې په ذكر او شمير كښې، ځنگه چې د الله تعالى قول دې قَالَتِ امْرَأَتُهُ لَهَا هَيْ هَٰذَا امْرَأَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

**قوله:** الثَّانِي مَحْذُوف: اللات خپل معطوفاتو سره د لړۍ معنی مفعول اول، او لُفْظُهُ الْأَصْنَافُ، جمله استفهاميه مفعول ثانى دې.

**قوله:** تِلْكَ: ددې مشاراليه قسمه دې، كوم چې د ماقبل جمله استفهاميه نه مفهوم دې.

**قوله:** جِيْزِي: دا د ضيزه نه ماخوځ دې، په معنى د ظلم، د (پا)، د رعايت د وجې نه د ضا د ضمه په كسرې سره بدله كړې شوه، ځنگه چې په بيض كښې شوى دى، ځكه چې د (فعلى) وزن د صفت د پاره مستعمل نه دې.

**سوال:** مفسر علام د مېهوهاتفسير په مېهوهاسره ولي او كړو؟

**جواب:** ددې مقصد يو اعتراض جواب كول وو.

اعتراض دا دې چې د اسماء نوم نه كيځودلې كيږي، ځنگه چې په ظاهره د مېهوهانه معلوم كيږي، بلكه د مسمى نوم ايځودلې شى؟

د جواب خلاصه دا ده چې په كلام كښې حذف دې، اصل كلام سميتم بها دې، او ددې مفعول محذوف دې، او هغه اصناما دې، ځنگه چې مفسر علام ښكاره كړو.

## [پارتونہ: ۳۲-۳۱]

وَأَمْرٌ مِنْ خَلْقٍ أَيْ وَخَبْرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ (فِي السَّمَاوَاتِ) وَمَا أَمَرَهُمْ جَدُّ اللَّهِ (لَا يُفْعَلُ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ) بِعَدْلٍ بِأَمْرٍ مِنَ اللَّهِ لَهُمْ فِيهَا (لَمْ يَكُنْ مِنْ جَنَادِهِ) (وَيُطِيعُونَ) غَيْرَ لِغُيُوبِهِ وَلَا يَشْعُرُونَ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّهِمْ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا لَا تُوجَدُ مِنْهُمْ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِلَهِ فِيهَا مَنْ ذَا الَّذِي يَنْشَعُ عَنْهُ إِلَّا يَدُنْهُ (إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْئَرُونَ مِنْهُ) (أَلَا الظَّنُّ) الَّذِي تَحْتَلُّوهُ (وَأَنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا) أَيْ عَنِ الْعِلْمِ فِيمَا الْمَطْلُوبُ فِيهِ الْعِلْمُ (فَاعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّى عَنْ ذِكْرِنَا) أَيْ الْفَرَانِ (وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) وَهَذَا قَبْلَ الْآخِرِ بِالْجِهَادِ (ذَلِكَ) أَيْ طَلَبُ الدُّنْيَا (مَنْ لَعَنَهُمُ مِنَ الْعَالَمِ) أَيْ يَفْتَقِرُ جَلْمُهُمْ أَنْ آتَوْا الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ (إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ اهْتَدَى) عَلِيمٌ بِهِمَا فَبِجَانِبِهِمَا (وَلَيْلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) هُوَ عَالِمٌ بِذَلِكَ وَمَنْهُ السَّعَالُ وَالْمُهَنَّدِيُّ يُعْبِلُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (لِيُجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا) مِنَ الشُّرْكِ وَغَيْرِهِ (وَيُجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا) بِالْتَّوْبَةِ وَغَيْرِهِ مِنَ الطَّاعَاتِ (وَالْحَسَنَى) الْخَيْرَةُ وَتَيْنِ الْفَخْشَيْنِ بِقَوْلِهِ (الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّكَمَ) هُوَ حِفْظُ الدُّنُوبِ كَمَا تَنْظَرُ وَالْقَبْلَةُ وَالنَّفْسَةُ هُوَ اسْتِنَاءٌ مِنْ قَطِيعٍ وَالنَّفْسَةُ لَكِنْ اللَّكَمُ يُفْقَرُ بِاجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ (إِنَّ رَبَّكَ وَسِيمٌ الْمُفْطِرُ) بِذَلِكَ وَيَقُولُ الثَّوْبَةُ وَنَزَلَ فِيمَنْ كَانَ يَقُولُ صَلَاحًا صَيَانًا خَجَنًا (هُوَ أَعْلَمُ) أَيْ عَلِيمٌ (بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ) أَيْ خَلَقَ أَبْنَاءَكُمْ أَدَمَ مِنَ التُّرَابِ (وَإِذْ أَنْشَأَكُمْ جَعَلَ خَلْقَ بَيْنِ بَطْنِ أُمَمَاتِكُمْ فَلَا تُزْكَوْا أَنْفُسَكُمْ) لَا تَمْدَحُوا عَلَى سَبِيلِ الْإِفْخَابِ أَمَّا عَلَى سَبِيلِ الْإِفْخَابِ بِالْغَفَةِ فَخَسَنَ (هُوَ أَعْلَمُ) أَيْ عَلِيمٌ (بِمَنْ أَنْفَسَ)

توجه: اوپہ آسمانوں کو کنبہ شومرہ فرشتہ موجود دی، یعنی دیرے فرشتہ موجود دی، او د الله په نیز دیرے عزت مندی هم دی، بیا به هم د هغوی سفارش شه فائده ورنکړی، خوروستو ددې نه چې الله دوی ته د شفاعت اجازت ورکړی، د خپلو بندگانو نه د چا د پاره چې اوغواړی او د هغه نه راضی شی، د الله تعالی قول ولا یفعلون الا لمن لوفی د وجې نه، او دا خبره معلومه ده چې د فرشتو سفارش به د اجازت نه پس وی، د چا مجال دې چې د هغه په مخکښې د اجازت نه بغير سفارش اوکړی، ؟ په شکه هغه خلق هوک چې په آخرت باندې یقین نه ساتی، نو هغوی د فرشتو د زنانو نومونه کېدی، په داسې توگه چې هغوی د فرشتو باره کنبه وائی چې هغوی د الله لورنې دی، حالانکه دوی ته ددې مقولې باره کنبه هیڅ علم نشته، او دوی په دې قول کنبه د هغه خالی گمان تابعداری کوی، کوم چې دوی کړې دې، او یقینا گمان د علم په غاښ هیڅ فائده ورکولې نشی، یعنی کوم خاښ چې علم مطلوب وی هلته به گمان کار چلیدی نه شی، نو تاسو هم د هغه کس نه مخ واورو چې زموږ د ذکر نه یعنی د قرآن نه مخ واورلو، او د هغه مقصد صرف د دنیا ژوند دي، او دا حکم د جهاد د حکم نه

مخکبې دې، او دا يعنی دنيا غوښتل د دوی د علم انتها ده، يعنی ددوی د علم آخری منزل هم دا دې، چې دنيا له په آخرت باندې ترجیح ورکړی، بې شکه ستا پروردگار دوی لره ډیر ښه پیژنی، څوک چې د هغه دلارې نه واوریدو (گمراه شو)، او د هغه چا نه هم پوره خبردار دې چا چې د هدایت لار اختیار کړه، يعنی دې دواړو نه خبردار دې، لهذا دې دواړو ته به جزاء ورکړی، او په آسمانونو او زمکه کېنې چې څه دی هغه ټول د الله تعالی ملکیت دې، يعنی هغه د دې مالک دې، او په دې کېنې گمراه او هدایت موندونکی هم دی، هغه چې چالره او غواړی گمراه نهې کړی او چاته چې او غواړی هدایت ورکړی، چې هغه کس ته سزا ورکړی چا چې د شرک او کفر په وجه بد عملونه او کړل، او هغه خلقو ته د جنت صله ورکړی چا چې د توحید او طاعت په ذریعه نیک عملونه او کړل، اود نیکانو بیان نهې په دې خپل قول اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سِرِّهِ او فرمائیلو، نیکان هغه خلق دی چې د لویې لویې گناهونو نه ځان ساتی، او د بې حیا کارونو نه هم، مگر د وړو وړو گناهونو مرتکب کېږی، او لمم وړو گناهونو ته واتی، لکه یو نظر کتل، یو بوسه (مچو) اخستل، او یو ځل لاس وړل، دا استثنا منقطع ده، او معنی دا ده چې صفاتر به د کبائرو نه د اجتناب کولو د وجه معاف کړې شی، او بې شکه ستا رب ډیر فراهه ښه کونکې دې، ددې په ذریعه او توبه قبلولو په ذریعه (اروان) آیت د هغه کس په باره کېنې نازل شو کوم کس چې د فخر په توگه او وئیل چې زموږ موندځونه، روزې، زموږ حج حالانکه هغه تاسو لره ډیر خه پیژنی، کله چې هغه تاسو د خاورې ته پیدا کړی، يعنی ستاسو نیکه آدم ﷺ نهې د خاورې نه پیدا کړو، هر کله چې تاسو د مور په خټه کېنې ماشومان وئ، آجته د جنین جمع ده، لهذا تاسو د خپل ځانونو پاکي مه بیانوی، او که د نعمت د اعتراف په توگه وی نو بیا خو حسن ده، متقیانو لره هغه ښه پیژنی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** کَافِرٍ مَّلَکٍ کم خبریه، د کثرت د بیان د پاره دې، لهذا ملک اگر چې مفرد دې، خو په معنی د جمع کېنې دې، لهذا د لافقی هماغهم مطابق دې، او کفر من ملک مبتدا و لافقی ددې خبر، دواړه محلا مرفوع دی.

**قوله:** وَمَا أَكْرَمَهُ جملة تعجیبه ده، د فرشتو د زیات عزت بیانولو دپاره راوړلې شوې ده.

**قوله:** وَمَقُولُوا أَنه لَا تَوْحِيدَ مِنْهُمْ إِلَّا اِذْ نَسُوا: ددې عبارت د اضافې مقصد دا شبه لرې کول دی چې لافقی هماغهم هغه څه نه معلومېږی چې د ملائکو سفارش به وی خو هغه په فائده مند نه وی، حالانکه د سر نه به شفاعت نه وی، مذکور عبارت سره مفسر علام جواب ورکړو، چې هماغه هماغه هماغه هماغه معنی کېنې دې.

دویم مقصد دا خودل هم دی چې د شفاعت د پاره دوه خبرې ضروری دی، اول دا چې د

چا د پارہ شفاعت کیری اللہ تعالیٰ د هغه په سفارش باندې راضی هم وی، دا خبره د لا  
معنی هماغه معنی معلومیری

دویم دا چې شفاعت کونکی ته اجازت هم وی دا خبره د من ذا الذی یفعل عنده إلا بأذنه  
معلومیری، چې کله دواړه خبرې جمع شی هله به سفارش کیدې شی گنی نه.

**قوله** أی عن العلم: په دې عبارت سره مفسر علام اشاره اوکړه چې من په معنی د عن  
دې، او حق په معنی د علم دې.

**قوله** ومنه الضال والمتهدی: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی،  
سوال دا دې چه آسمانونو او د زمکې او د وما هېما ملکیت د الله تعالیٰ د پارہ بالذات  
ثابت دې، او کوم څیز چې بالذات ثابت وی هغه څیز معلول بالعله نه وی، حالانکه  
لهی الذین الغرېب د ملک سموات والارض علت گرځولي دې؟

د جواب حاصل دا دې چې لیجزي د إضلال او د هدایت تعلیل دې، کوم چې ملک السموات  
والارض وهېما کښې شامل دې. تقدیری عبارت دا دې، **يُؤَلِّمُ وَيَهْدِي لَهْرِي** او دا هم  
صحيح ده چې لام د عاقبت وی، مطلب دا چې تخلیق د کائنات څکه دې چې په مخلوق  
کښې به نیکوکار هم وی او گنهگار هم، نیکانو لره به نیکه بدله ورکړې کیری او بدکارو  
لره به بده بدله ورکړې کیری.

**قوله** الذین یجتنبون: الغر د الله استوانه بدل دې، یا عطف بیان دې یا نعت دې، یا  
د لغوی محذوف مفعول دې، یا د مبتدا محذوف خبر دې، **أی هم الذین**

**قوله** اللّم: واره گناهونه، د لم لغوی معنی کم او وړوکې کیدل، ددې دا استعمالات  
دی، **لّم بالمكان** لږ ساعت قیام نهې اوکړو، **لّم بالطعام** لږه شان روتې خوړل، دغه شان یو  
څیز له صرف لاس وړل، یا هغې ته نیزدې کیدل، یا یو کار یو یا دوه ځل کول، په هغې  
باندې دوام او استمرار نه کول، یا صرف په زړه کښې خیال تیریدل، دا ټول صورتونه په  
لم معنی راځي، هم ددې مفهوم او استعمال په وجه ددې معنی وړه گناه سره کیری،  
یعنی د یو لوڼې گناه د مبادیاتو ارتکاب خو د لوڼې گناه نه خان ساتل، یا یو گناه لره یو  
یا دوه ځل کول، یا همیشه پریخودل، یا د یو گناه خیال په زړه کښې راتلل، خو عملا دې  
ته نزدې نه ورتلل، دا ټول واره گناهونه دی، کوم چې به الله تعالیٰ د لوڼې گناهونو نه د بچ  
کیدو د وجې معاف کړی.

**قوله** استثناء منقطع: یعنی إلا اللّم مستثنی منقطع ده، یعنی په کباثرو کښې شامل نه  
دی، او که په کباثرو کښې شامل وی نو مستثنی به متصل وی.

## [ایاتولہ: ۳۳-۶۲]

أَلَمْ يَأْتِ الْبَرِّ تَوَكُّلًا عَنْ الْإِيمَانِ أَمْ لَمْ يَغْتَرِ بِهِ وَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ جَلَابَ اللَّهِ فَطَعَنَ لَهُ الشَّيْطَانُ لَمْ يَأْتِ  
يُخِيلُ عَنْهُ عَذَابَ اللَّهِ إِنْ رَجَعَ إِلَى جِرْجَرِهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ مَالِهِ كَمَا فَرَّغَ وَأَعْطَى قَلِيلًا مِنْ الْمَالِ الْمُسْتَشْفَى  
(وَأَكْذَبِي) مَنَعَ النَّبِيَّ مَا خُودَ مِنَ الْكَلْبِيَّةِ وَهِيَ أَرْضٌ مُتَلَبَّةٌ كَالْمُخْرَجَةِ فَتَنَعَ خَابِرَ الْبَرِّ إِذَا وَصَلَ إِلَيْهَا مِنَ  
الْحَرِّ (أَعْنَدَهُ عِلْمُ الْقَيْبِ قَبُولِي) يَغْلَمُ مِنْ جُلُوعِهِ أَنْ يَبْرَهُ بِتَحْتَلُّ عَنْهُ عَذَابُ الْآخِرَةِ لَا وَهُوَ الْوَلَدُ بَرِّ  
النَّمِيرَةِ أَوْ غَيْرِهِ وَجُمْلَةُ أَغْنَدَهُ الْمَفْعُولُ اللَّامِي لِزَيْتِ بِنْتِي أَخْبَرَنِي (أَمْ) بَلْ (لَمْ يَكُنْ يَتَمَنَّى) صُحْفُ مُوسَى  
أَشْفَارُ التَّوْرَةِ أَوْ صُحُفُ قُبُلِهَا (وَر) صُحُفُ (إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى) ثُمَّ مَا أَمَرَ بِهِ نَحْوُ وَإِذْ أُنْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبِّهِ  
بِكَلِمَاتٍ فَاتَمَّ بِهِنَّ مَا (أَمْ) نَ (لَا تَزِدْ وَازِدَةً وَذَرَّ أُخْرَى) الْخُ وَالْأَنْ مَخْطُفَةً مِنَ الْقَبِيلَةِ أَيْ لَا تُخِيلُ نَفْسَ  
دَبَّ بِهَا (وَأَنْ) أَيْ أَنَّهُ (لَيْسَ لِللِّسَانِ إِلَّا مَا سَمِعَ) مِنْ خَيْرٍ فَلَيْسَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِهِ لِلْخَيْرِ هُوَ (وَأَنْ)  
سَمِعَهُ سَوَفَ يَرَى) يُنْصَرُّ فِي الْآخِرَةِ (لَمْ يُجْزَأَ الْجُزَاءُ الْأَوَّلَى) الْأَخْتَمُ يُقَالُ يُخْتَمُ بِشَيْءٍ وَسَمِعَهُ (وَأَنْ)  
بِالْفَتْحِ عَطْفًا وَفَرَى بِالْكَسْرِ اسْتَغْنَا وَكَذَا مَا تَقَدَّمَ فَلَا يَكُونُ مُضْمُونُ الْجُمْلَةِ فِي الصُّحُفِ عَلَى اللَّامِ  
(إِلَى رَتَكِ الْمُتَقَبُّ) الْفَرْجُ وَالْقَصِيرُ بَعْدَ الْمَوْتِ فَيُجَاوِزُهُمْ (وَأَنَّهُ هُوَ أَصْحَبُكَ) مَنْ شَاءَ أَفْرَعُهُ (وَأَهْلِي) مَنْ  
شَاءَ أَخْرَجَهُ (وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتُكَ) فِي الدُّنْيَا (وَأَحْيَاكَ) لِلْبَيْتِ (وَأَنَّهُ عَلِقَ الزَّوْجَيْنِ) الصَّفَيْنِ (الذِّكْرُ وَالْأُنثَى) مِنْ  
نُطْقَةٍ مَتَى (إِذَا مَاتَ) نَصَبَ فِي الرَّحِمِ (وَأَنْ عَلَيْهِ الشُّاقُ) بِالْفَتْحِ وَالْقَصْرِ (الْأُخْرَى) الْخَلْقَةُ الْآخِرَى  
لِلْبَيْتِ بَعْدَ الْخَلْقَةِ الْأُولَى (وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى) النَّاسَ بِالْكَفَايَةِ بِالْأَمْوَالِ (وَأَقْنَى) أَغْنَى الْمَالِ الْمُتَشَدِّقَةَ  
(وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الْقَعْرِ) هُوَ مَوْكِبُ خَلْفِ الْجُزَاءِ كَانَتْ تُعَدُّ فِي الْجَاوِيَةِ (وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَى) وَفِي  
فِرَاقَةِ لِأَعْلَامِ الثَّنَوْنِ فِي اللَّامِ وَحَتَّى بَلَا خَيْرَ وَهِيَ قَوْمُ عَادٍ وَالْآخِرَى قَوْمُ صَالِحٍ (وَعَمُودًا) بِالضَّرْفِ اسْمُ  
لِأَبٍ وَلَا ضَرْفٍ لِلْقَبِيلَةِ وَهُوَ مَقْطُوفٌ عَلَى عَادًا (فَمَا أَتَى) مِنْهُمْ أَعْدَاءُ (وَقَوْمُ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ) أَيْ قَبْلَ عَادٍ  
وَنُوحٍ (أَفَلَنْ تَتَذَكَّرُوا) (إِنَّهُمْ كَانُوا أَهْلًا أَطْلَمُوا أَطْلَى) مِنْ عَادٍ وَنُوحٍ يَطُولُ لَيْلُ نُوحٍ فِيهِمْ فَلَيْتَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ  
إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا وَلَمْ تَعِ عَذَابَهُمْ بِهِ يُلْذَوْنَهُ وَيَضْرِبُونَهُ (وَالْمُؤْتَقَنَةُ) وَهِيَ فَرَى قَوْمُ لُوطٍ (أَهْوَى)  
أَسْفَلَهَا بَعْدَ رُفْعِهَا إِلَى السَّمَاءِ مَقْلُوبَةً إِلَى الْأَرْضِ بِأَنَّهُ جَنَّبَهَا بِذَلِكَ (لَقَطَعْنَاهَا) مِنَ الْجِبَارَةِ بَعْدَ ذَلِكَ رَحًا  
عَشَى) أَنْهُمْ تَهْوَلُوا وَهِيَ حُودُ جَعَلْنَا عَلَيْهَا سَابِلَهَا وَأَنْظَرْنَا عَلَيْهَا جِبَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ (لِقَائِي الْأَمْرَ) أَنْفَهُ  
الدَّالَّةَ عَلَى وَخْدَاتِهِ وَلَذَرَهُ (تَكَاذَبِي) تَفَشَّكَتْ أَبْنَاهُ الْإِنْسَانِ أَوْ تَكَلَّبَتْ (هَذَا) شَعْنُهُ (لِيُذِيرَ مِنْ التُّلْدِ  
الْأُولَى) مِنْ جَنْسِهِمْ أَيْ رَسُولٌ كَالرَّسُولِ فَلَهُ أَرْسَلَ إِلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلُوا إِلَى الْوَحَامِ (أَرْسَلْتُ الْأَرْقَةَ) فَتَبَّتْ  
الْبَيْتَانِ (لَيْسَ لَهَا مِنْ كُنُونِ اللَّهِ) لَيْسَ (كَأَقْرَبَةٍ) أَيْ لَا تَكْتَلِبُهَا وَتُظْهِرُهَا إِلَّا هُوَ مَخْطُوبٌ (لَا يَكْتَلِبُهَا إِلَّا)  
هُوَ (أَقْبَرُ هَذَا الْقَبِيلَةِ) أَيْ أَلْ فَرَّانَ (قَبِيلَتَيْنِ) تَكَلَّبَتَا (وَكُفَّحَتُونِ) اسْتَفْزَأَ (وَلَا تَكُونُ) بِسَمَاعٍ وَغَنَةٍ  
وَوَجْدَةٍ (وَأَنْتُمْ سَائِدُونَ) لَاهُونَ فَالِيلُونَ هُنَا يُطْلَبُ مِنْكُمْ (فَأَسْتَعِذُّوهُمُ) الَّذِي خَلَقَكُمْ (وَأَعْبُدُوا) وَلَا  
تَسْجُدُوا لِلْأَصْنَامِ وَلَا تَعْبُدُوا

توجہ: آیا تا ہفہ کس لیدلې دې کوم چې د ایمان نه واوریدو، یعنی مرتد شو، کله چې په ایمان باندې هغه ته پیغور ورکړې شو، او وې وئیل چې ماته د الله د عذاب نه ویره راغله، نو ده د پارہ پیغور ورکونکې ددې خبرې ضامن شو چې هغه به دده د طرف نه د الله عذاب په خپل سر واخلي، که هغه د خپل شرک نه واپس شی او د خپل مال نه به دومره ورکړی، نو دغه شان دا کس مرتد شو، او هغه کس د مقرر شوی مال نه لږه حصه ورکړه، او باقی مال شي هيسار کړو، اکډی د کډی نه ماخوډ دې، کډی د کانړی په شان د زمکې هغه سخته حصه چې کوهی کنستو والا د کوهی د کنستلو نه بند کړی، که چه هغه دې کانړی ته اورسی، آیا دوی سره د غیب علم دې چې ددې خبرې ورته پته ده او ددې علمونو نه یو علم دا هم دې چې دویم کس به د هغه عذاب په خپل سر واخلي، داسې نشی کیدې، او هغه کس ولید بن مغیره دې، یا دده نه علاوه بل څوک دی، او جمله **أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا** المعنی مفعول ثانی دې، آیا دوی ته د د هغه څه خبر ورکړې شوې نه دې کوم چې د موسی **عليه السلام** په صحیفو کښې دی، د تورات په سفر نامو کښې یا ددې نه مخکښې صحیفو کښې، او د ابراهیم **عليه السلام** په صحیفو کښې، چا چې هغه حق پوره کړو، د کوم چې دۀ ته حکم ورکړې شوې وو، او چې کله ابراهیم **عليه السلام** الله تعالی د یو څو خبرو په ذریعه امتحان اوکړو، کوم چې هغه پوره کړو، او **الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** (ما، بیان دې، دا چې یو اوچتونکې به د بل وزن لره نه اوچتوی، او **أَن تَنْظُرَ عَنْ الظَّهِيلَةِ** دې، **أَيُّ لَه أَتَمَلُّ نَفْسَ كَلْبٍ غَوَّاهٍ يَقِينًا** یو نفس به د بل نفس وزن اوچتولې نشی، او دا چې انسان ته به صرف د هغه د نیک عمل د کوشش صله میل اوپې، د کوم چې هغه کوشش کړې وی، چنانچه هغه ته به د غیر د سعی صله نه ملاوېږی، او دا چې د هغه کوشش به دیرزو اوکتلې شی، یعنی په آخرت کښې به خپل سعی لره اووینی، او بیا به هغه ته پوره پوره بدله ورکړې شی، وئیلې شی **جَنَّةٌ مَّا بَصُرَ بِهَا** یعنې ما د هغه د سعی بدله ورکړه، او دا چې ستا پروردگار طرف ته د هر غیز انتها ده، یعنی د مرگ نه پس ستا پروردگار طرف ته واپس کیدل دی، نو هغه به دوی ته بدله ورکړی، او که آن به فتحې سره وی نو په **الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** باندې به عطف وی، او که په کسرې سره وی نو جمله به مستانفه وی، او هم دا دواړه صورتونه به په مابعد کښې هم وی، یعنی **وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ حَتَّى** نه هادن **الْأُولَى** پورې، په دویم صورت کښې به د راروانو جملو مضمون په مذکوره صحیفو کښې نه وی، او دا چې هم هغه چا له چې اوغواړی خندوی شي یعنې خوشحاله کوی شي، او چا له چې اوغواړی ژړوی شي، یعنې خفا کوی شي، او دا چه هم هغه په دنیا کښې مرگ ورکوی او ژوندی کوی، د بعث د پارہ او دا چې هغه مذکر او مؤنث دواړه قسمونه د نطفې نه منی نه پیدا کړل، کله چې په رحم کښې واچولې شي، او دا چې د هغه په ذمه کښې دی په دویم

حل پیدا کول، نشأۃ پہ مد او قصر سرہ، یعنی د اول تخلیق نہ پس دویم تخلیق او دا چہ د مال د کفایت پہ ذریعہ ہفہ خلقو لہ مستغنی کرل، او مال نہ ورکرو، کوم چہ ہفہ جمع کرو، او ہفہ د شعر ہی رب دے، دا یو ستورے دے چہ د جوتا نہ پس راخی، چہ د ہفہ پہ زمانہ جاہلیت کنبی د دے عبادت کیدلو، او ہفہ عاد اولیٰ ہلاک کرل، او پہ یو قرآن کنبی تنوین پہ لام کنبی ادغام کولو سرہ، او د لام پہ ضمی سرہ بغیر د ہمزی نہ دے، او دا قوم ہود دے، (عاد، آخری د صالح علیہ السلام قوم دے، او ثمودیان نہ ہلاک کرل، ثمود منصرف دے د پلار نوم کیدو د وجہ نہ، غیر منصرف دے د قبیلہ نوم کیدو پہ صورت کنبی، او ہفہ پہ عاد باندے معطوف دے، نو پہ دوی کنبی نہ یو ہم باقی پری نغودلو، او ددوی نہ مخکنبی قوم نوح علیہ السلام لہ یعنی د ثمودیانو او عادیانو نہ مخکنبی مونہ ہفہ ہلاک کرل، او بی شکہ ہغوی د عاد او ثمود نہ زیات ظالمان او سرکشہ وو، د نوح علیہ السلام پہ دوی کنبی د نہ نیم سوہ کالہ ایساریدو پہ وجہ، او ہغوی د ایمان نہ راوړلو سرہ سرہ ہفہ نہ تکلیف ہم رسولو، او ہفہ بہ نہ وھلو، او اولتہ کرے شوے کلی او ہفہ د قوم لوط کلی وو، چغترے کرل، یعنی ہغوی نہ د زمکے نہ برہ اوړلو نہ پس پہ زمکہ واپس راواچول، جبرئیل علیہ السلام تہ ددے حکم ورکولو سرہ، ددے نہ پس نہ دے کلو لہ پہ کانرو پت کرل، ما غشی لہ د ہیبتناکی ښکارہ کولو د پارہ مبہم ساتلے دے، او پہ سورہ ہود کنبی دی چہ مونہ ہفہ کلی لاندے باندے کرو، او مونہ پہ ہغوی باندے کانری اووړول، نو تہ دے انسانہ د خپل رب پہ کوم کوم نعمتونو کنبی کوم چہ دہفہ پہ وحدانیت او قدرت باندے دلالت کوی شک کوی، او ہفہ دروغ گنری، اے انسان دا محمد علیہ السلام د مخکنبی والو پہ شان ورونکی دے، یعنی د دے د مخکنبی رسولانو پہ شان دے، تاسو طرف تہ رالیرلے شوے دے، څنگہ چہ ہغوی خپلو قومونو تہ لیرلے شوے وو، نزدی راتلونکے نزدی راغلو، یعنی قیامت نزدی راغلو، او د اللہ نہ سوادے لہ بل څوک ښکارہ کولو والا نشته، یعنی ہم ہفہ بہ دا ښکارہ کوی، څنگہ چہ د اللہ تعالیٰ قول لا یملئہا الاھود دے وخت بہ ہم اللہ ښکارہ کری، آیا تاسو دے کلام قرآن نہ پہ حیرانتیا کنبی یئ، او توقی کوئ، او د ہفہ پہ وعدو او وعیدونو او ریدو سرہ ژاړی نہ، او تاسو پہ غفلت کنبی پراته یئ، یعنی ستاسو نہ چہ د کوم خیز طلب کیږی تاسو د ہفہ نہ پہ غفلت کنبی پراته یئ، نو تاسو اللہ تہ سجدہ او کرئ، چا چہ تاسو پیدا کرئ، او د ہفہ بندگی کوئ، او بتانو تہ سجدہ مہ کوئ، او مہ د ہغوی بندگی کوئ.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

ہولہ: أُولَئِكَ الَّذِينَ تُولُوا: ہمزه استفہام تقریر د پارہ دہ.

ہولہ: رأيت بمعنى أعياني: الـذی اسم موصول او صلہ مفعول اول.

**قوله:** وأعطى قليلاً واكذى: أعطى به تولى باندې معطوف دې، او قليلاً مصدر محذوف صفت دې، أعطى أعطاه قليلاً، قليلاً مفعول به مگر خول هم صحيح دى

**قوله:** أعتده علم الغيب: الغر: همزه د استفهام انكارى ده، او جمله د رأيت مفعول ثانى دې.

**قوله:** تولى: أى لستم تماركذ: د اكثرو دا قول دې، چې ددې نه مراد وليد بن مغيرة دې، او دا آيت هم د هغه باره كښې نازل شوې دې.

**قوله:** أعطاه من ماله: أعطاه ضمير مستتر د تولى فاعل مستتر طرف ته راجع دې، او (ها) ضمير بارز د فهم د فاعل طرف ته راجع دې، يعنى ضامن په الذى تولى باندې دوه خيزونه لازم كړل، يو دا چې د توحيد پريخودلو سره شرك طرف ته راشي، دويم دا چې د ضمان په عوض د مال يو مخصوص مقدار هغه ته ور كړي، او ضامن په خپل خان باندې صرف يو خيز لازم كړو، او هغه په آخرت كښې د الله د عذاب ضمان دې.

**قوله:** ثم ما أمربه: ابراهيم عليه السلام دې احكامو لره په خوشحالى سره پوره كړل د كومو چې هغه ته حكم شوې وو، كذب وكذب وكذب فى النار وعصاى فطرت هجرت وطن وغيره

**قوله:** ويان ما: ألا تروا ولداً فذا امرى الغر، يعنى ألا تروا، الغر، عما كښې د ما نه بدل واقع كيدو د وجې نه محلاً مرفوع دې، او مراد د مفسر علام د قول إلى أمرك نه فى أى الامرك تمارى پورې دې.

**قوله:** بالفتح: عطفاً وقرى بالكسر استعفاء، يعنى دأت إلى بك المعنى په ان كښې دوه احتماله دى، اول دا چې په ألا تروا ولداً امرى باندې عطف كړې شى، او أن منصوب او وئيلې شى په دې صورت كښې به فى أى الامرك تمارى پورې به د ما بيان وى، او آخر پورې به تول مضمون د صحف موسى او د صحف ابراهيم (عليهما السلام) كښې وى، او كه دا بالكسر او وئيلې شى، نو په دې صورت كښې به وان إلى بك المعنى نه آخر پورې جمله مستانفه به وى، او آخر پورې به مضمون په صحف ابراهيم او موسى (عليهما السلام) كښې نه وى، بلكه صرف اول درېو (۱) ألا تروا ولداً فذا امرى (۲) أن ليس للسان إلا ماسى (۳) أن سعه سوف ترمى ثم يراه الجواهر الأولى، مضمون په صحف ابراهيم عليه السلام او موسى عليه السلام كښې وى.

**قوله:** وكذا ما بعدها: د مابعد نه مراد وأنه أمرك وانك نه تر وانه خلق الزوجين الذكرو والانثى پورې دې.

**ملحوظه:** عما فى صحف موسى كښې د ما په بيان كښې أن يوولس (۱۱) خايونو كښې واقع شوې دې، دا په دې صورت كښې دى چې د ان إلى بك المعنى په ألا تروا ولداً الغر باندې عطف كولو



سره ان مفتوح اووئیلې شی، گنی خو صرف اول درې خایونو کښې به ان مفتوح وی، او باقی اته خایونو کښې به مکسور وی.

**قوله:** وَأَقْنِي: إِيَّاهُ مَاضِي وَاحِدٌ مَذْكَرٌ غَائِبٌ، هُفْهَ جَمْعُ كَرُو، أَيْ أَعْطَى الْمَالَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ هُفْهَ مَالٌ كَوْمَ چې جمع کړې شی، او د خرچ کولو اراده نه وی، د أَقْنِي مفسرینو او اهل لغتو مختلف معنې بیان کړې دي، قتا هه فرمائی چې ابن عباس رضی الله عنه ددې معنی ارضی، راضی کول، اخستلې ده، عکرمه د ابن عباس نه ددې معنی قَنَعَ روایت کړې ده، په معنی د مطمئن کول، امام رازی فرمائی چې د انسان د ضرورت نه زیات کوم مال چه هغه ته ورکړې شی هغه إقناء ده، د ابو عبیده او نورو اهل لغت قول دې چې أَقْنِي د قُنَيْتِهْ مشتق دې، چې د هغې معنی محفوظ او باقی پاتې کیدونکې مال، مثلاً مکان، زمکه، باغات وغیره، ابن زید، ابن کیسان او اخفش د أَقْنِي معنی أفقر خودلې ده، یعنی هغه ئی فقیر کړو، ابن جریر هم دا معنی اخستلې ده، او همزه افعال ئې دسلب ماخذ د پاره اخستلې ده، لکه أَشْكَی د سلب شکایت په معنی کښې دې، د سیاق او سباق نه هم دا معنی معلومېږي، ځکه چې د سابق نه د متقابل څیزونو ذکر راروان دې، چې هغه چاته او غواری غنی ئې کړی او چاته چې او غواری فقیر ئې کړی،

**قوله:** هُوَ رَبُّ الشَّعْرَى: شعری د اسمان د ټولو نه روښانه ستورې دې، دې ته کلب اکبر هم وئیلې شی، ددې نور هم مختلف نومونه دي، په انگریزنی کښې دې ته dog star وائی، په عربو کښې په ددې عبادت کیدلو، د قریشو قبیلې بنو خزاعه به په خاص توگه ددې عبادت کولو، وئیلې شی چې دا د نمر نه دریویش چنده زیاته رنړا کونکې دې، خو د زمکې نه ددې فاصله اته نوری کالو نه هم زیاته ده، ځکه دا د نمر نه وړه او لوړه رنړا کونکې ښکاری، د رنړا رفتار په یو سیکنډ کښې یو لکه چهیاسی هزار فی میل دې، ددې د عبادت ابتدا ابوبکشه کړې وو، کوم چې د سادات قریش نه وو، دې د حضور ﷺ د امهات د طرف نه جد اعلی دې، ځکه به قریشو حضور ﷺ ته ابن ابی کبشه وئیلو، په دې مناسبت سره چې کله حضور ﷺ د عربو د دین خلاف دعوت شروع کړو، نو خلقو بیا دوی ته ابن ابی کبشه وئیل شروع کړل، یعنی چې څنگه ابوبکشه په خپله زمانه کښې د بت پرستن مخالف کولو سره ستاره پرستی شروع کړه، دغه شان حضور ﷺ د بت پرستن مخالفت کولو سره د خداپرستن دعوت ورکول شروع کړل، دا په سخته گرمې موسم کښې د جوزا نه پس راخیژی، دې ته شعری یمانی هم وئیلې شی و ددې په مقابل کښې یو شعری شامی دې، هغه هم د رنړا کونکې ستورو نه دې، هغې ته کلب اصغر وائی.

**قوله:** الْمُؤْتَكِفَةُ: الْمُتَكَفِّ (المتعال) نه اسم فاعل واحد مؤنث، جمع (المؤتفكات) الله کړې

شوی کلی، مراد د لوط علیه السلام د قوم کلی دی، کوم چې د موجوده بحیره مردار په ځانې باندې آباد دی، چې د هغې د ټولو نه لوڼې ښار سندوم یا سدوم وو، د حضرت لوط علیه السلام حکم نه منلو او د ظلم او لواطت په وجه الله تعالی دوی الته کړل، او د کانه په باران سره ېې تباہ او برباد کړل.

**قوله:** وفي هود: لهملنا، صحيح دا وه چې وې هود فلما جاء امرنا جعلنا عاليها سافلها ېې فرمائيلې وو، يا ېې وې البحر لهملنا عاليها سافلها فرمائيلې وو،

**قوله:** تشك: تقياري: تفسير په تشك سره كولو كښې ېې اشاره او كړه چې تفاعل د تعدد نى الفاعل نه خالى دې.

**قوله:** نفس: مفسر علام نفس محذوف منلو سره اشاره او كړه چې كاشفه د موصوف محذوف صفت دې،

**قوله:** سامدون: الصمود اللهو (ت) وقيل الاعراض وقيل الاستكمار، وقيل هو الغناء (لوبي، سندري)

### [۵۴] سورة القمر

سورة القمر مكية الا سيهزم الجمع (اية) وهي خمس وخمسون اية

سورة القمر مكى دې، سوا د آيت: سهرم الهمم نه، او په دې كښې پنځه پنځوس آيتونه دي.

[آياتونه: ۱- ۲۲]

اَقْرَبَ السَّاعَةِ قُرْنَتْ الْفَيَاقَةُ وَالْحَقُّ الْقَمَرُ انْفَلَقَ فَلَقْنِ عَلَى أَبِي قُتَيْبٍ وَفَيَقَانِ اَيْتَهُ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَلَفَتْ فَقَالَ اَهْدُوا رِجْلَيْ الشَّيْخَانِ (وَأَنْ يَرَوْا) أَيْ كُنَّا قُرْنِ (أَيْتَهُ) فَفَجَزَتْ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا هَذَا رِيحُ مُسْتَوَيٍّ قَوِيٍّ مِنَ الْبِرَّةِ الْقُوَّةِ أَوْ دَائِمٍ (وَكُنَّا يَوْمَ) الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي الْبَاطِلِ) (وَكُلُّ أَمْرٍ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مُسْتَقَرٌّ) بِأَخِيهِ فِي الْخَيْرَةِ أَوْ النَّارِ (وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْآلِهَامِ اخْتَارَ إِفْلَاحَ الْأُمَمِ الْمَكْذُوبَةَ رُسُلُهُمْ) (مَافِيهِ مُزْدَجَرٌ) لَهُمْ اسْمُ مُضْطَرٍ أَوْ اسْمُ نَكَانِ وَالذَّالِ بَدَلٌ مِنْ تَاءِ الْإِطْفَالِ وَازْدَجَرَتْهُ وَزَعَزَتْهُ نَهْنِهِ بِطِلْطِلَةٍ وَمَا مَوْصُولُهُ أَوْ مَوْصُوفُهُ (رِيحُكُمْ) خَيْرٌ مِنْهَا مَخْلُوفٌ أَوْ بَدَلٌ مِنْ مَا أَوْ مِنْ مُزْدَجَرٍ (بِأَلْفَقَةٍ) ثَامَّةٌ (فَمَاتَلْنِ) تَفَعُّ لِهَيْمِ (النُّدُرِ) جَنَعَ نَذِيرٍ يَتَفَنَّى نَذِيرٌ أَيْ الْأُمُورِ الْمُنْتَلَةِ لَهُمْ وَمَا لِلنَّفْسِ أَوْ لِلنَّاسِ مِنْ الْإِنْكَارِ وَهِيَ عَلَى الثَّانِي مَفْعُولٌ مُقَدِّمٌ (قَتَلَتْ عَنْهُمْ) هُوَ قَاتِلُهُ مَا قَبْلَهُ وَتَمَّ بِهِ الْكَلَامُ (يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ) هُوَ إِسْرَافِيلُ وَنَاصِبٌ يَوْمَ يَخْرُجُونَ بَعْدَ (إِلَى شَيْءٍ) وَكُنْهُمْ بِعِصْمِ الْكَافِ وَتَكُونُهَا أَيْ مُنْكَرٌ تَنْكَرُهُ النَّفُوسُ وَهُوَ الْحَسَابُ (عَاشَعًا) أَيْ ذَلِيلًا وَفِي قِرَاءَةِ خُشْعًا بِعِصْمِ الْغَاءِ وَفَتَحَ الشَّيْنُ مُشَدَّدَةً (أَبْصَارَهُمْ) خَالَ مِنَ الْفَاعِلِ (يَخْرُجُونَ) أَيْ الثَّانِي (مِنْ الْأَجْدَاثِ) الْقُبُورِ (كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُتَنَبِّشٌ) لَا يَنْزُونَ أَيْنَ يَلْعَبُونَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجَزَةِ وَالْخُفْلَةِ خَالَ مِنَ الْفَاعِلِ يَخْرُجُونَ وَكَذَا قَوْلُهُ (مُطْلَعِينَ) مُسْرِعِينَ عَادِينَ أَغْنَاهُمْ (إِلَى الدَّاعِ) يَقُولُ الْكَافِرُونَ) مِنْهُمْ (هَذَا يَوْمَ عَرِيسٍ) صَغَبٌ عَلَى

الکافین کما فی المذکر (یوم حیر علی الکافین) (کذبت قلبهم) قبل فیش (قوم لوم) ثالث العمل  
 لغنی قوم (لقد بواعدنا) نوحا (وَالْوَالِیُّنَ وَالْأُدْحِیْنَ) الفزوة بالشب وغیره (فدهار به الی) بالفتح ای  
 بانی (مهلوب فانتصر) (فدخننا) بالفتحید والشدید (أَبْوَابُ السَّمَاءِ بِمَا هُمْ مُنْهَبُونَ) منصبت انصابتا ذنبها  
 (وَلَقَدْ نَزَّلْنَا الْأَرْضَ ضُحُورًا) نفع (فَالْتَقَى الْمَاءُ) ماء السماء والأرض (عَلَى أَرْضٍ خَالٍ) (لَقَدْ قَدِّرَ) لغنی به فی  
 الأزل وهو هلاکهم فزلا (وَعَمَلْنَاهُ) ای نوحا (عَلَى) سبینه (أَذَاتُ الْوَادِ وَدُورُ) وهو ما نشد به الألواح من  
 النسمیر وغیرها وأعدنا دسار حکمتنا (تَجَرَّی بِأَعْيُنِنَا) بغزای بنا ای مخلوطة (جَزَامُ) منصوب بغفل مغفر  
 ای اغرولوا انصارا (لَمَنْ كَانَ كُفْرًا) وهو نوح علیه السلام ولقوی کفر بالهنا لیلجمل ای اغرولوا جانا لهم  
 (وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا) انزلنا علیه الفيلة (أَيُّكُم) لمن یغیر بها ای شاع خبرها واستغفر (قَبْلَ مَنْ مَدَّنَ) فخر  
 وَفُضِّلَ بِهَا وَأَصْلُهُ مُذَكَّرٌ ابدلت الماء دالا مهملة وادغمت فیها (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) ای إنذاری  
 استغفهم تغیر وَكَيْفَ خَيْرٌ كَانَ. وَهِيَ لِلشَّوَالِ عَنِ الْحَالِ وَالْمَعْنَى خَلَّ الْمَخَاطِبِينَ عَلَى الْإِفْزَارِ يُولُوعُ عَذَابِهِ  
 تَعَالَى بِالْمُكْذِبِينَ لِنُوحٍ مَوْقِعُهُ (وَلَقَدْ يَسْرُنَا لِقْرَانٍ لِلذِّكْرِ) سَهْنَاهُ لِلْجَفْظِ وَهَيَّانَهُ لِلتَّذَكُّرِ (قَبْلَ مَنْ مَدَّنَ)  
 مُضِيطٌ بِهِ وَخَافِظٌ لَهُ وَالْإِسْطِغْفَامُ بِمَعْنَى الْأَمْرِ أَيْ اخْفُطُوا وَاقْطِعُوا بِهِ وَلَيْسَ يُخَفِظُ مِنْ كُتْبِ اللَّهِ عَنْ ظَهْرِ  
 الْقَلْبِ غَيْرُهُ. (كَذَّبَتْ عَادٌ) بَنِيهِمْ هُودًا فَذَبُّوا (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) إنذاری لهم بالعذاب قبل نزوله  
 ای وقع موقعه وقد بينه بقوله (إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا) أي شديدة الصوت (فِي يَوْمٍ تَخْشَى) شلوم  
 (مُسْتَقِيمٍ) دائم الشلوم أو قوته وَكَانَ يَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ آخِرُ الشَّهْرِ (تُزْجِعُ النَّاسَ) تَقْلَعُهُمْ مِنْ خُفْرِ الْأَرْضِ الْفَتَنِينَ  
 فِيهَا وَتَصْرَعُهُمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَتَقْدُ رِقَابَهُمْ فَتَبِينُ الرُّؤُوسَ عَنِ الْجَسَدِ كَأَنَّهُمْ وَخَالَهُمْ مَا ذُكِرَ (أَعْيَانُ)  
 أَصُولُ (تَحُلُّ مُنْقَطِعٍ) مُنْقَطِعٌ سَاقِطٌ عَلَى الْأَرْضِ وَشَبَّهُوا بِالتَّخْلِ لَطُولِهِمْ وَذُكِّرَ هُنَا وَأُنْثِ فِي الْخَافَةِ (تَحُلُّ)  
 خَاوِيَةً) مراعاة للفواصل في الموضعين (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) (وَلَقَدْ يَسْرُنَا لِقْرَانٍ لِلذِّكْرِ) (قَبْلَ مَنْ مَدَّنَ)

توجهه: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او رحم والا دي، قیامت نژدي راغلو او  
 سپوږمې اوشلیده، یعنی تکرې تکرې شوه، یو تکره په جبل ابی قبیس باندې او بله په  
 جبل قعیقعان باندې وه، د حضور د معجزې په توگه، کله چې د حضور ﷺ نه د معجزې  
 سوال اوکړې شو نو وی فرمائیل چې گواه شی، «رواه الشیخان» او که د قریشو کافران د  
 نبی علیه السلام یو معجزه اوگوری لکه شق القمر نو اعراض کوی او وائی چې دا لوی جادو  
 دي، طاقتور جادو دي، دا مرة بمعنی قوه یا بمعنی دائم د مخکې نه راروان، او دي  
 خلقو د نبی ص تکذیب اوکړو او په باطل کښې شي د خپلو خواهشاتو تابعداري اوکړه، او هر  
 یو کار که د خیر وی او که د شر، ددې په مستحقینو باندې په جنت یا دوزخ کښې واقع  
 کیدونکې دي، اویقینا دوی ته د خپلو رسولانو د تکذیب کونکو خلقو خبر راغلي دي، چې  
 په هغې کښې ددوی د پاره خبرداري دي، مزدجر اسم مصدر دي یا اسم مکان دي، او دال په

تاء افتعال سره بدل کړې شوې دې، او (ازدجرته) د (زجرته) په معنی کښې دې، یعنی ما هغه په سختی سره اورتلو، او (ما) موصوله ده یا موصوفه، او قرآن د کامل عقل خبره ده، خو دوی ته ویرولو والا خبرو هم څه فائده ورنکړه، نذر د نذیر جمع ده، په معنی د منذر، یعنی هغه خبرې چې دوی لره ویرونکې وې او (ما) د نفی د پاره دې، یا استفهام انکاری ده، په دویم صورت کښې به د لغن مفعول مقدم وی، نو اې نبی ﷺ تاسو دوی نه مخ واړوئ، یا د ماقبل فائده ده، او په دې باندې کلام تام شو، په کومه ورځ چې آواز کونکې یو ناخوښه څیز طرف ته آواز اوکړی، او هغه اسرافیل علیه السلام دې، او د یومرناصب روستو راتلونکې مخرجون دې، لگړد کاف په ضمې او سکون سره دې، یعنی ناخوښه څیز کوم لره به چې نفسونه د هغې د سختوالي د وجې نه ناخوښه گنړی، او هغه حساب دې، دا خلق به ذلت سره نظرونه ښکته کړې او په یو قراءت کښې حَقُّعَاد خاء په ضمې او شین مشدد سره، د قبرونو نه په تیزۍ سره را اوځی، حَقُّعَاد مخرجون د ضمیر فاعل نه حال دې، گویا چې هغوی خواره ملخان دی، هغوی ته به د ویرې د وجې نه دا پته نه لگی چې هغوی کوم طرف ته روان دی، او جمله د مخرجون د فاعل نه حال دې، او دغه شان د الله تعالی قول مطلقین دې، یعنی په تیزۍ سره به د آواز کونکې طرف ته ځی، په دوی کښې به کافران او وائی دا سخته ورځ ده، یعنی په کافرانو باندې سخته ده، څنگه په سورة مدثر کښې یومر عبید علی الکافین دی. ددوی نه یعنی د قریشو نه مخکښې قوم نوح هم زمونږ بنده (نوح علیه السلام) دروغ گټلې وو، او مجنون وټیلو سره ئې رټلې وو، یعنی کنخلو وغیره سره ئې رټلې وو، نو هغه خپل رب ته سوال اوکړه الی په فتحې سره، یعنی بالی دې څه بې بس یم، ځما مدد اوکړه، نو مونږ د اسمان دروازې د تیز بهیدونکې اویو د پاره کولاؤ کړې، ففعلنا کښې تاء په تخفیف سره او تشدید سره، نو مونږ د زمکې چینو لره جاری کړې نو د زمکې چینې رااوختکیدلې، بیا اوبه ملاؤ شوې یعنی د زمکې او اسمان اوبه په داسې حالت باندې شوې چې په کوم حالت باندې د ازل نه مقدر شوې وې، او هغه حالت ددوی غرق کیدل او هلاکیدل وو، او مونږ نوح علیه السلام د تختو او میخونو والا کشتی کښې سور کړو، دَسْر هغه څیز دې چې د هغې په ذریعې سره تختي یوځانې کولې شی، میخونه وغیره، ددې واحد دَسَار دې، لکه کتب د کتاب جمع ده، کومه چې زمونږ په نگرانۍ کښې زمونږ د نظرونو مخې ته یعنی زمونږ په حفاظت کښې چلیدله، هغوی د هغه کس په انتقام کښې غرق کړې شو د چا چې ناشکری شوې وه، جزاء د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې، اَمِی اَمْرُوا النَّصَارَا (النصارا) او هغه کس نوح علیه السلام وو، کفر معروف هم ونیلې شوې دې، یعنی دوی غرق کړې شول د هغه د نافرمانۍ کولو د وجې نه، بې شک مونږ دې لره یعنی دا کار (واقعه) نښه جوړولو سره باقی اوستاته، د هغه کس د

پاره چې ددې واقعي نه عبرت حاصل کړي، يعنې ددې واقعي خبر خور شو، او باقي پاتې شو، نو آيا څوک شته نصيحت حاصلونکي، يعنې عبرت او نصيحت حاصلونکي، د مذکور اصل مذكور دې، تاء په دال مهمله سره بدله کړې شوه، دغه شان دال معجمه په دال سره بدل کړې شو، او بيا دال په دال کښې ادغام کړې شو، نو څنگه وو زمونږ عذاب، او ویرول، لاندې لاندې استغهام تقريري دې، او کيف د کان خبر دې، او کيف د حالت نه سوال کولو د پاره دې، او معنی د ايت مخاطبينو لره د نوح عليه السلام په مکذابينو باندې د عذاب د واقع کيدلو اقرار باندې آماده کوي، چې عذاب په ځانې باندې واقع شوې دې، او دا نې خپل قول إنا أرسلنا الغمر بيان کړو، چه مونږ په دوی باندې په يو منحوس ورځ کښې د هميشه نعمت والا يو تيزه مسلسل جليدونکي طاقتوره سيلی رااوليږله، يعنې سخت اواز والا، او هغه د مياشتې آخری چارشنبه وه، چه په کندو کښې پټ خلقو لره ئې هم بهر اوويشتل، او دوی ئې سر د لاندې راويشتل، او ددوی څټونه به ئې ماتول، چې د هغې د وجې نه به ددوی سرونه د جسم نه جدا کيدل، يعنې ددوی مذکوره حالت داسې وو، گویا چې هغوی په زمکه باندې پرته د کټ کړې شوو کهجورو تې وې، او ددوی اړدو قد کيدو د وجې نه ددوی مشابهت ئې کهجورو تنو سره ورکړو، نخل دلته مذكر او په سورة حافه کښې مونث، په دواړه ځايونو کښې د فواصل د رعایت د وجې نه، نخل عاقبة مؤنث ذکر کړو، نو څنگه وو زمونږ عذاب او ویرول، او بې شکه مونږ قرآن د نصيحت د پاره آسان کړې دې، نو شته څوک نصيحت حاصلونکي؟

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** قربت القيامة: د القرب تفسير په قرب کښې ئې کولو سره اشاره اوکړه چې مزيد په معنی د مجرد دې، لکه القدر معنی قدر

**سوال:** مجرد د مزيد سره ولې تعبير کړې شو؟

**جواب:** د قرب په معنی کښې مبالغه ښکاره کولو د پاره، ځکه چه د حروف زياتوالي د معنی په زياتوالي باندې دلالت کوي.

**قوله:** انشأ القمر: لمر ديارلسمې او څورلسمې شپې مينځنې سپوږم ته وائی، ددې نه مخکښې سپوږم ته هلال، او څورلسمې شپې ته بدر وائی.

قمر نظام شمسی ته د ټولو نه نژدې سياره ده، د سابقه تحقيق مطابق قمر د زمکې نه دوه لاکه څلوېښت زره ميله لرې ده، خو اوس د نوې تحقيق مطابق د زمکې نه د قمر فاصله دوه لاکه شپږېشت زره نهه سوه اويا عشاريه نهه ميله ده، ددې نه مخکښې دومره

صحیح ناپ شوی نه وو، کوم چې د کیلی فورنیا (امریکه) یونیورسټی د رصد گاه نه خوشې کړې شوي اپالوگیاره کښې لگیدلې د پیمانش آلې په ذریعہ معلوم کړې شوي دي، اپالوگیاره ۱۹ جولائی د چارشنې په ورځ ۱۹۶۹ کښې په خلانۍ سفر باندې راوړن شوي وو.

**فوله:** قوي اودالمر: ددې اضافې مقصد د مستمر معنی بیانول وو، مفسر علام د مستمر دوه معنې بیان کړې دي، اول بمعنی قوي، په دې صورت کښې به د مرة نه ماخوځ وی، ځکه چې د مرة معنی د قوت ده، چې یو کار قوي او مستحکم شی نو ویلې شی اللهو العی ای قوي واسعکم، مطلب دا دي چې دا ډیر طاقتور جادو دي، دویم په معنی د دافسره، په دې صورت کښې به د استمرار نه مشتق وی، ددې معنی ده دائمی یا چه دمخکښې نه راروان وی.

مطلب دا چې حضور ﷺ د شپې او ورځې چې کومه جادوگری شروع کړې ده، دا هم د هغې یو کړی ده، د مذکوره معانیو نه علاوه د مستمر دوه نورې هم معنې دي، کومې چې بعضې مفسرینو اختیار کړې دي، اول تیریدونکې، فنا کیدونکې، باقی نه پاتې کیدونکې، په دې صورت کښې به مستمر د ماږ په معنی د ذاهب نه ماخوځ وی، په دې صورت کښې به مطلب دا وی چې څنگه نور جادو تیر شو داسې به داهم تیر شی، او د دې اثر به هم ډیر وخت پاتې نشی، دویمه معنی د ناخوشگوار، بې مزې، د تریو کیږي، په دې صورت کښې به د مزنه مشتق وی، چې د هغې معنی ده تریخ، په دې صورت کښې به مطلب دا وی چې څنگه یو تریخ خیز د خلق نه لاندې نه ځی، دغه شان د محمد ﷺ خبرې هم زموږ د خلق نه لاندې نه ځی.

**سوال:** د کذبوا عطف په معرضوا باندې دي، معطوف علیه مضارع دي، او معطوف ماضی، په دې کښې څه نکتته ده؟

**جواب:** په دې کښې دا نکتته ده چې د ماضی صیغه راوړلو سره ئ دا اشاره اوکړه چې تکذیب او د خواهشاتو تابعداری ددوی زور عادت دي، دا څه نوې نه دي.

**فوله:** وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْإِنبَاءِ مَا لَيْهَ مُزْدَجَر: کښې (من) بتعصیه دي، مراد د امم مکذبه هغه خبرونه دي کومې چې په قرآن کښې بیان شوي دي.

**فوله:** مُزْدَجَر: مصدر میمی دي، په معنی دازدجار دي، اسم مکان هم کیدې شی یعنی دوی ته داسې خبرونه راغلل کوم چې په مقام د اذجار کښې دي، من الإنباء د حال کیدو د وجې نه په محل د نصب کښې دي، او (ما) ذوالحال دي، (ما) موصوله او موصوفه دواړه

کیدے شی، او پہ دواړه صورتونو کښې (ما، د (جاء) فاعل دې، او (فیه) خبر مقدم، او مودعہ مبتدا مؤخر، او جملہ د (ما، صلہ ده

**قوله** غیر مبتدا محذوف: ای هو حکمہ.

**قوله** مُطْمَئِن: اطماع نه اسم فاعل دې، او د یخروجون د ضمیر نه حال دې، معنی څنې به نې اوچت کړې وی او په منډه به څی

**قوله** يَقُولُ الْكَافِرُونَ: دا جملہ مستانفہ ده، په دې صورت کښې به د یو سوال مقدر جواب وی، د قیامت د ورځې دستخوالي او هیبتناکۍ د بیان نه سوال پیدا کیږي، چې په دغه وخت به د کافرانو څه حالت وی؟

جواب نې ورکړو چې هغوی به وائی چې دا خو ډیره سخته ورځ ده او بعضې حضراتو د یخروجون د ضمیر نه حال ګرځولې دې، خو په دې صورت کښې به یو سوال پیدا کیږي، چې جملہ کله حال وی نو په دې کښې رابط ضروری وی، حالانکه دلته څه رابط نشته؟

**جواب:** مفسر علام منهم مقدر منلو سره ددې سوال جواب ورکړې دې.

**قوله** أَيْتُ الْفَعْلُ لِمَعْنَى قَوْمٍ: په دې عبارت سره هم د یو سوال مقدر جواب مقصود دې.

**سوال:** قوم کوم چې مذکر دې، د کذبت فاعل دې، په فعل او فاعل کښې مطابقت نشته؟

**جواب:** قوم د معنی په اعتبار سره مؤنث دې، یعنی د امة په معنی کښې دې، په افراد کثیره باندې د مشتمل کیدو د وجې نه مؤنث معنوی دې.

**قوله:** لِهْرُنَا الْأَرْضُ عِيُونًا: عیونا تمیز کیدو د وجې نه منصوب دې، کوم چې د مفعول نه محول دې، تقدیری عبارت دا دې لِهْرُنَا عِیُونُ (الارض)، او بعضې حضراتو د فاعل نه محول ګرځولې دې، تقدیری عبارت به دا وی، انْفَعِرَتْ عِیُونُ (الارض):

[ایاتونه: ۲۳-۴۰]

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ، جَنَعَ نَبِيُّهُمُ مِثْلَ آبٍ بِالْأَنْوَارِ الَّتِي أَنْزَلْنَاهُمْ بِهَا نَبِيَّهُمْ صَالِحٌ إِنَّ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ وَيَتَّبِعُوا رِقَالَهُمْ أَتَقْتَرُونَ؟ مَنْصُوبٌ عَلَى الْإِشْقَالِ إِيثًا وَاجِدًا، صِفَاتُ نَبِيٍّ نَبِيٍّ، مَفْسَرٌ لِلْفِعْلِ النَّاصِبِ لَهُ وَالْإِسْقَالُ بِمَعْنَى التَّمْنِي كَيْفَ تَنْبَعُ وَتَخْرُجُ جَنَاحُهُ كَثِيرَةٌ وَهُوَ وَاجِدٌ بِنَا وَلَيْسَ بِمَلَكٍ أَيْ لَا تَنْبَعُ إِلَّا إِذَا، إِنَّ التَّنْبُعَ أَيْ الْخُرُوجَ، ذَهَابٌ عَنْ الصُّوْبِ (رَوْسُ) جُنُونٌ (الَّتِي) بِتَخْلِيْقِ الْهَمَزَيْنِ وَتَنْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَادْخَالِ أَلِفٍ بَيْنَهُمَا عَلَى الْوُجْهِينِ وَتَرْكِهِ (الْيَوْمِ) الْوَحْيِ (عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَتَا) أَيْ لَمْ يَوْحَ إِلَيْهِ (بَلْ هُوَ كَذَّابٌ) فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ أَوْحَى إِلَيْهِ مَا ذَكَرَ (أَشْرَ) مَكْرَ بَطَرٍ قَالَ تَعَالَى (سَيُفْلَكُونَ عَذَابًا) فِي الْآخِرَةِ (مَنْ) الْكَذَّابُ الْأَوَّلُ وَهُوَ هَمْ بِأَنْ يَفْلَكُوا عَلَى تَكْلِيْفِهِمْ نَبِيَّهُمْ صَالِحًا (إِنَّمَا تُرِيدُوا النَّارَ) مُخْرَجُونَ مِنَ الْهَضْبَةِ الْمُشْرِقَةِ كَمَا سَأَلُوا

رَفَعَتْ مِخْنَةً لِّخَبْرِهِمْ فَأَرَقَّبَهُمْ بِمَا صَالِحَ أَمْنٍ انْتِظَرْنَا مَا لَهُمْ صَائِفُونَ وَمَا نَبْنَعُ بِهِمْ (وَاصْطَلَبُوا)  
 الطَّاءُ بَذَلَ مِنْ تَاءِ الْإِلْبَعَالِ أَمْنٍ اضْبُرْ عَلَى أَذَانِهِمْ (وَتَوَكَّلْهُمْ أَنَّ السَّادِقَ صِدْقُهُ) مَقْصُودُ (بَيْنَهُمْ) وَبَيْنَ الثَّاقِفِ يَوْمَ  
 لَهُمْ وَيَوْمَ لَهَا (كُلُّ يَوْمٍ) نَصِيبٌ مِنَ الْعَمَاءِ (مُخْتَصَرٌ) يَخْصُرُهُ الْقَوْمُ يَوْمُهُمْ وَالثَّاقِفِ يَوْمُهَا فَتَضَاوَا عَلَى ذَلِكَ  
 لَمْ تَمُوتُوا فَهَمُّوا بِقَتْلِ الثَّاقِفِ (فَتَادَا وَصَاحِبِهِمْ) فَذَاكَ لِيَقْتُلَهَا (فَتَحَاطَلُوا) تَنَازَلُوا السِّيفَ (فَقَعَّزَ) بِهِ الثَّاقِفُ أَمْنٍ  
 قَتَلَهَا مُوَافَقَةً لَهُمْ (فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذْرِي) إِذَا رَئِي لَهُمْ بِالْعَذَابِ جَلَّ نَزْوِلُهُ أَيْ وَقَعَ مَوْقِعُهُ وَبَيْنَهُ يَقُولُهُ (إِنَّا  
 أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَالْهَيْمَةِ الْمُحْتَظِرِ) هُوَ الَّذِي يَخْجَلُ لِقِيَمِهِ خَطِيرَةٌ مِنْ بَابِ الشَّجَرِ وَالشُّوكِ  
 يَخْجَلُهُنَّ فِيهَا مِنَ اللَّذَابِ وَالسَّبَاعِ وَمَا سَقَطَ مِنْ ذَلِكَ فَذَاتُهُ هُوَ الْهَيْمِ (وَلَقَدْ يَسْرُنَا لِقْرَانٍ لِلذَّكَرِ فِيهِ  
 مِنْ مَدَكٍ) (كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ) بِالْأَمْرِ الْخَلْقِيَةِ لَهُمْ عَلَى لِسَانِهِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاجِبًا) بِحَا نَزْمِهِمْ  
 بِالْخَصْبَاءِ وَهِيَ صِفَارُ الْحِجَابَةِ الْوَاحِدَةُ دُونَ مِلْءِ الْكَفِّ فَهَلَكُوا (إِلَّا آلَ لُوطٍ) وَلَهُمْ ابْتِئَاءُ مَعَهُ (فَنَجَّيْنَاهُمْ  
 بِسَحَابٍ) مِنَ الْأَسْحَارِ وَقَتِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ وَلَوْ أَرَادَ مِنْ يَوْمٍ مُعَيَّنٍ لَمُنَعَ مِنَ الصُّرْفِ بِأَنَّهُ مَعْرِفَةٌ  
 مَقْصُولٌ عَنِ الشَّخْرِ لِأَنَّ حَقَّهُ أَنْ يُسْتَغْفَلَ فِي الْمَعْرِفَةِ بِأَلٍ وَهَلْ أُرْسِلَ الْخَاصِبُ عَلَى آلِ لُوطٍ أَوْ لَا فَلَوْلَا  
 وَغَيْرُ عَنِ الْإِسْتِثْنَاءِ عَلَى الْأَوَّلِ بِأَنَّهُ مُثْبِتٌ وَعَلَى الثَّانِي بِأَنَّهُ مُنْقَطِعٌ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْجِنْسِ تَسْمِيَةً (رَفَعَتْ)  
 مُضْطَرُ أَمْنٍ إِنْعَامًا (مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ) أَيْ يَمْلِكُ ذَلِكَ الْجَزَاءُ (تَهْزِيءٌ مِنْ شُكْرٍ) أَنْفَعْنَا وَلَهُوَ مُؤْمِنٌ أَوْ مِنْ آمَنَ  
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (وَلَقَدْ أُنذِرْتَهُمْ خَوْفَهُمْ) لُوطٌ (بِطَلْسَمَاتٍ) أَخَذَتْهَا إِلَهُهُمْ بِالْعَذَابِ (فَقَارَوْا) فَجَادَلُوا  
 وَكَذَّبُوا (بِالنُّذُرِ) بِالنَّذْرِ (وَلَقَدْ أَرَادُوا وَدُوعًا عَنْ صَيْغِهِمْ) أَنْ يَخْلُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ أَتَوْهُ فِي صُورَةِ الْأَحْصَافِ  
 لِيَخْبِتُوا بِهِمْ وَكَانُوا مَلَائِكَةً (فَطَسْنَا أَعْيُنَهُمْ) أَغْمَيْنَاهَا وَخَعَلْنَاهَا بِلا شَيْءٍ كَمَا فِي الْوَجْهِ بِأَنَّهُ صَفَقَهَا جَنِبِلَ  
 بِخِتَاجِهِ (فَقُودُوا) فَقُلْنَا لَهُمْ ذُوقُوا (عَذَابِي وَنُذْرِي) إِذَا رَئِي وَتَخَوَّفِي أَمْنٍ فَتَرَهُ وَفَإِذْهُ (وَلَقَدْ صَبَّحَهُمُ بَكْرَةٌ)  
 وَقَتِ الصُّبْحِ مِنْ يَوْمٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ (عَذَابٌ مُسْتَقِيمٌ) ذَائِمٌ مُثْبِتٌ بِعَذَابِ الْآخِرَةِ (فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذْرِي) (وَلَقَدْ  
 يَسْرُنَا لِقْرَانٍ لِلذَّكَرِ فِيهِ مِنْ مَدَكٍ)

ترجمہ: ثمودیانو د ویروونکی غیز و نو یعنی د تنبیہاتو تکذیب او کړو، نذر د نذیر جمع ده،  
 یعنی د هغه امورو په کومو چې د هغوی نبي صالح ﷺ دوی اویرول، که هغوی په هغې  
 ایمان راوونړو او د هغې تابعداري ئې اونکړه، نو هغوی اووئیل چې آیا مونږ د داسې کس  
 اتباع اوکړو چې زموږ نه یو فرد دې، بشرأ دما اهر قاعدې د وجې منصوب دې، منا، او واحدا  
 دواړه د بشرأ صفتونه دی، لولعمه دهرأ فعل ناصب مفسر دې، او استفهام په معنی د  
 نفی دې، معنی دا ده چې مونږ د هغه ولې اتباع اوکړو او مونږ لوني جماعت یو، او هغه  
 په مونږ کښې یو دې، او فرشته هم نه ده، یعنی مونږ به د هغه اتباع نه کوو، او که مونږ د  
 هغه اتباع اوکړه نو په گمراهې کښې، یعنی د نیغې لارې نه به اوړیدلې یو او په حالت د  
 لیوتوب کښې به یو آیا په مونږ کښې په ده باندې وحی نازل شو؟ یعنی ده طرف ته وحی



رالیرلې شوې نه ده، (الْقَلَمِ) د دواړو همزو تحقیق سره، او د دویمې تسهیل سره، او په دواړه صورتونو کېنې ددې په مینځ کېنې همزه داخلولو سره، او إدخال پریخودلو سره، بلکه دوی په دې خپله دعوی کېنې کومه چې دوی بیان کړه، چه ده ته د وحی په ذریعه رالیرلې شوې ده؟ دروغون تکبر کونکې شیخی کونکې دې، الله تعالی او فرمائیل دوی ته به ډیر زریعی د قیامت په ورځ معلومه شی، چې دروغون او شیخی کونکې څوک دې؟ حالانکه دروغون دوی خپله دی، ځکه چې دوی ته به د خپل نبی صالح ﷺ په تکذیب باندې عذاب ورکولې شی، مونږ ددوی د امتحان د پاره یوه اوښه ددوی د مطالبې مطابق د کانړۍ نه راویستونکې یو، چې مونږ ددوی امتحان واخلو، اې صالح ﷺ ته ددوی انتظار کوو، چې دوی څه کونکې دی، او دوی سره څه معامله کیدونکې ده، او ته ددوی په تکلیفونو باندې صبر کوو، د اضطرب طاء د تاء افتعال نه بدل راغلې ده، او دوی ته اووایه چې اوبه ددوی او د اوبنې په مینځ کېنې تقسیم شوې دی یو ورځ ددوی نمبر دې، او یو ورځ د اوبنې، هر یو به په خپل خپل نمبر باندې حاضرېږي، قوم به په خپل نمبر او اوبنې په خپل نمبر، هغه خلق په دې طریقه باندې یو زمانه پورې قائم وو، بیا دوی ددې نه تنگ شول او د اوبنې د قتلولو اراده ئې اوکړه، نو هغوی خپل ملگري قدار ته ددې اوبنې د قتل د پاره واورکړو، نو هغه توره واخستله، او په دې تورې سره د اوبنې خپې کټ کړې، یعنی د هغوی په موافقت او مشورې ئې اوبنې لره قتل کړه، نو بیا څنگه وو ځما عذاب او ویروول؟ یعنی ځما دوی لره د عذاب نازلیدو نه مخکېنې د عذاب نه ویروول څنگه وو، یعنی په برحقه واقع شو، او دې عذاب لره الله تعالی په خپل قول إنا أرسلنا علیهم صفة الع سره بیان کړو، نو مونږ په دوی باندې یو چغه رااولیدله، نو دوی داسې شول لکه د باره جوړونکې پاتې شوې گیاه، هغه هغه کس چې د خپلو بیزو گډو د پاره د اوچې گیاه او ازغو وغیره نه باره جوړه کړی، په هغې کېنې د شرمخ او درندگانو نه د چیلو حفاظت کوی او ددې گیاه نه چه څه او غورزېږی نو بیږې هغه په خپلو خپو سره ډک ډک کړی، هم دا هغه دې، بې شکه مونږ قرآن د نصیحت د پاره آسان کړې دې، څوک شته نصیحت حاصلونکې، قوم لوط هم هغه څیزونو ته دروغ او وئیل چې هغې سره دوی د لوط علیه السلام په ژبه اویروولې شول، بې شکه مونږ په دوی باندې کانړی وروولو والا هوا رااولیدله، یعنی داسې هوا چې په دوی باندې به ئې کانړی وروول، او هغه به د ورو کانړو نه یو وو، نه چې ټوله لپه، نو دوی هلاک شول، سواه ال لوط ﷺ نه او آل لوط سره د لوط ﷺ ددوی دوه لونه وې، مونږ دوی ته د لویو سحر په وخت خلاصې ورکړو، یعنی د غیر متعین ورځې سحر کېنې، او که د یوم معین سحر مراد وی نو غیر منصرف به وی، ځکه چې دا معرفه ده او د السحر نه معدول دې، ځکه ددې حق دا دې چې په معرفه کېنې په الف لام سره استعمال شی، پاتې شوه دا خبره چې په اهل لوط باندې کانړې ورونکې هوا

نازلہ شوہ او کہ نہ، نو پہ دے کنبی دوه قوله دی، اول صورت یعنی د هوا لیرلو پہ صورت کنبی به دا تعبیر استثناء متصل وی، او دویم صورت یعنی نه لیرلو پہ صورت کنبی به دا تعبیر استثناء منقطع به وی، نساہلاً، (سترگو پتولو سره) کہ مستثنی د مستثنی منه د جنس نه وی زمونږ د خصوصی انعام احسان په توگه باندې نعمه مصدر دې، د انعاما په معنی کنبی دې، مونږ هم داسې یعنی ددې په شان هر هغه کس ته بدله ورکوو، چې زمونږ د نعمتونو شکریه ادا کوی، حال دا چې هغه کس مومن وی یا هغه کس چه په الله او د هغه په رسول باندې نې ایمان راوړې وی، او د هغه تابعداري نې کړې وی، او دوی لره لوط علیه السلام زمونږ د عذاب نه اویرول، نو په جهگړه شول او د هغه د ویرولو تکذیب نې اوکړو او د لوط علیه السلام نه نې د هغه د میلنمو مطالبه اوکړه، یعنی د هغوی نه نې ددې خبرې مطالبه اوکړه چې ددوی او دې خلقو په میخ کنبی دې حائل نه جوړیږی کوم چې د ده خواه له د میلنمو په شکل کنبی راغلې وو، چې هغوی سره دوی دا خبیث عمل اوکړی، او هغه میلمانه فرشتې وې، نو مونږ د هغوی سترگې وړانې کړې، یعنی هغوی موړانده کړل، او سترگو لره مو بغیر د کندو نه مخ سره یو شان کړې، په داسې طریقه چې جبرئیل علیه السلام دوی په مخ باندې اووهل، او مونږ دوی ته اووئیل عذاب او ویرولو اوس اوڅکئ، یعنی خما د عذاب او ویرولو ثمره او نتیجه اوڅکئ، او بې شکه دوی لره یو ورځ سحر وختی یو دایمی عذاب اونیول، یعنی د آخرت د عذاب سره ملاویدونکی عذاب، دوی اونیول، نو عذاب عذاب او د ویرولو مزه اوڅکئ، او بې شکه مونږ قرآن د نصیحت د پاره آسان کړې دې، شته څوک نصیحت حاصلونکې؟

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

**قوله:** بِالْأُمُورِ الَّتِي أَنْذَرَهُمْ بِهَا: دمنډو تفسیر په الْأُمُورِ الْمُنْذِرَةِ سره کولو کنبی نې اشاره اوکړه چې دلته د منذر نه مراد انبیاء نه دی، بلکه هغه امور مراد دی د کومو نه چې ویرولې شوې دی، دویم صورت دا هم کیدې شی چې نذر، د نذیر بمعنی رسل جمع وی، او د نذر نه مراد رسولان وی، او د نذیر په ځای نذر د جمع صیغه راوړلو کنبی دا نکته ده چې د یو رسول تکذیب د ټولو رسولانو تکذیب دې.

**قوله:** مَنْصُوبٌ عَلَى الْاِسْتِغْفَالِ: یعنی بهر آدمایه معامله د قاعدې د وجې نه منصوب دې، تقدیری عبارت دا دې اَنْتُمْ بَهْرَ اَمْنَا وَاَحَدًا اَنْتُمْ هُفْعَلْ ناصب د محذوف مفسر دې.

**قوله:** جُنُودٌ: د سر تفسیر په جنون سره کولو کنبی نې اشاره اوکړه چې سر مفرد دې، جمع نه ده، ددې معنی د عقل سپکوالې، وئیلې شی، ناله معرود د مجنون په شان تلونکې اوبڼه، او د سر په معنی د اور، جمع کیدې شی، په اَللّٰهِ کنبی څلور قراتونه

دی، او خلور وارہ سبعیہ دی۔

**قوله** فتنة دمرسوا مفعول له دې، یعنی مونږ ددوی امتحان د پارہ د یو کانږی نه اوبښه راوباسو

**قوله** وَبَيْنَ النَّافَاةِ: د مفسر علام مقصد ددې اضافې نه یوه شبه لرې کول وو، چې د الله تعالی د قول **الْمَأْمُورَةُ بِهِمْ** نه معلومېږي چې د اوبو نمبر د صالح **عَلَيْهِ السَّلَام** د قوم په مینځ کېږي وو، حالانکه د اوبو نمبر د اوبښې او د قوم په مینځ کېږي وو؟ ددې شبهې لرې کولو د پارہ **ثِي وَبَيْنَ النَّافَاةِ** اضافه اوکړه.

**قوله**: موافقة لهم: ددې عبارت د اضافې مقصد ددې ایت او د سوره شعراء په ایت کېږي تطبیق کول دی، په سوره شعراء کېږي **فَعَرَّوْهَا** د جمع صیغې سره ده، او دلته **فَعَرَّوْهَا** واحد صیغې سره دې؟

د تطبیق صورت دا دې چې قاتل بالمباشر خو قذار وو، خو د قتل په مشوره کېږي ټول شریک وو، ځکه دلته بالمباشر قاتل طرف ته نسبت اوکړې شو، او په سورة شعراء کېږي **ثِي** بالواسطه قاتلان هم په قتل کېږي شریک کولو د پارہ د جمع صیغه راوړه.

**قوله**: هشيم: صیغه د صفت مشبه په معنی د مهشوم، اسم مفعول، ریزه ریزه شوې، خراب کړې شوې.

**قوله**: من الأسعار: ددې اضافې مقصد دا خودل دی، چې سحر نکره ده، یعنی د غیر معین ورځې سحر،

**قوله**: ولوأريد من يوم معين لئلمع من العرف، الخ: ددې اضافې مقصد دا ښودل دی، چې بسحر منصرف دې، ځکه چې دا نکره منلو په صورت کېږي د اسباب منع صرف نه صرف یو سبب (عدل) په دې کېږي موندلې شی، ځکه چې سحر د السحر نه معدول شوې دې، او که ددې نه د معین ورځې سحر مراد واخستلې شی نو په دې کېږي علمیت هم موجود وی، په دې صورت کېږي به دوه اسبابو یعنی عدل او علمیت د وجې غیر منصرف وی.

**قوله**: كسحاً: په یوه نسخه کېږي تسامحا دې، مطلب دا دې چې **إلا آل لوط** مستثنی منقطع گرځول د چشم پوشی د وجې نه کیدې شی، گنی ددې بل صورت نشته، ځکه چې آل لوط هم د قوم افراد دی، چې د هغې د وجې په مستثنی منه کېږي داخل دې، لهذا دا به مستثنی متصل وی، خو په ظاهر حال باندې نظر کولو سره دا مستثنی منقطع گرځولې شوې ده.

**قوله**: نعمة مصدر: یعنی نعمة دهمما مفعول مطلق، بغیر لفظه تاکید د پارہ دې، ځکه چې

نجینا د انعننا په معنی کښې دې، او د نجینا مفعول له هم کیدې شی، او د فعل محذوف مفعول مطلق بلفظه هم کیدې شی، ای انصافاً

هولته: اؤمن آمن بالله ورسوله واطاعهم: دا ټوله جمله د وهومومن عطف تفسیری دې.

هولته: تمجادولو وکډهوا: دا د فاعلوا تفسیر دې، ددې مقصد یو شبه دفع کول دی، شبه دا ده چې د تماروا صله بآء نه راځی، حالانکه دلته صله بآء واقع شوې ده؟

جواب: خلاصه دا ده چې تمجادوا د تمجادولو وکډهوا معنی لره متضمن دې، چې د هغې د وجې نه د بآء په ذریعې سره تعدیه صحیح ده.

[ایاتونه: ۴۱-۵۵]

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ قَوْمَهُ مَعَهُ النَّذِيرُ الْإِنذَارُ عَلَى لِسَانِ مُوسَى وَهَارُونَ فَلَمْ يُلَئِمُوا بَلْ اِكْتَبَوْا بِآيَاتِنَا كُتُبًا اَتَنَعِ اِلٰهِي اَوْيَتَهَا مُوسَى فَقَاعَدًا هُمْ بِالْعَذَابِ اَخَذَ عَزِيزٌ قُوِيٌّ رَمَقْتَدِسٍ قَابِرٌ لَا يُفْجَرُهُ شَيْءٌ اَكْفَارُكُمْ يَا فِرْعَوْنَ اَوَلَيْكُمْ الْمَذْكُورِينَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ اِلَى فِرْعَوْنَ فَلَمْ يَغْلِبُوا اَمْرُكُمْ يَا كُفَّارُ فِرْعَوْنَ اَوْيَتَهَا مِنْ الْعَذَابِ (فِي الزُّبُرِ) الْكُتُبُ وَالْاَسْطِغْثَامُ فِي التَّوْحِيغَاتِ بِغَنَى التَّغْيِ اَيِ تِسْ الْاَمْرِ كَذَلِكَ اَمْرُ قَوْمِكُمْ اَيِ كُفَّارُ فِرْعَوْنَ اَتَحْنُ بَحِيْمٌ جَمْعُ مَتَصَحٍّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمَّا قَالَ أَبُو جَهْلٍ يَوْمَ بَنِي اِيْمَا جَمْعُ مَتَصَحٍّ نَزَلَ (سَبِيْرُ الْجَمْعِ وَيُولُوْنَ الدِّبْرَ) فَهَرَمُوا بِبَنِي وَنَبِيْرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (بَلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمْ بِالْعَذَابِ وَالسَّاعَةِ) اَيِ عَذَابِهَا (اَفْهِي) اَعْظَمَ بَلِيَّةٍ (وَأَمَّنْ) اَخَذَ مَرَاةً مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا (اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِي ضَلَالٍ) خَلَائِكُ بِالْقَتْلِ فِي الدُّنْيَا (وَسُحْرُ) نَارُ مُسْعَرَةٍ بِالتَّشْدِيْدِ اَيِ مُهَيَّجَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ (يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ فِي الْاٰخِرَةِ) وَيَقَالُ لَهُمْ رُدُّوْا اَمْسَ سَحْرَ اِصْنَاتِهِمْ جَهَنَّمَ لَكُمْ اِيْمَا كَلَّ شَيْءٌ) مُنْصَوْبٌ بِفِعْلِ يُقْسَرُ (وَعَلَقْنَا بِقَدْرِ) بِتَغْيِيْرِ خَالٍ مِنْ كُلِّ اَيِ مُقْتَرًا وَفَرَى كُلُّ بِالرَّفْعِ مِمَّا خَبَرَهُ خَلْفَاهُ (وَمَا اَمْرُنَا) بِشَيْءٍ يُهْدِ وَيُجُوْدُهُ (اِلَّا) مَرَّةً (وَاحِدَةً) كَلِمَةٍ بِالْبَصْرِ فِي الشَّرْخَةِ وَهِيَ قَوْلُ كُنْ فَيُوجَدُ اِيْمَا اَمْرُهُ اِذَا ارَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاءَكُمْ اَخْبَاهَكُمْ فِي الْكُفْرِ مِنَ الْاَنْهَامِ الْمَاصِيَةِ (فَقُلْ مِنْ مَذْكُورِ) اسْتَغْثَامُ بِغَنَى الْاَمْرِ اَيِ اَذْكُرُوا وَاقْبَطُوا وَكُلَّ شَيْءٍ لَقْلَقُوْهُ اَيِ الْبِنَادِ مَكْتُوبٌ (فِي الزُّبُرِ) كُتُبُ الْخَفِظَةِ وَكُلُّ صَوِيْرٍ وَكَوْكِبٍ مِنْ الذَّنْبِ اَوْ الْقَتْلِ (مُسْتَطَرٌّ) مَكْتُوبٌ فِي اللَّحْقِ الْمَخْخُوْطِ (اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي جَنَّاتٍ) بَسَاتِيْنٍ (وَقَدْ) اَرَبَهُ بِهَ الْجَنَسِ وَفَرَى بِضَمِّ الثَّوْنِ وَالْهَاءِ جَعْفًا تَاسِيْدٌ وَاسَدٌ وَالْمَغْنَى اَنْهَمْ يَشْرَبُوْنَ مِنْ اَنْهَارِهَا النَّاءُ وَاللَّيْنُ وَالْقَسَلُ وَالْخَمْرُ (فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ) مَجْلِسٌ حَقٌّ لَا لَوْ فِيْهِ وَلَا تَأْيِيْمٌ اَرَبَهُ بِهَ الْجَنَسِ وَفَرَى مَقَاعِدِ الْمَغْنَى اَلَّهُمْ فِي مَجَالِسٍ مِنَ الْجَنَّاتِ سَالِمَةٌ مِنَ اللَّوْ وَالتَّأْيِيْمِ وَبِجِلَافٍ مَجَالِسُ الدُّنْيَا فَقُلْ اَنْ نَسْلَمَ مِنْ ذَلِكَ وَاعْرَبَ عَدَا خَيْرًا لَا يَأْتِيْ قَدْ لَا وَهُوَ صَادِقٌ بِذَلِ الْبُغْضِ وَغَيْرُهُ (عِنْدَ مَلِيْكٍ) بِقَالَ مُنَاقَلَةٍ اَيِ غَيْرِ الْمَلِكِ وَابِيْعُهُ رَمَقْتَدِسٍ قَابِرٌ لَا يُفْجَرُهُ شَيْءٌ وَهُوَ اللهُ تَعَالَى وَعِنْدَ اِشَارَةِ اِلَى الرُّبْنَةِ وَالْقُرْبَةِ بِنِ فَضْلِهِ تَعَالَى

تو جهه : او فرعونيانو يعنى د فرعون قوم ته سره د فرعون نه، ويرونکې د ويرولو خبرې، د موسى عليه السلام او د هارون عليه السلام په ژبه راغلي، خو هغوى ايمان راوړو. بلکه د ټولو نښوې تکذيب او کړو، کومې چې موسى عليه السلام ته ورکړې شوې وې، نو دغه شان مونږ هغوى په عذاب کښې اونيول، د طاقتور او قدرت لرونکې د نيولو په شان چې هغه لره هيڅ يو څيز عاجزه کولې نشي، اې قريشيو! آيا ستاسو کافران د هغه کافرانو نه کوم چې د قوم نوح نه د قوم فرعون پورې ذکر شول ښه دي؟ چې دوى ته به عذاب ورکولې نشي، يا ستاسو د پاره اې د قريشو کافرانو په کتابونو کښې د عذاب نه خلاصيدل ليکلي شوي دي؟ او استفهام په دواړو ځايونو کښې په معنى د نفى دې، يعنى داسې خبره نه ده، آيا د قريشو کافران دا وائې چې مونږ په محمد ﷺ باندې غالب راتلونکې ډله يو او چې کله د بدر په ورځ ابو جهل او وئيل چې مونږ غالب راتلونکې ډله يو، نو ايت سبيلهمم ويولون الله نازل شو ډير زړه ډله شکست خوړلو سره په شاه او تختي، نو دغه شان په بدر کښې دوى ته شکست او شو، او محمد ﷺ په دوى باندې غالب شو بلکه قيامت د دوى سره د عذاب د وعدې وخت دې، او قيامت يعنى د هغې عذاب لوڼې مصيبت او د دنيا د عذاب نه ډير سخت ناخوښه دې، بې شکه مجرمان په گمراهې کښې يعنى په دنيا کښې د قتل په ذريعه په هلاکت کښې دى اولسې وهونکې اور کښې دى، مسرعاتشديد سره دې، يعنى په آخرت کښې شعلي وهونکې اور، په کومه ورځ به چې دوى په پر مخې اور ته راښکلي شي، يعنى په آخرت کښې، او دوى ته به او وئيلې شي د دوزخ د اور مژه او څکې، ستاسو جهنم ته داخليدو د وجې نه، مونږ هريو څيز په اندازه سره پيدا کړې دې، د ځل هې فعل ناصب هغه فعل مقدر دې چې د هغې تفسير خلقته کوى، يکنو، د ځل هې نه حال دې، اې مقدوره لوکل دمبتدا کيدو د وجې نه مرفوع هم لوستلې شوې دې، او دهغې خبر خلقته دې، او زموږ حکم د هغه څيز د پاره د کوم د وجود چې مونږ اراده کوو، صرف يو ځل وي، په تيزې کښې د سترگو د رب په شان، او هغه حکم کلمه د کن، ده، نو هغه څيز بغير د هيساريدو نه موجود شى، او د هغه حکم به هغه وخت وي چې کله هغه د يو څيز د پاره د کن اراده او کړى، نو هغه څيز موجود شى، او مونږ په مخکښې امتونو کښې په کفر کښې ستاسو په شان خلق هلاک کړل، نو څوک شته نصيحت حاصلونکې؟ استفهام په معنى د امر دې يعنى چه نصيحت حاصل کړئ، کوم عملونه چې دا خلق کوى هغه په اعمال نامو کښې يعنى د حفاظت کونکې فرشتو په کتابونو کښې ليکلي شوي دي، هر وړه او لويه گناه يا عمل په لوح محفوظ کښې ليکلي شوي دي، يقيناً زموږ نه ويريډونکې به د باغونو او د نهرونو په فضا کښې وي، د نهر نه د جنس اراده کړې شوې ده، او د جمع په توگه د نون او د هاء په ضمې سره هم وئيلې شوې دې، لکه اسد، او اسد

بضم الف، معنی دا دہ چہ ہغوی بہ د اوبو، پیو، شہدو او د شرابو نہرونو نہ خکل کوی، پە یو بنہ خائہ یعنی مجلس حق کنبی پە وی نہ بہ هلته لغوہ خبری وی او نہ بہ د گناہ خبری، د (مقعد) نہ د جنس ارادہ کرې شوې دہ، او مقاعد ہم ونیلې شوې دې، معنی دا دہ چہ ہغوی بہ پە جنت کنبی پە داسې مجلسونو کنبی وی چہ د لغویاتو او د گناہونو نہ بہ پاک وی، پە خلاف د دنیا د مجلسونو، چہ ہغہ د داسې قسم خبرو نہ ډیر کم پاک وی او مقعد صحتی تہ د ان خبر ثانی پە طور ہم اعراب ورکړې شوې دې، او د جنت نہ د بدل پە توگہ ہم، او ہغہ پە بدل البعض وغیرہ باندې صادق راخی، د قدرت والا بادشاہ سرہ، یعنی عند ملکی مثال پە طور د مبالغہ دې، حقیقہ عندہ مراد نہ دې، یعنی ہغہ غالب وسعت والا بادشاہ داسې قدرت لرونکې دې، چہ ہیڅ یو څیز ہغہ لرہ عاجز کولې نہ شی، او ہغہ اللہ تعالیٰ دې، او د عند نہ پە رتبہ کنبی نزدیکت طرف تہ اشارہ دہ، او قدرت (قریہ) د اللہ پە فضل سرہ دې.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

**قوله:** الإنذار: مفسر علام د لغو تفسیر پە الاذکار سرہ کولو کنبی اشارہ اوکرہ چہ نذر مصدر دې، پە معنی د ویرولو ویرونکې، دلته د نذر جمع ہم کیدې شی، ویروونکی  
الآیات التیم: العصا، ۲ البید البیضاء، ۳ والمنین، ۴ الطمیں، ۵ الجراد، ۶ القمل، ۷ الضفادع، ۸ الدم، ۹ الطوفان

**قوله:** خیر من اولئکم: یعنی ای قریش، آیا ستاسو کافران د مخکنبی کافرانو نہ پە قوت کنبی زیات دی، ښکارہ خبرہ دہ چہ نہ دی.

**قوله:** أدھی: دا د داهیة نہ اسم تفضیل دې،

**قوله:** أمر: سخت، ډیر ترخیخ

**قوله:** سَعْر: اُمی نارمعرفه شغله وهونکې اور

**قوله:** يَوْمَ تُحْشَبُونَ: یوم د فعل مقدر ظرف دې، تقدیری عبارت دا دې وقال لهم يومئذ اور د سَعْر هم ظرف کیدې شی.

**قوله:** إناكلُ شئ منصوب بفعل، الخ: د کل پە نصب سرہ د ما ألف مرده قاعدې مطابق د جمهورو قرامت دې، او هم دا راجح دې، ځکه چہ د کل رفع اعتقاد فاسد طرف تہ موهم دہ، پە داسې توگہ چہ کل مبتدا شی، او خلقناه جمله د شی، صفت وی، او بقدر ددې خبر، اوس بہ ترجمہ دا وی، هر هغه څیز چہ اللہ تعالیٰ پیدا کړې دې پە اندازې سرہ دې، ددې نہ دا وهم پیدا کیږي چہ بعضې څیزونه داسې هم دی چہ د اللہ تعالیٰ مخلوق نہ دی،

حالانکہ د اہل سنت والجماعۃ عقیدہ دہ چہ ہر یو خیز د اللہ مخلوق دے، او پہ اندازے سرہ دے، او د نصب پہ صورت کنبی بہ ترجمہ دا وی چہ مونہ ہر یو خیز یو منصوبی او اندازے سرہ پیدا کرے دے۔

**خلاصہ ہلام:** انا کل شی خلقہ بقدر: کل کنبی دہ احتمالہ دی، رفع او نصب، او بیا د رفع پہ صورت کنبی دہ احتمالہ دی، یو صحیح او بل فاسد، خلقناہ د کل خبر جوہ کرے شی، نو دا صورت بہ صحیح وی، معنی بہ دا وی چہ ہر خیز مونہ پہ اندازے سرہ پیدا کرے دے، ہم دا د اہل السنۃ والجماعۃ مسلک دے، خو د رفع پہ صورت کنبی یو بل احتمال ہم دے، کوم چہ فاسد دے او ہفہ دا دے، چہ خلقناہ د شن صفت وی، او بقدر کل خبر وی، نو دا معنی د اہل السنۃ والجماعۃ پہ نیز باطل دہ، ددے مطلب بہ دا وی چہ ہر ہفہ خیز چہ مونہ پیدا کرے دے پہ اندازے سرہ دے، نو ددے نہ دا مفہوم کیوی چہ بعضی خیزونہ داسی ہم دی چہ د غیر اللہ پیدا کرے شوی دی، او ہفہ پہ اندازے سرہ نہ دی، دا مذهب د معتزلہ دے، پہ خلاف د دے کہ پہ کل باندے نصب شی، چہ پہ دے کنبی د فاسدے معنی احتمال نشتہ، او د نصب صورت بہ دا وی چہ کل بہ د فعل محذوف مفعول وی، چہ د ہفے تفسیر روستو فعل خلقناہ کوی، دے تہ باب اشتغال او د ما اضرعناہ علی صریطۃ الطریق قاعدہ و ثیلے شی، بقدر د تکریر پہ معنی کنبی دے، او فعل سرہ متعلق دے، پہ دے صورت کنبی خلقناہ د کل ہر صفت جوہ ولو احتمال نشتہ، چہ د فساد معنی وہم راشی، خکہ چہ صفت پہ موصوف کنبی عامل کیدی نشی، او کوم چہ عامل نہ وی ہفہ د عامل تفسیر ہم کولی نشی۔

**قوله:** وَکُلُّ شَیْءٍ فَعْلُوہُ فِی الزَّیْرِ: دلتہ د مخکنی خلاف پہ کل باندے رفع متعین دہ، خکہ چہ د نصب پہ صورت کنبی د معنی فساد ہیکارہ دے، خکہ کہ پہ کل باندے نصب اووٹیلے شی نو تقدیری عبارت بہ دا وی فعل کل ہر فی الزیر، ہفوی ہر یو خیز پہ لوح محفوظ کنبی داخل کرے دے، حالانکہ پہ لوح محفوظ کنبی د داخلو کار دالہ تعالیٰ دے، نہ چہ د مخلوق، دغہ شان پہ لوح محفوظ کنبی د عاملینو د اعمالونہ علاوہ نور ہم دیر خیزونہ دی، چہ د ہفے د عاملینو سرہ ہیخ تعلق نشتہ، او د رفع د قرات پہ صورت کنبی بہ مطلب دا وی چہ کوم عمل ہم ہفوی کوی ہفہ پہ لوح محفوظ کنبی محفوظ دی۔

**قوله:** اَیْدِیہِ الْجَنِّسِ: نہر اگرچہ واحد دے، خو جنت چونکہ جمع دہ لہذا د ہفے مناسبت سرہ جنس مراد دے، چہ پہ ہفے کنبی د جمع د معنی لحاظ او کرے شی، د فواصل د رعایت د پارہ مفرد راوڑے شوی دے، او پہ بعضی قراتونو کنبی نہر، بضم نون، جمع ہم راوڑے شوی دہ،

**قوله:** في مَقْعَدِ صِدْقٍ: أي مقام حسن. د موصوف اضافت د صفت طرف ته شوي دي، په دي کښې دوه ترکیبونه کيدې شي، اول دا چې د اِن خبرثانی وی، او في جَعَلَتْ خبر اول وی، دویم دا چې د جنات نه بدل البعض وی، ځکه چې مَقْعَدِ صِدْقٍ د جنات بعض دي.

**قوله:** وَغِيْرَه: دا اشاره ده چې في مقعد صدق بدل الاشتمال هم کيدې شي، ځکه چې جنات په مقد صدق باندې مشتمل دي.

**قوله:** عِنْدَ مَلِيْكَ: که مقعد صدق بدل جوړ کړې شي نو عند ملک به د اِن خبر ثانی وی، او که مقعد صدق د اِن خبرثانی جوړ کړې شي نو عند ملک به خبر ثالث وی

**قوله:** عِنْدَ اِشَارَةِ اِلَى الرُّبُوبِيَّةِ: عند ملک کښې عِلْمُوت بطور د مبالغې د کُتُوب في العربة تمثيل دي، او د عند له اُورپ رڼې بيانول مقصود دی، ځکه چې الله تعالی ته قرب مکانی مقصود نه د ی، ځکه چې هغه د جسم نه پاک دي، او قرب مکانی د جسم او جسمیات خاصه ده

[۵۵] سورة الرحمن

سورة الرحمن مکیه او الايساله من في السموت والارض (الاية) لمدنية وهي ست او ثمان وسبعون اية  
سورة الرحمن مکی دی سوا د آیت: الايساله من في السموت والارض، دا مدنی دي، او په دي کښې شپږ اویا، یا اته اویا آیاتونه دي.

[ایاتونه: ۱-۲۵]

(الرحمن) الله تعالى (علم من شاء (القرآن) (خَلَقَ الْاِنْسَانَ) اَمِنْ الْجَنَسِ (عَلَّمَ الْبَيَانَ) الثَّقَلَ الْفَتَسَ وَالْقَمَرِ مُتَبَيِّنًا) يَخْرُجَانِ (وَالنَّجْمِ مَا لَا سَاقَ لَهُ مِنْ التَّيَاتِ (وَالشَّجَرِ مَا لَهُ سَاقٌ (يَسْجُدَانِ) يَخْضَعَانِ لَنَا يُرَادُ مِنْهُمَا (وَالسَّمَاءُ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْبِيزَانَ) اَنْتَبَ الْغَدَلُ (اَلَا تَطْلُقُوا) اَمِنْ لِأَجْلِ أَنْ لَا تَخْوزُوا (فِي الْبِيزَانِ) مَا يُوزَنُ بِهِ (وَأَقْبَمُوا الْوِزْنَ بِالْقِسْطِ) بِالْغَدَلِ (وَلَا تُخْسِرُوا الْبِيزَانَ) تَقْصُوا الْمِوزُونَ (وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا) اَنْتَبَهَا (لِلْأَنْكَامِ) لِيَخْلُقَ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ وَغَيْرَهُمْ (فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ) الْمَغْفُود (ذَاتُ الْأَكْمَامِ) أَوْعِيَةٌ طَلْعُهَا (وَالْحَبُّ) كَالْحَسَةِ وَالشَّعِير (ذُو الْعَصْفِ) النِّعِنِ (وَالرَّيْحَانُ) الْوَرَقُ الْمَشْغُومُ (فَلْيَأْتِ آلِهَهُ) نَعَمْ (رَبِّكُمْ) اَنْهَا الْاِنْسَ وَالْجِنَّ (رَبُّكُمَا بَانَ) ذِكْرُثْ اِخْدَى وَفَلَا جِنَّ مَرَّةً وَالاِسْطِطَامَ فِيهَا لِشَفَرِهِ لَنَا رَوَى الْخَاكِمَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الرَّحْمَنِ خَفِيَ غَضَبُهَا لَمْ قَالَ عَلَيْنَا اَرْكَمَ شَكُوْنَا لِلْجِنِّ كَانُوا أَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًا مَا قُرَأَتْ غَلَبَتْهُمْ عَلَيْهِ الْآيَةُ مِنْ مَرَّةٍ (فَلْيَأْتِ آلِهَهُ رَبُّكُمْ تَكْذِبَانِ) إِلَّا قَالُوا وَلَا بَشَرٌ مِنْ بَعْلِكَ زَيْنًا لَكُذِّبَ فَلَكَ الْحَمْدُ (يَخْلُقُ الْاِنْسَانَ) آدَمَ (مِنْ صَلْصَالٍ) طِينِ نَابِسٍ يُسْنَعُ لَهُ صَلْصَلَةٌ اَمِنْ صَلَاتٍ إِذَا تَفَرَّقَ (كَالْفُتَاتِ) وَهُوَ مَا طَبَخَ مِنَ الطِّينِ (وَعَلَقَ الْجَانَّ) أَمَا الْجِنُّ وَهُوَ اِنْسٌ (مِنْ مَا وَجَدَ مِنْ نَارٍ) فَرَأَى نَهْمَهَا الْغَالِصَ مِنَ الدَّخَانِ (فَلْيَأْتِ آلِهَهُ رَبُّكُمْ تَكْذِبَانِ) (رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ) مَشْرِقُ الشَّأْنِ وَمَشْرِقُ الصَّنِيفِ (وَدَبَّ الْمَغْرِبَيْنِ) كَذَلِكَ (فَلْيَأْتِ آلِهَهُ رَبُّكُمْ تَكْذِبَانِ) (مَرْجٍ) أَرْسَلَ (الْمَغْرِبَيْنِ) الْغَدَبَ وَالْمِلْحَ (بَلَّتَيْنِ) فِي



رَایَ الْعِینِ اِیْنِہِمَا بَرَزَخَ ۚ خَاجِزٌ مِّنْ قُدْرَتِہٖ تَعَالٰی (اَلَا یُفْحِشَانِ) لَا یَنْہٰی وَاحِدٌ مِنْہُمَا عَلٰی الْاٰخِرِ لِحِطْلِہٖ  
 بِہٖ فَبَایْ اَلَا عَرِیکُمَا تَکْذِبَانِ (یُخْرِجُ) بِالْبَیِّنَاتِ لِمُفْغُولٍ وَفَافِیلٍ (مِنْہُمَا) مِنْ مَّجْمُوعِہُمَا الصَّادِقُ بِاِخْبِیْہِمَا  
 وَفُو الْیَلْبَحِ (اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ) خَزَزَ اَحْمَرٌ اَوْ صَدَارَ اللُّلُؤُ (فَبَایْ اَلَا عَرِیکُمَا تَکْذِبَانِ) (وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنَکَّرُ  
 السُّفْرُ) الْمَخْذَنَاتُ (فِی الْبُحْرِ کَالْاَعْلَامِ) کَالْجِبَالِ عَظْمًا وَاَرْضَاعًا (فَبَایْ اَلَا عَرِیکُمَا تَکْذِبَانِ)

توجہ سے شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم کولو والادی، رحمن چہ چاتہ  
 او غوینتل قرآن ٹہی ورته او بنودلو، انسان یعنی جنس انسان ٹہی پیدا کرو، او ہفہ تہ ٹہی د خبرو  
 چل او بنودلو، نمر او سپوہمی پہ مقرر حساب سرہ گرخی او غیلپی یعنی ہفہ گیا، چہ د ہفہی  
 تنہ نہ وی، او اونہی یعنی تنہی والا اونہی، چہی خہ ددوی نہ مطلوب دی د ہفہی تابعدار دی او  
 ہم ہفہ آسمان او چت کرو، او تلہ ٹہی کیخودلہ، یعنی انصاف ٹہی قائم کرو چہ تاسو خلق پہ تول  
 کنبہی تجاوز اونکرئی، او تاسو پہ انصاف سرہ وزن برابر کرئی، او پہ تول کنبہی کم مہر وکرئی، یعنی  
 پہ وزن کنبہی کمی مہ کرئی، او مخلوق یعنی جن او انس د پارہ ٹہی زمکہ خورہ کرہ، چہ پہ  
 ہفہی کنبہی دیو او د کھجورو اونہی دی، چہ معلوم دی، چہ د ہفہی میوو باندی غلاف دی،  
 اکبام، د وگی غلاف، او غلہ لکہ غنم، او جوار، بھوس والا، او پانیرو والا، او خوشبو والا  
 گلونہ ٹہی پیدا کرل، نو ای جئاتو او انسانانو! تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟  
 داایت یودیرش خلہ ذکر شوہی دی، او استفہام پہ دی کنبہی د تقریر د پارہ د دی، خنگہ  
 چہ حاکم د جابر رضی اللہ عنہ نہ روایت کرے دی فرمائی چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مونہی تہ تول سورہ  
 رحمن اولوستلو بیا ٹہی او فرمائیل چہی خہ خبرہ دہ خہ تاسو خاموشہ وینم؟ جنات د جواب  
 پہ اعتبار سرہ یقینا تاسو نہ بنہ وو، ما چہ کلہ ہم ہفوی تہ دا ایت فہای اَلَا عَرِیکُمَا  
 تَکْذِبَانِ اورولہ دی، چرتہ داسی شوہی نہ دہ چہ ہفوی وَلَا یَقْرَءُ مِنْ لَّدُنْکَ رِیْءًا لِّکَذِبِ فَلْکَ الْحَمْدُ  
 ونیلپی نہ وی، چہ ای خمونہ رب! مونہی ستا دیو نعمت ہم ناشکری نہ کوو، ہم تالہ تول  
 تعریفونہ دی، ہم ہفہ انسان آدم صلی اللہ علیہ وسلم دیو داسی خاورے نہ چہ تھیکری پشان تہگیدلہ، پیدا  
 کرو، یعنی داسی اوچے خاورے نہ چہ پہ ہفہی کنبہی آواز وو، او داسی خاورے نہ چہ  
 ہفہ پخہ کرے شوہی وہ، او جئاتو لہ یعنی د جئاتو پلار، او ہفہ ابلیس دی، د خالص اورنہ  
 پیدا کرو او مارج ہفہ شغلہ دہ چہ پہ ہفہی کنبہی لوگی نہ وی، نو ای جئاتو او انسانانو!  
 تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟ ۱۷۳۰ھ

شور او خوب دہہ سیندو نہ ٹہی جاری کرل، چہ پہ بنکارہ یو خائی شوی وو، پہ حقیقت کنبہی پہ دی  
 دوارو کنبہی فاصلہ دی، یعنی د اللہ تعالیٰ د قدرت مانع دی، چہ دوارہ مخکنبہی کیدی نشی، یعنی  
 پہ دی دوارو کنبہی یو پہ بل باندی تجاوز نہ کوی، چہ ہفہ سرہ ملاؤشی، نو ای جئاتو او انسانانو!  
 تاسو بہ د خپل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئی؟ او ددی دوارو نہ یعنی د دوارو د مجموعی نہ

ملغلرې او مرجان راؤمې د مجموعې اطلاق په يو باندې هم کيږي، او هغه د شور سيند دې، هېوم معروف او مجهول دواړه دي، لولوغتې ملغلرې، مرجان وړې ملغلرې، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ هم د الله په ملکيت کښې دې هغه جهازونه کشتي چې په سيند کښې د غر پشان اوچتې دي، يعنې په بلندی او لښ والي کښې د غر پشان دي، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** الرَّحْمَنُ: مبتدا، مابعد ددې خبر، د تعديد او حجت قائمولو په توگه خبر بغير د عطف نه متعدد هم کيدې شي، څنگه چې دلته بغير د عطف دې، الرحمن مبتدا، او مابعد ددې خبر، دا د هغه خلقو په نيز دې څوک چې الرحمن پوره ايت نه مني، او کوم خلق چې نې پوره ايت مني، د هغوی په نيز الرحمن د مبتدا محذوف خبر دې، اې الله الرحمن بالرحمن مبتدا ده، او رينا ددې خبر محذوف دې.

**قوله:** مَنْ شَاءَ: ددې عبارت په اضافې سره نې اشاره او کره چې علم متعدی په دوو مفعولو سره دې، او مفعول اول ددې محذوف دې.

**قوله:** النطق: گويائی (خبرې کول)، اظهار ما فی الضمير، دا قوت په حيواناتو (خناورو) کښې نشته.

**قوله:** مِصْبَاحٌ: دا د حسب مصدر مفرد دې، بمعنى حساب، لکه عُقْرَانٌ وَكُفْرَانٌ او دا هم کيدې شي چې د حساب جمع وي، لکه د شِهَاب جمع شُهَبَان، او د رَغِيف جمع رَغْفَان، (په شان روتې) مطلب دا دې چې نمر او سپوږمې په خپل حساب سره په خپل برجونو کښې گرځي، د ويخته برابر هم خپله ديوتی نه پريگدي.

**فاثده:** د نمر قطر ۸۶۶۵۰۰ (اته لاکهه، شپږ شپته زره پنځه سوه ميله) دې، او هغه د ديارلس لاکهه زمکو برابر دې، نمر د زمکې په شان کلک (مانع) نه دې، او نه د اوبو په شان بهيدونکې (سيال) دې، بلکه د اوبو نه يونيم چنده ټينگه (کثيف)، د شهود په شان، (فلکيات جديدة).

**قوله:** أَيْ لِأَجْلِ أَنْ لَا تُجَوُّوا: دا دې خبرې ته اشاره ده چې په الْأَطْلُفَا کښې اُن مصدریه دې، نه چې نافيّه، او د اُن نه مخکښې لام علت مقدر دې.

**قوله:** أَكْمَامٌ: اکمام جمع دگړه په معنى د شگوفه (غلاف)، جالې.

**قوله:** أَلَامَ: نعمتونه، واحد اِلَى وَاِلَى، لکه مَعْنَى، وَ حَصْنَى وَاِلَى اِلَى.

**قوله:** رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ: رب بهر رفع سره، د رفع درې وجې کيدې شي،

① دا چې رب المشرقين په تركيب اضافي سره مبتدا، او مريم المصين ددې خبر، او د مبتدا او خبر په مينځ كښې جمله معترضه وي.

② چې رب المشرقين د مبتدا محذوف خبر وي، اې هورب المشرقين

③ د غلې د فاعل نه بدل وي، او بعضې حضراتو من ښكانه بدل منلو سره مجرور هم ونيلې دې.

قوله: يَلْتَقِيَانِ: دا د بحرين نه حال دې.

قوله: مجموعهما الصادق باحدهما: د شارح دا ونيل چې د دواړو په مجموعه باندې د واحد اطلاق صحيح دى، صحيح نه ده، ځكه چې د مجموعې نه بعض هغه وخت مراد اخستل صحيح وي چې كله د بعض نه متعدد مراد وي، گنى جمع ونيلو سره واحد مراد اخستل بالكل صحيح نه دى.

[اياتوله: ٣٦-٤٥]

كُلٌّ مِّنْ عَلَيْنَا أَمْنٌ الْأَرْضِ مِنَ الْخِيَوَانِ (قَالَ) هَالِكٌ وَغَيْرُ بَعْزٍ تَغْلِيًا لِلْعُقْلَاءِ وَيَقِيَّ وَجْهَ رَبِّكَ ذَاتَهُ (قَالَ)  
الْجَلَالُ) الْفُظْمَةُ (وَالْإِكْرَامُ) لِلْمُؤْمِنِينَ بِاسْمِهِ عَلَيْهِمْ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضِ) يُطْلِقُ أَوْ خَالَ مَا يَخْتَارُونَ إِلَيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى الْعِبَادَةِ وَالرِّزْقِ وَالْمَغْفِرَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ (كُلُّ يَوْمٍ  
وَقْتُ (هُوَ فِي شَأْنٍ) أَمْرٌ يَظْهَرُ عَلَى وَقْفٍ مَا قُدِّرَ فِي الْأَزَلِ مِنْ إِخْيَاءٍ وَإِمَاتَةٍ وَإِعْزَازٍ وَإِذْلَالٍ وَإِعْثَاءٍ وَإِعْثَامٍ  
وِإِجَابَةٍ دَائِعٍ وَإِعْطَاءٍ سَائِلٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (سَتَفْرُغُ لَكُمْ) سَتَفْقِضُ لِحْسَابِكُمْ (أَيُّهَا  
الْمُتَّقِلَانِ) الْإِنْسُ وَالْجِنُّ (يَا مَعْشَرَ الْإِنِّ وَالْإِنْسِ) إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا تَخْرُجُوا (مِنْ أَقْطَارِ) نَوَاسِي  
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْطُذُوا (أَمْرٌ تَعْجِزُ) لَا تَنْفُذُونَ (الْأَيْسَلَطَانِ) بِقُوَّةٍ وَلَا قُوَّةَ لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ (فَبَايَ) آيَةُ  
رِيكَا تَكْذِبَانِ (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْطِيقَا مِنْ نَارٍ) هُوَ لَهَبُهَا الْخَالِصُ مِنَ الدُّخَانِ أَوْ مَعَهُ (وَحُمَاسٌ) أَيْ دُخَانٌ لَا  
لَهَبَ فِيهِ (فَلَا تَلْتَمِيزَانِ) تَتَفَقَّحَانِ مِنْ ذَلِكَ بَلْ يَسْأَلُكُمْ إِلَى الْمَحْشَرِ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (فَلَمَّا ذَا  
الْشَّقِيقِ السَّجَامِ) الْفَرْجَتِ أَنْبَاءُهَا لِتُرْوَلَ الْمَلَائِكَةُ (فَلَكَاثَتْ وَرَدَةً) أَيْ بَطَلَهَا مُخْمَرَةً (كَالِدِيَهَانِ) عَالَاؤِيهِمِ  
الْآخِرِ عَلَى خِلَافِ الْفَهْدِ بِهَا وَجَوَابِهَا إِذَا هِيَ أَعْظَمُ الْهَوْلِ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (قَبُومِيْنِ) لَا يُسْأَلُ عَنْ  
ذُلِّهِ (إِنْسٌ وَلَا جَانٌ) عَنْ ذُلِّهِ وَيُسْأَلُونَ فِي وَقْتِ آخِرِ (قَوْرَتِكَ) لَسْنَا لِنَهْمُ أَجْمُوعِيْنِ (وَالْجَانُ) هُنَا وَفِيهَا سَتَابِي  
بِمَعْنَى الْجَنِيِّ وَالْإِنْسِ فِيهِمَا بِمَعْنَى الْإِنْسِيِّ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ) بِبَيِّنَاتِهِمْ سَوَادَ  
الْوُجُوهِ وَزُرْقَةَ الْعُيُونِ (فَيَقْبِضُونَ بِالْأَوَامِي وَالْأَقْدَامِ) (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ (تَضْمَنَ) نَاصِيَةً كُلِّ مِنْهُنَّ إِلَى  
قَدَمَيْهِ مِنْ خَلْفٍ أَوْ لَدُنْهُ وَنُقِلَى فِي النَّارِ وَنُقِلَ لَهُنَّ (هَذِهِ) جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (يَطْلُقُونَ)  
يَسْقُونَ (يَبْنِيْنَهَا وَيَبْنِيْنَ حِمِيمًا) مَاءٌ حَارٌّ (أَيُّهَا) شَدِيدُ الْخَزَاةِ يُسْقَوْنَ إِذَا اسْتَقَالُوا مِنْ حَرِّ النَّارِ وَهُوَ مَقْصُودُ  
مَقْصَاسِ (فَبَايَ) الْأَمْرِيكَا تَكْذِبَانِ

توجہ: خدہ چہ پہ دے باندے یعنی بہ زمکہ باندے دی تول فنا کید و نکے دی، ذوی العقول تہ غلبہ ورکولو سرہ پہ (من) سرہ نہ تعبیر اوکرو، صرف ستا با عظمت بہ مومنانو باندے د خیلو انعاماتو احسان کونکی رب ذات بہ باقی پاتہ شی، نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ او تولو اسمانونو او زمکہ والا ہم د ہفہ نہ غوبتل کوی، یعنی بہ زبان حال یا بہ زبان قال سرہ ترے غواری، د کوم خیز چہ ہفوی تہ حاجت وی کہ بہ عبادت باندے قدرت وی یا رزق یا مغفرت وغیرہ، ہفہ ہر وخت پہ یو شان کنبی وی، یعنی ہفہ پہ داسے شغل کنبی وی کوم چہ ہفہ پہ پورہ عالم کنبی، د ہفہ مطابق ظاہروی کوم چہ نہی پہ ازل کنبی مقدر کرے دے مثلاً ژوند ورکول، مرگ ورکول، عزت ورکول، او ذلیلہ کول، او مالدار او غریب کول، او د دعا کونکی دعا قبولول، او سوال کونکی تہ ورکول وغیرہ وغیرہ نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ ۶/۳۳۵

ای د انسانو او د جئاتو دلہی اکہ تاسو د اسمانونو او د زمکہ د حدود نہ وتلے شی نو او حق، امر د تعجیز د پارہ دے، تاسو د طاقت نہ بغیر وتلے نشے، او تاسو سرہ ہفہ طاقت نشہ، نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ ہفہ بہ تاسو د پاسہ د اور شعلی (لمبی) پرپدی، شواظ د اور ہفہ شعلہ (لمبیہ) چہ بہ ہفے کنبی لوگے نہ وی، یا لوگے وی پکنبی، او خالص لوگے بہ پرپدی، یعنی داسے لوگے چہ بہ ہفے کنبی شغلہ نہ وی، بیا بہ تاسو د ہفہ مقابلہ کولے نشے، بلکہ ہفہ بہ تاسو محشر طرف تہ راکازی، نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ پس گلہ چہ اسمان او شلیپی یعنی د فرشتو د را کوزیدو د پارہ دروازے کولو کرے شی او د غرمنی پہ شان سور شی، لکہ سرہ خرمن، یعنی د مخکینینی حالت پہ خلاف، او د اذاجواب ہما عظم لہول محذوف دے، یعنی خومرہ د ویرے منظر بہ وی؟ نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ پہ دغہ ورع بہ د انسانانو او د جئاتو د گناہونو تپوس نہ کیپی، او بہ بل وخت کنبی بہ کیپی، خنگہ چہ نہی او فرمائیل **فوريك لستظنہم احمقن**، یعنی قسم دے ستا د رب! مونہ بہ خامخا د دوی نہ تپوس کوو، او جائے دل تہ ہم او دینہ مخکنبی د حق پہ معنی کنبی دے، او انس ہم پہ مذکورہ خایونو کنبی د انسی پہ معنی کنبی دے، نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ مجرمان بہ د خیلو حلیو (علامہ) نہ پیرندلی کیپی، یعنی د مخونو د توروالی نہ او د سترگو د شینوالی نہ د دوی د تندی و یغتو او د دوی د قدمونو بہ نیولی کیپی، نو ای جئاتو او انسانانو اتاسو بہ د خیل رب د کوم کوم نعمت نہ انکار کوئے؟ یعنی پہ دوی کنبی بہ د ہر یو تندی د مخکنبی یا د روستو نہ د قدمونو سرہ ملاو کرے شی، او پہ جہنم کنبی بہ او غورخولے شی او دوی تہ بہ وئیلے

شی دغه دې هغه جهنم د کوم چې مجرمانو تکذیب کولو د جهنم او د سختو گرمو اویو په مینځ کېږي په دوی چکر لگوي، یعنی منډې به وې، او چې کله د اور د گرمی نه فریاد او کړی نو دوی باندې به گرمې اوبه ځکلولې شي، (آن د قاض په شان منقوص دې، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟)

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله** أی از أرض من الحيوان: مفسر علام د علیها تفسیر په اُمی الأرض سره کولو کېږي اشاره او کړه چې جنت او دوزخ، حورې او غلمان به فنا کېږي نه، بلکه د زمکې څیزونه به فنا کېږي، او کل یوم هوی هان سره په یهودو باندې رد او کړې شو چې د هغوی عقیده ده چې الله تعالی په شپږو ورځو کېږي ټول کائنات پیدا کړو، د جمعه په ورځ په آخری وخت کېږي ئ د آدم علیهم السلام تخلیق او کړو، او د هفتې په ورځ ئې هیڅ کار اونکړو، هم دا وجه ده چې یهود د خالی په ورځ جهنم کوي.

**قوله** سَقِّد: سترغ لکه تفسیر ئې په مقصد سره کولو کېږي اشاره او کړه چې د فراغت نه مراد توجه او قصد کول دي، ځکه چې الله تعالی ته داسې مصروفیت نه وی چې په نورو کارونو کېږي د مشغولیدو نه مانع وی، داسې قسم کارونو کېږي مشغولیدل د مخلوق سره خاص دی.

**قوله** ثقلان: جن او انس ته ثقلان ځکه وائی چی دوی په ژوند او مرگ دواړو کېږي په زمکه باندې ثقل وی.

**قوله** قَاتِلُوا: امر د تعجیز د پاره دې، یعنی که تاسو د سلطنت د حدونو نه وتلې شئ نو اوڅن، دا داسې ده لکه قَاتِلُوا سوره من مثله.

**قوله** کالیهان: د کائنات خبرثانی هم کیدې شي او د وردا صفت هم کیدې شي، او د کائنات د اسم نه حال هم، وَهَان، فُتْنُ جمع ده، لکه رُمُوع و مَاح، په دې صورت کېږي به دهان د تلچېت په معنی کېږي وی، «تلچېت هغه څیز ته وائی چه په تیلو کېږي یو څیز پوڅ شي او تیل ترینه لرې کړې شي بیا چه د تیلو په ویځ کېږي څه پاتې شي هغې ته تلچېت وائی، لکه څنګه چې په بل آیت کېږي اسمان لره د تلچېت سره تشبیه ورکړې شوې ده، کما قال الله تعالی یوم تكون السماء کالیهل، او مهل د تیل تلچېت ته وئیلې شي، دویم صورت دا دې چې دهان اسم مفرد وی، څنګه چې زمحشری وئیلې دی، دهان لمر لاهېده نه.

**قوله** والجان هبنا و فیما سأتی معنی الجنی والانس فیما معنی الإنسی: د دې ټول عبارت راورلو مقصد د مفسر علام د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: دا دې چې جان او انس دا دواړه اسم جنس دی، او سوال د جنس نه نه کیږي بلکه د افرادو د جنس نه کیږي؟

جواب: د دې سوال جواب ورکولو د پاره مفسر علام او فرمائیل چې جان، دهی په معنی کښې، اوالس، الهی په معنی کښې دې، او دا دواړه د جنس د افرادو نه دی، دا دواړه د هغه الفاظو نه دی چې د هغې په جنس او فرد کښې امتیاز د یاه په اضافې سره کیږي لکه زهر، ولسی.

تولوه: زرقة العیون: اسمانی رنگ سترگې، دې ته د پیشو سترگې هم وئیلې شی، او دې ته کرنجی سترگې هم وئیلې شی

تولوه: آیت: دا د ائی نه د اسم فاعل صیغه ده، یشیدلې اوبه.

[ایاتونه: ۴۶-۷۸]

وَلَمَنْ خَافَ أَي لِكُلِّ مِنْهُمْ أَوْ لِمَجْمُوعِهِمْ (مَقَامَرَتِهِ) قِيَامَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْجَنَابِ فَتَرَكَ مَعْصِيَهُ (جَنَّتَانِ) (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (ذَوَاتًا) ثَنِيَّةً ذَوَاتَ عَلَى الْأَضَلِّ وَلَا مَهْيَاءَ (أَفْنَانِ) اغْصَانِ جَمْعُ فَنِّ كَطَلٍ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ) (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِئَةٍ) فِي الدُّنْيَا أَوْ كُلِّ مَا يُتَفَكَّهُ بِهِ (رَوْحَانِ) نَوْعَانِ رَطْبٍ وَنَاسٍ وَالْفَرْزُ مِنْهُمَا فِي الدُّنْيَا كَالْخَنْظَلِ خَلَوُ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (مُتَكَيِّيْنِ) خَالَ غَايِلُهُ مَخْذُوفٌ أَيْ يَنْتَعِمُونَ (عَلَى فَرْشٍ بَطَّانِيهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ) مَا غُلِظَ مِنْ الدِّيَاجِ وَخَشَنَ وَالظُّهَّائِرِ مِنَ السُّنْدُسِ (وَجَنَّتَيْنِ) (جَنَّتَيْنِ) (ذَانِ) قَرِيبَ يَنَالِهِ الْقَائِمُ وَالْقَاعِدُ وَالْمُضْطَجِعُ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِنَّ) فِي الْجَنَّتَيْنِ وَمَا اسْتَنْكَتَ عَلَيْهِ مِنَ الْغُلَّاقِ وَالْفُصُورِ (قَالِمَاتِ الْعُلُوفِ) الْعَيْنُ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ الْمُتَكَيِّيْنِ مِنَ الْإِنْسِ وَالْجَنِّ (لَمْ يَطْمِئْسُوا) يَنْتَضَهُنَّ وَهُنَّ مِنَ الْخُورِ أَوْ مِنْ بِنَاءِ الدُّنْيَا الْمَشَاتِ (إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ) (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ) صَفَاءُ (وَالْمَرْجَانُ) اللَّوْلُو بَيَاضٌ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (هَلْ) مَا (جَزَاءُ الْإِحْسَانِ) بِالطَّاعَةِ (أَلَا الْإِحْسَانُ) بِالنِّعَمِ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (وَمِنْ دُونِهِمَا) الْجَنَّتَيْنِ الْمَكْذُوبَتَيْنِ (جَنَّتَانِ) أَيْضًا لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (مَدَامَتَانِ) سَوَادَانِ مِنْ شِدَّةِ عَضْرَتِهِمَا (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَاجَتَانِ) فَوَارِتَانِ بِالنَّامِ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِمَا فَاكِئَةٌ وَنَخْلٌ وَوُضَانٌ) هُمَا مِنْهَا وَقِيلَ مِنْ غَيْرِهَا (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (فِيهِنَّ) أَيْ الْجَنَّتَيْنِ وَمَا فِيهِمَا (مَحْبُورَاتُ) اخْلَاقًا (حَسَنًا) وَجُوهًا (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (حُورٌ) شَدِيدَاتُ سَوَادِ الْعُيُونِ وَبَيَاضِهَا (مَقْصُورَاتُ) مَسْجُورَاتُ (فِي الْخِيَامِ) مِنْ فَرْزٍ مُخَوِّفٍ مُضَافَةً إِلَى الْفُصُورِ شَبِيهَةٌ بِالْعُدُورِ (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (لَمْ يَطْمِئْسُوا) إِنْسٌ قَبْلَهُمْ قِيلَ أَرْوَاجُهُنَّ (وَلَا جَانٌ) (فَبَأَى آلَ عَرْيِكَمَا تَكْذِبَانِ) (مُتَكَيِّيْنِ) أَيْ أَرْوَاجُهُنَّ وَغَايِرَهُ كَمَا تَقَدَّمَ (عَلَى رُفُوفٍ

خُفِّرْ جَنَحَ زَفَرَةٍ أَيْ يَسُطُ أَوْ يَسْتَدِ (وَعَبَقْرَتِي جَنَّاتٍ) جَنَحَ غَبَقَةٍ أَيْ طَائِفٍ (فَهَايَ أَلَامُ رِيكَا تَكْذِبَانِ) تَبَارَكَ اسْمُكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ نَقَدَمَ وَلَفْظُ اسْمِ زَانِدٍ

نوجھہ او دھفہ کس دپارہ یعنی پہ دوی کنبی د ہر یو د پارہ یا د دوی د مجموعی د پارہ چہ د خپل رب پہ مخکښی د حساب د پارہ د ولاری نه اویږدو، او د هغه نافرمانی نه پرېخوږه، دوه باغونه دی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ دواړه باغونه به د گټرو څانگو والاوی، ذوات، دذوات تشنیه ده، د اصل مطابق، او او ددې لام یاه ده، انسان، دفلان جمع ده، لکه اطلال چه طلل جمع ده، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې دواړو باغونو کنبی دوه بهیدونکې چینې دی نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې دواړه باغونو کنبی د دنیا د هر قسم میوو یا د هر هغه میوې د کوم نه چې خوند اخستلې شی، دوه جوړې دی، لوند او اوچ او په دې دواړه قسم میوو کنبی چه په دنیا کنبی کومه تروه ده هغه به خوگه شی، لکه حنظل، «مره غونې» نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ جتیانو به په داسې فروشو باندې ډډه لگولې وی چې د هغې استر به د شنو ریځمو وی، متکین حال دې، ددې عامل یتمعون محذوف دې، استبرق د ریځمو هغه کپړې ته وئیلې شی چې پېړو او دانې دار وی، او ابرا، یعنی بره والا کپړا به د سندس وی، یعنی د باریک ریځمو. او ددې دواړو باغونو میوې به بالکل نزدې نزدې وی، چې هغه به ملاست کس، ناست کس او ولار کس ټول اخستلې شی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ په دې باغونو کنبی او په څه چې دا باغونه مشتمل وی، یعنی محلات او بالاخانې وغیره، به داسې ښځې وی چې خپل نظرونه به ټی د جن پیری، او انس نه، په خپلو خاوندانو باندې ښکته کړې وی، ډډه به نه لگولې وی ددې نه مخکښی به هیڅ یو انسان په دوی کنبی تصرف نه وی کړې. او نه به جناتو، یعنی دې سره به چا وطی کړې نه وی، او دا به د حورو د قبیلې نه وی، یا به د دنیا د ښځو د قبیلې نه وی کومې چې به د ولادت د واسطې نه بغیر پیدا شوې وی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ هغه حورې به په صفائی کنبی ه یاقوت او په سپینوالی کنبی به د ملفلرو په شان وی، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ ۶۳۵۰ مخکې

مذکورہ دواړو باغونو نه علاوه دوه نور باغونه هم دی چې په درجه کنبی په ددې نه کم وی، د هغه چا د پارہ څوک چې د الله په مخکښی د ولاری نه اویږدلو، نو ای جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د کوم کوم نعمت نه انکار کوئ؟ دواړه باغونه به د شوخ شین رنگ وی، ددې

شين والى د زياتوالى د وجې نه نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ دې دواړو باغونو كښې به دوه چينې وى چې د داسې اوبو سره به جوش وهى، چې كله به ختمېږي نه، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ او په دې دواړو باغونو كښې ميوې، كهجورې او انار به وى هغه دواړه يعنې كهجورې او انار به د ميوو نه وى، او وئيلې شوى دى چې ددې نه علاوه به وى، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ او د دې باغونو په كورونو كښې به ښكلې پنځې وى، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ هغه ښځې به سپين رنگ والا، او د هغوى د سترگو تورې والې به ډير تور، او سپين والې به نې ډير سپين وى، هغوى به د ملغلرو په خيمو كښې پټې وى، حال دا چې هغه خيمې به په محلونو باندې د زياتې خادر په شان وى، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ د دوى نه مخكښې به په دوى باندې نه يو انسان تصرف كړې وى او نه يو جن، يعنې د دې خاوندانو نه مخكښې، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ د دوى خاوندان شنه تختونو او خاښته متكو باندې ډډه وهلې ناست وى، او ددې اعراب په ماقبل كښې د تير شوى په شان دې، رفوفه د رفوفه جمع ده، شنه بالختونو ته واڼى، نو اې جناتو او انسانانو! تاسو به د خپل رب د كوم كوم نعمت نه انكار كوئ؟ ستاد پروردگار نوم پر بركت والا دې، كوم چې د عزت او جلال والا دې، او لفظ اسم زائد دې.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله: قيامه:** دا د مقام تفسير دې، په دې كښې دې خبرې ته اشاره ده چې مقام دلته مصدر دې.

**قوله: ذَوَاتُ عَلَى الْأَصْلِ وَلَا مَهَالَه:** د ذات په تشبيه كښې دوه لغت دى، يو د اصل په اعتبار سره، او دويم د لفظ په اعتبار سره، د ذات اصل ذَوِيه دې، په دې كښې عين كلمه واؤ دې، او لام كلمه ياء ده، ددې مفرد په اصل كښې ذوات دې، د اصل مطابق ددې تشبيه ذواتان دې، د اضافت د وجې نه نون د تشبيه ساقط شوې دې، چې د هغې د وجې نه ذواتا پاتې شو، او مفرد ئې خلاف اصل ذات استعمال كړو.

**قوله: جَمْعُ قُتْنٍ:** لكه اطلال جمع د طلل، ددې اضافې سره د مفسر علام مقصد دا بيان دې چې اَنَسَانٌ د قُتْنٍ جمع ده، نه چې د قُتْنٍ څنگه چې اطلال د طلل جمع ده نه چې د طلل

**قوله: جَنَّاتُ الْجَنَّةِ:** د جَنَّاتِ الْجَنَّةِ مبتدا او دان ددې خبر، جَنَى بمعنې مجنى، او دان په اصل كښې دانو وو.

**قوله: فِي الْجَنَّةِ وَمَا اشْتَمَلَتْهَا:** دا د فِيْهِنَّ تفسير دې، ددې تفسير مقصد د يو سوال جواب وركول دى.



**سوال** د فيهن مرجع جنتان دې، کوم چې تشنيه ده، لهذا دې طرف ته راجع کيدونکي ضمير به هم د تشنيه وى، چې په ضمير او مرجع کښې مطابقت راشي؟ مفسر علام د وما احتملاً عليه من العلالی والقصور اضافه کولو سره ددې سوال جواب ورکړو.

**جواب** خلاصه دا ده چې د فيهن مرجع صرف جنتان نه دې، بلکه هغه څه هم مرجع ده څه ته چې جنتان شامل دی، مثلاً محلات، بالاخانې وغيره.

**قوله:** من نساء الدنيا المنشآت: المنشآت دلساء الدنيا صفت المنشآت راوړلو سره نې اشاره اوکره چې د دنیا ښځې به هم جنت والا ته ملاوېږي، خو دوی به دوباره جوړولې شي. يعنى دوباره به ددوی تخليق اوکرې شي، خو دا تخليق به د ولادت په واسطه نه وى. بلکه الله تعالى به په خپل دست قدرت سره جوړکړي.

**قوله:** صفاءً وبياضاً: جنتی ښځو لره په صفائی کښې د ياقوت سره، او په سپين والی کښې د ملغلرو سره تشبيه ورکول مقصود دی، نه چې ددې په ټولو صفتونه کښې.

**قوله:** هل ما جزاء الإنسان إلا الإحسان: د هل استعمال په څلورو طريقو سره کېږي. ① الله تعالى قول هل اتي على الإنسان،

② معنى استظهر امر لکه دالله تعالى قول: فهل وجدتم ما وعد ربكم حقاً،

③ معنى امر لکه دالله تعالى قول فهل انتم متعبون

④ معنى نفى لکه دالله تعالى قول فهل على الرسل إلا البلاغ المبين، دلته هم هل د نفى په معنى کښې دې.

**قوله:** مذهباً متان: دا د الدهمة نه ماخوځ دې، ددې معنى ده، توروالې، هم ددې نه فرس ادهم دې، او شين والې چې کله ډير شى نو توروالى ته مائل شى.

**قوله:** وهما منبأ: يعنى نخل او رمان، دا دواړه د امام ابويوسف او محمد (رحمهما الله) په نيز په ميوو کښې شامل دی، او د امام ابوحنيفه رحمته الله په نيز په ميوو کښې شامل نه دې، ځکه چې عطف مغاثر غواړي.

**قوله:** من دژېجوف مضافة إلى القصور شبهة بالخمدور: يعنى هغه خيمې به د خالی ملغلرو وى، يعنى دومره غټې ملغلرې به وى چې هغه به دننه خالی کولو سره د خيمې جوړولو قابل وى، او مضافة إلى القصور مطلب دا دې چې هغه خيمې به د محل په مينځ کښې وى، او په منزله د خادر به وى، ځنگه چې په کور کښې ښځې وى، او د هغوی په سرونو باندې خادرې وى.

ہولہ: عَقْرَى: دا عبقر طرف تہ منسوب دے، د عربو دا خیال دے چے دا د جناتو یو کلی دے، لہذا ہر عجیب او غریب خیز دے طرف تہ منسوب کوی او پہ قاموس کنبی دی چے عبقر ہفہ خایہ تہ وانی کوم خانی چے جنات پہ کثرت سرہ وی، او عبقری ہفہ تہ وانی چے پہ ہر طریقہ سرہ کامل وی

## [۵۶] سورۃ الواقعة

سورۃ الواقعة مکیۃ الا: ابھذا الحدیث (الایۃ) وثلثہ من الاولین (الایۃ)

وہی ستا و سبع او تسع وتسعون ایۃ

سورۃ الواقعہ مکی دی، سوا د آیت: اٰمِیْذِ الْعِلْمِ، او آیت: وَلِلْعَلَمِ الْاَوَّلِیْنَ، او دا شہر نوری، یا اووہ نوری یا نہہ نوری آیتونہ دی

[ایاتونہ: ۱-۲۸]

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ، فَمَنْتِ الْقِيَامَةُ، لَيْسَ لَوْعَتِهَا كَاذِبَةٌ، نَفْسٌ تَكْذِبُ بِاَنْ تَنْفِیْهَا عَنْهَا نَفْسُهَا فِي الدُّنْيَا خَافِضَةً رَّافِعَةً، اَنْ هِيَ مُطَهَّرَةٌ لِيُخْفِضَ اَقْوَامٌ بِدُخُولِهِمُ النَّارَ وَلِيَرْفِعَ اٰخَرِيْنَ بِدُخُولِهِمُ الْجَنَّةَ، اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًا، حُرِّكَتْ حُرْكَةً شَدِيْدَةً، وَنُسِيتُ الْجِبَالُ نَسًا، فَكُنْتُ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّبَارًا، وَنُشْرًا وَاِذَا الْاٰثَانَةُ بَدَلٌ مِنَ الْاَوَّلٰی، وَكُنْتُمْ فِي الْقِيَامَةِ اَزْوَاجًا، اَصْنٰفًا ثَلٰثَةً، اَوَّلُهَا اَصْحَابُ الْمِیْمَنَةِ، وَهُمْ الْبَرِّیْنَ یُؤْتُوْنَ كُتُبُهُمْ وَیُنَادِيهِمْ بِمِیْدَا خَبَرِهِ، مَا اَصْحَابُ الْمِیْمَنَةِ، تَعْظِيْمٌ لِاَنَّهُمْ بِدُخُولِهِمُ الْجَنَّةَ، وَاصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ، اَنْ هِيَ الشَّمَالُ بِاَنْ یُّؤْتٰی كُلُّ مِنْهُمْ كِتٰبَهُ بِشِمَالِهِ، مَا اَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ، تَخْفِیْزٌ لِاَنَّهُمْ بِدُخُولِهِمُ النَّارَ، وَالسَّابِقُونَ، اِلٰی الْاٰخِرِیْنَ وَهُمْ الْاَنْبِیَاءُ بِمِیْدَا، (السَّابِقُونَ) تَاكِيْدٌ لِّتَعْظِيْمِ شَانِهِمْ، (اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُونَ)، فِيْ جَنَّاتٍ النَّعِيْمِ، ثَلٰثَةٌ مِنَ الْاَوَّلٰیْنَ، بِمِیْدَا اَنْیَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْاٰمَمِ الْمَاضِيَةِ، وَهَلِیْهِ الْاٰثَمَةُ وَالْخَيْرُ، عَلٰی سَعَرٍ مُّوَضُّوْتَةٍ، مُنْشَوِجَةٌ بِقُضْبَانِ النَّعْبِ وَالْحَوَاطِرِ، مُتَكِيْمِيْنَ عَلَیْهَا مُتَقَابِلِيْنَ، خَالِدِيْنَ فِي الصُّبْرِ فِي الْخَرَرِ، یَطْلُوْفُ عَلَیْهِمْ لِلْعِزَّةِ، (وَلِذٰلِكَ فَخَلَّدُوْنَ)، عَلٰی كُفْلٍ الْاَوْزَادُ لَا یَهْرَءُوْنَ، (بَاكُوْا)، اَفْدَاحٌ لَا غَرَا لَهَا، (وَأَهْلٰی رَیْقٍ) لَهَا غَرَا وَخَرَا طِمٍ، (وَكُلَّاسٍ) اِنَاءٌ حُرْبِ الْخَمْرِ، (مِنْ مَّوْبِقٍ) اَنْیَ خَمْرٌ جَارِيَةٌ مِنْ مَّنْعٍ لَا یَقْطَعُ اَبَدًا، لَا یَصْدَعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یَنْزَعُوْنَ، یَفْنَحُ الرِّایَ وَیَنْشَرُهَا مِنْ نَزْفِ الشَّرَابِ، وَانْزَفَ اَنْیَ لَا یَخْضَلُ لَهُمْ مِنْهَا مَضَاعٌ وَلَا ذُفَابٌ غَقْلٌ بِخِلَافِ خَمْرِ الدُّنْيَا، (وَفَاكِهَةٌ مَّآ یَتَخَفَرُونَ)، (وَلَحْمٌ طَرِیْدٌ مَا یَشْتَبُونَ) لَهُمْ لِلْاَسْتِمَاعِ، (حُورٌ) بِنَاءٌ شَدِيْدَاتٍ سَوَادُ الْغُرُوْنِ فَنَبَاحُهَا (عِیْنٌ) سِیْخَامُ الْغُرُوْنِ كَسْبَتْ عَنْهُ بَذَلُ صَمَتِهَا لِجَنَانَةِ الْبَاءِ وَمُفْرَدُهُ غِنَاءٌ كَخَمْرَاءُ وَفِيْ قِرَاءَةِ بَحْرٍ حُورٌ عَنِ كَاثَمَقَالِ الدُّوَلُوْا الْمَكْنُوْنِ، الْمَصْنُوْنِ، حَزَّاءٌ، غَفَقُوْلٌ لَّهُ اَوْ مَضْمَرٌ وَالْقَابِلُ الْمَقْدَّرُ اَنْیَ جَفَلْنَا لَهُمْ مَا ذَكِّرَ لِلْجَزَاءِ اَوْ جَزِیْنَاهُمْ، (عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ)، لَا یَتَمَحَّوْنَ فِیْهَا، فِيْ الْجَنَّةِ، (لَقَوْمًا) فَاجِشًا مِنْ الْكَلَامِ، (وَلَا تُكَلِّمُهُمْ) مَا یُؤْلِمُهُمْ، (اِلَّا) لَكِنْ، (قِلَالًا) فَوَلَا، (سَلَامًا سَلَامًا) بَذَلُ مِنْ قَبْلِ اَنَّهُمْ بِسَمْعُوْنِهِ، وَاصْحَابُ الْیَمِیْنِ مَا

أَصَابَ الرِّمَى، اِی بَیْدَر، خَیْرَ النَّبِیِّ (مُحَمَّدٌ) لَا ذُلَّكَ لَهُ (وَعَلَّمَ) خَیْرَ الْغُزْرِ (مُحَمَّدٌ) بِالْخَلْفِ مِنْ  
أَسْفَلِهِ إِلَى أَعْلَاهُ (وَعَلَّمَ مَعْدُودٌ) ذَابِمٌ (وَمَاءٌ مَسْكُوبٌ) جَارٌ دَائِمًا (وَالْكَافَّةُ كَثُورَةٌ) (الْأَعْمَقُ طَوْعَةً) فِی زَمَنِ (وَلَا  
مَنْعُوعَةً) بَلْفَنٍ (وَقَرَشٌ مَرْكُوعَةً) عَلَى السَّيْرِ (إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنْسَامًا) أَيْ الْغُزْرِ الْمَعْنِ مِنْ هَر  
وَلَاةٍ (لَمْ نَعْلَمْ أَنَّهُنَّ أَبْكَارٌ) غَذَارَى كُنَّ أَتَانَهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ وَغَذَوْنَهُنَّ غَذَارَى وَلَا (جَمْعٌ عَرَبِيٌّ) بِعَظْمِ الرِّأْسِ وَتَكُونُ  
جَنَعٌ غُرُوبٌ وَهِيَ الْفَتْخَبَةُ إِلَى زَوْجِهَا عِشْقًا لَهُ (أَلْقَرَاتًا) جَمْعٌ يَزِبُ أَيْ مُسْتَوْنَاتٌ فِی السَّيْرِ (لِأَصْحَابِ  
الْيَمِينِ) حِلَّةٌ أَنشَأْنَاهُنَّ أَوْ جَعَلْنَاهُنَّ

توجہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چي ډیر مہریانہ او بی انتہاء رحم کولو والا دي، چي کله واقع  
کیدونکي واقع شی، یعنی چي قیامت قائم شی، د هغي د وقوع به هيغ یو نفس تکذیب کونکي  
نه وی، چي د هغي انکار او کړی، څنگه چي ئې په دنیا کښې د هغي نه انکار کولو، هغه به  
اوچتونکي او راغورزونکي وی، هغه به د قومونو زوال ښکاره کړی، د هغوی په جهنم کښې  
د داخلیدو سره، او د نورو قومونو اوچتوالې به هم ښکاره کړی، د هغوی په جنت کښې  
داخلیدو سره. هر کله چي زمکه پوره طریقې سره اوړقولي شی، یعنی سخت خړکت به ورکړې  
شی، او غرونه به ریزه ریزه کړې شی، او هغه به د خورې دورې په شان شی، دویم إذا د اول إذا  
بدل دي، او تاسو به په قیامت کښې درې قسمه ډلې شی، نو بی لاس والا او دا به هغه خلق  
وی چاته چي عملنامه په بی لاس کښې ورکړې شی، فاصحاب المهنه مبتدا ده، او ما اصحاب  
المهنه ددې خبر، څه به تر به وی بی لاس والا ددوی جنت کښې داخلیدو د وجې نه، ددوی د  
اوچت شان بیان دي، او گس لاس والا په داسې توگه چي به دوی کښې به هر یو ته عملنامه  
په گس لاس کښې ورکړې شی، څه خراب دی گس لاس والا، ددوی دوزخ کښې داخلیدو د  
وجې نه، ددوی د سپک شان بیان دي، او د خیر طرف ته مخکښي کیدونکي او هغه انبیاء  
(علیهم السلام) دی، مبتدا ده، مخکښي والي کونکي دی، ددوی د اوچت شان تاکید دي،  
هم دغه خلق دی مقرب د نعمتونو والا جنت کښې، یو لویه ډله د مخکښي خلقو والا نه، ثلث من  
الأولین مبتدا ده، یعنی په مخکښي امتونو کښې یو لویه ډله د رومینو، (لله من الأولین)  
مبتدا ده یعنی د تیرو شوو امتونو نه یو لوڼې جماعت، او روستو کښې یوه وړه ډله د امت  
محمد ﷺ نه، او دا د تیر شوو امتونو نه، او ددې امت نه سبقت کونکی دی، په داسې  
بسترو باندې به وی، چي د سرو او د جواهراتو نه به ښرولې شوې وی، په هغي باندې به ډډه  
وهونکي یو بل ته مخامخ ناست وی، د خبر د ضمیر نه دواړه حال دی، دوی ته به داسې هلاکان  
چي همیشہ به هلاکان وی، یعنی د هلاکانو په شکل کښې به وی، بوداگان کیږي به نه، داسې  
د اوبو لوڅي به ئې راخستې وی چه به هغي کښې به لاسکی نه وی اولوغي چه به هغي کښې  
به لاسکی، او سخسوره (نلکه) وی. تلل راتلل کوی، د بهیدونکي شرايو نه به د ډکو جامونو

سرہ، تل راتل کوی، کاس د شراب خکلو لونبی تہ وائی، یعنی د داسی چینو شراب چي کله به ہم نه ختمیږي، نه به دې سره په سر باندې درد راځي، او نه به عقل کښې کچي راځي، ینزفون د زاء په فتحې او کسرې سره، دا د نرف الشارب وانرف نه ماخوذ دې، یعنی نه به دوی باندې د سر درد راځي او نه به نې عقل زائل کیږي، په خلاف د دنیا د شرابو، او داسې میوې چې دوی ته خوښي وي، او د مرغو غوښه کومه چې دوی ته خوښه وي، او ددوی د فاندې د پاره غمي غمي سترگو والا حوري، یعنی داسې حورې چې د هغوی د سترگو تور والي ډیر تور، او سپینوالي به نې ډیر سپین وي، عیون کښې عین ته د ضمي په عوض کسره ورکړې شوه، د یاء د موافقت د وجې ددې واحد عیناء دې، څنگه چې د حمر واحد حمراء دې، او په یو قرات کښې حور عین جر سره دې، چې د محفوظ ملغلرو په شان به وي، داصله ده د هغوی د اعمالو، جزاء مفعول له دې، یا مصدر دې، او عامل محذوف دې، تقدیری عبارت دا دې جللاهمراً ذکر للجزاء، یا حیناً همراً به هلته یعنی په جنت کښې پکواس وي، یعنی فحش خبرې اوري، او نه به د گناهونو خبرې اوري، صرف د سلام سلام اواز به اوري، سلاما سلاما د قیلاً نه بدل دې، یعنی هغوی به دا اواز اوري، او بی لاس والا، او څه ښه دی بی لاس والا، هغوی به بغیر د غنو والا یرو کښې وي، سدر د بیرې اونې ته وائی، اولاندې باندې کیلو کښې به وي، طلع د کیلې اونې ته وئیلې شی، چې د لاندې نه بره پورې به ډکې وي، او اوږدو اوږدو همیشه پاتې کیدونکې سورو کښې به وي، او همیشه جاری اویو کښې به وي، او په ډیرو میوو کښې به وي، نه به یو وخت هغه ختمیږي، او نه به د قیمت ادا کولو د پاره بندول وي، او په تولایانو باندې په اوچتو اوچتو تختونو باندې به وي، مونږ دا حورې خاص توگه باندې د ولادت نه بغیر پیدا کړې دی، او مونږ دا باکره جوړې کړې دی، یعنی داسې پیغلې چې کله هم دوی ته ددوی خاوند راتگ کوی نو دوی په باکرې مومی، او څه تکلیف به هم نه وي، محبت کونکي یو عمر والا به وي، غریبا د راء په ضمي او سکون سره، ښځې د بی لاس والو د پاره، لاصحب الهمین، انھا تأمنن نه سره متعلق دې، یا د جللاهم سره متعلق دې، (یعنی دا ټول څیزونه به د اصحب الهمین د پاره وي).

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: إذا وقعت الواقعة: واقع د قیامت په ډیرو نومونو کښې یو نوم دې، قیامت ته واقعہ ځکه وئیلې شی چې دا به خامخا واقع کیږي، إذا وقعت الواقعة کښې په إذا کښې څو وجوهات دی، په هغې کښې بعضې دا دی، چې إذا د ظرف محض د پاره دې، یعنی په دې کښې د شرط معنی نشته، او ددې عامل لیس دې، ددې معنی نفی لره متضمن کیدو د وجه نه، گویا چې او وئیلې شول انقلی الکلمب وقت وقوعها، یا شرطیه دې، ددې جواب

محذوف دے، تقدیری عبارت دا دے ادا وقعت الواقعة کانت وکنتہ او ہم دا پہ دے کنبی عامل دے،

**قولہ** لیس لوقعتہا: پہ معنی دے فی کنبی دے، مضاف محذوف دے، تقدیری عبارت دا دے لیس نفس کا ذبہ توجہ دل وقت وقوعہا، کا ذبہ موصوف نفس محذوف دے،

**قولہ** حافظۃ واقعة: ہی دے مبتدا محذوف خبر دے، خنگہ چے مفسر علام دے ہی اضافہ کرلو سرہ اشارہ او کرہ، دے مظلوم لفظ سرہ نی اشارہ او کرہ چے خفض او رفع دے علم ازلی پہ اعتبار سرہ مقدر شوے دے، خو قیامت بہ دا را بنکارہ کرے

**قولہ** اذارجت الارض: یا خو دے اول إذا نہ بدل دے، خنگہ چے مفسر علام مختارہ کرے دے، یا دویم إذا دے اولی دے تاکید دپارہ دے، یا شرطیہ دے، او دے عامل نی مقدر دے، او دا ہم کیدے شی، چے ددے نہ پس فعل رجعت ددے عامل وی،

**قولہ** فاصحب المہمة ما اصحب المہمة: اصحب المہمة مبتدا اول، او ما استفہامیہ مبتدا ثانی، اصحب المہمة جملہ دے مبتدا ثانی خبر، مبتدا ثانی خیل خبر سرہ دے مبتدا اول دے پارہ خبر

**سوال:** خبر چے کلہ جملہ وی نو پہ دے کنبی عائد راول ضروری وی، او دلتہ عائد نشہ دے خہ وجہ دے؟

**جواب:** اسم ظاہر دے ضمیر قائم مقام دے، لہذا دے عائد ضرورت نشہ، دے روستو جملے پہ ہم دا ترکیب وی، (ما، اگرچے دے خیز دے حقیقت بارہ کنبی دے سوال دے پارہ راخی خو کلہ ددے پہ ذریعے سرہ دے صفت او دے حالت سوال ہم مطلوب وی، لکہ تہ چے وائی مایہ؟

فیقال عالم او طیبہ

**قولہ** ثلثہ: پہ ضمی سرہ دے انسانانو لوئی دلے تہ، او پہ فتحی سرہ دے چیلو کنوک تہ وائی

**قولہ** مَوْضُونَةُ، الْوُضْنُ، بِمَعْنَى نُفْسُ الْبَرِّ: زغرہ جوړول، دلتہ مطلق دے بنرلو پہ معنی کنبی دے،

**قولہ** علی سر مَوْضُونَةُ: داد لِّلْمَنْ الْأُولَیْنِ دے مطہرین متعلق کیدو سرہ دے مبتدا خبر دے، او معکین علیہا مطہرین دا دوارو دے مطہرین دے ضمیر نہ حال دی

**قولہ** يطوف علیہم: دا جملہ مستانفہ دے، او دا ہم جائز دے چے دے مَقْرَبُونَ نہ حال وی،

الْبَعْثُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْعَذَابِ لَمْ يَكْفُرُوا وَلَا يَكْفُرُونَ

**قولہ** لا یمرمون: داد مملعون تفسیر دے،

**قولہ** أبأریق: دے ایریق جمع لوتا، دا دے برق نہ مشتق دے، لوتے بہ چونکہ یرق پرق والا وی، خکہ دے تہ ایریق وائی،

**ہولہ** حور عین: مبتدأ دہ، ددی خبر محذوف دے، چہ ہفہی طرف تہ مفسر علام د خیل قول لاسماع سرہ اشارہ کری دہ،

**ہولہ** مخضود: تحفد العجر تحفد أنه ماخوذ دے، (ض) ازغی شوکول،

**ہولہ** بھمن: کہ مفسر علام بھمن فرمائیلی و و نو دیرہ بہ بنہ وہ، خکہ چہ صرف د ثمن او د قیمت د وجہ نہ نہ، بلکہ پہ طریقہ سرہ بہ جنتیان منع کولہ نشی

[ایاتونہ: ۲۹-۷۴]

وَمِنْ ثَلَاثَةِ مَنْ الْأُولَى، (وثلثة من الآخرين) (وأصحاب الشمال ما أصحاب الشمال) (في مجموعهم) ربح خارة من النار تنفذ في الآسقام (وحریم) ماء شديد الخرازة (وطل من مجموعهم) دخان شديد السواد (لأبواب) محقره من الظلال (ولأكریم) حسن المنظر (إنهم كانوا قبل ذلك) في الدنيا (مترفين) متنعين لا يتعبدون في الطاعة (وكانوا يصرون على الحنث) الذنب (العظيم) أي الشرك (وكانوا يقولون إذا امتأ وكنا تراباً وعظاماً) أننا لننبعوثون) في الهمزتين في التوضيحين التحقيق وتشهيل الثانية وإدخال ألف بينهما على الوجهين (أو آباءنا الأولون) بفتح الواو للعطف والهمزة للاستفهام وهو في ذلك وفيما قبله للاستبعاد وفي قراءة بسكون الواو عطفًا باو والمعطوف عليه محل إن واسمها قل إن الأولين والآخرين) (لنمجنون) إلى ميقات) يؤقت (يوم معلوم) أي يوم القيامة (ثم إنكم أيها الضالون المكذبون) (لا تكون من شجرة من زقوم) بيان للشجر (فما لتون منها) من الشجر (البطون) فشاويون عليه) أي الزقوم المأكول (من الحميم) (فشاويون شراب) يفتح الشين وضمتها فصدر (الهميم) الإبل العطاش جنع هيمان للذكر وهينى للأُنثى كمطشان وعطشى (هذا أثرهم) ما أعد لهم (يوم الدين) يوم القيامة (نحن خلقناكم) أوجدناكم من عَمَلٍ (قلولاً) فلا (تصديقون) بالنبت إذ القادر على الإنشاء قادر على الإعادة (أفأنتم ما تحنون) تُربون من النسي في أرحام النساء (أأنتم) بتحقيق الهمزتين وإبدال الثانية ألفاً وتشهيلها وإدخال ألف بين المسئلة والأخرى وتركه في المواضع الأخرى (تخلقونه) أي المني بشراً (أمرعن الخالقون) (نحن قدرنا) بالتشديد والتخفيف (بينكم الموت وما نحن بحسبوقين) باجزي (على) عن (أن تبدل) نجعل (أمثالكم) مكانكم (ولنحيكم) نخلقكم (في ما لا تعلمون) من الصور كالقردة والخنازير (ولقد علمتم الساعة) الأولى (وفي قراءة سكون الشين) (قلولاً تدكرون) فيه إدغام التاء الثانية في الأصل في الذال (أفأنتم ما تحنون) تُبَيرون في الأرض وتلقون البلر فيها (أأنتم تزرعونوه) تبونه (أمرعن الزارعون) (لو أنشأ لجعلناكم خطاءاً) نباتاً يابس لا حب فيه (فقللتم) أصله طلبتم بكسر اللام خلقت تخفيفاً أي أفنتم نهاراً (فكمهون) خلقت منه إخذى الشائين في الأصل فتعبدون من ذلك وتقولون (إننا لنعلمون) نفقة زرعنا (بل نحن محرومون) مسعودون زرعنا (أفأنتم الماء الذي تنصبون) (أأنتم أنزلنموه من العزن) الشخاب جنع مزنه (أمر

نَحْنُ الْمَنْزُولُونَ) لَوْ كُنَّا جَعَلْنَاهَا أَجَاجًا) وَلَمَّا لَا يُمَكِّنُ حَرَهُ (فَلَوْلَا) هَلَا (تَشْكُرُونَ) (أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ) تُخْرِجُونَ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَهَا) كَالنَّخْلِ وَالْغَارِ وَالْكَلْعِ (أَمْ لَكُمْ الْمُنْتَوُونَ) (فَنَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا) لِتَارِ جَهَنَّمَ (وَمَقَاعًا) بَلَقًا (يَلْمُظُونَ) لِلْمُنْتَظِرِينَ مِنَ الْغُلَى الْغُلُومِ إِنِّي صَارُوا بِالْقَوَى بِالْقَصْرِ وَالْمَذَى الْقُلُورُ وَهُوَ مَفَازَةٌ لَا تَبَاتُ فِيهَا وَلَا غَاءُ (فَسَيَكُنْ) نَزْهًا (بِأَسْوَى) زَالِيذًا (رَبِّكَ الْعَظِيمِ) اللَّهُ

ترجمہ: یو لوئی جماعت بہ د اولینو نہ وی او یو لوئی جماعت بہ د آخرینو نہ وی، او اصحاب الشمال تہ خراب دی، یعنی گس لاس والا، دا خلق بہ د اور پہ گوما ہوا یعنی لہو، دوب کنبی وی، کومہ چہ بہ پہ مساماتو کنبی ننوخی، او یشیدلی اویو کنبی بہ وی، او د تور لوگی پہ سوری کنبی بہ وی، یحوموم ہفہ لوگی چہ دیر زیات تور وی، چہ یخیری بہ نہ، خنگہ چہ نور سورے یخ وی، او نہ خوشحالی رسونکی یعنی خوش منظر، دا خلق ددی نہ مخکنبی بہ دنیا کنبی دیر پہ خوشحالی کنبی اوسیدل، د طاعت د پارہ بہ نہ مشقت نہ اوچتولو، غتہ پہ غتو گناہ باندی بہ نہ اصرار کولو یعنی شرک باندی او دا بہ نہ ٹیل چہ کلہ مونہ مرہ شو، او ہلوکی او خاوری شو نو آیا مونہ بہ دیوارہ ژوندی کیہو؟ او واؤ مفتوح سرہ عطف د پارہ، او ہمزہ د استفہام د پارہ دہ، او دا استفہام دلنہ او ددی نہ مخکنبی د استبعاد د پارہ دہ، او پہ یو قرات کنبی د واؤ پہ سکون سرہ، د عطف پہ توگہ باندی، او معطوف علیہ ان او د ہفہ د اسم محل دہ، تاسو ور تہ او وائی، مخکنبی روستی تول پہ جمع کرے شی، یو معین وخت باندی، یعنی د قیامت پہ ورخ ییا بہ تاسو ای گمراہانو او دروغ گترنکو، د د اونہ نہ بہ خوراک کوئی، من زقوم د شجر بیان دہ، ییا بہ ددی نہ خیتہ دکول وی، ییا بہ پہ دہ باندی یعنی د زقوم د خوراک نہ پس یشیدلی اویہ شکل وی، او ییا دا شکل بہ ہم د تہی او بیانو پہ شان وی شرب د شین پہ ضمی او فتحی سرہ، مصدر دہ، الہیم تربی او بی تہ وائی، دا د ہیماں جمع دہ، ہیمنی ددی مونث دہ، تربی او بیہ، لکہ صطفاً و صطفی غرض دا چہ دابہ ددوی میلستیا وی، کرم چہ پہ قیامت کنبی ددوی د پارہ تیار کرے شوے دہ، مونہ تاسو پیدا کرے، یعنی د عدم نہ موجود تہ راوستی، ییا تاسو ولی د بعث بعد الموت د مرگ نہ پس د راژوندی کیندو تصدیق نہ کوئی؟ خکہ چہ کوم ذات ابتدا پیدا کولو باندی قادر دہ ہفہ پہ اعادی باندی ہم قادر دہ، آیا تاسو پہ دہ خبرہ باندی غور کرے دہ چہ د منی کومہ نطفہ تاسو د بنخو پہ رحم کنبی رسوئی، آیا تاسو ددی منی نہ انسان جو روئی؟ آنتم کنبی د دوارو ہمزو تحقیق او د دویم پہ الف سرہ بدلولو سرہ، او د ہفہ تسہل سرہ، او مسہلہ، او د دویم ہمزے پہ مینخ کنبی الف داخلولو سرہ، او نہ داخلولو سرہ، خلور وارہ خایونو کنبی او مونہ پہ تاسو کنبی د ہریو د مرگ وخت مقرر کرے دہ، قدرنا د دال پہ تخفیف

او تشديد سره، او مونږ ددې نه عاجز نه يو، چې مونږ ستاسو په ځانې باندې ستاسو په شان پيدا كړو، او ستاسو داسې شكلونه جوړ كړو چې تاسو ئې پيژنئ هم نه، لكه بيزو او خنزير او تاسو ته دا اول پيدائش علم شه، او په يو قرامت كېنې نشأه د شين په سكون سره، تاسو ولې نه پوهيږئ؟ په تذكرون كېنې د تاء ثانيه په اصل كېنې په ذال كېنې ادغام دې، آيا تاسو چرته په دې خبره باندې غور كړې دې څه چې تاسو كړئ؟ يعنې زمكه اړوئ او په دې كېنې تخم كړئ، آيا تاسو دا راتوكوئ؟ يا ئې مونږ راتوكوو كه جرې مونږ او غواړو نو دا پيداوار به زړه زړه كړو، يعنې اوچه گياه به ترې جوړه كړو چې په هغې كېنې يو دانه هم نه وي، نو تاسو په ټوله ورځ په حيرتيا كېنې پاتې شئ، د ظلمت اصل ظلمت، د لام په كسرې سره دې، لام تخفيفا حذف كړې شوې دې، يعنې تاسو به ټوله ورځ حيرانه پاتې شئ، په تفكهون كېنې يو تاء حذف كړې شوې ده يعنې تاسو ته به دا خبره عجيبه ښكاره شي، او دا به اوواڼي چه مونږ باندې خود پټي د خرچې هم تاوان راغلو، بلكه مونږ خو د رزق نه بالكل معروم پاتې شو، او يا تاسو چرته په هغه اوبو كېنې غور كړې نه دې؟ كومې چې تاسو څكې، آيا دا د اوريځو نه تاسو نازلوئ؟ يا ئې مونږ نازلوو، مزن، د مَزَنَة جمع ده، په معنى د ريځ، كه مونږ او غواړو نو دا په مالگيچن كړو، چې د هغې څكل به ممكن نه وي، نو تاسو شكروالې نه كوئ؟ آيا تاسو چرته په هغه اور باندې غور كړې دې كوم چې تاسو روښانه كوى؟ يعنې تاسو ئې د شپې اونې نه راوباسئ آيا تاسو دا اونه پيدا كړې ده لكه مرخ، غفار او كلخ يا مونږ پيدا كوڼكى يو موندل يعنې دې اونو لړه د جهنم د اور د پاره د ياد راوستلو د پاره، او د مسافرو د پاره پورا د فائدي څيز جوړ كړې دې، مَقْوِين، د اقوى القوم نه ماخوذ دې، يعنې هموار (شې) ميدان ته اوزسيدو، القوى د قاف په كسرې سره، او د ياء مد سره، يعنې قفر (هموار ميدان) داسې څنكل كوم ځانې چې گياه او اوبه نه وي، نو د خپل عظيم الشان رب يعنې د الله تعالى پاكي بيان كړه، د اسم لفظ زائد دې.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

**قوله:** همثلة من الاولين: الخ، دا هم د مبتدأ محذوف خبر دې، څنگه چې مفسر علام اشاره كړې ده،

**قوله:** سموم: (لږ دوپ)، تيز لوگې، هغه گرمه هوا چې د زهر په شان اثر كوى، مونث سماعى دې، (جمع) سمائم، سموم ته سموم ځكه وائى چې هغه د جسم مساماتو ته داخليږي، او هم ددې نه السم په معنى زهر د ماخوذ دې، ځكه چې زهر هم مساماتو ته داخليدو سره د انسان د هلاكت سبب گرځي،

**قوله:** انهم كانوا قبل ذلك مترفين: دا جمله د ماقبل د علت كيدو د وجې نه تعليليه ده،



یعنی اصحاب شمال بہ د مذکورہ عذاب خکہ مستحق وی چې هغوی بہ پہ خپله خوشحالی کښې مست کیدو سره سره په شرک او کفر باندې کوم چې دتولو نه لوی گناهونه دی، همیشوالې کولو، او د بعث بعد الموت نه انکار کونکی وو.

**قوله:** **إِدْعَالُ الْآلِفِ يَنْهَاهَا عَلَى الْوَجْهِينِ:** د مفسر علام د پارہ مناسب وه چې د (وترکه) اضافه نهې کړې وه، چې خلور قراتونه شی، د مفسر علام د عبارت نه صرف دوه قراتونه مفہوم کیږي.

**قوله:** **وَالْمَعْطُوف عَلَيْهِ مَحَلُّ إِنْ وَاسْمِهَا:** (ان واسمها کښې واو په معنی د مع دې، یعنی ابوالاولون عطف د ان په محل باندې دې، سره د خپل اسم، هم په دې وجې ابوالاولون مرفوع دې، دا په دې صورت کښې دی چې کله معطوف د انا په خبر لمبعثون باندې عطف کړې شی، تقدیری عبارت دا دې انا و ابوالاولون، گنی عطف به د لمبعثون په ضمیر مرفوع مستتر باندې وی.

**سوال:** ضمیر مرفوع مستتر متصل باندې د عطف د پارہ ضروری ده چې د ضمیر مرفوع منفصل په ذریعہ تاکید راوړې شی، کوم چې دلته موجود نه دی، تقدیری عبارت په لمبعثون مخ پکار دې؟

**جواب:** د ضمیر مرفوع منفصل په ذریعہ تاکید هغه وخت ضروری دې کله چې دمعطوف او معطوف علیه په مینځ کښې فصل نه وی، گنی ضروری نه دې، دلته کو ابوالاولون کښې د همزه استفهام فصل موجود دې.

**قوله:** **لَوْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا سَلَامٌ عَلَيْهَا:** او لام په معنی د فی دې.

**سوال:** د لمجموعون صله فی راخی، نه چې الی، حالانکه دلته الی راوړلې شوې ده؟

**جواب:** لمجموعون دلسولون معنی ته متضمن کیدو د وجې نه ددې صله الی راوړلې شوې ده.

**قوله:** **مَالِئُونَ مِنْهَا:** د منها ضمیر شجر طرف ته راجع دې د اسم جنس کیدو د وجې نه، خکه چې په اسم جنس کښې د مذکر او مؤنث دواړو گنجائش وی.

**قوله:** **الْهَيْمَرُ:** سخت تېرې اوبښ ته وائی، هیام د استسقاء مرض په کوم کښې تنده زیاته لگی، په اوبو سره نهې تنده نه ماتییږي، دې مرض ته جلندهر هم وائی، د مفسر علام د وینا مقصد دا دې چې همددھات مذکر، او د هَیْمَرُ د مؤنث دواړو جمع ده، د مفسر علام هیم د هیمان لره جمع جوړول سبقت قلم دې، صحیح دا ده چې اَهِیم جمع ده، خکه چې هَیم په اصل کښې هیم وو، د هاء په ضمی سره، په وزن د حمر، د هاء ضمی لره د یاء د

موافقت د پارہ پہ کسرې سره بدله کړې شو، او د فعل اهل جمع ده، لکه حمرد اهر جمع ده  
لوله: لوشاء جعلناه ارجا

سوال: د لو په جواب کښې لام راوړل ضروری وی، لهذا جعلناه پکار دي، لام تاکید د  
خه مصلحت دپاره حذف کړې شوې دي؟

جواب: دلته د لام تاکید حاجت نشته، ځکه چې د اوريوخو ملکیت او ددې اوبه ترخې  
جوړول دا د هيڅ انسان په قدرت کښې نشته، دا کار خو د مالک الکمل الله رب العلمين  
دي، په خلاف د پتي او د زمکې نه، په هغې د ملک شائبه شته، ځکه مخکښې په لولوا  
جعلناه طاماکښې لام تاکید راوړلې شوې دي.

[اياتونه: ۷۵-۹۶]

فَلَا أَقِيمُ لَا زَائِدَةً (يَمُوتُ الْقَوْمُ) بِمَا قِطْعَتِهَا لِعَوْبِهَا (وَأَلَّهُمْ) أَيْ الْقَسَمُ بِهَا (أَلَسَمُ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمُ) لَوْ  
كُنْتُمْ مِنْ ذَوِي الْعِلْمِ لَعَلِمْتُمْ عَظْمَ هَذَا الْقَسَمِ (إِنَّهُ) أَيْ الْمَعْلُومُ عَلَيْكُمْ (إِنْ لَقَرَّانُ كَرِيمُ) (فِي كِتَابٍ) مَكْتُوبٍ  
(مَكْنُونٍ) مَضُونٌ وَهُوَ الْمُنْخَفِ (لَا يَحْتَسِبُ) خَيْرَ بِمَعْنَى النِّهْيِ (إِلَّا الْمَطْهُرُونَ) الَّذِينَ طَهَّرُوا أَنْفُسَهُمْ مِنْ  
الْأَخْذَاتِ (تَنْزِيلٍ) مَنْزِلٍ (مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ) أَقْبَهُدَا الْحَدِيثِ (إِنْ لَقَرَّانُ) أَلَسَمُ مَدِينُونَ مِنْهَا وَنُونٌ مَكْنُونٌ  
(وَيَجْعَلُونَ يَرْفَعُهُمْ) مِنَ الْمَطَرِ أَيْ شُكْرِهِ (أَلَكُمُ تَكْلَافُونَ) بِسَيِّئِ اللَّهِ خِيَتٌ فَلَنْتُمْ مَطْرَنَا بِنُونٍ كُنَّا (فَلَوْلَا)  
فَهَلَا إِذَا بَلَغَتِ الرَّوحَ وَفَتِ النَّزْعِ (الْخُلُقُومُ) هُوَ مَجْزَى الطَّعَامِ وَأَنْتُمْ يَا حَاضِرِي الْمَيِّتِ (حِينَئِذٍ)  
تَنْظُرُونَ) إِلَيْهِ (وَتَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ) بِالْعِلْمِ (وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ) مِنَ الْبَصِيرَةِ أَيْ لَا تَعْلَمُونَ ذَلِكَ (فَلَوْلَا)  
فَهَلَا (إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ) مَجْزِيْنَ بِأَنْ تَبْعَثُوا أَيْ غَيْرَ مَبْعُوثِينَ وَغَيْبَكُمْ (تَرْجِعُونَهَا) تَرْجِعُونَ الرُّوحَ إِلَى  
الْجَسَدِ بَعْدَ بُلُوغِ الْخُلُقُومِ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) لِيَمَّا زَعَمْتُمْ فَلَوْلَا الثَّانِيَّةُ تَأْكِيدٌ لِلْأَوَّلَى وَإِذَا ظَرَفَ يَرْجِعُونَ  
الْمُنْفَعِلُ بِهِ الشَّرْطَانِ وَالْمَعْنَى هَلَا تَرْجِعُونَهَا إِنْ نَفَيْتُمْ الْبَعْثَ صَادِقِينَ فِي نَفْيِهِ أَيْ لَيْتَنِي عَنْ مَجْلَئِ الْمَوْتِ  
كَانَيْتُ (فَأَمَّا إِنْ كَانَ) الْمَيِّتِ (مِنَ الْمَقْرُونِ) (فَوَرَوْ) أَيْ فَلَهُ اسْتِرَاحَةٌ (وَرَحْمَانٍ) رِزْقُ حَسَنٍ (وَجَنَّةٍ نَعِيمٍ)  
وَقُلْ الْخَوَافُ أَثَمًا أَوْ لَنْ أَوْ لَهَا أَقْوَالُ (وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ) (فَسَلَامٌ لَكُمْ) أَيْ لَهُ السَّلَامَةُ مِنْ  
الْعَذَابِ (مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ) مِنْ جِهَةِ أَنَّهُ مِنْهُمْ (وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَكْذِبِينَ الضَّالِّينَ) (فَنَزَلَ مِنْهُمْ) وَتَصْلِيَةُ  
مُحَمَّدٍ (إِنْ هَذَا الْحَقُّ الْيَقِينُ) مِنْ إِضَافَةِ الْمَوْصُوفِ إِلَى صِفَتِهِ (فَوَسَّعَ بِأَسْمَارِكَ الْعَظِيمِ) نَفَعْتُ

لوجه: نوځه قسم خورم، د پتيدونكي ستورو د غائب كيدو، كه تاسو پوهيږئ نو دا يعنى دا قسم  
يو لوتې قسم دي، يعنى كه تاسو علم والا ئې نو ددې قسم د عظمت به درته پته اولگي، دا  
يعنى چې څه تاسو ته اورولې شى، قرآن دې كوم چې په محفوظ كتاب كښې دي، او هغه  
مصصف دي، پاك خلق دي لاس وړي، لا يمسه كښې نهى په معنى د خبر دي، يعنى هغه  
څوك چې خپل خان ئې د احداث نه پاك كړو، د رب العالمين د طرف نه نازل شوې دي، نو آيا

دا کلام یعنی قرآن یو سرسری کلام گنځی، یعنی اهمیت نه ورکوی تکذیب نه کوی، آیا تاسو ددې تکذیب لره غذا (دهندا) جوړه کړې ده، او تاسو د باران په ذریعه د هغه د رزق د شکر په ځای باندې ناشکری کوئ، یعنی د الله تاسو لره خړوب کولو نه پس مظلومانو کلا و نیلو سره ناشکری کوئ، یعنی د فلانی ستوری د طلوع یا د غروب د وجه نه باران اوشو، نو چې کله روح د زندګن په وخت کېنې مړی ته راوړسی، او دا د خوراک نالې ده اې مړی ته حاضریدونکو خلقو تاسو دې مړی ته گورئ او مونږ د مړکیدونکي ته ستاسو په نسبت د علم په اعتبار سره ډیر زیات نزدې یو، خو تاسو کتلې نشئ، تبصرون د بصیرت نه ماخود دې، یعنی تاسو ته زموږ د موجودګی علم نه وی، پس که تاسو ژوندی کولو سره ستاسو حساب کتاب اخستل نه شي یعنی ستاسو د عقیدې مطابق که تاسو ژوندی کولې نشئ نو ولې تاسو روح حلق ته د رسیدو نه پس جسم ته واپس نه کړو که چېرې تاسو په خپله دعوي کېنې رشتونې یی، دویم لولا د اول لولا تاکید دې، او په اذاهفت کېنې ادا د ترجعون ظرف دې، او ترجعون سره دوه شرطونه متعلق دی، یعنی که د بعثت په نفی کېنې تاسو رشتونې یی نو دا ولې نه واپس کوئ چې مرګ د نفس د محل نه منتفی شی، اوس که چېرې مړې د مقربینو نه وی نو د هغه د پاره راحت دې، او رزق حسن دې او آرام والا جنت دې، فروح یا خود اما جواب دې، یا د اِن، یا د دواړو، په دې کېنې درې اقوال دی، او کوم کس چې د اصحاب الیمین نه وی تو ستا د پاره یعنی د اصحاب الیمین د پاره د عذاب نه سلامتی ده، دې وجې نه چې هغه د اصحاب الیمین نه دې، خو که څوک دروغ گنړونکو او د گمراهانو نه وی نو د یشیدلې اویو میلستیا ده، او دوزخ ته تلل دی، دا خبر سراسر حق قطعاً یقینی دې، موصوف د خپل صفت طرف ته د اضافت د قبیلې نه دې، نو ته د خپل عظیم الشان رب تسبیح بیان کړه، څنگه چې مخکېنې ذکر شو

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** فلا أقسم بمواقفهم للهم ولا د جمهورو مفسرینو په نیز د تاکید د پاره زائد ده، په معنی د فاقسم دې، لکه لا والله او بعضو دا توجیه کړې ده چې لا د مخاطب د گمان د نفی د پاره، او منفی مخذوف دې، او هغه د کفارو کلام دې، او دا د لیس کما تقول په معنی کېنې دې، فراء و نیلې دی چې دا لا د نفی د پاره ده، او د لیس الامر کما تقول په معنی کېنې دې، بعضې حضراتو دې ته ضعیف و نیلې دې،

**قوله:** مواقف: د موقع جمع ده، چې د هغې معنی ده د ستورو د ډویدو ځای یا وخت، او بعضې حضراتو د دې نه د نجوم منزلونه، او بعضو ترې نزول قرآن مراد اخستې دې، ځکه چې قرآن مجید هم رو رو (بتدریج) په حضور ص باندې نازل شوې وو.

**قوله:** وانه لقمر لو تعلمون عظیم: لا اقسام قسم دې، او لقرآن کریم جواب قسم دې، او لانه للمر لو تعلمون عظیم د قسم او جواب قسم په مینځ کښې جمله معترضه ده، او په جمله معترضه کښې هم د موصوف او صفت په مینځ کښې جمله معترضه راغلې ده او هغه لو تعلمون ده.

**قوله:** لعلمتم عظم هذا القسم: ددې په اضافې سره مفسر علام د جواب لو د حذف طرف ته اشاره کړې ده.

**قوله:** وهوالصّحف: بعضې حضراتو د کتاب مکتون نه لوح محفوظ مراد اخستې دې، په دې صورت کښې به د لامعه معنی وی لا یعلم علیه الا الملائکه المطهرون په دې صورت کښې به دا ایت بغیر د طهارت د قرآن د مسح کولو د جواز دلیل نه وی.

**قوله:** غیر معنی النبی: ددې اضافې مقصد د یو سوال جواب دې.

**سوال:** په قرآن کښې وئیلې شوې دی لامعه الا المطهرون دا خلاف واقعه ده ځکه چې دیر خلق قرآن بغیر د طهارت مسح کوی، او قرآن د خلاف واقعه خبر نشی ورکولې؟

**جواب:** خبر په معنی د نهی دې.

**قوله:** مُتَّكِل: په ددې سره ئې اشاره او کره چې تنزیل مصدر په معنی د منزل اسم مفعول استعمال دې.

**قوله:** افبهذا الحديث: کښې استفهام توییحی دې، یعنی ستاسو د پاره دا مناسب نه ده.

**قوله:** مدهنون: دا د ادهان نه دې، ادهان د تدهین په معنی کښې دې، یو څیز باندې تیل لگولو سره نرمول، مدهنت فی الدفن هم ددې نه دې، په دین کښې مدهنت اختیارول، او ددې لازم معنی نفاق هم ده، کوم څیز چې تیل لگولو باندې نرمیږی، د هغې باطن د ظاهر نه خلاف وی، د بره نه نرم معلومیږی خو دننه ددې برعکس وی، په نفاق کښې هم داسې وی، دلته مراد مطلقا کفر دې، او قرآن لره سرسری او معمولی گنرل، او دې ته اهمیت نه ورکول هم د ادهان مصداق دې.

**قوله:** من الطّهر: په دې کښې اشاره ده چې د رزق نه مراد سبب د رزق دې، او لی هکزه سره ئې اشاره او کره چې عبارت د مضاف په حذف سره دې، تقدیری عبارت داسې دې نکرون هکرا بطر، یعنی د الله تعالی د نعمتونو ناشکری کول تاسو خپله مشغله او خوراک جوړ کړې دې. تردې چې خدائی باران د بعضو ستورو پریوتلو او راختلو طرف ته منسوب کوئ.

**قوله:** بِقِيَا اللَّهِ: دا مصدر خپل فاعل طرف ته مضاف دې، په اصل کښې سلی الله دې  
**قوله:** إِذَا ظَرَفَ لَتَرْجَعُونَ: اذا بلغت الملقوم، د ترجعون ظرف مقدم دې، ترجعون سره دوه  
 شرطونه متعلق دی، او هغه ان کتتم غلام مدملین وان کتتم صادقین دی، د متعلق کیدو  
 مطلب دا دې چې هغه د دواړو جزا ده.

**قائه:** په کلام کښې قلب دې او معنی دا ده هلا ترجعون بها ان لنعم البعث صادقین فی الله

**قوله:** فَلَهُ رَوْحٌ: په دې کښې اشاره ده چې روح مبتدا ده، او فله خبر مقدم دې.

**قوله:** هل الجواب لأما أولان أولهما: فروج، الخ، جواب دې، په دې کښې درې اقوال دی.  
 ① د أما جواب، ② د ان جواب، ③ او د دواړو جواب دی، راجع دا ده چې د فروج وسمان  
 الخرد اما جواب دې، او د ان جواب محذوف دې، ځکه چې د ان د جواب حذف کثیر  
 الوقوع دې.

**قوله:** أَيْ لَه السَّلامَةُ مِنَ الْعَذَابِ: په دې کښې اشاره ده چې سلام په معنی د سلامت دې

**قوله:** مِنْ جِهَةٍ أَنَّهُ مِنْهُمْ: په دې کښې اشاره ده چې مِنْ أَصْحَابِ الْمَلَأِ کښې مِنْ تَعْلِيلِهِ  
 دې، اَمِنْ مِنْ أَهْلِ أَنَّهُ مِنْهُمْ

**قوله:** تقدم: یعنی سهر تړه او لفظ اسم زائد دې.

### [۵۷] سورة الحديد

#### سورة الحديد مكية او مدلية تسع وعشرون آية

سورة الحديد مکی یا مدنی دې، په دې کښې یوکم دیرش (۲۹) آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۰]

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) اَيْ نَزَعَهُ كُلُّ شَيْءٍ فَالْإِلَهِ غَزِيْدَةٌ وَجِيءٌ بِمَا دُونَ مِنْ تَغْلِيْبِهَا لِلْأَخْثَرِ (وَهُوَ  
 الْعَزِيْزُ) فِي مَلِكِهِ (الْحَكِيْمُ) فِي مَنَعِهِ (لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمْسُكُ بِالْإِنشَاءِ وَبِالْحُسْمِ) بَعْدَهُ (وَهُوَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) (هُوَ الْأَوَّلُ) فَبَلْ كُلُّ شَيْءٍ بِلا بَدَائَةٍ (وَالْآخِرُ) بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ بِلا نَهَائَةٍ (وَالظَّاهِرُ) بِالْأَدَلَةِ  
 عَلَيْهِ (وَالْبَاطِنُ) عَنْ إِدْرَاكِ الْحَوَاسِ (وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ  
 مِنْ أَثَمِ الدُّنْيَا أَوَّلُهَا الْإِخْدُ وَآخِرُهَا الْجُمُعَةُ (لَمَّا اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ) الْكَرْسِيِّ اسْتَوَاءً يَلِيْقُ بِهِ (يَعْلَمُ مَا يَلِيْقُ)  
 بِتَذَلُّ (فِي الْأَرْضِ) كَالْمَطَرِ وَالْأَمْوَاتِ (وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا) كَالنَّبَاتِ وَالْمَعَادِنِ (وَمَا يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ) كَالرَّيْحَةِ  
 وَالْعَذَابِ (وَمَا يُعْرِجُ) بِضَعْدٍ (فِيهَا) كَالْإِغْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالسَّيِّئَةِ (وَهُوَ مَعَكُمْ) بَعْلَمُهُ (أَيْنَ مَأْكُتُمْ) وَاللَّهُ بِمَا  
 تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ (لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) وَاللَّهُ تَرْجَمَهُ الْأُمُورُ الْمُنْجُوذَاتِ جَمِيعُهَا (يُولِيهِ الْكُلَّ) يُدْخِلُهُ  
 فِي النَّهْرِ فَتَهْدِي وَتَنْفُسُ اللَّيْلُ (وَيُولِيهِ النَّهَارُ) فِي اللَّيْلِ فَتَهْدِي وَتَنْفُسُ النَّهَارُ (وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)

بنا فيها من الأسرار والْمُخْفَنَاتِ (آيُوا) دَاوَعُوا عَلَى الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْقُلُوا) فِي سَبِيلِ اللَّهِ (وَمَا جَعَلَكُمْ مُسْلِمِينَ) مِنْ مَالٍ مَنْ تَقْنَنَكُمْ وَتَسْخَلُكُمْ فِيهِ مَنْ يَغْدُكُمْ نَزَلَ فِي غَزْوَةِ الْفُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ نَبُوكَ (يَا الَّذِينَ آمَنُوا مَيْتُكُمْ وَأَنْقُلُوا) إِشَارَةً إِلَى عِمَّانَ رَحِيَ اللَّهُ عَنْهُ (لَهُمْ أَهْرَ كَبِيرٌ) (وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ) يَطْبُحُ بِالْكَفَرِ أَيْ لَا مَنَعَ لَكُمْ مِنَ الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أُجِيبَتْ) أَنْهَزَةُ وَغَمْرُ الْغَاءِ وَفَتْحُهَا وَلُغَبٌ مَا يَغْدُو (مَيْتُكُمْ) عَلَيْهِ أَيْ أَخَذَهُ اللَّهُ فِي عَالَمِ اللَّزْ حِينَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ (أَلَسْتُمْ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى) (إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) أَيْ مُبْدِينَ الْإِيمَانَ بِهِ فَبَادُوا إِلَيْهِ (هُوَ الَّذِي يَنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) آيَاتُ الْفَرَّانِ (يُخَوِّدُكُمْ مِنَ الظَّلَمَاتِ) الْكُفْرِ (إِلَى النُّورِ) الْإِيمَانِ (وَأَنَّ اللَّهَ بِكُمْ) فِي إِخْرَاجِكُمْ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ (الرُّغُوفَ رَحِيمٌ) (وَمَا لَكُمْ) بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ (أَلَّا) فِيهِ إِذْغَامٌ تُونَ أَنْ فِي لَامٍ لَا (تُؤْمِنُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ) بِنَا فِيهِمَا فَتَصِلُ إِلَيْهِ أَمْوَالُكُمْ مِنْ غَيْرِ أَجْرِ الْإِنْفَاقِ بِعِلَافٍ مَا تَوْ أَنْفَقْتُمْ فَتَلْجُزُونَ (لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ) لِنَفْسِهِ (وَقَاتَلَ) أُولَئِكَ أَكْثَرُ دَرَجَةٍ مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتَلُوا وَكَلَامٌ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ وَفِي قِرَاءَةِ بِالرَّفْعِ مَبْدَأٌ (وَعَدَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ) النَّجْتَهُ (وَاللَّهُ يَخَالِفُكُمْ حَيْثُ يَشَاءُ) فَيُجَازِيكُمْ بِهِ

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والا دي، په زمکه او اسمان کېنې چې څه دی د الله تعالی پاکي بیانوی، یعنی هر څیز د هغه پاکي بیانوی، په (الله) کېنې لام زاند دي، د (من) په ځانې د (ما) استعمال اکثر ته غلبې ورکولو په اعتبار سره دي، او هغه په خپل ملک کېنې زبردست او په خپل صنعت کېنې حکمت والا دي، د زمکې او د اسمان بادشاهی هم د هغه ده، پیدا کولو سره ژوندی کول کوی د هغې نه پس مرگ ورکوی او هغه په هر څیز باندې قادر دي او هم هغه اول دي، بغیر دابتداء نه د هر څیز نه مخکېنې او هم هغه آخر دي، یعنی بغیر د انتهاء نه د هر څیز نه پس به هم وی، هم هغه ښکاره کونکی دي په هغه باندې دلائل موجودیدو د وجه نه او هغه د حواسو د ادراک نه مخکې دي، او هغه هر څیز باندې پوهیدونکې دي، چا چې اسمان او زمکه د دنیا د ورځو مطابق په شپو ورځو کېنې پیدا کړل، په دې کېنې اول ورځ د اتوار او آخری ورځ د جمعې وه، بیا هغه په عرش کرسی باندې مستوی شو داسې استواء چې د هغه د شان مناسب ده، او هر هغه غیز پیژنی کوم چه زمکه کېنې داخلېږی، لکه د باران اوبه، او مری او په هغه باندې هم کوم چې د زمکې نه رااوهی، لکه نباتات او معدنیات وغیره، او کوم چې د اسمان نه نازلېږی، لکه رحمت او عذاب، او کوم څیز چې هغه طرف ته ځوی، لکه بد اعمال او صحیح اعمال، او تاسو چې پرته هم شي هغه د علم په اعتبار سره تاسو سره دي، او تاسو چې څه کوی الله هغه وینی، د اسمانونو او د زمکې بادشاهت هغه سره دي، او هم هغه طرف ته به ټول کارونه جمع کېږی، یعنی ټول موجودات هغه شپه په ورځ کېنې داخلوی، نو ورځ لویه شی، او شپه کمه شی، او ورځ په شپه کېنې داخلوی، نو شپه لویه

شی، او ورځ کمه شی، او هغه د سینو په رازونو باندې پوره عالم دي، یعنی په سینو کښې چې کوم رازونه او معتقدات دی هغه ډیر ښه پیژنی، په الله تعالی او د هغه په رسول باندې ایمان راوړی، یعنی په ایمان باندې قائم اوسئ، د الله په لاره کښې د هغه مال نه خرچ کوئ د کوم چې هغه تاسو نائب جوړ کړی، د هغه خلقو په مال کښې کوم چې ستاسو نه مخکښ تیر شوی دی، او په هغې کښې به ستاسو نه پس خلق ستاسو خلیفه جوړ کړی، دا آیت د غزوه عسره په باره کښې نازل شوې دي، او هغه غزوه تبوک ده، نو په تاسو کښې چې کوم خلقو ایمان راوړو او د الله په لاره کښې ټې خرچ کړو د هغوی د پاره لوټې اجر دي، په دې کښې حضرت عثمان رضی اللہ عنہ طرف ته اشاره ده تاسو په الله تعالی باندې ایمان ولې نه راوړئ، دا خطاب کافرانو ته دي، یعنی په الله تعالی باندې ایمان راوړلو کښې ستاسو مخې ته هیڅ مانع نشته، حالانکه پخپله رسول تاسو ته د ایمان راوړلو دعوت درکوی، او پخپله الله تعالی ستاسو ته دا وعده اخستلې ده، که چرې تاسو ایمان راوړئ، یعنی که په هغه باندې د ایمان راوړلو اراده وی نو د هغې طرف ته سبقت او کړئ، اُخَذ، د همزې په ضمی او د خاء په کسرې سره، او د دواړو په فتحې سره او ددې د مابعد په فتحې سره، یعنی الله تعالی د انسانانو نه په عالم ذر کښې کله چې دوی په خپل خان باندې گواه کړی وو په اُلت بیکر سره، نو ټولو جواب ورکړو چې بلی، هم هغه دي چې په خپل بنده باندې د قرآن واضح ایتونه نازلوی، چې تاسو د کفر د تیارو نه د ایمان رنځا طرف ته راویاسی الله تعالی تاسو د کفر نه ایمان طرف ته ویستلو سره په تاسو باندې ډیره نرمی کولو والا، رحم کولو والا دي، په تاسو باندې څه شوی دی، چې د ایمان نه پس د الله په لاره کښې خرچ نه کوئ، د آسمانونو او د زمکې میراث سره د ټولو څیزونه چې کوم په دې کښې دی، د الله د پاره دي، ستاسو ټول مالونه بغیر د اجر د انفاق نه هغه طرف ته رسئ، په خلاف د هغه مال کوم چې تاسو خرچ کړئ، نو په هغې باندې به تاسو ته اجر درکړې شی، په تاسو کښې چې کومو خلقو د فتح مکه نه وړاندې فی سبیل الله خرچ کړې دي، او فی سبیل الله جهاد ټې او کړو، هم دا هغه خلق دي چې لوی درجو والا دی، د هغه خلقو نه چا چې د فتح مکه نه پس خرچ کړو او قتال ټې او کړو په دواړو فریقو کښې هریو سره د الله تعالی د جنت وعده ده، او په یو قرامت کښې گل په رفع سره مبتدا ده، څه چې تاسو کوئ الله تعالی د هغې نه خبردار دي، نو هغه به تاسو ته ددې بدله درکړی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

سوال: سَمَّ لِلَّهِ لَعْنَتُ سَمَّ متعدی په لام سره گرځولې شوې دي، حالانکه سبج پخپله متعدی بنفسه استعمالیږي؟

جواب: لام زائد تاکید د پاره دي، لکه لَعْنَتُهُ وَلَعْنَتُهُ لَعْنَتُهُ لَعْنَتُهُ د تعلیل د پاره دي، مفسر

علام د سحر الله تفسیر په لژه سره کولو کښې او فاللام مزیده اضافه کولو کښې ددې اعتراض جواب ورکړې دې.

**قوله:** بالإنشاء: دې لفظ سره نې اشاره او کره چې دیحیی نه مراد ژوندې پریښودل نه دی، څنگه چې نمرود به بعضو لره قتلول، او بعضې به نې ژوندې پریښودل، نمرود د ابراهیم علیه السلام سره محاجه کولو په وخت کښې انا احمی واهمعا وویل، او دوه کسان نې راوغوښتل، چې په هغې کښې نې یو قتل کړو، او دویم نې ژوندې پریښودلو او ونې وویل انا احمی واهمعا بعضې قتلول ژوندی کول نه دی، بلکه د یحیی نه مراد إنشاء حیات دې،

**قوله:** الكرسي: مناسب وو چې د العرش تفسیر په کرسی سره کولو په ځانې کښې په خپل حالت باندې پریښودې وو.

**قوله:** استواء یقیناً به: دا د سلفو تفسیر دې، خلف ددې تاویل په قهر او غلبې سره کوی.

**قوله:** والیثة: بهتر به وه چې دا نې حذف کړې وو، ځکه چې اسمان طرف ته کلمات طبیات خیرې، نه چې اعمال سینه.

**قوله:** ذوو اعلی الایمان: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو سوال جواب دې.

**سوال:** خطاب مومنین ته دې، لهذا آمنوا وویل تحصیل د حاصل دې؟

**جواب:** د آمنوا نه مراد دوام او قرار علی الایمان دې، کوم چې د مومنین نه هم مطلوب دې

**قوله:** والرسول یدعواکم: دلاومنون د ضمیر نه حال دې.

**قوله:** وقد اخذ میثاقکم: دا د یدعواکم د کم ضمیر نه حال دې

**قوله:** أي مُریدین الایمان: دا هم د یو سوال جواب دې.

**سوال:** اول یې او فرمائیل لاومنون بالله چې د هغې مقتضی دا ده چې خطاب مومنین ته نه دې، او د هغې نه پس نې او فرمائیل ان کتم مومنون چې د هغې مقتضی دا ده چې خطاب مومنانو ته دې؟

**جواب:** مراد دا دې چې تاسو په الله او رسول محمد ﷺ باندې ایمان راوړئ، که چېرې تاسو په موسی علیه السلام او عیسی علیه السلام باندې ایمان لرئ، ځکه چې دغه پیغمبرانو شریعت هم ددې خبرې مقتضی وو چې تاسو په محمد ﷺ باندې ایمان راوړئ.

**قوله:** قبادوا الیه: په دې کښې اشاره ده چې جواب شرط محذوف دې، او هغه قبادوا الیه الخ دې.



**ہولہ:** من أنفق من قبل: دا د لامعوی فاعل دے، او استوی د دوو خیزونو نہ پہ کم کنبہ نہ وی، معلومہ شوہ چہ ددے مقابل دھنہ د واضح کیدو د وجہ نہ حذف کرے شوے دے، او ہنہ من أنفق من بعد الفصح دے۔

**ہولہ:** کلاً: دودع اللہ مفعول مقدم دے، او ابن عامر کُل مبتدا کیدو د وجہ نہ پہ رفع سرہ ونیلے دے او مابعد ددے خبر دے۔

[ایاتونہ: ۱۱-۱۹]

مَنْ ذَا الَّذِي يَحْرِضُ اللَّهَ وَانْفَاقِي مَا لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (قَرَضًا حَسَنًا) بِأَنْ يُنْفِقَهُ لِلَّهِ (فِي حَسَاغَةٍ) وَفِي قِرَاءَةِ فَيَضَعُهُ بِالتَّشْدِيدِ (لَهُ) مِنْ عَشْرِ إِلَى أَكْثَرٍ مِنْ سَبْعِينَ مِائَةً ذِكْرٌ فِي الْبَقَرَةِ (وَلَهُ) مَعَ الْمُحَاسِنَةِ (أَجْرٌ كَرِيمٌ) مُقْتَرَنٌ بِهِ رِضًا وَاقْبَالٌ أَذْكَرُ (يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ) أَمَامَهُمْ (وَيَكُونُ) بِأَيْمَانِهِمْ وَيُقَالُ لَهُمْ (بِشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَاتٍ) أَيْ ادْخُلُوهَا (تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا) أَنْصِرُونَا وَفِي قِرَاءَةِ الْهَفْزَةِ وَكَسْرِ الطَّاءِ أَمْنَهُنَّ (تَقْتَرِسُ) تَأْخُذُ الْقَبْسَ وَالْإِضَاءَةَ (مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ) لَهُمْ اسْتَوْءَاءَ بِهِمْ (ارْجِعُوا وَرَاءَهُمْ) قَالُوا لَنْ نُورَا (فَرَجِعُوا) فَغُرِبَ فِيهِمْ (وَتَبَيَّنَ) الْمُتْلِيَيْنِ (يُسَوِي) قِيلَ هُوَ سُورُ الْأَغْزَافِ (لَهُ) بَابٌ بِأَيْلَانِهِ فِيهِ الرَّحْمَةُ مِنْ جَهَةِ الْمُتْلِيَيْنِ (وِظَاهَرَهُ) مِنْ جَهَةِ الْمُنَافِقِينَ (مِنْ قَبْلِهِ) الْعَذَابُ (يَتَأَخَّرُونَ) أَمَّا نَحْنُ فَأَنْتُمْ مَعَكُمْ عَلَى الطَّاعَةِ (قَالُوا بَلَىٰ) وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِالتَّفَاقِي (وَتَرَبَّصْتُمْ) بِالْمُتْلِيَيْنِ الدَّوَائِرِ (وَارْتَبْتُمْ) شَكَّكُمْ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ (وَعَزَّيْتُمْ الْأُمَانِي) الْأَطْمَاحَ (حَتَّىٰ) جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ (مَنْزُورٌ) وَعَزَّيْتُمْ بِاللَّهِ الْغُرْبَةَ الشَّيْطَانُ (قَالَ يَوْمَ لَا تُفْعَدُونَ) بَأْتَاءَ وَاتِّاءَ (مِنْكُمْ) فِدْيَةٌ وَلا مِنْ الَّذِينَ كَفَرُوا) أَمَّا وَكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ أَوَّلَىٰ بِكُمْ مِنْ أُولَىٰ الْمَصِيبِ (مِنْ الْأَمْرَانِ) يَجْنِ (لِلَّذِينَ آمَنُوا) نَزَلَتْ فِي خَاتَمِ الصَّحَابَةِ لَمَّا اخْتَلَفُوا الْبِرَاحَ (أَنْ تَكْفُرَ) قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَّلَ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ (مِنْ الْحَقِّ) أَلِ قرآن (وَلَا يَكُونُوا) مَغْطُوفٌ عَلَى تَخَفُّعِ (كَالَّذِينَ) أَوْثَرُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ هُمْ الْيَهُودُ وَالتَّحَارِي (فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَلُ) الزَّمَنُ تَبَيَّنَ وَتَبَيَّنَ أَنْبَاءُهُمْ (فَقَسَّتْ) قُلُوبُهُمْ لَمْ تَلَنْ لِلْخَرَابِ (وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ) (اعْلَمُوا) سَطَبٌ لِلْمُتْلِيَيْنِ الْمَذْكُورِينَ (أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا) بِالتَّابِ فَكَذَلِكَ يَفْعَلُ بِقُلُوبِكُمْ يَرْدُّهَا إِلَى الْخُشُوعِ (قَدْ يَسْتَأْذِنُكُمُ الْأَكَاثِمُ) الدَّالَّةُ عَلَى قُدْرَتِهِ هَذَا وَغَيْرِهِ (لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ) (إِنَّ الْمُصْطَفِينَ) مِنْ الْمُتَّقِينَ أَذْهَبَتْ النَّارُ فِي الصَّادِ أَيْ الَّذِينَ تَصَدَّقُوا (وَالْمُصْطَفَاتُ) اللَّائِي تَصَدَّقْنَ وَفِي قِرَاءَةِ تَخْفِيفِ الصَّادِ فِيهِمَا مِنَ التَّصْدِيقِ وَالْإِيمَانِ (وَأَقْرَضُوا) اللَّهُ قَرَضًا حَسَنًا وَاجِعٌ إِلَى الْكُفُورِ وَالْإِنْتِ بِالتَّغْلِيبِ وَخَفِيفِ الْفِطْلِ عَلَى الْإِسْمِ فِي حِلَّةٍ أَلِ بِلَاةٍ فِيهَا خَلٌّ مَخْلٌ الْفِطْلُ وَذَكَرَ الْفَرَضُ بِوَضْعِهِ بَعْدَ التَّصَدَّقِ تَقْبُحُ لَهُ (يُحَاسِنُ) وَفِي قِرَاءَةِ يَضَعُ بِالتَّشْدِيدِ أَمَّا لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ (وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) أُولَئِكَ هُمُ الْمُتْلِيُونَ (الْمُنَافِقُونَ) فِي التَّصْدِيقِ

وَالْمُذَلِّينَ عَلَى السَّجْدِ عَلَى الْغَدْرِ مِنَ الْأَمْرِ (هُمُ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا) الْمَالَةَ  
عَلَى وَخْدَانِنَا (أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَهَنَّمَ) النَّارِ

ترجمہ: کوم کس دے چہ خپل مال اللہ تہ قرض حسنہ ورکری، یعنی د اللہ تعالیٰ پہ لارہ کنبی  
خرج اوکری پہ داسی توگہ چہ خالص د اللہ تعالیٰ د پارہ خرج اوکری، یا اللہ تعالیٰ د ہفہ  
کس د پارہ دا قرض زیات کری، او پہ قراعت کنبی کَلِمَتُهُ پہ لکھدا سرہ دے چہ ہفہ د لس  
چندہ نہ تر د اووہ سوہ چندہ پورے دے، خنگہ چہ پہ سورۃ بقرہ کنبی ذکر دی، او د ہفہ د  
پارہ د اجر زیاتیدو سرہ سرہ د عزت مند اجر ہم دے، یعنی د ہفہ اجر سرہ رضامندی او  
قبولیت دے، د ہفہ ورعہ ذکر اوکرہ چہ پہ کومہ ورعہ بتاسو مومنانو او مومنانو لہ اوگوری  
چہ د ہغوی نور د ہغوی مخکنبی دے، او د ہغوی نیسی طرف تہ روانوی (مندی بہ وہی)، او دوی  
تہ بہ ونیلے شی، نن ستاسو د پارہ د داسی جنت دے یعنی پہ ہفہ کنبی د د اخلیدو  
خوشخبری دہ، چہ د ہفہ لاندی بہ نہرو نہ جاری وی، چہ پہ ہفہ کنبی بہ ہمیشہ نی، دالویہ  
کامیابی دہ، پہ کومہ ورعہ بہ چہ منافق سری او منافقی بنھی ایمان والو تہ اووایی، لہر زمونہ طرف  
تہ ہم اوگوری، او پہ یو قراعت کنبی د ہمزی پہ فتحی سرہ او د ظا۔ پہ کسری سرہ، یعنی  
لہر زمونہ ہم انتظار اوکری، چہ مونہ ہم ستاسو دنور نہ لہر نہرہ حاصلہ کرو، او دوی تہ بہ د توفو  
پہ توگہ اووٹیلی شی، تاسو واپس شی او نرنا تلاش کری، نو ہغوی بہ واپس شی، نو ددوی او  
د مومنانو پہ مینخ کنبی بہ دیوال حائل کری شی، ونیلے شوی دی چہ دا بہ د اعراف دیوال  
وی، ددے بہ یو دروازہ وی، ددے پہ دنتہ حصہ کنبی د مومنانو طرف تہ بہ رحمت وی، او ددے نہ  
بہر د منافقانو طرف تہ بہ عذاب وی، دا خلق پہ پہ چفو دوی تہ وائی آیا پہ طاعت کنبی مونہ  
تاسو سرہ نہ وو؟ ہغوی بہ وائی چہ آو تاسو خو وی خو تاسو خپل حان د نفاق پہ فتنہ کنبی گیر  
کری وو، او پہ مومنانو باندے د حوادثو پہ انتظار کنبی اوسیدلی، او پہ دین اسلام  
کنبی مو شک کولو او تاسو لہر ستاسو خواہشاتو پہ د ہوکہ کنبی اچولی وی، تردے چہ د اللہ  
تعالیٰ حکم یعنی مرگ را اورسیدو، او تاسو د اللہ پہ بارہ کنبی یو دھوکہ باز شیطان پہ دھوکہ  
کنبی اچولی وی، الغرض دا چہ نن بہ نہ ستاسو نہ فدیہ قبولی شی پہ یاء او تاء سرہ دے، او نہ  
بہر د کافرانو نہ، سرتاسو د تولو حائی دوزخ دے، او ہم ہفہ ستاسو لائق دے، یعنی ستاسو د پارہ  
بہتر دے، او ہفہ خراب حائی دے، آیا د ایمان والو د پارہ اوسہ پورے ہفہ وخت رارسیدلی نہ دے؟  
دا ایت د صحابہ کرامو رضی اللہ عنہم پہ شان کنبی ہفہ وخت نازل شو چہ کلہ ہغوی مذاق او دل  
لگی زیاتہ شروع کرہ، چہ د ہغوی زبونہ د ذکر الہی او دے حق یعنی قرآن سرہ نرم شی، کوم  
چہ نازل شوی دے، نزل پہ تخفیف او تشدید سرہ دے، د ہفہ خلقو پہ شان چاتہ چہ ددوی نہ  
مخکنبی کتاب ورکری شوی وو، او ہفہ یہودیان او نصاریٰ دی، یا چہ کلہ دوی باندے یو

اوپر دہ زمانہ تیرہ شوہ یعنی د دوی او ددوی دانبیاء پہ مینخ کنہی، اوپر دہ زمانہ تیرہ شوہ، نو ددوی زرو نہ سخت شول، د اللہ د ذکر د پارہ نرم پاتہی نہ شول، او پہ دوی کنہی دیر فاسقان دی، یقین او کرہ مومنانو مذکورہ تہ خطاب دے، چہ اللہ زمکھی لہر گیہا راتو کولو سرہ ددے مرگ نہ پس ژوندئی کوی، نو ستاسو زرو نو سرہ بہ ہم داسی او کری، ہغہی لہر د خشرع طرف تہ واپس کولو سرہ مونہ ستاسو د پارہ خیل آیتونہ بیان کرل، چہ بہ ہری طریقہ سرہ زمونہ بہ قدرت باندے دلالت کوی، چہ تاسو پوہہ شی، بہی شکہ صدقہ ورکولو والا سہی داد تصدق نہ ماخود دے، تاء پہ صاد کنہی مدغم کرے شوے دہ، یعنی ہغہ خلق چا چہ صدقہ او کرہ، او ہغہ ہنہی چا چہ صدقہ او کرہ او پہ یو قراعت کنہی د صاد پہ تخفیف سرہ دے، د تصدیق نہ ماخود دے، او مراد ایمان دے، او خوگ چہ پہ خلوص سرہ قرض حسنہ ورکوی، دا تغلیبا نارینو او زنائو دواہو طرف تہ راجع دے، او د فعل عطف پہ ہغہ اسم باندے دے کوم چہ د الف لام پہ صلہ کنہی دے، خکہ جائز دی چہ اسم دلشہ د فعل پہ معنی کنہی واقع وی، د تصدق د ذکر نہ پس قرض ددے صفت سرہ ذکر کول د تصدق مقید کولو د پارہ دی، ددوی بہ قرض ددوی د پارہ سرہ زیات کرے شی، او پہ یو قراعت کنہی یضعف پہ تشدید سرہ دے، او ددوی د پارہ خوہی (عزتمند) اجر دے، او کوم خلق چہ پہ اللہ باندے او د ہغہ پہ رسول باندے ایمان راوری، ہم داسی خلق د خیل رب پہ نیز صدیقین یعنی پہ تصدیق کنہی مبالغہ کوئکی دی، او مخہنی تکذیب کوئکو امتونو باندے گواہ دی، ددوی د پارہ د دوی اجر او د دوی نور دے، او چہ کومو خلقو کفر او کرو او زمونہ پہ وحدانیت باندے دلالت کوئکی آیتونو تہی دروغ او وٹیل، د ہغوی د پارہ د جہنم اور دے۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** من الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً: پہ دے کنہی د ترکیب پہ اعتبار سرہ خلور صورتونہ دی،

① من استفہامیہ مبتدأ، ذا ددے خبر او الذی یقرض اللہ ددے صفت یا بدل۔

② من ذامبتدأ او الذی ددے خبر۔

③ ذامبتدأ موصوف، الذی یقرض اللہ موصول او صلہ صفت او من خبر مقدم، پہ دے معنی کنہی استفہام کیدو د وجہ نہ مقدم کرے شو۔

**قوله:** یضاعفہ: د فاء نہ پس د اُن مقدرہ پہ ذریعہ جواب استفہام کیدو د وجہ نہ منصوب دے، استیناف یا یقرض باندے د عطف کیدو د وجہ نہ مرفوع دے۔

**قوله:** رضا وإقبال: معطوف علیہ او معطوف د مقترن فاعل:

**قوله:** اذکر: مفسر علام اذکر محذوف منلو سرہ اشارہ او کرہ چہ یوم د فعل محذوف

ظرف دی، یعنی ہفہ ورخ یاد کرہ، او دا ہم کیدی شی چی د اجر کریم ظرف وی، یعنی پہ ہفہ ورخ اجر کریم دی، او دریم صورت دا ہم جائز دی، چی د یسعی ظرف وی، یعنی تہ بہ گوری چی د مومنانو او د مومنانو نور بہ پہ ہفہ ورخ ددوی مخی تہ مندی وہی۔

**قوله:** یسی: جملہ حالیہ دہ خو دا پہ ہفہ صورت کنبی چی یسعی پہ یوم کنبی عامل اونہ گرخولی شی۔

**قوله:** ویکون: یکون مقدر منلو سرہ نی دا احتمال ختم کرو چی ہا ہما ہما، دہی ماتحت وی، او معنی دا وی چی نور بہ ددوی نیی طرف تہ ددوی نہ لری وی، خکہ چی د ایمان نہ جمیع جہات دلتہ مراد دی۔

**قوله:** دعوہا: دی لہ محذوف منلو سرہ نی اشارہ او کرہ چی جنت پہ حذف د مضاف سرہ دی، بشرکم د مبتدا خبر دی، تقدیری عبارت دا دی ہرکم الیوم یحول الہیہ۔

**قوله:** ذلک: فی دخول الہیہ

**قوله:** یوم یقول المنافقون: دا د یوم تری نہ بدل دی۔

**قوله:** لہ ہا ہا ہا ہا ہا فی الرحمة: لہ ہا ہا ہا ہا ہا نور صفت اول دی، او ہا ہا ہا ہا فی الرحمة صفت ثانی دی،

**قوله:** الغرور بالفتح: پہ معنی دہیطان، کما قال البغوی والفسر ہذا، مصدر عفی الغرور بالباطل

**قوله:** ما واکم النار: ما واکم خبر مقدم، النار مبتدا مؤخر، ددی عکس ہم جائز دی۔

**قوله:** ہی مولاکم: مولا مصدر ہم کیدی شی، ہی ولائکم ہی ذات ولائکم، ہا عفی مکان نحو ہی مکان ولائکم، ہا عفی ہی مولاہ ہی اولی ہی نامہ کرہ، ہفہ اور ددوی ناصر او مددگار دی، او دا استہزاء دہ۔

**قوله:** ألم یأمن للذین آمنوا: د جمہورو پہ نیز پہ سکون د ہمزی او د نون پہ کسری سرہ لی بانی، (رحمی برمی) مضارع واحد مذکر غائب، یا ہا کومہ چی عین کلمہ دہ، د التقاء ساکنین د وجہ نہ حذف کرے شوی دہ۔

**قوله:** راجعاً إلى الذکور والاناث: ددی اضافی مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی چی د وأقرہوا اللہ عطف پہ دوارو فعلونو یعنی المصدقین او المصدقات باندی دی، صرف پہ اول باندی د منلو پہ صورت کنبی د صلی د تاملیدو نہ بغیر عطف لازم شی کوم چی جائز نہ دی۔

**سوال:** د أقرہوا اللہ عطف پہ المصدقین باندی دی، کوم چی اسم دی، لہذا د فعل عطف پہ اسم باندی راخی کوم چی صحیح نہ دی؟

**جواب:** پہ کوم اسم باندی چی الف لام بمعنی الذی داخل وی، ہفہ اسم ہم د فعل پہ

معنی کنبی وی، لہذا عطف صحیح دی۔

قوله: ذکر القرض بوصفہ: ددی عبارت مقصد یو اعتراض جواب دی۔

اقتضای: المصدقین پہ تشدید سرہ بمعنی صدقہ ورکونکی، بیا نہ ددی نہ پس او فرمائیل وأقرہم اللہ قرضاً حسناً، ددی مقصد ہم صدقہ ورکول دی، نو د المصدقین ذکر کرلو نہ پس دواقرہم اللہ قرضاً حسناً ذکر بیا خہ ضرورت پاتی شو، دا خو تکرار دی؟

جواب: د جواب خلاصہ دا دہ چہ ددی اضافی مقصد صدقہ پہ صفت د حسن سرہ متصف کرل دی، یعنی صدقہ دی پہ اخلاص او للہیت سرہ دی ورکری شی، لہذا دا تکرار بہی فائدہ نہ دی۔

قوله: والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون: والذین آمنوا بمبتداً، اولئک مبتداً ثانی، او بہ ہم کنبی دا ہم جائز دی چہ مبتداً ثالث شی، او الصدیقون ددی خبر، مبتداً خبر د مبتداً ثانی او مبتداً ثانی د خیل خبر سرہ خبر شو د مبتداً اول، او دا ہم جائز دہ چہ ہم ضمیر د فصل وی، او اولئک او د ہغی خبر د مبتداً اول خبر شی۔

[ایاتونہ: ۲۰-۲۵]

اعلموا انما الحیاة الدنیا لیسب ولھو وزینۃ تزین (وتفادعونکم وتکادرون فی الأموال والأولاد) انما الاخیال فیہا وأما الطاعات وما ینبئ علیہا فممن امور الآخرة (کمئل) انہی فی عجباً لکم واضمحلتا کمئل (غیت) منظر (أعجب الکفای الزرع) نباتہ (الثانی عنہ) (تفسیر) یتس (فتراة مصفراً) (تکون) (کفایاً) فتاتاً یضمحل بالزجاج (وفی الآخرة عذاب شدید) لمن آثر علیہا الدنیا (ومغفرة من اللہ ورضوان) لمن لم یلیر علیہا الدنیا (وما الحیاة الدنیا) ما التمتع فیہا (الامتع الغرور) (سابقوا) (إلی مغفرة من ربکم وجنة عرضها کعرض السماء والأرض) لو واصلت اخذنا بالآخری والقرض السعة (أعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم) (ما أصاب من مصیبة فی الأرض) بالجنب (ولافی أنفسکم) کالقرض (ولقد الولد) (الأبی کتاب) یعنی النوح المخطوط (من قبل أن تزلزلها) تغلقها ونقال فی الثغمة مذللک (ان ذلک علی اللہ یسیر) (یکمل) من ناسبة للیفعل یعنی انہی اختر تغالی بذلک (ینلا) (تأتمروا) (تخزوا) (علی ما کانکم ولا تقرحوا) (فرح بقر بقر) (شکر علی الثغمة) (بما آتاکم) بالمد اعطاکم (بالقرض جاءکم منه) (واللہ لا یحب کل حقان) (متکبر بنا اوتی) (فکون) (وہ علی الناس الذین یتفلون) (بنا یحب علیہم) (وتأمرؤن الناس بالعدل) (وہم وعد حیدد) (ومن یتوکل) (عما یوجب علیہ) (لما ان اللہ هو) ضمیر فضل (وہی فزاة) (سقوطیہ) (الغنی) عن غرہ (الحمد) لاولیہ (لقد أرسلنا رسلنا) (الفلجکة) (إلی الانبیاء) (بالمہتبات) (بالحجج القواطع) (وأزلنا معہم الکتاب) (بمغنی الکتاب) (والیوزان) (الفضل) (لیمومہ الناس) (بالقسط) (وأزلنا الحديد) (أخزجناہ من المعادن) (لیمومہ) (تدبیل) (وہ) (ومناہم

لِنَائِيں وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ عِلْمَ مُشَاهَدَةٍ مَّفْطُوفٍ عَلَى لِقَافِ النَّاسِ (مَنْ يَنْصُرُهُمْ) بَانَ يَنْصُرُ بِهِه يَالَابِ الْخَرْبِ  
بِنِ الْحَبِيدِ وَغَيْرِهِ (وَوَسَّلَهُ بِالْقَبْرِ) خَالَ مِنْ هَاءِ يَنْصُرُهُ أَيُّ هَاتِبَا عَنْهُمْ فِي الدُّنْيَا قَالَ بِنِ عَبَّاسٍ يَنْصُرُونَهُ  
وَلَا يَنْصُرُونَهُ (إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ) لَا عَاجِلَةَ إِلَى الشُّعْرَةِ لَكِنَّمَا تَنْفَعُ عَزَّيْزِي بِنَايَا

لوجه به پوهه شی چې د دنیا ژوند صرف لویې توقې زینت او په خپل مینځ کېنې د فخر او مال او دولت د یو بل نه د زیاتولو کوشش دي، یعنی په دې کېنې مشغولیدل دي، خو طاعت او هغه څیزونه چې په دې کېنې معاون دی مثلاً توبه د آخرت د امورو نه ده، د مذکوره څیزونو مثال، ددې څیزونو مثال ستاسو د پاره د حیرانتیا سبب جوړیدو او زر فنا کیدو کېنې داسې دی لکه څنگه چې باران ته پیدا شوې غله زمیندار لره خوشحالوی، بیا چې کله هغه اوج شی، نو ته دی لره زیر وینې، بیا هغه زړه زړه شی، بیا د هوا په ذریعه نیست و نابود شی، او په آخرت کېنې د هغوی د پاره سخت عذاب دي، کوم خلق چې په آخرت باندې دنیا ته ترجیح ورکوی او د الله د طرف نه نصرت او خوشنودی ده د هغه کس دپاره چا چې آخرت لره په دنیا باندې ترجیح ورکړه، او د دنیا ژوند یعنی ددې نه فائده اخستل، صرف د دې هوکې سامان دي، د خپل رب مغفرت طرف ته او د جنت طرف ته منډه کړې، چې د هغې فراخوالې د زمکې او آسمان برابر دي، که یو بل سره ملاو کړې شی، او د عرض نه مراد وسعت دي، نه چې پلنوالې، دا د هغه خلقو دپاره جوړ کړې شوې دي څوک چې په الله او رسول باندې ایمان راوړی، دا د الله فضل دي چاته چې او غواړی ورته کړی، او الله لوتې فضل والا دي، نه په دنیا کېنې څه مصیبت راځي یعنی قحط وغیره او نه خاص ستاسو په نفسونو کېنې لکه ماشومان وغیره مړه کیدل، او مرض، خو دا چې هغه په کتاب یعنی لوح محفوظ کېنې لیکلې شوې دي، ددې نفسونو د پیدا کولو نه مخکېنې او په نعمت کېنې به هم داسې و نیلې شی، څنگه چې د مصیبت په باره کېنې او و نیلې شول، دا کار د الله دپاره ویر آسان دي، په لگيلا کېنې کې د فعل ناصب دي، د ان په معنی کېنې، یعنی الله تعالی ددې خبر ورکړو، چې تاسو په فوت شوې څیزونو باندې خفه نشئ، او نه تاسو په هغه نعمت باندې کوم چې تاسو ته درکړې شوې دي، د فخر په توګه د خوشحالی اظهار او کړئ، بلکه په نعمت باندې د شکریه په توګه د خوشحالی اظهار او کړئ، اذکم مد سره، د اعطاکم په معنی کېنې دي، او په قصر سره د جاوکه مډه په معنی کېنې دي، او الله تعالی په ورکړې شوې نعمتونو باندې تکیه کونکې او په دې نعمت باندې په خلقو باندې فخر کونکې نه خوښوی، هغه خلق چې خپل ځان باندې د واجباتو باره کېنې بخل کوی. او په دې کېنې خلقو ته هم د بخل تعلیم ورکوی، نو د هغوی د پاره سخت وعید دي، واورئ کوم کس چې په خپل ځان باندې د واجباتو نه مخ واوروی، بې شکه الله تعالی هو ضمیر فصل دي او په یو قراعت کېنې د هو په سقوط سره دي، بې نیازه او د خپلو دوستانو د حمد او ثناء سزاوار (لاحق) دي، یقیناً مونږ خپل رسولان ملای کو لره د انبیاء طرف ته یقنی د لټلو

ورکولو سره راولپہل، او مونہ د هغوی سره کتاب بمعنی کُتُب او تلہ یعنی عدل لره نازل کړو، چې خلق په عدل باندې قائم نشی، او مونہ اوسپنه نازلہ کړه، یعنی د زمکې د کانونو نه مو راویستله، چې په هغې کښې سخت هیبت دې، د هغې په ذریعې قتال کولې شی، او د خلقو د پارہ نورې هم ډیرې فائدې دی، دا ځکه چې الله د مشاهدې په توگه معلوم کړی د لیعلم عطف په لیقوم باندې دې، چې څوک د هغه او د هغه د رسول بغیر لیدلو نه مدد کوی، یعنی چې څوک د هغه د دین د اوسپنې په آلاتو وغیره سره مدد کوی؟ (بالغیب) د بصره د بآء نه حال دې یعنی په دنیا کښې د هغوی نه غائبانه طور باندې، حضرت ابن عباس رضی الله عنهما فرمائی دی چه د هغوی مدد کوی حالانکه هغوی ئې لیدلی نه وی، بې شکه الله تعالی قوت والا او زړه ست دې، هغه ته د مدد حاجت نشته، مگر څوک چې مدد کوی نو هم هغه ته به ئې فائده وی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** أي الإشتغال فيها: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې مال او اولاد فی نفسه خراب خیزونه نه دی خو په دې کښې انهماک، مشغولیدل، ناخوښه او منع دی.

**قوله:** أي هي: په دې کښې اشاره ده چې فی انهماک، دهی مبتدا محذوف خبر دې.

**قوله:** الزراع: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې کفار د کفر په معنی زارع جمع ده، حضرت ابن مسعود رضی الله عنه فرمائی المراد بالکفار الزارع زهری وائی چې عرب زارع ته کافر وائی، ځکه چې هغه تخم لره په خاورو کښې پټوی، یُکفر معنی پټو.

**قوله:** التمتع فيها: د دې اضافې مقصد دې خبرې ته اشاره ده چې ما الحیوة الدنیا په حذف مضاف سره دې چې د متاع الغرور حمل په حیوة الدنیا باندې اوشی.

**قوله:** والعرض السعة: دا ددې سوال جواب دې چې د جنت عرض یعنی د پلنوالی ذکر ئې او کړو او د اوږدوالی ذکر ئې اونکړو؟

**جواب:** د جواب ماحصل دا دې چې دلته د العرض نه مراد پلنوالی نه دې کوم چې د اوږدوالی مقابل دې، بلکې مطلقاً وسعت مراد دې، چې په هغې کښې اوږدوالی او پلنوالی دواړه شامل دی.

**قوله:** ويقال في النعمة كذلك: یعنی څرنګه چه په نفس او مال کښې مصیبتونه او آزمائشونه د الله تعالی د طرفه راځی همدغسې نعمتونه او راحتونه هم د هغه په تقدیر او حکم سره راځی.

**قوله:** منه: أي من فضل الله.

هوله له وعيد شديد: په دې سره اشاره ده چه: الذين يعللون الغرباء مبتداء ده ددې خبر هم وعيد بعد محذوف دې.

هوله: ومن يقول: من شرطيه دې ددې جواب محذوف دې او هغه فالو بال عليه دې.  
[ايا تونه: ٣٦ - ٣٩]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ يَنْصَحُوا النَّاسَ الظَّالِمِينَ الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ آمَنُوا بِرُسُلِهِمْ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً هِيَ رَفَضُ النِّسَاءِ وَاتِّخَاذُ الصَّوَامِ (بِتَدْعُوها) مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ (مَا كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ) مَا آمَنْتُمْ بِهَا (إِلَّا) لَكِنْ لَعَلَّكُمْ (إِتِّقَاءَ رِضْوَانِ) مَرْضَاةِ (اللَّهِ) فَمَارَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا إِذْ تَرَكَتُمْ كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَكَلَّفُوا بِدِينِ عِيسَى وَذَعَلُوا فِي دِينِ نَبِيِّكُمْ وَبَدَّلُوا دِينَ عِيسَى كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَأَتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسَقُونَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) عِيسَى (اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرُسُولِهِ) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِيسَى (يُؤْتِكُمْ كُفُلَيْنِ) تَمِيزَيْنِ (مِنْ رَحْمَتِهِ) لِإِيمَانِكُمْ بِالْحَقِّ (وَيَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ) عَلَى الصِّرَاطِ (وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (بَلَا يَقْلَمُ) أَيْ أَغْلَمَكُمْ بِذَلِكَ لِيَعْلَمَ (أَهْلُ الْكِتَابِ) التَّوْرَةِ الَّذِينَ لَمْ يُؤْمِنُوا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاسْمُهَا ضَمِيرُ الثَّانِ وَالْمَعْنَى أَنَّهُمْ (لَا يَقْدِرُونَ) عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) خِلَافَ مَا فِي زَعْمِهِمْ أَنَّهُمْ أَحَبُّهُمُ اللَّهُ وَأَهْلُ رِضْوَانِهِ (وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ) (مَنْ يَشَاءُ) فَاتَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ كَمَا تَقْدِمُ (وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)

توجه: بې شکه مونږ نوح عليه السلام او ابراهيم عليه السلام له پيغمبر جوړولو سره راووليېل، مونږ ددې دواړو په اولاد کښې کتاب او نبوت جاري کړو يعنى خلور واره کتابونه تورات، زبور، انجيل او قرآن، دا ټول د ابراهيم عليه السلام په اولاد کښې دى، په دوى کښې خو غداره موندنکى وو او اکثر نافرمان وو، بيا هم مونږ هغوى پسې پرله پسې رسولان لېږل او د دوى نه پس مو عيسى ابن مريم عليه السلام اولېږلو، او هغوى ته مو انجيل ورکړو، او د هغه مونږکو په زړه کښې مورحت او شفقت پيدا کړو او رهبانيت هغه ښځو لره پرېښودل دى او خلوت خانې ته جوړول دى، نو هغوى په خپله ايجاد کړو مونږ په هغوى باندې واجب کړې نه وو، يعنى مونږ هغوى ته ددې حکم کړې نه وو، خو هغه خلکو رهبانيت لره د الله تعالى رضا لټولو د پاره اختيار کړو نو هغوى ددې پوره طريقې سره رعايت اونکړو، کله چه په دوى کښې ډيرو دا پرېښودلو، او د عيسى عليه السلام د دين نه منکر شول، او د خپلو بادشاهگانو دين يې اختيار کړو، او ډير د عيسى عليه السلام په دين باندې قائم وو، بيا تې زموږ په نبي عليه السلام ايمان راوړو، نو په دوى کښې چې کومو په نبي عليه السلام باندې ايمان راوړو مونږ هغوى ته اجر ورکړو، او زيات تر په هغوى کښې نافرمان



وو، ای خلقو چې ځا په عیسیٰ عليه السلام باندې ایمان راوړې دې، د الله نه اویرېږي، او د هغه په رسول محمد عليه السلام باندې ایمان راوړو، الله به تاسو په خپل رحمت سره ستاسو په دوؤ نییانو باندې د ایمان راوړلو د وجې دوه حصې (اجز) درکړي. او الله تعالیٰ به تاسو ته داسې نور درکړي چې د هغې د وجې سره به تاسو په پل صراط باندې تیرېږي، او هغه به تاسو ته مغفرت نصیب کړي، او هغه غفور اورحیم دي، او چې پته اولگي یعنی تاسو ئې د دې نه خبر کړئ، چې اهل کتاب ته یعنی تورات والو کومو چې په محمد عليه السلام باندې ایمان رانورو، او ان مخففه عن الثقیله دي، او ددې اسم ضمیر شان دي، او معنی دا ده چې هغوی د الله فضل نه په یو غیز باندې هم قادر نه دي، ددوی د گمان په خلاف چې دوی د الله محبوب دي، او الله دوی نه راضی دي، بې شکه فضل د الله په قبضه کښې دي، چاته چې او غواړی ورکړي، ددې اهل کتاب نه ایمان راوړونکو ته ئې به د دوؤ اجر ونه ورکړل، څنگه چې مخکښې تیر شوې دي، الله لوی فضل والادي.

### د قیوداتو فوائدو تسهیل

**قوله:** ولقد ارسلنا نوحاً وإبرهیم: الآیة، وَاَوْعَظْهُمْ عَلَيْهِ لَعْنُا اَرْسَلْنَا دې، معطوف علیه لَعْنُا اَرْسَلْنَا دې، لام جواب قسم د پاره دي، او قسم یعنی اَوْ قسم محذوف دي، د اعتناء او د تعظیم د زیاتوالی د پاره قسم مکرر راوړې شوې دي.

**سوال:** حضرت نوح عليه السلام او ابراهیم عليه السلام ولې خاص کړي شول؟

**جواب:** مذکوره دواړه حضراتو بطور خاص ځکه ذکر شول چې ټول انبیاء هم د دوی د اولاد نه دي، حضرت نوح عليه السلام ابوالثانی دي، او ابراهیم عليه السلام ابو العرب والروم و بنی اسرائیل دي.

**قوله:** وجعلنا فی ذریعتهما: د مفعول ثانی مقدم په محل کښې دي، النبوة مفعول اول دي.

**قوله:** الکتاب: په دې کښې اشاره ده چې په الکتاب کښې الف لام د جنس دي.

**قوله:** ورهبانیه: رهبانیت د اکثرو په نیز د باب اشتعال د قاعدې مطابق منصوب دي، تقدیری عبارت دا دي ابدعوارهبانیه ابدعوارها، او بعضې حضراتو په رافقه باندې د عطف د وجې منصوب وئیلې دي و او ابدعوارها د رهبانیه صفت دي.

**قوله:** لکن: د لا تفسیر په لکن سره کولو کښې ئې اشاره اوکره چې دا مستثنی متقطع ده، او وئیلې شوی دی چې مستثنی متصل ده، تقدیری عبارت دا دي ما کیناها علیه لعن من الاهیاء الا لایعاقبهم الله په دې حالت کښې عموم د احوال نه استثناء ده، او کتب په معنی د قضی دي.

**ہولہ:** رهبانیت: درہمانیہ معنی پہ عبادت او ریاضت کنبی د حد نہ مبالغہ کول دی، او د خلق نہ خانلہ کبدو سرہ پہ گوٹ کنبی کیناستل دی، دراء پہ ضمی سرہ ہم ونیلې شوې دی، پہ دې صورت کنبی د رهبان طرف تہ نسبت وی، کوم چې د راہب جمع دہ، لکہ رکیان چہ راکب جمع دہ.

**ہولہ:** اُی اعلیٰکم بذلک لیعلم: پہ دې کنبی اشارہ دہ، چې پہ لئلا کنبی لا زاندہ دہ، د ناکید د پارہ،

**ہولہ:** واللہ ذو الفضل العظیم: اللہ مبتدا، ذو الفضل ددې خبر، العظیم الفضل صفت دې

پارہ نمبر- ۲۸ [قَدْ سَمِعَ اللَّهُ]

[۵۸] سورة المجادلة

سورة المجادلة مدنية ثنتان وعشرون آية

سورة المجادلة مدنی دې، پہ دې کنبی دوه ویشت آیاتونہ دی.

[آیاتونہ: ۱-۶]

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُحَادِّثُكَ، تَزَاجِعُكِ اِيهَا السَّيِّئَةُ (فِي زَوْجِهَا) الْمُنَظَّاهِرُ مِنْهَا وَكَانَ قَالَ لَهَا اَتَيْتِ عَلَيَّ كَظْفَرِ امِّي وَفَدَّ سَالَتِ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَجَابَهَا بِأَنَّهَا خَرُمَتْ عَلَيْهِ عَلَى مَا هُوَ الْمُتَعَفُّودُ عَنْهُمْ مِنْ أَنَّ الظَّهَارَ مُوجِبُهُ فِرْقَةُ مُؤَيَّدَةٍ وَهِيَ خَوْلَةُ بِنْتُ ثَعْلَبَةَ وَهُوَ أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ (وَكُنْتُ كَيْلِي إِلَى اللَّهِ) وَخَدَّيْهَا وَفَاقَهَا وَصِيَّةً صِدْقًا إِنْ سَخَّطَهُمْ إِلَيْهِ صَاحِبُوا أَوْ إِلَيْهَا جَاغُوا (وَاللَّهِ يَنْهَاهُمْ عَنْكَ وَكُنَّا تَزَاجِعُكُمْ إِنْ) اللَّهُ سَمِعَ بِصُورِ عَالَمِ (الَّذِينَ يَظْهَرُونَ) أَصْلَهُ يَنْظُرُونَ أَذْغَمَتْ النَّارَ فِي النَّارِ وَفِي فِرَاقَةٍ بِالْفِ بَيْنَ النَّارِ وَالنَّارِ الْخَفِيفَةِ وَفِي أُخْرَى كَيْفَ يَلُونِ وَالْمَوْضِعِ الثَّانِي كَذَلِكَ (وَمِنْكُمْ مِنْ نَسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتُهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَى اللَّهِ) بِفِرْقَةٍ وَتَاءً وَبِلَا تَاءٍ (وَلَكِنْ نَهَمُوا عَنْهُمْ) بِالظَّهَارِ (لِيَقُولُوا مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَنَعْبُدُكَ) كَذِبًا (وَأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَخُوعْ لَكُمْ) لِلْمُنَظَّاهِرِ (وَالَّذِينَ يَظْهَرُونَ مِنْ نَسَائِهِمْ لَمْ يَخُوعُوا لَكُمْ) أَمَّا فِيهِ بَانَ بِخُلُوفِهِ بِخُسَائِهِ الظَّاهِرِ مِنْهَا الَّذِي هُوَ خِلَافُ مَقْصُودِ الظَّاهِرِ مِنْ وَصْفِ الْفِرَاقَةِ بِالْفِرَاقِ (فَلْيَقْرِ بِرُقْبَةٍ) أَمَّا إِعْتَابُهَا عَلَيْهِ (مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتِمَّ أَسَاسُ) بِالْوَطْءِ (ذَلِكَ تَوْعِظُونَ بِهِ) وَاللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ عَمَلًا (فَمَنْ لَمْ يَجِدْ) رُقْبَةً (فَصِيَامُكُمْ) مَشْهُورِينَ مُتَّابِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتِمَّ أَسَاسُ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ) أَمَّا الصَّيَامُ (فَلْيَصُومُوا مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ) عَلَيْهِ أَمَّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْشَأَ خَلَلًا لِمُطْلَقِ عَلَى الْمُقَيَّدِ لِكُلِّ يَسْكِينُ مَذًى مِنْ غَايِبِ قُوتِ الْبَلَدِ (ذَلِكَ) أَمَّا التَّخْفِيفُ فِي الْكُفَّارَةِ (لِيُظْهِرُوا لِلَّهِ دَرَسُوهُ) وَلَكِنَّهُ أَمَّا الْأَخْطَاءُ الْمَذْكُورَةُ (حُدُودُ اللَّهِ وَلِلْكَافِرِينَ) بِهَا (عَذَابُ أَلِيمٌ) مُلْزِمٌ (إِنَّ) الْإِيمَانَ بِمَا قَدْ (يَخْلُقُونَ) إِلَهُ دَرَسُوهُ كَيْتَوَا إِذْ لَوْ (كَمَا كُوتِ الْإِيمَانُ مِنْ قَبْلِهِمْ) فِي مَخَالِقَتِهِمْ وَسَلَّمَهُمْ (وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) ذَالَةَ عَلَى مَذْقِ الرِّسُولِ (وَلِلْكَافِرِينَ) بِالْآيَاتِ (عَذَابُ مُبِينٍ) ذُو إِهَانَةٍ (يَوْمَ) يَصْخَرُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَنْهَضُهُمْ جَمَاعَةً لِيُحْصَا أَعْمَالَهُمْ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

لو ھمہ شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والا دي، اې نبي ﷺ یقیناً الله تعالی د هغه ښځې خبرې واوریدلې، چې کومې تا سره د خپل ظهار کونکې خاوند په باره کښې تکرار (بحث) کولو، او د هغې خاوند هغې ته وئیلې وو، اکتا هلې کله یې اې ته خدا د مور د ملا په شان په ما حرامه نې، او د حضور ﷺ نه دې باره کښې هغه ښځې تپوس او کړو، نو حضور ص هغې ته د عرف مطابق جواب ورکړو، چې ته په هغه باندې حرامه نې، څنگه چې د هغوی دستور وو، ظهار به د دانسی جدائی موجب منلې شو، او هغه خوله بنت ثعلبه وه، او د هغه خاوند اوس بن صامت وو، او الله تعالی ته نې د خپل خانوالی، او د خپلې لورې، او د ماشومانو شکایت کولو، که دا بچی خپل خاوند ته ورکړی نو د ضائع کیدو ویره وه، او که خان سره نې اوسانې نو د لورې نه د مړ کیدو ویره وه، او الله تعالی ستاسو د دواړو سوال او جواب اوریدلو، بې شکه الله تعالی اوریدو او کتلوالا دي، په تاسو کښې چې کوم خلق خپلو ښځو سره ظهار او کړی، د یظھرون اصل یتظھرون دي، تا په ظاء کښې ادغام کړې شوه، او په یو قرامت کښې د ظاء او هاء خفیفه په مینځ کښې الف سره، او په بل قرامت کښې بظاھرون د بظاھرون په وزن باندې دي، په نورو ځایونو کښې هم داسې ده، هغوی په اصل کښې ددوی میندې نه جوړیږی، د هغوی میندې څو هغه دی د چا نه چې دوی پیدا شوی دی، اوللانی، همزه، او یاء او بغیر د یاء نه دي، او کوم خلق چې ظهار کوی هغوی یو نامعقول او دروغ خبره کوی، او بې شکه الله تعالی مظاهر لره د کفارې په ذریعہ بغبغونکې او معاف کونکې دي، او کوم خلق چې د خپلو بیبیانو سره ظهار کوی، بیا په ظهار کښې د خپل قول نه رجوع کول غواړی، یعنی د ظهار په باره کښې وئیلې شوې خبرو نه رجوع کول غواړی، په داسې طریقه چې د وئیلې شوې خبرې خلاف کول غواړی، دا ظاهر کړې شوې ښځې په ساتلو سره کوم چې د ظهار د مقصد خلاف دی، او هغه مقصد ښځو لره د حرمت په وصف سره متصف کول دی، نو په هغه باندې ښځې ته لاس لگولو نه (جماع کولو نه) مخکښې یو غلام آزادول دي، په دې حکم (کفارې) سره تاسو ته نصیحت کیږی، او الله تعالی ستاسو د اعمالو نه خبردار دي، څو چې کوم کس غلام اونه مومی نو د یو ځای کیدلو نه مخکښې دې مسلسل دوه میاشتې روژې اونیسې، او کوم کس چې د روژو هم طاقت نه لری نو په هغه باندې د یو ځای کیدلو نه مخکښې شپيته مسکینانو باندې خوراک کول دی، مطلق لره مقید باندې محمول کولو سره، هر یو مسکین ته د یو مد (د ښار د غالب خوراک په اعتبار سره) او په کفارہ کښې دا اسانتیا محکمه دي د پاره چې تاسو په الله او د هغه په رسول باندې ایمان راوړئ، دا یعنی مذکورہ احکام د الله بیان کړی حدود دی، او ددې احکامو د منکړنو د پاره دردناک عذاب دي، بې شکه کوم خلق چې د الله او د هغه د رسول مخالفت کوی هغوی به ذلیلہ کړې شی، لکه څنگه چې ددوی نه مخکښې خلق د خپلو رسولانو د مخالفت د

و چې نه ذليله کړې شوی وو، او بې شکه مونږ واضح ايتونه نازل کړي دي، کوم چې د رسول په صداقت باندې دلالت کوي، او ددې ايتونو انکار کوونکو د پاره سپکونکې عذاب دي، په کومه ورځ چې الله تعالی دوی راپورته کړي بيا به دوی د خپلو کړي شوو عملونو په پاره گڼې خبر کړي، کوم چې الله تعالی شمير کړي دي، او کوم چې دوی هير کړي وو، او الله تعالی د هر څيز نه خبردار دي.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

سورت مجادله د تعداد سورت په اعتبار سره د د قرآن مجيد د دويم نصف اول سورت دي، په قرآن کښې ټول يو سل څورلس سورتونه دي، دا اته پنځو سستم (۵۸) سورت دي، ددې سورت خصوصيت دا دي چې په دې کښې يو ايت داسې نشته چې په هغې کښې يو يا دوه درې ځل د الله تعالی نوم اخستلې شوي نه وي، بلکه پنځه دير ش (۲۰) ځله په دې کښې د الله تعالی نوم دي.

**قوله:** قد سمع الله: أي أحاب الله قد تحقيق د پاره دي.

**قوله:** في زوجها: أي في شأن زوجها

**قوله:** ليا قالوا: أي لظهورها مصدرية ده.

**قوله:** فحرير رقة: أي إعاقها عليه أي إعاقها، د تحرير رقة تفسير د معنی د بيان د پاره دي، تحرير رقة دا تركيب اضافي مبتدا ده، او عليه ددې خبر، ښه به وه چې مفسر د عليه په ځانې عليهم ونيلې وو، ځکه چې دا جمله د واللهم فطرون خبر دي، لهذا د خبر هم جمع کيدل ضروري دي، فحرير رقة باندې فاء ځکه داخله ده چې مبتدا د شرط معنی لره متضمن ده.

**قوله:** بالوطى: دان همکس تفسير په وطى سره د امام شافعي رحمه الله د مسلک مطابق دي، د امام ابو حنيفه (رح) په نيز دواعى د وطى هم د وطى په معنی کښې دي.

**قوله:** ثم لا ليلطلق على المقيد: دا تفسير د امام شافعي رحمه الله د مسلک مطابق دي، مطلب دا دي چې څنگه غلام ازادول او روژې نيول د جماع نه مخکښې ضروري دي، دغه شان اطعام هم د جماع نه مخکښې کول پکار دي، په اطعام کښې اگر چې آن همکس قيد نشته، خو دا هم دا په تحرير رقة وصهار همين باندې قياس کولو د وجې د قبل آن همکس قيد سره مقيد دي.

**قوله:** لكل مسكين مئذ غالب ثلوث البلد: دا تفسير هم د امام شافعي د مسلک مطابق دي، ځکه چې د هغه په نيز هر يو مسكين ته يو مئذ ورکول ضروري دي، که غنم وي يا جوار يا

کھجور، د امام صاحب پہ نیز کہ غنم وی نو نیم صاع او کہ جوار وی نو یو صاع  
 ھولہ ای التخیف فی الکفارۃ: پہ کفارہ د ظہار کنبی چي کوم د دربو خیزونو پہ مینغ  
 کنبی اختیار ورکړې شوې دې، دا هم د تخفیف یو قسم او اسانتیا ده، ځکه کہ یو قسم  
 خیز مقرر شوې وو، نو یو قسم زحمت به وو.

ھولہ گټوا: یقینی الوقوع د وجې د ماضی صیغہ استعمال شوې ده.

[ایاتونه: ۷-۱۲]

أَلَمْ تَرَ تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا يُكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَاسِعُهُمْ بَعْلَهُ  
 وَلَا خَصَمَ إِلَّا هُوَ ۚ سَادَّ مَعَهُمْ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ إِنِّي مَعَهُمْ عَمَّا جَاءُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ  
 اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَهُودُونَ لِمَا نُفِوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْأُتْمِ  
 وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ ۖ هُمْ السُّيُفُودُ نَهَاظُهُمُ الثَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ مِنْ تَنَاجِيهِمْ  
 أَيْ تَحَدُّثِهِمْ بَرًّا نَاطِقِينَ إِلَى الْمُلُوبِّينَ لِيُوقِعُوا فِي قُلُوبِهِمُ الرَّيْبَ ۚ وَإِذَا جَاءَهُمْ حَيْوَتُهَا أَيْهَا النَّاسِ بِمَا نَعْمَ  
 يُحْيِيكَ بِهِ اللَّهُ ۚ وَفَوْقَهُمْ السَّمَاءُ عَلَيْكَ أَيْنَ الْمَوْتُ وَيَكُونُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا ۚ هَلَا يَعْنِي اللَّهُ بِمَا نَقُولُ  
 مِنْ التَّجِيَّةِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِنَبِيِّ إِذْ كَانَ نَبِيًّا ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَيُشْفَى الْمُصِيبُ مِنْهَا ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا  
 تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا بِالْأُتْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجُوا بِالْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ  
 تُحْشَرُونَ ۚ إِنَّمَا النَّجْوَى بِالْإِثْمِ وَنَجْوَاهُ مِنَ الشَّيْطَانِ ۚ يَفْزِرُهُ ۚ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ هُوَ بِضَاوِرٍ شَيْئًا  
 إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ أَيْ لِإِدَابِهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَيَتَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُونَ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا ۚ تَوَسَّعُوا  
 فِي الْمَجْلِسِ ۚ فَخَلَسَ الثَّيِّبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذَّكْرُ حَتَّى يَخْلُسَ مِنْ جَاءَكُمْ وَفِي قِرَاءَةِ الْمَجَالِسِ  
 قَالَ تَفَسَّحُوا يَقْسَمُ اللَّهُ لَكُمْ فِي الْجَنَّةِ ۚ وَإِذَا قِيلَ أَنْتُمْ قُومُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ قَالَتْ قُومُوا  
 وَفِي قِرَاءَةِ بَعْثِ الشَّيْءِ فِيهِمَا يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ بِالطَّاعَةِ فِي ذَلِكَ ۚ وَبِزَعِ الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ  
 دَرَجَاتٍ ۚ فِي الْجَنَّةِ ۚ وَاللَّهُ مَا تَعْمَلُونَ عَمِيدٌ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَجَّيْتُمُ الرَّسُولَ ۚ أَرْذَلْتُمْ مَنَاجِيَهُ ۚ فَقَضُوا  
 بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ ۚ فَلَمَّا رُصِدَ ذَلِكَ عَمِلَ لَكُمْ وَأَطْلَبَ لِلذُّبُوكُمْ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا ۚ مَا تَنْصَدِفُونَ بِهِ ۚ فَإِنْ  
 اللَّهُ غَفُوبٌ لِمَنَاجِيَتِكُمْ ۚ رَحِيمٌ بِكُمْ بَغْيِي فَلَا عَلَيْكُمْ فِي الْمَنَاجِيَةِ مِنْ غَيْرِ مَدْفَعَةٍ لَمْ تَسْخَ ذَلِكَ  
 بِغُزُلِهِ ۚ أَشْفَقْتُمْ بِخِيَابِ الْهَزْنَيْنِ ۚ وَبِإِذْنِ اللَّهِ الْبَقَا وَتَشَهَّلَهَا ۚ وَإِذَا غَالُفٌ بَيْنَ الْمَسْهَلَةِ وَالْأَعْرَى وَتَرَكَ  
 أَيْ خَفِئَتْ مِنْ أَنْ تُقْبِلُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ لَقَدْ ۚ فَإِذَا لَمْ تَفْعَلُوا ۚ الْمَدْفَعَةُ ۚ وَكَاتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ  
 زَجَعَ بِكُمْ عَنْهَا ۚ فَأَقْبِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أَيْنَ ذَاوُوا عَلَى ذَلِكَ ۚ وَاللَّهُ عَمِيدٌ  
 تَعْمَلُونَ

نورجه: آيا تا په دې پاندي غور کړې نه دې چې په اسمانونو او زمکه کنبې چې شه دی تولد الله  
 تعالی دی، د دربو کسانو پټې خبرې داسې نه دي چې علوم د علم په اعتبار سره الله نه وي، او

نه د پنځو کسانو پټې خبرې، خو دا چې شپږم په دوی کښې الله تعالی نه وی، او نه ددې نه کم او نه ددې نه زیات، خو دا چې الله دوی سره وی، کوم ځانې کښې چې دوی وی، بیا په دې ټولو ته د قیامت په ورځ ددوی کړې شوی عملونه او بیاني، الله تعالی په هر څیز باندې خبردار دي، آیا تا هغه خلکو ته اونه کتل څوک چې د پټو خبرو (جرگو) نه منع کړې شوې وو، بیا هم دوی هغه منع کړې شوې کار کوی، او په خپل مینځ کښې د گناه، د ظلم او زیاتۍ، او د پیغمبر د نافرمانۍ پټې خبرې کوی. او هغه یهود وو، حضور ﷺ دوی د پټو خبرو (جرگو) نه منع کړی وو، یعنی مومنانو ته په کتلو سره به نې پټې پټې خبرې کولې چې مومنان په شک کښې واچوی، او اې نبی ﷺ چې کله دوی تاله راشی، نو تاته په هغه لفظونو سره سلام کوی په کوم لفظونو چې الله نه دي کړي. او ددوی هغه لفظ السامرعلک دي یعنی په تاسو دې مرگ وی. او دوی په خپل مینځ کښې واځي چې الله تعالی مونږ ته په دې سلام باندې کوم چې مونږ کوو، سزا ولې نه راکوی، او دا چې دا نبی نه دي، که دې نبی وو نو الله تعالی به خامخا مونږ په عذاب کښې گرفتار کړی وو. د دوی د پاره جهنم کافی دي کوم ته به چه دوی داخلېږي، نو هغه ډیر خراب ځانې د اوسیدو دي، اې مومنانو چې کله تاسو پټې خبرې کوئ، نو دا خبرې دي د گناه، ظلم او زیاتۍ او د پیغمبر د نافرمانۍ نه وی، بلکه د نیکۍ او د پرهیزگارۍ خبرې کوئ، او د الله نه ویرېږئ چاته چې به تاسو ټول جمع کېږئ، د گناه وغیره پټې خبرې شیطاني کارونه دي، د هغه فریب د وجه نه چې په هغې سره اهل ایمان نه خفگان رسی، اگر چه د الله د اجازت او ارادې نه بغیر د څوک هم هغوی ته نقصان رسولې نشی، او ایمان والو له پکار دی چې په الله تعالی باندې بهر وسه اوساتی، اې ایمان والو، چې کله تاسو ته اووئیلې شی چې په مجلس کښې ځانې فراخه کړئ، د حضور ص په مجلس کښې یا د ذکر په مجلس کښې، چې روستو راتلونکې هم تاسو سره کینی، او په یو قرات کښې د مجلس په ځانې مجالس استعمال شوې دي. نو ځانې پرېږدئ، نو الله تعالی به ستاسو د پاره په جنت کښې فراخی پیدا کړی، او چې کله تاسو ته اووئیلې شی، چې د مونغ وغیره یا د یو بل نیک کار کولو د پاره اودرېښی، نو اودرېښی، او په یو قرات کښې فائز او کښې دواړه یعنی شین او زاء په ضمې سره دي، او الله تعالی به په تاسو کښې د ایمان والو ددې حکم د اطاعت د وجې او د هغه خلقو چاته چې علم ورکړې شوې دي، په جنت کښې درجات اوچت کړی، او څه چې تاسو کوئ الله تعالی د هغې نه پوره خبردار دي، اې ایمان والو، چې کله تاسو رسول ﷺ سره پټې خبرې په تنهای کښې مشوره کول غواړئ نو د خپلو پټو خبرو کولو نه مخکښې فقیرانو ته څه صدقه ورکړئ، د استاسو په حق کښې بهتره ده، ستاسو گناهونو د پاره پاک والې دي، خو که د صدقه کولو څیز نه مومئ نو الله تعالی ستاسو پټو خبرو دپاره پخښونکي او مهربانه دي، یعنی د صدقې نه بغیر ستاسو په پټو خبرو کښې څه حرج نشته، بیا دا حکم د الله تعالی حکم اأشفقتم سره منسوخ شو، د دواړو همزو تحقیق او د دویم الف بدلولو سره، او دویم تسهیل سره، او د مسهله او د غیر مسهله په مینځ

کنبی الف داخلولو سرہ او نہ داخلولو سرہ، آیا تاسو د خپل پتو خبرونه مخکنې د فقیرانو د پارہ صدقہ ورکولو نه اویریدئ، نو چې کله تاسو دا اونکړل یعنی صدقہ مو ورکړله او الله تعالی هم تاسو معاف کړئ، او په تاسو باندې نې د هغې د وجوب نه رجوع اوکړه، نو اوس مونږو نولړه قائم کړئ، او زکوٰۃ ادا کوئ، او د الله تعالی او د هغه د رسول اطاعت کوئ، یعنی د هغې پابندی کوئ، څه چې تاسو کوئ الله تعالی د هغې نه خبردار دي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** ألم تر تعلم: د تر تفسیر په تعلم سره کولو کنبی نې اشاره اوکړه چې د رؤیت نه رؤیت قلبی مراد دي.

**قوله:** ما یكون: ما نافیہ ده، او یكون تامه ده، یعنی یوجد و یقع، من زانده دي، نجوی مصدر دي، د تناجی په معنی کنبی دي، او د یكون فاعل دي، جمله ما یكون مستانده د ماقبل د تاکید د پارہ ده، کوم چې د الله تعالی د وسعت علم تاکید کوي، **الْمُجْمُوعُ: التَّحْدِثُ** سر، پټې پټې خبرې کول، په مجموی لفظ کنبی اضافه المصدر إلى الفاعل دي، دلته د لانه پس واقع کیدونکې جملې مستثنی متصل کیدو د وجې نه په محل د نصب کنبی دی، او د عموم حال نه مستثنی دي، **أى ما يوجد من هذه الأسماء إلا فى حال من هذه الأحوال.**

**قوله:** ألم ترالى الذين نكحوا النمل: دا آیت د یهود او منافقینو په باره کنبی نازل شوې دي.

**قوله:** معصيت الرسول: معصیت دلته او واپسې په تاء مجروره (اورېده) سره ده لیکلې شوې دی، په حالت د وقف کنبی بعضې قراء په ها باندې وقف کوي، او بعضې په تاء باندې، خو د وصل په صورت کنبی تاء باندې متفق دي.

**قوله:** انشروا: تاسو پاشئ، (رض، ن) امر جمع مذكر حاضر.

[ایاتو نه: ۱۴-۲۲]

(أَلَمْ تَرَ) نَظَرَ (إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا) هُمُ الْمُتَنَفِقُونَ (قَوْمًا) هُمُ الْيَهُودُ (رَغِيبَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ أَمْ) الْمُتَنَفِقُونَ (مِنْكُمْ) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (وَلَا يَنْفَعُهُمْ مِنَ الْيَهُودِ بَلْ هُمْ مُذْذَبُونَ) (وَيَخْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ) (أَمْ) قَوْلُهُمْ إِنَّهُمْ مُؤْمِنُونَ) (وَهُمْ يَخْلِفُونَ) (أَنَّهُمْ كَاذِبُونَ) (يَوْمَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا) (إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (مِنَ الْمُتَنَاصِبِ) (اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً) (سَفَرًا عَلَى أَنْفُسِهِمْ) (وَأَنفَالَهُمْ) (فَصَدَّوْا) (بِهَا الْمُؤْمِنِينَ) (عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ) (أَيَّ الْجِهَادِ) (بِهِمْ) (يَقْتُلُهُمْ) (وَآخَذَ أَنفَالَهُمْ) (فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ) (ذُو إِفْتَانَةٍ) (لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ) (مِنَ اللَّهِ) (مَنْ عَذَابُهُ) (شَدِيدًا) (مِنَ الْإِغْثَاءِ) (أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) (ذَكَرَ) (يَوْمَ يُنْفَخُ عَنْهُمْ أَيْمَانُهُمْ) (فَيَخْلِفُونَ لَهُمْ) (أَنَّهُمْ مُؤْمِنُونَ) (كَمَا يَخْلِفُونَ لَكُمْ وَيَخْلِفُونَ عَنْهُمْ عَلَى شَيْءٍ) (مِنْ نَفْعِ خَلْفِهِمْ فِي الْآخِرَةِ) (كَالَّذِينَ) (أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَافِرُونَ) (اسْتَفْزَوْا) (مَنْفُولَى) (عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ) (بَطَاعَتِهِمْ لَهُ) (فَأَلَسَاهُمْ ذِكْرًا) (اللَّهُ) (أُولَئِكَ هُمُ

شیطان اتباعه (ألا إن حزب الشيطان هم المفسدون) (إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ) يُخَالِفُونَ (اللَّهُ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ) الْمَغْلُوبِينَ (كَتَبَ اللَّهُ) فِي اللُّوحِ الْمَحْفُوظِ أَوْ قَضَى (لِلْغُلِيِّينَ أَنَا وَرَسُولِي) بِالْحِجَةِ أَوْ السِّبْرِ (إِنَّ اللَّهَ قَوِي عَزِيزٌ) لَا يُعْجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَفُّونَ (بِعَهْدِهِمْ) يُخَالِفُونَ (مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ كَذَّبَ) أَوْ كَذَّبُوا (أَيُّ الْفَاسِقِينَ) أَوْ أَتَاهُمْ أَوْ أَخْوَانُهُمْ أَوْ عَصِيتُهُمْ نَبَلٌ بِفَعْبُدْنَهُمْ بِالشُّعْرِ وَفَقَبْتُهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ ثُمَّ وَقَعَ لِبَغَاةٍ مِنَ الصَّخَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ (أُولَئِكَ) الَّذِينَ لَا يُؤَادُّونَهُمْ (كَتَبَ) أَنْتَ (فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ) نُبُو (مِنْهُ) تَعَالَى (وَيُؤَدِّيهِمْ جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا) الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِطَاعَتِهِ (وَرَضَا عَنْهُ) بِفَوَائِدِهِ (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ) يُتَّقُونَ أَمْرَهُ وَتَجْتَنِبُونَ نَهْيَهُ (أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) الْفَائِزُونَ

ترجمہ آیات: ہمارے خدا نے جو مخلوق منافقانو لہ اولیدل؟ چاہی ہمارے قوم سرہ دوستی او کرہ پہ چاہندے چہ د  
 اللہ تعالیٰ غضب نازل شوی دے، او ہمارے یہود دی، دا منافقان نہ ستاسو نہ دی، یعنی د  
 مومنانو نہ، او نہ د ہفوی نہ دی، یعنی د یہودیانو نہ، بلکہ پہ مینخ کنبے دی، دروغ  
 قسمونہ خوری، یعنی پہ دے خبرہ باندے چہ دوی مسلمانان دی، حالانکہ ہفوی پخیلہ ہم  
 علم لری چہ دوی پہ خیلو قسمونو کنبے دروغزن دی اللہ دوی د پارہ سخت عذاب تیار  
 کرے دے بی شکہ دوی چہ کوم نافرمانی کوی نو دیر بد کوی، دے خلقو خیلو قسمونو لہ  
 دھال جو کرے دے، یعنی د خیل خان او مال د پارہ نہ دھال جو کرے دے، نو د قسمونو پہ  
 ذریعہ مومنان د اللہ د لارے یعنی د خیل خان خلاف د جہاد کولو نہ یعنی د خیل خان د قتل  
 کولو، او خیل مال د اخستلو نہ بیچ کوی، نو ددوی د پارہ رسوا کونکے عذاب دے، ددوی  
 مالونہ او ددوی اولاد بہ د اللہ د عذاب نہ بیچ کولو کنبے ہیش پکار بہ رانشی، یعنی د اغناء نہ  
 دے، دا خو جہنمیان دی، پہ دے کنبے بہ ہمیشہ اوسیری، او ہمارے ورخ یاد کرہ، پہ کومہ بہ  
 ورخ چہ اللہ تعالیٰ دوی راپاسوی، نو د ہمارے مخکنبے بہ ہم قسمونہ خوری، چہ ہمارے مؤمن دے  
 لکہ خشک چہ ستاسو پہ مخکنبے قسمونہ خوری او گنری چہ د دنیا پہ شان پہ آخرت کنبے بہ ہم  
 ددوی قسمونہ دوی تہ خہ فائدہ ورنکری، یقین اوساتہ چہ ہم دا دروغزن دی، ددوی د شیطان  
 اتباع کولو د وجہ نہ، شیطان پہ دوی باندے غلبہ حاصلہ کرے دے، او ددوی نہ نہ د اللہ ذکر ہیر  
 کرے دے، دا شیطانی لنبکر دے، د ہمارے متبعین دی، پہ دے کنبے ہیش شک نشتہ چہ ہم  
 شیطانی لنبکر پہ تاوان کنبے دے، کوم خلق چہ د اللہ او د ہمارے رسول مخالفت کوی ہم دا خلق د  
 مغلوبینو نہ دی، اللہ تعالیٰ لوح محفوظ کنبے لیکلے دی یا فیصلہ نہ کرے دے، چہ بی شکہ خہ  
 او خدا رسولان بہ د دلیل پہ ذریعہ یا د تورے پہ ذریعہ غالب وی، بی شکہ اللہ تعالیٰ دیرزور  
 آور او غالب دے، پہ اللہ باندے او د قیامت پہ ورخ ایمان راورونکی خلقو لہ بہ، چہ ہم د اللہ او د  
 ہمارے رسول مخالفت کونکو سرہ محبت کونکی اونہ مومے یعنی رشتونے دوستی کولو والا،



اگر کہ ہفہ مخالفت کونکی ددی مومنانو پلار نیکیہ یا حامن یا روریان یا ددوی خاندان والا ولہ نہ وی، بلکہ دوی تہ تکلیف رسول او د ایمان د خاطرہ دوی سرہ د قتال قصد ساتی، خٹکہ چہ د صحابہ یو جماعت سرہ دا واقعہ راغلہ وہ، ہم دا خلق چہ کوم دوی سرہ رشتونی دوستی نہ ساتی، ہم دا ہفہ خلق دی چہ د ہغوی پہ زرونو کنبی اللہ تعالیٰ ایمان ثابت کرہ دی، او چہ د ہغوی تائید اللہ تعالیٰ پہ خپل نور سرہ کرہ دی، او خوک چہ بہ داسی جتونی تہ داخل کرہ چہ د ہغی لاندی بہ نہرونہ روان وی، پہ ہغی کنبی بہ اوسیری، او اللہ تعالیٰ دوی نہ د دوی د اطاعت د وجہ نہ راضی دی، او دوی د اللہ د ثواب نہ خوشحالہ دی، دا د اللہ بیکر دی، کرم چہ د ہفہ د حکم اتباع کوی، او د ہفہ د منع کیری شوہ خیزونو نہ منع کوی، خبردارا یقینا د اللہ تعالیٰ ولہ ہم کامیاب خلق دی۔

**تعلیق و ترکیب و تفسیر و فوائد:**

**قوله:** المرأتی الذین تولوا قوماً غضب اللہ علیہم: دا کلام مستانف دی، د منافقانو پہ حالت باندی د حیرانتیا د اظہار د پارہ راورلہ شوہ دی، چا چہ بہ د یہودو سرہ دوستی کولہ، او د ہغوی خیر خواہی بہ نہ کولہ، د مسلمانانو رازونہ بہ نہ یہودو تہ رسول، دا کسان نہ مسلمانان وو او نہ کافران، بلکہ ددوی یو سرہ اسلام سرہ ملاؤ وو، او بل نہ کفر سرہ، خٹکہ چہ منافقان پہ ہیکارہ مسلمانان وو او پہ باطن کنبی کافران، لکہ چہ د دوو کشتو سوارہ، چہ د ہغوی ہلاکت یقینی وی۔

**قوله:** تولوا: تولی نہ مضارع جمع مذكر غائب، دا خلق دوستی کوی۔

**قوله:** ماہم منکم ولا منہم: دا جملہ یا خو مستانفہ دہ، یا د تولوا د فاعل نہ حال دی۔

**قوله:** وھم یحلفون: دا جملہ د یحلفون د ضمیر نہ حال دی۔

**قوله:** ایماہم جنۃ: دا دواہ د اتخاذوا مفعول دی، مطلب دا چہ دی منافقانو خپل قسمونو لہ د خپل مال د پارہ او د خپل خان د پارہ دھال او د حفاظت سبب جوہ دی۔

**قوله:** من ہذاہ: دا حذف د مضاف طرف تہ اشارہ دہ۔

**قوله:** من الإغناء: ہما نہ پس من الإغناء محذوف منلو سرہ نہ اشارہ اوکرہ، چہ دا د کن ثقی مفعول مطلق دی، ای لن ثقی إغناءہما۔

**قوله:** ویمسبون: د یحلفون د ضمیر فاعل نہ حال دی۔

**قوله:** استحوذ: دا د اصل مطابق فعل ماضی دہ، ای طلب و سعی ہفہ مسلط شو، ہفہ قابو کرو استحواذ نہ دی بروزن استصواب او دا خلاف القیاس دی، خٹکہ چہ قیاس لہما دی، لکہ لہما لولہما و او پہ الف سرہ بدللو سرہ۔

هوله لاهلین: دا د اقسام فعل محذوف جواب هم کیدی شی، هم په دې وجه نه پرې لام قسم داخل شوې دې، او دا هم کیدی شی چې کلمه الله د قسم په معنی کښې وی، او لاهلین جواب قسم وی

## [۵۹] سورة العشر

## سورة العشر مدنية اربع وعشرون آية

سورة العشر مدنی دې، په دې کښې خلیريشت آیاتونه دی.

[ایاتوله: ۱-۱۰]

سَمِيعٌ لِّمَا عَلَى السَّمَاءَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَمْ نَزَعْتَهُ فَاَلَامَ غُرْبَةٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فِي مَلَكِهِ وَسِعَهُ هُوَ الَّذِي أَحْرَقَ الْبَلْغَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَهُمْ بَنُو الْعَصِيرِ مِنَ الْيَهُودِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَسَاجِدِينَ بِالْمَدِينَةِ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ هُوَ عَشْرُهُمْ إِلَى الشَّامِ وَآخِرُهُ أَنْ أَجْلَاهُمْ غُرٌّ فِي جِلْدِهِ إِلَى غَيْرِ مَا عُلِّقْتُمْ إِنَّهَا الظُّلُمَاتُ أَنْ يَمُرُّوا وَلَقَدْ جَاءُوا أَتَاهُمْ مَا بَاعْتَهُمْ بِغَيْرِ أَنْ حُصِّنَتْهُمْ فَأَعْلَهُ تَمَّ بِهِ الْغَبْرُ مِنْ اللَّهِ مِنْ عَذَابِهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ أَمْرَهُ وَعَذَابُهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَتَخَيَّبُوا لَمْ يَخْطِرْ بِهَالِكِهِمْ مِنْ جَهَنَّمَ الْمُتَلَمِّينَ وَكَذَلِكَ أَتَى فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ يَسْجُدُونَ الْغَنَ وَضَعَهَا الْخَوْفُ يَقْتُلُ سَبْعِينَ مِائَةً مِنْ الْأَشْرَفِ يُعْزِرُونَ بِالْإِشْدِيدِ وَالْإِغْيَابِ مِنْ أَجْرَبِ يَبْغُونَهَا لِيَتَكَبَّرُوا مَا اسْتَخْسَنُوا مِنْهَا مِنْ غَبٍّ وَغَيْرِهِ بِأَيْدِيهِمُ الْيَوْمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ وَلَوْ لَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ قَضَى عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ الْخُرُوجَ مِنَ الْوُطَنِ لَعَذَّبْتُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالسَّيِّئُ كَمَا فَعَلَ بِقَرِيبَةٍ مِنَ الْيَهُودِ وَلَهُمْ فِي الْأَعْرَاقِ عَذَابُ النَّارِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا خَالِفُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ لَهُ مَا قَطَعْتُمْ بَا مَسْلُومُونَ مِنْ لَيْلَةٍ نَخْلَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ أَتَى غَرْبَكُمْ فِي ذَلِكَ وَيُخْزِي بِالْإِذْنِ فِي الْقَطْعِ الْقَائِمِينَ الْيَهُودُ فِي أَغْيَاضِهِمْ أَنْ قَطَعَ الشَّجَرُ الْمَلْعُونِ وَمَا أَقَامَ رَذَّ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمِنْهُمْ قَوْمًا أَوْفَقْتُمْ أَسْرَفْتُمْ بَا مَسْلُومُونَ عَزَبُوا زَايِدَةً وَحَبْلٌ وَلَا وَكَا بَ إِذْ لَمْ تَقْسُوا بِهِ شِقْطَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسْطِرُّ سُلْطَانَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَلَا عِوَجَ لَكُمْ بِهِ وَتَخْشَعُ بِهِ الَّذِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُ فِي الْآيَةِ الْآتِيَةِ مِنَ الْأَمْتِ الْآتِيَةِ عَلَى مَا كَانَ يَلْبِسُهُ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنْهُمْ خُمْسُ الْخُمْسِ وَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةِ الْآتِيَةِ يَلْعَلُ بِهِ مَا يَشَاءُ فَأَغْطَى بِنَةُ الْمُهَاجِرِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لِلْفَرَمِ وَمَا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى كَالْمَلْعَرَاءِ وَوَادِي الْقُرَى وَتَتَبَعَ قَوْلَهُمْ بِأَمْرِهِ بِمَا يَشَاءُ وَاللَّهِ رَسُولُ الْكَذِبِ حَاجِبِ الْقُرَى قَرَابَةِ اللَّهِ مِنْ بَنِي هَاجِمٍ وَبَنِي الْمُطَلِبِ وَالْقَتَامِ أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ الْبَلِينَ هَلَكْتَ أَتَاوَلَهُمْ وَلَهُمْ لَمَرْءٌ وَالْمَسَاكِينِ ذَوِي الْحَاجَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (وَمِنْ السُّبُلِ) الْمُتَنَقِّلُ فِي سَفَرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَيْ مُتَنَقِّلُهُ الَّذِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْتِ الْآتِيَةِ عَلَى مَا كَانَ يَلْبِسُهُ مِنْ أَنْ يَكُنْ مِنَ الْآتِيَةِ خُمْسُ الْخُمْسِ وَلَهُ الْآيَةِ الْآتِيَةِ (كَتَبَ) تَحَنَّنَ بِاللَّامِ وَأَنْ مَطْرَةٌ بِنَفْسِهِ (يَكُونُ) الْقَرْنُ جِلَّةٌ لِقَسْوِهِ

كَذٰلِكَ اَدْوَلٰهُمۡ مِّمَّا دَعَاوُا اِبۡرٰهٖمَ الْاَغۡنِيَا مِمَّكَ مِمَّا اَتَاكَمۡ اَعۡطَاكَمۡ (الرسول) من اللہ و غیرہ (المخدومہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب) (يَلۡفُظُوۡا) مَنۡعَلُوْا بِمَخۡدُوۡفٍ اَنۡی اَغۡنٰیوۡا (الْمُهَاجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اَخۡرَجُوۡا مِنْ دِیَارِهِمۡ وَاٰمَآلِهِمۡ یَتَنَقَّلُوۡنَ فَمَلَا مِنْ اللّٰهِ وَرَحۡوًا وَیَتَعٰثَرُوۡنَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهُ اَوَّلَیۡكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ) فی اِیۡمَانِهِمۡ (والذین تبوءوا الدار) اِنۡی النّٰبِئۡۃ (وَالۡاٰیۡمَانِ) اِنۡی الْفَوۡۃ وَهَمَّ الْاَنۡصَارُ (مِنْ قَبۡلِهِمۡ یُحِبُّوۡنَ مَنْ هَآجَرَ اِلَیَّهِمْ وَلَا یَجِدُوۡنَ فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ حَآجَۃً) حَسَدًا (وَمَا اَوَّلُوۡا) اِنۡی اَتٰی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرِیۡنَ مِنْ اَمۡوَالِ بَنِی النَّعِیۡرِ الْمَخۡضَعۡۃِ بِہِمۡ (وَلَیۡكُلُوۡنَ عَلٰی اَنۡفُسِهِمۡ وَلَکَانَ بِہِمۡ عَصَآۃً) عَآجَۃً اِلٰی مَا یُلٰوِزُوۡنَ بِہِ (وَمَنْ یُّوقِ شَعۡرَ نَفْسِہٖ حَرَمَہَا عَلٰی الْمَالِ) (فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمَقۡلُوحُوۡنَ) (والذین ہاجروا مِنْ بَعۡدِهِمۡ) مِنْ بَعۡدِ الْمُهَاجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَٰمَۃِ (یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اَغۡفِرۡ لَنَا وَاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًا) حَقِّدَا (الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِنَا اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ)

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم والادی، پہ آسمانوں او زمکہ کنہی چہ کوم خیزونہ دی تول د اللہ تسیب یانوی، یعنی د ہفہ پاک یانوی، او د (من) پہ خانہ باندی ما راوہ اکثر (غیر ذوی العقول) تہ غلبہ ورکولو د وجہ دی او ہفہ د خپل ملک پہ انتظام کنہی غالب او حکمت والادی، او ہم ہفہ دی چا چہ اہل کتاب کافرانو لہ چہ ہفہ د بنو نضیر یہودیان وو، پہ مدینہ کنہی ددوی د کورونہ نہ پہ اول حشر کنہی اویستل، ددوی دا (خراج د مدینہ نہ خیبر طرف تہ وو، او دویم حشر ہفہ وو چہ کلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوی پہ خپل خلافت کنہی د خیبر نہ شام تہ اوشل۔

نوٹ: پہ متن کنہی تسامح دہ کوم چہ پہ ترجمہ کنہی صحیح کرے شوے دہ، ای مومنانو ستاسو پہ وہم او گمان کنہی ہم نہ وو، چہ دوی بہ اوچی، او دوی ہم دا گنہل، چہ ددوی قلعہ گمانی بہ د اللہ عذاب نہ ددوی حفاظت اوکری، مَا نَعْتَمُہُم د اُن خبر دے، او حصونہم د مانعتہم فاعل دے، دے سرہ خبر تام شو، خو اللہ یعنی د ہفہ حکم او د ہفہ عذاب د داسی محالہ نہ راغلو چہ ددوی پہ وہم او گمان کنہی ہم نہ وو، یعنی د مومنانو د طرف نہ ددوی پہ زہ کنہی چہ دا خبرہ کلہ راغلی ہم نہ وہ، او اللہ دوی پہ زونو کنہی رعب و اچولو، رعب د عین پہ سکون او پہ ضمی سرہ، ددوی سردار کعب بن اشرف قتل کولو سرہ، او ہفوی خپل کورونہ پہ خپل لاس سرہ ورائول، محروم، اُحِب نہ پہ تشدید او تخفیف سرہ دے چہ ہفوی خپل خوب خیزونہ لرگی وغیرہ منتقل کری، او د مومنانو پہ لاسونو ورائول، نو ای ہونیارانو عبرت حاصل کری، او کہ اللہ تعالیٰ ددوی د پارہ جلا وطنی (د وطن نہ وتل) پہ تقدیر کنہی لیکلے نہ وہ، نو پہ نہیا کنہی بہ فی دوی تہ د قتل او د قید سزا ورکری وہ، خنکہ چہ د قریظہ یہودیانو سرہ اوشول، او پہ آخرت کنہی ددوی د پارہ سخت عذاب دے، دا محکہ اوشول چہ دوی د اللہ او د ہفہ د رسول مخالفت اوکرو، او عموک ہم چہ د اللہ

مخالفت اوکری اللہ بہ ہفہ تہ سخت عذاب ورکری، ای مسلمانانو! تاسو چې کومې کھجورې کټ کړې یا موپرېښودلې، دا ټول د الله په حکم وو، یعنی الله تاسو ته ددې اختیار درکړې وو، او دې پارہ چې د کټ کولو اجازت ورکولو سره فاسقانو یهودیانو لره الله رسوا کړې، ددوی د اعتراض په جواب کښې چې میوه دارې اونې کټ کول فساد دې، او ددوی چې کوم مال الله تعالی د خپل رسول لاس ته راوستلو ای مسلمانانو ته تاسو په دې باندې اسونو له منډې ورکړې دی او نه اوښانو لره یعنی تاسو په دې مال کښې څه تکلیف اوچت کړې نه دې، خو الله چې په چا او غواری خپل رسول پرې غالب کړې، او الله په هر څیز باندې قادر دې، لهذا په دې مال کښې ستاسو حق نشته، او هغه مال د حضور ﷺ او د هغه خلقو د پارہ خاص کړې شوې دې د کومو څلورو قسمونو چې په بل آیت کښې د حضور ﷺ سره ذکر شوې دې، چې د هغې مطابق به حضور ﷺ دا مال تقسیمولو، په داسې توگه چې په هغې کښې د هر یو د پارہ لسمه حصه او باقی د حضور ﷺ د پارہ ده، چې په هغې کښې هغوی دص چاته غواری ورکړې، نو د هغه نه دوی مهاجرینو ته او د انصارو درېو فقیرانو ته ورکړل، دکلی والو لکه د صفراء، وادی القری او د ینیع کوم مال چه الله تعالی ستاسو د جنگ جهگړو نه بغیر د خپل رسول لاس ته راوستلو، هغه د الله دې، چې په هغې کښې د چا د پارہ او غواری حکم اوکړې، او د رسول دې او د رسته دارو دې، یعنی په بنی هاشم او بنی مطلب کښې د حضور ﷺ د رسته دارو د پارہ دې، او د یتیمانو یعنی د مسلمانانو هغه ماشومانو د پارہ د چا چې پلاران وفات شوی دی، او هغوی محتاج دی، او د مسکینانو یعنی په مسلمانانو کښې د حاجتمندو او د مسافران یعنی هغه مسلمانان مسافران چې کوم خپل سفر جاری ساتلې نشی، یعنی ددې مال مستحق نسی (ص) دې او څلور قسمه نور خلق دی څنگه چې به حضور ﷺ تقسیمولو، په داسې توگه چې د څلورو او د مجموعې د پارہ لسمه حصه او باقی د حضور (ص) دپاره ده چې ستاسو د مالدارو په لاسونو کښې مال گردش اونکړی، گيلا، کی په معنی د لام دې، او د لام نه پس آن مقدر دې، (کیلا) سره په مذکورہ طریقې باندې د تقسیمولو د علت بیان دې، او رسول چې تاسو ته کوم مال د فتنی وغیرہ درکړی هغه اخلي، او چې د څه نه منع کړی نو د هغې نه منع شی، او د الله نه اویرېږئ، الله تعالی سخت عذاب ورکولو والا دې، د هغه فقیرانو او مهاجرینو دپاره شاباشی ده کوم چه د خپلو کورونو او د مالونو نه ویستلې شوې دی او هغوی د الله فضل او د هغه د رضامندی طالب دی، او هغوی د الله او د هغه رسول مدد کوی، په حقیقت کښې هم دا دی رشتونی خلق په خپل ایمان کښې او د هغه خلقو د پارہ چا چې خپلو کورونو کښې یعنی په مدینه کښې او په ایمان کښې ددوی نه مخکښې ځانې جوړ کړو یعنی ایمان سره نه مینه اوساتله، او هغه انصار دی، خپل طرف ته هجرت کولو سره د راتلونکو خلقو سره محبت ساتی، او دې مهاجرینو ته چې څه ورکړې شی په هغې سره دوی په خپل

زړونو کښې تنگی نه محسوسوی، یعنی نبی ﷺ مهاجرینو ته د بنونضیر نه د حاصل شوي مال نه، کوم چې د حضور ﷺ د پارہ خاص وو، څه ورکړی وو، بلکه په خپل ځان باندې دوی ته ترجیح ورکوي، که په خپله ورته ددې مال حاجت ولې نه وي، او څوک چې د خپل نفس د بغل نه بچ کړې شو، یعنی د مال د حرص نه هم هغه کامیاب خلق دی، او هغه خلق چې دوی نه یعنی د مهاجرینو او د انصارو نه پس په د قیامت پورې راځي، وائي چې اې زموږ پروردگار مونږ ته پخښنه او کره او زموږ هغه راتړو ته کومو چې زموږ نه مخکښي ایمان راوړې دي، او د ایمان والود طرف نه زموږ په زړونو کښې بغض مه اچوه، اې زموږ پروردگار اېې شکه ته شفقت او مهرباني کولو ولاشي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

سورة حشر یو کم شپېتم سورت دي، ددې دویم نوم سورة النضیر دي، دا د ټولو په اتفاق سره مدنی سورة دي.

**قوله:** بنونضیر: دا قبيله د هارون علیهم السلام د اولاد نه وه،

**قوله:** لأهل الحضر: لام په معنی د فی دي، اُهی فی أول الحضر، او لام په معنی د عند هم کیدې شی، لکه للملوك الحضر کښې چې دي، دغه وخت به لام د توقیت د پارہ وی، لأهل الحضر دا اضافت د صفت إلى الموصوف د قبیلې نه دي، اُهی الحضر الأول

**قوله:** إلى غیر: صحیح من غیر دي.

**قوله:** تکریمه الغیر: اُهمر کښې هم د أن اسم دي، مانعة، اسم فاعل، هم ددې مفعول، حُصونهم ددې فاعل، اسم فاعل د خپل فاعل او مفعول سره د أن خبر، لکه أن هذا قائم لویه او دا هم کیدې شی چې حُصونهم مبتدا مؤخر وی، او مانعتهم ددې خبر وی، مبتدا خبر د أن خبر **قوله:** حُصونهم: د حصن جمع ده، به معنی د قلعه.

**قوله:** من اُحرب: ددې تعلق د تخفیف سره دي، مطلب دا چې که یخربون په تخفیف سره اولوستلي شی نو د اُحرب نه به وی، او که په تشدید سره اولوستلي شی نو د تفعیل نه به وی.

**قوله:** لولا أن كتب الله عليهم: أن مصدریه دي، أن د خپل مابعد سره د مصدر په تاویل کښې مبتدا محلاً مرفوع، ددې خبر وجوباً محذوف دي، او هغه موجود دي، اُهی لولا کتاب الله عليهم موجود عليهم، لعلمهم د لولا جواب دي،

**قوله:** اللهم: اُهی اللهم من الوطن مع الأهل والولد: جلاوطنی سره د خپل خاندان سره د وطن پرېښودلو ته وائي، په خلاف د خروج نه، چې هغه د خپل ټول خاندان سره هم او یواځې هم کیدې شی.

**ہو لہ:** اللہ: داد لین جمع دہ، بنی کہجوری تہ واتی، ہی اللہ لکری مہ ددی جمع الیان راخی.  
**ہو لہ:** ولہزی الفاسقین: واؤ عاطفہ دے، معطوف علیہ محذوف دے، تقدیری عبارت  
 دا دے، الذین قطعنا لہم سبیل المؤمنین وعلی المنافقین

**ہو لہ:** للفقراء المهاجرین: یو خو دا دہ چے د فقراء تعلق د فعل محذوف سرہ او کڑے شی،  
 خنگہ چے د علامہ محلی رائے دہ، علامہ محلی اعجبوا فعل محذوف منلی دے،  
 تقدیری عبارت بہ دا وی اھموا للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا (الایۃ) دا اظہار د تعجب علی  
 سبیل المدح دے، یعنی تعجب دے چے مهاجرینو یو حیرت انگیزہ کارنامہ او کڑہ، چے  
 خپل رشتہ داران، کور، مال و دولت، غرض دا چے د اللہ او د رسول پہ محبت کنبے نہ  
 خپل ہر خہ پہ داو اولگول، او بی سر او سامانی او مسافر کیدو سرہ پہ پردی وطن  
 کنبے مقیم شول۔

للفقراء د فعل محذوف سرہ متعلق کولو فائدہ بہ دا وی چے د ذی القربی د پارہ بہ فقر  
 شرط نہ وی، بلکہ پہ مال غنیمت (فئی) کنبے بہ د رشتہ دارو حق وی، کہ ہغوی محتاج  
 او حاجتمند وی او کہ نہ وی، ہم دا مسلک د امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہم دے، مفسر علام چو کہ  
 شافعی دے، خکہ نہ اعجبوا فعل محذوف منلی دے، چے للفقراء ذی القربی نہ بدل اونہ گرخی۔  
 دویم صورت دا دے چے فقراء د ذی القربی نہ بدل او گرخولی شی، خنگہ چہ امام اعظم  
 ابوحنیفہ (رح) للفقراء لہ د ذی القربی او ددی د مابعد نہ بدل الکل گرخی، چے د ہغے  
 مطلب دا دے چے فقر او حاجت د رشتہ دارو سرہ، د تولو مذکورینو د پارہ شرط دے،  
 ددی مطلب بہ دا وی چے پہ ذی القربی کنبے چے کوم نادار او محتاج وی، ہغوی بہ د  
 مال فی حقدار وی او کہ محتاج نہ وی نو حقدار بہ ہم نہ وی۔

**ہو لہ:** والذین تبوءوا الدار: د مدح انصار د پارہ کلام مستانف دے، یا ددی عطف پہ  
 للفقراء باندے ہم کیدی شی الذین بہ پہ مذکورہ دوارو صورتونو کنبے یا خو مبتدا وی،  
 یا بہ ددی عطف پہ للفقراء باندے وی، پہ دے صورت کنبے بہ الذین د جر پہ محل کنبے  
 وی، چے الذین مبتدا شی نو محمول من ہاجر الیہم جملہ بہ دے خبر شی۔

**ہو لہ:** آلفو: دا اشارہ دہ، چے ایمان د فعل محذوف د وجہ نہ منصوب دے۔

[الہاتولہ: ۱۱-۱۷]

الَّذِينَ تَنْظُرُ إِلَى الَّذِينَ لَا يُلْقُوا أَمْوَالَهُمَ لِلدِّينِ لَكُمْ وَأَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِي  
 فِي الْكُلِّ لَكُمْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَتَقَةِ أَفْرَجَتْكُمْ مِنَ الْمَدِينَةِ لَكُمْ مَعَكُمْ وَلَا لَكُمْ فِي  
 مِلَاتِكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُلْتُمْ عَذَابٌ مِنَ اللَّهِ الْمَوْثِقَةُ لَنَسْمُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ لَكُمْ كَذِبُونَ (لَيْسَ)

أَخْرَجُوا الْأَيْدِيَّ جَوْنَ مَعَهُمْ وَلَيْسَ قَوْلُهُمْ قَوْلُ الْإِنصَارِ وَنَعْمَهُمْ لَيْسَ نَعْمُهُمْ لَيْسَ جَاوُوا لِيَضْرِبَهُمْ (يُؤَكِّدُ الْأَذْهَابُ) وَاسْتَفْعَى  
بِجَوَابِ الْقَسَمِ الْمَقْدَرِ عَنْ جَوَابِ الشَّرْطِ فِي الْمَوَاضِعِ الْخَمْسَةِ (لَمْ لَا يَنْصَرُّوا) أَيْ الْيَهُودُ (الْكَثَرُ أَكْثَرُ)  
رَهْبَةً خَوْفًا (فِي صُدُورِهِمْ) أَيْ الْمَنَافِقِينَ (مِنَ اللَّهِ) لِتَأْخِيرِ عَذَابِهِ (ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ) (لَا  
يَقَابِلُونَكُمْ) أَيْ الْيَهُودُ (جَمِيعًا) مُخْتَلِمِينَ (إِلَّا فِي قُرَى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جِدَارٍ) سُورَ وَفِي إِزَاءَةِ جَنْبِ  
(بِأَسْمِهِمْ) عَزَبَهُمْ (يَتَنَبَّهُمْ شَدِيدٌ غَضَبُهُ جَمِيعًا) مُخْتَلِمِينَ (وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى) مُتَفَرِّقَةٌ خِلَافَ الْحَسَنِ (ذَلِكَ  
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ) فِي تَرْكِ الْإِيمَانِ (كَتَمَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قُرَيْبًا) بِزَمَنِ قُرَيْبٍ وَهُمْ أَهْلُ بَنِي  
النَّضَرِ (دَقُّوا وَأَهْلُ أَمْرِهِمْ غُلُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْقَتْلِ وَغَيْرِهِ) (وَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ) مُؤَلِّمٌ فِي الْأَمْرِ  
مَقْلَهُمْ أَيْ فِي سَمَاعِهِمْ مِنَ الْمَنَافِقِينَ وَتَحْلُهُمْ عَنْهُمْ (كَتَمَلِ الشَّيْطَانُ) إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ أَكْفَرْتُمْ لَنَا أَفَرَأَى  
إِلَى بَرِيٍّ مِنْكَ إِلَى أَتَعَفَى اللَّهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ) كَذِبًا مِنْهُ وَرَبَّاءَ (فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا) أَيْ الْفَاوِي وَالْمَفْوِي وَفَرَى  
بِالْوَعْدِ اسْمُ كَانِ (أَتَعَفَى النَّارُ عَالِدِينَ فِيهَا) وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ) أَيْ الْكَافِرِينَ

ترجمه: آیا تا منافقان ته او نه کتل؟ چې خپل اهل کتاب روڼو ته وائی او هغه بنو نضیر او  
ددوی د کفر روڼه دی، که چېرې تاسو د مدينې نه اويستلې شوی په څلور واړو ځايونو کښې  
لام د قسم دې، نو مونږ به هم تاسو سره اوځو، او ستاسو د ذلت باره کښې به مونږ هيڅ کله د چا  
خبره نه منو، او که تاسو سره جنگ اوکړې شو قوتلتم کښې لام قسم حذف کړې شوې دې، نو په  
الله قسم مونږ به ستاسو مدد کوو، او الله گواهي ورکوي چې دوی بالکل دروغمن دي، که چېرې  
هغوی د وطن نه اويستلې شول نو دوی به ورسره اوڼه ځي، او که هغوی سره جنگ اوکړې شول  
دوی به ورسره مدد اونکړی، او فرض کړه که دوی د هغوی مدد کولو له راغلل نو په شاه به  
اوتښتی، په پنځم ځانې کښې د قسم مقدر د جواب د وجې نه د جواب شرط نه استغناء  
ده، بيا به د يهود مدد نه شي کيدې، مسلمانانو يقين اوساتي ستاسو ويره ددې منافقانو په  
زړونو کښې په نسبت د الله د ويرې ډيره زياته ده، د هغه د عذاب د روستو کيدو د وجه نه، دا  
ځکه چې دا ناپوه خلق دی، دا يعنی يهود ټول په شريکه تاسو سره جنگ نه شي کولې، دا بله خبره  
ده چې په بندو قلعه گانو کښې وي يا د يوال شاته وي. او په يو قراحت کښې د جدار په ځانې  
باندې جدر دې، ددوی جنگ خو ددوی په مينځ کښې ډير سخت دې، اگر چې تاسو دوی يو ځائي  
(متفق) گنړئ، خو دگمان په خلاف ددوی زړونه د يو بل نه جدا دي، ځکه چې دا ډير بې عقله خلق  
دی، د ايمان په پرېښودلو کښې ددې خلقو مثال د هغه خلقو په شان دې کوم چې ددوی نه  
مخکښې تير شوی دی، په نژدې زمانه کښې، او هغه مشرکين اهل بدر دی، کومو چې د خپل  
کارونو سزا او ځمکله، دې انجام قتل وغيره، په دنيا کښې، او ددوی د پاره په آخرت کښې  
درناک عذاب دې، او ددوی مثال د منافقانو خبرو اوریدو کښې او د دوی نه تخلف  
اختيارولو کښې د شيطان په شان دې، چې هغه انسان ته اووښل چې کفر اوکړه، نو چې کله هغه

کفر او کړو نو شیطان او وئیل چې څه ستا نه یزاره یم، څه خو د الله رب العلمین نه ویریم، او دده دا قول په ریا او په دروغو باندې مبنی وو، نو ددې دواړو انجام دا شو چې په اور د دوزخ کښې به همیشه د پاره اوسیدو، یعنی گمراه کونکې او گمراه کیدونکې، او هاتېه، لسمه کان په توگه مرفوع هم وئیلې شوې دي، او د ظالمانو کافرانو د پاره هم دغه سزا ده.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** [خوانهرفی الکفر: ددې عبارت د اضافې مقصد دا بنودل دی، چې په قرآن کښې منافقان د بنونضیر (یهود) رونه گرځولې شوې دي، دا کفر کښې د یو مذهب کیدو په اعتبار سره دی، نه چې په اعتبار د یو نسب کیدو، ځکه چې بنونضیر وغیره ټول یهود وو، او د منافقانو تعلق اوس او خزرچ سره وو.

**قوله:** : لا مرقم فی أربعة مواقع: په څلور ځایونو کښې لام قسم دي، کوم چې په قسم محذوف باندې دلالت کوي، او هغه څلور ځایونه دا دي، ① کین اخرجتم، ② لان اخرجوا ③ ولکن قولوا، ④ ولکن نصرهم، پنځم ځای یو بل دي، او هغه ⑤ لکن قولکم العمدې، دلته لام قسم مقدر کړې شوې دي.

**قوله:** : واستغنی بجواب القسم: یعنی جواب قسم مذکوره پنځه ځایونو کښې د جواب قسم د وجې نه د جواب شرط نه مستغنی دي، ځکه چې قاعده معروفه ده چې کله شرط او قسم دواړه جمع شي، نو د مؤخر جواب به محذوف وي، ابن مالک وئیلی دی،

واخلف لکذی اجابا شرط وقسم جواب ما اخرجت فهو ملکرم

ترجمه: چې کله قسم او شرط جمع شي، نو په دې کښې د مؤخر جزاء به په لازمی توگه سره حذف کیږي،

هغه پنځه ځایونه کوم چې د قسم محذوف جواب واقع شوې دي، او چې د کوم د دلالت د وجې نه جواب شرط حذف کړې شوې دي دا دي:

للمخرجين لنصرکم، لا يخرجون، لا نصرهم، ولکن الأدبار

**قوله:** : فنجتمعین: په دې کښې اشاره ده چې هیڅه، دلایله لکړم د ضمیر فاعل نه حال واقع شوې دي.

**قوله:** متلهم فی ترک ایمان: په دې کښې اشاره او کړه، چې کفل اللعن العمد، د مثلهم مبتدا محذوف خبر دي.

**قوله:** : وقري بالرفع اسم کان: عاتقهما کښې په تاء باندې نصب او رفع دواړه جائز دي، د نصب وجه دا ده چې د کان خبر مقدم دي، او اهلها فی النار، آن خپل اسم او خبر سره د کان



اسم مؤخر دي، او د تاء د رفع په صورت كېني عاقبتهما د كان اسم، او انهما في النار جمله د كان خبر دي.

[ایاتوں: ۱۸-۲۴]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا دَمَعْتُمْ قَدَمَ لَكُمْ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَانُوا عَلَى اللَّهِ تَرْكًا طَائِفَةٌ (فَأَسَاءَ هُمْ أَنْفُسَهُمْ إِنْ مَدَعُوا لِهَا عَمْرًا (أُولَئِكَ هُمُ الْعَاسِقُونَ) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ) (وَلَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ (وَجَعَلْنَا فِيهِ نَهْرًا كَالْإِنْسَانِ (لَرَأَيْتَهُ تَجَافٍ جَائِعًا مُتَشَدِّدًا) مُتَشَدِّدًا (مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (وَلَيْكَ الْأَنْتَقَالُ) الْمَذْكُورَةُ (تَعْرِيفًا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ) فَيُلْمُونَ (هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ) السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ (هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) (هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْكَافُورُ الْقُدُّوسُ) الطَّاهِرُ غَنَّا لَا يَلِيْقُ بِهِ (السَّلَامُ) وَهُوَ السَّلَامَةُ مِنَ الْتَقَابِصِ (الْمُؤْمِنِ) الْمُصَدِّقُ رُسُلُهُ بِخَلْقِ الْفُجَّزَةِ لَهْمُ (الْمُتَّقِينَ) مِنْ خَيْرِ مَنْ يَنْبَغِي إِذَا كُنَّا رَقِيًّا عَلَى الشَّيْءِ أَمَّا الشَّهْدُ عَلَى جَنَادِهِ بِأَعْيَانِهِمْ (الْعَزِيزُ الْقَوِيُّ) (الْجَبَّارُ) جَبَرَتْ خَلْقَهُ عَلَى مَا أَرَادَ (الْمُتَكَبِّرُ) غَنَّا لَا يَلِيْقُ بِهِ (سُبْحَانَ اللَّهِ) نَزَّ نَفْسَهُ (عَمَّا يُشْرِكُونَ) (هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ) الْفَنِي (مِنْ الْأَقْدَمِ) (الْمُصَوِّرُ) الْأَتَمُّ (الْحَسْبُ) الشَّيْءُ وَالشَّيْءُ الْوَاقِعُ بِهَا الْخَبَرُ وَالْخَبَرُ الْوَقْتُ الْآخِرُ (يُسَبِّحُهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) نَقْلًا مِنْ

ترجمه: ای ایمان والو! الله ته ویرپیښی، او هر کس دې غور او کړی، چې صبا له (د قیامت ورځ) دپاره، د اعمالو هغه ذخیره ټي لپلې ده، ؟ او (هر وخت) د الله ته ویرپیښی، الله ستاسو د اعمالو نه سبردار دي، او تاسو د هغه خلقو په شان مه کیږئ کومو چې د الله احکام هیر کړی دی، هغی د هغه اطاعت نه ترک کړو، نو الله هم دوی د خپل ځانونو نه غافل کړل، دې خبرې نه چې دوی د خپل ځان د پاره نیکی مخکښې اولیږی، هم داسې خلق فاسقان وی، او جنت والا او دوزخ والا برابر کیدې نشی، کوم چې جنتیان دی هغوی کامیاب دی او که مونږ دا قرآن په یو غر باندې نازل کړي وو، او په هغې کښې د انسان په شان شعور اچولې شوي وو نو تابه کتلی وو چې هغه به د الله د ویرې نه شلیدلې وو، مونږ دا ذکر شوی مثالونه د خلقو د پاره بیانوو، چې هغوی غور او کړی، بیا ایمان راوړی، هم دغه الله دي د هغه نه سوال معبود نشته، د غائب او ه حاضر یعنی د پټ او ښکاره پیژندونکې دي، او هغه مهربان او رحم کولو والا دي، هم هغه الله دي د هغه نه سوال معبود نشته، پادشاه دي، د ټول خبرو نه کومې چې د هغه د شان لائق نه دی پاک دي، د ټولو عیبونو نه محفوظ دي، د خپل رسولانو د هغوی د پاره د معجزاتو تخلیق کولو سره نصرت کولو والا دي، نگهبان دي، دا د هَمِیْن یَهْمِیْن نه مشتق دي، چې کله په یو څیز باندې نگهبان وی، د خپلو بندگانو د اعمالو کتلو والا دي، طاقت ور دي، جبار دي، هغه خپل مخلوق جوړ کړو څنگه چې نه غوښتل، او پټ ذات دي، د هغه څیز نه کوم چې د هغه لائق

نه دی، الله پاک دې، هغه خپله پاکي خپله بیان کړې ده، د هغه څیزونو نه کوم چې هغوی د هغه شریک جوړوي، هم دغه الله پیدا کولو والا، عدم ته وجود ورکولو والا، صورت جوړولو والا، د هغه یو کم سل ډیر ښائسته نومونه دی، د کومو باره کښې چې حدیث راغلي دي، او حسنی د احسن مؤنث دي، په اسمانونو او زمکه کښې چې څه دی ټول د هغه پاکي بیانوی، هم هغه غالب او حکمت والا دي، هم داسې ددې سورت په شروع کښې تیر شوی دی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**فوله:** تَرْكُوا طَاعَتَهُ: ددې عبارت په اضافې سره دا اشاره کول دي، چې دلته د نسیان لازم معنی مراد ده، کوم چې ترک ده، ځکه چې د نسیان د پاره ترک لازم دي، نه چې عدم حفظ والذکر.

**فوله:** اَنْ يُّقَدِّمُوا لَهَا عَمِيْرًا: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې عبارت د مضاف په حذف سره دي، تقدیری عبارت دا دي فَالْحَاكُمُ تَقْدِيْمُهُمْ عَمِيْرًا لَهَا.

### [۶۰] سورة الممتحنة

#### سورة الممتحنة مدنية ثلاث عشرة آية

سورة الممتحنة مدنی دي، په دې کښې دیارلس آیاتونه دي.

[آیاتونه: ۱-۶]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَمَي كُفَّار مَكَّةَ (أُولَئِكَ قُلُوبُهُمْ) فَوَصَّلُوا (إِلَيْهِمْ) فَهَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَزَمَهُمُ الَّذِي أَسْرَهُ (إِلَيْكُمْ) وَوَرَى بِخَيْبِ (بِالْوُدَّةِ) بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ كَتَبَ خَاطِبُ بْنُ أَبِي نَفْثَةَ (إِلَيْهِمْ) كِتَابًا بِذَلِكَ لَمَّا لَمْ عَنْهُمْ مِنَ الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ الْمُشْرِكِينَ فَاسْتَزَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ أَرْسَلَهُ مَعَهُ لِإِعْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ بِذَلِكَ وَقَبْلَ ذَلِكَ غَضِبَ عَلَيْهِ (وَكُنْ كَفَرًا وَإِمَّا جَاءَهُمْ مِنَ الْحَقِّ) أَمَي دِينَ الْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِسْلَامُ (يُخْرِجُونَ الرُّسُولَ وَإِلَآئَكُمْ) مِنْ مَكَّةَ بِتَضْيِيقِهِمْ عَلَيْكُمْ (أَنْ تَوَسَّيُوا) أَمَي لِأَجْلِ أَنْ أَتَيْتُمْ (بِاللَّهِ) رِيكَمَانَ كُنْتُمْ عَرَجْتُمْ جِهَادًا لِلْجِهَادِ (فِي سَبِيلِي وَأَبْقَاءَ مَوَاطِنِي) وَجَوَابَ الشَّرْطِ دَلَّ عَلَيْهِ مَا قُلْتُمْ أَنِي فَلَا تَتَّبِعُوا لَهُمْ أَزْوَاجَ (الرَّيُونَ) إِلَيْهِمْ بِالْوُدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَغْنَيْتُمْ وَمَا أَغْنَيْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ أَنِي إِسْرَارَ خَيْرَ النَّبِيِّ إِلَيْهِمْ (فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ) أَخْطَأَ طَرِيقَ الْهَدَى وَالسَّوَاءَ فِي الْأَصْلِ الْوَسْطَى (إِنْ يَتَّبِعُواكُمْ) يَنْظُرُوا بِكُمْ (يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاؤُكُمْ) يَسْطَلُّوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ بِالْقَتْلِ وَالْعَرْبِ (وَالْأَيْتِيَهُمْ بِالسُّوءِ) بِالْهَبِّ وَالشَّمِّ (وَهُوَ) تَمَسُّوا (لَوْ كَفَرُونَ) (لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ) فَرَاهَتْكُمْ (وَلَا أَوْلَادُكُمْ) الْمُشْرِكُونَ الَّذِينَ لِأَجْلِهِمْ أَسْرَضْتُمْ الْخَبَرَ مِنَ الْغَدَابِ فِي الْآخِرَةِ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ) يَفْعَلُونَ بِالْأَنْبَاءِ لِلْمَفْعُولِ وَالْفَاعِلِ (بَيْنَكُمْ) وَبَيْنَهُمْ فَنَكُونُونَ فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ فِي جَمْلَةِ الْكُفَّارِ فِي النَّارِ وَاللَّهُ عَامِلُكُمْ بِصِيْرِ (فَدَا كَأَنَّكُمْ لَكُمْ أَسْوَةٌ) بِخَيْرِ الْهَفْوةِ وَحَمَتِهَا فِي الْمَوْضِعَيْنِ فَذَوَةُ رَحْمَةٍ لِي (إِبْرَاهِيمَ) أَنِي بِهِ قَوْلَا وَفَعَلَا (وَالَّذِينَ مَعَهُ) مِنَ الْمَلَائِكَةِ (إِذْ

قَالُوا لَقَدْ مِثَرُ الْإِبْرَاهِيمَ جَنَعَ نَرِي، كَطَرِبَ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ الْكُفْرَ بِكُمْ وَهَذَا  
 بَيْنُنَا وَبَيْنَكُمْ عَدَاوَةٌ وَابْتِلَاءٌ لَكُمْ بِخَلْقِ الْهِنْرِ نَسِي وَإِنْدَالِ الثَّابَةِ وَأَوْأَ حَتَّى تَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدَهُ الْإِلَاحِل  
 إِبْرَاهِيمَ لَا يَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرُونَ لَكَ، مُسْتَفِي مِنْ أَسْوَةِ فَلَسَ لَكُمْ الْفَاسِي بِهِ فِي ذَلِكَ بَانَ لَسْتُمْ فَرَاوُ لِلْكَفَارِ وَلَوَدِ  
 وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ، أَيْ مِنْ عَذَابِهِ وَلَوَابِهِ (مِنْ شَيْءٍ) كُنِيَ بِهِ عَنْ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ لَهُ شَيْءٌ الْإِسْطِفَارِ لِهَوِ  
 مَنِي عَلَيْهِ مُسْتَفِي مِنْ غَيْثِ الْفَرَادِ بَيْنَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْثِ طَابِرِهِ مَتَا نَاسِي بِهِ الْفَلْ لَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنْ  
 اللَّهِ شَيْئًا) وَاسْطِفَارِهِ لَكُمْ قَبْلَ أَنْ يَنْبَغِيَ لَهُ اللَّهُ عَذْوُ اللَّهِ كَمَا ذَكَرَهُ فِي بَرَاءَةِ رِبَّتِنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاللَّهِ أَهْنَانَا  
 وَاللَّهِ الْمَصِيرِ مِنْ مَقُولِ الْخَلِيلِ وَمَنْ مَفْعُ أَيْ قَالُوا رِبَّتِنَا لَا تَهْمَلُنَا فِتْنَةً يُلْذَنِينَ كَكُرُوا) أَيْ لَا لَطَهْرَ لَهُمْ عَلَيْنَا  
 فَيَطْهَرُوا أَنَّهُمْ عَلَى الْحَقِّ قَلْبُنَا أَيْ تَلْغَبُ غُلُوبُهُمْ بِنَا (وَالْغَفِيرُ لَنَا رِبَّتِنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فِي مَنَاسِكَ  
 وَصَمَكِ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ يَا أُمَّةٌ مُعْتَدٍ جَوَابٍ لَسَمَ مُقَدَّرِ (لِهَبْرُ أَسْوَةِ حَسَنَةً لِمَنْ كَانَ) بَذَلِ الْخَمَالِ مِنْ كَمِ  
 بِإِعَادَةِ الْخَارِ (يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ) أَيْ يَخَافُهُمَا أَوْ يَنْظُرُ الْقَوَابِ وَالْجَوَابِ (وَمَنْ يَقُولُ) بَانَ نَوَالِي الْكُفَارِ  
 (فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ) عَنْ خَلْقِهِ (الْحَمِيدُ) لِأَهْلِ طَاعَتِهِ

توجه: شروع کوم د الله په نوم سره چې دیر مهربانه او دیر رحم کولو والا دي، اي هغه خالقو چې  
 ايمان موراوړې دې حما او خپلو دشمنانو لره (کفار مکه لره)، دوستان مه جوړوي، تاسو هغوی ته  
 د خپلې دوستۍ په وجه د نبي ﷺ هغوی سره د جهاد کولو د ارادې پیغام ورکوئ، کوم چې  
 هغوی ﷺ بطور راز تاسو ته ونيلې دي، او د حنین د جهاد اراده ئې ورته ښکاره کړه  
 نو: په بعضو نسخو کېنې قَدْی وښودې، کوم چې سبقت قلمی (غلطی) ده، صحیح قَدْی  
 وښودل دي.

حاطب ابن ابی بلتعه اهل مکه ته په دې معامله کېنې یو خط ولیکلو، ځکه چې اهل  
 مکه سره ددوی مشرک اولاد او اهل خانه وو، نو حضور ﷺ هغه خط د هغه کس نه، د  
 الله تعالی د وحی په ذریعه اطلاع ورکولو د وجې نه واپس رااوښتلو، د چا په ذریعه  
 چې دا لیږلې شوې وو، او د حاطب ئې په دې معامله کېنې عذر قبول کړو،  
 او هغه حق دین یعنی دین اسلام او قرآن کوم چې تاسو ته راغلې دي، کفر کوئ، او هغوی پیغمبر  
 او خپله تاسو لره د مکې نه تنگولو سره دې وجې نه اوباسی چې تاسو په خپل رب الله باندې ايمان  
 ساتئ، که تاسو حما په لار کېنې د جهاد د پاره او حما د رضا د پاره وتلې یې جواب شرط په کوم  
 باندې چې ددې ماقبل دلالت کوئ، فلا تملکوهه لولما ده دي، یعنی دوی خپل دوستان مه  
 جوړوئ، نو تاسو هغوی ته په پټه باندې پیغام لیږئ، ماته ښه معلومه ده چې تاسو پټوئ، او څه  
 چې تاسو ښکاره کوئ، په تاسو کېنې چې څوک هم د نبي علیه السلام پیغام په پټه باندې د رسولو  
 کار کوئ هغه به یقینا د نیغې لارې نه خطا کېږي، یعنی د نیغې لارې نه گمراه شو، د سوا

اصل معنی وسط ده، او که دوی په تاسو باندې قابو اومومی، یعنی کامیاب شی. نو ستاسو ښکاره دشمنان به شی، اود قتل او د وهلو ټکولو د پاره به په تاسو باندې لاسونه اوچت کړی، او د کنځلو د پاره به ژبې او پډې کړی، او د زړه نه به غواړی چې تاسو هم کفر اختیار کړئ، ستاسو ورشته داری او ستاسو مشرک اولاد د چا د پاره چې تاسو په پټه پیغام لیږئ په آخرت کې به د عذاب نه بچ کولو کېنې هېڅ په کار رانشی، الله تعالی به د قیامت په ورځ ستاسو او ددوی په مینځ کېنې فیصله اوکړی، یفصل، مجهول او معروف دواړه دی، نو تاسو به په جنت کېنې یئ او هغوی ټول به په دوزخ کېنې وی، او څه چې تاسو کوئ الله هغې ته ویرینه گوری، مسلمانانو ستاسو د پاره د ابراهیم علیه السلام په طرز عمل کېنې، اسوه د همزې په ضمی او په کسرې سره دې، او د هغه مومنانو ملگرو کېنې قولا او فعلا به ترینه نمونه ده، کله چې هغوی ټولو خپل قوم ته او وئیل چې مونږ ستاسو نه او د هغه څه نه ده چې تاسو د الله نه سوا بندگی کوئ، ددې ټولو نه ییزاره یو، براء، د بزې، جمع ده، څنگه چې د ظریف جمع ظرفاء راخی، مونږ ستاسو د عقائدو نه بالکل منکړیو، کفرنا بکرمعنی انکړنه اوزمونږ او ستاسو په مینځ کېنې همیشه د پاره بغض او دشمنی ښکاره شوه، البغضاء ابدأ کېنې د دواړو همزو تحقیق او دویمې لره واؤ بدلولو سره ترڅو چې الله وحده لاشریک باندې مویمان راوړې نه وی، خو خپل پلار ته ابراهیم علیه السلام، چې څه به خامخاستا د پاره استغفار کوم، دا د اسوه نه مستثنی ده، یعنی ستاسو د پاره د ابراهیم علیه السلام په دې قول لَا اسْفُفُونَ کېنې اسوه حسنه نشته، په داسې توگه چې تاسو د کافرانو د پاره استغفار شروع کړئ، او ماته د الله په مخکېنې د هغه په ثواب او عذاب کېنې د هېڅ څیز اختیار نشته، حضرت ابراهیم علیه السلام په خپل دې قول (ما املک) سره دې خبرې طرف ته کنایه کړې ده چې هغه دده د پاره سوا د استغفار نه، د بل څیز مالک نه دې، مَا اَمْلِكُ لَاسْفُفُونَ باندې معطوف دې، او په اعتبار د مراد مستثنی ده، او اگرچه (ما املک) د خپل ظاهر یعنی د معنی وضعی په اعتبار سره د هغې نه دې، دکوم چې اقتدا کیږی، څنگه چې الله تعالی او فرمائیل قل لمن مملک لکم من الله هغه د ابراهیم علیه السلام خپل پلار د پاره استغفار کول په هغوی علیه السلام باندې دده د کفر ښکاره کیدو نه مخکېنې وو، څنگه چې په سورة براءت کېنې ذکر شوی دی، ای زموږ پروردگاره مونږ په تا باندې بهر سوه کوو، او هم ستا طرف ته رجوع کوو، او هم ستا طرف ته واپس کیدل دی، دا د ابراهیم علیه السلام او د هغه د ملگرو مقوله ده، یعنی هغوی او وئیل ای زموږ پروردگاره اته مونږ د کافرانو په امتحان کېنې مه اچوه، یعنی ته دوی په مونږ باندې مه غالب کوه، چې هغوی دا اوگنړی چې هغوی په حق باندې دی، او فتنه خوره کړی، یعنی زموږ په باره کېنې دهغوی دماغ خراب شی، ای زموږ پروردگاره اته زموږ خطاگانو لره معاف کړه، بې شکه ته په خپل ملک او خپل صنعت کېنې غالب او حکمت والا ئې، ای امت محمدیه یقینا ستاسو

د پاره په دوی کښې ښه نمونه ده، دا د قسم مقدره جواب دې، د هغه کس د پاره لمن د گڅنه په اعاده جار سره بدل الاشتعال دې، چې کافرانو سره د زړه دوستی او کړی، الله تعالی د خپل مخلوق نه بالکل یې نیازه دې، او د خپل اطاعت کونکی بندگانو د حمد او ثناء سزاوړه دې

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله** قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې د تَلْقُونُ مفعول محذوف دې  
**قوله**: قَوَّيْ: دا د توریه فعل ماضی ده، توریه، مقصد پټ ساتل او د مقصد خلاف ظاهرولو ته وائی، یا داسې لفظ وئیل چې دوه معنو والا وی، یو معنی قریب وی او بله بعید، مثکلم د معنی بعید اراده او کړی او مخاطب معنی قریب مراد واخلي، څنگه چې ابوبکر رضی الله عنه د روستو راتلونکی (تعاقب کونکی) دشمن د سوال په جواب کښې فرمائیلې وو، **وَجَلَّيْ السَّيْلَ** د هدایت معنی رهبری کول دی، رهبری د دنیا د لارې هم کیږی، دا معنی قریب ده، ځکه ذهن اول دې طرف ته ځی، او دویمه معنی د آخرت لار خودل دی، دا معنی بعید ده، ابوبکر صدیق رضی الله عنه هم دا معنی مراد اخستلې وه.

**قوله**: يَخْبِرُ: دا د ناقلین تصحیف دې (د نقل کونکو قلمی غلطی ده)، صحیح یخین دې، ځکه چې غزوه خیبر د محرم په میاشت اوومه هجری کښې د فتح مکه نه یو کال مخکښې واقع شوې وه، او فتح مکه د رمضان په میاشت کښې اتمه هجری کښې شوې وه، دا ایت د فتح مکه په موقع باندې نازل شو، او خیبر ددې نه مخکښې فتح شوې وو، لهذا خیبر طرف ته د توریې څه صورت نه جوړیږی.

**قوله**: بِالْمَوَدَّةِ: کښې بآء سببیه ده،

**قوله**: بِأَعْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى: دا د فاسترده متعلق دې.

**قوله**: لِأَجْلِ أَنْ أَقْتُمْ: دا اشاره ده دې خبرې ته چې اُن تَوَمَّنُوا د مصدر په تاویل سره د یخرجون مفعول له دې.

**قوله**: لِلْجِهَادِ: په دې کښې دې خبرې ته اشاره ده چې جهاد د مفعول له کیدو د وجې نه منصوب دې، او د اُن کلمه جواب شرط محذوف دې، چې په هغې باندې لا تَعْلَمُوا دلالت کوی، او هغه فَلَانَ تَعْلَمُوا هم اولیاء دې.

**قوله**: لُئِمُون: دا د تلقون نه بدل دې.

**قوله**: سِوَاءِ السَّبِيلِ: دا اضافت د صفت إلى الموصوف دې اَمِ السَّبِيلِ السَّوَاءِ

**قوله**: لَوْ تَكْفُرُونَ: لَوْ عَمَلِ اُنْ مَصْدَرِهِ اَمِ مِمَّا كَفَرْتُمْ

قوله: من العذاب: کن منکم منفي متعلق دي.

قوله: يوم القيمة: که چېرې دا د لن منکم متعلق وي نو په يوم القيمة باندې وقف وي، او د ينصل نه به جمله مستانفه وي، او دا هم صحيح ده چې د خپل مابعد يفصل متعلق وي په دې صورت کښې به اولادکم باندې وقف وي، او د يوم القيمة نه به جمله مستانفه وي.

قوله: انابرؤاوا عظمى وى وکظريف: يعنى خنکه چې د ظريف جمع ظرفاء راځي دغه شان د برى جمع برءوا راځي.

قوله: وابدال الثانية واوا: يعنى ابدأ (وبدا) هم ونيلې شي

قوله: مستثنى من اسوة: يعنى الاول ابراهيم، لى كانت لكم اسوة حسنة فى ابراهيم نه مستثنى ده، مطلب دا دې چې ستاسو د پاره د ابراهيم عليه السلام په هر قول او فعل کښې نمونه ده، خو د کافرانو د پاره په استغفار کولو کښې نشته.

قوله: الاول ابراهيم لاييه لاستغفرون لك: الاول ابراهيم، لى مستثنى ده، او په ماقبل لى كانت لكم اسوة حسنة مستثنى منه ده، ددې مطلب دا دې چې د ابراهيم عليه السلام هر قول او فعل قابل تاسى يعنى د اقتداء قابل دي، خو ددوى قول لاستغفرون لك الله قابل د تأييد نه دي. خلاصه دا چه حضرت ابراهيم عليه السلام دخپل کافر پلار دپاره استغفار اوکړو دا زمونږ دپاره قابل د تأييد نه دي چه مونږ هم د کافر د پاره استغفار اوکړو، گويا چې د کافر د پاره استغفار کول د ابراهيم سره خاص وو، د نورو د پاره دې باره کښې د ابراهيم عليه السلام اقتداء صحيح نه ده.

قوله: وما أملك لك من الله من شيء: ددې عطف په لاستغفرون باندې دي، او د معطوف او د معطوف عليه حکم يو وي، نو مطلب دا شو چې ابراهيم عليه السلام خپل پلار ته او فرماييل چې څه به ستاسو د پاره استغفار کوم، او دا ئې هم او فرماييل چې څه ستاسو د پاره د څه نفع او نقصان اختيار نه لرم، نو لکه چې ابراهيم عليه السلام خپل پلار ته دوه خبرې اوکړې يو دا چې څه به ستا د پاره استغفار کوم، دويمه دا چې څه د الله د طرف نه ستا د پاره د څه نفع او نقصان اختيار نه لرم، دې دواړو خبرو لره ئې الاول ابراهيم ونيلو سره قابل د اقتداء کارونو نه خارج کړې، حالانکه دويمه خبره يعنى ما أملك لك الله قابل د اقتداء ده، دليل ددې د الله تعالى قول قل من مملك لكم من الله ههنا دي، په ظاهره په دې دواړه ايتونو کښې تعارض دي يعنى ما أملك من الله من ههنا او د سورة فتح ايت قل من مملك لكم الله په مينځ کښې تعارض دي.

**اعتراض:** اعتراض دا دے جی اللہ تعالیٰ د ابراہیم علیہ السلام ہر قول او فعل لرہ قابل د اقتدا گرځوں دے، او یمیا نہی ترے د کافر د پارہ استغفار کول مستثنیٰ کرے دی، او پے دے مستثنیٰ باندے نہی وما املك لك من الله من هم عطف کرے دے، او دا خبرہ منلی شوے ده جے د معطوف او د معطوف علیہ حکم یو وی، لہذا وما املك لك من الله من هم (هم قابل د اقتداء نہ خارج شو، حالانکہ د سورۃ فتح آیت قل من مملک لکم من الله ههنا دا قابل د اقتداء معلومیری، خکہ جے څوک هم د الله د طرف نہ د خیر او د شر مالک نہ دے، لہذا دا معلومہ شوہ جے د ابراہیم علیہ السلام قول ما املك لك من الله من هم و قابل د اقتداء دے، نہ جے ناقابل اقتداء؟

**قولہ:** گئی بہ عن أنه لا مملک لہ غیر الاستغفار: سرہ د مذکورہ اعتراض جواب ورکری شوے دے، د جواب خلاصہ دا ده جے د ما املك لك من الله من هم و دودہ معنی دی، یو معنی مرادی کومہ جے دلته مقصود ده، جے هغه (گئی بہ) سرہ تعبیر کرے شوے ده، او دویمہ معنی وضعی، کومہ جے مقصود نہ ده، او هغه دا ده، جے ما املك لك من الله من هم د معطوف علیہ یعنی الاستغفار لک الفزعہ خارج کرے شی، یعنی نہ خو د کافر د پارہ استغفار کول قابل د اقتداء او نہ دا وئیل قابل د اقتداء جے څہ ستا د پارہ د الله د طرف نہ د نفع او د شر مالک نہ یم، حالانکہ دویمہ خبرہ د سورۃ فتح پے رنرا کبھی قابل د اقتداء ده۔

**خلاصہ کلام:** خلاصہ د کلام دا شوہ جے د ابراہیم علیہ السلام قول ما املك لك من الله من هم د معنی مراد نہی پے اعتبار سرہ قابل د اقتداء دے خو د معنی وضعی پے اعتبار سرہ قابل د اقتداء نہ دے، د مفسر علام قول من حيث المراد منه وان كان من حيث ظاهره ما يُعْلَمُ فيه هم دا مطلب دے۔

#### د مذکورہ اعتراض دویم جواب

**قولہ:** وما املك لك من الله من هم و: دا د مستثنیٰ تتمہ ده، اصل مستثنیٰ الاستغفار لک الفزعہ ده، وما املك لك من الله من هم و جے نہ محلا منصوب ده، او د مجموعی د استثناء نہ د تولو احوالو نہ استثناء لازم نہ راختی، لہذا د مستثنیٰ آخری جز، یعنی وما املك لك من الله من هم و جے اصل کبھی د مستثنیٰ د پارہ قید دے، قابل د تاسی کیدو د وجہ نہ بہ خارج نہ وی، ددے تائید د روح البیان د عبارت نہ هم کیچی، فہوہ الاستغفار نفس الاستغفار، یعنی اصل مستثنیٰ نفس استغفار دے نہ جے د هغه قید، ما املك لك من الله من هم و: لیس کان، دا اعادے د جار سرہ پے لکم کبھی د کم ضمیر نہ بدل الاشتمال دے

صحيح خو دا ده چې بدل البعض دي، خكه چې لمن كان برحو الله دكمر بعض دي، البته بعضي وخت د بدل الاشتمال اطلاق په بدل البعض باندې كيږي، كما صرح الرضى، او كومو حضراتو چې د ضمير نه بدل واقع كول منع كړى دى نو هغوى بدل الكل منع كړي دي، او د سيبويه په نيز باندې بدل مطلقا جائز دي.

هوله: من يتول: شرط دي، او جواب شرط محذوف دي، ددي تفسير (عرب فرد) هوله  
على نفسه دي، د الله تعالى قول فوات لله العود جواب علت دي.

[اياتونه: ۷-۱۲]

عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ مَخْرَجًا ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ (مَوْدَّة) بَأَن يَهْدِيَهُمْ  
إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّبِينٍ ۚ لَكُمْ أُولِيَاءُ ۚ (وَاللَّهُ قَدِيرٌ) عَلَىٰ ذَلِكَ وَقَدْ فَعَلَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ (وَاللَّهُ غَفُورٌ) لَهُمْ مَا سَلَفَ  
(رَحِيمٌ) بِهِمْ (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ  
تَبْرَهُهُمْ) بَدَلِ اخْتِمَالِ مِنَ الَّذِينَ (وَتَقِيضُوا) تَقَضُّوا (إِلَيْهِمْ) بِالْقِسْطِ أَمَّا بِالْعَدْلِ وَقَدْ قُبِلَ الْأَمْرُ بِجَهَادِهِمْ  
(إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) الْعَادِلِينَ (أَمَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ  
وظَاهَرُوا بِغَاوِيَتِهِمْ) عَلَىٰ إِعْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ) بَدَلِ اخْتِمَالِ مِنَ الَّذِينَ أَيْ تَخْلَعُوهُمْ أَوْلِيَاءَ (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ  
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ بِالْبَيْتِ (مُهَاجِرَاتٍ) مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ  
الصِّلَةِ عَنْهُمْ فِي الْخُدْيَةِ عَلَىٰ أَنْ مَنْ جَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ بِزُورٍ (فَأَمْكِنُوهُمْ) بِالْخَلْفِ عَلَىٰ أَنَّهُمْ مَا  
غَرَبَ إِلَّا رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ لَا بَغْضًا لِأَزْوَاجِهِمْ الْكُفَّارِ وَلَا عِشْقًا لِوَجْهِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا كَانَ الشَّيْءُ صَلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُهُمْ (وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِمْ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُمْ) فَتَتَّبِعُوهُمْ بِالْخَلْفِ (مُؤْمِنَاتٌ فَلَا  
تَرْجِعُوهُنَّ) تَرْجِعُوهُنَّ (إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَأَتَوْهُنَّ) أَيْ أَعْطَوْهُنَّ الْكُفَّارَ أَزْوَاجَهُنَّ (مَا  
أَنْفَقُوا عَلَيْهِنَّ مِنَ الْمَهْرِ) وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ بِشَرْطِهِ (إِذَا أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ) مُهْرَهُنَّ (وَلَا  
تُمْسِكُوا) بِالْإِشْبِيدِ وَالتَّخْفِيفِ (بِعَصْرِ الْكَوْفْرِ) زَوْجَاتِكُمْ لِقَطْعِ إِسْلَامِكُمْ لَهَا بِشَرْطِهِ أَوْ الْإِسْقَاتِ  
بِالنَّفْسِ كَيْفَ مُرْتَدَّاتٍ لِقَطْعِ ارْتِدَادِهِنَّ بِكَاحِكُمْ بِشَرْطِهِ (وَأَسْأَلُوا) أَطْلَبُوا (مَا أَنْفَقْتُمْ) عَلَيْهِنَّ مِنَ الْمَهْرِ فِي  
صُورَةِ الْإِرْتِدَادِ مِنْ تَزْوِجْتِهِنَّ مِنَ الْكُفَّارِ (وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا) عَلَى الْمُهَاجِرَاتِ كَمَا نَفَقْتُمْ أَنَّهُمْ بِزُورَةٍ (ذَلِكُمْ  
حُكْمُ اللَّهِ يَنْهَى عَنْكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ عَالِمِ حُكْمِهِ) وَأَنْ قَاتِلْتُمْ فِي دِينِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاتَّخَذْتُمْ مِنْهُمْ  
شُرَكَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَإِلَى الْكُفَّارِ مُرْتَدَّاتٍ (فَمَا قَبَلْتُمْ) فَتَزَوَّجْتُمْ وَغِيْمْتُمْ (فَأَمَّا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ  
مِنَ الْغِيْمَةِ) (يُقِلُّ مَا أَنْفَقُوا) لِقَوَائِهِ عَلَيْهِنَّ مِنْ جِهَةِ الْكُفَّارِ (وَأَنْفَقَ اللَّهُ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ) وَقَدْ فَعَلَ  
الْمُؤْمِنُونَ مَا أَمَرُوا بِهِ مِنَ الْإِبْنَاءِ لِلْكَفَّارِ وَالْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ ارْتَفَعَ هَذَا الْحُكْمُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ  
يَسْأَلْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يَكُنَّ رِجَالٌ بِاللَّهِ شَيْتَانًا وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ وَلَا يَهْدُونَ) كَمَا كَانَ يَقَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ  
وَادِ الْبَنَاتِ أَيْ ذَهَبْنِ أَخْبَاءَ خَوْفِ الْغَارِ وَالْفَقْرِ (وَلَا يَأْتِيَنَّ بِهِنَّ) بِفَرِيضَتَيْنِ أَيْ بِدِينَيْنِ وَأَرْجَلَيْنِ) أَيْ بَوْلَدِ



عَلَفُوطٌ يَنْسُبُنَهُ إِلَى الزَّوْجِ وَوَصِفَ بِصِفَةِ الْوَلَدِ الْخَبِيلِ لِمَنْ الْأَمُّ إِذَا وَضَعَتْهُ سَلَطَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَرَجَلَيْهَا وَلَا يَحْيِيَنَّكَ فِي) بِفعل (مَعْرُوف) هُوَ مَا وَالَقَ طَاعَةَ اللَّهِ تَخْزِيكَ التَّخَاةِ وَتَفْزِيكَ الْغِيَابِ وَجَزَ الشُّكْرِ وَفِي الْحَبِيبِ وَغَمَشَ الْوُجْهَ (فَقَابَهُنَّ) فَعَلَ ذَلِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ وَلَمْ يُصَالِحْ وَاجِدَةً بَيْنَهُنَّ وَاسْتَغْفِرَ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ هُمْ الْيَهُودُ الَّذِينَ يُكْسُوا مِنْ الْأَعْرَافِ مِنْ قَوَائِمَا مَعَ إِبْرَاهِيمَ بِهَا لِيُنَادِيَهُمُ النَّبِيُّ مَعَ جُلُومِهِمْ بِعَذَابِهِ أَكَمَا يَكْسُ الْكَلْبَانِ الْكَلْبَانُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ أَيِ الْمَقْبُورِينَ مِنْ غَيْرِ الْأَعْرَافِ إِذْ تُفْرَضُ عَلَيْهِمْ مَنَافِعُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ كَانُوا آمَنُوا وَمَا يَصِيرُونَ إِلَيْهِ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: نزدیکی وہ چہی اللہ تعالیٰ پہ تاسو کنبی او ستاسو دشمنانو کنبی محبت پیدا کری، یعنی کفار مکہ سرہ تاسو د اللہ تعالیٰ پہ اطاعت کنبی دشمنی کری دہ، پہ داسی طریقہ چہی اللہ بہ ہغوی تہ د ایمان ہدایت ورکری نو ہغوی پہ ستاسو دوستان جوہ شی، اللہ تعالیٰ دی خبری باندی قادر دی، او بی شکہ اللہ تعالیٰ د فتح مکہ نہ پس ہم داسی او کرل، او اللہ تعالیٰ ددوی مخکبسنی گناہونہ معاف کولو والا او پہ دوی باندی رحم کولو والا دی، اللہ تعالیٰ تاسو د ہفہ کافرانو سرہ کومو چہی تاسو سرہ پہ دین کنبی جنگ نہ دی کری او نہ ہغوی تاسو لرہ د خپلو کورونو نہ ویستلې یی، د پنه سلوک کولو نہ د الذین نہ بدل الاشتمال دی، او د انصاف کولو نہ نہ منع کوی، او دا حکم د جہاد د حکم نازلیدو نہ مخکبسی وو، بلکه اللہ تعالیٰ خو انصاف کونکی خو بنوی، اللہ تعالیٰ تاسو لرہ صرف د ہفہ خلقو د محبت نہ منع کوی چا چہی تاسو سرہ د دین پہ بارہ کنبی جنگ کری دی او تاسو نہی د کور نہ بہر کرنی او ستاسو پہ جلاوطنی (د کور نہ بی کورہ کیدو) کنبی نہی مرستہ کری دہ، الذین نہ بدل الاشتمال دی، یعنی دا چہی تاسو ہغوی لرہ دوستان مہ جوہ وی، کوم خلق چہی داسی کافرانو سرہ محبت او کری ہغوی یقینا ظالمان دی، ای ایمان والو کله چہی تاسو تہ اقرار کونکی مومنانہی زناندہ د کفارو نہ ہجرت کولو سرہ راشی، دوی سرہ پہ حدیبیہ کنبی پہ دی خبرہ باندی د صلحی نہ پس چہی پہ دوی کنبی کوم مسلمانانو طرف تہ راخی واپس کولې بہ شی، نو دوی نہہ قسم پہ ذریعی سرہ امتحان اخلی، چہی دوی صرف اسلام سرہ د محبت کولو د وجہی نہ ہجرت کری دی، خپلو خاوندانو سرہ د بغض د وجہی نہ، او نہ یو مسلمان سرہ د عشق د وجہی نہ، حضور ﷺ بہ د دوی نہ داسی قسم اخستلو، ددوی د حقیقی ایمان خو اللہ تہ پنه پتہ دہ، خو کہ دوی تاسو تہ د قسم د وجہی نہ مومنانہی معلومی شی نو تاسو دوی کافرانو طرف تہ مہ واپس کوی، دا دہغوی دپارہ حلالی نہ دی او نہ ہغوی ددوی دپارہ حلال دی او ددوی د کافر خاوندانو کوم مہر چہی دوی باندی خرچ شوی وی ہفہ ہغوی تہ ورکری او کله چہی تاسو دہی زنانو مہر ادا کری، نو پہ تاسو د دوی سرہ پہ نکاح کولو کنبی د نکاح شرائطو سرہ ہیغ گناہ نشته، تاسو مہ

نیسی کافرې ټنگې په هرت یعنی په نکاح سره ځکه چه تاسو اوس ایمان راوړې دې او ایمان په خپل شرط سره تاسو لره د دوی نه جدا کوی، یا ددې زنانو د مرتد کیدو په وجه مشرکانو سره د ملاویدو په سبب، ستاسو نکاح ختمیدو د وجه نه، د دې د شرط سره، او څه چې تاسو په دوی باندې مهر خرچ کړې ددوی ارتداد په صورت کښې ددوی د کافر خاوندانو نه اوغواړئ، او هغوی دې هم په مهاجراتو باندې خرچ شوې مال اوغواړی، څنگه چې مخکښې تیر شول چې دوی ته به ورکولې شی، دا د الله فیصله ده کومه چې ستاسو په مینځ کښې کوی، الله تعالی ډیر علم او حکمت والا دی، او که ستاسو ټنگې ستاسو د لاسونو نه اوځی یوه یا د یوې نه زیاتې، یا ددوی څه مهر پاتې شی، او مرتد کیدو سره د کافرانو سره د ملاویدو د وجې نه، بیا چې کله تاسو جهاد کوئ ددوی سره او تاسو ته مال غنیمت حاصل شی، نو د چا چې بیسایې تلې وی نو هغوی ته د هغوی د خرچې برابر د مال غنیمت نه ورکړئ، د کافرانو د طرف نه ددوی د نفقه فوت کیدو د وجې نه، او د هغه الله نه ویرېږئ په کوم چې تاسو ایمان راوړې دې، او بې شکه مومنانو په دې باندې عمل اوکړو، څنگه چې هغوی ته حکم شوې وو، یعنی کافرانو او مومنانو ته ورکولو سره، بیا دا حکم منسوخ شو، ای پیغمبر ﷺ چې کله مسلمانې زنانې په دې خبرو باندې تاسره د بیعت کولو د پاره راشی چې دوی به د الله سره څوک شریک نه جوړوی، او نه به غلا کوی او نه به زنا کوی، او نه به خپل اولاد لره قتلوی، څنگه چې هغوی به د جاهلیت په زمانه کښې لونړه ژوندئ خخولې، یعنی د شرم یا د غریب د وجه نه به ټې هغه قتلولې، او نه به د بهتان ماشوم راوولی، چې هغه د خپلو لاسونو او خپو په مینځ کښې جوړ کړی، یعنی پردې بچې دې خپل خاوند طرف ته نه منسوب کوی، **بَنَیْ اٰمِدَیْن** سره د ولد حقیقی وصف بیان شوې دې، ځکه چې مور کله بچې زیږوی نو هغه د هغې د خپو او لاسونو په مینځ کښې راپریوخی، او په نیک کار کښې به ستانافرماني نه کوی، او نیک کار هغه دې کوم چې د الله د اطاعت مطابق وی، لکه په مری باندې جفې سورې وهل، کپړې شلول ویښته ویستل، گریوان شلول او مخ راشو کول پریخودل، نو تاسو دوی سره بیعت اوکړئ، حضور ﷺ د بیعت دا عمل قولاً کړې وواو یو زبانه سره ټې هم لاس ملاو نکړو، او ددوی د پاره د الله نه پښنه غواړه، بې شکه الله تعالی بغښونکې او معاف کولو والا دی، ای مسلمانانو هغه قوم سره دوستی مه ساتئ، په کوم باندې چې د الله غضب نازل شوې دې، او هغه یهود دی او کوم چې د آخرت نه داسې مایوسه شوی دی یعنی د هغې د ثواب نه، په آخرت باندې د ایمان ساتلو باوجود د حضور ﷺ د دشمنی په وجه، د هغوی **اَللّٰهُمَّ** برحق کیدو علم لرو باوجود څنگه چې کافران په قبرونو کښې د آخرت د خیر نه ناامیده شوی دی، چې کله ددوی په مخکښې د جنت تهکانه ښکاره کړې شی، که چرې ایمان ټې راوړې وو، او د جهنم هغه تهکانه هم کومې ته چې دوی روان دی.

## دقیقہ داتو فوائد و تسہیل

**قولہ:** طاعة لله تعالى: اے عابد! طاعة اللہ طاعة اللہ! د عابدہم مفعول لہ دے  
**قولہ:** تقضوا: تقضوا تفسیر نہی پہ تقضوا سرہ کولو کنہی دا او بنودل چے تقسطوا د تقضوا  
 معنی لہ متضمن دے، چے ددے صلہ الی را وریل صحیح شی، د تقسطوا عطف پہ تقضوا  
 باندے د عطف خاص علی العام د قبیلے نہ دے، بنہ بہ دا وہ چے د تقسطوا تفسیر نہی  
 تقسطوا قضا من اموالکم سرہ کرے وو، یعنی ہغوی سرہ بنہ سلوک او کرنی او ہغوی تہ د  
 خپلو مالونہ نہ خہ ور کرنی خکہ چے صرف د جنگ نہ کونکی کافرانو سرہ د انصاف  
 کولو خہ مطلب نشته، عدل او انصاف خو د تولو سرہ ضروری دے کہ محارب وی او کہ  
 غیر محارب، لہذا د عدل تخصیص صرف غیر مهاجرین سرہ مناسب نہ دے۔

**قولہ:** بشرطہ: یعنی د نکاح شرائط پورا کولو پہ صورت کنہی تاسو د دوی سرہ نکاح  
 کولے شی، مثلاً دا چے د اسلام پہ حالت کنہی ددوی عدت ختم شی، کہ چرے ہفہ  
 مدخول بہا وی، او دا چے د گواہانو پہ موجودگی کنہی نکاح اوشی۔

**قولہ:** عصمہ: عصمہ جمع دہ، پہ معنی د نکاح، عزت کوافر، ہم کافر، محسوسا رب ہم ہمارے  
**قولہ:** لقطعہ اسلامکم ہا بشرطہ: اے بشرطہ لقطعہ۔

[۶۱] سورۃ الصف

## سورۃ الصف مکیہ او مدنیہ اربع عشرۃ ایۃ

سورۃ الصف مکی یا مدنی دی، پہ دے کنہی خوارلس آیاتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۹]

سَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَی تَرْفَعُ الْاَلَامَ مِنْہٗ ذَیْءٌ وَّہِیَءٌ بِمَا دُوْنَ مِنْ تَغْلِیْبِهَا لِلْاُخْطَرِ (وہو  
 الْعَزِیْزُ فِی مُلْکِہِ) الْحَکِیْمُ فِی مُنْعِہِ (بِاَیَّامِہِا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَکْفُرُوْنَ) فِی طَلَبِ الْجَہَادِ (مَا لَا تَفْعَلُوْنَ) اِذْ  
 اَنْفَرْتُمْ بِاَحَدِ کَرِّ عَظَمَ (مُتَّحٰی تَنْصِرُ) عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُولُوا فَاعِلٌ کَبَرٍ (مَا لَا تَفْعَلُوْنَ) (اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ) یَنْصُرُ  
 وَتُحَرِّمُ (الَّذِیْنَ یَقَاتِلُوْنَ فِی سَبِیْلِہِ سَلَامًا خَالِ اَیْ صَالِحٍ) کَاَتَتْہُمْ بُنَیَّانٌ مَّرْصُوعٌ مُّزَقٌّ یَنْفَعُ اِلٰی نَفْصٍ  
 ثَابِتٍ (وَ اَکْثَرُ) اِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِہِ اَنْ تَقُوْا لِمَ تَقُوْنَیْ فَاَلَوْ اِنَّہٗ اٰخِرُ اَیْ مُنْتَخِطِ الْخِصْفِہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ وَکَذٰلِہٖ  
 (وَقَدْ) لِلْخَفِیْقِ (تَقْلُبُوْنَ) اَیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (لِکُمْ) الْجَنَّةُ خَالِ وَالرَّسُوْلُ یُخْتَرَمُ (فَلَمَّا زَاغُوا) عَذَلُوا عَنْ الْحَقِّ  
 لَا یَلْمِیْہِ (اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبُہُمْ) اَنَافَا عَنْ الْہٰدِیْ عَلٰی وَلَوْ مَا فَتَرٰہُ فِی الْاَزَلِ (وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ)  
 الْکٰفِرِیْنَ فِی جَنِّہِ (وَ اَکْثَرُ) اِذْ قَالَ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ یٰ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنِّیْ رِاسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا یَکُنْ لَہٗ یَوْمَہُ  
 فِرَاقَہُ (اَیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ) لِکُمْ مَصِیْعًا لِّمَا یَکُنْ یَدِّیْ) فُلْنِ (وَمِنَ النَّوَارِ) وَمِنْہٗ اَیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَکُنْ مِنْہٗ اَیْ شِیْءِ  
 اُتْحَدُ قَالَ تَعَالٰی (فَلَمَّا جَاہَقْہُمْ) جَاہَ اُتْحَدُ الْکَلَامُ (بِالْمَقَاتِ) الْاَمَاتِ وَالْفَلَانَاتِ (قَالَوْا هٰذَا) اَیْ

المنجی بہ (یعنی) وہی فریادہ ساجر اے الجہالی بہ (مُہین) بنن (وَمَنْ) اے لا اُخذ (اُظْلَمَ) اُخذ ظُلْمًا  
 اَمِنْ اَلْمُتْرِی عَلٰی اللّٰہِ الْکَذِبِ بِسَبِّ الشِّرْکِ وَالْوَلَدِ اِلَیْہِ وَوَصَفِ اَیَّامِہِ بِالشَّخْرِ (وَهُوَ یَدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ  
 وَاللّٰہُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ) الْکَافِرِیْنَ اُیْہِدُوْنَ لِیُظْلِفُوْا مُضَوْبُ اَنْ مَّقْشَرَةً وَاللّٰمَ مَرْفِدَہِ (اُور اللّٰہُ)  
 خَرَمَہِ وَتَزَامِیہِ (اَلْاَقْوَامِہُمْ) بِالْمَوَالِہِمُ اِنَّہُ بَخْرٌ وَشِغْرٌ وَکِیْہَانَةٌ (وَاللّٰہُ مُتَحَمِّصٌ مُّظْہَرٌ) (اُور) وہی فریادہ بالاحتفادِ  
 (وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ) ذٰلِکَ (هُوَ الَّذِیْ) اَرْسَلَ رَسُوْلَہُ بِالْہَدٰی وَوَعِنَ الْحَقُّ لِیُظْہِرَہُ (عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّہِ) جَمِیْعِ  
 الْاَذْہَانَ الْمُخَالَفَہُ لَہُ (وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ) ذٰلِکَ

ترجمہ: شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہربانہ او دیر رحم والا دی، پہ زمکہ او اسمان کنہی ہر  
 خیزد اللہ پاک یی انوی، یعنی د ہفہ تنزیہ کوی، پہ للہ کنہی لام زائدہ دی، او د من پہ خانہی  
 مار او رل اکثر و لرہ غلبہی ورکولو پہ اعتبار سرہ دی او ہفہ پہ خپل ملک کنہی غالب دی،  
 او پہ خپل صنعت کنہی حکمت والا دی، ای ایمان والو! د جہاد پہ طلب کنہی تاسو ہفہ خبرہ  
 ولہی کوئی چہ کوئی نہ، ؟ کلہ چہ تاسو پہ احد کنہی شکست او خوړو د دی وئیل د اللہ پہ  
 نیز باندی دیرہ ناخوہنہ دہ، مقتا تمیز دی، اُن تقولوا د کبر فاعل دی، چہ تاسو ہفہ خبرہ  
 او اوبن کومہ چہ کوئی نہ، بی شکہ اللہ تعالیٰ ہفہ خلقو سرہ محبت کوی، یعنی مدد او اکرام  
 کوی، شوک چہ د ہفہ پہ لار کنہی صفونہ جوړولو سرہ جہاد کوی، صفاً حال دی او پہ معنی د  
 صافین، لکہ د ویلې شوې تانبې یو مضبوط، عمارت دی، او ہفہ وخت یاد کرہ چہ کلہ  
 موسیٰ علیہ السلام خپل قوم ته او وئیل چہ ای تمہا قوم! تاسو ماتہ ولہی تکلیف را کوئی؟ ہغوی او وئیل  
 چہ موسیٰ علیہ السلام آدر دی، یعنی پرسیدلې خصیو (اگی) والا دی، حالانکہ داسې خبرہ نہ  
 وہ، او د ہغوی نہی تکذیب او کرو، حالانکہ تاسو ته ټنہ پتہ دہ چہ تمہ د اللہ د طرف نہ رسول یم،  
 قد د تحقیق د پارہ جملہ حالیہ دہ، او رسول محترم وی، چنانچہ ہغوی چہ کلہ دوی ته  
 تکلیف رسولو د وجہ د حق لارې نہ واوریدل، نو اللہ تعالیٰ دہوی زړونہ د ہدایت نہ واورول، د  
 ہفہ مطابق کوم چہ دازل نہ لیکلې شوې وو، او اللہ تعالیٰ نافرمان قوم ته کوم چہ د ہفہ پہ  
 علم کنہی کافران دی ہدایت نہ ورکوی، او ہفہ وخت یاد کرہ چہ کلہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام  
 او وئیل چہ ای بنی اسرائیل! (یا قوم) نہی اونہ وئیل خکہ چہ د عیسیٰ علیہ السلام ہغوی سرہ رشتہ  
 داری نہ وہ، تمہ ستاسو طرف تہ د اللہ رسول یم، تمہا نہ د مخکنی کتاب د تورات تمہ تصدیق  
 کوم، او زہ زیری ورکونکې یم پہ یو رسول باندی چہ تمہا نہ پس بہ راخی چہ نوم نہی احمد دی اللہ  
 تعالیٰ او فرمائیل بیا چہ کلہ احمد دی کافرانو ته ټنکارہ دلیلونہ او ننبی راوړی نو دوی  
 او وئیل چہ دا خیز کوم چہ دہ راوړی دی ټنکارہ جادو دی، او پہ یو قراءت کنہی ساحر  
 دی، یعنی ددی راوړونکې ساحر دی، د ہفہ کس نہ بہ زیات ظالم شوک وی؟ چا چہ د اللہ

سره شرک او کړو او هغه طرف ته ئې د ولد نسبت او کړو، او د هغه ايتونه ئې سحر سره متصف کړل، حالانکه هغه اسلام طرف ته رابللي شې الله تعالى ظالم کافر خلقو ته هدايت نه ورکوي، دوی غواړي چې د الله نور يعنی د هغه شريعت او دليلونه په خپلو خلوو خبرو سره مې کړي، چې دا خو سحر دې، او کهانت دې او شعر دې، لِيُظَنُّوا د اُن مقدره د وجې نه منصوب دې، او لام زانده دې، الله تعالى خپل نور ظاهر ونکې دې، او په يو قراحت کښې مُر لوره اضافت سره دې، اگرچه دا کافران نه خوښوي، الله هم هغه دې چا چې خپل رسول ته هدايت ورکړو، او دين حق ورکولو سره ئې رااولېږلو، چې په نورو مذهبونو يعنی په ټولو مخالف دينونو باندې ئې غالب کړي اگر چې مشرکان دا نه خوښوي.

### تحقيق و توحيد تسهيل و تفسير هواله:

**هواله:** مَكِيَّةٌ أَوْ مَدَنِيَّةٌ: د عکرمه، قتاده او حسن رحمهم الله په نيز باندې مکي دې، د جمهورو د قول مطابق مدنی دې.

**هواله:** مُقْتَنًّا تَمَيِّزٌ: يعنی د فاعل نه منقول کيدو سره تمیز دې، يعنی مقتناً په اصل کښې فاعل دې، تقديري عبارت دا دې کُفَرَتْ مَقَّتْ قَوْلُكُمْ، اَلَمْ تَقْتُلْ اَقْدَ الْبَلْقِصَ، ناخوبه.

**هواله:** مَرْصُوصٌ: د رَصَّ نه اسم مفعول، مضبوط، ويلې شوې سيسه، (قلعې رَصَّ، دوه خيزونه يو بل سره يو خاتې کول، ملاوول، رصاص، رانگ، سيسه.

**هواله:** يَنْصَرُوْكُمْ: دا د نصب د لازم معنی بيان دې او مقصد په دې تفسير سره د يو اعتراض دفع کول دی.

**اقتواض:** كَهْنَةً معنی د زړه ميلان دې، دا معنی د الله په حق کښې محاله ده، ځکه چې د زړه د ميلان د پاره د زړه موجود ل لازم دی، او د قلب د پاره جسم لازم دې، حالانکه الله تعالى د جسم نه پاک دې؟

**جواب:** د جواب ماحصل دا دې چې د محبة لازم معنی مراد ده يعنی ميلان د قلب او د رقت قلب زړه نرميدل د پاره نصرت او اکرام لازم دې، کوم چې دلته مراد دې، لهذا دلته لازم معنی مراد ده.

**هواله:** صَالِحًا: دا د يَمَانُون د ضمير نه حال دې صَالِحِينَ مفعول، اَلْتَسْمِعُ هَذُلُوْفَ دې، اَي صَالِحِينَ اَلْتَسْمِعُ

**هواله:** لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِهْرٌ قَرَابَةً: د قرابت د نه کيدو وجه دا ده چې د قرابت او د نسب تعلق (اب، والد سره دې، او د حضرت عيسى عليه السلام خوک اب نه وو.

**هواله:** مُصَاتِفًا: دا د رسول په معنی د مرسل د ضمير نه حال دې، او دغه شان مبشرا هم

هوله: یاای من بهدی: جمله د رسول صفت دي.

هوله: المجى: دا د جامعنه اسم مفعول دي، همې مه اصل کښې ښخو، په وزن د مفعول به د ياه ضمه نه جيم ته ورکړه، دوه ساکن او ياه واو جمع شول، واو حذف کړې شو، او جيم ته د ياه په مناسب سره کسره ورکړې شوه، ښخو شو.

هوله: لاأحد: دي سره اشاره ده چې په من اظلم کښې من استفهام انکاری په معنى د نفى دي.

هوله: ووصف آياته: د وصف عطف په لسمه الهرك باندې د كيدو د وجې نه مجرور دي

هوله: وهويدعى الى الاسلام: جمله حالیه ده.

[اياتونه: ۱۰-۱۴]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنَ التَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ (مِنْ عَذَابِ إِلَهِكُمْ) مَوْلَم لَكَانَهُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ (تُؤْمِنُونَ) تَدْعُونَ عَلَى الْإِيمَانِ (يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فُلُوكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ) أَنَّهُ خَيْرٌ لَكُمْ فَاغْلُظُوا بِغَيْرِ لَكُمْ فُلُوكُمْ وَتَذَرِكُمْ جَنَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِينُ عَلَيْهِ فِي جَنَاتٍ عَذْنٍ إِقَامَةً (فَإِنَّكَ الْغَوْزِ الْعَظِيمِ) (و) يُولِكُمْ بِغَنَةٍ (أَغْرَى تُحِبُّونَهَا تَغْرٍ مِنَ اللَّهِ وَقَتَمَ قَرِيبَ وَيُثِيرُ الْمُؤْمِنِينَ) بِالتَّغْرِ وَالْفَتْحِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ) لِإِيْنِهِ وَفِي قِرَاءَةِ بِالْمُضَافَةِ (كَذَا قَالَ) الْخِ الْمَقْضَى كَمَا كَانَ الْخَوَارِثُونَ كَذَلِكَ الدَّالَّ عَلَيْهِ قَالَ (عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ) أَيُّ مَنْ الْأَنْصَارُ الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ مَعِي مُتَوَجِّهًا إِلَى نُصْرَةِ اللَّهِ (قَالَ الْخَوَارِثُونَ كَيْفَ أَنْصَارُ اللَّهِ) وَالْخَوَارِثُونَ أَصْغِيَاءَ عِيسَى وَلَهُمْ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ وَكَانُوا الْفَنَى عَشْرَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِثِ وَهُوَ التَّيَّاسُ الْخَالِصُ وَبِئْسَ كَانُوا فَصَائِرَ يَحْزَنُونَ الْبَابُ أَيُّ يَتَعَزَّوْنَهَا (فَأَمَّا تَطَائِفُ الْمُؤْمِنِينَ) (يَسْرَى) وَقَالُوا إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ رِجْعَ إِلَى السَّمَاءِ (وَكُفِّرَتْ طَائِفَةٌ) لِقَوْلِهِمْ إِنَّهُ بِنِ اللَّهِ رَفَعَهُ إِلَيْنَا فَاصْلَحْتَ الطَّائِفَتَيْنِ (الَّذِينَ آمَنُوا) مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ (عَلَى عَذَابِهِمُ) الطَّائِفَةُ الْكَافِرَةُ (فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ) خَالِسِينَ

لوجه: اي ايمان والو آيا تاسو ته هغه تجارت او نه ښاييم چې تاسو د دره ناک عذاب نه بچ کړي؟  
تخفيف ته تخفيف او تشديد سره دي، گويا چې د دوی او وښل چې آو، تاسو په الله او د هغه په رسول باندې ايمان راوړئ، يعنی په ايمان باندې قائم اوسيرئ، او په خپل ځان، او په خپل مال سره د الله په لار کښې جهاد کوئ، دا ستاسو په حق کښې بهتره ده که چېرې تاسو پوهيږئ، چې دا بهتره ده نو دا کار او کړئ، الله تعالی به ستاسو گناهونه معاف کړي، او تاسو به هغه جنتونو کښې داخل کړي چې د هغې لاندې به نه وړنه بهيږي، او صفا ستره کورونو ته، چه په

جَنَّتْ عدن، (د اوسیدو قابل) جنت کنبې به وی دا لویه کامیابی ده، او تاسو ته به یو بل نعمت هم درکړی، چې هغه تاسو خوښوئ او هغه د الله مدد دی او نزدې کامیابی ده، او تاسو ﷺ مومنانو ته د فتح او د نصرت زیرې ورکړئ، ای ایمان والو! د الله یعنی د هغه د دین مددگار جوړ شئ، او په قرامت کنبې انصار الله په اضافت سره دي، څنگه چې د عیسی ﷺ حواریان انصار الله شول، په دې باندې د حضرت عیسی ﷺ قول دلالت کوي، عیسی ﷺ بن مریم حواریانو ته او فرمائل چې څوک دی چې د الله په لار کنبې غما مددگار شی، یعنی د هغه مددگارو نه چې ماسره د الله نصرت طرف ته متوجه وی، حواریانو او وئیل چې مونږ د الله په لار کنبې مددگاریو، او حواریان د عیسی ﷺ خوښ کړې شوی وو، دا هغه خلق وو چې په شروع کنبې ئې په حضرت عیسی ﷺ باندې ایمان راوړې وو، او دوی دولس کسان وو، حور نه مشتق دي، حور خالص سپینوالی ته وئیلې شی، او وئیلې شوې دی چې دوی د هویان وو، چې کپړې به ئې وینځلې یعنی صفا کولې، نو په بنی اسرائیلو کنبې یو جماعت په عیسی ﷺ باندې ایمان راوړو، هغوی او وئیل چې هغه حضرت عیسی ﷺ د الله بنده وو، کوم چې اسمانونو طرف ته اوچت کړې شوې دي، او یو جماعت کفر او کړو، ددوی ددې قول د وجې نه چې غیسی ﷺ د الله څوئې دي، او هغه اسمانونو ته اوچت کړې شوې دي، په دواړو ډلو کنبې قتال اوشو، نو مونږ دهغه خلقو یعنی ددوی د دشمنانو په مقابل کنبې مدد اوکړو. کومو چې د دواړو ډلو نه ایمان راوړې وو، یعنی د کافر په جماعت باندې، نو دوی غالب راغلل، یعنی فتح ئې حاصله کړه.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** هل اذکم علی تجارة تعبکم من عذاب الیم: استفهام په معنی د خبر، خبر په لفظ د استفهام سره د ذکر کولو مقصد تشویق او ترغیب دي، ځکه چې استفهام واقع فی النفس وی جهاد ته د تجارت وئیلو وجه دا ده چې الله تعالی او فرمائل ان الله لفتوی من المؤمنین انفسهم و أموالهم الآله. یعنی د مجاهد ځان او مال کوم چې هغه د الله په لاره کنبې خرچ کوی، نو د دې خرچ نه ئې په اشتري سره تعبیر اوکړو، کوم چې په تجارت کنبې کیږی.

**قوله:** تؤمنون: د مبتدأ محذوف خبر دي، ای هی تؤمنون یا جمله مستانفه ده کومه چې د سوال مقدر په جواب کنبې راغلې ده، ای ما هی التجارة ددې جواب ورکړې شو هی

تؤمنون، الخ

**قوله:** ذالکم غیر لکم: الخ، ذالکم معذرة، غیر عید

**قوله:** انه غير لكم: نه اشاره اوكره چې د تعلمون مفعول محذوف دي، او فاعلوا سره نه اشاره اوكره چې د ان كُتِبَ مفعول جواب شرط محذوف دي.

**قوله:** يغفر لكم: دا د شرط مقدر جواب دي، أي ان تغفروا يغفر لكم، او دا هم كيدي شي چې د هغه امر د جواب كيدو د وجهي نه منصوب وي كوم چې د تومنون نه مفهوم يږي، ځكه چې تومنون د آموډ په معنى كښي دي.

**قوله:** ياتكم نعمة: مفسر علام (عامل) مقدر منلو سره اشاره اوكره چې آخرى موصوف محذوف صفت دي، او موصوف د صفت سره د يوتكم مقدر مفعول دي، او ددي عامل مقدر عطف په مذكور يعنى ديدى كى باندې دي.

**قوله:** تجوبونها: د اخرى صفت دي.

**قوله:** نعوذ بالله، الخ، دا د مبتدا محذوف خبر دي، أي تلك النعمة الأخرى نعوذ بالله.

[۶۲] سورة الجمعة

### سورة الجمعة مدنية احدى عشرة اية

سورة الجمعة مدنی دي، په دې كښي يرولس آياتونه دي.

[آياتونه: ۱-۸]

يسبح لله) يَنْتَهِهِ فَالْأَمْرُ زَائِدَةٌ وَمَا فِي السَّمَاءَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ) فِي دِخْرِ مَا تَغْلِبُ لِذِكْرِ (الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) الْمُتَنَزِّهِ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهِ (الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ) فِي مُلْكِهِ وَصَنَعِهِ (هُوَ الَّذِي يَخْتَارُ فِي الْأَمِينِ) الْقَرِيبِ وَالْأَمْنِ مَنْ لَا يَخْشَى وَلَا يَفْرَأُ كَيْفَا (رَسُولًا مِنْهُمْ) هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ) أَنْ قُرْآنَ (وَيُزَكِّيهِمْ) يَطَهِّرُهُمْ مِنَ الشَّرْكِ (وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ) أَنْ قُرْآنَ (وَالْحِكْمَةَ) مَا فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ (وَأَنْ) مُحَقَّقَةً مِنَ الثَّبَاتِ وَاسْمُهَا مَحْذُوفٌ أَيْ وَانْتَهَى (كَأَنَّهُمْ قَبْلُ) قَتْلَ مَجِيئِهِ (لَيْسَ ضَلَالٌ مُبِينٌ) بَيْنَ (وَأَخْرَجَهُمْ) غُطِفَ عَلَى الْأَمْنِ أَيْ الْمَوْجُودِينَ (مِنْهُمْ) وَالْأَمْنِ مِنْهُمْ بَعْدَهُمْ (كَمَا) لَمْ (يَلْحَقُوا بِهِمْ) فِي السَّابِقَةِ وَالْفَضْلِ (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) فِي مُلْكِهِ وَصَنَعِهِ وَهُوَ الْعَاطِمُ وَالْإِقْبَارُ عَلَيْهِمْ كَافٍ فِي بَيَانِ فَضْلِ الصَّخَابَةِ الْمَنْعُوتِ فِيهِمْ (الَّذِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ عَدَاهُمْ مِمَّنْ بَعَثَ إِلَيْهِمْ وَآمَنُوا بِهِ مِنْ جَمِيعِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِأَنْ كُلَّ قَرْنٍ خَيْرٌ مِنْ يَلِيهِ) ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ) الشَّيْءُ وَمَنْ ذَكَرَ مَعَهُ (وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ) (مَثَلُ الَّذِينَ تَحَلَّوْا الْقُرْآنَ) كُنْهًا (لَمْ يَحْمِلُوا) لَمْ يَحْمِلُوا بِمَا فِيهَا مِنْ نَفْعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَلْمِزُوا بِهِ (كَمَثَلِ الْيَمَارِ يُحْمَلُ أَشْقَارًا) أَيْ كُنْهًا فِي عَدَمِ انْفِاعِهِ بِهَا (وَلَيْسَ) مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ) الْفَضْلَةُ لِلشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَخْصُوصُ بِاللَّهِ مَحْذُوفٌ تَلْبِيهِ عَذَا النَّمْلِ (وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنَّ زَعْمَكُمْ أَنْكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّذِينَ مُنَ الْإِنْسِ فَكَيْفَ تَعْبُدُونَ) تَمَلَّقُوا الشُّرْطَانَ عَلَى أَنْ الْأَوَّلُ قَدْ فِي الْيَابِ أَيْ



إِنْ مَدَدْتُمْ فِي رَحْمَتِكُمْ أُولِيَاءَ اللَّهِ وَالَّذِينَ يُؤَلُّوْنَ الْأَيْمَةَ وَفَتَنُوا أَلْمُؤْتِ لَفَتَنُوا وَلَا يَأْمَنُونَهُ أَبَدًا  
قَدَحْتَهُ أَبَدًا مِنْ كُلِّهِمْ بِأَنَّهُمْ الْمُتَنَفِّرُونَ يَكْدِرُونَهُمْ (وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ) الْكَافِرِينَ (قُلْ إِنْ أَلْمُؤْتِ  
الَّذِي يُكُونُ مِنْهُ لَقَائِمٌ) اللَّهُ زَائِدٌ (مَلَايِكُهُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ) السَّزَّ وَالْعَلَانِيَةِ  
(فَيُتَبَخَّصُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) فَيُجَالِسُكُمْ بِهِ

توجهه شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم والا دي، ټول څیزونه کوم چې په  
اسمانونو او زمکه کېنې دي هغه د الله پاکي بیانوي، لام زانده دي، د من په ځاني باندې ما  
ذکر کول اکثر ته غلبه ورکول دي، کوم چې پادشاه دي، د هغه څیزونو نه پاک دي، کوم چې د  
هغه شان سره نه بنائي، او هغه په خپل ملکیت کېنې غالب او په خپل کار یوگړی کېنې  
باحکمت دي، هم هغه دي چا چې یې علمه (په امیانو) خلقو کېنې یعنی په عربو کېنې هم د هغوی  
نه یو رسول راوولیږلو، امی هغه کس دي چې لیکل لوستل کولې نشي، او هغه محمد ﷺ  
دي، کوم چې دوی ته ددي قرآن ایښودلو ستلو سره اوړوي، او دوی د شرک نه پاکوي، او دوی ته  
کتاب قرآن او حکمت یعنی چه په دي کېنې احکام دی، ان مخففه عن الثقیله ده، او ددي  
اسم محذوف دي، امی ابره بنائی، یقینا دوی دده ﷺ د راتلو نه مخکېنې په ښکاره گمراهي  
کېنې وو، او روستو خلقو کېنې مو راوولیږلو، او د آخرین عطف په الامین باندې دي، یعنی  
په موجوده امیانو کېنې او راوران نورو امیانو کېنې، خو په مخکېنې والې کېنې ددوی  
برابر او نه رسیدل، او هغه نه رسیدونکي تابعین دي، او تابعینو باندې یعنی تابعین نه  
پس قیامت پورې راتلونکي انسانان او پیریان کومو چې په حضور ﷺ باندې ایمان  
راوړي دي، د صحابه فضیلت ثابتولو د پاره، په تابعینو باندې اثبات فضیلت کېنې  
اکتفا کافی وی، هغه صحابه دی چې په هغوی کېنې حضور ﷺ راوولیږلي شو، ځکه  
چې هر یو زمانه د راتلونکې زمانې نه ښه وی، په خپل ملک او صنعت کېنې هم هغه غالب  
او باحکمت دي، دا د الله فضل دي هغه چې چاته غواړي ورکوي شي، یعنی نبی ﷺ او د چا چې  
نبی ﷺ سره ذکر اوشو، او الله ډیر لوڼي فضل والا دي، او چاته چې په تورات باندې د عمل کولو  
حکم ورکړي شوي یعنی کوم خلق چې په تورات باندې د عمل کولو مکلف جوړ کړي شوي  
وو، بیا هغوی په دي باندې عمل اونکړو، په هغه صفاتو باندې کوم چې د حضور ﷺ صفات  
په تورات کېنې وو، چې د هغې د وجې نه دوی په حضور ﷺ باندې ایمان راوړو،  
ددوی مثال فائده نه حاصلولو کېنې د هغه څر په شان دي چې په هغه باندې ډیر کتابونه پراته  
وی، غرض دا چې ددي خلقو ډیر خراب حالت دي، چا چې د الله ایښودنه دروغون او گنجل، کوم چې د  
محمد ﷺ د نبوت تصدیق کولو والا دی، او مخصوص بالذم محذوف دي، او ددي

تقدير هذا المثل دې، او الله ظالمانو يعني كافرانو ته هدايت نه ورکوي، تاسو ورته اوواښي چې اې يهوديانو! که چرې ستاسو دا دعوی ده چې تاسو د بل چا د شرکت نه بغير د الله مقبول یئ نو تاسو د مرگ تمنا اوکړئ، تمنا سره دوه شرطونه متعلق دی، په دې طريقه باندې چې اول په ثانی کښې قيد دې، یعنی که تاسو په خپل گمان کښې په دې خبره کښې رشتینی یئ چې تاسو د الله محبوب یئ، او محبوب آخرت ته ترجیح ورکوي، او ددې میدا د مرگ دې، لهذا تاسو د مرگ تمنا اوکړئ. دوی به چرې هم د مرگ خواهش اونکړی، په سبب د هغه اعمالو د کفر کوم چې دوی اختیار کړي دي، یعنی په وجه د حضور ﷺ د انکار، کوم چې ددوی تکذیب ته مستلزم دې، الله تعالی دې ظالمانو لره کافرانو لره ډیر ښه پیژني، تاسو ورته اوواښ، چې تاسو د کوم مرگ نه تختی هغه به تاسو راوینسی، فانه کښې فاء زانده ده، بیا به تاسو پټ او ښکاره باندې د عالم مخکښې راوستلې شئ، بیا به هغه تاسو ته ستاسو ټول کړي شوي کارونه بیان کړی، او تاسو ته به هغې بدله درکړی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل :

**قوله:** القدوس: د مبالغې صیغه ده ډیر پاک، برکت والا، په وزن د فُعُول، بضم فا، په عربی کښې په دې وزن باندې صرف خلور الفاظ دی، قدوس، سبور، فروع، فروع،! هم د فاء په فتحې سره وئیل جائز دی، باقی په دې وزن باندې چې څومره الفاظ راغلې دی هغه ټول د فاء په فتحې سره راغلې دی.

**قوله:** فی الامیین: آی الی الامیین وَاَمِینَ آی الی آمین فی عطفی الی.

**قوله:** یتلوا علیهم: دا د رسولا صفت دې، یا ترې نه حال دې.

**قوله:** مخففه عن الثقیلة: وان كانوا کښې ان مخففه عن الثقیلة دې، په اصل کښې انهم وو، او دلیل ددې نه پس د لام واقع کیدل دی، آی لکی ضلال مبین، دا قسم لام مخففه عن الثقیلة سره خاص دې.

**قوله:** حَظَّ عَلَى الْأَمِینَ: یعنی د آخرین په اعراب کښې دوه وجې دی، اول دا چې آخرین په امیین باندې عطف کیدو د وجې نه مجرور دې، آی اَتَقَه فی الْأَمِینَ وَفی الْأَمِینَ من الْأَمِینَ لو.

**قوله:** لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ: دا د آخرین صفت دې، دویمه وجه دا ده، چې آخرین د یعلمهم په ضمیر باندې عطف کیدو د وجې نه منصوب دې، آی یَعْلَمُ الْأَمِینَ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ.

**قوله:** التَّوَجُّدِینَ مِنْهُمْ: دا د الامیین معطوف علیه تفسیر دې، او مراد د امیین نه هغه عرب دی کوم چې د حضور ﷺ په زمانه کښې موجود وو.

**قوله:** لم يلحقوا بهم في السابقة: د لما تفسير په لم سره کولو کښې اشاره اوکړه چې دا عدم سابقيت د قيامت د ورځې پورې دې، دا مطلب نه دې چې اوسه پورې په سابقيت کښې برابر نه دی، خو آئنده اميد شته، څنگه چې د لما نه مفهوم کيږي، ځکه چې د لما مفهوم دې (تر اوسه) او د لم په ذريعه سره نفی عام وی، که د هغې حاصليدل متوقع وی او که نه وی، په خلاف د لما نه، چې ددې استعمال په هغه نفی کښې کيږي د کوم حاصليدل چې متوقع وی.

**قوله:** والاقتصار عليهم: يعنى د آخرين په تفسير کښې تابعين باندې اقتصار کول کافي دی، په اصل کښې دا د مفسر علام د طرف نه د نورو مفسرينو د تفسير نه د عدول کولو عذر پيش کول دی، يعنى نورو مفسرينو حضراتو د صحابه کرامو فضيلت د قيامت د ورځې پورې راتلونکو مسلمانانو باندې بيان فرمايلې دې، او د مفسر (علامه محلی) د عبارت نه صرف په تابعين باندې فضيلت معلومېږي، حق نورو مفسرينو سره دې. د اعتذار حاصل دا دې چې کله په تابعينو باندې د صحابه کرامو فضيلت ثابت شو، نو د تابعينو نه پس په نورو حضراتو باندې به خامخا فضيلت ثابت وی، او دليل ددې دا دې چې هر يو قرن د خپل مابعد متصل قرن نه ښه وی.

**قوله:** يَمُنْ بِعَثَالِهِمْ: د من عدا هم بيان دې،

**قوله:** من جميع: دا د بيان بيان دې

**قوله:** لَأَنْ كُلَّ قَوْمٍ: دا د مفسر د قول (کاف) علت دې،

**قوله:** النبی ومن ذکر معه: داد من هم آتفسير دې، اود من ذکر نه مراد اُمَيُّون او آخرون دې.

**قوله:** شرطان: ای ان رعمه، اوان کعمره صافين

**قوله:** الأول قيد في الثاني:

**اقتراض:** يعنى اول د ثانی شرط دې، ددې مقتضى دا ده چې اصل شرط ثانی دې او اول ددې قيد دې، او دا د مشهورې قاعدې نه خلاف ده، او قاعده مشهوره دا ده چې کله يو جزاء د دوو شرطونو سره متعلق وی نو په حقيقت کښې اول شرط وی، او دويم د اول شرط وی، لکه چې شرط اول او شرط ثانی په معنى د ان صدقهم رعمهم دی؟

**جواب:** د جواب ماحصل دا دې چې قاعده مشهور هغه وخت ده چې جزاء د دواړو شرطونو نه پس يا مخکښې واقع وی، دلته جزاء د دواړو شرطونو په مينځ کښې واقع ده، لهذا دا د قاعدې مشهورې خلاف نه ده.

[الباقولہ: ۹-۱۱]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ، لِيَسْلُوا  
وَذَكَّرُوا لَهُمُ، انْتَهَوْا عَمَلَهُمْ، أَلَيْكُمْ غَيْرَ لَكُمْ أَنْ كَثُرَتْ تَقْلُوبُونَ، اللَّهُ غَيْرَ دَامِلُهُ، إِذَا أَجِيتَ الصَّلَاةَ فَالْتَمِسُوا  
فِي الْأَرْضِ، أَمْرٌ بِنَهْيِهِ، وَأَبْتَعُوا، اطْلُبُوا الرِّزْقَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَادْكُرُوا اللَّهَ، يَوْمَ تَكْبِيرُ الْعَلَمُكَ تَقْلِبُونَ،  
تَفُوزُونَ كَمَا نَصَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطِبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَدْعُ مِيزَ وَحَرْبَ يَلْمِزُهَا الْعُتْلُ عَلَى الْعَادَةِ  
فَخَرَجَ لَهَا النَّاسُ مِنَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ الْفِي عَشْرَ رَجُلًا فَتَنَزَّلَتْ وَإِذَا رَأَوْا حِجَابَهُ أَوْ لَوْهَا فَطَعُوا إِلَيْهَا، أَمِنْ الْحِجَابَةِ  
يَأْتِيهِمْ مَطْلُوبُهُمْ دُونَ اللَّهِ، وَتَرَكُواكَ، فِي الْخُطْبَةِ رَأَيْتُمْ مَا عِنْدَ اللَّهِ، مِنَ الْقَوَابِ رَحِيمٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا  
مِنْ اللَّهِ وَمَنِ الْجِبَارَةِ وَاللَّهُ غَيْرُ الرَّازِقِينَ، يُقَالُ كُلُّ إِنْسَانٍ يَرْزُقُ عَائِلَتَهُ أَمِنْ مِنْ رَزَقَ اللَّهُ تَعَالَى

توجه: ۱- مومنانو چې کله د جمعې په ورځ د جمعې د مانځه د پاره اذان اوکړي شي نو تاسو د الله ياد طرف ته فوراً روانيځئ، من به معي دى دې، او لين دين پرېږدئ، دا ستاسو د پاره بهتره ده که تاسو پوهيځئ، چه دا بهتره ده، نو بيا تاسو په دې باندې غمل اوکړئ، بيا چې کله مونږ اوشئ نو تاسو په زمکه کښې خواږه شئ، امر د اباحت د پاره دې، او د الله تعالى فضل، (روزي) تلاش کړئ، او الله تعالى ډير ډير يادوئ، چې تاسو کامياب شئ، حضور ﷺ د جمعې په ورځ باندې خطبه ورکوله چې يو قافله راغله او د دستور مطابق د هغې په راتلو سره ډول اووهلي شو، نو خلق د هغې د پاره د مسجد نه بهر راغلل، سوا د دولس کسانو نه، نو دا ايت نازل شو، دا خلق چې کله يو تجارت او گوري يا څه تماشا ورته په نظر راشي، نو هغې طرف ته منفي وهى يعنى د تجارت طرف ته، ځکه چې دا د دوى مطلوب دې نه چې تماشا، او تاسو په خطبه کښې ولاړ پرېږدئ، تاسو ورته اووايئ چې د الله سره چه کوم ثواب دې هغه ايمان والو د پاره د تماشا او تجارت نه غوره دې، او الله تعالى بهترين روزى رسونکې دې، وئيلي شوى دى چې هر کس خپل اهل و عيال ته روزى ورکوى، يعنى د الله د رزق نه روزى ورکوى.

## دقیوداتو فوائد اوتسهیل

**قوله:** من معنی فی: دا دې خبرې ته اشاره ده چې من يوم القيمة کښې من معقولې دې، او دویمه وجه دا ده چې من بیانیه وی، او د اداووې بیان وی.

**قوله:** يوم الجمعة: په جمعة کښې دوه قراوتونه دي، اول د دواړو يعنې د جيم او ميم په ضمي سره، دا د جمهور قراوت دې، او دويم د جمعة د ميم په سکون سره، او دا شاذ دې، يو قراوت د ميم په فتحي سره هم دي، خو دا هم شاذ دې.

قولہ: فَاَمَضُوا: فاسواتفسیر پہ فامضوا سرہ کولو کینہی نہ اشارہ اوکرہ چہ دلته د سعی معروف معنی یعنی مندی وهل مراد نہ دی، ځکه چہ د مونځ د پاره مندی وهل

منع دی، بلکہ مراد متوجہ کیدل، او پیدل تلل دی،

**قولہ:** انه غیر: دا جملہ محذوف منلو سرہ ئی اشارہ اوکرہ، چي د تعلمون مفعول محذوف دي، او قائلوہ محذوف منلو سرہ اشارہ اوکرہ چي ان کنتم د شرط، جزا محذوف ده.

**قولہ:** لأنها مطلوبہم: ددي عبارت مقصد د سوال مقدر جواب ورکول دی،

**سوال:** دا دي چي په ماقبل کښي د دوو خيزونو ذکر دي، تجارت او لهو، لهذا مناسب دا وه، چي د لها په ځانې ئي لهما وئيلې وي؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چي مخکښي اگرچه دوه خيزونه ذکر دي خو مطلوب په دي کښي صرف يو يعنی تجارت دي، لهو مطلوب نه دي، ددي وجي نه د لها ضمير مفرد راوړي شوې دي،

ددي سوال دويم جواب دا هم کيدي شي چي د او په ذريعي سره عطف کړي شوې دي، لهذا مراد خو هم يو دي، تجارت يا لهو، ضمير مؤنث راوړلو سره ئي متعين کړه چي دلته هم تجارت مراد دي.

**قولہ:** وتركوا قائماً: دا جملہ د التوا فاعل دي، او د قائماً سره ئي اشارہ اوکره چي خطبه په ولاړه پکار ده نه چي په ناسته،

**قولہ:** يقال كل انسان يرزق عائله: ددي عبارت د اضافي مقصد د يو سوال مقدر جواب ورکول دي.

**سوال:** سوال دا دي چي په واللہ عوذاً من الرزق کښي خير د اسم تفضيل صيغه ده، کومه چي د تعدد تقاضه کوي، ځکه چي د اسم تفضيل استعمال کم از کم د دوو په مينځ کښي وي، چي مفضل او مفضل عليه ثابت شي، او دلته رازق خو يو دي، او هغه الله دي، نو د اسم تفضيل استعمال څنگه صحيح شو؟

**جواب:** حاصل دا دي چي دلته د خير صيغه په ډيرو معنو کښي استعمال شوې ده، ځکه چي وئيلې شي كل انسان يرزق عائله نو معلومه شوه چي هر يو انسان د خپل اهل و عيال رازق دي، اگر چي الله تعالی رازق حقيقي دي، او انسان رازق مجازی دي، ځکه چي انسان د الله د ورکړې شوي رزق نه رزق ورکوي، لهذا د اسم تفضيل استعمال صحيح شو.

**[٦٣] سورة المنافقون**

### سورة المنافقون مد آية احدى عشرة آية

سورة المنافقون مدنی دې، په دې کښې یوولس آیاتونه دي.

[اياتونه: ۱-۸]

[illegible]

لوحه: شروع کومد الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم کولو والدي، ستا <sup>په</sup> خوا ته چې کله منافقان راشي، نو د خپل د زړه د خبرې نه خلاف په ژبه سره وائي چې مونږ ددې خبرې گواهي ورکوو چې <sup>په</sup> الله رسول یی، او الله ته معلومه ده چې تاسو یقیناً د الله رسول یی، او الله ته معلومه ده چې دا منافقان دروغ ژن دي. په هغه خبره کښې کومه چې دوی د قول خلاف په زړه کښې پټه کړې ده، دې خلقو خپلو قسمونو لره هال جوړ کړې دي، یعنی د خپل خان او مال د حفاظت د پاره، نو د الله د لارې نه یعنی په دې کښې د جهاد کولو نه محفوظ شوی دی، بې شکه هغه کار کوم چې دوی کوی ډیر خراب دي، یعنی ددوی بد عملی دا ده چې دوی په ژبه ایمان راوړو، بیا په زړه سره کافران شو، یعنی په خپل کفر باندې کلک پاتې شول، نو

ددوی پہ زړونو باندې د کفر د وجې نه مهر لگولې شوې دې، اوس دوی ایمان باندې نه پوهیږي، چې کله تاسو ﷺ دوی ته او گورنې نو تاسو ته به ددوی جسمونه ددوی د خکلمې والی د وجې نه خائسته (خوښ) لگي، او چې کله دوی خبرې کوي نو تاسو ﷺ به ددوی کلام طرف ته ددوی فصاحت د وجې نه خپل غوږ کیدو، گویا چې دوی د په غټ والی کښې او ناپوهتیا کښې لرگي دي، د دیوال په سهارې (تکیا) سره لگیدلې شوې، خشب د شین په سکون او ضمی سره، هر هغه آواز چې لگولې شی نو دوی ئې خپل خلاف گنري، یعنی د لشکر د تلو آواز، د روک شوی خیز د پارہ اعلان، ددوی په زړونو کښې ددې خبرې ویره ده چې چرته ددوی په باره کښې حکم نازل شوې نه وی، کوم چې ددوی وینې لره حلال کړی، هم دا حقیقی دشمنان دی ددوی نه ځان بچ ساتی، دوی د حضور ﷺ رازونه کافرانو ته ښکاره کوي، الله دې دوی تباہ کړي چرته دوی روان دي؟ یعنی د دلیل قانعیدو نه پس د ایمان نه چرته روان دی، چې کله دوی ته او وئیلې شی، معذرت کولو سره راشی چه ستاسو د پارہ د الله رسول ﷺ استغفار او کړی، نو خپل سرونه او خوځوی، لَوَا، په تخفیف او تشدید سره دې، یعنی دوی سرونه تاوو کړی، او تاسو به دوی گورنې چې ددې نه به اعراض کوی، په داسې حال چې دوی تکبر کوي، ددوی په حق کښې ستاسو استغفار کول او نه کول دواړه برابر دي، د همزه استفهام د وجې نه د همزه وصل نه استغناء راغله، الله تعالی به دوی هیڅ کله هم معاف نه کړی، الله تعالی داسې نافرمانو ته هدایت نه ورکوی، هم دا هغه خلق دی چې خپل انصار روتړو ته وائی چې د رسول الله ﷺ سره کوم مهاجرین جمع دی، په هغوی باندې خرچ مه کوئ، تردې چې هغوی د حضور ﷺ نه جدا (خواره) شی، او د اسمانونو او د زمکې د رزق د ټولو خزانو هم الله مالک دي، د مهاجرینو وغیره هم هغه رازق دي، خو دا منافقانو نه پوهیږي، دوی وائی که چېرې مونږ د غزوه بنی مصطلق نه واپس کیدو سره مدینې ته اورسیږو، نو عزت والا به مراد ددې نه دوی خپل ځان واخستلو، ذلیلانو لره مراد ئې ددې نه مومنان واخستل، د مدینې نه اویاسی، واورئ، عزت غلبه صرف د الله د پارہ ده، او د هغه د رسول ﷺ د پارہ ده، او د مومنانو د پارہ ده، خو منافقان په دې باندې نه پوهیږي.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** سورة المنافقون: په بعضو نسخو کښې سورة المنافقين په یاء سره دې،  
**قوله:** اذا جاءك المنافقون: شرط دې، او قالوا نشهد الخ جواب د شرط دې، بعضی حضراتو وئیلې دی چې جواب شرط محذوف دې، او قالوا د المنافقون نه حال دې، تقدیری عبارت داسې دې، اذا جاءك المنافقون، حال کوهم فقلت کنت وکنت فلا تلبس منهم، (فلا تلبس منهم) جواب شرط دې.

**قوله:** نشہد انک لرسول اللہ: دا جملہ د قسم قائم مقام دہ، خُکھ خو ددی پہ مابعد باندی لام داخل دی، لکہ چہ ہفہ جوابد قسم دی، نشہد پہ معنی د نخلف دی، او دا ہم ممکن دہ چہ نشہد پہ خپلہ معنی باندی وی او مقصد د خپل خان نہ د نفاق تہمت لری کول وی۔

**قوله:** واللہ یعلم انک لرسولہ: لہفہ انک لرسول اللہ لولہ اللہ یعلم الہ پہ مینخ کنہی جملہ معترضہ دہ،

**قوله:** جُنَّة: د جیم پہ ضمی سرہ، پہ معنی د دھال، وقایہ، جمع جُنُنْ

**قوله:** باللسان: بالہم آئوانہ پس د باللسان د اضافی مقصد د یو سوال جواب دی،

**سوال:** د منافقانو بارہ کنہی او وئیلې شول چہ ہغوی اول ایمان راوړو، بیا ئې کفر اختیار کړو، حالانکہ د سر نہ ئې ایمان ہم راوړې نہ وو، نو بیا د لمرگرواڅہ مطلب دی؟

**جواب:** د جواب خلاصہ دا دہ چہ (ثم) د ترتیب اخباری د پارہ دہ، نہ چہ د ترتیب ایجادي د پارہ، مطلب دا دی چہ پہ ژبہ باندی ئې ایمان راوړو، او پہ زړہ سرہ ئې کفر اختیار کړو، اوس څہ اشکال نشته۔

**قوله:** تعمم لقولہم:

**سوال:** د تسمع صلہ لام نہ راخی، حالانکہ دلته د تسمع صلہ لام راغلې دی

**جواب:** تَعَمَّمْتُ دَعَضَى معنی لره متضمن دی، چہ د هغې د وجې نہ د تسمع صلہ لام راوړل صحیح دی۔

**قوله:** کَانَهُمْ عَشْبَ مَسْنَدٍ: پہ دی کنہی دوه وجې دی اول دا چہ دا جملہ مستانفہ دہ، او دویم دا چہ دا د مبتدأ محذوف خبر دی، او هغہ (هم ضمیر) دی، اُی هُم کَانَهُمْ۔

**قوله:** فَيُتْرَكُ النَّفْثُ: دا د وجه شبه بیان دی، یعنی منافقان ئې هغہ لرگو سرہ مشابه کړې دی کوم چہ دیوال سرہ لگیدلې شوې پراته وی، منافقانو چہ پہ هغې کنہی عبد اللہ بن ابی ہم شامل دی د حضور ﷺ مجلس ته به راتلو سرہ ئې دیوال ته د وډې وهلې، د جسم په اعتبار سرہ ښه غټ وو، او په شکل کنہی ہم ډیر ښکلې وو، خو د دین هیڅ پوهه ئې نہ لرله، یعنی چہ څنگه دیوال سرہ لگیدلې لرکې مفید نہ وی دغه شان دا خلق د علم او د نظر نه خالی وو، «صاوی ملخصاً»

**قوله:** يَسْبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ: کل صیحه د محسوس مفعول اول دی، او علیہم مفعول ثانی - دی، اُی کَانَتْ عَلَيْهِمْ۔

**قوله:** تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ: تعالوا لوستغفر دواړه په رَسُوْلُ اللہ کنہی تنازع کوی، تعالوا مفعول غواری، یستغفر فاعل غواری، د بصریینو د مذهب مطابق فعل ثانی ته



عمل ورکولو سرہ د اول فعل د پارہ مفعول محذوف منلی شوې دې، **أَمْ لَمْ يَلْمِزُوا إِلَهَهُ**.

**قوله:** لوروا وسمم: د إذا جواب دې،

**قوله:** لوروا: صیغه د جمع مذكر غائب فعل ماضی معروف باب تفعیل، مصدر تلویة، لی نې ماده ده، تاوول خوځوی وغیره

[ایاتوله: ۹-۱۱]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ. الْمَثُوتِ الْخَمْسِ (وهي بفعل ذلك فأولئك هم الخاسرون) وَأَلْفُوا فِي الزَّكَاةِ. وَمِمَّا زَقَّيْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا يُعْطِنِي فَلَا أَوْ لَا زَائِدَ وَلَوْ لِلْعَنَتِي (أَعْرَضْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقْ) وَأَذْهَبَ النَّارَ فِي الْأَصْلِ فِي الصَّادِ أَتَعْتَقُ بِالزَّكَاةِ (وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ) بَانَ أَحْمَدُ قَالَ بَنِي عَتَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا لَعَنَ أَحَدٌ فِي الزَّكَاةِ وَالْخَجَّ إِلَّا سَأَلَ الرِّزْقَ عِنْدَ الْمَوْتِ (وَكُنْ يَتَقَرَّ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) بَانَ وَنَاءَ

**توجه:** اې مسلمانانو ستاسو مالونه او ستاسو اولاد دې تاسو لره د الله د ذکر نه پنځه وخته مونځ نه نه غافل نه کړی، او څوک چې داسې کوی هغه د تاوانيانو نه دی، او څه چې مونځ تاسو ته درکړې دی د هغې نه په زکوة کښې خرچ کوئ، مخکښې ددې نه چې تاسو کښې يو کس ته مرگ راشی، نو بيا وای چې اې پروردگار، ته ولې ماته لې مهلت نه را کوې؟ لولا په معنی د هلا، يا لا زانده ده، او لولا د تمنی د پارہ دې، چې څه صدقه او کرم او د نیکو خلقو نه شم چې حج او کرم (فأصدق) تاء په اصل کښې په صاد کښې ادغام کولو سره، یعنی زکوة ادا کرم، ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمائی چا چه په حج زکوة کښې څه کمې نه دې کړې خو دا چې هغه د مرگ په وخت دنیا نه د واپس سوال نه وی کړې. او کله چې د يو کس وقت مقررده راشی بيا هغه ته الله تعالی هېڅ کله مهلت نه ورکوی، او څه چې کوئ الله تعالی د هغې نه پوره خبردار دې، په بيا او تاء سره دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ: اې امارته وملتزمانه مضاف محذوف دې، ځکه چې د مرگ نه پس څوک څه ونيلې نه شی.

**قوله:** لولا بمعنى فلان: یعنی لولا تحضيضیه دې، کوم چې د ماضی سره خاص دې خو په معنی د مضارع دې څنگه چې دلته دې، مناسب دا ده چې لولا د التماس، دعا، عرض، درخواست په معنی وی، ځکه چې د لولا تحضيضیه دلته موقع نشته، دویم صورت دا دې چې لولا کښې لا زانده دې، اولو په معنی د تمنا دې، **أَمْ لَمْ يَلْمِزُوا إِلَهَهُ**.

قوله: أجل قريب: أي زمان قليل.

قوله: واكن: (ن) په اصل كښې اكون وو، د مصحف عثمانی د رسم الخط مطابق بغیر د واؤ نه ليكلې شوې دې، گڼې اكون پكار وو، په تلفظ كښې دواړه صورتونه جائز دي، واؤ او حذف واؤ سره، او دا به په فاصدق باندې عطف كولو سره د نصب په حالت كښې وي، او په محل د فاصدق باندې عطف كيدو د وجه به په حذف واؤ او جزم سره وي فاصدق اصل كښې فاصدق وو، جمهورو تاء په صاد كښې ادغام كولو سره ونيولې دې، او د جواب تمنی كيدو د وجه نه منصوب دې.

قوله: ولن يؤخر الله نفسا: دا جمله مستانفه ده، كوم چې د سوال مقدر جواب دې، تقديری عبارت دا دې، هل يؤخر هذا للمقي فقال ولن يؤخر الله نفسا.

### [۶۴] سورة التغابن

سورة التغابن مكية اومدنية ثمانية عشرة اية

سورة التغابن مكيه يا مدني دې، په دې كښې اتلس آياتونه دي.

[آياتونه: ۱-۱۰]

يَسْتَعِزُّ لِمَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَتَزَوَّدُ فَذَلِكُمْ فَذَلِكُمْ فَأَتَى بِمَا دُونَ مِنْ تَعْلِيهِ لِلْكَرِ رِ الْه الْمَلِكِ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَنَسَفَكُمْ كَافِرٍ وَبَيْنَكُمْ زُؤْمِينَ فِي أَسْفَلِ الْخِلْفَةِ ثُمَّ يُبْسِكُمْ وَيُنِيدُكُمْ عَلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ إِذْ جَعَلَ شَكْلَ الْآدَمِي أَحْسَنَ الْأَشْكَالِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُجِيرُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ ذَاتُ الصُّدُورِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْأَنْبَارِ وَالْمَعْدِنَاتِ أَكْثَرُ بِأَيْكُمْ بِأَعْيُنِكُمْ نَحْنُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذُوقُوا وَثْلَ أَمْرِهِمْ غُلُوبَةُ الْكُفْرِ فِي الدُّنْيَا وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ أَلِيمٍ مُزْلِمٌ ذَلِكَ أَنِّي عَذَابُ الدُّنْيَا (بِأَنَّهُمْ) خَيْرُ النَّاسِ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ الْمُبِجِ الظَّاهِرَاتِ عَلَى الْإِيمَانِ فَقَالُوا أَكْثَرُ أَرْبَعٍ بِهِ الْجَنَسِ (صَدَقُوا فَكُفُّوا وَكُفُّوا) عَنِ الْإِيمَانِ (وَأَسْتَفْزَى اللَّهُ) عَنْ إِيْمَانِهِمْ (وَاللَّهُ غَنِيٌّ) عَنْ خَلْقِهِ (رَحِيمٌ) مَخْنُودٌ فِي أَعْمَالِهِ (رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ) مُخْلَفَةٌ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ أَيْ أَنَّهُمْ لَنْ يَعْشَوْا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثَنَ لَعْنَتُهُنَّ عَمَّا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ فَاْمُنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنَّوْزِ الِ الْفَرَانِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اذْكُرْ (يَوْمَ تَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْحُكْمِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ذَلِكَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ) نَحْنُ الْمَوْلُودُونَ الْكَافِرِينَ بِأَخْلٍ فَتَارِلَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَتَوْا (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَعَقِلْ صَالِحًا تَكُونُ عَنهُ سَوَاقِهِ وَيُذْخِلُهُ) فِي قِرَاءَةِ الْبُحُونِ فِي الْعَمَلِ رَحْمَاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ تَعَالَيْدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا) أَنْ الْقُرْآنِ (أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ تَعَالَيْدِينَ فِيهَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ) مِنْ

توجہ شروع کوم د اللہ پہ نوم سرہ چہ دیر مہریانہ او دیر رحم کولو والا دے، پہ اسمانونو او زمکہ کنہی چہ شورہ غیڑونہ دی د اللہ تسبیح (د ہفہ پاکہ) بیانونی، پہ للہ کنہی لام زائدہ دے، او د من پہ خانہ ما راوڑے دے، اکثر لہ غلبہ ورکولو د پارہ، ہم د ہفہ سلطنت دے او ہم د ہفہ حمد و ثناء دہ، او ہفہ پہ ہر غیڑ باندے قادر دے، ہفہ تاسو پیدا کریں نو پہ تاسو کنہی بعضی پہ اصل خلقت کنہی کافران دی، او بعضی مومنان، بیا بہ ہفہ تاسو تہ ددے مطابق مرگی درکوی، او تاسو بہ واپس ژوندی کوی، او شہ چہ تاسو کوئی اللہ ہفہ دیر نہ وینی، او ہفہ اسمانونو او زمکہ لہ پہ حکمت سرہ پیدا کریں دی، او ہم ہفہ ستاسو صورتونہ جوڑ کریں دی او دیر نہ یی جوڑ کریں دی، خکہ چہ ہفہ د انسان شکل پہ تولو شکلونو کنہی دیر بہتر جوڑ کریں دے، او ہم ہفہ طرف تہ واپس کیدل دی، او ہفہ د اسمانونو او د زمکہ د ہر غیڑ علم لری، او شہ چہ تاسو پتوئی او شہ چہ تاسو بنکارہ کوئی، ہفہ پہ ہفہ باندے خبردار دے، او اللہ خود زہد رازونو یعنی اسرار او عقیدو باندے ہم عالم دے، اے د مکہ کافرانو آیا تاسو تہ د مخکنہی خلقو خبرونہ رارسیدلے نہ دی؟ چہ ہفوی د خپلو عملونو ویاں یعنی د کفر انجام پہ دنیا کنہی او شکلو، او پہ آخرت کنہی د ہفوی د پارہ دردناک عذاب دے، دا یعنی د دنیا عذاب خکہ دے چہ دوی تہ، بآئہ کنہی ضمیر شان دے، ددوی رسولان پہ ایمان باندے دلالت کونکی واضح دلیلونو سرہ راغلل، نو دوی او وکیل چہ آیا انسان بہ مونہ تہ لار نہائی، ؟ د بشر نہ جنس بشر مراد دے، نو انکار تہ اوکرو، او د ایمان نہ تہ مخ واپرولو، او اللہ ہم ددوی د ایمان نہ یی نیازی اوکرہ، اللہ د خپل مخلوق نہ یی نیاز دے، او بہ خپلو کارونو کنہی محمود دے، دے کافرانو خیال اوکرو چہ دوی بہ دوبارہ ہیخ کلہ نہ ژوندی کپری، اُن مخففہ عن الثقیلہ دے، ددے اسم محذوف دے، اے اہل تاسو ورتہ اوواشی چہ ولہ نہ، حمدا رب قسم تاسو بہ خامخا دوبارہ اوچتولہ شی، بیا بہ تاسو تہ ستاسو د کریں شوی عملونو خبر درکری شی، او د اللہ پارہ دا دیرہ اسانہ دہ، نو تاسو پہ اللہ باندے او د ہفہ پہ رسول باندے او نور باندے یعنی قرآن، کوم چہ مونہ نازل کریں دی ایمان راوڑی، او شہ چہ تاسو کوئی اللہ د ہفہ نہ خبردار دے، ہفہ ورغ یاد کریں پہ کومہ ورغ بہ چہ ہفہ ستاسو د جمع کیدو پہ ورغ یعنی د قیامت پہ ورغ جمع کریں، ہم ہفہ د گتہ او تاوان ورغ دہ، مومنان بہ کافرانو تہ شکست ورکریں، پہ جنت کنہی خپل کورونہ او خپل اہل اخستلو سرہ، کہ چرے دوی ایمان راوڑے وو، او کوم کس چہ پہ اللہ باندے ایمان راوړو، او نیک عملونہ تہ اوکرل اللہ بہ د ہفہ بدئ لری کریں، او ہفہ بہ داسی جنت تہ داخل کری چہ د ہفہ نہ لاندے بہ نہرونہ بپیچی، پہ ہفہ کنہی بہ ہمیشہ وی، او دا لویہ کامیابی دہ، او چا چہ کفر اوکرو او زمونہ ایتونہ قرآن تہ دروغ او گترلو، ہم دا خلق جہنمیان دی، پہ جہنم کنہی بہ ہمیشہ وی، او دا د ہفوی خراب د اوسیدو محاشی دے،

## د قیوداتو فوائد اوتسهیل

سورۃ تغابن مکی دی، بأَمْرِ اللَّهِ آمَنُوا مَنْ أَدْرَاكُمْ وَلَدَكُمْ، اَللَّهُدَا ایت پہ مدینہ کنبی د عرف بن مالک بارہ کنبی نازل شو،

قوله: له الملك وله الحمد: په دواړو کنبی جار مجرور د حصر د پاره مقدم کړې شوې دي، ځکه چې حقیقی مالک او حقیقی حمد د الله د پاره دي، اگرچه په مجازی توګه باندې د غیر الله هم ملک او حمد وی.

قوله: هو علی کل شئ قدير: دا د ماقبل د دلیل په توګه دي.

قوله: ثم یکتومو بعدهم: په دې کنبی د خطاب نه د غیبت طرف ته التفات دي، ځکه چې مرقع د محکم اودیدګر ده.

قوله: فذوقوا: ددې عطف په کفرو باندې دي، دا د عطف مسبب علی السبب د قبیل څخه دي، ځکه چې کفر، د ذوق وپال سبب دي.

قوله: وبال: ثقل، شدت، داعمالو سخته سزا، د کرم نه دي.

قوله: أريد به الجنس: ددې عبارت د اضافي مقصد په بشر او یهودنا کنبی مطابق ثابتول دی، یا وئیلې شی چې د یو سوال مقدر جواب دي.

سوال: دا دي چې د یهودو تنه ضمیر بشر طرف ته راجع دي، حالانکه مرجع مفرد او ضمیر د جمع دي؟

جواب: خلاصه دا ده چې د بشر نه جنس بشر مراد دي، لهذا په بشر کنبی د جمعیت معنی موجود ده، چې د هغې د وجې نه څه اعتراض نشته.

قوله: زعم: متعدی په دوو مفعولو، اولن یی عثوا قائم مقام د دوو مفعولو دي.

قوله: فامنوا بالله ورسوله: دا د مکې کافرانو ته خطاب دي، او فاء په جواب د شرط باندې واقع ده. او شرط محذوف دي، ای إذا کان الأمر كذلك فامنوا.

[ایاتوله: ۱۱-۱۸]

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (بِقَضَائِهِ (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ) فِي قَوْلِهِ إِنَّ الْمَصِيبَةَ بِقَضَائِهِ (بعد قلبه) للنصر عليها (والله بكل شيء عليم) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأِنَّكُمْ عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ) (البن) الله لا إله إلا هو وعلى الله فليتوكل المؤمنون) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَدْرَاكُمْ وَأُولَادَكُمْ عَنَّا لَكُمُ فَاحْذَرُوهُمْ) أَنْ يُطِيعُوهُمْ فِي الْخَلْفِ عَنْ الْخَيْرِ كَأَنَّهُمْ وَالْخَيْرَ فَإِنَّ سَبَبَ نُزُولِ آيَةِ الْإِطَاعَةِ فِي ذَلِكَ (وَأَنْ تَعْلَمُوا) عَنْهُمْ فِي تَطِيعَتِهِمْ يُؤْتِكُمْ عَنْ ذَلِكَ الْخَيْرِ محلين بمشقة فراقكم عليهم

وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (۱) إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ لَّكُمْ خَاطِلَةٌ عَنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ فَلَا تَقُولُوا بِإِغْيَابِكُمْ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ قَالُوا اللَّهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ نَاسِخَةٌ لِّقَوْلِهِ ۚ قَالَ اللَّهُ حَقِّقْنَا لَهُ ۚ (وَأَسْمَعُوا) مَا أَمَرْتُمْ بِهِ سَمَاعٌ قَوْلٍ (وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا) فِي الطَّاعَةِ (وَعَوَّالًا لِّكَيْفِكُمْ) غَيْرَ يَكُنْ مُلْغَرَةً جَوَابُ الْأَمْرِ (وَمَنْ يُوَفِّ شَيْئًا لِّنَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُطْلَعُونَ) الَّذِينَ يَوْنُ (إِنْ تَكْرَهُوا اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا) بَلَا تَنْفَضُّوا عَنْ طِيبِ قَلْبٍ (بِمُضَاهَاةِ لَكُمْ) وَلِي قِرَاءَةٍ يُضَلُّهُ بِالتَّشْبِيهِ بِالنَّوَاجِدِ فَشَرًّا إِلَى سُبْحَانِهِ وَالْكَفْرِ (وَلِيُظْهِرَ لَكُمْ) مَا يَشَاءُ (وَاللَّهُ شَكُورٌ) مُجَابِرٌ عَلَى الطَّاعَةِ (حَلِيمٌ) فِي الْعُقَابِ عَلَى التَّغْفِيرِ (عَاكِفٌ عَلَى الْقُبُورِ) السِّرُّ (وَالشَّهَادَةُ) الْعَلَانِيَةُ (الْعَزِيمُ) فِي مَلِكِهِ (الْحَكِيمُ) فِي مَعْنَاهِ

لوجہ: یو مصیبت د اللہ د فیصلی نہ بغیر رسیدلی نہ شی، خوگ چې په الله باندې په دې خبره ایمان راوړی، چې مصیبت د اللہ د تقدیر د وجې راځی، نو اللہ د هغه زړه ته په مصیبت باندې د صبر هدايت ورکوی، او الله په هر څیز باندې خبردار دې، اې خلقو د الله اطاعت کوئ، او در رسول ﷺ اطاعت کوئ، او که تاسو مخ اړوئ نو ځمونې په رسولانو خو صرف ښکاره رسول دی، الله معبود برحق دې، د هغه نه سوا بل معبود نشته، او مومنانو له پکار دی چې په الله باندې بهرسته ساتی، اې ایمان والو! ستاسو بعضې ښځې او بعضې پچې ستاسو دشمنان دی، نو د هغوی نه بچ اوسپړئ، د خیر نه پاتې کیدو کښې د هغوی خبره مه منئ، مثلاً جهاد، هجرت، وغیره، آیت د نازلیدو سبب په دې خبرو کښې اطاعت کول دی، او که تاسو دوی لره د خیر نه منع کولو باندې معاف کړئ حال دا دې چې هغوی ستاسو د جدانې علت د جدانې سخت والې بیان کړی، او تاسو مخ واړوئ او معافی او کړئ نو الله غفور او رحیم دې، ستاسو مالونه او اولاد ټول په ټوله ستاسو امتحان دې، چه تاسو د آخرت د کارونو نه مشغوله کوئ او الله سره لوثې اجر دې، لهذا په مال اولاد کښې مشغول کیدو سره دا ستاسو نه فوت نه شی، څومره چې کیدې شی د الله نه ویرېږئ، دا آیت الله حق لکه د پاره ناسخ دې، او چې د کومې خبرې تاسو ته حکم درکولې شی هغه د منلو په توگه اورئ، او اطاعت کوئ، او د هغه په اطاعت کښې ټې خرچ کوئ، کوم چې ستاسو د پاره بهتره ده، خیراً د یکن مقدر خبر، او جمله کیدو سره د اللهوا (امس) جواب دې، او کوم کس چې د خپل نفس د حرص نه محفوظ کړې شو هم هغه کامیاب دې، که چرې تاسو الله ته ښه قرضه ورکړې په داسې طریقه چې د زړه د اخلاص نه خرج کړئ، نو هغه به دا ستا د پاره زیات کړی، او په یو قرامت کښې به څه په تشدید سره دې، په صیغه د افراد، د لسو نه اووه سوه، او ددې نه هم زیات، او چې څه غواړی نو (ستاسو گناه به هم) معاف کړی، او الله هر قدر گونکې دې، یعنی په اطاعت باندې اجر ورکونکې، بردبار (صبر کونکې) دې، په گناه باندې سزا ورکولو کښې، غائب او حاضر باندې پوهه، په خپل ملک کښې غالب دې، او په خپله کاریگرې کښې باحکمت دې.

## دقیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ: د اصاب، اَحْذًا مفعول به محذوف دې، او مِنْ مُصِيبَةٍ د مِنْ زیات سره د اصاب فاعل دې، تقدیری عبارت دا دې، مَا أَصَابَ اَحْذًا مُصِيبَةٍ.

**قوله:** لَمْ يَلِدْ: لم یولید، اَمَّا لَمْ يَلِدْ: اَمَّا لَمْ يَلِدْ.

**قوله:** فَاَنْ تُولِیْتُمْ: ددې جزاء محذوف ده، تقدیری عبارت دا دې، فَاَنْ تُولِیْتُمْ فَلَاحِدًا، وَلَا یَسْ عَلَى رَسُولِنَا.

**قوله:** فَاَمَّا عَلٰی رَسُولِنَا: د جزاء محذوف علت دې،

**قوله:** اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ: الله مبتداً ده، او لَا اِلٰهَ اِلَّا الله ددې خبر.

**قوله:** اَنْ تَطِيعُوْهُمْ: ددې عبارت د اضافي مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی چې مضاف محذوف دې، یعنی که ستاسو پیبیاڼې او اولاد ستاسو د پاره په نیک کارونو کښې مانع شول، نو د هغوی اطاعت نه ځان اوساتئ، دا ایت وئیلې شوې دې چې د عوف بن مالک اشجعی په باره کښې نازل شوې دې.

**قوله:** عَرِيْكَنَ مَقْدَرَةً: خیراً د یکن مقدر خبر دې، او بعضې حضراتو وئیلې دی چې دفعل محذوف مفعول به دې، د تقدیری عبارت دا دې، وَهَكَمَ عَرِيْكَهٗ او هم دا اولی ده، ځکه چې دکان او ددې د اسم حذف مع بقاء الخبر د اِن لودگونه پس اکثر وی، یکن خپل اسم او خبر سره د اَلْفَوَاد امر جواب دې.

**قوله:** شَمَ: بخل، حرص، داد باب علمو ضرب مصدر دې، خاص توگه باندې داسې بخیلې نه وائی کوم چې عادت جوړ شوی وی.

## [۶۵] سورة الطلاق

## سورة الطلاق مدنیة ثلاث عشرة آية

سورة الطلاق مدنی دی، په دې کښې دیارلس آیاتونه دی.

[آیاتوله: ۱-۷]

بِأَيِّهَا النَّبِيُّ الْفِرَادُ اُمَّةٌ بِقِيَّةٍ مَا بَعْدَهُ اَوْ فُلْ لَهُمْ (اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ) اَيْ اَزْدْتُمْ الطَّلَاقَ (فَطَلَّقُوهُنَّ اِلْعَاقَهُنَّ) لِاَوَّلِيْهَا اَنْ يَكُوْنَ الطَّلَاقُ فِي طَهْرٍ لَمْ تَمْسِ فِيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْهُ مَتٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ بِذٰلِكَ رَوَّاهُ الشَّيْخَانِ (وَاَحْصُوا الْوَدَّاعَ) اَخْفَطُوْهُمَا لِيُرَاجِعُوْا قَبْلَ فُرَاحِهَا (وَاَتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ) اَطِيعُوْهُ فِيْ اَمْرِهِ وَتَهَبْهُ (لَا تَقْرَبُوْهُنَّ مِنْ يَّوْمِهِنَّ وَلَا يَوْمَ رَجَعْنَ) مِنْهَا حَتّٰى تَنْفَعِيْ عِدَّتَهُنَّ (اَلَا اَنْ يَّاتِيَنَّ بِمَا حَسَبْنَ) رَنَّا (مِمَّنَّهٗ) يَفْتَحُ النِّسَاءَ وَتُسْمٰى بَيِّنَاتٌ اَوْ بَيِّنَةٌ لِّتُرْجَعْنَ لِاِمَامَةِ الْعَدِّ عَلَيْهِنَّ (وَبِذٰلِكَ) الْمَذْكُوْرَاتِ (حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ بَعْدَ ذٰلِكَ) الطَّلَاقَ (اَفْتَرًا) مُرَاجَعَةً فِيمَا اِذَا كَانَ وَاجِدَةً اَوْ

اثنین (فَمَا ذَا بِلَهُنَّ أَجْلِهِنَّ) فَاثْنِ انْقِصَاءِ عِدَّتِهِنَّ (فَأَسْكُوهُنَّ) بِأَنْ تَزَاجِفُوهُنَّ (بِعَجْرُوفٍ) مِنْ غَيْرِ حِزَارٍ أَوْ قَارُوهُنَّ (بِعَجْرُوفٍ) أَنْزِكُوهُنَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهُنَّ وَلَا تَضَارُوهُنَّ بِالْفَرْجَةِ (وَأَسْكُدُوا ذَوَى عُدُلٍ مِنْكُمْ عَلَى الْفَرْجَةِ أَوْ الْفِرَاقِ) (وَأَقْبِمُوا الشَّهَادَةَ لَكُمْ) لَا لِلْمَشْهُودِ عَلَيْهِ أَوْ لَهُ (ذِكْرُكُمْ عَظِيمٌ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (وَعِدَّةٌ مِنْ هُنَا لَا يَتَّقِيهَا بَعْضُ النَّاسِ) يَخْطُرُ بِهَالِكِهِ (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ) فِي أَمْرِهِ (فَيُحْسِنِ كِتَابِهِ) (إِنَّ اللَّهَ بِأَعْيُنِهِ) مُرَآةٌ وَلِي قِرَاءَةِ بِالْإِحْسَانِ (قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ مَخْرَجًا وَبَيَّضَ) (قَدَامِيقَاتَا) (وَاللَّيْلِ) بِهَزْزَةٍ قِيَاءً وَقِيَاءً فِي الْمَوْجِبِ (يُحْسِنُ مِنَ الْمُحْيِي) بِمَغْنَى الْخَيْضِ (مِنْ سَائِلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا) فَكُنْتُمْ فِي عِدَّتِهِمْ (فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ) لِمَعْرِفَةِ لَعْنَتِهِنَّ ثَلَاثَةً أَشْهُرَ وَالْمَسَالِكَيْنِ فِي غَيْرِ الْمَقُولِي عَنْهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ أَمَا هُنَّ لَعْنَتُهُنَّ مَا فِي آيَةِ يَنْزَعُ مِنَ الْمُسِيئِ بِالْمُسِيئِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ وَعَشْرًا (وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ) انْقِصَاءُ عِدَّتِهِنَّ مُطْلَقَاتٍ أَوْ مَقُولِي عَنْهُنَّ أَزْوَاجَهُنَّ (أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا) فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (ذَلِكَ) الْمَنْكُورُ فِي الْبَيِّنَةِ (أَمْرُ اللَّهِ) حُكْمُهُ (أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيَعْظُمْ لَهُ أَجْرًا (أَسْكُوهُنَّ) أَيْ الْمَطْلُقاتِ (مِنْ حَيْثُ سَكُنْتُمْ) أَيْ بَغْضِ مَسَاكِنِكُمْ (مِنْ وَجَدَكُمْ) أَيْ بِعَيْتِكُمْ عَظْفَ بَيِّنٍ أَوْ بِتَدْلٍ مِمَّا قَبْلَهُ وَاعَادَةِ الْخَارِ وَتَقْدِيرِ مُضَافٍ أَيْ أَفَكْتُمْ سَخَطَكُمْ لَا مَا دُونَهَا (وَلَا تَضَارُوهُنَّ) يُضَاقُّونَ عَلَيْهِنَّ) الْمَسَاكِينُ فَيُخْتَضَنُ إِلَى الْخُرُوجِ أَوْ الثَّقَفَةِ فَيُفْتَدَيْنَ مِنْكُمْ (وَأَنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمْلٌ فَأَنْقِبُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ) أُولَادَكُمْ مِنْهُنَّ (فَأَكُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ) عَلَى الْإِزْوَاعِ (وَأَكُوهُنَّ أَيْتُهُنَّ) وَنِسَبَهُنَّ (بِعَجْرُوفٍ) بِحِمِيلٍ فِي عَقِ الْأَوْلَادِ بِالشَّوَالِفِ عَلَى آخِرِ مَعْلُومٍ عَلَى الْإِزْوَاعِ (وَأَنْ لَقَاكُمْ تَرْضَعْنَهُنَّ) تَضَاقُّنَهُنَّ فِي الْإِزْوَاعِ فَانْتَبَهَ الْأَبُ مِنَ الْآخِرَةِ وَالْأُمُّ مِنْ لِقَائِهِ (فَسَتَرْتُمْ لَهُ) يَلُكِبُ (أُخْرَى) وَلَا تُكْرَهُ الْأُمُّ عَلَى إِزْوَاعِهِ (يُنْفِقُ) عَلَى الْمَطْلُقاتِ وَالْمُزْجِجاتِ (كُوسَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ) حَقُّ (عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاكُمْ) أَغْنَاهُ (اللَّهُ) عَلَى قَدَرِهِ (لَا يَكِلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا) وَقَدْ جَعَلَهُ بِالْفَتْوحِ

ترجمہ: شروع کوم د الله په نوم سره چې ډیر مهربانه او ډیر رحم والا دي، اې نبی ﷺ مراد د حضور ﷺ امتیان دی د روستو قرینې د وجې نه د جمع مخاطب صیغه ده، یا ددې نه پس قل لهم محذوف دي، اې نبی ﷺ تاسو مسلمانانو ته اوواین، چې کله تاسو خپلو ښځو ته طلاق ورکوئ، یعنی طلاق ورکول غواړئ، نو تاسو هغوی ته طلاق د عدت په د شروع په وخت کېنې ورکړئ په داسې طریقې چې طلاق په داسې طهر کېنې وی، چې په هغې کېنې مو نژدې والې (وطی) نه وی کړې، د حضور ﷺ دا تفسیر کولو د وجې نه، رواه الشیخان، او تاسو عدت یاد ساتئ، دې د پاره چې د عدت د پوره کېدو نه مخکېنې تاسو رجوع او کړئ، او د الله نه ویرېئ کوم چې ستاسو رب دي، د هغه په امر او نهی کېنې د هغه اطاعت کوئ، او دې ښځو لره د هغوی د کورونو نه مه اوباسئ، او نه دې هغوی پخپله د هغې نه

اوہی، تردی چې د هغوی عدت پوره شی، مگر داچې هغوی ښکاره یې حیائی اوکړی، زنا، وغیره، د یاء په فتحې او کسرې سره، یعنی ظاهر یا ظاهرونکې وی، نو په دوی باندې د حدود قانمولو د پاره دې دوی اوباسلې شی، دا ذکر شوې ټول د الله مقرر شوی احکام دی، کوم کس چې د الله د حدودو نه تجاوز اوکړو هغه په خپل ځان باندې ظلم اوکړو، تاته څه پته ده چې کیدې شی الله تعالی ددې طلاق نه پس د مراجعت څه صورت رااویاسی، په دې صورت کښې چې طلاق یو یا دوه وی، بیاچې کله هغه طلاق شوې ښځه، خپل عدت پوره کیدو ته اورسی، یعنی د هغې عدت په ختمیدو شی، نو هغوی د قاعدې مطابق بغیر د ضرر رسیولو نه رجعت کولو سره، په نکاح کښې اوساتم، یا د قاعدې مطابق هغوی پرېږدی، یعنی هغوی پرېږدی چې د هغوی عدت پوره شی، او بار بار رجعت کولو سره هغوی ته تکلیف مه ورکوی، په رجوع کولو، او په خپل مینځ کښې دوه معتبر کسان گواهان جوړ کړی، او تاسو بالکل صحیح بغیر د رعایت نه د الله د پاره گواهی ورکړئ، او ستاسو اراده د چاته نه د فاندې رسولو وی او نه چا ته د نقصان رسولو، په دې مضمون سره هغه کس ته نصیحت کیږی کوم چې په الله باندې او د قیامت په ورځ باندې ایمان لری، او کوم کس چې د الله نه ویرېږی، الله د هغه خلاصی لار رااویاسی، یعنی د دنیا او د آخرت د تکلیف نه، او هغه ته داسې ځانې نه رزق ورکوی د کوم ځانې نه چې د هغه گمان هم نه وی، یعنی د هغه په زړه کښې خیال هم نه وی، کوم کس چې په خپلو کارونو کښې په الله باندې بهر وسه ساتی، نو د هغه د پاره الله کافی دی، الله په خپل کار یعنی خپل مراد پوره کول خامخا کوی، او په یو قراحت کښې په اضافت سره دې، الله تعالی د هر څیز مثلاً فراخی او سختوالې، تنگ والی یو وخت مقرر کړې دي، او ستاسو هغه بیبیانې کومې چې د حیض نه ناامیده شوې دی، واللأنتی، کښې همزه، او یاء او بغیر د یاء نه، که تاسو ته د هغوی د عدت باره کښې شک وی نو د هغوی عدت درې میاشتې دی، او دغه شان هغه ښځې کومو ته چې د ماشوم والی د وجې نه حیض نه دې راغلې، د هغوی عدت درې میاشتې دی، مذکوره دواړه مسئلې د هغه ښځو په باره کښې دی چې د کومو ښځو چې خاوندان نه وی وفات شوې، اوس هغه ښځې چه د چا خاوندان وفات شوې دی نو ددې ښځو عدت هغه دې چې د هغې ذکر *بقره ۲۳۵* *لرعة المحرمه* عتر اکښې ذکر دې او د حامله ښځو عدت، که مطلقات وی او که *موقوفه* *عنه* *أولادهن*، د هغوی حمل پیدا کیدل دی، او کوم کس چې د الله نه ویرېږی الله به د هغه په هر کار کښې په دنیا او آخرت کښې آسانی پیدا کړی، د عدت باره کښې چې کوم ذکر اوشو دا د الله حکم دی، کوم ئې چې تاسو ته رالېږي دي، کوم کس چې د الله نه ویرېږی الله تعالی به د هغه گناهونه لرې کړی، او هغه ته به اجر عظیم ورکړی، تاسو دغه مطلقه ښځو ته د خپل وس مطابق د اوسیدو ځانې ورکړئ کوم ځانې چې تاسو اوسېئ، یعنی د خپل گنجائش مطابق نه چې ددې نه کم، او په کور کښې په دوی باندې تنگی



کولو سرہ دوی ته تکلیف مه ورکوی، چې هغوی په وتلو یا نفقه باندې مجبوره شی، او ستاسو د خوا نه اوخی، او که دا مطلقه حاملې وی نو د ماشوم پیدا کیدو پورې دوی ته خرجه ورکوی، بیا هغه ښځې (د مودې نه پس) ستاسو اولاد ته پې ورکړی، نو تاسو هغوی ته د پې ورکولو اجرت وکړئ، او په خپل مینځ کښې د اولاد په حق کښې په مناسب توګه باندې مشوره کوئ، د پې ورکولو په معروف اجرت باندې اتفاق کولو سره، او که تاسو د پې ورکولو په معامله کښې خپل مینځ کښې اختلاف (تنګی) اوکړئ، او پلار د اجرت ورکولو نھاو مور د پېو ورکولو نه منع شی، نو د پلار د پاره به بله ښځه ماشوم ته پې ورکړی، او په مطلقاتو او مرضعاتو باندې د خپل وسعت مناسب خرچ کول پکار دی، او چاته چې الله روزی تګ کړې ده هغه ته پکار دی چې الله ده ته څومره مال ورکړې دې د هغې نه خرچ کړی، الله تعالی ددې نه زیات څوک مکلف کوی نه، څومره چې ئې هغه ته ورکړې وی، الله تعالی به ډیرزد تنګی نه پس فراخی ورکړی، او بې شبکه هغه د فتوحاتو نه پس هم داسې اوکړل.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** بقرینۃ ما بعدہ: د مابعد نه مراد إذا طلعت النساء دې، ځکه چې په دې کښې د جمع صیغه استعمال شوې ده، چې د هغې نه مراد امت دې، او دا هم کیدې شی چې خطاب حضور ﷺ ته وی، او د طلقتم د جمع صیغه د تعظیم د پاره راوړلې شوې وی، او د قل لمر سره د احتمال ثانی بیان دې.

**قوله:** أزدتم الطلاق: ددې عبارت د اضافې مقصد د یوې شېبې ازاله کول دی، شبه دا ده چې إذا طلعت النساء فطلعن کښې تزلزل الفی علی نفسه لازم راځی، او دا تحصیل د حاصل دې، ځکه چې د خیز حمل په خپل ځان باندې صحیح نه دې؟ ددې شبه دفع کولو د پاره مفسر علام د اړه الطلاق اضافه اوکړه، چې تزلزل الفی علی نفسه لازم رانشی.

**قوله:** لاولها: آی فی أول العدة یعنی د عدت په اول وخت کښې او د عدت وخت د امام شافعی، امام مالک رحمهما الله په نیز د طهر وخت دې، مطلب دا دې چې په اول طهر کوم کښې چه قریت نه وی شوې طلاق ورکړئ، دا تفسیر د امام شافعی د مسلک مطابق دې.

**قوله:** بینت أو بینة: دا د مینه بعض الما ویکسر الما د قراعت تشریح ده بینت د فتحې په صورت کښې، او بینة د کسرې په صورت کښې.

**قوله:** احفظوها: آی احفظوا وقت عدتها، یعنی هغه وخت یاد ساتن چې په کوم وخت کښې طلاق واقع شوې دې.

**قوله:** ذلکم یوعظ به: آی الذلکم یرمن أول السورة الی هنا.

ہوئے: ومن یبق اللہ یجعل له مخرجاً: دا د احکام نساء پہ مینخ کنبی جملہ معترضہ دہ۔

ہوئے: وفي قراءۃ بالإضافة: ای بالمرہ

ہوئے: واللانی: مبتدا دہ، او فعدتہن ددی خبر۔

ہوئے: ان ارتبتم: شرط دے، او ددی جواب محذوف دے، ای فاعلموا لہا لفقہ امہر، او جواب شرط جملہ معترضہ دہ، او دا ہم کیدی شی چی فعدتہن جواب شرط وی۔

ہوئے: اولات الاحمال: مبتدا دہ، اجلہن مبتدا ثانی دہ۔

ہوئے: ان یضعن: د مبتدا ثانی خبر دے، او مبتدا ثانی د خپل خبر سرہ د مبتدا اول د پارہ خبر شو۔

[ایاتونہ: ۸-۱۲]

(وَكَايْنِ) مَن كَافَ الْخَرَّ دَخَلَتْ عَلَىٰ أَيِّ بِمَعْنَى كَم (مِنْ قُرَيْشٍ) أَيِّ وَتَكْبِيرٍ مِنَ الْفَرَسِ (عَثَتْ) غَضَبَتْ بِمَعْنَى أَهْلُهَا (عَنْ أَمْرِئِيهَا وَرُسُلِهِ فَهَاسِبْنَاهَا) فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ تَجِبْ لِيَتَحَقَّقْ وَلَوْعَهَا (جَسَاسًا شَدِيدًا وَعَدْبَتَاهَا عَدَابًا نُّكْرًا) يَسْكُونُ الْكَافَ وَضَعَهَا لَطِيفًا وَمَوْ عَذَابِ النَّارِ فَقَدَّأَتْ وَيَالِ أَمْرُهَا) غُثُوْبَةً (وَكَايْنِ) عَاقِبَةُ أَمْرُهَا خُتْرًا وَفَلَاكًا (أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمُ عَذَابًا شَدِيدًا) تَكْبِيرُ الْوَعْدِ تَوْكِيدٌ (فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ) اصْنَابُ الْقُتُولِ (الَّذِينَ آمَنُوا) نَفَتْ لِلْمُنَادَى أَوْ بَيَانٌ لَهُ (قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا) هُوَ الْقُرْآنُ (رَسُولًا) أَيُّ مُخَفَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منصوب بفعل مقدر أي وارسل (يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مَبِينَاتٍ) وَيُنْفِخُ الْبُيُوتَ وَكَسْرًا كَمَا تَقْلُمُ (لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) بِمَعْنَى الدُّعَا وَالرُّسُولِ (مِنَ الظُّلُمَاتِ) الْكُفْرِ الَّذِي كَانُوا عَلَيْهِ (إِلَى النُّورِ) الْإِيمَانِ الَّذِي قَامَ بِهِمْ بِمَعْنَى الدُّعَا (وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ) وَفِي قِرَاءَةِ الْبُيُوتِ (جَنَّاتٍ تُجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا) أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ يَرْقَا هُوَ يَرْقُ أَنْجَتْهُ إِلَهِي لَا يَنْقُطُ نَيْمُهَا (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ) بِمَعْنَى سَبْعَ أَرْضِينَ (يَنْزِلُ الْأَمْسُ الْوُحْيِ) (بَيْنَيْنِ) بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْزِلُ بِهِ جِبْرِيلُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِقَةِ إِلَى الْأَرْضِ السَّابِقَةِ (لِيُخَلِّتُوا) مُنْقَلَبٌ بِمَعْنَى يَخْلُصُ أَيُّ أَغْلَمَكُمْ بِذَلِكَ الْخَلْقِ وَالْإِنْشَاءِ (إِنْ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) وَإِنْ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنْ اللَّهُ قَدِ احَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

ترجمہ: او دیر کلی، کایین کنبی کاف حرف جار دے، کوم چی ای باندی داخل دے، د کمرہ معنی کنبی دے، چی د هفي اوسیدونکو د خپل رب او د خپل رسول نافرمانی او کمرہ نومونہ د هفوی په آخرت کنبی سخته محاسبه او کمرہ، او سخت عذاب موور کړو، اگر چه آخرت خو اوس لا واقع شوې نه دې خو د یقینی الوقوع د وجې نه په ماضی سره تعبیر او کړې شو. نُکْرًا د کاف په سکون او ضمی سره، په معنی د سخت (شدید)، او هغه د اور عذاب دې، نو

هغوی د خپلو کرو مژه او غمگله، یعنی خپل انجام ته اور سیدل او دوی کار انجام تاوان او هلاکت شو، الله تعالی ددوی د پاره سخت عذاب تیار کړې دي، د وعید تکرار د تاکید د پاره دې نو د الله نه اورېږئ، اې عقلمندو ایمان والا، الذین آمنوا د منادی صفت یا ددې بیان دي، یقیناً الله تعالی ستاسو طرف ته ذکر (قرآن) نازل کړې دي، رسول الله ﷺ یعنی محمد ﷺ چې رااوړلیږلو، رسولاً د فعل مقدر یعنی د آرسل د وجې نه منصوب دي، هغه تاسو ته د الله تعالی ښکاره ایتونه اوروی، مبینت، د یاه په فتحې او کسرې سره، څنگه چې مخکې تیر شول، دې د پاره چې هغه خلقو لره چې چا ایمان راوړو او نیک عملونه ئې اوکړل د ذکر او د رسول الله ﷺ د راتلو نه پس د کفر د تیارو نه په کومو کښې چې هغوی وو د نور یعنی د هغه ایمان په کوم چې هغوی د کفر نه پس قائم دی، طرف ته رااوړیاسی، او کوم کس چې په الله باندې ایمان راوړی او نیک عمل اوکړی، الله به هغه په داسې باغونو کښې داخل کړی، چې په هغې کښې به نېرونه جاری وی، او په یو قراحت کښې به نون سره دي، په هغې کښې به همیشه اوسېږی، بې شکه الله تعالی هغه ته به ترین رزق ورکړې دي، او هغه د جنت رزق دي، چې د هغې نعمتونه چې ختمیدونکې نه دي، الله هغه ذات دي چا چې اووه اسمانونه جوړ کړل، او ددې مثل زمکې هم، یعنی اووه زمکې، وحی ددې یعنی د اسمانونو او د زمکو په مینځ کښې نازلېږی، جبرئیل علیه السلام دا د اووم آسمان نه اوومې زمکې ته راوړوی، چې تاسو ته پته اولگی چې الله په هر څیز باندې قادر دي، او الله تعالی هر څیز د علم په اعتبار سره گیر کړې دي، (یعنی د هغه علم پرې احاطه کړې ده).

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** وکاین من قرية عنت من امرها ورسله: دا کلام مستانف دي، د فتحې د وعدې د تصدیق د پاره راوړلې شوې دي،

کاین خبریه، معنی کړې دي، من قرية کاین تمیز دي، کاین د مبتدا کیدو د وجې نه د رفع په محل کښې دي، او عنت ددې خبر دي

**قوله:** عنت: دا عنت معنی ته متضمن کیدو د وجې نه متعدی معنی دي.

**قوله:** یعنی أهلها: قرية و نیلو سره اهل قرية مراد اخستلې شوې دي، په دې کښې حذف د مضاف طرف ته اشاره ده، او د مجاز مرسل د قبیلې دي، علاقه د حال او د محل دي، یعنی محل و نیلو سره حال مراد اخستلې شوې دي.

**قوله:** لیتحقق و یو عیا: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو اعتراض جواب کول دي.

**اعتراض:** جزاء سزا او حساب و کتاب به په آخرت کښې وی، بیا حاکمها د ماضی

صیغې سره د تعبیر کولو څه مقصد دي؟

جواب: د حساب وقوع چونکه یقیني ده، ځکه نه د ماضي په صیغې سره تعبیر اوکړو، یعنې ددې واقع کیدل داسې یقیني دی څنګه چې د ماضي واقع کیدل یقیني وی، یا ځکه چې د الله په علم ازلی کښې ددې فیصله شوې ده.

هولته: تکرید الوعد توکید: یعنې مذکوره څلورو جملو کښې وعید د تاکید د پاره مکرر راوړلې شوې دي، هغه څلور جملې دي ① لهاسدا، ② وعلیها ها، ③ فذلک ویا له امرها، ④ وکان عالیه امرها صریح.

هولته: اویسان: بیان نه مراد عطف بیان دي.

هولته: مبینات: دا د آیات نه حال دي، د فتحې په صورت کښې، الله دا واضح کړل، د کسري په صورت کښې، هغه پخپله واضح دی.

#### [٦٦] سورة التحريم

#### سورة التحريم مدنية اثنتا عشرة اية

سورة التحريم مدنی دي، په دې کښې دولس آیاتونه دي.

[آیاتونه: ١-٧]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ، مِنْ أَنتِكَ مَارِئَةٍ الْقَيْطِيَّةِ لَمَّا وَافَقَتْهُ فِي بَيْتِ خَفْصَةَ وَكَانَتْ غَائِبَةً فَبَاءَتْ وَثَقَّ عَلَيْهَا تَحُونُ ذَلِكَ فِي بَيْتِهَا وَعَلَى فِرَاشِهَا حَيْثُ قُلْتُ فِي حَرَامٍ عَلَيَّ (تَبْتَقِي) بِتَحْرِيمِهَا (مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ) أَيِ رِضَايُنَّ (وَاللَّهُ عَفُورٌ رَحِيمٌ) عَفَرَ لَكَ هَذَا التَّحْرِيمَ (قَدْ قَرَضَ اللَّهُ) خَرَجَ (لَكُمْ مَخِيلَةً) أَيْمَانُكُمْ فَنَحِيلُهَا بِالْمَكَاوِرَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ وَمِنَ الْأَيْمَانِ تَحْرِيمُ الْأَمَةِ وَهَلْ كَفَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُقَابِلَ أَغْتَقَ رَقَبَةً فِي تَحْرِيمِ مَارِئَةٍ وَقَالَ الْحَسَنُ لَمْ يَكْفُرْ لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفُورٌ لَهُ (وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ) نَاصِرَكُمْ (وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ) اذْكُرْ (إِذَا أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ) مِنْ خَفْصَةَ (حَدِيثًا) هُوَ تَحْرِيمِ مَارِئَةٍ وَقَالَ لَهَا لَا تَفْشِيهِ (فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ) غَائِبَةُ ظَنًّا مِنْهَا أَنَّ لَا خَرَجَ فِي ذَلِكَ (وَأُظْهِرَهُ اللَّهُ) أُلْفَةً (عَلَيْهِ) عَلَى الْفِتْنَةِ بِوَ (عَرَفَ بَعْضَهُ) لِيَخْفِضَهُ (وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضِ) تَكُونُ مِنْهُ (فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ) قَالَتْ مَنْ أَنْتَ هَذَا قَالَ تَبَيَّنَ الْعَلِيمُ الْقَوِيمُ أَيِ اللَّهِ (إِنْ تَتُوبَا) أَيِ خَفْصَةَ وَغَائِبَةَ (إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُكُمَا) نَالَتْ إِلَى تَحْرِيمِ مَارِئَةٍ أَيِ سَرْمَتِهَا ذَلِكَ مَعَ كَرَاهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَذَلِكَ ذَنْبٌ وَجَوَابُ الشَّرْطِ مَخْلُوفٌ أَيِ تَقَبُّلاً وَأُطْلِقَ قُلُوبٌ عَلَى قَلْبَيْنِ وَلَمْ يَغْتَرِ بِوَ لِاسْتِقْبَالِ الْخَفْعِ بَيْنَ قَتِيلَتَيْنِ فِيمَا هُوَ كَالْمَكِيلَةِ الْوَاحِدَةِ (وَأِنْ تَطَاهَرَا) إِذَا غَامَ النَّاءُ الثَّانِي فِي الْأَصْلِ فِي الطَّاءِ وَفِي قِرَاءَةِ بَدْوِيَّتِهَا تَتَغَوَّنَا (عَلَيْهِ) أَيِ النَّبِيِّ فِيمَا يَنْكُرُهُ (وَإِنَّ اللَّهَ هُوَ) فَصْلٌ (مَوْلَاكُمْ) نَاصِرُهُ (وَجَهِيلٌ وَصَالِحٌ الْمُؤْمِنِينَ) أَيْوُ بَكَرَ وَغَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَقْطُوفٌ عَلَى تَحَلُّلِ اسْمِ إِنْ فَيَكُونُونَ نَاصِرِيهِ (وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ) بَعْدَ نَصْرِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكِينَ



اور فرمائیل چہ ماتہ خبردار، دیر علم لرونکی خبر را کړې دې، اې حفصہ او عائشہ رضی اللہ عنہما کہ تاسو دواړه الله ته توبہ اویاسئ، نو دا بہتر ده یقیناً ستاسو د دواړو زړونہ مار به رضی اللہ عنہما حرام والی طرف ته مائله شوی دی، یعنی هغوی دې تحریم سره خوشحاله شوې، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ته دا خبره خوښه نہ شوه، او دا خبره گناه ده، او جواب شرط محذوف دې، اُمی رضی اللہ عنہا او په قلبین باندې نې د قلوب اطلاق او کړو، دواړه نې تشبیہ سره تعبیر نکړل، د دوؤ تشبیہ د کلمہ واحد په شان، د جمع ثقیل کیدو د وجې نه، او کہ تاسو دواړه د نبی صلی اللہ علیہ وسلم په خلاف په هغه خیز کښې کوم چې نبی صلی اللہ علیہ وسلم نه خوښوی، مدد او کړئ، نو الله تعالی د هغه مددگار دې. هو ضمیر فصل دې، او جبرئیل او میک عمل والا ابو کړو عمر رضی اللہ عنہما وصال المؤمنون د ان د اسم په محل باندې عطف دې، نو دا ټول د حضور صلی اللہ علیہ وسلم مددگاران دی، او الله او د مذکورینو د مدد نه علاوه فرشتې د هغه مددگارانې دی، یعنی ستاسو په مقابلہ کښې د هغه مددگار دی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاسو ته طلاق درکړی یعنی خپلو بیبیانو ته طلاق ورکړی، نو دیر زړه هغه ته د هغه رب ستاسو په عوض ستاسو نه دیر بڼې بیبیانې ورکړی، بدله دال په تخفیف او تشدید سره دې، ألواجہ د عسی خبر او جملہ جواب شرط دې، او د شرط د نه واقع کیدو د وجې تبدیلی راغله، کومې به چې اسلام راوړونکې وی، توبہ کونکې، عبادت کونکې، روژې نیونکې، ہجرت کونکې وی واده کړې وی او ناواده کړې به وی، اې ایمان والو، خپل خان او خپل خاندان د الله په اطاعت باندې آمادہ کولو سره د جہنم د اور نہ بچ کړئ، چې د هغې خشاک کافر انسانان دی، او کانړی دی، لکہ دکانړی بتان، یعنی جہنم سخت حرارت والا دې، کوم چې په مذکورہ خیزونو باندې بلولې شی، نہ چې د دنیا اور کوم چې په لرگی وغیرہ سره بلولې شی، چې د هغې نگرانې سخت زړه والا فرشتې دی، چې د هغوی تعداد نورس دې، څنګه چې په سورۃ مدثر کښې راراوان دی، غلاطاد غلظ القلب نہ ماخوځ دې، او د نیولو په اعتبار سره سختې دی، چې هغوی ته کوم حکم الله تعالی ورکوی د هغې نافرمانی نہ کوی، ما أمر الله د لفظ الله نہ بدل دې، مطلب دا چې هغوی د الله نافرمانی نہ کوی، بلکہ چې د کومې خبرې حکم ورته کولې شی نو هغه کوی، دا تاکید دې، او دا ایت مومنانو لره د ارتداد نہ، او په زړہ سرہ نہ بلکہ په ژبې سرہ ایمان راوړونکی منافقانو د بارہ، بیړول دی، اې کافرانو ائ تاسو عذر بہانہ مه کوئ، دوی ته به دا خبرہ دوزخ ته د داخلیدو په وخت کولې شی، دا ځکہ چې عذر او معذرت په هغه ورځ دوی ته څه فائدہ نہ ورکوی، تاسو ته صرف ستاسو د کړو بدله درکولې شی.

## دقیوداتو فوائد اوتسہیل

د سورۃ تحریم دویم نوم سورۃ النبی ﷺ دی.

**قوله:** ماریۃ القبطیۃ: دا ہفہ وینزہ دہ کومہ چہ د مصر بادشاہ مقوقس د حضور ﷺ پہ خدمت کنہی پیش کرے وہ، دا واقعہ پہ اوومہ ہجری کنہی راغلی وہ، او ہم ددی د بطن نہ پہ ذی الحجۃ اتمہ ہجری کنہی د حضور ﷺ خوئی ابراہیم علیہ السلام پیدا شوے وو،

**قوله:** تحلۃ: کولاول، حلال کول، د حلل مصدر دی.

**قوله:** جواب الشرط محذوف: ان تنویا شرط دی، ففد صفت قلوبکما علت د شرط دی، یعنی توبہ خکہ اوکری چہ ستاسو زرونہ د حق نہ غیر حق طرف نہ اوریدلی دی، جواب د شرط تقبلا محذوف دی، یعنی کہ تاسو توبہ اوکری نو توبہ بہ قبولہ کرے شی، کما صرح بہ المصنوع علامہ بعضی حضراتو مکن غیر الکر جزاء محذوف منلی دہ.

**قوله:** أطلق قلوب علی قلبین: الخ

**سوال:** قلوبکما کنہی د تشنیہ پہ خانی قلوب استعمال شوے دی، حالانکہ د قیاس تقاضہ قلباکما وو، خکہ چہ د دوو کسانو دوه زرونہ وی؟

**جواب:** مثل کلمہ واحدہ کنہی د دوو تشنیو اجتماع ثقیل کیدو د وجہ نہ قلوب جمع راورلے شوے دہ.

**سوال:** مثل کلمۃ واحدۃ نی ولے او فرمائیل نہ چہ کلمہ واحدہ؟

**جواب:** مضاف او مضاف الیہ پہ حقیقت کنہی دوه کلمے دی، خو د شدت اتصال د وجہ نہ پہ مثل کلمۃ واحدۃ شمیرلے شی.

**قوله:** فإن الله هو مولا: دا د شرط جزاء محذوف علت دی، ہفہ بہ د مدد نہ خکہ نہ محرومیہی خکہ چہ اللہ د ہفہ مولا او ناصر دی.

**قوله:** صالہ: اسم جنس دی، د دی اطلاق پہ واحد تشنیہ جمع تولو باندی کیہی، خکہ ددی صفت المؤمنون راورل صحیح دی، پہ کتاب کنہی مذکورہ ترکیب نہ علاوہ دا صورت ہم جائز دی چہ جبرئیل علیہ السلام او د دی معطوفات مبتدا وی، او ظہیر عمفی ظہر اود مبتدا خبر دی.

**سوال:** خبر مفرد دی، او مبتدا جمع دہ، دا جائز نہ دی؟

**جواب:** ظہیر د فعیل پہ وزن دی، پہ دی وزن کنہی واحد، تشنیہ، او جمع تول برابر وی **قوله:** خبر عسی: ان یدلہ لوجہا غیر ممکن دعی خبر دی، او نہ دعی اسم دی، عسی د

خپل اسم او خبر سره جواب د شرط دي، او ان طلکون شرط دي، خو په دې صورت کې به دا اعتراض راځي چې ددې جملې فعل جامد دي، او چې کله جمله دداسې قسم وي نو په دې باندې فاء لازميږي، حالانکه دلته فاء نشته، لهذا بهتره دا ده چې جزاء محذوف او منلې شي او دې جملې لره دليل د جزاء او ګرځولې شي.

هوله: لَوَا: بَعَلَتْ هُوَا امر جمع مذكر حاضر، دا په اصل کېنې وِقِيُوا وو.

[الها توله: ۸-۱۲]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ يَغْفِرَ لَكُمُ الذَّنْبَ بِأَن لَّيْسَ لَهُ الذَّنْبُ وَلَا يُزَادُ الْعُزْدَ إِلَيْهِ ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَذَرَكُم مِّنْ عَذَابٍ مُّتَتِّعِينَ ۚ إِنَّمَا يُغْنِي عَنْكُمْ اللَّهُ ۖ يَأْتِيهِمْ لَيْلٌ مُّغْشًى ۚ اللَّهُ لَا يَذْخُلُ الشَّارَ ۚ (النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَشَدُّ مُنِيرًا ۚ) (يَتَنَافَسُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَالْمَنَافِقُونَ يَطْفَأُ نُورَهُمْ) (وَاغْرُلْنَا) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَغْشَىٰ) (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ) (وَالنَّاسِ الْفَاسِقِينَ) (وَأَعْلَظْ عَلَيْهِمْ) (بِالْأَنْفَارِ) (وَالْمُتَّعِينَ) (وَمَا أَوْهَرُ جَهَنَّمَ) (وَلَيْسَ الْمَسِيحُ) (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَوَاطِنَ كُفْرٍ) (وَالْمَرْءُ) (لَوْ كَانَتْ كَاتِبًا) (تَحْتَ عِبْدَيْنِ) (مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ) (فَكَانَتْ هُمَا) (فِي الدِّينِ) (إِذْ كَفَرْنَا) (وَكُنَّا) (أَفْرَادَ) (نُوحٍ) (وَأَسْمَا) (وَأَجَلَةً) (تَقُولُ لِقَوْمِي) (إِنَّهُ مَخْشُونٌ) (وَأَمْرًا) (لُوطٍ) (وَأَسْمَا) (وَأَجَلَةً) (تَذُلُّ) (قَوْمَهُ) (عَلَىٰ) (أَسْمَا) (إِذَا) (نَزَلُوا) (بِهِ) (لَيْلًا) (لَا) (يَقَادُ) (الشَّارَ) (وَنَهَارًا) (بِالْذَّخِيرِ) (فَلَمْ) (يُغْنِيَا) (أَن) (نُوحٍ) (وَلُوطٍ) (عَنْمَا) (يُنَافِقُ) (اللَّهُ) (مِنْ) (عَذَابِهِ) (شَقِيحًا) (وَقِيلَ) (لَهُمَا) (أَدْخُلَا) (النَّارَ) (مَعَ) (الْأَعْيَالِ) (مِنْ) (كُفَّارٍ) (قَوْمِ) (نُوحٍ) (وَقَوْمِ) (لُوطٍ) (وَصَرَبَ) (اللَّهُ) (مَثَلًا) (لِّلَّذِينَ) (آمَنُوا) (الْمَرْءُ) (فِرْعَوْنُ) (أَتَتْ) (بُيُوتَهُ) (وَأَسْمَا) (أَبِيَةً) (فَلَمَّا) (فِرْعَوْنُ) (بَانَ) (أَوْتَدَ) (بَذَنَهَا) (وَرَجُلَيْهَا) (وَأَلْقَىٰ) (عَلَىٰ) (صُدْرِهَا) (رَحَىٰ) (عَظِيمَةً) (وَأَسْفَلُ) (بِهَا) (الشَّمْسُ) (فَكَانَتْ) (إِذَا) (تَفَرَّقَ) (عَنْهَا) (مَنْ) (وَكَلَّ) (بِهَا) (فَلَمَّا) (تَلَاَمَجَكَ) (إِذْ) (قَالَتْ) (فِي) (حَالِ) (التَّغْلِبِ) (رَبِّ) (بَنِي) (عِنْدَكَ) (يَتَنَافِسُ) (الْجَنَّةُ) (فَكَفِّفَ) (لَهَا) (فِرَاقَهُ) (فَسَهَّلَ) (عَلَيْهَا) (التَّغْلِبِ) (وَتَحْتِ) (مِنْ) (فِرْعَوْنُ) (وَعَمَلَهُ) (وَتَحْتِ) (مِنْ) (الْقَوْمِ) (الْمُطَاعِينَ) (أَهْلَ) (دِينِهِ) (فَقَبَضَ) (اللَّهُ) (رُوحَهَا) (وَقَالَ) (بَنُ) (كُتَابٍ) (رَبُّعًا) (إِلَىٰ) (الْجَنَّةِ) (خَيْتٍ) (فَهِ) (تَأْكُلُ) (وَتَشْرَبُ) (وَمَرْمَرًا) (عُطْفَ) (عَلَىٰ) (أَمْرًا) (فِرْعَوْنَ) (أَبْنَةَ) (عِمْرَانَ) (الَّتِي) (أَحْصَتْ) (فُرُجَهَا) (حِفْظَهُ) (قَتَلْنَا) (فِي) (يَوْمِ) (رُوحَهَا) (أَن) (جَنَّبِلَ) (خَيْتٍ) (نَفَعَ) (فِي) (جَنْبِ) (دِزْعِهَا) (بَخَلَىٰ) (اللَّهُ) (تَعَالَىٰ) (فَعَلَهُ) (الْوَاحِلَ) (إِلَىٰ) (فُرْجِهَا) (فَعَمَلَتْ) (بِعِيسَى) (وَصَدَّقَتْ) (بِكَلِمَاتِ) (رَبِّهَا) (هَرَامَهُ) (وَكُتِبَ) (الْمَنْزِلَةُ) (وَكَانَتْ) (مِنْ) (الْقَائِمِينَ) (مِنْ) (الْقَوْمِ) (الْمُطَاعِينَ)

لوجه: اي ايمان والو تاسو الله ته رښتوني توبه او کړۍ، نصوحاً، د نون په فتحې او ضمي سره دي، په داسې طريقه چې دوباره به گناه نه کړي، او نه به د هغې اراده کوي، اميد دي چې ستاسو رب به ستاسو گناهونه لرې کړي، او دا داسې توقع ده چې دهغې واقع کيدل يقيني دي، تاسو به داسې باغوئو کېنې داخل کړي چې د هغې لاندې به نه رونه بېږي، په کومه ورځ چې به الله نبي ﷺ او هغه سره ايمان راوړونکي په اور کېنې داخلولو سره رسوا نه کړي، ددوی نور



به ددوی مخکنی او ددوی بنی اړخ ته منډې وهی، د الله نه به دعاء کوی، یقولون جمله مستانده ده، ای زموږ پروردگاره ته زموږ دې نور لره جنت ته رسیدو پورې باقی اوساته، او د منافقانو نور به مړ شی، او ای زموږ پروردگاره ته زموږ پخښنه او کره، بې شکه ته په هر غیر باندې قادری، ای نبی ﷺ تاسو د کافرانو سره د تورې په ذریعه او د منافقانو سره د ژبې او د دلیل په ذریعه جهاد او کړئ، او په غصه کولو سره او په رتلو سره په دوی باندې سختی او کړئ، ددوی د اوسیدو محاشې جهنم دي، او هغه خرابه ټپکانه ده، او الله تعالی د نوح او د لوط (علیهما السلام) د بیانو مثال بیان فرماتلی دي، او دا دواړه زموږ په بندگانو کښې د دؤو نیکو بندگانو په نکاح کښې وې، دې دواړو ددوی په دین کښې، چې کفرې او کرو خیانت شي او کړو، د نوح ﷺ بې بی چې د هغې نوم واهله وو، خپل قوم ته به ئې وئیل چې دا خما خاوند پاگل دي، او د لوط ﷺ بې بی چې د هغې نوم واعله وو، خپل قوم ته به ئې د لوط ﷺ د میلمنو خبر ورکولو، چې کله به د شپې راغلل نو اور به ئې بل کړو، او د ورځې به ئې لوگې کولو، نوح ﷺ او لوط ﷺ ددوی نه د الله عذاب په لرې کولو کښې ددوی په کار راغلل، دوی ته به حکم او کړې شي، چې قوم نوح او قوم لوط ﷺ کښې دا خلیلو ونکو کافرانو سره په دوزخ کښې داخلې شي، او الله تعالی د ایمان والو د پاره د فرعون د بې بی مثال بیان کړو، کومې چې په موسی ﷺ باندې ایمان راوړې وو، او د هغې نوم اسیه وو، او فرعون به د هغې لاسونو او خپو کښې میخونه ټک وهلو سره سزا ورکوله، او د هغې په سینه باندې به ئې درون وزن ایخودلو، او هغه به ئې نمر ته مخامخ کړه، او کومو خلقو ته ئې چه حواله کړې وه کله چې هغوی جدا شول نو فرشتو به په هغې باندې سورې او کړو. چې کله هغې د عذاب په حالت کښې دعاء او کره ای خما پروردگاره ته محمدا پاره په جنت کښې کور سره محاشې جوړ کړه، نو الله تعالی ددې د پاره پردې اوچتې کړې، چې هغې سره دې خپل کور په جنت کښې اولیدلو، چې په دې سزا برداشت کول د هغې د پاره آسان شو، او ماد فرعون او د هغه د عمل نه یعنی د هغه د سزا نه بچ کړه، او ماد هغه د ظالم قوم نه یعنی د هغه د هم مذهب خلقو نه بچ اوساته، نو الله تعالی ددې روح قبض کړو، او ابن کیسان وئیلی دی چې هغه ژوند ئې جنت طرف ته اچته کړې شوه، نو هلته هغه خوراک او خکاګ کوی، او مثال ئې بیان کړو، د مریم بنت عمران ددې عطف په امر ﷺ فرعون باندې دي، چې هغې د خپل ناموس (عزت) حفاظت او کړو، بیا موږ د خپل طرف نه په هغې کښې روح پوک وهلو (واچولو)، یعنی جبرئیل ﷺ د هغې په گریبان کښې پوک وهلو، الله تعالی د جبرئیل ﷺ فعل لره خلقت ورکړو، نو دغه شان په هغه (عیسی ﷺ) باندې حامله شوه، او هغې د خپل رب د خبرو شریعت او د هغه د نازل شوی کتابونو تصدیق او کړو، او هغه د عبادت گذار خلقو ته وه.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

**قوله:** نصوحاً: د نون په فتحې سره، د مبالغې صیغه ده، پروژن شکور، د توبه صفت دې، یعنی انتہائی خالصه توبه، او د نون په ضمې سره، مصدر دې لکه نصم نصحاً و نصوحاً، په دې صورت کښې په د توبه صفت مبالغه وی، او د لږ دهل د قبیلې نه به وی، ګنی د مصدر حمل به په ذات راشی، نصوحاً، د توبه صفت د اسناد مجازی په توګه باندې دې، ګنی په حقیقت کښې نصوحاً د نائب صفت دې.

**قوله:** تَرْجِيَةً تَقَرُّ: ددې عبارت د اضافې مقصد د یو سوال مقدر جواب دې.

**سوال:** دا دې چې عسی د ترجی او د توقع د پاره استعمالیږی، حالانکه د الله په کلام کښې ترجی او توقع نه وی، بلکه یقینی الوقوع وی؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چې عسی اگرچه د توقع او ترجی د پاره استعمالیږی، خو په قرآن کښې د یقینی الوقوع د پاره استعمالیږی.

**قوله:** يوم لا يخزي الله النبي: يوم یا خو د بدعلمګر د وجې نه منصوب دې یا د الاکفر فعل محذوف د وجې نه منصوب دې.

**قوله:** والذين آمنوا: یا خو ددې عطف په النبی باندې دې، په دې صورت کښې به وقف په (مع) باندې وی او نور هم متنی په کلام مستانف وی، په دې صورت کښې به نور هم مبتدا وی، او یسغی بین ایدیهم ددې خبر، او دا هم کیدې شی چې نور هم متنی جمله د حال کیدو د وجې نه محلا منصوب وی.

**قوله:** ضرب الله مثلا: ضرب عطفی حمل متعدی بدو مفعول دې، مثلاً مفعول به ثانی مقدم امرأاً لوم مفعول به اول دې، د مفعول به اول مؤخر کولو وجه دا ده چې مَثَلًا كَذَبْتَ عَنْهُمْ اَللّٰهُ سره د مفعول اول، یعنی د امرأاً لوم، لوامرأاً لوط حال بیانولې شی، لهذا مفعول اول مؤخر کړې شو، چې حال او صاحب حال متصل شی.

**قوله:** امرأت نوح وامرات لوط: مصحف امام د رسم الخط مطابق امرأة اوږدې تاء سره لیکلې شوې دې.

**قوله:** شيئاً: دا په حذف د موصوف سره د لَمَنْ مَعْنَاهُ مفعول مطلق دې. اَمَّا لَمَنْ مَعْنَاهُ اَلْغَاثُ اَلْأَعْيُنُ.

**قوله:** لیل: یقینی الوقوع د وجې نه نې د ماضی سره تعبیر او کړو، او قائل نې ملاتګه دی.

**قوله:** ولعلیه: دا د ګټه عطف تفسیر دې.

**قوله:** ای جبرئیل: جبرئیل د رُوحاً تفسیر دې.

بسم الله الرحمن الرحيم

[٦٧] سورة الملک

سورة الملک مکيه ثلاثون آية

سورة الملک مکى دى، پہ دى کنبی دیرش آیاتونہ دى.

پارہ نمبر - ٢٩ [تَبَارَكَ الَّذِي]

[آیاتونہ: ١-١٤]

(تَبَارَكَ) تَنْزُ عَنْ حِدَاتِ الْمُحَدِّثِينَ (الَّذِي يَبْدِي) فِي تَصْرِفِهِ (الْمَلِك) السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ (وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ) فِي الدُّنْيَا (وَالْحَيَاةَ) فِي الْآخِرَةِ أَوْ هُنَا فِي الدُّنْيَا فَالْطَّلُقُ تَفْرُسُ لَهَا الْحَيَاةَ وَهِيَ مَا بِهِ الْإِخْتِسَاسُ وَالْمَوْتُ حَيْثُ أَوْ عَدَمُهَا فَوَلَانِ وَالْخَلْقُ عَلَى الثَّانِي بِمَعْنَى التَّغْيِيرِ (يَبْلُوكُمْ) لِيُخْبِرَكُمْ فِي الْحَيَاةِ (أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا) أَطْرُقَ إِلَيْهِ (وَهُوَ الْعَزِيزُ) فِي انْتِقَامِهِ بِمَنْ غَضَاهُ (الْقُفُوفُ) لِمَنْ نَابَ إِلَيْهِ (الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا) بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مِنْ غَيْرِ مُنَاسَةٍ (مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ) تَهْنُ أَوْ لِيَتَهْنُ مِنْ تَفَاوُتِ ثَنَائِهِ وَغَدَمِ تَنَاسُبِ (قَارِجٍ الْبَصَرِ) أَعْبَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ (هَلْ تَرَى) فِيهَا (مِنْ قُطُوبٍ صُدُوعٍ وَشُقُوفٍ) أَمْ أَرَأَيْتَ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ) حُمْرَةً بَعْدَ حُمْرَةٍ (بِتَغْلِيْبٍ) يَرْجِعُ (إِلَيْكَ الْبَصَرُ عَاقِبًا) ذِلَالًا لِيَقْدَمَ إِذْرَاكَ غُلًّا (وَهُوَ حَيُّ) مُتَفَلِّحٌ عَنْ رُؤْيَةِ غُلِّ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا) انْفَرَجَتْ إِلَى الْأَرْضِ (بِحَصَاصٍ) بِخُوصٍ (وَجَعَلْنَا هَارِجًا رَاجِمًا) مَرَاجِمَ (لِلنَّفَّاثِينَ) إِذَا اسْتَرْفَوْا السَّمْعَ بِأَنْ يَنْفَصِلَ شِهَابٌ عَنِ الْكَوْكَبِ كَالْقَبَسِ يُوَحِدُ مِنَ النَّارِ لِيَقْتُلَ الْجَنِّيَ إِنْ يَخْبُلُهُ لَا أَنَّ الْكَوْكَبَ يَزُولُ عَنْ مَكَانِهِ (وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّوِيرِ) النَّارِ الْمُوقَدَةِ (وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَيَلْسُ السَّوِيرِ) هِيَ (إِذَا الْفُجَاءُ فِيهَا سَمْعُوهَا فَهَمِيحًا) صَوْتًا مُتَكَرِّرًا كَصَوْتِ الْجَنَارِ (وَهُنَّ تَلْقَوْنَ) تَغْلِيًّا (تَكَادُ تَمَيَّزْنَ) وَفَرَى تَتَمَيَّزُ عَلَى الْأَصْلِ تَتَفَلَّحُ (مِنْ الْقَيْظِ) غَضَبًا عَلَى الْكَافِرِ (كَلَّمَا أَلْقَى فِيهَا قُورٍ) جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ (سَأَلُوهُمْ عَزَازَتَهَا) سُؤَالَ تَزْوِيجِ الْكُرْبَاءِ بِكُرْبَائِهِمْ وَرَسُولُ يُنْذِرُكُمْ عَذَابَ اللَّهِ تَعَالَى (قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ هُوَ إِلَّا أَنْتُمْ الْأَعْيَانُ ضَلَالٌ مُبِينٌ) يَخْتَبِلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ ضَلَالِ الْمَلَائِكَةِ لِلْكَفَّارِ جَمْعُ أَغْبَرُوا بِالْكَلْبِ وَإِنْ يَكُونُ مِنْ ضَلَالِ الْكُفَّارِ لِلنَّارِ (وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ) أَيْ عَمِلَ تَفَكَّرَ (مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّوِيرِ) (فَاعْتَرَفُوا) عَيْثُ لَا يَنْتَفِعُ إِلَّا غَيْرَافِ (يَهْدِيهِمْ) وَهُوَ تَكْلِيْبُ النَّارِ (فَسُحْقًا) بِسُكُونِ الْخَاءِ وَضَمِّهَا (لِأَصْحَابِ السَّوِيرِ) فَبَعْدًا لَهُمْ عَنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ يَخْلُفُونَ أَلْفَيْهِمْ) فِي غَيْبَتِهِمْ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ فَيُطِيعُونَهُ سِرًّا فَيَكُونُ غَلَابَةً أَوَّلَى (لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَرِيمٌ) أَيْ الْجَنَّةَ (وَأُيْرُوا) إِلَيْهَا النَّاسُ (قُولُكُمْ أَوْ أَلْهَمُوا بِهِ) اللَّهُ تَعَالَى (عَلَيْهِمْ يَهْدِي الصُّدُورَ) بِمَا فِيهَا فَكَيْفَ بِمَا تَطْلُقُ بِهِ وَتَسَبُّ لُزُولَ ذَلِكَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَشْرُوا فَوَلَّيْنَاكُمْ لَا يَنْفَعُكُمْ إِلَهُ مُشْرِكُهُمْ (أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ) مَا يُسَبِّحُونَ لِمَنْ أَهْتَبِي جِلْمَهُ بِذَلِكَ (وَهُوَ الْغُلُوفُ) فِي جِلْمِهِ الرَّحِيمِ لَهُ

نوحه: -- شروع کوم په نامه د الله چه ډیر بخښونکې او ډیر مهربان دې. هغه د ډیر لوی شان مالک دې مُخَلِّق (مخلوق) د صفاتونه پاک دې، د چا په قبضه تصرف کښې چه بادشاهی او قدرت دې چا چې په دنیا کښې مرگ پیدا کړو او ژوند نې په آخرت کښې پیدا کړو یادواره نې په دنیا کښې پیدا کړل، چنانچه په نقطه کښې نې حیات اچولې شی او حیات هغه دې په کوم سره چه احساس کیږي او مرگ ددې ضد دې یاد عدم حیات نوم مرگ دې. دا دواړه اقوال دی او په ثانی صورت کښې به خلق په معنی د تقدیر وی، دې دپاره چه په حیات کښې ستاسو ازمیښت او کړی چه په تاسو کښې کوم یو کس په عمل کښې ډیر ښه دې؟ یعنی زیات حکم منونکې دې. هغه خپله نافرمانی کونکي نه په انتقام اخستلو کښې زیر دست دې او څوک چه د هغه طرف ته رجوع کوی هغه لره معاف کونکې دې هغه اووه آسمانونه قط په قط پیدا کړل بعض د بعضو دپاسه بغیر د اتصال نه، نو د الله تعالی په دې صنعت کښې یاد دې نه علاوه (په بل صنعت) کښې څه خلل (چاود) مثلاً تباین او عدم تناسب وینی؟ بیا نظر آسمان طرف ته او گرځیدو چرته تاسو ته څه خلل یعنی چاودې یا څه خرابې ښکاری؟ بیا نظر مکرر بار بار واچوه د نقص نه معلومولو د وجې نه ذلیل او خوار کیدو سره به هم ستا طرف ته راوگرځی حال دا چه هغوی به د نقص د نه معلومولو نه عاجز شی. بیهک مونږ د دنیا آسمان یعنی زمکې ته نیزدې آسمان د ستورو په چراغونو سره ښائسته کړې دې او مونږ دا د شیطانانو د ویشتلو آله (ذریعه) جوړه کړې ده چه هغوی په غلا باندې پټ پټ د اوریدلو دپاره غوړ اېږدی. په داسې طریقه چه د ستوری نه شعله جدا شی لکه چه بهرې د اور نه جدا کیږي نو هغه جني شیطان قتلوی یا هغه لیونې کوی، نه دا چه ستورې د خپل ځانی نه خوزی او مونږ د شیطانانو دپاره د دوزخ سوزونکې عذاب یعنی سوزونکې اور تیار ساتلې دې او د خپل رب سره کفر کونکو دپاره د جهنم عذاب دې او هغه څه خراب ځانی دې او کله چه به هغوی په دې کښې واچولې شی نو هغوی به د ده د خرد او اواز په شان ناخوښه آواز اوری او هغه به جوش وهی نیزدې ده چه په کافرانو باندې د غصې د وجې نه او شلپې او د اصل مطابق تَقَطُّعُهم لوستلې شوې دې په معنی د قطع کله چه په دې کښې د هغوی نه یو جماعت واچولې شی نو د دوزخ نگراني فریښتي به د توبیخ په توگه د هغوی نه سوال کوی آیا تاسو له ویرونکې رسول چه تاسو ئی د الله تعالی د عذاب نه ویرولئ نه وو راغلي؟ نو هغوی به جواب ورکړی بیهک راغلي وو لیکن مونږ هغه دروغ گڼلو او مونږ او وئیل چه الله تعالی هیڅ نه دي نازل کړی تاسو په ډیره لویه گمراهی کښې یئ، احتمال دې چه دا انبیاء کرامو ته د کافرانو جواب وی او هغوی به فرېښتو ته (دا هم) وائی که مونږ د پوهیدلې په غرض سره اوریدلې یا د غور دپاره مو پوهیدلې نومونې به د دوزخیانوته نه وي غرض دا چه هغوی به د خپل جرم اقرار او کړی خود هغوی د جرم اعتراف کول

بہ ہفوی تہ ہیخ فائدہ نہ شی ورنکری، او هغه جرم د رسولانو تکذیب دې نو په دوزخیانو باندې لعنت دې یعنی د هفوی دپاره د الله تعالیٰ د رحمت نه لریوالې دې. (مُتَعَلِّقاً) د حاء په سکون اوضعی سره بیشکه هغه خلق چه د خپل پروردگار نه غائبانه ویریږی (یعنی) چه کله هفوی د خلقو د نظر نه غائب وی نو په پټه د هغه اطاعت کوی نو په ظاهره خو به په طریق اولی سره اطاعت کونکی وی. د هفوی دپاره مغفرت او لوی اجر دې یعنی جنت، او اې خلقو که تاسو په پټه خبره کوئ او که په ظاهره بیشکه الله تعالیٰ د سینو رازونو لره پیژندونکې دې نو بیا چه تاسو د خه ویناکوئ د هغې به خه حال وی؟ د دې آیت د نزول سبب دا شو چه مشرکانو په خپل مینځ کښې اووئیل چه تاسو پټې پټې خبرې کوئ داسې نه چه د محمد ﷺ الله پاک نې واوری ولې هغه نه پیژنی چاچه هغه خیز پیدا کړې دې کوم چه تاسو پتوئ یعنی ولې د هغه علم به د دې نه متشتنی شی؟ نه، هغه د خپل علم په اعتبار سره باریک بین (ورو خیزونو لره لیدونکې) او د هغې نه خبر دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**قوله:** خَلَقَ الْمَوْتَ فِي الدُّنْيَا، وَالْآخِرَةِ لَوْ هَيَّا فِي الدُّنْيَا، دمرگ او ژوند باره کښې اختلاف دې. د ابن عباس رضي الله عنه وکلبی رضي الله عنه او مقاتل رضي الله عنه نه نقل دی چه مرگ او ژوند دواړه جوسې دی په دې صورت کښې به مرگ او ژوند دواړه وجودی وی او خَلَقَ به په خپله اصلی معنی کښې وی، د دواړو په مینځ کښې به تقابل به تضاد وی او بعض حضراتو وئیلی دی چه مرگ د عدم حیات نوم دې، په دې صورت کښې به حیات وجودی او مرگ عدمی وی، په دې صورت کښې به تقابل د عدم و الملکه وی، لکه چې عدم البصر کښې چې عدم البصر عدمی دې او بصر وجودی دې، د مرگ د دویم تفسیر په صورت کښې به خَلَقَ به معنی د کَلَّمَ وی، ځکه چه د تقدیر تعلق عدمی او وجودی دواړو سره جائز دې، په خلاف د خلق چه د دې تعلق د وجودی شی سره خوشحیح دې مگر د عدمی سره صحیح نه دې.

**قوله:** هَلْ يَهْدِيهِمْ حَقَّ خبره داده چه د اهل سنت والجماعت په نیز مرگ وجودی دې مگر د حیات ضد دې لکه گرموالي او یخوالي، دواړه په خپل مینځ کښې متضاد کیدو باوجود وجودی دی، رومې قول د اهل سنت والجماعت او دویم د معتزله دې. (حاشیه جلالین ملخصاً) بهتره به وه چه مفسر علام د (هده) تفسیر بقدر ته سره کړې وې ځکه چه هَلْ استیلاء تصرف ته وائی لهذا مطلب به داشی فِي كَلَمِهِ الْقَصْرُ د کوم چه هیخ مطلب نشته.

**قوله:** وَالْآخِرَةِ فِي الْآخِرَةِ یعنی مرگ نې په دنیا کښې پیدا کړو او حیات په آخرت کښې

مگر د دې قول مساعدت (تائید)، ذَالله تعالیٰ قول <sup>لَهُ</sup> کوی خکه چه د امتحان او از مینست تعلق دنیاوی ژوندون سره دې نه چه اخروی سره، معلومه شوه چه د مرگ او ژوند تعلق د دنیا سره دې. (صاوی)

**قوله:** الْفَرِیْدَ دَا قَرِیْبَ اسْم تَفْضِیْلِ دې یعنی هغه آسمان کوم چه زمکې سره نیزدې دې. دنیاته دنیا هم ددې وجې نه وائی چه دا د آخرت په نسبت سره نیزدې ده.

**قوله:** یَتَكَلَّبُ دَ جَمْهُورٍ په نیزد بآ په سکون سره ده جواب امر کیدو دَ وجې نه اوبعض حضراتو دَ بآ په رفع سره هم لوستلې ده یاخو دَ جمله مستأنفه کیدو دَ وجې نه یا د حال مقدر کیدو دَ وجې نه او فاء حذف کړې شوې ده په اصل کښې یَتَكَلَّبُ و.

**قوله:** رُجُومًا، رُجُومًا، دَ رَجَمَ جمع ده وَرَجَمَ مصدر دې دَدې اطلاق په (هرجومه) باندې کړې شوې دې هم په دې وجه مفسر علام دَ رجوم تفسیر په مَرَّامَ سره کړې دې، اَمَّا رُجُومُهُ.

**قوله:** بَانَ یَنْقُصُ شَهَابٌ الْعَمَّ دَدې اضافي مقصد دَ یو سوال جواب دې.

**سوال:** دادې چه الله تعالیٰ دَ نجوم په ذریعه آسمان دَ دنیا ته ښکلا ورکړې ده ددې تقاضا داده چه نجوم په خپل خانی قائم پاتې شی او دَ وَجَّعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلْمُطِغَنِّ مَقْتَضَى ده چه هغه دَ خپل خانی نه اخواشی په دواړو خبرو کښې تضاد او تعارض دې؟

**جواب:** خلاصه داده چه پوره نجم دَ شیطانانو دَ ویشلو دپاره خپل خانی نه پرېږدی بلکه دَ دې تکره شیطانان اولی لکه دَ اورنه یو یخړې.

**قوله:** یَجْلِبُهُ دَا دَ حَمَلٍ (په سکون دَ بآ) نه مشتق دې معنی نې فسادُ الْعِلْ دَ.

**قوله:** وَلِذَیْنِ كَفَرُوا الْعَمَّ وَلِذَیْنِ كَفَرُوا خیر مقدم دې او عذاب جهنم مبتداء مؤخر ده.

**قوله:** وَهُوَ الْعَلِیْفُ الْحَبِیْرُ جمله حالیه ده.

**قوله:** فه لا په دې کښې اشاره ده چه استفهام انکاری دې لهذا نفی النفی اثبات شو. مقصد ذالله تعالیٰ دَ احاطه علمی اثبات دې.

[پاتوله: ۱۵-۲۰]

(هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذُلُولًا) سَهْلَةً يَلْمُزِي فِيهَا (فَأَمْشُوا فِي مَنَاجِبِهَا) جَوَابِهَا (وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهَا) انْخَلُوعًا لِأَجْلِكُمْ (وَاللَّهُ الْكَشُوفُ) مِنَ الْعُيُوفِ لِلْجَزَاءِ (أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلُوكَ تَنْهَضُ فِي الْبَحْرِ) (وَأَنْتُمْ فِي السَّمَاءِ) سُلْطَانَةٌ (وَلَنْ تَرَهُ) (أَنْ يَخْلِفَ) يَذَلُ مِنْ مَنْ (يَكْفُرُ) الْأَرْضَ لِمَا ذَاهِي تَمُورُ تَعْرُكُهُ بِكُمْ وَتَرْتَفِعُ لِقُوفِكُمْ (أَمْ أَمِنتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ) يَذَلُ مِنْ مَنْ (عَلَيْكُمْ) حَاجِبًا) بِمَا تَزِيغُكُمْ بِالْمُحْضَاءِ (فَسَتَعْلَمُونَ) جِنْدُ مُقَابَلَةِ الْعَذَابِ (كَيْفَ تَذِيرُ) الْإِذَارِ بِالْعَذَابِ أَيْ أَنَّ اللَّهَ

عَقْرًا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ مِن الِأُمَمِ (فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ) إِنكَارِي عَلَيْهِم بِالْكَذِبِ عِنْدَ إِخْلَاقِهِمْ أَنِ  
 أَنَّهُ حَقٌّ (أَوَلَمْ يَرَوْا) يَنْظُرُوا (إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ فِي الْفَوَازِ (صَافَّاتٍ) تَأْسِطُاتٌ أَجْجَحَتُهُنَّ (وَيَقْبُضْنَ)  
 أَجْجَحَتُهُنَّ بَعْدَ الْبَسْطِ أَيْ وَقَبَضَاتٍ (مَا تَحْكُمْنَ) عَنِ الْوُفُوعِ فِي حَالِ الْبَسْطِ وَالْقَبْضِ (إِلَّا الرَّحْمَنُ) يُلْهِيهِ  
 (أَنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّبِينٌ) الْفَعْلُ أَلَمْ يَسْتَدِلُّوا بِثُبُوتِ الطَّيْرِ فِي الْفَوَازِ عَلَى قُلُوبِهِمْ أَنَّهُمْ لَفَعَلُ بِهِمْ مَا تَقَدَّمَ وَغَرِ  
 (مِنَ الْعَذَابِ أَمَّا) مَبْدَأُ (هَذَا) خَبَرُهُ (الَّذِي) يَنْدَلُ مِنْ هَذَا (هُوَ جُنْدٌ) أَغْوَانُ (لَكُمْ) حِلَّةُ الْبَدِي  
 (يَنْصَرُّكُمْ) صِلَةُ الْجَنْدِ (مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ) أَيْ غَيْرُهُ يَذْفَعُ عَنْكُمْ عَذَابَهُ أَيْ لَا نَاصِرَ لَكُمْ (إِنْ) مَا  
 (الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُودٍ) غَرُودُهُمُ الشَّيْطَانُ بَأَنَّ الْعَذَابَ لَا يَنْزِلُ بِهِمْ (أَمَّا هَذَا الَّذِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ  
 الرَّحْمَنُ (يَزْعُمُ) أَنَّهُ الْمَطَرُ عَنْكُمْ وَغَوَابُ الشَّرْطِ مَخْلُوفٌ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ أَيْ لِمَنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا رَازِقَ  
 لَكُمْ غَيْرَهُ (بَلْ لَّيُوا) تَمَادَوْا (فِي عَتْوٍ) تَكْبَرٍ (وَنُفُورٍ) تَبَاعَدٍ عَنِ الْحَقِّ (أَفَمَنْ يَمُشِي مُكِبًّا) وَاقِفًا (عَلَى وَجْهِهِ  
 أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا) مُتَغَدِّلًا (عَلَى صِرَاطٍ) طَرِيقٍ (مُسْتَقِيمٍ) وَغَيْرُ مِنَ الثَّانِيَةِ مَخْلُوفٌ ذَلَّ عَلَيْهِ غَيْرُ  
 الْأَوَّلَى أَيْ أَهْدَى وَالْمَقْلُ فِي الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ أَيْ هُدًى (قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ خَلْقَكُمْ) وَجَعَلَ لَكُمْ  
 السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ (الْقُلُوبَ) قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (مَا مَرِئَةٌ) وَالْجَمْلَةُ مُتَنَافِئَةٌ مُخْبِرَةٌ بِقَلْبِهِ شُكْرَهُمْ جُنًا  
 عَلَى خَلْقِهِ النِّعَمِ (قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ خَلْقَكُمْ (فِي الْأَرْضِ) وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ) لِلْجِسَابِ (وَيَقُولُونَ) لِلْمُؤْمِنِينَ  
 (مَتَى هَذَا الْوَعْدُ) وَعَدَ الْخَشَرِ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) فِيهِ قُلْ أَمَّا الْعِلْمُ بِمَجِيئِهِ (عِنْدَ اللَّهِ) وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ  
 مُّبِينٌ (بَيْنَ الْإِنذَارِ) قَلِيلًا رَّأَوْهُ أَيْ الْعَذَابَ بَعْدَ الْخَشَرِ (زُلْزَلَةٌ) قَرِيبًا (سَيِّئَةٌ) اسْوَدَّتْ (وُجُوهَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 وَقِيلَ) أَيْ قَالَ الْخَزَنَةُ لَهُمْ (هَذَا) أَيْ الْعَذَابُ (الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ) بِإِنذَارِهِ (تَدْعُونَ) أَنْتُمْ لَا تَسْتَحُونَ وَعَلَيْهِ  
 جَكَاتِي خَالٍ تَأْتِي غَيْرَ عَنْهَا بِطَرِيقِ الْفَضِيحِ لِتَحْقِيقِ وَفُوعِهَا (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ) مِنْ  
 الْمُؤْمِنِينَ بِعَذَابِهِ كَمَا نَفَضْتُمْ (أَوْ رَحِمَنَا) فَلَمْ يُعَذِّبْنَا (فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ) أَيْ لَا مُجِيرَ لَهُمْ  
 بِنِزَالِ (هُوَ الرَّحْمَنُ) أَمَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ (بَاءَاءُ) وَآلِيَاءُ عِنْدَ مُغَايَنَةِ الْعَذَابِ (مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ  
 مُّبِينٍ) بَيْنَ أَنْتُمْ أَمْ أَنْتُمْ أَمْ لَمْ (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا) غَائِيًا فِي الْأَرْضِ (فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ  
 مَّعِينٍ) جَارٍ ثَلَاثَةُ الْيَدِي وَالذَّلَاءُ كَمَا يَكُنُّ أَيْ لَا يَأْتِي بِهِ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى فَكَيْفَ تُشْكِرُونَ أَنْ يُنْعِمَ عَلَيْكُمْ وَتُسْتَعْبِ  
 أَنْ يَقُولَ الْقَارِئُ عَقِبَ نَمِينِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَمَا وَزَدَ فِي الْحَدِيثِ وَتِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ عِنْدَ بَغْضِ الْمُتَجَنِّبِينَ  
 فَقَالَ تَأْتِي بِهِ الْقُلُوسُ وَالْمَعَاوِلُ فَلَذَبَ مَاءَ غَيْبِهِ وَعَمِي نَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ الْخِزَاءَةِ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى آيَاتِهِ

ترجمہ: اللہ ہفہ ذات دی چاچہ ستاسو دیارہ زمکہ مسخر (زمہ) او پہ دی باندي دتک قابل  
 کري ده دي دیارہ چہ تاسو ددي اطرافو او ارخونو کنبی او گرخی اود اللہ تعالی د رزق نہ کوم چہ  
 هفہ ستاسو دیارہ پیدا کري دي خورئ، او د قبرونونه د جزاء دیارہ هم دهغه طرف ته  
 اودريدل (جمع کيدل) دی، ولي تاسو ددي خبري نه يي ويري شوي يي؟ (المتفقد د دوارو همزهو  
 په تحقيق سره او دويم په تسهيل سره، اود مسهلہ او غير مسهلہ په مينځ کنبی الف

داخلولوو سره او ترك ادخال كولوسره اودا په الف باندې بدلولو سره، چه د آسمان والا یعنی آسمان كښې چه د جاسلطنت او قدرت دې تاسو په زمكه كښې ورځښ كړی (أَنْتَ تَخْلُقُ) د هغه نه بدل دې او ناڅاپه زمكه په لږزان شی یعنی په تاسو باندې په رچیدوشی او په تاسو راوړلې شی ولې تاسو د آسمان والا نه یې ویرې یی؟ په دې خبره چه هغه یوه داسې سیلې راولیږی چه په تاسو باندې کاتری او وړوی، ویریز به د عذاب لیدلو په وخت تاسو ته معلومه شی چه د عذاب نه زما ویرول څنگه پاتې شو. ددې نه وړاندې چه کوم امتونه تیرشوی دی هغوی هم (دین حق) دروغ گنرلې وو نو او گورئ د مرگ په وخت زما عذاب د هغوی دروغ گنرلو په وجه څنگه شو یعنی هغه عذاب د مقتضی مطابق شو. آیا دې خلقو په خپلو ځانونو باندې په هوا كښې وزرې خورې كړې او وزرې راغونډونكې د وزرو خورولو نه پس په مرغو ته نظر نه دې كړی چه په حالت بسط او قبض كښې هم رحمن (هغوی) په خپل قدرت سره نیولې (تینگ كړی وی بیشكه هغه هرڅیز گوری. (د آیت) مطلب دادې چه داخلق مرغی په هوا كښې د مارغانو د حصاریدو نه زمونږ په قدرت استدلال نه كوی، چه مونږ هغوی سره په ماقبل كښې د مذكوره وغیره عذاب معامله كولې شو. دالله تعالی نه علاوه ستاسو هغه كوم یولښكردې چه ستاسو امداد او كړی؟ یعنی چه تاسو نه دهغه عذاب لرې كړې شی (أَنْتَ مَبْتَدَأُ) ده او هدا ددې خبردې (الْیَفْنَ) د هدا نه بدل دې. (چند) په معنی د اَنْوَالِ (لَكُمُ) د الْیَفْنَ صله ده. او یَعْنُكَ د هُنْدُ صفت دې یعنی چه دهغه نه سوا ستاسو عذاب لرې كړې شی مطلب دادې چه ستاسو هیڅوك امدادی نشته، دا كافران صرف په دهوكه كښې پراته دی. شیطان هغوی په دې وینا په دهوكه كښې اچولی دی چه په هغوی باندې عذاب نشته هغه څوك دې؟ چه تاسو ته رزق دراورسولې شی كه رحمن خپل رزق یعنی باران تاسو نه منع كړی او جواب د شرط محذوف دې په كوم چه ددې ماقبل دلالت كوی (او هغه) فَتَنْ لَكُمْ دې یعنی دهغه نه علاوه ستاسو بل څوك رازق نشته بلكه داخلق په نفرت او سرکشي كښې د حق نه لرېوالی كښې ننوتلی دی (بښه ده اوښایي) هغه كس چه پرمخې روان شی منزل مقصود ته به رومبې رسیدونكې وی یا هغه كس چه نیغ په هوار سر ك باندې روان شی دثانی مَنْ خیر محذوف دې، په كوم چه د اول مَنْ خبر یعنی الْهَدَى دلالت كوی او (مذكوره) مثال د مؤمن او كافر دې یعنی په دوی كښې څوك په هدایت باندې دې؟ ته دوی ته اووایه هم هغه دې چاچه تاسو پیدا كړئ اوچا چه ستاسو غوږونه، سترگې او زړونه جوړكړل په تاسو كښې ډیركم خلق دی چه شكركونكې دی. ما زانده ده او جمله مستانفه ده په دې نعمتونو باندې د هغوی د ډیركم شكر خبر وركوی، تاسو (دا هم) اووایئ چه دا هم هغه ذات دې چاچه تاسو په مع ذمكه باندې خواره كړئ (پیدا كړئ) او دحساب دپاره، به هم هغه ته راجمع كولې شی،



اوداخلق مؤمنانوتہ وائ چہ داد حشر وعدہ بہ کلمہ (پورہ کپی؟) کہ چرې تاسو پہ دغہ وعدہ کنبی ریتونو یم (نو او نیایں) تہ ورته او وایہ چہ دھنې د راتلو علم خو ہم اللہ تعالیٰ تہ دې اوزہ خو ښکارہ ویرونکې یم یعنی پہ واضعہ توگہ باندې ویرونکې یم، کلمہ چہ داخلق د حشر نہ پس عذاب د نیردې نہ او گوری نو د دغہ کافرانو مخونہ بہ وران شی یعنی تور بہ شی او او بہ وئیلی شی یعنی د دوزخ نگران بہ هغوی تہ وائ ہم دغہ دې هغه عذاب د کوم نہ د ویرولوپہ سبب چې تاسو دعویٰ کولہ چہ مونې بہ د مرگ نہ پس نہ شی راژوندی کولې شو، دا د راتلونکی حالت بیان دې کوم چہ د متحقق الوقوع کیدود وجې نہ د ماضی سرہ تعبیر کړې شوې دې، تاسو هغوی تہ او وایں چہ ښہ ده تاسو او وایں کہ اللہ تعالیٰ ما اوزما ملگری چہ مؤمنان دی په خپل عذاب هلاک کړی لکه چہ څنگہ تاسو غواړئ یا په مونې باندې رحم او کړی او مونې تہ عذاب رانه کړی نو کافران بہ د دردناک عذاب نہ څوک بچ کړی؟ یعنی هغوی د عذاب نہ بچ کونکې هیڅوک نشته، تاسو او وایں چہ ہم هغه رحمن دې مونې خو ہم په هغه باندې ایمان راوړې دې او ہم په هغه زمونې یقین (بهر وسه) ده، د عذاب کتلو په وخت بہ تاسو تہ ډیر زر معلومہ شی فستعلون پہ تاء او یاء سرہ چہ په ښکارہ گمراهی کنبی څوک دی؟ مونې یا تاسو؟ تاسو هغوی تہ او وایں ښہ ده دا او وایں کہ چرې ستاسو او بہ ښکته لارې شی یعنی په زمکه کنبی لاندې لارې شی نو څوک دی چہ تاسو د پاره د چینې او بہ راوړی؟ کومې چہ تاسو په لاسونو او ډولجو باندې حاصلې کړې شی لکه تاسو (موجوده) او بہ، یعنی د الله تعالیٰ نہ بغیر بل هیڅوک دا نہ شی راوستې بیا تاسو دوبارہ د ژوندی کولو نہ ولې انکار کوئ؟ او مستحب دی چہ تلاوت کونکې د (معین) نہ پس او وائی اللہ رب العالمین لکه چہ په حدیث کنبی راغلی دی، د بعض جبارین په وړاندې د دې آیت تلاوت او کړې شو نو هغه اونیل بیلچې او کودالې بہ ئې راوړی نو د هغه د سترگو او بہ اوچې شوې او روند شو، مونې د الله تعالیٰ پناه غواړو په الله تعالیٰ او د هغه په ایاتونو باندې د بې باکۍ کولونه.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

**هوله:** مَنَّا كِبٰی هَمَّ مَتَّبِعِ الْيَوْمَ دَه. واحد مُتَّبِعٌ په معنی د طرف، اړخ، هم په دې نسبت سره د انسان او پورته ملک وئیلی شی.

**هوله:** بِتَحْقِيقِ الْمَزَلَّتِ الْفَرَّ په دې کنبی ټول پنځه قراخونه دی رومېي همزه محقق وی دویم کلمه محقق او کلمه مسهل، په دواړو صورتونو کنبی د دواړو په مینځ کنبی الف داخلولوسره او ترک اذخال کولوسره داخلور صورتونه شو او یو صورت دویم همزه په الف سره بدلول ټول پنځه صورتونه شو.

هوله: اَنْ يَكْتُفِ دَا مَن نه بدل الاشتمال دې

هوله: حَاصِبٌ سخته هوا کانري ورونکې (صراح) حَاصِبًا کانري ورونکې هوا، سخته سيلني، حَصْبَام کود کانروته وائي.

هوله: اِنْذَارِي په دې کښې اشاره ده چه لږ په معنى د اِنْذَرَدِي او يا محذوف ده.

هوله: اَوْكُمُوتُوا وَاَوْعَاطِفُهُ دې او په همزه محذوف باندې داخل دې تقديري عبارت دادې اَكْفَلُوا وَكُمُوتُوا.

هوله: صَفَتْ وَكُلُّهُنَّ دلته يو سوال پيدا کيږي.

سوال: دَ يَكُلُّهُنَّ عطف په صافات باندې دې څه وجه ده چه معطوف عليه اسم دې او معطوف فعل؟

جواب: په مرغو کښې اصل دادې چه د هغوی وزرې کولاؤ او خورې وى په دې وجه طائر ته طائر يا مرغى ته مرغى وئيلی شى چه په دې کښې دَ طير صفت او دَ الت صفت اصل دې اوقبض يعنى وزرې راغونډول دا طارى (خلاف د اصل) دې لهذا اصلى صفت ئى اسم سره تعبير کړو ځکه چه اسم په استمرار او دوام باندې دلالت کوى اوقبض يعنى راغونډول ئى فعل سره تعبير کړل ځکه چه هغه طارى او حادث دى اوفعل په حدوث باندې دلالت کوى.

هوله: فَابْصَاتٍ په دې کښې اشاره ده چه يَكُلُّهُنَّ دَ فَاَبْصَاتٍ په تاويل کښې دې دپاره چه عطف صحيح شى دواړو خايونو کښې اَكْمَلَتْهُنَّ ظاهرولو سره ئې اشاره اوکړه چه د دواړو دواړه مفعول محذوف دى. دويم مَن مبتداء خبر د وړاندې مَن مبتداء په خبر باندې قياس کولوسره حذف کړې شوې دې. اَمِ اَكْمَلْتُ او اَكْمَلْتُ اسم تفضيل د اسم فاعل په معنى کښې دې. مفسر علام خپل قول اَكْمَلْتُ عَلَى هُدًى سره هم دې طرف ته اشاره کړې ده.

هوله: مَا مَرَدًا، فَلَمَّا مَا کښې ما قلت د تاکيد دپاره زانده ده اَوْ لَمَّا د موصوف محذوف صفت دې اَمِ هَكَذَا اَللَّهُ.

هوله: اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ د شرط دې ددې جزاء محذوف ده تقديري عبارت دادې اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ لَسْتُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ.

هوله: يَجْعَلْنَهُ اَمِ يُولَدُ هغه مضاف محذوف دې.

هوله: اَللَّهُ دَا دَ اَللَّاهِ اسم مصدر دې په معنى د نيزدې.

**قوله:** اَلْکُفْرَ لَا تُعْمَلُونَ دے کنبہ اشارہ دہ چہ دکنہون مفعول محذوف دے۔

**قوله:** وھذہ حکایہ حال تاتی داد یوسوال مقدر جواب دے۔

**سوال:** فریبتی بہ د قیامت پہ ورخ کافرانوتہ وانی چہ دا ہم ہفہ عذاب دے د کوم نہ چہ تاسو پہ دنیا کنبہ ویرولہ شوی اوتاسو بہ ددے تکذیب اوتردید کولو، دا سوال اوجواب د تول د مستقبل پہ زمانہ (قیامت) کنبہ وی ددے تقاضا وہ چہ د قتل پہ خانی بہ بقولون سرہ تعبیر کرے شوی وی؟

**جواب:** د جواب حاصل دادے چہ د یقینی وقوع د وجہ نہ حکایت د حال آتہ نہ پہ ماضی سرہ تعبیر کرے دے یہ مذکورہ عبارت سرہ ہم ددغہ سوال جواب ور کرے شوی دے۔

**قوله:** اَرَأَيْتُمْ اَرَائِتُمْ پہ معنی د اخبرونی دے چہ دوو مفعولونوتہ نصب ورکوی۔ اِنَّ اَهْلَکَیْیَ اللہ العجلہ شرطیہ قائم مقام د دوو مفعولونودہ۔

**قوله:** لَا تُحِیْرُهُمْ دے کنبہ اشارہ دہ چہ کُنْ مُخِیْرًا کنبہ استفہام انکاری دے۔

**قوله:** اَمَّا اَنْتُمْ تَعْلَقُ فَتَعْلَقُونَ کنبہ دتاء د قرأت پہ صورت کنبہ دے اود اَمْرُهُ تعلق فَتَعْلَقُونَ د یاء د قرأت پہ صورت کنبہ دے۔

**قوله:** مَعِیْنٌ دا پہ اصل کنبہ مَعُوْنٌ پہ وزن د مفعول دے لکہ چہ مِعْمٌ پہ اصل کنبہ مَعُوْمٌ وو د یاء ضمہ دماقبل عین تہ ور کرے شوی او پہ واؤ کنبہ التفاء د ساکنینو راغلہ واؤ حذف شو عین تہ د ی پہ مناسبت سرہ کسرہ ور کرے شوی۔

**قوله:** وَغَیْرِہَا دَا دَکَہَبَ مَاؤُہِیَہ عطف تفسیری دے۔

[سورۃ القلم ۶۸]

### سورة النون مکیة الثنتان وخمسون اية

سورة النون مکی دی، پہ دے کنبہ دوه پنخوس آیاتونہ دی۔

[آیاتونہ: ۱-۳۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (ن) اُحَدِ حُرُوفُ الْهَجَاءِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمُرَادِهِ بِهِ (وَالْقَلَمُ الَّذِي كَتَبَ بِهِ الْكَاتِبَاتُ فِي  
الْبُحْرِ الْمَحْظُوظِ (وَمَا يَسْطُرُونَ) أَيْ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْغَيْرِ وَالصَّلَاحِ (مَا أَتَتْ) يَا مُحَمَّدُ (بِنِعْمَةِ رَبِّكَ يَجْنُونَ)  
أَيِ انْتَفَى الْجُنُونَ عَنْكَ بِسَبَبِ (نِعَامِ رَبِّكَ عَلَيْكَ بِالشُّوْقَةِ وَغَيْرِهَا وَغَدَا زِدْ لِقَوْلِهِمْ إِنَّهُ مَجْنُونٌ وَإِنْ لَكَ لَأَجْرًا  
غَيْرُ مَمْنُونٍ) مَقْطُوعِ (وَأَنْتَ لَعَلَى خَلْقٍ) دِينِ (عَظِيمٍ) (فَسَتَبْرَهُنَّ يَوْمَئِذٍ) (بِأَيْكُمُ الْمُتَّقُونَ) فَتَعْنُرُ كَالْمَقْطُوعِ  
لِئِنْ الْفَتُونَ بِمَعْنَى الْجُنُونَ أَيْ أَيْكُمُ (إِنْ رَبِّكَ هُوَ أَعْلَمُ عَمَّنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ) لَهُ  
وَأَعْلَمُ بِمَعْنَى عَالِمِ (فَلَا تَطْعَمُ الْمَكْدُونِ) (وَقُوْنَا) فَتَنُّوْنَا (لَوْ) مُصْطَرَفَةً (رُذِّهِنَ) قَلِيلٌ لَّهُمْ (فَقَدْ هَوِّنُوا) يَلِيُونُ

لَكَ وَهُوَ مَغْطُوفٌ عَلَى ثَنَيْنٍ وَإِنْ جَعَلَ جَوَابَ الْقَسْفَى الْمَغْطُوفِ مِنْ وَكُودٍ لَفَرَّ قَلْبُهُ بِغَدِّ اللَّهِ لَهُمْ (وَلَا تُطِيعُ كُلَّ خَلَافٍ) عَجِيرِ الْخَلِيلِ بِالنَّاطِلِ (مُهَيِّنٍ) حَمِيرٍ (هَامِ) هَبِ اَيِ مَحَابٍ (مُتَّاعٍ بِمُهَيِّنٍ) سَاعٍ بِالنَّكَلِ اَيِ نَزْهِ اِنْسٍ عَلَى وَجْهِ الْإِسْلَامِ بِهِمْ (مُتَّاعٍ لِلْعَفْوِ) تَجَلَّ بِالنَّالِ عَنِ الْخُلُقِ (مُعْتَدٍ) طَالِمٍ (أَلِيمٍ) أَيْمٍ (مُحَلٍّ) خَلِيطٍ جَابٍ (بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنُهُ) ذَهَبِي فِي لَمَزْنِ وَهُوَ الْوَلِيدُ بِنِ الْمُبْرَةِ إِذَاعَةُ أَبَوِهِ بَعْدَ ثَلَاثِي عَشْرَةِ سَنَةٍ قَالَ بِنِ عَمْسٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ وَصَفَ أَعْدَاءَ بِنَا وَصَفَهُ بِهِ مِنْ الْغُيُوبِ فَالْحَقُّ بِهِ حَارًّا لَا يَدَارِقُهُ إِنَّا وَتَعَلَّقَ بِزَيْنِ الْغُرُفِ قَلْبُهُ (أَنْ كَانَ ذَا صَالٍ وَتَيِّينٍ) اَيِ لَأَنْ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِنَا ذَلَّ عَلَيْهِ (إِذَا تَكَلَّمَ عَلَيْهِ أَمَاتْنَا) اَيِ قَرَأَنَ (قَالَ) هِيَ (أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) اَيِ كَذِبَتْ بِهَا لِإِنْفَاتِنَا عَلَيْهِ بِنَا ذَكَرَ وَفِي إِفْرَاءِ أَنَّ يَهْتَزِنَتِ مَفْخُوحَتِنِ سَتِيْمُهُ عَلَى الْفَرْطُومِ سَنَجْعَلُ عَلَى أَنَّهُ غَلَامَةٌ يَغْتَرُّ بِهَا مَا عَاشَ لُحْطُهُ أَنَّهُ بِالسَّنِيفِ يَوْمَ بَدْرٍ (إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ) افْتَحْنَا أَهْلَ مَكَّةَ بِالْفُخْطِ وَالْجُوعِ (كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ) الْبُنَاتَانِ (إِذَا قَامُوا إِلَيْهِمْ فِيهَا) يَقْطُوفُونَ لَمَزْنَتَهَا (مُضْهِينَ) وَفَتْ الصَّبَاحَ عَمِّي لَا يَشْعُرُ بِهِمُ الْمُتَسَاكِينُ فَلَا يَغْطُوفُونَهُمْ مِنْهَا مَا كَانَ أَبَوُهُمْ يَتَصَدَّقُ بِهِ عَلَيْهِمْ مِنْهَا (وَلَا يَسْتَشْوُونَ) فِي بَيْتِهِمْ بِمَشِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْخَلَّةُ مُتَنَافِئَةٌ اَيِ وَخَانَتُهُمْ ذَلِكَ (قَطَافٌ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ) نَارُ أَخْرَفْنَاهَا لَيْلًا (وَهُمْ نَائِمُونَ) (فَأَصْحَبَتْ كَالْعَصِيرِ) كَالنَّيْلِ الشَّدِيدِ الظَّلْمَةِ اَيِ سَوْءَاءِ (فَتَنَادَا مُصْحَبِينَ) (أَنْ أَعْلَنَّا عَلَى حَرْنَكُمُ عَنَّا) نَفْسُ لَمَزْنَتِنَا أَوْ أَنْ مَضْنَتِنَا اَيِ بَانَ (إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) مُهَيِّدِينَ الْفُطْعَ وَجَوَابَ الشَّرْطِ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا قَبْلَهُ (قَالُوا طَلُّوا وَهُمْ يَخْتَفَتُونَ) يَتَسَاوَدُونَ (أَنْ لَا يَدَّخُلَنَّا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينِينَ) تَفْسِيرُ لَمَا قِيلَ أَوْ أَنْ مَضْنَتِنَا اَيِ بَانَ (وَعَدُّوا عَلَى حَرْمٍ) ضَعُ لِلْفَقْرَاءِ (قَادِرِينَ) عَلَيْهِ فِي ظُهُمِ (فَلَمَّا رَأَوْهَا) سَوْءَاءَ مُخْتَوَفَةٍ (قَالُوا إِنَّا كَالْضَالِّينَ) عَنْهَا اَيِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا لَمَّا عَلِمُوا بِأَنَّ بَلَّ تَحْنُ مَعْرُومُونَ) لَمَزْنَتَهَا بِمَنْعَتِنَا الْفَقْرَاءَ مِنْهَا (قَالَ أَوْسَطُهُمْ) خَيْرُهُمْ (أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا) هَلَا (تُسَوِّوْنَ) اللَّهُ نَائِبِينَ (قَالُوا سُبْحَانَ رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ) بِمَنْعِ الْفَقْرَاءِ حَقَّهُمْ (فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَوُمُونَ) (قَالُوا يَا أَسَاسَةَ الْوَيْلِ) هَلَا كُنَّا (إِنَّا كُنَّا طَائِعِينَ) (عَسَى رَبَّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا) بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ (خَوَّارًا مِنْهَا) إِنَّا إِلَى رَبَّنَا رَاغِبُونَ) لِيَقْبَلَ ثَوْنَنَا وَتَزِدَ عَلَيْنَا خَيْرًا مِنْ جَنَّتِنَا زَوِي أَنَّهُمْ أَهْلُوا خَيْرًا مِنْهَا (كَذَلِكَ) اَيِ يَضِلُّ لِلْعَدَابِ لِلْوَلَاءِ (الْعَدَابِ) لِيَنْ خَالَفَ أَهْلَنَا مِنْ كُفَّارٍ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ (وَلَعَدَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ) عَذَابُهَا مَا خَالَفُوا أَهْلَنَا وَنَزَلَ لَمَّا قَالُوا إِنْ بَعَثْنَا نَعْلَى الْفَضْلِ مِنْكُمْ

لوجه :- شروع کوم په نامه د الله چه ویر بخښونکې اودیر مهربان دې ن، دا د حروف تهجې نه یو حرف دې هم الله تعالی ددې نه خپل مراد بهتر پیژنی او قسم دې په هغه قلم دکوم په ذریعه چې کائنات په لوح محفوظ کښې لیکلې شوې دې اود هغه خیر او صلاح کوم چه فروښتې لیکې اې محمد ﷺ تاسو د خپل رب په فضل سره مجنون نه شې یعنی ستاد رب د طرف نه په تاسو باندي د نبوت وغیره د فضل په سبب تانه لیونتوب نفی دې. دا د (مشرکانو) د قول رد دې چه نبی علیه السلام مجنون دی او بیشکه ستاسو دپاره کله نه ختمیدونکې اجر دې

او تاسو پہ ڏير (شکلی اخلاق) پہ دين باندې ئي اوس به تاسو هم اوگورئ اودوی به هم اوگورئ چه په تاسو کښې په کوم یو لیو تنوب دې؟ مفتوح مصدر دې لکه چه معقول یعنی هغون په معنی د جنون یعنی (جنون) تاسو ته دې که هغوی ته؟ بیشکه ستار ب هغه څوک به پیژنی کوم چه د هغه د لارې نه گمراه شوې دې او هغه هغوی هم ډیر به پیژنی څوک چه د هدایت په لار دې او اعظم په معنی د عالم دې، نو تاسو د دغه تکذیب کونکو وینا مه منئ هغوی غواړی چه ته لېشان سست شي نو هغوی به هم سست شي. نو مصدر به دې د قَدْ جُتُونَ عطف په لُتُونَ باندې دې او که چېرې قَدْ جُتُونَ جواب تمنی او گرځولې شی کوم چه وَقُوا نه مفهوم دې نو د قَدْ جُتُونَ نه وړاندې او د فاء نه پس به هُ مَقْدَر منلې شی او د یو داسې کس وینا مه منه چه ډیره دروغو قسمونه خوړونکي وی بې عزته (بې وقاره) خبرې کونکې یعنی غیبت کونکې چغل خوړوی یعنی د خلقو په مینځ کښې فساد خوړولو په نیت سره د دیکه وانه اخوا لگولو دپاره منډې ترړې وهی، د نیک کار نه منع کونکې وی یعنی د حقوق په معامله کښې په مال خرچ کولو کښې بخیل وی، د اعتدال د حد نه تیریدونکې ظالم وی، د گناه ارتکاب کونکې وی سخت خوئ او سخت مزاج وی بیا د دې سره بې نسب هم وی (یعنی) د قریشو په نسب کښې داخل کړې شوی وی، او هغه ولیدن مغیره دې د ده پلار دې اتلس کاله پس مُتَبَنی جوړ کړې وو، ابن عباس رضی الله عنه فرمائی چه زمونږ په علم کښې نشته چه الله تبارک و تعالی دده نه علاوه د چا داسې اوصاف بیان کړی وی او هغه سره ئې داسې د شرم (اوصاف) ترلی وی چه د هغه نه کله هم نه جدا کیدی د زلم سره ددې د ماقبل ظرف (یعنی ظلك) متعلق دې (اودا سرکشی صرف ددې وجه نه ده) چه هغه مال او اولاد والا دې. اُنْ په معنی کښې د لَکْ دې او لَکْ د هغه خیز سره متعلق دې په کوم چه اِنَّا لَنُکَلِّیْ عَلَیْهِ دَلَالَت کوی او هغه کَلْب جَاءلَم دې. کله چه هغه ته زمونږ آیاتونه یعنی قرآن لوستلې اورولې شی نو هغه وائی چه داخود تیروشو خلقو قصې دی یعنی هغه زمونږ لیاتونه دروغ او گنجل، زمونږ په هغه باندې مذکوره انعام (مال اولاد) د وجه نه، او په یو قرامت کښې د اُنْ کَانَ په خائ اُنْ کَانَ دوه مفتوحه همزو سره دې مونږ به ډیر زر د هغه په پوزه باندې داغ اولگوو یعنی ډیر زر به مونږ د هغه په پوزه باندې داسې علامت اولگوو چه ټول عمر به د هغې په ذریعه هغه شرمیږی، چنانچه په یوم بدر کښې د هغه په پوزه باندې د تورې زخم اولگولې شو بیشکه مونږ هغوی اهل مکه په قحط او لوږه سره داسې اوزماتیل لکه څنگه چه مونږ د باغ والو ازمینېت کړې وو. کله چه هغوی قسمونه او غوږل چه هغوی به د باغ میوې سحر د وخته خامخا راشو کوی چه مسکینانوته د هغوی د میوو شو کولو علم اونه شی او هغوی به مسکینانوته د هغه میوو نه حصه نه ورکوی کومه حصه چه به د هغوی په والد په هغوی باندې صدقه کوله، خو

هغوی په خپل قسم کښې استنځی اونه کړه (یعنی) انشاء الله ټې اونه وئیلو او جمله مستانفہ ده ای هَامِلًا لَمْ تَكُنْ لَكَ نُوْپَه هغه باغ باندې ستا د رُب د طرف نه یوه تاویدونکې (بلا) راتاؤ شوه یعنی داسې اور چه باغ ټې په شپه شپه کښې اوسوزولو او هغوی اوده پراته وو او هغه باغ د تورې شپې په شان شو یعنی تورې خاورې شو. اوس سحر کیدو سره هغوی یو بل ته آوازونه ورکړل چه که چرې تاسو میوې شو کول غواړئ نو سحر د وخته خپلو پتو ته لاړشئ، اَن لَعْنًا اَذْكَاوًا تفسیر دې «او اَن په معنی د آی دې، یا اَن مصدریه دې آی پاَن او جواب شرط (محذوف دې، په کوم چه د دې ماقبل یعنی اَن لَعْنًا دلالت کوی بیا هغوی پټې پټې خبرې کولو سره لاړل چه نن ورغ هیڅ یو مسکین تاسو نه رانه شی دا د ماقبل تفسیر دې «او اَن په معنی د آی دې، یا اَن مصدریه دې او په معنی د اَن دې او هغوی په خپل گمان کښې فقیرانو ته په نه ورکولو خپل ځان قادر گنړلو سره لاړل کله چه هغوی هغه باغ سوزیدلې تور او کتلو نو وئې وئیل مونږ یقیناً د باغ لار هیره کړې ده. یعنی دا زمونږ باغ نه دې بیا چه کله هغوی ته معلومه شوه نو وئې وئیل مونږ خو فقیران د میوو نه د منع کولو د وجې د میوو نه محروم کړې شو په هغوی کښې چه کوم بهتروو هغه او وئیل ولې ما به تاسو ته نه وئیل چه تاسو د الله تعالی طرف ته رجوع کولو سره د هغه پاکې ولې نه بیانونی؟ نو ټولو او وئیل زمونږ رب پاک دې د فقیرانو نه د هغوی حق بندولو سره هم مونږ ظالمان وو بیا هغوی خپل مینځ کښې یو بل ته متوجې شو او یو بل ټې ملامته کولو وئې وئیل افسوس ارمان زمونږ بد قسمتی یقیناً مونږ سرکش وو هیڅ عجبیه نه ده چه زمونږ رب د دې نه بهتربدله راکړی (لَعْنًا) په تشدید او تخفیف سره دې، مونږ خود خپل رب طرف ته رجوع کوو دې دپاره چه هغه زمونږ توبه قبوله کړی او مونږ له زمونږ د باغ نه بهترباغ راکړی، روایت کړې شوې دې چه هغوی ته د هغې نه بهترباغ بدله کښې ورکړې شو، هم دغه شان عذاب وی یعنی دغه خلقو د عذاب په شان په اهل مکه کښې کو مو خلقو زمونږ د حکم خلاف ورزی او کړه، او د آخرت عذاب خود دې نه زیات دې که چرې دوی د آخرت په عذاب باندې پوهیدلې نو زمونږ د حکم خلاف ورزی به ټې نه کوله.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: سورت ن د دې دویم نوم سورة القلم هم دې.

قوله: اَحَدُ حُرُوفِ الْمَجَامِدِ د دې عبارت مقصد په هغه خلقو باندې رد کول دی چه دا وائی چه (ن) د رحمن آخری حرف دې یا د نصر، ناصر او د نور رومبې حرف دې.

قوله: وَمَا يَنْظُرُونَ مَا مِصْرِيه دې یا موصوله مَا يَنْظُرُونَ ای عَطْرُهُم یعنی قسم دې د هغه څه چه فریبته ټې لیکي.

**قوله:** مَا أَنتَ بِمُعْجِزٍ لِّكَ بِعَجُونٍ دَا جَوَابِ قِسْمِ دِيْ اَوْ يَمْعُوْ كُنْهِيْ بَاءِ سَبِيْهٍ دِهْ يَعْنِيْ دَخِيْلُ رَبِّ دَ فَضْلٍ پِهْ سَبَبِ حَضُوْرِيَاكُ مَجْنُوْنُ نِهْ دِيْ يَمْعُوْ جَارِ مَجْرُوْرُ دَهْفِهْ فَعْلُ نَفِيْ سِرِهْ مَتَعْلَقُ دِيْ پِهْ كُومُ چِهْ مَا دَلَالَتُ كُوِيْ اَمِيْ لَعْنِيْ يَمْعُرِيْكَ عَنَّا لَهْمُوْنُ مَجْنُوْنُ كُنْهِيْ بَاءِ زَانْدِهْ دِهْ. (جمل)

**قوله:** سَبَبِ اِنْعَامِهْ پِهْ دِيْ سِرِهْ چِهْ خَنْگِهْ دِيْ خَبِرِيْ طَرَفِ تِهْ اِشَارِهْ دِهْ چِهْ بَاءِ سَبِيْهٍ دِهْ دَغِهْ شَانِ دِيْ خَبِرِيْ طَرَفِ تِهْ هَمِ اِشَارِهْ دِهْ چِهْ اَلَفْ، دَهْمَا اَسْمُ اَوْ مَجْنُوْنُ دَدِيْ خَبِرِيْ.

**قوله:** وَاَنْ لِّكَ لَا جُرَا لِهْغَدَا اَوْ دَدِيْ مَابَعْدِ پِهْ جَوَابِ قِسْمِ بَانْدِيْ مَعْطُوْفُ دِيْ لَكِهْ چِهْ مَعْمُرُ عَلَيْهِ دُوِهْ دِيْ يَوْمَا اَلَكْ يَمْعُوْ رَبِّكَ بِعَجُونُ اَوْ دُوِيْمُ وَاَنْ لِّكَ لَا جُرَا لِهْغَدَا مَمْنُوْنُ.

**قوله:** هُوَ مَعْطُوْفٌ عَلٰى كُذْرِيْ يَعْنِيْ لَهْجُوْتُوْنُ عَطْفُ پِهْ كُذْرِيْ بَانْدِيْ دِيْ اَوْ خَنْگِهْ چِهْ مَعْطُوْفُ دَ كُوْ مَا تَحْتِ كِيْدُوْ وَجِيْ نِهْ مَكْمَلِيْ دِهْ لَهْجُوْتُوْنُ بِهْ هَمِ مَكْمَلِيْ وِيْ. دَغِهْ شَانِ بِهْ دُوِهْ خِيْزُوْنِهْ مَكْمَلِيْ وِيْ مَكْرُ پِهْ دِيْ صُوْرَتِ كُنْهِيْ بِهْ دَا اِعْتِرَاضُ وِيْ چِهْ لَهْجُوْتُوْنُ جَوَابِ مَكْمَلِيْ دِيْ لِهْذَا دَ مَنْصُوْبُ كِيْدُوْ وَجِيْ نِهْ دَ دِيْ نُوْنِ اِعْرَابِيْ سَاقُطِيْدِلِ پِكَارِيْ حَالَانْكِهْ لَهْجُوْتُوْنُ كُنْهِيْ نُوْنِ اِعْرَابِيْ بَاقِيْ دِيْ؟

**جواب:** دَادِيْ چِهْ دَ نُوْنِ سَاقُطِ كِيْدِلُوْ دِيْپَارِهْ دَ فَا، سَبِيْهٍ كِيْدِلِ ضُرُوْرِيْ دِيْ اَوْدَلْتِهْ فَا، عَاطِفِهْ دِهْ تِهْ چِهْ سَبِيْهٍ.

**وَقَوْلِهِ:** مَفْسِرُ عَلَامِ لَهْجُوْتُوْنُ بَعْدَ اَلْفَاءِ سِرِهْ وَرَكْرِيْ دِيْ. دَدِيْ جَوَابِ حَاصِلِ دَادِيْ چِهْ دَ لَهْجُوْتُوْنُ دَ فَا، نِهْ پَسِ هَمُ مَبْتَدَاُ مَقْدَرِ اَوْ مَنَلِيْ شِيْ اَوْ لَهْجُوْتُوْنُ دَ مَبْتَدَاُ خَبِرِ وِيْ مَبْتَدَاُ دَ خَبِرِ سِرِهْ جَمْلِهْ اَسْمِيَهْ بِهْ جَوَابِ تَمَنِيْ وِيْ لِهْذَا پِهْ دِيْ صُوْرَتِ كُنْهِيْ بِهْ حَذْفِ نُوْنِ تِهْ ضُرُوْرَتِ نِهْ وِيْ. (تَرْوِيْعُ الْاَرْوَاحِ، فَتْحُ الْقَدِيْرِ شَوَاكِنِيْ) اَوْ بَعْضِيْ قِرَاةُوْنُوْ كُنْهِيْ لَهْجُوْتُوْنَا هَمُ دِيْ پِهْ دِيْ صُوْرَتِ كُنْهِيْ بِهْ لَهْجُوْتُوْنَا جَوَابِ تَمَنِيْ وِيْ اَوْ فَا، بِهْ سَبِيْهٍ وِيْ دَ كُومُ دَ وَجِيْ نِهْ چِيْ نُوْنِ اِعْرَابِيْ سَاقُطُ شُوْ. (فَتْحُ الْقَدِيْرِ)

**قوله:** اَيُّ مُلْتَابٍ اَمِيْ حَرْفِ تَفْسِيْرِ دِيْ نِهْ مَعْلُوْمِهْ شُوِهْ چِهْ مُلْتَابُ دَعْوَاتِ تَفْسِيْرِ دِيْ حَالَانْكِهْ مُلْتَابُ، دَعْوَاتِ تَفْسِيْرِ نِهْ دِيْ لِهْذَا دَ مَفْسِرُ عَلَامِ دِيْپَارِهْ مَنَاسِبُ وَهْ چِهْ دَ اَمِيْ پِهْ خَائِنِيْ اَوُوْنِيْلِيْ وِيْ چِيْ دَهْمَا دُوِيْمِ تَفْسِيْرِ شُوِيْ وِيْ. صَاوِيْ

**قوله:** يَنْهِيْهُدَا دَ مَقَاوُ مَتَعْلَقُ دِيْ مَطْلَبِ دَادِيْ چِهْ هَفِهْ سِرِيْ دَ يُوْ خَبِرِهْ بِلِ تِهْ دِرْسُوْلُوْ دِيْپَارِهْ مَنْدِهْ تَرِيْهْ كُوْنَكِيْ دِيْ.

**قوله:** عَلَيَّ طَبْخُوْنِيْ، جَا فَا اَوْجِ مَزَاجِ.

**قوله:** بَعْدَ ذَلِكَ يَعْنِيْ پِهْ ذِكْرُ شُوِيْ تُوْلُوْ عِيْبُوْنُوْ كُنْهِيْ دَ تُوْلُوْنِهْ لُوِيْ عِيْبِ دَادِيْ چِهْ هَفِهْ غَيْرِ ثَابِتِ اَلنَّسَبِ دِيْ.

**قوله:** زَيْفُ الزَّيْتُونِ نه ماخوذ دي هغه مندرني چه د گڏي چيلن وغيره په غوږ كښي اچولې شي مجازاً هغه سړى ته وائي خوك چه په نسب كښي شامل كړې شوې وي په حقيقت كښي هغه په نسب كښي داخل نه وي عربن كښي ده ته مستلحق وئيلي شي وليدين مغيره هم داسې وو.

**قوله:** لَإِنْ هُوَ مُتَعَلِّقٌ بِمَا دَلَّ عَلَيْهِ دَادَدِي خبرې طرف ته اشاره ده چه آن گات كمال تليف كښي آن نه وړاندې لام جاره مقدر دي او هغه د اذاتلي عليه اكنامدلول سره متعلق دي او مدلول گلبه دي كوم چه مفسر علام ظاهر كړې دي.

**قوله:** وَلِي قِرَامَةُ آلَتِ دوو همزو سره رومي همزه استفهام توييخي ده او دويم آن د مصدره ده د دي نه وړاندې لام مقدر دي او معنى اگلبه يا لآن كمال تليف.

**قوله:** الْخُرطومُ د خنارو خرتم ته وائي په خاص توگه دهاتې او د خنزير خرتم ته وائي د وليدين مغيره پوزې ته د مسخرې په توگه خرطوم اوئيلي شو.

**قوله:** وجواب الشرط دل عليه ما قيله يعنى د ائ گتشر شرط (جواب شرط) محذوف دي، په كوم چه ماقبل يعنى آن اخلوا دلالت كوي تقديرى عبارت دادي ائ گتشر صارت اخلوا

[اياتونه: ۲۴- ۵۷]

(إِنَّ الْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ) أَفَتَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْمُجْرِمِينَ) أَي تَابِعِينَ لَهُمْ فِي الْعِقَابِ (وَاللَّهُمَّ كَيْفَ تَحْكُمُونَ) هَذَا الْحُكْمُ الْقَائِدُ (أَمْرٌ أَيْ بَلْ أَلَكُمْ كِتَابَ) مَنَزَّلَ (فِيهِ تَذَرُوسٌ) أَيْ تَقَرُّوْنَ (إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَآ تَغْتَابُونَ) تَخْتَارُونَ (أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ) غُفُودَ (عَلَيْنَا بِآيَةٍ) وَآيَةٍ (إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) مُتَعَلِّقٌ مَعْنَى بَعَلْنَا وَفِي هَذَا الْكَلَامِ مَعْنَى الْقَسَمِ أَيْ أَقْسَمْنَا لَكُمْ وَجَوَابَهُ (إِنَّ لَكُمْ لَمَآ تَحْكُمُونَ) بِهِ بِأَنْفُسِكُمْ (سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ) بِذَلِكَ الْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُونَ بِهِ بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فِي الْأَجْزَاءِ الْفَضْلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (رَبِّعِهِمْ) تَحْمِلُ لَهُمْ (أَمْ لَهُمْ) أَيْ جَنَّةُهُمْ (مُرْكَبًا) مُوَافِقُونَ لَهُمْ فِي هَذَا الْقَوْلِ يَكْفُلُونَ بِهِ لَهُمْ لِأَنَّ كَانَ كَذَلِكَ (فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ) الْكَافِلِينَ لَهُمْ بِهِ (إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ) اذْكُرْ (يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) هُوَ عِزَّةٌ عَنْ شِدَّةِ الْأَمْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِلْجَنَابِ وَالْأَجْزَاءُ يُقَالُ كُنْتُ الْخَرْبَ عَنْ سَاقٍ إِذَا اخْتُذَ الْأَمْرُ فِيهَا (وَيُذْعَنُونَ إِلَى السُّجُودِ) انْخِصَانًا لِإِيمَانِهِمْ (فَلَا يَسْتَطِيعُونَ) نَصِيرَ ظُهُورِهِمْ طَبَقًا وَاجِدًا (وَحَاشَعَةً) خَالٍ مِنْ ضَمِيرٍ يَذْعَنُونَ لَهَا ذَلِيلَةً (أَبْصَارُهُمْ) لَا يَزِفُونَهَا (رُتْقَهُمْ) تَفْسَاغُهُمْ (ذُلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يَذْعَنُونَ) فِي الدُّنْيَا (إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَائِلُونَ) فَلَا يَأْتُونَ بِهِ بَلْ لَا يَصْلَوْنَ (قَدْ زُرْنِي) دَعْنِي (وَمَنْ يَكْذِبْ بِهَذَا الْحَدِيثِ) أَلْ قُرْآنَ (يَسْتَعِدُّ لَكُمْ) نَاعِلُهُمْ لَلْأَقْبَلِ (مَنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ) وَأَمْلَى لَهُمْ أَنْفُسَهُمْ (إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذَلِكَ) لَا يَطَاقُ (أَمْ بَلْ أَلَكُمْ لَمَآ تَحْكُمُونَ) عَلَى تَلْيِيقِ الرِّسَالَةِ (أَجْرًا فَبِهِمْ مَكْرَمًا) بِمَا يَغْفُوتُكُمْ (مُتَقَلِّبُونَ) فَلَا يُلْمِزُونَ لِذَلِكَ (أَمْ عِنْدَهُمْ



الْقَيْبِ) اېي اللوح المخطوط الذي فيه القَيْبِ (قَهْمٌ يَكْتُمُونَ) مِنْهُ مَا يَقُولُونَ (قَاصِرٌ لِّمُؤْمِرَتِكَ) لِيَهْمَ بِمَا يَشَاءُ (وَلَا تُكُنْ كَصَاحِبِ الْخَوْتِ) فِي الشَّجَرِ وَالْمَجَلَّةِ وَهُوَ يُؤْنِسُ عَلَيْهِ السَّلَامَ (إِذْ أَتَاذِي) دَعَا زَيْتَهُ (وَقَوَّ) مَكْطُومَهُمْ مَنَلُوهُ عَمَّا فِي بَطْنِ الْخَوْتِ (لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ) ادْرَكَهُ (نَعْمَةً) (فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ) بِالنَّبُوَّةِ (لَمَجْلُومٍ) الصَّاحِبُونَ) الْآبَاءُ (وَأَنْ يَكْذِبُوا الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْوَيْلِ لَوَلَاكَ) بِضَمِّ الْآيَةِ وَبَلَدِهَا (وَالْبَصَارُ هُمْ) يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرًا ضَدِيدًا يَكَادُ أَنْ يَضْرَعَكَ وَتَسْقِطُكَ مِنْ مَكَانِكَ (لَمَّا سَمِعُوا الْيَاكُنَ) أَنْ قُرْآنَ (وَيَقُولُونَ) عَسْنَا (إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ) بِسَبَبِ أَنْ قُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ (وَمَاهُو) أَيْ أَنْ قُرْآنَ (أَلَا ذُكِّرَ) مُوجِظَةً (لِلْعَالَمِينَ) النَّجْمِ وَالْإِنْسِ لَا يَخْذُذُ بِسَبَبِ لَجْنُونٍ

توجهه: «راتلونکې آيت» هغه وخت نازل شو کله چه مشرکانو او وئيل که چرې مونږ د وېاره راژوندی کړې شو نو تاسو نه به مونږ ته بهتر را کولې شی، د پرهیزگارانو د پاره د هغوی د وې سره د نعمتونو والا جنتونه دی، ایا مونږ به مسلمانان او مجرمان برابر کړو؟ یعنی گناهکار به د مسلمانانو برابر کړو؟ په تاسو چه چل او شو؟ تاسو دا فاسد فیصلې څنگه کوئ؟ بلکه ولې تاسو سره نازل کړې شوې هغه کتاب دې په کوم کښې چه تاسو لوستل کوئ چه په هغې کښې ستاسو د پاره هغه هیڅونه (لیکلی) وی کوم چه تاسو خوښوئ یا ستاسو د پاره په مونږ باندې پاخه قسمونه دی؟ (الی یوم الیامه) د معنی په اعتبار سره د عَلَیْکَ سره متعلق دې او په دې کلام کښې د قسم معنی ده یعنی اَلْقَسَمَ الْکُفْرُ او جواب قسم (لَا تُکْفَرُ لِمَا تَكْفُرُونَ) دې ستاسو د پاره هر هغه دی کوم چه د خپل طرف نه تاسو خان له مقرر کړئ، تاسو ﷺ د هغوی نه تپوس او کړی چه د دې حکم د کوم چه تاسو د خپل خان د پاره فیصله کوئ هغه دا چه تاسو ته به په آخرت کښې د مسلمانانو نه بهتر در کولې شی څوک دمه واورشته؟ ولې هغوی سره شریکان دی؟ چه په دې خبره کښې د هغوی موافق او په دې سلسله کښې د هغوی د پاره کفیلان که چرې داسې وی نو خپل کفالت کونکی شریکان دې راولی که چرې هغوی رښتونی وی، هغه ورغ یاده کړئ په کومه ورغ چه به د پندئ تجلی ښکاره شی دا عبارت دې د قیامت په ورغ د حساب او بدلې د سختوالی نه، کله چه ډیره سختی راشی نو وئیلی شی لَقَدْ لَیَسَ الْإِنْسَانُ مِنَ الشَّاكِرِینَ حرب خپلې پندئ ښکاره کړې او هغوی به د هغوی د ایمان د امتحان په غرض د سجده د پاره راغوښتلې شی نو هغوی به سجده اونه کړې شی د هغوی ملاگانې به د یوې تختې په شان شی حال دا دې چه د هغوی سترگې به ټیټې وی عَاجِزَةً د مدحون د ضمیر نه حال دې او حال دا چه دلیل به وی سترگې به پورته کولې نه شی په هغوی به ذلت راخوړ شوې وی، هغوی به د سجده د پاره په دنیا کښې راغوښتلې شو حال دا چه هغوی صحیح سالم وو نو هغوی به سجده نه کوله ځکه چه هغوی به په (دنیا) کښې موندن نه کولو ما او هغه سړي کوم چه دروغ گنړی هم په دغه حال کښې پرېده مونږ به هغوی وار په وار داسې راکاږو چه هغوی ته به معلومه هم

نه وی یعنی مونږ به هغوی په مزه مزه راگیر کړو او زه به هغوی ته مهلت ورکړم بیشکه زما تدبیر پر مضبوط اوسخت دې هیڅوک ددې د مقابلې کولو طاقت نه لری آیا تاسو ﷺ د دوی نه د رسالت په تبلیغ باندې څه مزدوری غواړئ؟ چه دوی د هغې د بوج نه کوم چه تاسو ته درکوی وړانده ی؟ د څه د وجهې نه چه دا خلق ایمان نه راوړی؟ یا دوی سره علم قییب دې یعنی لوح محفوظ دې په کوم کښې چه د غیب (خبرې دی) څه چه وائی هم د هغې نه شي لیکي نو ته د هغوی باره کښې د خپل رب د حکم د هغوی په باره کښې څنگه چه هغه او غواړی لره په صبر سره انتظار کوه او په زړه تنگولو او تادی کولو دکب (مهی) والا په شان مه کړ او هغه یونس علیهم السلام دې هغه د خپل رب ته د غم په حالت کښې دعا او کړه (یعنی) د غم په حالت کښې شي دکب په خپته کښې دعا او کړه که هغه لره د هغه رب نعمت رحمت نه وي را لاندې کړې نو دکب د خپته نه په ډیر خراب حالت کښې یو خالی میدان کښې غورزولې شو لیکن په هغه باندې رحم او کړې شو او هغه په خراب حالت کښې وانجولې شو، بیا د هغه رب هغه ته نبوت ورکړو نو هغه شي په صالحین انبیاء کرامو کښې شامل کړو او نیزیږې ده چه کافران تا ﷺ په تیزو نظرونو سره او غویوی د یاء په فتحې اوضمې سره یعنی دا خلق تا ﷺ ته برند برند گوری داسې معلومیږی هغوی به تا په زمکه را خلاص کړی او حضور پاک به دخپل ځانی نه را غوزار کړی کله چه هغوی قرآن اوړی او د حسد د وجهې نه وائی دا خو د دغه قرآن د وجهې نه کوم چه ده راوړې دې لیوني شوې دې په حقیقت کښې دا قرآن د جهان والو دپاره یعنی د پیریانو او انسانانو دپاره نصیحت دې ددې په وجه لیونتوب نه شی پیدا کیدی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ای تابعین مناسب وه چه مفسر علام تلمین په ځانی ماضی لمضی الطاء فرمائیلي وي.  
قوله: مَا لَكُمْ دامتدأ خبر جمله ده په دې وجه په دې باندې وقف کولې شی. ای ائ  
فَرَسَلْ لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْاَحْكَامِ الْمُبْدِئَةِ عَنْ الصَّوَابِ.  
قوله: كَيْفَ تَحْكُمُونَ دا دویمه جمله ده.

قوله: اِنَّ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ، اِنَّ لَكُمْ د راصل ان لکم د فتحې سره وو ځکه چه د تَحْكُمُونَ مفعول دې لیکن په خبر کښې لَمَّا تَحْكُمُونَ کښې لام د تاکید دپاره راوړلې شو نو اِنَّ ته کسره ورکړې شوه لکه چه عَلَيْنَا اِنَّ لَكُمْ لَمَّا کښې او طلحه بن مصرف او ضحاک رحمهما الله اِنْ د همزې فتحې سره لوستلې دې او لام شي زائد دپاره د تاکید گرځولې دې.  
قوله: متعلق مَقْنَى بِمَلِكِنَا، ائ مصل به یسلی یوم القیامة ده لَمَّا سره متصل دې دلته د متعلق نه مراد نحوی تعلق نه دې چه هغه تعلق د فعل یا د هغه څیز سره خاص وی کوم چه

ذَ فَعَلَ بِه مَعْنَى كَسَبِي وَي، أَمْ لَكُمْ لِمَاسٌ عَلَيْنَا الْعَرْسُ بِه د مَعْنَى كَسَبِي دِي أَوْ أَنْ لَكُمْ لِمَاسٌ  
تَكُونُونَ جَوَابِ قِسْمِ دِي.

ہو لہ: اِنْ كَانُوا صَافِيْنَ دِي جَزَاءُ دَ مَا قَبْلَ دَ دَلَالَتِ دَ وَجِبِي نِه مَحذُوفِ دِه.

ہو لہ: مِنْ حَيْثُ لَا يَفْعَلُونَ، لَا يَفْعَلُونَ مَفْعُولِ مَحذُوفِ دِي أَيْ يَفْعَلُونَ أَكْثَرَ لَمُتَدَارِجِ.

ہو لہ: وَأَمْلِيْ لَمْ دَاعْطَفْ تَفْسِيْرِي دِي دَدِي عَطَفَ بِه سَكَنُوْهُ جَهْمَ بَانْدِي دِي.

[۶۹] سورۃ الحاقۃ

سورة الحاقۃ مکیہ احدى والتثان وخمسون اية

سورة الحاقۃ مکی دِي، بِه دِي كَسَبِي یو پنخوس یا دوه پنخوس آیاتونہ دی

[ایاتولہ: ۱-۳۷]

الْحَاقَّةُ الْيَقِيْنَةُ الَّتِي يَحَقُّ فِيْهَا مَا اُنْكَرُ مِنْ الْبُغْثِ وَالْحَسَابِ وَالْخِزْيَةِ اَوْ الْمَظْهَرَةِ لِذَلِكَ مَا الْحَاقَّةُ تَغْثِيْمُ  
لِشَايْهَا وَهِيَ مَبْدَاٌ وَخَيْرُ الْحَاقَّةِ وَمَا اُذْرَاكُ اُغْلَمَكَ مَا الْحَاقَّةُ نَزَادَةُ تَغْثِيْمُ لِشَايْهَا فَمَا الْاَوَّلَى مَبْدَاٌ وَمَا  
بَعْدَهَا خَيْرُهُ وَمَا الثَّانِيَةُ وَخَيْرُهَا فِيْمَا مَحَلُّ الْمَفْعُولِ الثَّانِي لِاَدْرِى (كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغْيَانٍ وَطَارَتْ اَنْفُسُهَا  
فَمَنْعَ الْقُلُوبِ بِاَهْوَالِهَا) فَاَمَّا ثَمُودُ فَاهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ بِالصَّبْحَةِ الْمُجَاوِزَةِ لِلْحَدِّ فِي الشَّدَةِ (وَمَا عَادَ اَهْلُكُوا  
بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدِ الصَّوْتِ (عَاتِيَةٍ) قُوَّةٌ حَبِيْذَةٌ عَلٰى عَادٍ مَعَ قُوَّتِهِمْ وَحِدَتِهِمْ (سَخَّرَهَا) اَرْسَلَهَا بِالْقَهْرِ  
(عَلَيْهِمْ سِتْرٌ لَّيَالٍ وَنَهَائِيَّةٌ اَيَّامٍ) اَوَّلُهَا مِنْ مَّنَحٍ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ لِلْعَيْنِ يَبْقَيْنَ مِنْ شَوَالٍ وَكَانَتْ فِي غَيْزِ الشَّتَاءِ  
(حُومًا) مُتَابَعَاتٌ شَبَّهَتْ بِتَابِعٍ فَعَلَ الْخَاسِمُ فِيْ عَادَةِ الْكُفْرِ عَلٰى الدَّاءِ كَمْزَةً بَعْدَ اُخْرٰى حَتّٰى يَنْخَسِمَ  
(فَقَرَى الْقَوْمُ فِيْهَا صَرَخٰى) مَطْرُوحِينَ عَالِيَيْنَ (كَانَتْهُمْ اَنْجَارًا) اَصُولُ (تَحُلُّ عَاوِيَةً) سَاقِطَةٌ فَارِعَةً (فَهَلْ تَرٰى  
لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ) صِفَةُ نَفْسٍ مَقْدَرَةٍ اَوْ النَّاءِ لِلْمَاغَلَةِ اَيْ بَاقٍ لَا (وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ) اَتْبَاعُهُ وَهِيَ قِرَاءَةُ فَتَحٍ  
الْقَافِ وَتَكُونُ النَّاءُ اَيْ مَنْ تَقْلَعُ مِنَ الْاَمْنِ الْكَافِرَةِ (وَالْمُؤْتَفِكَا) اَيْ اَهْلُهَا وَهِيَ قُرٰى قَوْمُ لُوطَ  
(وَالْحَاقَّةُ) بِالْبَغْلَاتِ ذَاتِ الْخَطَا (فَقَصَّوْا رُسُلَهُمْ اَيْ لُوطَ وَغَيْرَهُ) فَاَعْدَهُمْ اَعْدَاءَ رَآيِيَةٍ زَائِدَةٍ فِي  
الشَّدَةِ عَلٰى غَيْرِهَا (اِنَّا لَمَاطِفَا النَّامِ) عَلَا فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْجِبَالِ وَغَيْرِهَا زَمَنُ الطُّوفَانِ (وَحَمَلْنَاكُمْ فِيْ  
اَبْهَاطِكُمْ اِذْ اَنْتُمْ فِيْ اَصْلَابِهِمْ (فِي الْحَارِيَةِ) الشَّيْئَةِ الَّتِي عَلَيْهَا نُوحٌ وَنَحَا لُوْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فِيْهَا وَغَرِقَ  
الْآخَرُونَ (وَلَقَدْ عَلِمْنَا) اَيْ عَلِمَهُ الْفَقْلَةُ وَهِيَ اِنْجَاءُ الْمُرِيْبِيْنَ وَافْلَاكُ الْكَافِرِيْنَ (لَكُمْ تَذْكِرَةٌ) عِظَةٌ (وَكَيْفَا)  
وَلِتَنْخَفِظُوا (اَذُنٌ وَاعِيَةٌ) حَافِظَةٌ لِمَا تَسْمَعُ (فَاِذَا لَيْعَةً فِي الصُّورِ نَفْعَةٌ وَاحِدَةٌ) لِلْفَصْلِ بَيْنِ الْخَلْقِ وَهِيَ  
الْاَنِيَّةُ (وَحَمَلَتْ) رَفَعَتْ (الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ فَدَكَّتْ) دَفَا (دَكَّةً وَاحِدَةً) (قَوْمِيْنَ) وَلَقَدْ الْوَاقِعَةُ فَانَتْ  
الْيَقِيْنَةُ (وَالنَّفْثَاتُ السَّمَاءُ لَيْسَ يَوْمِيٌّ وَاهِيَةٌ) حَبِيْطَةٌ (وَالْمَلَكُ) بَغْيُ الْمَلَائِكَةِ (عَلٰى اَرْجَائِهِمْ) جَوَابِ الشَّكِّ  
(وَقَبِيْلُ عَرْشِ رَبِّكَ لَوْ هُمْ اَيُّ الْمَلَائِكَةِ الْمَكْمُودِيْنَ (يَوْمِيٌّ ثَمَانِيَّةٌ) مِنَ الْمَلَائِكَةِ اَوْ مِنْ مَلَكُوْهُمْ (يَوْمِيٌّ  
لَقَرُّوْنَ) لِلْجَسَابِ (لَا تَقْلِيْ) بِاللَّهْ وَاللَّهْ (وَكُنْكُمْ عَالِيَةً) مِنَ السَّابِ (فَاَمَّا مَنْ اَوْحٰى كِتَابَهُ يَوْمَ يَوْمِهِ) فَيَقُولُ



ذَٰلِکَ بِہِ خَاسِیَۃٍ دَیْ دَ قَاف پَہ فَتَحَیْ اَوْ دَ بَآءِ سَکُونِ سِرَہِ یَعْنِیْ ہَفَہ خَلْقِ چَہ دَکَا فَرَامَتُونُونِہ وِرَاندِی تیر شری دی اَوَدَ اولتہ کَرِیْ شُوو کَلو عَطَا کَارَانو اَو ہَفَہ دَ قَوْمِ لَو ط دَ کَلِیْ وَا لا وُو ہَم عَطَا گَہِیْ اَو کَرِیْ اَوَدَ خَیْلِ رِب دَ رَسولِ نَافَر مَآئِیْ شِیْ اَو کَرِہِ یَعْنِیْ دَ لَو ط ہَفِیْ وَغیرَہ، نُو مَوْنِ ہَفَوِیْ (ہَم) پَہ زَیْرِد سَت گِرَفَت کَبْنِیْ وَاسْتَل، دَکَہُ پَہ شَدَت کَبْنِیْ دَ نُو رُو نَہ زِیَات، کَلہ چَہ پَہ اَو یُو کَبْنِیْ اَو چَیْدَل اَو بَکَکَہ کَیْدَل (طَغْیَانِی) رَا غَلہ یَعْنِیْ دَ طُو فَا ن پَہ زَمَانہ کَبْنِیْ اَو بَہ پَہ ہَر خِیْز بَآندِیْ اَو خَٹَلِیْ نُو مَوْنِ تَاسُو یَعْنِیْ سَتَاسُو پَلَارَان، کُوم وَخَت چَہ تَاسُو دَ ہَفَوِیْ پَہ شَا گَانو کَبْنِیْ وِیْ پَہ کَشْتِیْ کَبْنِیْ کُومَہ چَہ نُو ح ہَفِیْ جُورَہ کَرِیْ وَہ وِرَاوِیْ خُورِیْ اَو نُو ح ہَفِیْ اَو خُوک چَہ ہَفَوِیْ سِرَہ پَہ کَشْتِیْ کَبْنِیْ سَوَارَہ وُو بَیْج شُو، اَو یَا قِیْ غَرَق شُول، دَیْ دَ پَارَہ چَہ مَوْنِ دَا فَعْل چَہ مَؤْمَنَانو تَہ خِلَاصِیْ وَر کُول اَو کَا فَرَانِ ہَلَا کُول دِی سَتَاسُو دَ پَارَہ نَصِیْحَت جُور کُرو اَو دَیْ دَ پَارَہ چَہ یَا د سَاتُونکی غُورِو نَہ کَلہ دَا وَا زِریْ نُو یَا دِیْ اَو سَاتِیْ اَو چَہ کَلہ پَہ شِیْ لِیْ کَبْنِیْ دَ مَخْلُوق پَہ مِیْنَخ کَبْنِیْ دَ فِیْصَلِیْ دَ پَارَہ یُو یُو کِیْ پُوک وَہ لَیْ شِیْ اَو دَا بَہ نَفَخَہ ثَانِیَہ وِیْ اَو زَمَکَہ اَو غُورِو نَہ بَہ اَو چَت کَرِیْ شِیْ اَو پَہ یُو جَرِیْ کَبْنِیْ بَہ ذَرہ ذَرہ کَرِیْ شِیْ نُو پَہ ہَفَہ وَرَہ بَہ وَا قِیْع کَیْدُونکیْ وَاقِیْع شِیْ (یَعْنِیْ) قِیَامَت بَہ رَاشِیْ اَو آسْمَان بَہ اَو شِیْ لَیْ اَو پَہ ہَفَہ وَرَہ بَہ ہَفَہ بَال کَلِیْ کَارَہ (کَمُزُورِیْ) شِیْ اَو فَرِیْشِیْ بَہ دَہْغِیْ پَہ غَا رُو بَآندِیْ وِیْ (یَعْنِیْ) دَ آسْمَان پَہ غَا رُو بَآندِیْ اَو پَہ ہَفَہ وَرَہ بَہ سَتَا دَ رِب عَرَشِ اَتَہ فَرِیْشِیْ اَو چَتُونکیْ وِیْ یَعْنِیْ مَلَاتِکَہ مَذ کُورِیْن بَہ اَتَہ وِیْ، یَا دَ مَلَاتِکُورِیْہ اَتَہ صَفُونہ وِیْ پَہ ہَفَہ وَرَہ بَہ تَاسُو تُول دَ حَسَاب دَ پَارَہ پِیْش کَرِیْ شِیْ اَو سَتَاسُو بَہ ہِیْخ رَا زِ پَتِ پَاتِیْ نَہ شِیْ، مَخْلِیْ پَہ تَآءِ اَو یَاء سِرَہ دَیْ نُو چَہ دَ کُوم سِیْ عَمَلِ نَامَہ دَ ہَفَہ پَہ یَیْ لَاس کَبْنِیْ وَر کَرِیْ شِیْ نُو ہَفَہ بَہ پَہ ہَفِیْ سِرَہ خُوش حَالہ شِیْ اَو خَیْلِ اَہْل سِرَہ بَہ مَخَاطَب شِیْ وَا ئِیْ بَہ وَا خَلِیْ زَمَا عَمَلِ نَامَہ اَو لُولِیْ هَا فِیْرَا وِیْ اَو اَو لُولِیْ پَہ کَلِیْ کَبْنِیْ تَنَازَع اَو کَرِہ مَاتَہ خُو یَقِیْن وُو چَہ مَاتَہ بَہ زَمَا حَسَاب مَلَا وِیْ پِیْ نُو ہَفَہ بَہ پَہ یُو خُو بِن کَرِیْ شُو یْ عِیْش کَبْنِیْ اَو اَو چَت اَو لُورِ جَنَت کَبْنِیْ وِیْ، دَ کُوم مِیْوِیْ چَہ بَہ نِیْز دَیْ وِیْ کُوم چَہ بَہ وَا رِ نَاسَت اَو مَلَا سَت حَا صِلُولِیْ شِیْ اَو ہَفَوِیْ تَہ بَہ اَو وِیْ لِیْ شِیْ چَہ پَہ مَزُو سِرَہ خُورِیْ شُکُورِیْ دَ خَیْلِ ہَفَہ اَعْمَالُو پَہ بَدَلہ کَبْنِیْ کُوم چَہ تَاسُو پَہ تِیْرہ شُو یْ زَمَانہ پَہ دُنِیَا کَبْنِیْ کَرِیْ دِیْ، لَیْکِن چَاتَہ چَہ دَ ہَفَہ دَ اَعْمَالُو کِتَاب دَ ہَفَہ پَہ گِیْس لَاس کَبْنِیْ وَر کَرِیْ شِیْ نُو ہَفَہ بَہ وَا ئِیْ اَفْسُوس چَہ مَاتَہ زَمَا دَا کِتَاب ہَدُو رَا کَرِیْ شُو یْ نَہ وِیْ، مَا دَ تَنْبِیْہ دَ پَارَہ دَہ اَو اَفْسُوس مَاتَہ پَتَہ نَہ وِیْ چَہ زَمَا حَسَاب خُنگَہ دَیْ اَفْسُوس چَہ ہَم پَہ دُنِیَا کَبْنِیْ مَرگِ زَمَا کَارِ خِلَاصِ (تَمَام) کَرِیْ وِیْ یَعْنِیْ مَرگِ زَمَا زُوند (دَاسِیْ) خَتَم کَرِیْ وِیْ چَہ بَیْآ نَہ وِیْ رَا پَا سُولِیْ شُو یْ، زَمَا مَالِہَم مَاتَہ عَہ فَا ئِدَہ رَا نَہ کَرِہ اَو زَمَا شَان شُوکَت یَعْنِیْ قُوت اَو حِجَت ہَم لَارُو کَلِیْ کَبْنِیْ اَو جَسَلِیْ کَبْنِیْ اَو سُلْطَانِیْ کَبْنِیْ هَا دَ سَکُوت سِرَہ دَہ پَہ حَالَت وَقْف اَو وِصْل کَبْنِیْ، دَ مُصْحَف دَ اَمَام اَو نَقْل پَہ اِتْبَاع کَبْنِیْ

باقی پاتې کيږي او په دې کښې بعضو په حالت وصل کښې حذف کړې ده (حکم به اوشی، دې اونیسې داد دوزخ نگرانانو ته خطاب دې بیا ده ته طوق ورواغوندي یعنی د ده دواړه لاسونه ست سره په طوق کښې او ترې بیا د دوزخ په سور کړې شوی اور کښې ده داخل کړې بیا دوی په داسې زنجیرونو کښې د کوم اوږدوالي چه د فربستو په لاس او یا لاسه دې یعنی په اور کښې د داخلولو نه پس دې او ترې اوفاء د ظرف مقدم سره د فعل تعلق ته مانع نه ده یشکه ده به په الله تعالی چې د عظمت مالک دې ایمان نه لرلو او مسکینانو ته به یې د خوراک ورکولو ترغیب نه ورکولو نو نن نه دده شوک عزیزو شته چه دې دهغې نه فائده او چته کړی اونه د کوولو نه بغیر ده بل څه خوراک یعنی د اهل دوزخ پیپ یا د دوزخ ونه (زقوم) کوم چه به د گناهکارانو کافرانو نه بغیر بل هیڅوک نه خوری.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: الْحَاقَّةُ، الیهامة هغه ساعت دکوم وقوع چه واجب اولازم ده دا د حق العین نه اسم فاعل دې.

قوله: الْحَاقَّةُ: د الیهامة موصوف محذوف صفت دې لکه څنگه چه مفسر علام اشاره کړې ده.

قوله: مَا الْحَاقَّةُ د استفهام په طریقه د بیانولو مقصد دهغې عظمت شان ښکاره کول دی.

قوله: الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ، الْحَاقَّةُ، مبتداء اول او ما مبتداء ثانی ده او ثانی الْحَاقَّةُ د مبتداء ثانی خبر دې مبتداء ثانی د خپل خبر سره د مبتداء اول خبر دې.

سوال: خبر چه کله جمله وی نو عائد ضروری وی؟

جواب: که چېرې د مبتداء بلفظه اعاده او کړې شی نو داد عائد قائم مقام وی.

قوله: وَمَا أَذْرَاكَ، مَا مبتداء ده او ددې مابعد یعنی أَذْرَاكَ د خپل مفعول كْ او مَا الْحَاقَّةُ مبتداء خبر جمله سره مفعول ثانی دې.

قوله: لِأَنَّهُمَا تَقَرَّرُ الْقُلُوبُ دا قیامت ته د القارعه و نیلود وجه تسمیه بیان دې.

قوله: حُومًا ددې دوه معنی دی ① د جرې نه پرې کول ② یوشان، مسلسل، دا معنی به د داغلود تسلسل په اعتبار سره وی، یعنی څنگه چه داغلووالا د مرض ماده خنمید وپورې داغی دغه شان هغه هوا یوشان چلیده حُلُم د اغونکې.

قوله: الضی، گوی ټکونی (ض) کما داغل الیو کما د داغلوآله، دې ته په اردو کښې پېښ وانی.

قوله: الْوُتُكِيَّاتُ اسم فاعل جمع مؤنث، واحد مُتَكِيَّة (الانفعال) مصدر دې ماده الْفَكْ اولته کیدونکې، اوختونکې، مراد د حضرت لوط علیه السلام کلي دې کوم چه د بحر مردار

په غاړه باندې آباد وو او د هغوی د تخت ځانې (پایه تخت) سدوم یا سدوم و او لغات ال قرآن

**قوله:** ذات العطاء ددې اضافي مقصد داخودل دی چه الحاقه اسم فاعل د نسبت دپاره دې لکه لايت (پن څرخونکې) تلمو (ميوه څرخونکې) ځکه چه فعل خطا کارنه وی بلکه صاحب د فعل خطا کار وی.

**قوله:** رايته واحد مؤنث، په معنی زانده، د زونه ماخوځ دې دکوم معنی چه د لونيدلو او زياتيدلو ده هم ددې نه زونه غوندې ته ونيولې شی.

**قوله:** هذه الصلوة دا د تيمم د ضمير د مرجع بيان دې فعله ای صلوة او بعض حضراتو دها ضمير مرجع سفينه گرځولې دې.

**قوله:** كسايته دا په اصل كنيې گمانی دې په دې باندې ها سخته داخله شوه دې دپاره چه د بيا فتحه ښکاره شی.

**قوله:** تنازع فيه هاؤمراو واقروا، گناهه كنيې دواړو فعلونو تنازع او كره فعل ثانی ته نى عمل وركړو او د اول دپاره نې ضمير راوړومگر د فضله كيدو د وجې نه نى حذف كړو.

**قوله:** مريضه، د راهبه تفسير په مريضه سره كولو كنيې نې اشاره او كره چه اسم فاعل په معنی د اسم مفعول دې.

**قوله:** ولم تمنع الفاء خپل مدحول لسلوة د فعل تعلق ظرف مقدم يعنى فى سلوة نه مانع نه دې او د اهتمام او تخصيص په وړاندې ظرف مقدم كړې شوې دې اصل كنيې قلنكوة فى سلوة كرهها استعوت درعا دې، لكه چه امر التيمم سلوة كنيې محمرا مصاصا مقدم كړې شوې دې.

[پاتونه: ۳۸-۵۲]

قُلْ زَايِدَةُ اَلْقِيَمَةُ تَحْمِلُ مِنْ الْمَخْلُوقَاتِ وَمَا لَا تَحْمِلُ مِنْهَا اَنْ يَكُنْ مَخْلُوقًا اِنَّ اِلَّهَ اَنْزَلَ رَسُوْلًا كَرِيْمًا اَنْ قَالَ رَسَالَةَ مِنْ اِلَلهِ تَعَالٰى (وما هو بقول شاعر قليلا ما توحيون) وَلَا يَقُولُ كَاوْنٌ قَلِيْلًا مَا كُنْتُمْ كُرُوْنَ) بِاِلْتِزَامٍ وَالتَّاءُ فِي الْفِعْلِ وَمَا مَزِيْدَةُ مُرَكَّبَةٌ وَالْمَعْنٰى اَلْتَّهْمُ اَتَمُّوْا بِاَشْيَاءٍ يَسِيْرَةٍ وَتَذَكَّرُوْهَا بِمَا اَتَى بِهِ اَللّٰهُ صَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالصَّلٰةِ وَالْعَقَدِ فَلَمْ تُغْنِ عَنْهُمْ شَيْئًا هُوَ (تَكْوِيْلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) (وَلَوْ تَكَوَّلَ) اَنْ اَللّٰهُ (عَلَيْهَا بَعْضُ الْاَقْوَالِ) بِاَنْ قَالَ عَنَّا مَا لَمْ نَقُلْهُ (وَلَا كُنَّا) لِيَنَّا (وَمَنْ) عَفَا (بِالْوَحْيِ) بِالْفَوْزِ وَالْفُزَةِ (لَمْ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ) يَبَاطُ الْقَلْبُ وَهُوَ جِزْقٌ مُثْبِلٌ بِهِ اِذَا انْفَطَحَتْ عَنْهُ (لَمَّا يَنْكُرُ مِنْ اَحَدٍ) هُوَ اسْمٌ مَا وَمِنْ زَايِدَةٍ لِتَاكِيدِ التَّائِي وَمِنْكُمْ عَالٍ مِنْ اَحَدٍ (عَنْهُ حَاجِزِينَ) مَا يَبِيْنُ خَيْرٌ مَا وَجَمَعَ لِاَنْ اَعَدَّ فِي بَيْتِ اَلتَّائِي وَمَعْنٰى الْجَمْعِ وَتَجْمِيْعُهُ عَنْهُ لِتَوْبِيْحِ صَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

لَا مَالِ لَنَا عَنْهُ مِنْ خَشْيَةِ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ أَيْ آلِ قُرْآنٍ (لَتَذْكُرَنَّ لِلْمُتَّقِينَ) وَإِنَّا لَنَعْلَمَنَّ أَنَّ مِنْكُمْ إِنبَاءَ النَّاسِ (مُكْذِبِينَ) بِالْقُرْآنِ وَمَصْذِفِينَ (وَأَلَّهُمْ) أَيْ آلِ قُرْآنٍ (لَتَحْمُرَنَّ عَلَى الْكَافِرِينَ) إِذَا رَأَوْا ثَوَابَ الْمُصْذِفِينَ وَعِقَابَ الْمُكْذِبِينَ بِهِ (وَأَلَّهُمْ) أَيْ آلِ قُرْآنٍ (لَتَحْقُقَ الْيَقِينَ) أَيْ الْيَقِينَ الْحَقَّ (فَسَيَمُ) نَزْهَ (بِأَسْمِهِ) الْبَاءُ زَائِدَةٌ رَتَكَ الْمُطَوِّعِينَ سُبْحَانَهُ

ترجمہ: زمادی قسم وی پہ ہفہ خیزونو کوم چہ تاسو پہ مخلوقاتو کنہی وینئ، فلا کنہی لا زائدہ دی او پہ مخلوقاتو کنہی چہ کوم تاسو نہ وینئ یعنی دے تولو مخلوقاتو چہ بیشکہ دا قرآن دے بزرگ (عزت مند) رسول قول دی یعنی ہفہ دالہ تعالیٰ دے طرف نہ دے یو پیغام رسونکی پہ حیثیت سرہ نقل کرو اودا دیو شاعر قول نہ دی (افسوس) تاسو تہ دیر کم یقین دی اونہ دیو کاهن قول دی (افسوس) تاسو دیر کم نصیحت حاصلوی پہ دواو فعلونو کنہی پہ یاہ اوتاہ سرہ دی او ما زائدہ او معنی دادہ چہ ہفوی پہ خبروباندی دیر کم یقین لری، اودہ فوی د نبی ﷺ دے راورلے شوی خیزونونہ پہ بعض باندی ایمان راورل مثلاً پہ صدقہ او خیرات باندی پہ صلہ رحمی باندی او دے زنا وغیرہ نہ پہ منع کیدوباندی نو پہ دی سرہ بہ دہ فوی ہیخ فائدہ اونشی (بلکہ داخو) دے رب العالمین نازل کرے شوی کلام دی او کہہ چرے نبی پہ مونہ باندی کومہ یوہ خبرہ ہم دے حان نہ جوہولہ پہ داسے توگہ چہ کومہ خبرہ مونہ نہ وی کرے اوزمونہ طرف تہ نہ منسوب کولوسرہ کولہ نوالبتہ مونہ پہ یقیناً پہ قوت او قدرت سرہ ہفہ پہ سزا کنہی راگیرولو ییابہ مونہ دہ فہ دے مرے رگ پرے کولو یعنی دے زہہ رگونہ بہ موہولہ پرے کول او ہفہ درے رگونہ دی کوم چہ زہہ سرہ پیوست دی، کلہ چہ ہفہ رگونہ پرے کرے شی نو ہفہ سرے مرکبے، ییابہ تاسو کنہی ہیخوک مالرہ دے نہ منع کونکی نشتہ، اَھْدُ، دَما اسم دی اوہن دے تاکیدنئی دے پارہ زائد دی او اَھْدُ دے اَھْدُ نہ حال دی او اَھْدُ پہ معنی دے مالعون، دَما خبر دی او مالعون جمع راورلے شوی دی خک کہ چہ اَھْدُ دے نفی لاندی دے داخلدود وچہ نہ دے جمع پہ معنی کنہی دی او دَھْدُ ضمیر دے رسول اللہ ﷺ طرف تہ راجع دی یعنی مونہ ہفہ تہ دے عذاب نہ ہیخ خوک نہ شی منع کولے، یقیناً دا قرآن دے پرہیزگار نو دے پارہ نصیحت دی مونہ تہ پورہ معلومہ دے چہ تاسو نہ اے خلقو بعض خلق دے قرآن تکذیب کونکی دی او بعض تصدیق کونکی او بیشکہ دا قرآن (یعنی دے تکذیب) دے کافرانو دے پارہ حسرت دی کلہ چہ بہ دا خلق دے تصدیق کونکو اجر او دے تکذیب کونکو عذاب تہ او گوری او بیشکہ دا قرآن یقینی حق دی نو تاسو دے خیل رب عظیم پاکی ییانوی لفظ اسم زائد دی۔



### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

**هوله:** إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِهْدَا اَوْ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ اَوْ وَلَا يَكُنْ لَكَ كَاهِنٌ دَا دريواره جواب قسم دی مقاتل رضی اللہ عنہ وئیلی دی چه دَدې ایت د نزول سبب دادې چه کوم وخت ولیدین مغیره اووئیل چه محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساحر دې او ابو جهل چه اووئیل شاعر دې او عقبه اووئیل چه کاهن دې نو الله تعالی په خپل مذکوره کلام سره په دريواره ورد او فرمائیلو.

**هوله:** اَي قَالَهُ رَسُولًا دَدې اضافې مقصد دَدې اعتراض جواب ورکول دی چه د الله تعالی کلام ته ولې د رسول کلام اووئیلې شو؟

**جواب:** د جواب حاصل دادې چه د رسول طرف ته که هغه رسول جبرائیل وی او که نبی د ادنی مناسبت د وجې نه نسبت کړې شوې دې. حضرت جبرائیل آمین چونکه د پیغام رسونکي په حیثیت سره کلام راوړی او رسول صلی اللہ علیہ وسلم ئې خپل امت ته تبلیغ کوی په دې وجه دَدې کلام نسبت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم او جبرائیل رضی اللہ عنہ ته کول صحیح دی.

**هوله:** قُلَيْلًا، قَلِيلًا دواړه خایونو کښې د موصوف محذوف صفت دې ای لَمَّا قَلِيلًا دَوَكْرًا قَلِيلًا.

**هوله:** نَبَاطُ الْقَلْبِ هغه رگ چه د زړه سره متصل وی، دې ته شه رگ او د سارگ هم وائی دَدې په کت کیدو باندې یقیناً مرگ واقع کیږی.

**هوله:** وَجْهَ الْغَرِّ دَا د یوسوال مقدر جواب دې؟

**سوال:** مِنْ أَحَدٍ: د ما اسم دې، او حَاجَتَيْنِ ددې خبردې په اسم اوخبر کښې مطابقت نشته، ځکه چه اسم واحد او خبر جمع ده؟

**جواب:** أَحَدٌ لَمَّا نَحْتُ الْغَرِّ د وجې نه د جمع په معنی کښې دې لهذا اوس هیڅ اعتراض پاتې نه شو.

**هوله:** وَتُصْنَفُ مِنْ دَدې اضافې مقصد داخودل دی چه معطوف سره د حرف عطف محذوف دې، دَدې عطف په مکملین باندې دې.

**هوله:** حَقُّ الْبَقِيْنِ دَدې تفسیر په الْبَقِيْنِ سره کولو کښې ئې اشاره اوکره چه دا اضافت د صفت إلى الموصوف دې.

## [۷۰] سورۃ المعارج

## سورۃ المعارج مکہ اربع واریعون آیۃ

سورۃ معارج مکی دی، پہ دی کنبی خلور خلوبست آیاتونہ دی۔

ایاتونہ: ۱-۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ) هُوَ النَّصْرُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ (الْبَهْمَانُ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ) الْآيَةُ (قَاصِدٌ) وَقَدْ قِيلَ أَنْ يُلَوَّرَ بِالْقِتَالِ (صَوْرًا جَمِيلًا) أَيْ لَا جَزَعَ فِيهِ (إِنَّمَا يَرَوْنَهُ) أَيْ الْقَلْبُ (بَصِيْدًا) خَيْرٌ وَاقِعٌ (وَرَوَّاءٌ كَرِيمًا) وَاقِعًا لَا مَخَالَةَ (يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ مَتَّعِلًا) بِمَخْلُوفٍ تَغْدِيهِ نَفْعٌ (كَالْمُهْلِ) كَذَابٌ الْفَيْضُ (وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ) كَالصُّوفِ فِي الْجَيْفَةِ وَالطَّرِيزَانِ بِالرَّيحِ (وَلَا يُسَالُ حِمِيمٌ حِمِيمًا) قَرِيبٌ قَرِيبُهُ لَا خِيفَالِ كُلِّ بِحَالِهِ (يَعْمُرُوهُمْ) أَيْ يُنْبِصِرُ الْأَعْمَاءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَتَقْرَأُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَالْجَنَّةُ مُتَنَافِلَةٌ (بِوَدِّ النَّجْمِ) يَتَمَنَّى الْكَافِرُ (أَلَوْ) يَتَمَنَّى أَنْ (يَقْتَدِيَ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ) بِكَسْرِ الْمِيمِ وَفَتْحِهَا (بَيْنِهِ) (وَصَاحِبَتِهِ) زَوْجَتُهُ (وَأَعْيَاهُ) (وَفَصْلَتُهُ) عَشِيرَتُهُ لِفَصْلِهِ مِنْهَا (الَّتِي تَكْوِيهِ) تَحْمِيهِ (وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا) ثُمَّ يُنْفِخُ فِي ذَلِكَ الْإِفْهَادِ غُطْفٌ عَلَى يَمِينِهِ (كَلَامٌ) رَدٌّ لِمَا يُوَدُّ (إِنَّهَا) أَيْ الثَّارُ (لَقُلِّي) اسْمٌ لِيَجْهَنَ لِأَنَّهُا تَقْلُطُ أَيْ تَتَلَهَّبُ عَلَى الْكِبَارِ (تَزَاوَعًا لِلْقَوَى) جَنَعَ خَوَادٍ وَهِيَ جِلْدَةُ الرَّاسِ (تَذْعُمُنْ) أَذْهَبَتْ وَتَوَلَّى عَنْ الْإِيمَانِ بَأَن تَقُولَ إِنِّي (إِنِّي) وَتَحْمَمُ الْقَالُ (قَاطِقٌ) أَسْكَنَهُ فِي عَوَايِهِ وَلَمْ يُوَدِّ عَنِ اللَّهِ مِنْهُ (إِنَّ الْوَسْطَانَ عَلِيقَ هُلُوعًا) خَالَ مَقْفَرُهُ وَتَفْسِيرُهُ (إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَرَّوَعًا) وَفَتْ مَنِ الشَّرُّ (وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنَعًا) وَفَتْ مَنِ الْخَيْرِ أَيْ الْقَالُ لِيَحِقَّ اللَّهُ مِنْهُ (أَلَا الْمُصْلِيْنَ) أَيْ التَّوَلِيَيْنِ (الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ) مُوَاجِهُونَ (وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَقْلُومٌ) هُوَ الزَّكَاةُ (لِلْمَسْكِينِ) وَالْمَحْرُومِ الْمُتَقَفِّفِ عَنِ السَّوَالِ فَخَزَمَ (وَالَّذِينَ يَصِلُونَ يَوْمَ النِّبْيِ) الْخَزَاءُ (وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ) خَائِفُونَ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ) نَزُولُهُ (وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ) (إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ) مِنَ الْإِمَاءِ (فَأَنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ) (فَمَنْ أَتَى) وَكَأَنَّ ذَلِكَ قَدْ أُولِيَكَ هُمُ الْعَاقُونَ) الْمُتَعَارِضُونَ الْخِلَالِ إِلَى الْخَزَامِ (وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ) وَفِي فِرَاقَةٍ بِالْإِفْهَادِ مَا اتَّفَقُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ الدِّينِ وَالْدُنْيَا (وَعَهْدُهُمْ) الْفَاقُودُ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ (رَاعُونَ) خَائِفُونَ (وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ) وَفِي فِرَاقَةٍ بِالْجَمْعِ (قَائِمُونَ) يَوْمُونَهَا وَلَا يَكْفُرُونَهَا (وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ) بِأَتَانِهَا فِي أَوَّلِهَا (أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مَكْرُومٍ)

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم یو سوال کونکی یعنی یو غویشونکی پہ کفارو باندی د اللہ پاک د طرف تہ واقع کیدونکی داسی عذاب او غویشتلو کوم چہ د اللہ پاک د طرف تہ عوک ہم نہ شی دفع کولی، ہفہ نصر بن حارث دی ہفہ او وئیل یا اللہ کہ دا حق وی (اللہ) د واقع سرہ متعلق دی کوم چہ د ملائکو د پارہ د پارو والا دی او ہفہ اسمان دی چہ د ہفہ طرف تہ ملائک او روح یعنی جبرائیل علیہ السلام (قریم) پہ تاء او یاء

سرہ یعنی د ہفہ د حکم د نازلیدو خانہ پہ ہفہ اسمان دے پہ داسی ورخ کنس (فی یوم) د محذوف سرہ متعلق دے یعنی پہ ہغوی باندے بہ قیامت کنس عذاب نازل شی او د ہفہ ورخے مقدار د کافر پہ نسبت پہ ہفہ ورخ باندے د راتلونکے تکلیفونو د وجہ نہ د پنغوس زره کالو پراہر دے، پاتہ شو مومن نو د ہفہ دپارہ بہ د یو فرض مونخ نہ ہم کمہ مودہ وی کوم چہ بہ ہفہ پہ دنیا کنس کولو، لکہ چہ پہ حدیث کنس راغلی دی، پس ته **﴿لکھ صبر کوه﴾** دا حکم د جہاد د حکم د نازلیدو نہ مخکنس دے، یعنی پہ کوم کنس چہ جنز فرخ (کلی او شکایتونہ) نہ وی بیشکہ دا خلق ہفہ عذاب بعید یعنی ناممکن الوقع گنری، او مونوٹہ نزدی یعنی ضرور (لا محالہ) نزدی واقع کیدونکے گنرو، (دا عذاب بہ ہفہ ورخ) واقع کیہی پہ کومہ ورخ چہ اسمان د ویلے شوے سپینو زرو پہ شان شی او غرونہ بہ سپک او د هوا پہ ذریعہ الوتلو کنس بہ د مالوچو پہ شان شی او هر یو کس بہ پہ خپلو حالاتو کنس د اختہ کیدود وجہ نہ دوست د دوست (بارہ کنس ہم) تپوس نہ کوی یعنی خپلوان بہ د خپلوان تپوس نہ کوی حال دا چہ یو بل ته بہ اوبشودلے شی یعنی دوستان بہ خپل مینخ کنس یو بل اوسنی او یو بل بہ اوبیشنی، خو خبری بہ نہ کوی (بصروہم) جملہ مستانفہ دہ مجرم بہ خویشوی یعنی کافر بہ تمنا کوی چہ د ہفہ عذاب پہ بدلہ کنس پہ فدیہ کنس (یومعد) د میم پہ فتحی او کسرے سرہ خپلو خامنو لره او خپلے بی بی لره او خپل رور لره او خپل خاندان لره خاندان ته (فصلۃ) پہ دے وجہ ونیلے شی چہ فرد د خاندان نہ جدا کیہی کوم چہ ہفہ ته پناہ ورکوی یعنی د خان سرہ نہ یوخانے کوی او د زمکے تول خلق پہ ورکول غواړی ددے دپارہ چہ فدیہ ورکول ہفہ ته خلاصی ورکری ددے عطف پہ (یعنی) باندے دے خو داسی بہ هرگز نہ کیہی دا د ہفہ د خواہش (تمنا) رد دے یقینا ہفہ د لمبو والا اور دے (لغلی) د جہنم نوم دے پہ دے وجہ چہ ہفہ بہ لمبے وھی، یعنی پہ کفارو باندے بہ لمبہ شوے وی کوم چہ بہ د سر خرمنی لره ویستونکے وی (ہوی) د (هوا) جمع دہ او د سر خرمنی ته وائی، ہفہ بہ هر ہفہ کس رابلی چہ ایمان ته شا کوی او اوړی ہفہ بہ وائی (لغلی) زما طرف ته راشہ زما طرف ته راشہ او مال جمع کولو سرہ (سنبہال) ساتی (ذخیرہ کوی) یعنی ہفہ پہ خزائنه کنس بند ساتی او د ہغی نہ د الله پاک حق نہ ادا کوی یقینا انسان کم ہمت پیدا کړی شوے دے دا حال مقدرہ دے او د (هلو) تفسیر (إدا مہ الله جروما) دے چہ کلہ ہفہ ته تکلیف رسیہی نو د تکلیف د رسیدو پہ وخت جنز فرخ (اوایلا) کوی او چہ کلہ ورته شہ خوشحالی اورسیہی یعنی مال ورته حاصل شی نو بہ ہفہ مال کنس د الله پاک د حقوق نہ بخل کوی مگر ہفہ مونخ کونکے یعنی مومنان کوم چہ خپل مونخونہ پہ پابندی سرہ ادا کوی او د ہغوی پہ مالونو کنس د سوال کونکے او غیر سوال کونکے دپارہ حق دے او ہفہ زکاة دے، محروم ہفہ سرے دے کوم چہ د سوال نہ خان ساتی او ہغوی د جزا پہ ورخ باندے عقیدہ ساتی او د خپل رب د عذاب نہ ویریدونکے دی یقینا د ہغوی د رب عذاب داسی شیخ

نہ دے چہ شوک ترے پی ویرے شی، او ہفہ کسان چہ د خپلو شرمگاہونو حفاظت کونکی دی مگرد  
 بیسانو او وینزو نہ، خکہ چہ د هغوی متعلق پہ دوی باندے ہیخ ملامت نشته، خو کہ شوک  
 دے نہ علاوہ د نورو طریقو طلب گاروی نو ہم دا خلق د حلال نہ حرام طرف تہ تجاوز کونکی دی  
 کوم چہ د خپلو امانتونو او د خپل قول او قرار خیال ساتی چہ پہ کوم کبش د هغوی نہ تپوس  
 کیدلے شی او پہ یو قرات کبش (امانت) مفرد دے یعنی پہ کوم خیز چہ هغوی امین جوہ  
 کرے شی کہ هفہ د دین د امر نہ وی یا د دنیا نہ او هفہ خلق کوم چہ خپل شہادتو نہ صحیح  
 صحیح ادا کوی او پہ یو قرات کبش (شهادت) د جمع پہ صیغے سرہ دے یعنی گواہی  
 صحیح صحیح ادا کوی او هفہ خلق کوم چہ د خپلو مونعنونو پہ خپلو وختونو کبش ادا کولو  
 سرہ حفاظت کونکی دی ہم دا خلق بہ جنت تہ پہ عزت سرہ دا خلیے.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (للكافرين) لام د تعلیل دپارہ ہم کیدے شی (ای نازل من اجل الکافرين) یا پہ  
 معنی د (علی) دے (ای واقع علی الکافرين)

قوله: (ليس له دافع) یا خو دا د عذاب صفت ثانی دے یا د عذاب نہ حال دے یا جملہ  
 مستانفہ ده، کہ جملہ مستانفہ وی نو د عامل او معمول تر مینخہ بہ جملہ معترضه وی.

قوله: (معارج) د معرج جمع ده په معنی د پاوری.

قوله: (جبرئيل) په دے کبش اشاره ده چہ (والروح) دا عطف د خاص علی العام د قبیل نہ  
 دے، خکہ چہ جبرائیل علیہ السلام په ملائکو کبش شامل دے.

قوله: (الی مهبط امرة) دا د یو سوال مقدر جواب دے.

سوال: د آیت کریمہ نہ فهمیرے چہ الله پاک په یو خاص مقام کبش دے او ملائک د هفہ طرف  
 تہ خیزی حال دا چہ الله پاک د جسم او مکان نہ بری او پاک دے؟

جواب: کلام د مضاف په حذف سرہ دے ای (الی محل هبوط امرة) یعنی د الله پاک د امر د  
 را کوزیدو خانی تہ خیزی نہ د الله پاک طرف تہ.

قوله: (انهم یرونه بعدا) ای یمشودونه محالا

قوله: (لو) په معنی د (ان) یعنی لو د ان مصدریه په معنی دے هم په دے وجه د (لو) د  
 جواب ضرورت نشته.

قوله: (تفعه) ای فی النسب

قوله: (انها) ای النار... مقصد په دے سرہ د ضمیر د مرجع تعیین دے.

سوال: د (ها) مرجع مفسر علام (النار) گر خولے ده حال دا چہ (النار) په مخکبش عبارت  
 کبش چرته هم ذکر نه ده؟

جواب: د (الفار) لفظ اگرچه په سابق کتب صراحة نه دي ذکر شوي خو د (العلاب) نه مفهوم دي.

نوله: (لظي) د (ان) خبر اول او (لراة) نې خبر ثاني دي.

نوله: (لظي) د علميت او تانيت د وجې نه غير منصرف دي.

نوله: (علق هلهما) دا حال مقدره دي ځکه چه انسان د پيدائش په وخت په دي صفت سره متصف نه وي.

[اياتونه: ۳۶-۴۴]

(قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا قِيلَ لَهُمْ نَحْنُ الْمُهْطِئِينَ) خال أي مديمين النظر عَنْ الْيَمِينِ وَعَنْ الشِّمَالِ) بَنَد (عَزِينَ) خال ايضا أي جماعات جَلْفًا جَلْفًا يَقُولُونَ اسْتِهْزَاءً بِالْمُؤْمِنِينَ لَئِنْ دَخَلَ عِلَافٌ الْجَنَّةَ فَدَخَلَتْهَا فَلَهُمْ قَالِ عَالِي (أَيْطَمُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ) كَلَّا رَدَعُ لَهُمْ عَنْ طَمَعِهِمْ فِي الْجَنَّةِ (إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ خَمِيرًا ثُمَّ رَمَيْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ يَغْلِبُونَ) مِنْ لُطْفٍ فَلَا يُطْمَعُ بِذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّا نَطْمَعُ فِيهَا بِالْفُتُوحِ (فَلَا رَايَةَ أَكْثَرُ رِبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ) لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَسائر الكواكب (إِنَّا لَنَاقِدُونَ) (عَلَى أَنْ تَنْدَلَ) تَأْتِي بِذَلِكَ (حَيًّا وَمَيِّتًا) مِمَّا كُنْ يَسْتَبِقُونَ) بِمَاجِزِينَ عَنْ ذَلِكَ (فَلَذَرْهُمْ أَتْرُكْهُمْ يَخْوَضُوا فِي أَيْطَمِهِمْ وَيُغْلِبُوا) فِي ذُنُوبِهِمْ (حَتَّى يَلْغُوا) يَلْغُوا (يَوْمَ الَّذِي يُوعَدُونَ) فِيهِ الْعَذَابُ (يَوْمَ يُنْفَخُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ) الْقُبُورِ (بِوَرَعٍ) إِلَى النُّخْشِ (كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ) وَفِي فِرَافٍ بِضَمِّ الْخُرْجِ شَيْءٍ مَنْصُوبٍ كَقَلَمٍ أَوْ رِيَّةٍ (يُوفُونَ) بِسَمْعِهِمْ (عَاجِلَةً) ذَلِيلَةً (أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ) نَفْسَانَهُمْ (ذُلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ) ذَلِكَ مُتَقَاتًا وَقَدْ بَدَعُوا الْغَيْبَ وَمَعَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمه: په كفارو باندې شه شوی دی چه ستا طرف ته د نبي او کس طرف نه دې دې راحی او سترگې نې برنډې کړي دي (مطعمين) د (کفروا) نه حال دي او (عزین) هم د (کفروا) نه حال دي يعنی جماعت او حلقې جوړولو سره په مومنانو پورې استهزاء کوي او وانی چه که دوی جنت ته داخل شی نو مونږ به يقينا د دوی نه مخکېن جنت ته داخلېږو. ایا په دوی کښ هریو ددې خبرې خواش لری چه د نعمتونو جنت ته په داخل کړي شی؟ داسې په هرگز اونه شی! د د هغوی جنت ته د داخلیدو تردید دي مونږ هغوی لره د نورو په شان د هغه غمز نه پیدا کړي دي کوم چه هغوی ته معلوم دي يعنی د نطفو نه لهذا په دې وجه د جنت طمع نه شی کولې او د جنت طمع د تقوی په وجه کیدلې شی، بیا زه قسم کوم (لا) زانده ده، د نمر، سپوږمۍ او ټولو ستورو د مشرقونو او مغربونو په رب باندې چه مونږ په دې باندې قادر یو چه د هغوی په حالتې د هغوی نه غوره خلق راولو او مونږ ددې کار نه عاجز نه یو نو ته دوی هم په دې باطله مشغله او د دنیا په تفریح کښ پریده تردې چه دوی هغه ورځې سره مخامخ شی چه د کومې ورځې د عذاب د هغوی سره وعده کولې شی په کومه ورځ چه په دوی د قبرونو نه وتلو سره د محشر

طرف ته منډې وهی څنگه چه د یو عبادت څانګې ته منډه وهونکی وی او په یو قراحت کښ د دواړو حروفو په ضمی سره دې هغه خیز کوم چه نصب کړې شوې وی لکه علم یا جهنوا، د هغوی سترګې به ښکته شوې وی (او) په هغوی باندې به ذلت غور شوې وی دا د هغوی هغه ورځ ده د کومې چه به ورسره وعده کولې شوه. (ذلك) مبتداء ده او ددې مابعدی خبر دې، او ددې نه مراد د قیامت ورځ ده

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (فما ل الذین کفروا) لام جاره، د مصحف امام د رسم الخط په اتباع کښ جدا لیکلې شوې دې، ما مبتداء ده او (الذین کفروا) نې خبر دې ای (فما ل هم حلیهم علی نظره ملک) نوله: (مهلین) ای سرعین، دا د (اطعام) نه اسم فاعل جمع مذكر دې، سر ښکته کولو او په غور کتلو سره په تیزی منډې وهونکی.

نوله: (هین) دا د (عزة) جمع ده او (عزة) په معنی د جماعت دې.

نوله: (اننا لکافرون) دا مقسم علیه دې.

نوله: (وما ل من محسبون) دا د مقسم علیه جزء دې.

نوله: (پلغوا دلاوا) تفسیر په (پلغوا) سره کولو کښې اشاره او کړې شوه چه باب مفاعله په خپل اصل باندې نه دې.

نوله: (یوم فرجون) دا د (یومهم الذی) نه بدل البعض دې.

نوله: (ذلك الیوم) مبتداء او (الذین) الخ خبر دې.

[۷۱] سورة نوح

### سورة نوح مکیة ثمان وعشرون آية وفيها ركوعان

سورة نوح مکی دی، په دې کښې اته ویشت یا یو کم دیرش آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۲۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن ائذن أني وإنذار أقومك من قبل أن يأتيهم) إن لم يؤمنوا (عذاب أليم) مؤلم هي الدنيا والآخرة (قال يا قوم مالي لكم نذير مبين) بين الإنذار (أن) أي بان أقول لكم (اعبدوا الله واتقوا وأطيعوا) يغير لكم من دئوبكم من زائدة لأن الإسلام يغير به ما قبله أو تبعيته لإخراج خلوق الجناء (ويعزركم) بلا عذاب (إلى أجل مسمى) أجل الموت (إن أجل الله) بفدائكم إن لم تؤمنوا (إذا جاء لا يؤخروكم عنكم تعلمون) ذلك لانتقم (قال رب إلى دعوت قومي ليلا ونهارا) أي دائما متصلا فلم يزدهم دعائي (ألفرازا) عن الإيمان (والى كلما دعوتهم ليغيرهم جعلوا أصابعهم في آذانهم) ليلا يسموا كلامي (واستغشوا لباسهم) غطوا رؤوسهم بها ليلا ينظروني (وأصروا) على كفرهم (واستكبروا) تكبروا عن الإيمان (الهمالي دعوتهم جبارا) أي بأغلى منوني (الهمالي أعلنت لهم

صَوْنِي وَأَنْتَرْتِ) الكلام (لهما سارا) افعلت استغفروا ريكهم من الشرك (انه كان هفارا) (يؤبيل السماء المطر وكانوا قد نغفوه) عَلَيْهِمْ وَدَارًا) بحير النور (وَعَمِدَةً كُمْ بِأَمْوَالٍ وَيَتِينَ وَفَجَلْ لَكُمْ جَنَاتٍ) بنسب (وَجَعَلَ لَكُمْ أَنْهَارًا) جانية مالكم لَا تَرَوْنَ لَيْلًا وَقَارًا) اي تأملون وقار الله إيتاكم بأن تلمنوا (وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الطُّورَ) جنع طور وهو الحال لطوراً نطقه وطورا غلظه إلى تمام خلق الإنسان وانظر في خلقه يوجب الإيمان بخالقه (أَلَمْ تَرَوْا) تنظروا (كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا) بنغصها فوق بنغص (وَجَعَلَ الْفُجْرَ فِيهِنَّ) أي في مجموعهن الصادق بالسماء الدنيا (أَوْرًا وَجَعَلَ الشَّمْسُ يَرَاجًا) بمعنا غنينا وهو الفؤى من نور الفجر (وَاللَّهُ أَتَبَّكُمْ) خلقكم (مِنْ الْأَرْضِ) إذ خلق أباكم آدم منها (نَبَاتًا) ثم يعيدكم فيها مفردين (ويعرجكم) للبعث (إِعْرَاجًا) (وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا) بنسوطه (لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا) طرقا

توجه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم یقینا مونږ نوح علیه السلام د هغه د قوم طرف ته اولیږلو چه خپل قوم او یروه مخکښ ددې نه چه په هغوی په دنیا او آخرت کښ دردونکې عذاب راشی که هغوی ایمان رانورې نوح علیه السلام او فرمائیل ای زما قومه زه تاسو لره ښکاره ښکاره ویرونکې یم په داسې طریقه چه زه تاسو ته وایم چه د الله پاک بندگی او کړی او هم د هغه نه اویریږئ او زما خبره اومنی هغه به تاسو ته ستاسو گناهونه معاف کړی (من) زانده دې بېشکه د اسلام په ذریعه گناهونه معاف کیږی یا (من) تبعیضیه دې د حقوق العباد د خارج کولو دپاره او تاسو ته به بغیر د عذاب نه مهلت درکړی د مرگ د مقرر وخته پورې یقینا په تاسو باندې د الله پاک د عذاب وعده چه کله راشی نو که تاسو ایمان رانورلو نو هغه به نه روستو کیږی که تاسو په دې خبره باندې پوه دلئ نو ایمان په مو راوړې وې نوح علیه السلام او وئیل ای زما ریه ما خپل قوم شپه او ورځ همیشه مسلسل ستا طرف ته راویلو خو زما په رابللو سره دا خلق د ایمان نه نور هم زیات لري شو، ما چه هغوی کله هم ستا د بغښني دپاره راویلل نو هغوی خپلې گوټې په غوږونو کښ دننه کړې چه زما خبره وانوری او هغوی خپلې کپړې واچولې یعنی په کپړو سره نې خپل سرونه پټ کړل چه ما نه وینی او هغوی په خپل کفر باندې کلک پاتې شو او د ایمان په مقابل کښ نې لوټې تکبر او کړو بیا ما هغوی ته په اوچت آواز سره اواز او کړو او بیا ما هغوی ښکاره هم پوهه کړل او په پټه هم او ما هغوی ته او وئیل چه تاسو د خپل رب نه د شرک متعلق بغښنه او غوړئ هغه یقینا بغښنه کونکې دې په کثرت سره به په تاسو تیز باران او کړی او هغوی د باران نه محروم کړې شوی وو او ستاسو په مال او اولاد کښ په اضافه او کړی او ستاسو دپاره به باغات پیدا کړی او ستاسو دپاره به نهروته جاری کړی په تاسو غه شوی دی چه تاسو د الله پاک د عظمت اعتقاد نه لرئ، یعنی د الله پاک نه د خپل وقار امید نه لرئ چه ایمان راوړئ حال دا چه هغه تاسو قسم قسم جوړ کړې یئ (اطول) د (طویر) جمع ده ددې معنی حال ده پس یو حالت د نطفې دې، او یو حالت د چکه وینې دې د انسان د تخلیق د مکمل کیدو پورې او د انسان

پہ تخلیق کتب غور کول د هغه په خالق باندې ایمان لره واجبوی، ایا تاسو نه گورئ چه الله پای څنگه پرله پسې اووه اسمانونه پیدا کړی دی یعنی بعض ئې د بعض دپاسه کیخودل او سپوږمئ ئې په هغې کتب یعنی د هغې په مجموعه کتب کوم چه په دنیاوی اسمان باندې هم صادق دې نور جوړ کړي دي او نر ئې روښانه دیوه جوړه کړي ده او هغه د سپوږمئ د نور نه ډیر قوی دې او تاسو ئې په زمکه کتب په یوه خاص طریقه پیدا کړی یئ بیا په هغه تاسو لره هم دې ته یوځی، په داسې حال کتب چه تاسو به په قبرونو کتب دفن شی او هغه په تاسو د بعث دپاره راویاسی او الله پاک زمکه ستاسو دپاره فرش جوړه کړي ده چه تاسو ئې په فراخه لارو کتب او گرځئ.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: ﴿ اَمَّا لَوْ كُنْتُمْ اَوْحَیوْنَ اِلَیْهِ ﴾ (همان) د ثناء په ضمی او کسرې سره د آخر نه یاء حذف شوه، د ﴿ قاض ﴾ په قاعدې سره یا د ﴿ ید ﴾ او ﴿ ده ﴾ په قاعدې سره په اصل کتب ﴿ همائی ﴾ وو. نوله: ﴿ یَا اَبْنَاؤُا ﴾ په دې سره اشاره او کړې شوه چه ﴿ اِنَّا اَللّٰهُ ﴾ کتب ﴿ ان ﴾ مصدریه دې او تفسیر هم کیدې شی ځکه چه په ارسال کتب د قول معنی ده. (صاوی)

نوله: ﴿ بَانَ الْقَوْلُ لَكُمْ ﴾ ﴿ اِنَّا اَعْمَدُ اللّٰه ﴾ کتب ﴿ ان ﴾ تفسیریه دې او مصدریه کیدل هم صحیح دی کماشی

نوله: ﴿ یَغْرُلْکُمْ ﴾ دا د مخکښ ذکر شوې درې واړو امرونو جواب دې او هم په دې وجه مجزوم دې.

نوله: ﴿ بَلَاغُ ذٰلِكَ ﴾ ددې د اضافې مقصد د یو سوال جواب دې.

سوال: الله پاک ﴿ یُوحِیْ اِلَیْهِمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ او فرمائیلو حال دا چه په بل آیت کریمه کتب ﴿ وَلَوْ یُوحِیْ اِلَیْهِمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ فرمائیلې شوې دې نو په دواړو کتب تعارض دې.

جواب: د ﴿ یُوحِیْ اِلَیْهِمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ کتب د عذاب تاخیر مراد دې تر مرگه پورې نه دا چه د مرگ په مقرر وخت کتب تاخیر مراد دې. (جمل، صاوی)

نوله: ﴿ یُعَذِّبْکُمْ اَن لَّوْ تَوَدُّوْا ﴾ ددې عبارت د اضافې مقصد هم د سابقه تعارض دفع کول دی (حاشیه جلالین)

نوله: ﴿ لَا تَمْتَنِ ﴾ په دې کتب اشاره ده چه ﴿ لَوْ ﴾ شرطیه دې او ﴿ لَا تَمْتَنِ ﴾ ئې جزاء ده.

[ایاتوله: ۲۱-۲۸]

﴿ اِنَّمَا هِيَ اٰیٰتٌ لِّرَّسُوْلٍ مَّا تَدْعُوْهُنَّ اِلَیْهِمْ اَمْرًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ وَهِيَ اٰیٰتٌ لِّلرَّسُوْلِ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ وَوُلْدَ بَعْضِ الْاَوَّلِ وَكَوْنُ الْاَمَامِ وَفَتْحُهَا بِالْاَوَّلِ قَبْلَ جَنَعٍ وَلَدَ بِفَتْحِهَا كُتُبٌ وَغَضَبٌ وَقِيلَ بِفَتْحِهَا كُتُبٌ وَفَخَلَّ (اَلْاَعْسَارُ) طَفِيًا وَكُفِّرَ (وَمَكْرُوًا) اَمَّا الرُّسُوْلُ (مَكْرًا كَبَارًا) غَلِيْمًا جُنًا بَانَ كَذَبُوْا نُوْحًا وَاَذْوَهُ وَمَنْ اَتْبَعَهُ وَاَقَالُوْا لِّلسُّلَةِ لَا تَذَرُنَّ اَهْلَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وُقُوْمًا وَفَتْحُ الْاَوَّلِ



وَضَعَهَا وَلَا سَوَاعًا وَلَا يَفُوتُ وَيَتَوَقَّ وَنَشَرًا مِنْ أَسْنَاءِ أَصْنَامِهِمْ وَكَذَّ أَصْلُوهَا بِهَا (رَكِبُوا) مِنْ النَّاسِ بَانَ  
 أَزْوَاجُهُمْ بِمَنَابِتِهِمْ وَلَا تَزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا خَطَفَا عَلَى لَذِ أَصْلَوْا دَعَا عَلَيْهِمْ لَمَّا أَوْحَى إِلَيْهِ اللَّهُ لَنْ يَمُنَ  
 مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ فَذِ آمَنَ (مَا) مَا صَلَّ (عَطَا) هَامَ وَفِي قِرَاءَةِ خَطَبَاتِهِمْ بِالْفَتْحِ (أَعْرِضُوا) بِالطَّوْنِ  
 (فَادْعُوا) نَارًا حَوَّيْتُ بِهَا غَيْبَ الْإِغْرَاقِ نَحْتَ الْمَاءِ (فَلَمْ يَجِدُوا) هَمَزٌ مِنْ قَوْمٍ أَمَّنِ هَبَرَ (اللَّهُ) أَتَصَارًا  
 يَنْفَعُونَ عَنْهُمْ الْغَذَابِ وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تُكَذِّرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا أَمَّنِ نَازِلَ قَارِ وَالْمَقْتَى  
 أَحَدًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرَهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا أَفْجَارًا كَفَّارًا مَنْ يَفْجُرْ وَيَكْفُرْ فَإِنَّ ذَلِكَ لَمَّا نَعْتَمُ مِنْ  
 الْإِبْهَاءِ إِلَيْهِ (رَبِّ) الْغَيْرِ لِي وَلِوَالِدَيْ) وَكَانَا مُؤْمِنَيْنِ (وَلَمَّا دَخَلَ) يَتْنِي مَنْزِلِي أَوْ مَسْجِدِي (مُؤْمِنًا) وَلِلْمُؤْمِنِينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَزِدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا خَلَاكًا فَلَا تُكَلِّمُوا

ترجمہ: نوح بن لامک بن موعلم بن انوح ولسلامہ بھی بیرون سکری علیہ السلام عرض اوکرو ای زما  
 ربہ دی خلقو زما نافرمانی اوکرہ او کمزوری طبقہ او فقیرانو دہغہ خلقو اطاعت اوکرو دچا مال  
 او اولاد چہ سرکشی او د کفر پہ اعتبار سرہ ہغوی تہ صرف نقصان اورسولو، کوم چہ داسی  
 مالدار دی چہ پہ ہغوی باندی نہی د ہغہ خیزونو انعام او فرمانیلو، ﴿ولد﴾ د واو پہ ضمی  
 سرہ او د لام پہ سکون سرہ او د دواو پہ فتحی سرہ ﴿ولد﴾ او اول و نیلہی شوہی دی چہ د ﴿ولد  
 ﴾ (مفعولہما) جمع دہ لکہ چہ ﴿عصب﴾ د ﴿عصب﴾ جمع دہ، او و نیلہی شوہی دی چہ د جمع پہ  
 معنی دہی لکہ ﴿بخل﴾ او ﴿بخل﴾ او ہغہ خلقو دیر تکبر اوکرو پہ دہی طریقہ چہ ہغوی د  
 نوح علیہ السلام تکذیب اوکرو او ہغوی تہ او د ہغوی تابعدارو تہ نہی تکلیف اورسولو، ہغوی د  
 کمزوری طبقہی خلقو تہ او و نیل چہ تاسو خپل معبودان مہ پرپریدی او ود مہ پرپریدی د واو پہ  
 فتحی او ضمی سرہ او نہ سواع او نہ یغوث او نہ نسرلرہ، دا د ہغوی د بتانو نومونہ دی او  
 ہغوی د ہغہ بتانو پہ ذریعہ دیر خلق گمراہ کری دی پہ دہی طریقہ چہ دہی خلقو تہ نہی دہی  
 بتانو د بندگی حکم اوکرو (ای اللہ) تہ دہی خلقو گمراہی نورہ ہم زیاتہ کرہ دا عطف دہی ﴿قد  
 اهلوا﴾ بازیدی، نوح علیہ السلام د ہغوی دپارہ دا بددعا ہغہ وخت اوکرہ چہ کلہ ہغہ تہ د وحی پہ  
 ذریعہ معلومہ شوہ چہ ستا د قوم د خلقو نہ چہ چا ایمان راوہی دہی د ہغوی نہ علاوہ نور  
 خوک ایمان نہ راوہی دا خلق د ہغوی د گناہونو د وجہ نہ پہ طوفان کنبی غرق کری شو ﴿ما﴾  
 زائدہ دہ، پہ یو قرات کنبی ﴿عطیہا﴾ دہی پہ ہمزی سرہ، او جہنم تہ اورسولی شو او د اللہ  
 پاک نہ سوا ہغوی خپل خوک مددگار یا نہ موندلو کوم چہ د ہغوی نہ عذاب بند کری شی او  
 نوح علیہ السلام عرض اوکرو ای زما ربہ تہ پہ زمکہ باندی ہیغ کافر اوسیدونکی مہ پرپریدہ یعنی کور تہ  
 راتلونکی مطلب دا چہ خوک ہم مہ پرپریدہ، کہ تہ دوی پرپریدی نو یقینا دوی بہ ستا (نور)  
 بندگان ہم گمراہ کری او دوی کفار او نافرمان زیوی یعنی ہغہ خلق ویروہ چہ ہغوی کفر او  
 فسق کوی او نوح علیہ السلام دا بددعا ہغہ تہ د وحی راتلو نہ پس اوکرہ، ای زما ربہ! تہ زما مور او

پلار ته چه دواړه مومنان وو او هر هغه چاته چه مومن كيدو سره زما كور ته يا زما مسجد ته داخل شى او د قيامته پورې راتلونكې مومنانو سړو او ښځو ته پخښنه وكړه او كفارو لره سواد هلاكت نه په نور هيڅ غيږ كښ مه زياتوه. پس هغوى ټول هلاك كړې شو.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (بذلك) اى بالمال والولد

نوله: (والاول) اى ولد په باره كښ ونيلې شوې دى چه د (ولد) جمع ده لكه چه (عقب) د (عقب) جمع ده او ونيلې شوې دى چه جمع نه ده البته په معنى كښ جمع ده لكه چه (محل) د (محل) په معنى دې.

نوله: (ود) د سړى د شكل د يو بت نوم دې، (سواع) د زنانه د شكل د يو بت نوم دې، (يعون) د زمرى د شكل د يو بت نوم دې، (يعوق) د اس د شكل د يو بت نوم دې، (لى) د تپوس د شكل د يو بت نوم دې.

### [۷۲] سورة الجن

#### سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَأَيَاتُهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ

سورة جن مكي دې، په دې كښې اته ويشت آيتونه دي.

[آياتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ) يَا مُحَمَّدُ لِلنَّاسِ (أَوْحِيَ إِلَيَّ) أَنِّي أَخْبَرْتُ بِالْوَخْيِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (أَنَّهُ) الضَّمِيرُ لِلشَّانِ (اسْتَمَعَ) لِقِرَائَتِي (تَقْرَأُ مِنَ الْجِنِّ) جِنِّ بَصِيرِينَ وَذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَطْنِي نَحْلُ مَوْضِعِ بَيْنِ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَهُمْ الَّذِينَ ذُكِرُوا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَأَذَعَرْنَا إِلَيْكَ نَقْرًا مِنَ الْجِنِّ) الْآيَةِ (فَقَالُوا) يَقُومُهُمْ لَنَا رِخْوًا أَنَّهُمْ (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا) يَتَمَجَّبُ بِنْتُهُ فِي فَصَاحَةٍ وَغَزَاةٍ مَقَابِلِهِ وَغَيْرَ ذَلِكَ (يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ) الْإِيمَانِ وَالصَّوَابِ (فَأَمَّا يَا وَلِيَّ نَشْرُوكَ) بَعْدَ الْيَوْمِ (بِرَبِّنَا أَحَدًا) (وَأَنَّهُ) الضَّمِيرُ لِلشَّانِ فِيهِ وَهُوَ الْمُفَوَّضَتَيْنِ بَعْدَهُ (تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا) تَنْزُوعَ جَلَالِهِ وَعَظَمَتِهِ عَمَّا سَبَّ إِلَهُ إِمَّا اخْتِذَ صَاحِبَةً زَوْجَةً (وَلَا وَلَدًا) (وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَهْمَتًا) عَاجِلًا (عَلَى اللَّهِ سَهْلًا) غَلَا فِي الْكُذْبِ بِوَصْفِهِ بِالصَّاحِبَةِ وَالْوَلَدِ (وَأَنَّا كُنَّا نَأْنِ) مُخَفِّفَةٌ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا) بِوَصْفِهِ بِذَلِكَ حَتَّى تَسَا كَذِبُهُمْ بِذَلِكَ قَالَ تَعَالَى (وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَقُولُونَ) يَسْتَعِيدُونَ (بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ) جِئْنَا نَنْزِلُونَ فِي سَفَرِهِمْ بِمُخَوِّفٍ لِنَقُولَ كُلُّ رَجُلٍ أُغْوِيَ بَسْبُ هَذَا الْفَتَاكِ مِنْ خَرِّ سَهْلِهِ (فَوَافَوْهُمْ) بِمُؤْذِمِهِمْ بِهِمْ (رَهَقًا) فَقَالُوا شَدْنَا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ (وَأَنَّهُمْ) أَيْ الْجِنُّ (فَلَوْ كُنَّا ظَنَنَّا لَهُمْ) يَا إِنْسُ (أَنْ) مُخَلِّفَةٌ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ يَنْبَغْتَ اللَّهُ أَحَدًا) بَعْدَ مَوْجِدَاتِ الْجِنِّ (وَأَنَّا كُنَّا السَّمَاءَ) زُنَّا اسْتِزَاقَ الشَّمْعِ (فَوَجَدْنَاَهَا مَائِلَةً مَرَّاسًا) مِنَ الْمَلَأَكَةِ (شَدِيدًا وَهَمَّهَا) لُجُومًا مُعْزَلَةً وَذَلِكَ لَنَا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَنَّا كُنَّا) أَيْ قَبْلَ مَنَعِهِ (نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ) أَيْ

نَسْتَعِزُّ بِكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱) اَرْحَمَ لَكَ يَرْحَمُ بِهِ (وَأَنَا لَا نَدْرِي أَشَرُّ أَرْبَابٍ) بعد استیعاز الشفع  
 (يَمُنُّ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رُدًّا) خبراً (وَأَنَا مِنَ الصَّاحِبِينَ) بعد استیعاز القرآن (وَيَتَأَمَّلُونَ ذَلِكَ) أي  
 قَوْمٌ غَيْرُ صَالِحِينَ كُنَّا طَرِيقَ قَدَمٍ إِفْرَافٍ مُخْتَلِفِينَ مُسْلِمِينَ وَكَافِرِينَ (وَأَنَا ظَنَنَّا أَنَّ) مُخْلَقَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ أَيْ أَنَّهُ  
 لَمْ يَنْجِزِ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ تَجَزَّاهُ هَرَبًا لَا نَفْوَتهُ كَالْيَمِينِ فِي الْأَرْضِ أَوْ هَارِبِينَ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ (وَأَنَا كُنَّا  
 سَمِعْنَا الْهَدْيَ) القرآن (أَمَّا يَهْيُفُ قَمْنُ يَوْمٍ بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ) بتقدير هُوَ (يَخَافُ) نَفْسًا مِنْ حَسَنَاتِهِ (وَلَا رَهَقًا)  
 ظَنَنَّا بِالزِّيَادَةِ فِي سَيِّئَاتِهِ (وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمِنَ الْكَافِرِينَ) الْخَالِئُونَ بِكَفَرِهِمْ (قَمْنُ أَسْلَمُوا وَلَهُكَ عَمْرُؤُا  
 رَشَدًا) فَصَنُوا جِدَانَهُ (وَأَنَا الْكَافِرِينَ حَقًّا) وَلَوْ دَا وَأَنَا وَأَنْتُمْ وَأَنْتَ فِي الْفَنَى عَشْرَ مَوْجِبَةٍ مِنْ  
 وَأَنْتَ تَعَالَى وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا بِكَفَرِ الْهَمْزَةِ اسْتِغْنَاءٌ وَتَفْخِيحٌ بِمَا يُوجِبُهُ بِهَذَا تَعَالَى فِي كَفَرِ  
 مَكَّةَ (وَأَنَّ) مُخْلَقَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْدُوفٌ أَيْ وَأَنْتُمْ وَهُوَ مَقْطُوفٌ عَلَى أَنَّهُ اسْتَفْتَحَ (لَوَاسْتَقَامُوا عَلَى  
 الطَّرِيقَةِ) أَيْ طَرِيقَةِ الْإِسْلَامِ (لَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً غَدَقًا) كَثِيرًا مِنَ السَّمَاءِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا رُبِعَ الْأَمْرُ عَنْهُمْ سَبْعَ  
 بَيِّنَاتٍ (لِنُفِثْتَهُمْ لِنُخْشِرَهُمْ) (فِيهِ) فَتَفْلَمُ كَيْفَ شُكْرُهُمْ عِلْمٌ ظَهَرَ (وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ) الْقُرْآنَ  
 (نَسْلُكُهُ) بِالنُّونِ وَالتَّاءِ لَذَلِيلُهُ (عَدَاثًا صَدًّا) شَأْنًا (وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ) مَوَاضِعَ الصَّلَاةِ (لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا) فِيهَا  
 (مَعَ اللَّهِ أَحَدًا) بَانَ تُشْرِكُوا كَمَا كَانَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِذَا دَخَلُوا كَنَائِسَهُمْ وَبَيْتَهُمْ أَشْرَكُوا (وَأَنْتَ) بِالْفَتْحِ  
 وَالْكَسْرِ اسْتِغْنَاءٌ وَالصُّوِيرُ لِلثَّانِ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ) مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْعُوهُ) يَدْعُوهُ  
 بِطَنِي نَخْلٍ (كَأَقْوَامٍ) أَيْ الْجَنِّ الْمُسْتَعْمِقُونَ لِقِرَاءَتِهِ (يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِيَدًا) بِكَفَرِ اللَّامِ وَضَمِّهَا جَنَعَ لُبَّةً  
 كَالْبُدِّ فِي رُكُوبِ بَغَضِهِمْ بَغَضًا اِزْدَحَامًا جِزْعًا عَلَى سَمَاعِ الْقُرْآنِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم ای محمد ﷺ خلقو تہ  
 او ایہ چہ ماتہ د وحی پہ ذریعہ دا خبرہ بیان کرے شوے دہ (یعنی) د وحی پہ ذریعہ ماتہ د اللہ پاک  
 د طرف نہ دا خبر را کرے شوے دے چہ د نصیبین علاقہ د جناتو یو جماعت زما قراعت  
 واوریدو او دا واقعہ پہ بطن نخلہ کبش کوم چہ د مکہ او د طائف ترمینخہ یو مقام دے د  
 سحر پہ مانخہ کبش پینبہ شوے وہ او دا جنات ہم ہفہ دی د کومو ذکر چہ د اللہ پاک پہ قول  
 ﴿وَاذْكُرْ هَٰذَا الْيَوْمَ الَّذِي كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ﴾ کبش کرے شوے دے نو ہفوی خپل قوم تہ واپس تلو سرہ  
 او نبیل چہ مونہ عجیب قرآن واوریدلو چہ د ہفہ (لفظی) فصاحت او (معنوی) بلاغت وغیرہ  
 سرہ تعجب پیدا کیہی کوم چہ نیغہ لاری (او ایمان طرف تہ رهنمائی کوی مونہ پہ ہفہ ایمان  
 راورلو د نن نہ پس بہ مونہ شوک ہم د خپل رب سرہ نہ شریکو او بیشکہ زمونہ د رب شان دیر  
 او چت دے ﴿اللہ﴾ کبش او د دے نہ روستو دوارو خایونو کبش ضمیر شان دے، اللہ پاک د خپل  
 جلال او عظمت د ہفہ تولو خیزونو چہ د ہفہ طرف تہ د نسبت کولو نہ (کوم چہ د ہفہ د  
 شان سرہ لائق نہ دی) پاکسی بیان او فرمانیلہ نہ ہفہ د چا نہ خپلہ یی بی جوہ کرے دہ او نہ خوئی  
 او دا چہ پہ مونہ کبش بیوقوفہ جاہل د اللہ پاک پہ بارہ کبش اللہ پاک لہ پہ بنخہ او بجی سرہ

متصف کولو باندې په الله پاک باندې دروغ وئیلو کښ غلو کوی او زمونږ خو هم دا خیال وو چه  
 (ان) مخففه دې ای (الله) انسانان او جنات به هغه لره په دغه خیزونو سره متصف کولو  
 هرگز په هغه پاندې دروغ نه وائی تردې چه په مونږ باندې دې باره کښ د هغوی دروغ ښکاره  
 شو خبره دا ده چه بعض خلق چه کله به هغوی د خپل سفر په دوران کښې په یو خطرناک مقام  
 باندې دیره کیدل نو بعض خلقو به د جناتو نه پناه غوښتله او هر یو سری به دا وئیل چه زه  
 ددې مقام د سردار پناه غواړم ددې مقام د بیوقوفه جناتو نه چه د هغې په وجه باندې جنات  
 په خپله سرکشې کښ نور هم زیات شو او وې وئیل چه مونږ د جناتو او انسانانو سرداران شو  
 اې انسانانو! جناتو هم ستاسو په شان گمان او کړو چه الله پاک به شوک د مرگ نه پس دوباره نه  
 ژوندې کوی (ان) مخففه عن الثقیله دې او مونږ په غلا باندې د اوریدلو دپاره د اسمان  
 قصد او کړو نو مونږ هغه اولیدو چه د شوک کونکو ملائکو او سخت سوزونکو شعلو نه دک دې  
 او دا هغه وخت اوشو چه کله رسول الله ﷺ مبعوث کړې شو او مونږ به د رسول الله ﷺ د  
 بعثت نه مخکښ د خبرو اوریدلو دپاره (په اسمانونو باندې) غاښي په غاښي کیناستلو اوس چه  
 شوک هم غوږېدی نو یوه شعله ورپسې کیږی یعنی هغه ورته تیاره کړې شوې ده چه د هغې په  
 ذریعه اووهلې شی او مونږ ته پته نشته چه دا اوریدلو په ممانعت سره آیا د زمکې والو سره د شر  
 اراده کړې شوې ده یا د هغوی رب هغوی سره د خیر اراده کړې ده؟ او دا چه د قرآن کریم د  
 اوریدلو نه پس په مونږ کښ بعض نیکان هم دی او بعض ددې برعکس هم یعنی بعض خلق غیر  
 صالح هم دی، او مونږ په مختلفو طریقو کښ تقسیم شوې یو، یعنی مختلفې فرقې شوې یو،  
 چه بعض مسلمانان دی او بعض کافر او مونږ دا یقین کړې دې چه مونږ د الله پاک په زمکه کښ  
 الله پاک لره عاجز کولې نه شو (ان) مخففه دې ای الله او نه تختیدلو سره مونږ هغه ته شکست  
 ورکولې شو یعنی نه هغه ته مونږ په زمکه کښ شکست ورکولې شو او نه د اسمان طرف ته  
 په تیخته باندې هغه ته شکست ورکولې شو، مونږ خو د هدایت خبره قرآن کریم اوریدلو سره  
 په هغه ایمان راوړلو او شوک هم چه په خپل رب باندې ایمان راوړی هغه ته به نه د هغه په نیکو  
 کښ د نقصان ویره وی او نه د ظلم او زیاتې یعنی د هغه په بدو کښ د زیاتې، آو! په مونږ کښ  
 بعض خو مسلمانان دی او بعض د خپل کفر د وجې نه ظالمان دی، پس شوک چه فرمانبردار شونو  
 هغوی خو د نیغې لارې قصد او کړو یعنی د هغه د هدایت قصد نې او کړو او کوم چه ظالمان دی  
 هغوی به د جهنم خشاک وی او (ان) لو (الله) او (الله) دا ټول دولس ځایونه دی او (الله  
 تعالیٰ) او (انعام السلوت) او ددې ترمینځه د همزې په کسرې سره په طور د استیناف او د  
 همزې په فتحې سره تاویل کولو سره او الله پاک د کفار مکه په باره کښ افرمائیل (او اې  
 نبی! دا هم اوایه، (ان) ثقیله نه مخففه دې او ددې اسم محذوف دې، (ای الله) او ددې  
 عطف په (الله) باندې دې چه که خلق په نیغه لاره اسلامی طریقه باندې برابر شونو یقینا

مونہ پہ پہ ہفوی باندی پہ دیر مقدار کبش د آسمان نہ اویہ او شکوو او دا (یعنی د آیت نزول ددی نہ پس اوشو چہ د اووہ کالو پوری د اہل مکہ نہ) باران منع کری شو، ددی دپارہ چہ مونہ پہ ہفوی ازمینیت اوکرو او ددی دپارہ چہ مونہ د ہفوی د شکر کیفیت د خیل علم مطابق بنکارہ کرو او شوک چہ د خیل رب د ذکر قران نہ مغ واہوی نو اللہ پاک بہ ہفہ لہ پہ سخت عذاب کبش اختہ کری، (ملکہ) پہ نون او یاء سرہ دی او دا چہ مسجدونہ د مونخونو خایونہ صرف د اللہ پاک دپارہ خاص دی پس پہ دی کبش د اللہ پاک سرہ نور لہ مہ راپلی پہ داسی طریقہ چہ تاسو شرک کوی لکہ یهودو او نصاری چہ بہ خیلو عبادت خانو تہ داخلیدل نو شرک بہ نہی کولو او چہ کلہ د اللہ پاک بندہ محمد ﷺ د ہفہ د عبادت دپارہ پہ بطن نخلہ کبش اودریپی (اللہ) فتحی سرہ پہ طور د استیناف دی، او ضمیر د شان دی، نو د ہفہ قرات لہ اوریونکی جنات پہ ہفہ باندی رش جوہوی (لہ) د لام پہ کسری او ضمی سرہ د (لہ) جمع دہ یعنی د لمسی پہ شان وی د بعض پہ بعضو باندی د رش جوہولو او ختلو د وجہ نہ د قران کریم پہ حرص کبش۔

### د قیوداتو فوائد اوتسہیل

قوله: (نفر) نفر د دریو نہ لسو پوری جماعت تہ وئیلې شی، جمع نہی (انقار) راخی، (تصدیق) پہ یمن کبش د یوې علاقې نوم دی د علمیت او عجمی د وجہ نہ غیر منصرف دی قوله: (جدریا) جد پہ مختلفو معانیو کبش استعمالی پی دلته د عظمت او بزرگی پہ معنی کبش مستعمل دی۔

قوله: (کدبا) دا د موصوف محذوف صفت دی ای قولاکدبا

قوله: (قال تعالیٰ) ددی اضافی مقصد دی خبری تہ اشارہ دہ چہ د جناتو د کلام ترمینخہ دا د اللہ پاک کلام دی۔

قوله: (فراہوہ) یعنی انسانانو د جناتو پہ سرکشی کبش اضافه اوکرہ۔

قوله: (وانہم ظنوا کما ظننہم ان لن یبعث اللہ احدا) دا د جناتو مقولہ دہ یعنی ای انسانانو! څنگہ چہ ستاسو عقیدہ دہ چہ اللہ پاک بہ د مرگ نہ پس شوک نہ ژوندی کوی دغہ شان د جناتو ہم دا عقیدہ دہ، (ان لن یبعث اللہ احدا) د (ظننہ) د دوو مفعولو قائم مقام دی، او دا د تنازع فعلین د قبیلې نہ دی، دویم تہ نہی عمل ورکرو او اول دپارہ نہی ضمیر منلو سرہ حذف کرو۔

قوله: (فوجدناہا ملکت) دلته (ہا) ضمیر د (وجد) مفعول اول دی او (ملکت) جملہ مفعول ثانی او (حرسا) تمیز دی (حرس) د حارس جمع دہ، څوکیدار، نگران۔

قوله: (شہب) د شہاب جمع دہ پہ معنی د شعلہ، لمبہ

بولہ: ﴿یومئذ یفرق﴾ مناسب وہ چہ ﴿ھلما منفصلہ من نار الکوکب﴾ نہی فرمائیلے وی۔ (صادی)  
 بولہ: ﴿یظہر فیہ﴾ ای ہولایا ہاف دا جملہ اسمیہ دہ کہ د فاء نہ پس ﴿ہو﴾ محذوف نہ وی نو  
 (صادی) بہ محذوف وی او جزا بہ د شرط د وجہ نہ مجزوم وی۔  
 بولہ: ﴿لذللہ﴾ ددی اضافی مقصد دا بیانول دی چہ ﴿لذلک﴾ د ﴿لذللہ﴾ معنی لہر متضمن  
 دی، چہ د ہفی د وجہ نہ د ہفی متعدی بنفسہ کیدل صحیح شو، د ﴿صعدا﴾ تفسیر  
 ہاگا تفسیر باللازم دی۔

[ایاتونہ: ۲۰-۲۸]

قَالَ، مُجِيبًا لِلتَّكْفَارِ فِي قَوْلِهِمْ أَزِجْ عَنَّا أَنْتَ فِيهِ وَفِي قِرَاءَةِ قُلْ (أَلَمْ أَذْكُرْ) بِهَا (وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا) (قُلْ إِلَى لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا غَيًّا وَلَا رَشَدًا) خَيْرًا (قُلْ إِلَى لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ) مِنْ غَذَابِهِ إِنَّ غَضَبَهُ (أَعَدُّ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ) أَيْ غَيْرِهِ (مُلْتَحِدًا) مُتَجَا (إِلَّا بَلَاغًا) اسْتِخَاءً مِنْ مَفْعُولِ أَمْلِكُ أَيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ إِلَّا الْبَلَاغَ (إِلَيْكُمْ) مِنْ (اللَّهِ) أَيْ عَنْهُ (وَوَسَّالَاتِهِ) غَطَفَ عَلَى بَلَاغًا وَمَا بَيْنَ الْمُسْتَضَى بَيْنَهُ وَالْإِسْتِخَاءِ اغْتِزَاضٌ لِتَأْكِيدِ نَفْيِ الْإِسْطِطَاعَةِ (وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) فِي الْوَحْدِ فَلَمْ يُؤْمَرْ (فَإِنْ لَهُ ثَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا) حَالٌ مِنْ ضَمِيرٍ مَنْ فِي لِه رِعَابَةٍ فِي مَقَاتِلِهَا وَمِنْ خَالٍ مُقَدَّرَةٍ وَالْمَقْنَى يَدْخُلُونَهَا مَقْدَارَ خُلُودِهِمْ (فِيهَا أَبَدًا) (حَتَّى إِذَا رَأَوْا) الْإِبْدَائِيَّةُ فِيهَا مَعْنَى الْغَايَةِ لِمَقْتَرِفِ قِتْلِهَا أَيْ لَا يَزَالُونَ عَلَى مُخْرِجِهِمْ إِلَى أَنْ يَزُولُوا وَمَا يُوعَدُونَ بِوَيْهِ مِنَ الْعَذَابِ (فَسَيَعْلَمُونَ) عِنْدَ خُلُوعِهِمْ يَوْمَ نَزَرِ أَوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مَنْ أَعْصَى نَأْيَرًا وَأَقْلَ عَدَدًا) أَعْوَانًا أَمْ أَمْ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَوْ أَنَا أَمْ هُمْ عَلَى الثَّانِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنِ هَذَا الْوَعْدُ فَنَزَلَ (قُلْ إِنْ) أَيْ مَا (أَقْرَبُ أَقْرَبَ مَا تُوعَدُونَ) مِنَ الْعَذَابِ (أَمْ يَحْتَسِبُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا) غَايَةً وَأَجَلًا لَا يَنْقُضُهُ إِلَّا هُوَ (عَالِمُ الْغَيْبِ) مَا غَابَ عَنِ الْعِبَادِ (فَلَا يَظُنُّ) يُطْلَعُ (عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا) مِنَ النَّاسِ (إِلَّا مَنْ أَوْفَى مِنْ رَسُولٍ فَلَائِهِ) مَعَ إِطْلَاعِهِ عَلَى مَا شَاءَ مِنْهُ مُعْجَزَةٌ لَهُ (يَسْأَلُ) يَخْتَلِ وَيَسِرُ (مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ) أَيْ الرَّسُولِ (وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا) غِلَظٌ يَخْفِظُونَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ فِي جَنَّةِ الْوَحْيِ (لِيُعَلِّمَهُ) اللَّهُ عِلْمَ ظَهْرٍ (أَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْقِيَلَةِ أَيْ أَنَّهُ (قَدْ أَيْلَقُوا) أَيْ الرُّسُلَ (رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ) رُوعِي بِجَمْعِ الضَّمِيرِ مَعْنَى مِنْ (وَأَحَاطَ بِمَا لَكَ بِهِمْ) غَطَفَ عَلَى مَقْتَرِفِ أَيْ لَقِيْلِهِ ذَلِكَ (وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا) تَمْيِيزٌ وَهُوَ مُخَوَّلٌ مِنَ الْمَفْعُولِ وَالْأَمْلُ أَحْصَى عَدَدٌ كَمَنْ خَنَى

ترجمہ: د کفارو ددی خبری بہ جواب کنس چہ تہ ددی خیل تبلیغ نہ قلا ر شہ رسول اللہ ﷺ بہ جواب کنس او فرمائیل پہ یو قراعت کنس ﴿قل﴾ دی، زہ خو صرف خیل رب د معبود کیدو پہ اعتبار سرہ رابلہ او د ہفہ سرہ شوک ہم نہ شریکوم، تہ اوایہ زہ ستاسود نفع او نقصان مالک نہ یم تہ اوایہ چہ ما هرگز شوک د اللہ پاک نہ (یعنی) د ہفہ د عذاب نہ کہ زہ د ہفہ نافرمانی او کریم نہ شی بیج کولی او زہ د ہفہ نہ علاوہ هرگز د پناہ خاٹی نہ مومم خو زما کار د اللہ پاک خبرہ او د ہفہ

پیغامات رسول دی (الابلاغ) د (املك) د مفعول نه استثناء ده یعنی زه ستاسو دپاره د الله تعالی د طرف نه د پیغام رسولو نه بغیر دهیڅ څیز مالک نه یم، د ورسال الله عطف په بلاغاً باندې دې او د مستثنی منه او د استثناء ترمینځه د نفی د تاکید دپاره جمله معترضه ده، او چه څوک هم د الله پاک او د هغه د رسول ﷺ په توحید کښ نافرمانی کوی چه ایمان نه راوړی د هغه دپاره د جهنم اور دې چه په هغې کښ به همیشه اوسیدو (عالمون) د من طرف ته د واپس کیدونکي د ضمیر نه د معنی په اعتبار سره حال دې او دا حال مقدره دې معنی دا ده چه هغې ته به داخلیدو حال دا چه د هغوی دپاره جهنم ته داخلیدل د همیشه دپاره مقدر شوي دي، دا خلق به په خپل کفر باندې قائم وی تردې چه هغه عذاب اووینی د کوم چه دوی سره وعده کړې شوې ده حتی ابتدائیې ده، په دې کښې (مغیا) د مقدر د غایت معنی ده تقدیر د عبارت دادې لاوالون علی کفرهم الی ان یروا، نود بدر په ورځ یا د قیامت په ورځ کله چه دوی په دې کښې او غورزو لې شی نو نژدې به ټولو ته معلومه شی چه د چا مددگار کمزوري او د چا جماعت کم دي، هغوی یا مسلمانان، اول قول (د بدر) په صورت کښ یا زه یا هغوی، دویم قول (د قیامت) په صورت کښ نو په هغوی کښ بعضو اووئیل چه دا وعده به کله پوره کیږي؟ نو (قل ان ادری) نازل شو. ته او وایه چه ماته معلومه نه ده چه د کوم عذاب تاسو سره وعده کړې شوې ده هغه نژدې دې یا به د هغې دپاره زما رب او پده موده مقرر کړی کوم چه د هغه نه سوا جاته نه دي معلوم غیب (یعنی) کوم چه د بندگانو نه غائب دي لره پیژندونکي دي هغه په خپلو غیبو څوک هم نه خبروی مگر هغه رسول کوم چه هغه خوښ کړی، خو کوم رسول لره چه او غواړی د معجزې په ذریعه خبروی هغه ته د اطلاع کولو باوجود د هغه قاصد نه وړاندې روستو محافظ فرشتې رالېږي چه هغه ئې حفاظت کوی تردې چه هغه فرشته هغه وحی لره د منجمله وحی په شان اورسوی ددې دپاره چه الله پاک د علم ظهور په طور معلوم کړی چه دې ملائکو د خپل رب پیغام (رسول ته په حفاظت سره) اورسولو یا (ان) **عَنْ اَتَعْلَهُ** دې ای انه همدی جمع راوړلو کښ د (من) د معنی رعایت او کړې شو او الله پاک د (څوکیدارو) د حالاتو احاطه کړې ده د (واحاط) په عطف مقدر دې ای **فَطَرْتُكَ** و احاط او هغه ته د هر یو غیز شمار معلوم دي (عدا) تمیز دي او دا د مفعول نه منقول دي او اصل (اصی عنده کل هم) دي

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (ادعوا الی الله) (الله) مقدر منلو سره اشاره او کړې شوه چه (ادعوا) په معنی د (اعتد) دې کوم چه متعدی دي دوو مفعولو ته، دویم مفعول (الله) دي، که د (اعتد) په معنی کښ وی نو د مقدر منلو ضرورت نشته.

نوله: (الابلاغ) دا د (لا املك) د مفعول نه مستثنی ده، یعنی زه ستاسو دپاره سوا د پیغام

رسولو نه د یو څیز هم مالک نه یم، نه د نفع او نه د نقصان گویا چه رسول الله ﷺ او فرماییل **« لا املك لكم ههنا الا بلاغا »** په دې صورت کښ به مستثنی متصل وی او **« قل لى لى بهولى العز »** د مستثنی او د مستثنی منه ترمینځه جمله معترضه د نفی استطاعت د ناکید دپاره ده

پوهه: **« ورسالة »** د دې عطف په بلاغا باندې دې اى **لا املك لكم الا العلم والرسالة**.

پوهه: **« هل القول الاول وعلى القول الثانى »** د اول قول نه مراد **« احصى لكم »** او د ثانى نه مراد **« اقل عددا »** يعنى د مدد په اعتبار سره مومنان کمزورې دى يا هغوى، يا د عدد په اعتبار سره زه کمزورې یم يا هغوى.

تنبیه: همدې تکلف ضرورت نشته ځکه چه په دواړو صورتونو کښ دواړه مراد کيدې شى  
پوهه: **« فقال بعضهم »** ونيولې شوې دى چه قائل نضر بن حارث دې.

پوهه: **« هالهم القىب »** دا د **« رى »** نه بدل دې، د مبتداء محذوف خبر دې اى هوښه.

پوهه: **« ما هاب بهن الصباد »** چه **« به »** ذکر نه کړې شى نو مناسب به وى.

[۷۳] سورة المزمل

سُورَةُ الْمَزْمَلِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا آيَةً لِّمَدَنِيَّةٍ وَأَيَّاتُهَا عَشْرُونَ آيَةً

سورة مزمل مکى دې، بغير د يو آيت نه چه هغه مدنى دې، په دې کښې شل آيتونه دى.

[آياتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (يا أيها المزمل) النبي وأصل المزمّل أذغمت الناء في الزأي أي المتألف يتيابه  
حين مجيء الوحي له خوفاً منه لهيبته (قهر الليل) صل (إلا قليلاً) (يضعه) يذل من قليلاً وقلة بالنظر إلى  
الكل أو انقضاء منه من النصف (قليلاً) إلى الثلث (أورد عليه) إلى الثلثين وأو للتخفيف (ودل القرآن)  
ثبت في تلاوته (ترتيلاً) (أنا سألني عليك قولاً) قرأتنا (قليلاً) ههنا أو خدينا لنا فيه من التكليف (إن)  
ثأفة الليل) القيام بعد النوم (هي أشد ظلاماً) موافقة السنع للقلب على تفهم القرآن (وأقوم قليلاً) أتين  
قولاً (إن لك في الثأر سباً طويلاً) نصراً في إشغالك لا تفرغ فيه ليلاؤة القرآن (وأذكر اسم ربك) أي قل  
بسم الله الرحمن الرحيم في أثناء قراءتك (وتتلى) انقطع (اليوتيتيلاً) مضمر بتل جزء به رغبته  
للفواصل وهو عجزهم التثلهو (رب المشرق والمغرب) لا إله إلا هو (قائداً وكيلاً) مؤثلاً له أمورك (أصبر على ما  
يؤكولون) أي كفار مكة من اذاعهم (وأعجزهم هجرًا عجيلاً) لا جزع فيه وهذا قبل الأمر بقائهم (وقرني)  
أزفني (والمكلمين) عطف على المنقول أو مفعول مفع والمفعلى أنا كما بيكهم وهم متزايد قرني (أطى  
النعمة) التثمن (وميلهم قليلاً) من الزمن فليلوا بعد يسر منه بنهر (إن لدينا أنكالا) فلوذا بقالا جمع  
بكل بحسر الثون (ويحيى) نارا مخروقة (وطعاماً ذا لحمة) يفسن به في الخلق وهو الزلوم أو الضريع أو



الْبَيْتَيْنِ أَوْ ذُوْكَ مِنْ نَارٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يَنْزِلُ (وَعَذَابُ الْآلِمِ) مُؤَلَّفًا زَهْدًا عَلَى مَا ذُكِرَ لِنَزْلِ مُنْذِرٍ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ تَرْجَفُ) تَزْزُلُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتْ الْجِبَالُ كَيْسًا (وَنَارًا مُخْتَبِئًا) مَهْجَلًا مُعْبِلًا نَارًا خِجَامَةً وَهُوَ مِنْ هَالٍ يَهْلُ وَاصْلُهُ مَهْوُولٌ اسْتَنْقَلَتْ الْعُتَّةُ عَلَى الْآثَاءِ فَتَبَلَّتْ إِلَى الْآثَاءِ وَخَلِيفَتِ الْوَاوُ ثَمِي السَّاكِنَتِي لِيَهْدِيَهَا وَلَبِثَتِ الْعُتَّةُ مَسْرَةً لِمَحَاسِنِ الْبَاءِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ) يَا أَهْلَ مَكَّةَ (رَسُولًا) هُوَ مُعْتَدٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَاحِدًا) عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْيَقِينَةِ بَمَا يَضُرُّ بَيْنَكُمْ مِنَ الْبُغْضَيْنِ (إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا) هُوَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (فَقَعَصَى فِرْعَوْنَ الرَّسُولَ فَأَعْدَدْنَا لَهُ أَخْذًا وَبِيلًا) خَبِيرًا (كَفَيْتُمْ شَكْرًا) إِنْ كَفَرْتُمْ فِي الدُّنْيَا (يَوْمًا) مَفْعُولٌ تَقْلُونَ أَيْ عَذَابُهُ بَأْسٌ جَزَاءٌ تَتَخَفَتُونَ مِنْ عَذَابِهِ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) جَمَعَ أَشْبَحَ لِيَتَبَّعَ هَوْلُهُ وَهُوَ يَوْمُ الْيَقِينَةِ وَالْأَصْلُ فِي شِبْنِ جِئَا الْعُتْمَ وَكَبُرَتْ لِمَحَسَنَةِ الْآثَاءِ وَنُقَالَ فِي الْيَوْمِ الشَّيْءِ يَوْمٌ يَشِيبُ نَوَاصِي الْأَطْفَالِ وَهُوَ مَخَازٍ وَتَخَوُّزُ أَنْ يَكُونَ الْفُرَادُ فِي الْآيَةِ الْخَفِيفَةِ السَّمَاءُ مُنْقَطِعٌ ذَاتَ انْفِطَارٍ أَيْ انْتِفَاقٍ (يَوْمَ) بِذَلِكَ الْيَوْمِ لِيَتَبَّعِيَ (كَانَ وَعْدُهُ) تَعَالَى بِنَجْوَى ذَلِكَ (مَفْعُولًا) أَيْ هُوَ كَمَا لَا مَخَالَهَ (إِنْ هَئِهِ) الْآيَاتُ الْمَخُوفَةُ (تَذَكُّرًا) عِظَةٌ لِلْخَلْقِ (فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا) طَرِيقًا بِالْإِيمَانِ وَالطَّاعَةِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، ای پہ کپہہ کین خان رانغبستونکیہ! نبی (مومل) اصل نہی (مومل) وو، تاہ لہ پہ زاء کین مدغم کرے شوہ، یعنی پہ ہفہ باندے د وحی د نازلیدو پہ وخت د وحی د ہیبت د ویری نہ پہ کپہہ کین پتیدونکی! دشین قیام کوہ مونیخ کوہ خولہ نیمہ شپہ (نصلہ) د (قلیلا) نہ بدل دے او د نصف قلیل کیدل د پورہ شپہ پہ اعتبار سرہ دی۔ یا د ہفہ نہ یعنی د نصف نہ ہم کم کوہ د ثلث شپہ پیری یا د ہفہ نہ (دوہ دریمہ حصہ) زیات کرہ، (لو) د تخییر دپارہ دے، او قران کریم لہ پنے صفا صفا او پہ قلاز قلاز لولہ، مونہ پہ تاباندے یو دروند کلام نازلونکی یو یعنی با رعب کلام یا شدید، خکہ چہ پہ دے کین احکام تکلیفیہ دی، بیشکہ د اودہ کیدو نہ پس (د شپہ) پاسیدل د قران کریم د فہم دپارہ د زرہ او غویہ د موافقت د وجہ نہ انتہائی مؤثر دے او خبری لہ پنے واضح او صفا کونکی دے یقینا ستاسو پہ ورع کین نور دیر کارونہ وی چہ د ہفہ د وجہ نہ تاسو د قران کریم تلاوت تہ اوزگار نہ یں نو د خپل رب نوم واخلہ یعنی د خپل قرات پہ شروع کین (بسم اللہ الرحمن الرحیم) اولولہ او د تولو سرہ تعلق منقطع کولو سرہ پہ عبادت کین د ہفہ طرف تہ پورہ طریقے سرہ متوجہ شہ۔ (تعلیل) د (ہقل) مصدر دے دا د فواصل پہ رعایت سرہ راورلے شوے دے، دا د (ہقل) ملزوم دے، ہفہ د مشرق او مغرب رب دے د ہفہ نہ سوا بل معبود نشته ہفہ خپل کارساز جوہ کرہ یعنی خپل تول کارونہ ہفہ تہ اوسپارہ او شہ چہ دا کفار د تکلیف رسولو خبری گوی نو تہ پہ ہفہ صبر کوہ او پہ پنے طریقے سرہ د ہفوی نہ جدا شہ چہ پہ ہفہ کین جزع جزع نہ وی دا حکم د جہاد د حکم د نازلیدو نہ

مخکنس دې او ما او دا مالدار تکذیب کونکی پریږده د (والمکذبین) عطف د (فولی) په  
مفعول باندې دې یا دا مفعول معه دې او معنی دا ده چه زه د هغوی دپاره ستا د طرف نه  
کافی یم او هغوی د قریشو سرداران دی، او هغوی ته لږه موده نور مهلت ورکړه پس د لږې  
مودې نه پس هغوی په بدر کښ قتل کړې شو بیشکه مونږ سره وزنی یېږي دی (انکال) د (نکل)  
د نون په کسرې سره جمع ده او گرم اوردې او په مرئ کښ اینختلو والا خوراک دې یعنی  
هغه په مرئ کښ اینخلی او هغه زقوم دې، یا ضریع دې، یا پیپ دې یا د اور ازغې، نه به  
بهر راوخی او نه به تیر یږي او دردونکې عذاب دې کوم عذاب چه د رسول الله ﷺ د تکذیب  
کونکی دپاره ذکر کړې شوې دې، دا د هغې نه زیات دې په کومه ورځ چه به زمکه او غرونه  
اوخوژپي او غرونه به د شیو د ډیرکو په شان د هغې د جمع کیدو نه پس د الوتونکی گردوغبار  
په شان شی (مهلا) د (هال مهلا) نه دې ددې اصل (مهول) دې، په یاء باندې د ضمی  
د ثقل د وجې نه د هاء طرف ته منتقل کړې شوه او دویم واو د التقاء ساکنین د وجې نه  
حذف شو، د هغې د زائد کیدو د وجې نه او ضمی لره د یاء د مناسبت د وجې نه په کسرې  
سره بدل کړې شوه، اې اهل مکة مونږ تاسو ته یو داسې رسول درلېږي دې او هغه محمد ﷺ  
دې کوم چه به د قیامت په ورځ ستاسو خلاف گواهی ورکوی په هغه گناهونو باندې کوم چه  
تاسو کړې دی لکه چه مونږ فرعون ته یو رسول لیږي وو او هغه موسیٰ علیهِ السلام وو بیا فرعون د هغه  
رسول خبره او نه منله نو مونږ هغه سخت راو نیلو پس که تاسو په دنیا کښ گفر کوئ نو د هغه ورځې  
(د مصیبت) نه به څنگه پچ شی؟ کوم چه به ماشومان د خپلې سختې د وجې نه بوډاگان کړي او  
هغه د قیامت ورځ ده، (هسا) د (اهسا) جمع ده او په اصل کښ (هسب) د شین په ضمی  
سره دې د یاء د مجانست د وجې نه ورته کسره ورکړې شوه او د یوم شدید په باره کښ  
ونیلې شی (یوم یوم نواهی الاطفال) داسې ورځ چه په هغې کښ به د ماشومانو وینسته  
سپین شی او دا مجاز دې او دا هم جائز ده چه په آیت کریمه کښ حقیقت مراد وی (او په  
کومه ورځ چه به) اسمان څیرې شی یعنی هغه ورځ به پکښ چاودی اوشی بیشکه د هغه  
ورځې راتلو د هغه وعده ضرور پوره کیدونکې ده بیشکه دا ویرونکی آیتونه د مخلوق دپاره  
نصیحت دې پس شوک چه غواړی د خپل رب طرف ته دې لاره اختیار کړی.

د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (یا ایها المزمل) دا رسول الله ﷺ ته خطاب دې.

نوله: (المزمل) ای المظلف بنمايه... په خپلو کپرو کښ پټ شوې، مفسر علام ترې هم دا  
مراد اخستلې دې، ونیلې شوې دی چه مزمل په معنی د حامل التوب یا په معنی د حامل  
القران دې، (زامله) اوبنې ته ونیلې شی ځکه چه هغه ډیر زیات وزن او چټوی اوس به د (یا

اجا المزمل) مطلب وی ای د نبوت بارونکیه یا ای حامل قران! د شپې پاسه! دا د رسول الله ﷺ په اسماء توقیفی کښ دې، د رسول الله ﷺ دپاره په قران کریم کښ د مزمل لفظ استعمال شوې دې لهندا رسول الله ﷺ ته مزمل وئیل صحیح دی، سهیلی ﷺ په دې کښ اختلاف کولو سره وئیلې دی چه د مزمل اطلاق په رسول الله ﷺ باندې د اسم په طور صحیح نه دې، ځکه چه دا د رسول الله ﷺ د یو عارضی حالت نه مشتق دې، خو دا خبره صحیح نه ده ځکه چه په عارضی حالت سره هم د اسم اطلاق صحیح دې، رسول الله ﷺ په علی ﷺ باندې یو عارضی حالت سره د اسم اطلاق اوکړو، سیدنا علی ﷺ یوه ورځ په زمکه باندې ملاست وو او ملانې په خاورو باندې ککړه وه نو رسول الله ﷺ افرمائیل: (قهرأبأتراب) (صاوی مخلعا، واصله)

نوله: (قلته بالنظر الی الکمل) د دې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی. سوال: نصف، د نصف مساوی وی یو نصف ته د بل نصف نه قلیل وئیل صحیح نه دی، حال دا چه دلته (الاقلیلانصفه) وئیلې شوې دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه نصف ته قلیل د کل په اعتبار سره وئیلې شوې دې، یعنی پوره شپه د قیام کولو په مقابله کښ نیمه شپه، قیام قلیل دې.

نوله: (نصفه) دا د قلیلا نه بدل دې چه د (لایلا) نه مطلب دا دې چه رسول الله ﷺ ته په دریو خبرو کښ اختیار ورکړې شو، په نصف کښ، د نصف نه کم کښ، د نصف نه زیات کښ. نوله: (أنا سئلی علیک لولا لایلا) دا جمله د امر بالقیام او د هغې د علت ترمینځه جمله معترضه ده.

نوله: (ان نأشیع الیل) د امر بالقیام علت دې.

نوله: (وطأ) په معنی د تکلیف، مشقت، گران والې، په یو قرات کښ (وطأ، مواطأ) (مفاعله) نه مصدر دې په معنی د موافقت یعنی د اوریدو د فهم سره موافقت، د غوږونو د زړه سره موافقت.

نوله: (جم به رهاة للفواصل) د دې عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: (تبعلا) د (تعل) مصدر بلفظه نه دې، حال دا چه مصدر بلفظه (تعل) (تبعلا) پکار دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه د فواصل د رعایت د وجې نه مصدر د بل باب راوړلې شوې دې.

نوله: (هو لمزمز التعل) د دې مقصد هم د ذکر شوی سوال جواب ورکول دی، خو اولنې جواب په اعتبار د لفظ دې او دا په اعتبار د معنی، د دې خلاصه دا ده چه تبئیل چه د

(يَل) مصدر دې، نه مراد (يعل) دې، (يعل) د (يعل) ملزوم دې يعنې لازم ونيلو سره ملزوم مراد کړې شوې دې او په دې کښ هيڅ قباحت نشته، لکه (تکرم تکرماً)، (وقطرم قطراً) یوه: (هوب المشرق والمغرب) د هو اضافو کولو سره نې اشاره اوکړه چه (رب المشرق) د مبتدا محذوف د خبر کيدو د وجې نه مرفوع دې او د (يک) نه د بدل کيدو د وجې نه مجرور هم جائز دې.

یوه: (مهم) نوع من العول لا ترعاه دله مهمه... يو قسم ازغنو والا گياه ده چه يو خاړوې نې هم نه خوری سوا د اوښ نه! او اوښ نې هم تر هغه وخته پورې خوری چه ترخو هغه شين وی، په پښتو کښ ورته ازغی داره زيلی ونيلې شی. (ترويح الادواح)

یوه: (زيادة على ما ذكره من كذب النبي ﷺ) مخکښ (ان لهنا انكالا الله) پورې چه د جهنم د کوم عذاب ذکر فرمائيلې شوې دې اوس (عذابا لها) ونيلو سره په مبهم طريقه باندې د هغې نه علاوه د عذاب ذکر فرماني کوم چه به د رسول الله ﷺ د تکذيب کونکو دپاره وی.

یوه: (يوم ترجف) دا د فعل محذوف د ظرف کيدو د وجې نه منصوب دې (ای استرحم عذابا ما ذکره يوم ترجف)

یوه: (مفعول تتون) یوما... د مضاف په حذف سره د (تتون) مفعول دې (ای تتون عذاب یوما) یا د حذف جار په وجه هم منصوب کيدې شی په اصل کښ (یوما) وو (ای یوما محل الولدان هيا)

یوه: (مهمذان يكون المراد في الآية الحقيقة) يعنې (یوما محل الولدان هيا) نه مجازا د مودې اوږد والې هم مراد کيدې شی او حقیقی معنی هم مراد کيدې شی يعنې حقیقه به ماشومان بوداگان شی.

### [ایاتونه: ۲۰]

(إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ أَقْلٍ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَنُصْفَهُ وَثُلُثَهُ بِالْعَرَىٰ عَطْفَ عَلَىٰ نَفْسٍ وَيَنْحَرِبُ عَلَىٰ أَذْنَيْهِ وَيَقَامُهُ كَذَلِكَ نَحْوَ مَا آمَرَ بِهِ أَوَّلَ السُّورَةِ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ عَطْفَ عَلَىٰ ضَمِيرٍ تَقُومُ وَجَارَ مِنْ غَيْرِ تَأْيِيدٍ لِلْفَصْلِ وَقِيَامَ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ كَذَلِكَ لِلتَّائِسِي بِهِ وَمَنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يَتَرَىٰ كَيْفَ مَتَىٰ مِنَ اللَّيْلِ وَكَمْ بَقِيَ مِنْهُ فَكَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ اخْتِطَاءً فَقَامُوا حَتَّىٰ انْتَفَعَتْ أَفْعَادُهُمْ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ قَالَ تَعَالَىٰ (وَاللَّهُ يَقْدِرُ بِخَصْمِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلَيْهِ إِنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ أَيْ أَنَّهُ (لَنْ تُخَفَّفَ) أَيْ اللَّيْلُ تَقُومُوا لِيَمَّا يَجِبُ الْقِيَامُ فِيهِ إِلَّا بِقِيَامٍ جَمِيعِهِ وَذَلِكَ يَشُقُّ عَلَيْكُمْ رَقَابَ عَلَيْهِمْ رَجَعَ بِكُمْ إِلَى التَّخْفِيفِ (فَاتَّقُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) فِي الصَّلَاةِ بَانَ تَعْلُوا مَا تَيَسَّرَ (عَلَيْكُمْ أَنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنْ الثَّقِيلَةِ أَيْ أَنَّهُ (سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ) يَسْتَأْذِنُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

يُظْهِرُونَ مِنْ رَزَقِهِ بِالْجَارَةِ وَغَيْرِهَا وَأَعْرُوْنَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُلٌّ مِنَ الْأَفْرَقِ الثَّلَاثَةِ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ مَا ذُكِرَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ لِيُخَفَّفَ عَنْهُمْ فِيهَا مَا تَنَزَّلَ مِنْهُ لَمْ يَسْخَ ذَلِكَ بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِ (فَاقْرَءُوا مَا كَثُرَ مِنْهُ) كَمَا نَفَعَهُمْ (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ) الْمَفْرُوضَةَ (وَأَتُوا الزَّكَاةَ) وَأَقْرَضُوا اللَّهَ) بَأَن تَنْفَعُوا مَا يَسُو الْمَفْرُوضِ مِنَ الْأَمَالِ فِي سَبِيلِ الْغَيْرِ (قَرْضًا حَسَنًا) غَنَ طِيبِ قَلْبٍ (وَمَا تَقْدِمُوا إِلَّا لَكُمْ مِنْ غَيْرِ حَيْدٍ وَعِنْدَ اللَّهِ مَوَازِيرُ) مِمَّا خَلَقْتُمْ وَمَوْ لُفْلُ وَفَا بَعْدَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعْرِفَةٌ بِشَيْئٍ لَمْ يَنْجِهِهُ مِنَ التَّغْرِيبِ (وَأَعْظَمُ أَجْرًا وَاسْتَفِيرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: بیشک ستار ب تہ بنہ معلومہ دہ چہ تہ او ستا د ملگرو یو جماعت د شپہ دوه حصوتہ نزدی او نیمہ شپہ او د شپہ یوہ حصہ قیام لیل کوی (لله) د جر پہ صورت کنب بہ پہ (للی) باندی عطف وی او د (نصب) پہ صورت کنب بہ پہ (ادی) باندی عطف وی او د رسول اللہ ﷺ قیام لیل د سورت پہ شروع کنب د مذکور مطابق وو، د (طائفہ) عطف د (توم) پہ ضمیر باندی دی او د فصل د واقع کیدو د وجہ نہ بغیر د تاکید نہ ہم (عطف) صحیح دی او د رسول اللہ ﷺ پہ ملگرو کنب د یو جماعت قیام د رسول اللہ ﷺ د اقتدا پہ طور ہم پہ دی طریقہ باندی وو، پہ صحابہ کرامو ﷺ بعض حضرات داسی ہم وو چہ هغوی تہ بہ ددی خبری علم نہ وو چہ خومره حصہ نی پہ مانخہ کنب تیرہ شوه او خومره باقی پاتی شوه چہ د هغی د وجہ نہ بہ احتیاطا پورہ شپہ پہ تهجدو باندی ولاي وو، هغوی ہم پہ دی طریقہ باندی یو کال یا ددی نہ زیات عمل اوکړو تردی چہ خپي نی اوپر سیدی، نو الله پاک د هغوی دپارہ تخفیف اوکړو، الله پاک او فرمائیل: او د شپہ پورہ اندازه الله پاک تہ دہ هغه تہ دا ہم معلومہ دہ چہ تاسو بہ د وخت مقدار ضبط نہ کړي شی چہ پہ هغی کنب د واجب پہ اندازه قیام اوکړي شی، خو پہ هغه صورت کنب چہ پورہ شپہ ولاي یی، او دا بہ ستاسو دپارہ گرانہ وی، نو پہ دی وجہ الله پاک ستاسو پہ حال رجوع د رحمت اوکړه یعنی تاسو نی د سهولت طرف تہ واپس کړی پس اوس چہ تاسو خومره قران پہ مانخہ کنب پہ اسانی سره لوستلي شی هغه لولی یعنی خومره چہ درتہ اسان وی هغه مونخ کوئ هغه تہ دا ہم معلومہ دہ چہ پہ تاسو کنب بہ بعض کسان بیماران دی (ان) مخففه عن الثقيله ده یعنی (الله) او بعض بہ د معاش د لتون دپارہ پہ ملک کنب سفر کوی یعنی د تجارت وغیرہ پہ ذریعہ رزق طلب کوی او بعض بہ د الله پاک پہ لارہ کنب جهاد کوی پہ ذکر شوې درې وارو دلو کنب پہ هر یو باندی، پہ ذکر شوې طریقہ قیام لیل گران وی، نو الله پاک د سهولت پہ اندازه د قیام پہ ذریعہ پہ هغوی باندی تخفیف اوکړو بیا نی هغه ہم د پنخه وخته مونخ پہ ذریعہ منسوخ کړو پس پہ اسانی سره چہ خومره قران پہ مانخہ کنب، لوستلي شی، لولی لکه چہ پورته تیر شو او د فرض مونخ باندی کوئ او زکاة ورکوئ او الله پاک تہ بہ بنہ طریقہ سره د زوہ پہ خوشحالی سره قرض ورکوئ پہ داسی طریقہ

چہ د فرض مقدار نہ علاوہ د مال نہ د خیر پہ لارو کښ خرج کوئی او کوم نیک عمل چہ د خپل ټمان دپاره وړاندې اولیې هغه به الله پاک ته رسیدو سره د هغې نه کوم چہ تاسو شاته پریخودلې دې غوره او په ثواب کښ لوټې بیا مومن (هو) ضمیر فصل دې او د هغه مابعد اگرچہ معرفه نه دې خو د معرفې سره مشابه دې ځکه چہ هغه د تعریف نه ممتنع دې او په الله پاک باندې خپل گناهونه بخښی یقینا الله پاک د مومنانو دپاره غفور اورحیم دې.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (ان ربك يعلم انك تقوم ادى النذر) دا د سورت په شروع کښ د بیان کړی حکم (قراللیل الا لیل) د ناسخ تمهید دې اصل ناسخ (فما بع علیکم) دې.

نوله: (اقل من ثلثی اللیل ونصفه) ددې مطلب دا دې چہ ستا رب ته ستا دوه ثلثه شپه او نیمه شپه او د یو ثلث شپې نه کم قیام معلوم دې، د سورۃ په شروع کښ نبی علیه السلام ته د دوه ثلث شپې نه کم او د نیمې شپې نه کم قیام لیل کښ اختیار درکړې شوې وو او دلته د (وادى من ثلثه) نه معلومېږي چہ د ثلث نه په کمه شپه کښ هم ورته اختیار ورکړې شوې وو حال دا چہ داسې خبره نه ده او دا صورت به د (نصفه) د جر د قراعت په صورت کښ وی.

جواب: د جواب حاصل دا دې چہ د ادنی نه تقریب مراد دې یعنی هغه ته معلوم دې د رسول الله ﷺ دوه حصې او نیمه او دریمې حصې شپې ته نزدې قیام، هم ددې نه په ادنی سره تعبیر کړې شوې دې ځکه چہ ذکر شوې مقدارونه د امور ظنیه تخمینیه نه دی او صحابه رضی الله عنہم او رسول الله ﷺ هم په دې مکلف وو او نه په هغه زمانه کښ داسې څه نظام وو چہ صحیح صحیح د اوقاتو تعیین پرې اوکړې شی ځکه چہ دا انتہائی گران او سخت کار دې کوم چہ په دې ترقی یافته دور کښ هم ډیر گران او مشکل دې حال دا چہ په هغه زمانه کښ گهری وغیره هم نه وې صرف د ستورو په رفتار سره به نې د اوقاتو تعیین کولو.

نوله: (والنصب) دا د (نصفه) د دویم قراعت بیان دې د نصب په صورت کښ به په (ادى) باندې عطف وی او د (تقوم) مفعول وی، معنی به دا وی (تقوم نصفه ثلثه وثلثه ثلثه اخرى) د نصب په صورت کښ به د سورت په شروع کښ د ورکړی شوی حکم مطابق وی.

نوله: (وقامه كذلك فوما امر به) د رسول الله ﷺ داسې قیام به د سورت په اول کښ د بیان کړی حکم مطابق وی (قامه كذلك) مبتداء ده او (ما امر به لیل السوره) خبر دې.

نوله: (وطاقتهم الذين معك) ددې د (تقوم) په ضمیر مرفوع متصل باندې عطف دې.

نوله: په ضمیر مرفوع متصل باندې د عطف دپاره قاعده دا ده چہ په ضمیر مذکور باندې د عطف د صحیح کیدو دپاره د ضمیر منفصل په ذریعہ تاکید ضروری وی حال دا چہ دلته

داسې نه ده؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه په ضمير مرفوع متصل باندې د عطف كولو دپاره د دوو خبرو نه د يو كيدل ضرورى دى.

۱. د ضمير مرفوع متصل تاكيد د ضمير مرفوع منفصل په ذريعه راوړلې شوې وى. ۲. يا د معطوف او معطوف عليه ترمينځه فصل وى دلته دويم صورت يعنى فصل موجود دې او هغه (ادلى من لىلى الليل ونصفه وثله) دې، لهذا عطف صحيح دې.

نوله: (مرفصل) اى ضمير فصل

نوله: (وما بعد وان لم يكن معرفة يشيها الله) دا هم د يو سوال مقدر جواب دې.

سوال: ضمير فصل د دوو معرفو ترمينځه راوړلې شى نه چه د يو معرفه او يو نكره ترمينځه او دلته هم دغه شان دى ځكه چه لفظ (الله) معرفه دې او (عيا) نكره دې؟

جواب: (عيا) خالص نكره نه دې بلكه د معرفې سره مشابه دې ځكه چه په دې باندې حرف تعريف الف لام نه داخليږي كه خالص نكره وې نو د حرف تعريف داخليدل به صحيح وې، لهذا د دواړو ترمينځه ضمير فصل راوړل جائز دى.

[سورة المدثر ۷۴]

سورة المدثر المعكية وآياتها ست وخمسون

سورة مدثر مكى دې، پنځه پنځوس آيتونه دى.

[آياتونه: ۱-۲۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (يَا أَيُّهَا الْمَدَّثِرُ) التَّيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْلُهُ الْمَثْدُرُ أَذْغَمَتْ التَّاءُ فِي الدَّالِ أَيْ الْمَثْلَفُ يَتَابُهُ عِنْدَ نُزُولِ الْوُخْيِ عَلَيْهِ (قُمْ فَأَنْذِرْ) خَوْفُ أَهْلِ مَكَّةَ التَّارِ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا (وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ) عَظَمَ عَنْ إِشْرَاكِ الْمُشْرِكِينَ (وَلْيَا بَيْتَكَ فَطَهِّرْ) عَنِ النَّجَاسَةِ أَوْ فَضْرَتِهَا بِجَلَّافِ بَرِّ الْقَرَبِ لِيَا بَيْتَهُمْ خِلَاءَ قُرَيْشًا أَصَانَتْهَا نَجَاسَةُ وَالرُّجُزِ لُسْرَةُ التَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَوْثَانِ (قَاهُجِرْ) أَيْ ذُمَ عَلَى هَجْرِهِ (وَلَا تَعْنَنَّ) تَسْتَكْبِرْ بِالزَّفْرِ خَالِ أَيْ لَا تُغَطِّ خَيْتًا لِيَطْلُبَ أَخْفَرَ مِنْهُ وَهَذَا خَاصٌّ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ مَأْمُورٌ بِاجْتِلَالِ الْأَخْلَاقِ وَاشْرَافِ الْأَذَابِ (وَلْيَرْبِكَ فَاصْبِرْ) عَلَى الْأَوَابِرِ وَالتَّوَابِيهِ (قُلْ أَدَّبْتُ فِي النَّاسِ) نَفَخَ فِي الصُّورِ وَفُو الْقُرْنِ الثَّلَاثَةِ (قَدْ لَيْكَ) أَيْ وَلَّتِ الشَّرَّ (يَوْمَئِذٍ) بِدَلِّ مِمَّا قَبْلَهُ الْمُتَنَادَا وَبَيْنَ لِإِصْطِفَائِهِ إِلَى غَيْرِ مَفْعَلٍ وَخَيْرَ الْمُتَنَادَا (يَوْمَ عَصِيْبٍ) وَالْعَايِلِ فِي إِذَا مَا ذَلَّتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ اشْتَدَّ الْأَمْرُ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرَ بَيِّنٍ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ يَسِيرُ عَلَى الْمُلُومِينَ فِي غُسْرِهِ (قُرَيْشٍ) أَتْرَفْتِي (وَمَنْ خَلَقْتَ) عَطَفَ عَلَى الْمَفْعُولِ أَوْ مَفْعُولٍ مَعَهُ (وَحَيْدًا) خَالٍ مِنْ غَيْرِ أَوْ مِنْ ضَمِيرِهِ الْمَخْدُوفِ مِنْ خَلَقْتَ مُتَقَرِّدًا بِمَا أَهْلَ وَلَا عَالِ هُوَ الْوَلِيدُ بِنِ الْمَعْرِةِ الْمَخْرُومِ (وَحَمَلَتْ لَهُ مَعَالِي مُمْدُودًا) وَاسْمًا مُتَعَلِّقًا مِنَ الرُّوُوعِ وَالضَّرُوعِ وَالْحَاجَاةِ (وَيَذِينَ) غُسْرَةً أَوْ أَكْثَرَ (مُكْشَدًا) يَشْفَهُونَ الْفَخَائِلَ وَاسْمُ حَشَادِهِمْ (وَمَهَّدْتَ) تَسَطَّطَ (لَهُ) فِي الْقَشِّ وَالْعَمْرِ وَالْوُلْدِ

محمد (ص) پر طعن نہ کیا، (کَلَامٌ لَا أَنُودَ عَلَى ذَلِكَ) (اِنَّهُ كَانَ لِأَقَاتِنَا) القرآن (عَصِيدًا) غصاید (سَارُوْلُهُ) اٹھنے (صُورًا) غنٹے میں القذاب او جبلہ میں نار پھندہ ہے ثُمَّ يَفْجُو اِبْدًا (اِنَّهُ فَكَّرَ) فيما يقول في القرآن الہدی سبقتہ من التبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (وَلَدَّرَ) فی نفسہ ذلک (فَقَتِلَ) لَمَنْ وَغَذِبَ (كَهَفَ قَدَرًا) علی اہل حال کان تقدیرہ (ثم قتل کھف قدس) (ثم نطَّلَ) فی وجوہ قومہ او فيما یفزع بہ (ثم عَصَسَ) فَبَعَثَ وَجْهہ وَكَلَعَهُ جِيفًا بِمَا يَقُولُ (وَمَمَرًا) رَاَدَ فی القُبُصِ وَالْكُلُوحِ (ثم اَذْبَنَ) عَنِ الْإِيمَانِ (وَأَسْتَكْبَرَتْ) تَكْتَرُ عَنْ اتِّبَاعِ التَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم (فَقَالَ) فيما جاء بہ (إِنْ) مَا (هَذَا إِلَّا صِرَافُكَ) یُنْزِلُ عَنْ السَّخَرَةِ (إِنْ) مَا (هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ) کَمَا قَالُوا إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ (سَأَصْلِيهِ) اذْجَلُهُ (سَعَى) جَهَنَّمِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَعَى عَظِيمٍ لِسَانُهَا لَا يُقْبَى وَلَا تُدَسُّ خُفَا مِنْ لَحْمٍ وَلَا عَصَبٍ إِلَّا أَفْلَكُنَّ ثُمَّ يَفْجُو کَمَا كَانَ لَوَاعَةً لِلْبَشَرِ مُخْرِقَةً بِطَاهِرِ الْجَنَّةِ عَلَيَّهَا تِسْعَةُ عَشْرِ مِائَتًا خَرَّتْهَا قَالَ بَغْضِ الْكُفَّارِ وَكَانَ قَوْمًا خَبِيدِ الْبَاسِ أَنَا أَتَجْبِيكُمْ سَبْعَةَ عَشَرَ وَاقِعًا فِي يَوْمٍ أَتِيهِمْ فِيهِمْ (وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً) اہل فلا یطافون کَمَا یَتَوَقَّعُونَ (وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ ذَلِكَ) (إِلَّا فِتْنَةً) ضَلَالًا (لِلَّذِينَ كَفَرُوا) بِأَن يَقُولُوا لِمَ كَانُوا سَبْعَةَ عَشَرَ (لِيَسْتَحْشِرُوا) لِسَبْعِينَ (الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ) اہل انہود صدق التبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی کُتُوبِهِمْ سَبْعَةَ عَشَرَ اِنْتَوَافِقَ لِمَا فی کِتَابِهِمْ (وَيَذَادُ الَّذِينَ آمَنُوا) مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (إِيمَانًا) تَصْدِيقًا لِتَوَافِقِ مَا آتَى بِهِ التَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَا فی کِتَابِهِمْ (وَلَا يَرْتَابُ) الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ غَيْرِهِمْ فی عِنْدِ الْمَلَائِكَةِ (وَيَقُولُ) الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ شَكَّ بِالْمَدِينَةِ (وَالْكَافِرُونَ) بِمَكَّةَ (مَا ذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا) اَلْعَدَدُ (مَثَلًا) سَمَوُہُ لِقَرَابَتِهِ بِذَلِكَ وَأَغْرَبَ خَالًا (كَذَلِكَ) اہل بطل اِحْطَالِ فَنَكِرَ هَذَا الْعَدَدُ وَغَدَى مُصَدِّقُ (يُعِزُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَمُغْضِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ) اہل الْمَلَائِكَةِ فی قُوَّتِهِمْ وَأَعْوَانِهِمْ (أَلَا هُوَ وَمَا هِيَ) اہل سَفَرِ (إِلَّا ذَكَرَى لِلْبَشَرِ)

ترجمہ: شروع پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! اہل کبرہ اغوستونیکہ نبی ﷺ (مدش) پہ اصل کین متدثر وو، تاء پہ دال کین مدغم کرے شوہ، یعنی د نزول وحی پہ وخت پہ خپل خان باندے کبرہ اچونیکہ! اودرپہ او اہل مکہ د اور نہ اویروہ کہ ایمان نہ راوری او د خپل رب لوی بیان کرہ د مشرکانو د شرک کولو نہ ئی لونی بیان کرہ او خپلی جامی د نجاست نہ پاکي ساتہ یا ہفہ اوچتی ساتہ، د عربو د متکبرینو پہ زمکہ د جامو راہیکلو خلاف، خکہ چہ دیر کرتہ پہ جامہ نجاست اولگی، او بتان پرپرہ دہ د (رحہ) تفسیر رسول اللہ ﷺ پہ بتانو سرہ کرے دے یعنی د بتانو پہ ترک قائم اوسیرہ، او د احسان کولو سرہ د زیات اخستلو خواہش مہ کوہ دا پہ رفع سرہ حال دے د زیات طلب کولو دپارہ چاتہ یو خیز مہ ورکوہ (دا حکم) د رسول اللہ ﷺ سرہ خاص دے خکہ چہ رسول اللہ ﷺ پہ اجمل اداب او اشرف اخلاق باندے مامور دے، او د خپل رب دپارہ پہ اوامر او نواہی باندے صبر کوہ چہ کلہ پہ شپیلی کین پوکي اولہی شی (اوی ہفہ بشکر دے دا بہ دویمہ نفعہ وی



نو ہفہ د پوکلو ورخ بہ دیرہ سخته ورخ وی (یومعل) د خپل ماقبل (فلک) مبتداء نہ بدل دې او د غیر متمکن طرف ته د اضافت د وجہ نہ مبنی دې، او د مبتداء خبر (یورھس) دې او په (اذا) کښ عامل هغه خیز دې په کوم باندې چه جملہ جزانیہ دلالت کوی او (مدلول) لاند الامر دې چه په کافرو باندې بہ اسانہ نہ وی په دې کښ په دې خبرہ باندې دلالت دې چه هغه د مومن دپارہ اسان دې یعنی هغه ورخ بہ د خپل عسرت باوجود د مومنانو دپارہ عسیر نہ وی، ما او هغه چه مایواغې پیدا کړې دې پریږده (ومن علقته) ددې عطف د (فلک) په معقول باندې دې یا مفعول معه دې، (وحیداً) دا د (من) نہ یا د (من) طرف ته د واپس کیدونکی ضمیر نہ حال دې (ای علقته) وحیداً په معنی د منفردا دې یعنی بغیر د اهل او مال نہ مې پیدا کړې دې، او هغه ولید بن مغیرہ مخزومی دې، او ما هغه ته دیر مال ورکړې دې کوم چه په پتو، خاروو او مال تجارت باندې مشتمل دې او هروخت حاضر لس یا ددې نہ زیات محامن مې هم ورکړې دی کوم چه په محفلونو کښ حاضر وی او د هغوی شہادت اوریدلې شی او ما هغه ته په ژوند، عمر او اولاد کښ فراخی ورکړې ده او بیا ہم هغه غواړی چه زه هغه ته نور زیات ورکړم! هرگز بہ داسې نہ کیږی زہ بہ ددې نہ زیات ورنکړم هغه زموږ د آیتونو قران کریم دشمن دې زہ بہ هغه نژدې د عذاب په یو لوښ مشقت کښ واچوم یا بہ نې د اور په غر باندې او خیزوم چه په هغې باندې بہ هغه ہمیشہ خیزۍ هغه د غور او فکر کولو نہ پس یو تجویز (سوج) او کړو د هغه دپارہ دې هلاکت وی په هغه دې لعنت او عذاب دې دا څنگه تجویز شې او کړو؟ یعنی دا څنگه تجویز شې او کړو؟ هغه دې بیا تباہ شی دا څنگه تجویز شې او کړو؟ بیا هغه د خپل قوم طرف ته او کتل یا نې سوج او کړو چه په څه طریقہ په دې کښ عیب راوباسی بیا هغه ځلہ جوړه کړه او د خبرې دپارہ نې ځلہ راټولہ کړه (بیا) شې نوره ځلہ جوړه کړه او ورانہ شې کړه او بیا هغه د ایمان نہ شاته لاړو او د نبی ﷺ د اتباع نہ شې تکبر او کړو بیا هغه خبرہ او کړه نو هغه او وئیل چه دا خو د مخکښ نہ راروان جادو دې او دا خو صرف انسانی کلام دې لیکه چه هغوی او وئیل چه هغه ته څوک انسان نبودنه کوی نژدې ده چه زہ بہ هغه لره جهنم ته داخل کړم او تاته څه پته ده چه جهنم څه څه شیز دې؟ ابہام د جهنم د تعظیم شان دپارہ دې، د غوښې، رگونو او پتو نہ نه څه باقی پاتې کوی او نہ شې پریږدی مگر دا چه هغه سوزوی بیا هغه په سابقہ حالت باندې شی او هغه غرمہ سوزوی یعنی ظاہری خرمن سیزی او په هغه باندې نولس نگران ملائک مقرر دی یو کافر اووې کوم چه طاقتور او سخت پهلوان وو چه د اولسو دپارہ بہ زہ خانلہ کافی شم او په دوه کښ بہ تاسو زما مدد او کړی او موږ د دوزخ نگرانان صرف ملائک مقرر کړې دی یعنی دوی د هغوی د مقابلې طاقت نہ لری څنگه چه د دوی خیال دې او موږ د ملائکو ذکر شوي تعداد د کفارو د ازمیښت دپارہ مقرر کړې دې په داسې طریقہ چه هغوی او وئیل چه د ملائکو تعداد نولس ولې دې؟ چه په اهل کتاب باندې

کوم چہ یہود دی د ملائکو د تعداد نولس کیدو کنب د رسول اللہ ﷺ صداقت بشکارہ شی  
خکہ چہ دا تعداد د ہفہ تعداد مطابق دی کوم چہ د ہغوی پہ کتاب کنب دی او ددی دپارہ  
چہ پہ اہل کتابو کنب د مومنانو ایمان د ہفہ تعداد سرہ کوم چہ رسول اللہ ﷺ بیان  
فرمائیلے دی د ہفہ تعداد د مطابق کیدو د وجہ نہ کوم چہ د ہغوی پہ کتاب کنب دی نور  
ہم زیات شی۔ او مومنان او اہل کتاب وغیرہ شک اونکری، او د مدینہ ہفہ خلق د چاہہ زبونو  
کنب چہ مرض شک دی او د مکہ کافر او ائی چہ ددی تعداد پہ بیانولو کنب د اللہ پاک مقصد شہ  
دی؟ د دی تعداد بیان د غرابت د وجہ نہ ددی نوم مثل کیخودلے شوے دی (مفلا) د حال  
کیدو د وجہ نہ منصوب دی او دغہ شان یعنی ددی عدد د منکر او ددی د تصدیق کونکی  
پہ شان اللہ پاک چہ چالرہ او غواری گمراہ کوی او چاتہ چہ او غواری ہدایت کوی او ستا د رب د  
ملائکو د لشکر تعداد د ہفہ نہ علاوہ چاتہ ہم نہ دی معلوم د ہغوی پہ تعداد او قوت کنب او دا  
دوزخ خود بنی ادام دپارہ سراسر نصیحت دی۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

فولہ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ (المدثر) لایس الدثار، وهو فوق الثعالب، شعاع ہفہ کپری تہ وائی کومہ  
چہ د بدن سرہ متصل وی لکہ بنین وغیرہ او دثار ہفہ کپرہ دہ کومہ چہ د شعار دپاسہ  
اچولے شی لکہ خادر، چوغہ، کوٹ وغیرہ۔

فولہ: ﴿قُم﴾ د ﴿قُم﴾ معنی د خوب د خانی نہ د پاسیدو ہم دہ، او د یو کار د شروع کولو ہم  
دہ ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ یعنی ما فلانی کار شروع کرو۔

فولہ: ﴿وَالرَّحْمٰنُ﴾ د راء پہ ضمی او کسرے سرہ زود سن تہ بدل راغلی دہ، پہ اصل کنب  
(رحم) وو پہ معنی د ناپاکی، گندگی، بت او گناہ وغیرہ لکہ چہ د اللہ پاک پہ قول  
(فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)

فولہ: ﴿بَدَلْ مِثْلَهُ﴾ یعنی (یومئذ) د ﴿فَلَاك﴾ اسم اشارہ نہ بدل دی۔

فولہ: ﴿الْمُبْدِئُ﴾ دا پہ ﴿مِثْلَهُ﴾ کنب د ﴿مَا﴾ بیان دی یعنی (یومئذ) د ﴿فَلَاك﴾ نہ بدل دی  
کرم چہ مبتدا دہ۔

فولہ: ﴿بَلَىٰ لَّأَسْفٰهُنَّ أَلَىٰ هٰذَا هٰذَا﴾ یعنی (یومئذ) مبنی دی غیر متمکن یعنی د ﴿الْأَطْرَفِ﴾  
تہ د مضاف کیدو د وجہ نہ، د (یومئذ) تنوین د جملہ محذوف پہ عوض کنب دی ﴿أَلَىٰ هٰذَا﴾  
لذا ترقی الناقب

فولہ: ﴿وَالْعَامِلُ فِي الْأَمْرِ فَلَيْتَ عَلَيْهِ الْهَمْلَةُ﴾ یعنی پہ ﴿لَا تَقْرَأُ النَّاقِبِ﴾ کنب د ﴿الْأَطْرَفِ﴾ عامل ہفہ  
فعل محذوف دی پہ کرم باندی چہ جملہ جزائیہ یعنی ﴿فَلَاك يَوْمَئِذٍ﴾ دلالت کوی او ہفہ  
عامل ﴿لَعْنَةُ الْأَمْرِ﴾ دی، د عبارت تقدیر داسی دی ﴿لَعْنَةُ الْأَمْرِ لَا تَقْرَأُ النَّاقِبِ﴾

قوله: (عطف علی المفعول) یعنی د (خوئی) په بـاء باندې، یا مفعول معه دې یعنی په (ومن

خلقت) کښ و او په معنی د مع دې

قوله: (ومن همیروه المحذوف) یعنې (وحیداً) یا خود (من) نه حال دې یا د (خلقت) د ضمیر

محذوف نه حال دې ځکه چه په اصل کښ (خلقه) دې

قوله: (لا تهنی ولا تلی) د دواړو جملو مفهوم یو دې دا عطف د تاکید دپاره دې

قوله: (من همیروه) د دې اضافې مقصد، د تکرار اعتراض لره دفع کول دی

اعتراض: (ویرداد اللین آمنوا) نه په اهل کتابو کښ مومنان مراد دی او د (ولا یرتاب اللین اوتو

الکتاب) نه مراد هغه اهل کتاب دی چا چه ایمان نه دې راوړې او د (والومنون) نه بیا هغه

اهل کتاب مراد دی چه د هغوی بیان په شروع کښ شوې دې لهذا دا تکرار دې؟ (من

همیروه) ونیلو سره ئې دا اعتراض دفع کړو، د دفع خلاصه دا ده چه د اول نه مومنان اهل

کتاب مراد دی او د ثانی (الومنون) نه غیر اهل کتاب مراد دی

قوله: (هالمدينة) ای کتاباً بالمدينة. دا حال دې، د مدینې د تخصیص د وجې نه ځکه چه

نفاق په مدینه منوره کښ وو، په مکه کښ نفاق نه وو

قوله: (وهدی) د ها فتحه او د دال سکون، هم دغه شان د ها ضمه او دال فتحه دواړه

جائز دی. (صاوی)

[ایاتونه: ۲۲-۵۶]

(کلام) استطاح بمعنى الا (والقمر) واللیل (إذا) بفتح الدال (ردی) جاء بعد النهار وفي قراءة إذ أدبیر

یسکون الدال بغدفا حفزة أي مضى والصبر إذا أسقرَ ظَهَرَ (إِنَّمَا) أي سَقَر (الرَّحْدَى) الْكُوبُ الْإِلَاحُ

الْعِظَامُ (كَيْبَرًا) خال من إخذى وَذَكَرَ يَأْتِيَا بِمَعْنَى الْعِدَابِ (لِلْبَشَرِ) لِإِنَّ شَاءَ مِنْكُمْ بَدَل مِنْ ابْتِشَارِ أَنَّ

يَتَقَدَّمُ إِلَى الْغَيْرِ أَوْ الْخَيْرِ بِالْإِيمَانِ أَوْ يَتَأَخَّرُ إِلَى الشَّرِّ أَوْ النَّارِ بِالْكَفْرِ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَوِيَتْ

مَرْفُوعَةً مَأْخُوضَةً بِمَقْلُوبِهَا فِي النَّارِ (إِلَّا أَصْحَابَ الْيُحْيَى) وَلَهُمُ الْمُنْتَوُونَ فَنَجَّوْنَ بِهَا كَانُونَ فِي جَنَّاتٍ

يَكْسَاءُونَ بَنِيهِمْ (عَنِ الْمُجْرِمِينَ) وَعَالِهِمْ وَقُلُوبُونَ لَهُمْ بَعْدَ إِخْرَاجِ الْمُوحِدِينَ مِنَ النَّارِ مَا سَلَكَكُمْ

أَدْخَلَكُمْ (فِي سَقَرٍ) قَالُوا لِمَنْ نَك مِنَ الصَّالِحِينَ (وَلِمَنْ نَك لَطْعَمُ الْمَسْكُونِ) (وَكُنَّا نَحْوُ) فِي الْبَاطِلِ (مَعَ

الْخَالِضِينَ) (وَكُنَّا لَكُذِّيبٍ بِمَوْرِ الدِّينِ) الْبَغْتِ وَالْخِزَاءِ (حَالِي) أَتَانَا الْيُحْيَى الْمَوْتِ قَمَّا تَنْقَعُهُمْ شَفَاعَةُ

السَّائِفِينَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْمَعْنَى لَا شَفَاعَةَ لَهُمْ (قَمَّا) مُتَّحِدًا لَهُمْ غَيْرُهُ مُتَعَلِّقٌ

بِمَحْذُوفٍ انْتَقَلَ ضَمِيرُهُ إِلَيْهِ (عَنِ التَّلَافُوتِ) مُعْرَبِينَ خال من الضمير والمعنى أي شيء حصل لهم في

إِعْرَاضِهِمْ عَنِ الْإِتِّفَاقِ (كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنَفِرَةٌ) وَغَشِيَةٌ (فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ) أَسَدٌ أَيْ هَزَتْ مِنْهُ أَحَدُ الْهَرَبِ (بَلْ

يُرِيدُ كُلُّ أَمْرٍ مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ صُفًّا مَنَعَهُمْ) أَيْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى بِاتِّتَاجِ الْيَمِينِ كَمَا قَالُوا لَنْ نَلُومَنَّكَ عَنَّا نَزَلَ

غَنَّتْ كَنَانًا نَفَرَهُ (ګلار) رُفَعَا أَرَادُوهُ (پل لایغاښون لایخوړه) أَنِي عَلَيْهِمُ الْكَلَامُ (استفتاح) أَنِي الْفَرَزَانُ (تذکره) عِظَةُ قَمْنٍ شَاءَ ذَكَرَهُ (فراهه) فَانْطَبَ بِهِ وَمَا يَذْكُرُونَ (پالنه) وَانْثَاءَ (الآن) يَشَاءُ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى (پان پنهی) وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (پان پنهی) لمن انقاه

ترجمه: هرگز داسې نه ده! قسم دې په سپوږمۍ او په شپې کله چه هغه په شاشی (ګلا) د استفتاح دپاره په معنی د (الا) دې (لذا) د ذال په فتحې سره (دیر) په معنی د (جاء بعد النہار) او په یو قرائت کبیر (اذا دیر) د ذال په سکون سره، د دې نه روستو همزه په معنی د (معی) یعنی لارو، او قسم دې په سحر چه کله روښانه شی چه یقیناً دوزخ د ډیرو لویو افتونو نه یو دې یعنی د لویو مصیبتونو نه یو مصیبت دې، د بنی ادم دپاره وپرونکې (نلهوا) د (احدی) نه حال دې (نلهوا) دلته مذكر راوړلې شوې دې ځکه چه (سړ) د عذاب په معنی دې د هر هغه چا دپاره کوم چه په تاسو کېږي د ایمان په ذریعه د خیر یا جنت طرف ته وړاندې کېږي یا (لن) هاء) د (البصر) نه بدل دې (د هغه سړی دپاره هم) چه هغه د نار طرف ته د کفر په ذریعه شاته کېږي، هر سړی د خپلو اعمال (کفریه) په وجه په دوزخ کېږي ګانډه ماخوځ دې خو د بنی لاس والا چه هغه مومنان دی او هغوی به د جهنم نه خلاصې بیامومی چه هغوی به په جنتونو کېږي وی او خپل مینځ کېږي به د مجرمانو او د هغوی د حال په باره کېږي تپوس کوی او موحدین به د دوزخ نه وتلو سره د مجرمانو نه تپوس کوی چه تاسو دوزخ ته څه څیز داخل کړئ؟ هغوی به جواب ورکړی چه نه خو مونږ مونځ کولو او نه مو مسکینانو ته خوراک ورکولو او مونږ به هم (د باطل) په مشغلو کېږي پاتې کیدونکو سره د باطل په مشغله کېږي پاتې کیدلو او مونږ یوم بعث او د جزاء ورغ دروغونه ګنډله تردې چه په مونږ باندې مرګ راغلو تردې چه هغوی ته به د شفاعت کونکو یعنی ملائکو او انبیاء او صالحینو شفاعت هیڅ فائده ورنکړی مطلب دا چه د هغوی دپاره به هیڅ قسم شفاعت نه وی نو په هغوی څه شوې دی؟ (ما) مبتداء ده او (لهما) نې خبر دې محذوف د (حصل) سره متعلق دې، د کوم طرف ته چه د خبر ضمیر راجع دې چه د نصیحت نه مخ اړوی (معهضن) د (لهما) ضمیر نه حال دې، مطلب دا دې چه د نصیحت نه اعراض کولو سره هغوی ته څه حاصل شو؟ گویا چه هغوی وحشی خړه دی کوم چه د زمري نه په تیزئ سره تغتی بلکه په هغوی کېږي هر یو سړی غواړی چه هغه ته د اتباع نبی په سلسله کېږي د الله پاک د طرف نه ښکاره کتابونه ورکړي شی لکه چه هغوی به وئیل چه مونږ به هرگز په تاسو ایمان نه راوړو، ترڅو پورې چه په مونږ باندې کتاب نه وی نازل کړي شوې کوم چه مونږ اولولو داسې هرگز نه کېږي (ګلا) حرف ردع دې د هغه څیز د انکار دپاره د کوم چه هغوی اراده کړې ده بلکه حقیقت دا دې چه دا خلق د آخرت یعنی د هغې د عذاب نه نه ویرېږي هرگز داسې نه ده! (ګلا) دپاره د استفتاح دې هم دا قران کریم نصیحت دې پس شوک چه غواړی

نصیحت دے حاصل کریں کہ وہ نصیحت حاصل کریں اور خدا خلق دے اللہ پاک دے ارادے نہ بغیر نصیحت نہ شی حاصل ہو۔ ہم ہفہ دے لائق دے کہ ہفہ نہ اوپر ہی او ہفہ دے لائق دے کہ بغیر نہ او کری یعنی خوک کہ ہفہ نہ اوپر ہی ہفہ لڑہ معاف کری۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

فولہ: ﴿کَلَّا اسْتَغْنَىٰ﴾ (کلا) حرف ردع دے ہفہ چا دپارہ زجر او توبیخ دے کوم کہ سقر (دوزخ) لڑہ دے لویو مصیبتونو نہ نہ منی، او قسمیہ جارہ دے او ﴿الْقَرَّ﴾ مجرور دے دوارہ دے ﴿الْمُحْذَوْفُ سِرِّهِ﴾ متعلق دی ﴿اٰهْلًا اٰحَدًا﴾ (الکیر) مقسم علیہ دے او ﴿کَلَّا﴾ (کیر) جمع دے، (امراب القرآن للدریش) درویش و نیلی دی کہ علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ کہہ دے فرمائیلی دی کہ ﴿کَلَّا﴾ استفتاح پہ معنی دے ﴿اَلَا﴾ دے، دے ہیخ معنی نشتہ

فولہ: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ پہ دے کیں دوه قراوتونہ دی۔ ۱: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ دے دال پہ فتحی سرہ ۲: ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ دے دال پہ سکون سرہ، بعض وائی کہ دوارہ پہ یو معنی دی بعض وائی کہ ﴿دُعِيَ﴾ پہ معنی دے ﴿جَاءَ﴾ دے او ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ پہ معنی دے ﴿مَعِيَ﴾ دے، مفسر علام ہم دے طرف تہ تلے دے۔ فولہ: ﴿ذِكْرًا لِّمَنۡ عَمِلَ الْعِزَابَ﴾ دا دے یو سوال مقدر جواب دے۔

سوال: سوال دا دے کہ ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ ذوالحال مونث دے او نذیرا حال مذکر دے حال دا کہ پہ حال او ذوالحال کیں مطابقت ضروری دے؟

جواب: دے جواب حاصل دا دے کہ دے ﴿اِذَا دُعِيَ﴾ نہ مراد عذاب دے کوم کہ مذکر دے، لہذا اوس ہیخ اعتراض نشتہ۔

فولہ: ﴿كَانَتُونَ﴾ کانتون محذوف منلو سرہ مفسر علام اشارہ اوکرہ کہ ﴿فِي جَنَّتٍ﴾ دے ﴿بِقِسَاطُونَ﴾ محذوف سرہ متعلق دے او ہفہ جملہ کیدو سرہ دے مبتدا محذوف خبر دے او مبتدا دے خبر سرہ جملہ مستانفہ دے کوم کہ دے سوال مقدر جواب دے ﴿مَا هُمْ بِمُحَالِمٍ﴾ سوال دے او ﴿هَمَّ جَنَّتٍ﴾ جواب دے

فولہ: ﴿مِنَ الْجَرْمِیْنَ اِیۡ مِّنۡ حَالِ الْجَرْمِیْنَ﴾ مضاف محذوف دے

فولہ: ﴿وَالسَّعٰی لَافْشَاعَ لَهْمٍ﴾ دا ہم پہ اصل کیں دے یو سوال جواب دے

سوال: سوال دا دے کہ ﴿فَاَتَلْعَمۡهُمۡ فَاَفۡشَعۡنَ﴾ نہ معلومیہ پہ کہ دے ہفوی دپارہ بہ شفاعت کونکی خوی خوی ہفوی تہ بہ ہیخ قسم فائدہ نہ رسوی، حال دا کہ حقیقت دا دے کہ دے ہفوی دپارہ بہ خوک شفاعت کونکی نہ وی؟

جواب: دے جواب خلاصہ دا دے کہ نہ ہیخ پہ قید او مقید دوارو باندی داخلہ دے یعنی نہ بہ شفاعت وی او نہ بہ دے شفاعت فائدہ وی۔

قوله: (معطين) دا د (له) د ضمير نه حال دې او د (ما لهم من الذل) معرفه (مطلب) د اې (ای) من حمل لمرق اعراضه من الاطاع) يعنى هغوى ته د نصيحت نه د اعراض كولو نه څه حاصل شو؟ (ما) په معنى د مبتدا دې (له) د (حمل) محذوف سره متعلق دې او د مبتدا خبر دې، او د (حمل) محذوف ضمير مستتر، د خبر يعنى د جار مجرور (له) طرف ته راجع دې.

قوله: (وحقة) دا د (مستطرفة) تفسير نه دې بلكه (حاروصى) ديو خاص قسم خر نوم دې لهذا مناسب به دا وه چه دا نې د (حر) نه پس متصلا راوړې وې، او (حروصية مستطرفة) نې فرمانيلې وې.

## [٧٥] سورة القيامة

## سورة القيامة مكية اربعون آية

سورة قيامه مكى دې، څلورنښت آيتونه دې.

[ايا تونه: ١-٣٠]

بسم الله الرحمن الرحيم (لا زالة في الموضين) (أقسم بيوم القيامة) (وَلَا أَقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ) (أَنِّي تَلُومُ نَفْسَهَا) (وَأَن اجْتَهَدْتُ فِي الْإِحْسَانِ) (وَجَوَّابُ الْقَسَمِ) (مَحْذُوفُ أَتَى تَبَخُّثُ ذَلْ عَلَيْهِ) (أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ) (أَنِّي أَكْفُرُ) (أَلَّنْ نَجْمُهُ عِظَامَهُ) (لِلْبَعثِ) (وَالْإِحْيَاءِ) (بَلَى) (نَجْمُهَا) (قَادِرِينَ) (مَعَ جَمْعِهَا) (عَلَى) (أَن تَسْوَى بَنَانَهُ) (وَهُوَ الْأَصَابِعُ) (أَن لِيُعِيدَ عِظَامَهَا) (كَمَا كَانَتْ) (مَعَ صِفَرِهَا) (كَفَيْفَ) (بِالْكِبَرَةِ) (بَلَى) (يُرِيدُ الْإِنْسَانُ) (لِيُنْفِخَ) (الْأَمَامَ) (زَيْنَةً) (وَنَصْنَةً) (بِأَن مَغْفَرَةً) (أَن أَن يَكْذِبَ) (أَمَامَهُ) (أَن يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (ذَلْ عَلَيْهِ) (يُسْأَلُ) (أَيَّانَ) (عَنِّي) (يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (سُؤَالَ) (مُسْتَجِرَاءٍ) (وَتَكْلِيبٍ) (فَإِذَا بَرِقَ الْبَهْمُ) (بَكْسَرِ) (الرَّاءِ) (وَفُحِحَ) (دَهَشٌ) (وَتَحَيَّرَ) (لِمَا رَأَى) (مِمَّا كَانَ) (يُكَذِّبُهُ) (وَعَصَفَ) (الْقَسَمِ) (أُظْلِمَ) (وَدُغِبَ) (ضَوْؤُهُ) (وَجُمِعَ) (الشَّمْسُ) (وَالْقَمَرُ) (فَطَلَعَا) (مِنَ الْمَغْرِبِ) (أَوْ) (دُغِبَا) (ضَوْؤُهُمَا) (وَذَلِكَ) (فِي) (يَوْمِ الْقِيَامَةِ) (يَقُولُ) (الْإِنْسَانُ) (يَوْمَئِذٍ) (أَيُّنَ الْمَقَرِّ) (الْفِرَارِ) (كَلَّا) (رَفَعَ) (عَن) (طَلَبِ) (الْفِرَارِ) (لَا وَدَّ) (لَا) (مَلْجَأَ) (يَتَخَصَّنُ) (بِهِ) (إِلَى) (رَبِّكَ) (يَوْمَئِذٍ) (الْمُسْتَقَرِّ) (مُسْتَقَرِّ) (الْخَلَائِقِ) (لِيُخَاسِنُونَ) (وَيَجَازُونَ) (يُنَبِّئُ) (الْإِنْسَانُ) (يَوْمَئِذٍ) (مِمَّا قَدَّمَ وَآخَرَهُ) (بِأَوَّلِ) (عَمَلِهِ) (وَأَخْرَجَهُ) (بِلِ) (الْإِنْسَانِ) (عَلَى) (نَفْسِهِ) (بَصِيرَةً) (شَاهِدَ) (تَطْلُقُ) (جَوَارِحُهُ) (بِقَمَلِهِ) (وَالْهَاءُ) (لِلْمُنَافِقَةِ) (فَلَا يَدَّ) (مِنْ) (جَزَائِهِ) (وَكُلُّهُ) (مَقَافِيرُهُ) (جَنَعَ) (مَغْلِيزَةً) (عَلَى) (خَيْرِ) (قِيَاسِ) (أَن) (لَوْ) (جَاءَ) (بِكُلِّ) (مَغْلِيزَةٍ) (مَا) (قَلَبْتَ) (مِنْهَا) (عَالِي) (لَيْبِهِ) (لَا تَحْرُكُ) (بِهِ) (بِالْفَرَازِ) (فَتَلُ فَرَاغَ) (جَنَهِلٍ) (مِنْهُ) (إِسْنَانُ) (يُتَجَمَّلُ) (بِهِ) (خَوْفُ) (أَن) (تَنْفَلِتَ) (مِنْكَ) (إِنْ) (عَلَيْنَا) (جَمْعُهُ) (فِي) (صَنْرِكَ) (وَكُلُّانَهُ) (فِرَاءَتِكَ) (يَا) (أَن) (جَزَائِهِ) (عَلَى) (إِسْنَانُ) (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ) (عَلَيْكَ) (بِقِرَاءَةِ) (جَنَهِلٍ) (قَالَ لَهُمْ) (قُرْآنَهُ) (اسْتَمِعْ) (قِرَاءَتَهُ) (كَأَن) (صَلَّى) (اللَّهُ) (عَلَيْهِ) (وَسَلَّمَ) (يَسْتَمِعُ) (لَمْ) (يَقْرَأْهُ) (قُرْآنُ) (عَلَيْنَا) (بَنَانَهُ) (بِالْفَهْمِ) (لَكَ) (وَالْمُنَاسَبَةِ) (بَيْنَ) (هَلِوِ) (الْآيَةِ) (وَمَا) (قَبْلُهَا) (أَن) (بَلْكَ) (نَعْمَتُ) (الْإِعْزَازِ) (عَن) (آيَاتِ) (اللَّهُ) (وَهَلِوِ) (نَعْمَتُ) (الْمُنَافِقَةِ) (لَهَا) (بِحَفْظِهَا) (كَلَامَ) (اسْتِفْخَاحِ) (بَغْفَى) (أَلَا) (بَلَى) (فَيُؤَنِّ) (الْعَاجِلَةَ) (الدُّنْيَا) (بِالْهَاءِ) (وَالْقَاءِ) (فِي) (الْبَغْلَتَيْنِ) (وَكَلَّدُونِ) (الْأَعْرَاقَ) (فَلَا) (يَغْمَلُونَ) (لَهَا) (وَحُوبُ) (يَوْمَئِذٍ) (أَن) (فِي) (يَوْمِ)

الْفَيْمَةِ (تَاوِيْرَةً) حَسَةً مُصْنِيَةً (إِلَى رَحْمَتِهَا لَا طَرَفَ) أَمَّا يَزُوْنُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي الْآخِرَةِ (وَوُجُوْهُ يَوْمَئِذٍ بِأَنْوَارٍ) كَالْبَحْلِ خَدِيْدَةٍ (الْمُفُوسِ) تُظَلُّنَ) تُورِنَ (أَنْ يُفْعَلَ بِهَا قَاقَرَةٌ) ذَاهِبَةٌ غَظِيْمَةٌ تَكْسِرُ فَقَارَ الظُّهُرِ (كَلَامٌ بِمَعْنَى لَا) (الْإِبْلَقَتِ) النَّفْسَ (الْغَرَّاقِي) عِظَامَ الْخَلْقِ (وَقِيلَ) قَالَ مِنْ حَوْلِهِ (مِنْ رَاقٍ) يَرْبِقُهُ لِيَشْفَى (وَقُلْنَ) أَنْفَرْنَ مَنْ بَلَغَتْ نَفْسُهُ ذَلِكَ (أَنَّهُ الْغَرَّاقِي) فِرَاقِ الدِّبَا (وَالْتَقَّتْ السَّاقُ بِالسَّاقِ) أَيْ اخَذَتْ سَاقُهُ بِالسَّاقِ الْآخَرَى عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ التَّقَّتْ جِدَّةَ لِرَاقِ الدُّنْيَا بِجِدَّةِ الْآخِرَةِ (إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ) أَيْ الشُّوْقُ وَهَذَا يَذَلُّ عَلَى الْفَاعِلِ فِي إِذَا وَالْمَفْعَى إِذَا بَلَغَتْ النَّفْسُ الْخَلْفُومَ تُسَاقُ إِلَى حُكْمِ رَبِّهَا

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! پہ (لا افسر) کین لا زائدہ دہ زہ قسم کوم د قیامت پہ ورغ، او قسم کوم پہ دیر ملامتہ کونکی نفس باندے کوم چہ خپل خان لہہ ملامتہ کوی، سرہ ددے چہ ہفہ پہ نیکی کولو کین کوشش کوی، او د قسم جواب محذوف دے، یعنی تاسو بہ ضرور ژوندی کولے شی (پہ دے حذف باندے) (الحسب اللسان) (الغ) دلالت کوی، آیہ د کافر انسان دا خیال دے چہ مونہ پہ د بعث او حیات دپارہ د ہفہ ہدوکی نہ راجع کوو؟ ولہ نہ! مونہ بہ ہفہ ضرور راجع کوو مونہ د ہفہ پہ جمع کولو سرہ سرہ پہ دے ہم قادر یو چہ د ہفہ بند بند برابر کرو (ہنات) کوتے، یعنی مونہ پہ د ہغوی د ہدوکی د ورو کوالی باوجود پہ ہفہ حالت باندے راوایس کرو پہ کوم حالت باندے چہ ہفہ وو، نو د لویو ہدوکیو پہ بارہ کین خہ خیال دے؟ بلکہ انسان دا غواری چہ راتلونکے قیامت دروغژن او گتہری لام زائد دے او ددے نصب د ان مقدرہ د وجہ نہ دے پہ دے باندے (ہمال اہان) (القامۃ) دلالت کوی، ہفہ د استہزاء او تکذیب پہ طور تپوس کوی چہ قیامت بہ کلہ راحی؟ پس چہ کلہ سترگی او برینسی (یعنی سترگی نہ حیرانی شی) (برق) د راء پہ کسرے او فتحی سرہ دے، یعنی مدہوش او حیرانے شی، چہ کلہ دے ہفہ کارونہ وینی د کومو چہ بہ نہ تکذیب کولو، او سپوہمی ہی نورہ شی (یعنی) تیارہ شی، او رنرا نہ ختمہ شی او نمر او سپوہمی راجع کرے شی پہ داسی طریقہ چہ دوارہ د مغرب نہ راوخیژی یا بہ د دوارو رنرا ختمہ شی، او داسی بہ د قیامت پہ ورغ باندے وی، ہفہ ورغ بہ انسان وائی چہ نہ د تیختی خاتہی چرتہ دے؟ هرگز نشته! دا د تیختی تردید دے ہیخ د پناہ خاتہی نشته یعنی داسی ہیخ خاتہی نشته چہ چرتہ ہغوی پناہ اونسی نن خوشتا د رب طرف تہ خاتہی د تیختی دے یعنی د مخلوق پناہ او تہکانه دہ لہذا د ہغوی حساب بہ اخستلے شی او ہغوی تہ بہ بدلہ وروکولے شی ہفہ انسان بہ د وړاندے روستو تولو اعمالو نہ خبر کرے شی یعنی د ہفہ اول عمل بہ ہم او اخر عمل بہ ہم بیان کرے شی بلکہ انسان بہ خپلہ پہ خپل نفس باندے شاهد وی د ہفہ اندامونہ بہ د ہفہ د اعمالو گواہی ورکری (ہصوۃ) کین (ہا) د مبالغہ دپارہ دے لہذا ددے جزاء واقع کیدل ضروری دی، اگرچہ هر غومرہ حیلي او بہانے پیش کری (معاصیہ) د (معدوۃ) غیر

قیاسی جمع دہ، یعنی اگرچہ ہر قسم حیلے او بہانے پیش کری خو ہفہ بہ ترے نہ شی قبلولہ، اللہ پاک فرمانی مونہ بہ ہفہ نہ ضرور خبر ورکوو (ای نبی) تہ د قران کریم د لوستلو دپارہ د جبرائیل علیہ السلام ددی د قرامت نہ فارغیدونہ مخکبسی خپلے ژبے تہ د قران کریم د ہیریدلو د ویری نہ تندۍ کولو سرہ حرکت مہ ورکوه، ستا بہ سینہ کبش ددی جمع کول او پہ تا باندې ددی بیانول زمونہ پہ ذمہ دی یعنی ددی ستا پہ ژبہ جاری کول (زمونہ پہ ذمہ دی) پس د جبرائیل علیہ السلام د قرامت بہ ذریعہ چہ تہ اورې نو تہ ہفہ قرامت اورہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ اول ہفہ واوریدو بیا بہ ئی ہفہ لوستلو، بیا ستا د پوهې دپارہ ددی واضح کول ہم زمونہ پہ ذمہ دی ددی آیت او سابقہ آیت ترمینخہ مناسبت دا دی چہ ہفہ آیت د اللہ پاک د آیتونو نہ اعراض بہ مضمون باندې مشتمل دی او دا آیت د اللہ پاک د آیتونو د حفاظت طرف تہ د سبقت کولو پہ مضمون باندې مشتمل دی (گویا پہ دواړو آیتونو کبش د تضاد تعلق دی لہذا دواړہ آیتونہ بې ربطہ نہ دی، هرگز داسې نہ ده) (کلا) پہ معنی د (الا) د استفتاح دپارہ دی بلکہ تاسو دنیا محبوبہ ساتی پہ دواړو فعلونو کبش پہ یاء او تاء سرہ او آخرت پریږدی چہ د هغې دپارہ عمل نہ کوئ پہ ہفہ ورغ یعنی د قیامت پہ ورغ بہ ډیر مخونہ ترو تازه او ښکلې وی خپل رب تہ بہ گوری یعنی پہ آخرت کبش بہ اللہ پاک تہ گوری او ډیر مخونہ بہ پہ ہفہ ورغ باندې بدرنگ وی (خفہ او پریشانہ بہ وی) هغوی بہ یقین کوی چہ هغوی سرہ بہ ملا ماتونکې معاملہ کولې شی یعنی داسې مصیبت بہ پرې نازلولې شی چہ ملا بہ ئی ماته کری هرگز داسې نہ ده (کلا) پہ معنی د (الا) دی چہ کله روح د حلق ډوکی (مری) تہ راورسپي او او بہ وئیلې شی او ویونکی بہ ہفہ وی چہ د مر کیدونکی، پہ خوا کبش بہ وی آیا شوک دم کونکې شته؟ چہ پہ ہفہ باندې دم اوکری، چہ دی روغ شی او د کوم سری روح چہ حلق تہ رسیدلې وی ہفہ بہ یقین اوکری چہ دا دنیا لره د ترک کولو وخت دی او د مرگ پہ وخت باندې بہ پنوئ خپل مینخ کبش پیوست (یوځانې) شی یا بہ د دنیا پریخودلو تکلیف د آخرت تہ د داخلیدو (راتلو) تکلیف سرہ یوځانې شی نن ستا د رب طرف تہ تلل دی (مساق) پہ معنی د (سوق) دی او دا پہ (اذا) کبش پہ عامل باندې دلالت کوی یعنی دا دی، چہ کله روح حلق تہ اورسپي نو ہفہ بہ د ہفہ د رب د حکم طرف تہ بوتلې شی.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

نولہ: (لا الہ الا) پہ قسم باندې زانده ده، او دا پہ کلام عرب کبش پہ نظم او نثر کبش کثیر الوقوع دی، قال امرؤ القیس ا

ولا ولیک اہلۃ العاصم بلا دمی القوم الی اخر

او وئیلې شوې دی چہ (لا) نافیہ ده، مقصود دعوی د خصم لره رد کول دی، دلته (لا) پہ منکرین بعث باندې د رد کولو دپارہ راوړلې شوې دی، گویا داسې وئیلې شوې دی:



﴿لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا زَعَمُوا الْقَدَرُ﴾ او لکہ چہ ونیلے شی (لاواللہ)

قوله: ﴿النَّهْمُ﴾ ان مخففہ عن الثقیلہ دے ددی اسم ضمیر شان محذوف دے، ای (اللہ) او (ان) او ددی مدخول د (ان) خبر دے، (ان) د خیل اسم او خبر سرہ جملہ د (حب) د دوو مفعولو قائم مقام دے، (الن) کنس ہمزہ او د لام ترمینخہ نون ہشتہ، دا رسم د مصحف پہ طور دے۔

قوله: ﴿قَادِرِينَ﴾ دا د فعل مقدر (بمعنا) د ضمیر فاعل نہ حال دے۔

قوله: ﴿بَرَقَ الْبَعْرُ﴾ پہ برق کنس دوہ قراتونہ دی، د راء پہ کسرے سرہ او فتحے سرہ، د کسرے پہ صورت کنس (معبود) او د (برینیدو) پہ معنی دے او د فتحے پہ صورت کنس د (دعش) پہ معنی دے، مفسر علام دوارو معنو طرف تہ اشارہ کرے دہ۔

قوله: ﴿يَقُولُ الْإِنْسَانُ﴾ دا د (اذا) جواب دے۔

قوله: ﴿يَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بِصِوَرِهِ﴾ (يَلِ الْإِنْسَانُ) مبتدا دہ (بصيرة) نی خبر، دلته د انسان نہ مراد جوارح (اعضاء) دی کوم چہ جمع دے لہذا مطابقت موجود دے، مفسر علام (تنطق جوارحه) ونیلو سرہ ددی جواب طرف تہ اشارہ اوکرہ۔

دویم جواب: د دویم جواب حاصل دا دے چہ پہ (بصيرة) کنس تاء د مبالغہ دپارہ دہ نہ دتائیت دپارہ، لہذا ہیخ قسم اعتراض نہ پیدا کیے۔

قوله: ﴿مَا أَهْلَتْ مِنْهُ﴾ مفسر علام ددی عبارت اضافہ کولو سرہ اشارہ اوکرہ چہ (ولوالتی) کنس (لو) شرطیہ دے او (ما أَهْلَتْ) نی جزاء مقدر دہ۔

قوله: ﴿إِنَّهُ﴾ ای التالی بہ۔

[آیات: ۲۱-۴۰]

فَلَا صَدَقَ الْإِنْسَانُ وَلَا صَلَّىٰ أَنَّى لَمْ يُعَدِّ وَلَمْ يُعَلِّ (وَلَكِنْ كَذَّبَ) بِالْفَرَانِ (وَوَكَّلَىٰ) عَنِ الْإِيمَانِ (لَمْ ذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ بِكَمَلِي) بِتَخْتَرِ فِي مِثْنِهِ إِعْجَابًا (أَوَّلَىٰ لَكَ) فِيهِ الْبِفَاتُ عَنِ الْبَيْتَةِ وَالْكَلِمَةُ اسْمُ فِعْلٍ وَاللَّامُ لِلتَّجَسُّسِ أَمَّنْ وَلَيْتَ مَا تَكْزُهُ (فَأَوَّلَىٰ) أَنَّى فَهُوَ أَوَّلَىٰ بِكَ مِنْ عِرْكَ (لَمْ أَوَّلَىٰ لَكَ فَأَوَّلَىٰ) تَأْسِجِدُ (أَيْضًا) يَطْلُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَبْزُكَ سُدَى) غَمَلًا لَا يَكْفِلُ بِالْشَّرَائِعِ لَا يَخْشَى ذَلِكَ (لَمْ يَكَمْ) أَنَّى كَانَ رُفْقَةً مِنْ مَنَ مَحْمُومِي) بَالِيَاءُ وَثَاءُ نَصَبَ فِي الرَّجْمِ (لَمْ كَانَ) الْمَنِي رُفْقَةً لِقُلُقٍ) اللَّهُ مِنْهَا الْإِنْسَانُ (مُسَوًى) عَدَلُ أَعْضَاءُ (فَتَجْعَلُ مِنْهُ) مِنَ الْمَنِي الَّذِي مَازَ عُلْفَةً بِطُقَّةٍ دَمَ لَمْ تُضْفَعُ أَنَّى بِطُقَّةٍ لَحْمِ (الرَّوْجِيْنِ) الشَّوْخِيْنِ (الدَّكْرُ وَالْأُنْثَى) يَخْتَفِيَانِ قَارَةً وَتَتَفَرَّدُ كُلُّهُمَا عَنْ الْآخَرِ قَارَةً (لَمْ يَكَمْ) الْفَعْلُ يَقْبِلُو الْأَخْيَاءَ (يُقَادِرُ عَلَى أَنْ يُخَيِّرَ الْمَوْتَى) لَآلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى

ترجمہ: انسان نہ خو تصدیق اوکرو او نہ ہی موقع اوکرو، لیکن ہفتہ د قرآن کریم تکذیب اوکرو او

د ایمان نہ نہی مغ وارولو او پہ تکبر (خان خوینوی) سرہ کور والو تہ لارو، افسوس دی پہ تا باندی پہ دی کنی د غیبت نہ (د حاضر طرف تہ) الفتات دی او (ہیل) کلمہ اسم فعل دہ او لام د تبیین دپارہ دی یعنی کوم خیز چہ تہ ناخوینہ گنری ہفہ تاتہ راتلونکی دی افسوس دی پہ تا باندی، پس ہفہ اولی دی ستا دپارہ یعنی ہفہ ستا دپارہ د نورو پہ اعتبار سرہ غورہ دی، بیا تباہی دہ ستا دپارہ او خرابی دہ دا تاکید دی آیا د انسان دا خیال دی چہ ہفہ بہ بی کارہ پریخودلی شی؟ چہ ہفہ بہ د (احکامو) او شرائع مکلف کولہ نہ شی، ایا ہفہ د منی نطفہ نہ وہ کومہ چہ غورخولی شی پہ یاء او تاء سرہ یعنی پہ رحم کنی غورخولی شی بیا ہفہ د منی قطرہ د غوبی تکرہ شوہ د ہفی نہ روستو اللہ پاک د ہفی نہ انسان پیدا کرو بیا شی د ہفہ اندامونہ برابر کول بیا د ہفہ نطفہ د منی نہ چہ د وینی تکرہ شوہ وہ مضغہ یعنی د غوبی تکرہ شوہ د مذکر او مونث جوہر پیدا کرہ کلہ ہلک او جینی جمع شی کلہ دوارہ جدا جدا وی، آیا ددی خیزونو کونکے پہ دی خبرہ قادر نہ دی چہ مری دویارہ ژوندی کری؟ رسول اللہ ﷺ او فرمائیل آو! ولی نہ دی.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: ﴿وَاللّٰمُ لِلتَّٰبِیْنَ﴾ (اولی لك) کنی لام د مفعول د وضاحت دپارہ زائد دی کوم چہ پہ مفعول باندی داخل دی، څنگہ چہ ﴿سَعَالُكَ﴾ او ﴿رَدْفُ لُكُمَا﴾ کنی دی.  
قوله: ﴿وَلِیْكَ مَا تَكْرَهُ﴾ دا د معنی د فعل بیان دی یعنی څہ چہ تہ ناخوینہ گنری ہفہ بہ تا باندی راخی.  
قوله: ﴿مَعٰی بِالْمَاوِیَّاتِ﴾ کہ پہ یاء سرہ وی نو مرجع بہ نہی منی وی او کہ پہ تاء سرہ وی نو مرجع بہ نہی نطفہ وی.

[۷۷] سورة الانسان (الدھر)

سورة الانسان مکية احدى وثلاثون آية

سورة انسان مکی دی، یو دیرش آیتونہ دی.

[ایاتولہ: ۱-۲۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (هل) قد (أتى على الإنسان) آدم (رحم) من الدھر (اربعون سنة (لحميكن) فيه (شيئا من كورا) كان فيه مصورا من طين لا يذكر او المراد بالإنسان الجنس والحين مدة الحمل (إنأخلقنا الإنسان) الجنس (من نطفة أمشاج) أخلط أي من ماء الرجل وماء المرأة المختلطين الممزجين (نبتليه) نخبره بالتكليف والجملة مستأنفة أو حال مقدره أي مريدن ابتلاء حين تأمله (لجعلناه) بسبب ذلك (سميها بصيرا) (إنأهديناها السبيل) بينا له طريق الهدى بعث الرسل (إما شاكرًا) أي مؤمنًا (وإما كفورا) حالان من المفعول أي بينا له في حال شكره أو كفره المقدره وإما تفصيل الأحوال (إنأعتمدنا)

هنا (للكافرين سلاسل) يحجون بها في النار (وأغلالا) في أعناقهم تشد فيها السلاسل (وسعيرا) نارا  
 مسعرة اي مهيجة يعلدون بها (إن الأبرار) جمع بر أو بار وهم المطيعون (يشربون من كأس) هو إلقاء شرب  
 الخمر وهي فيه والمراد من عمر تسمية للحال باسم المحل ومن للبعث (كان مزاجها) ما تمزج به  
 (كافورا) (عينا) بدل من كافورا فيها رائحته (يشرب بها) منها (عباد الله) أولياؤه (يلجرونها تفجيرا)  
 يقودونها حيث شاءوا من منازلهم (يوفون بأنذر) في طاعة الله (ويخافون يوما كان شره مستطيرا)  
 منتشرا (ويطعمون الطعام على حبه) اي الطعام وشهوتهم له (مسكينا) فقيرا (ويقيم) لا اب له (وأسيرا)  
 يعني المحبوس بحق (إنما نطعمكم لوجه الله) لطلب ثوابه (لأنريد منكم جزاء ولا شكورا) شكرا فيه علة  
 الإطعام وهل تكلموا بذلك أو علمه الله منهم فأنشئ عليهم به قولان (إن أخاف من ربنا يوما عبوسا) تكلح  
 الوجه فيه أي كرهه المنظر لشدة (قطيرا) شديدا في ذلك (فوقاهم الله شر ذلك اليوم ولقاهم) أعطاهم  
 (نضرة) حسنا وإضاءة في وجوههم (وسعيرا) وجزاهم بما صبروا بصرهم عن المعصية (جنة) أدخلوها  
 (وهريرا) السوء (ومتكئين) حال من مرفوع أدخلوها المقدر (فيها على الأرائك) السرر في الحجال (لا  
 يرون) لا يجدون حال ثانية (فيها شمس) ولا زهريرا لا حرا ولا بردا (وقيل الزهريير القمر فهي مضينة من  
 غير شمس ولا قمر ودانية) قرية عطف على محل لا يرون أي غير راتين (عليهم) منهم (ظلالها)  
 شجرها (وذلت قطوفها تذليلًا) أدبت ثمارها فينالها القائم والقاعد والمضطجع (ويطاف عليهم) فيها  
 (بأنية من فضة وأكواب) أقذاح بلا عرى (كانت قواريرا) (قوارير من فضة) أي أنها من فضة يرى باطنها من  
 ظاهرها كالزجاج (قدروها) أي الطائفون (تقدرا) على قدر ري الشاربين من غير زيادة ولا نقص وذلك  
 (الشراب) (ويسقون فيها كأسا) خمر (كان مزاجها) ما تمزج به (زنجيلا) (عينا) بدل من زنجيلا (فيها)  
 (سلسبيلا) يعني أن ماءها كالزنجبيل الذي تستلذ به العرب سهل المساغ في الحلق (ويطوف عليهم  
 ولدان مخلدون) بصفة الولدان لا يشبون (إذا رأيتهم حسبتهم) لحسنهم وانتشارهم في الخدمة (ولولا  
 منتورا) من سلكه أو من صدقه وهو أحسن منه في غير ذلك (وإذا رأيتهم) أي وجدت الرؤية منك في  
 الجنة (رأيت) جواب إذا (نعميا) لا يوصف (وملكا كبيرا) واسعا لا غاية له (عليهم) فوقهم فضبه على  
 الظرفية وهو خير لمبتدا بعد وفي قراءة بسكون الياء مبتدا وما بعده خبر والضمير المتصل به للمعطوف  
 عليهم (ثياب سندس) حرير (عصر) بالرفع (واستبرق) بالجر ما غلظ من الديباج فهو البطائن والسندس  
 الظاهر وفي قراءة عكس ما ذكر فيها وفي أخرى برفعها وفي أخرى بجرهما (وحلوا أساور من فضة)  
 وفي موضع من ذهب للإبدان بأنهم يحلون من النوعين معا ومفرقا (وسقاهم زهريرا مطبورا) مبالغة في  
 طهارته ونظافته بخلاف خمر الدنيا (إن هذا) النعم (كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورا)

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ ذیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم! بیشک انسان (یعنی)  
 آدم علیہ السلام باندی پہ زمانہ کثیر داسی وخت خلویبنت کالہ ہم تیر شوی دی چہ ہفہ ہیچ قابل ذکر

میز نہ وو (بلکہ) ہفہ پہ دغہ زمانہ کنب یو ناقابل ذکر د خاورې جور وجود وو، یا ذا انسان نہ جنس انسان مراد دې او د (جنس) نہ د حمل مودہ مراد ده، بیشکہ مونې جنس انسان لږه د مخلوط نطفې نه چہ د سړی او زنانه په اوبو باندې مشتمل ده پیدا کړو چہ په ہفہ ازمینبت اوکړو (یعنی) حال دا چہ مونې ہفہ اهل کړو او په ہفہ ازمینبت کونکی وو په دې وجہ مونې ہفہ اوریدونکې او لیدونکې جوړ کړو (یعنی) رسول لیلو سره مو ہفہ ته د ہدایت لارہ واضحہ کړه اوس کہ ہفہ شکر گزار جوړیږي یا ناشکرہ دواړہ د مفعول نہ حال دې یعنی د ہفہ حالت شکر یا حالت کفر کنبې کوم چہ د ہفہ دپارہ مقدر دې (یعنی) لارہ ئې واضحہ کړه، او (اما) د حالاتو تفصیل دې، بیشکہ مونې د کفارو دپارہ زنجیرونہ چہ د ہفې پہ ذریعہ بہ اور کنب رابنکلی شې او طوقونہ د ہغوی پہ ستونو کنب چہ په ہفې کنب بہ زنجیرونہ اچولې شې او لمبې وټونکې اور چہ په ہفې کنب بہ ہغوی ته عذاب ورکولې شې تیار کړې دې، بیشکہ نیکان خلق بہ د شرابو داسې جامونہ څکي چہ په ہفې کنب بہ د کافورو گډون وی (کاس) د شرابو ہفہ پیالۍ ته وائی چہ په ہفې کنب شراب وی او د کاس نہ مراد د جام شراب دی، یعنی محل وټلو سرہ حال مراد دې، او (من) تبعیضیہ دې، (کافور) یوہ چینہ ده چہ د ہفې نہ بہ د اللہ پاک نیک بندگان د ہفہ اولیاء څکي (عباد) د (کافور) نہ بدل دې، ہفہ چینہ چہ په ہفې کنب بہ د کافورو خوشبونی وی او په خپلو کورونو کنب چہ بہ چرتہ غواړی د ہفې نہ بہ نہرونہ ویستلو سرہ ہفہ بوچی او د اللہ پاک پہ طاعت کنب چہ کوم نذرونہ پورہ کوی او د ہفہ ورځې نہ ویریږي چہ د ہفې بدی څلورو وارو طرفونو ته خوریدونکې ده او مسکین یعنی فقیر ته او یتیم ته د چا چہ پلار نہ وی او قیدی ته چہ (پہ ہفہ چاچہ د چا پہ حق کنب گیر وی) د ہفہ خوراک د خواش باوجود پہ ہغوی خوروی (حال دا چہ ہغوی وائی) مونې خو ئې پہ تاسو د اللہ پاک د رضا دپارہ یعنی د ثواب پہ نیت خوروو، نہ مونې ستاسو نہ بدلہ غواړو او نہ شکر گزارۍ، پہ دې کنب د خوراک ورکولو د علت بیان دې، برابرہ خبرہ ده کہ ہغوی دا خبرہ کړې وی یا د ہغوی پہ بارہ کنب ددې خبرې د علم کیدو د وجې نہ اللہ پاک د ہغوی تعریف کړې وی، دواړہ اقوال شته، بیشکہ مونې د خپل رب نہ د خفگان د ورځې نہ چہ په ہفې کنب بہ مخونہ بدرنگ شې ویریږو یعنی د ہفہ ورځې د انتہائی شدت د وجې نہ بہ بدرنگ شې پس ہغوی اللہ پاک د ہفہ ورځې د بدی نہ بچ کرل او ہغوی ته ئې تازگی (یعنی) حسن د مخ بڼکلا او خوشحالی ورکړه او د ہغوی د گناه نہ خان ساتلو باندې صبر کولو پہ بدلہ کنب ئې ہغوی ته جنت کنب داخلہ او د ربښم جامہ ورکړه، دا خلق بہ په تختونو باندې پہ څیمو کنبې تکیہ لگولو سرہ ناست وی (مکین) د (ادعوا) مقدر د ضمیر مرفوع نہ حال دې نہ بہ هلته د نمر گرمی وئی او نہ یخنی یعنی نہ بہ گرمی وی او نہ بہ یخنی وی. (لا اعلت) د (لا اعلت) پہ معنی حال ثانیہ دې، وټیلی شوې دی چہ د (مقبر) نہ مراد قمر دې (جنت) بہ بغیر د شمس وقمر

نہ د عرش پہ نور باندی منور وی، او پہ ہغوی باندی بہد جنت د اونو سوری رابنکته شوی وی  
 د (دائے) عطف د (لا یوت) پہ محل باندی دی ای (لا یوت) د (غلو لکن) پہ معنی دی  
 او د ہغه اونو د میو غونچکونہ بہ لاندی رازورند وی، یعنی د ہغه اونو میو بہ نزدی کری  
 شوی وی، چہ ہغه بہ پہ ولازہ، ناستہ او ملاستہ حاصلولی شی، او پہ جنت کتب بہ پہ ہغوی  
 باندی د سپینو زرو دلوخو او د داسی جامونو دور کولی شی کوم چہ بہ د شیشی وی (اکواب)  
 داسی جام چہ پہ ہغی کتب بہ لاسکی نہ وی او شیشہ بہ ہم د سپینو زرو یعنی ہغه جامونہ بہ د  
 داسی سپینو زرو وی چہ د ہغی دتنہ حصہ بہ د بہر نہ پہ نظر راخی، د شیشی پہ شان او  
 دور چلونکی بہ ہغی جامونو لہ پہ یو انداز سرہ د خکونکو د تندی مطابق بغیر د زیادت او  
 کمی نہ دکوی او دا (طریقہ) لذیذ ترین طریقہ دہ او پہ ہغوی باندی بہ داسی جامونہ حکولی  
 شی چہ ہغی کتب بہ د زنجبیل گدون کری شوی وی یعنی مکس (گد شوی) بہ وی د جنت دیوی  
 ولہ نہ چہ د ہغی نوم سلسبیل دی (عنا) د (دیسل) نہ بدل دی یعنی د ہغی اویہ بہ د  
 زنجبیل پہ شان وی چہ د ہغی نہ عرب لذت حاصلوی چہ د ہغی د خلق نہ تیریدل بہ اسان  
 وی او ہغوی تہ بہ داسی خوانان ہلکان می راخی کوم چہ بہ ہمیشہ ہلکان وی یعنی ہمیشہ بہ  
 خوانان وی او کلبہ نہ نہ بوداگان کیڑی او کلبہ چہ تہ ہغوی وینی نو خیال بہ او کری چہ ہغه د  
 امیل یا د صدف خوری وری ملغلری دی او پہ امیل یا صدف کتب د بنکلی معلومیدو د  
 وجہ نہ، او تہ چہ ہلنتہ ہر چرتہ نظر اچری یعنی چہ کلبہ ہم ستا د طرف نہ رویت موندلی  
 شی نو تہ بہ صرف نعمتو تہ چہ د ہغی صفت نہ شی بیانیڈلی او لوٹی ملک بہ وینی داسی  
 وسیع چہ د ہغی بہ ہیخ انتہاء نہ وی ہغوی بہد شنو رینمو پیڑی او نری جامی اغوستلی وی  
 عالمہ) د ظرفیت د وجہ نہ منصوب دی او ددی مابعد د مبتداء دپارہ خبر دی، او پہ یو  
 قرات کتب د یاء پہ سکون سرہ مبتداء دہ او مابعد نہ خبر دی، او د (عالمہ) ضمیر  
 متصل معطوف علیہ (یعنی) د جنتیانو طرف تہ راجع دی، (غنی) پہ رفع سرہ او (استغنی)  
 پہ جر سرہ، د رینمو پیڑی کیڑی تہ وائی او ہغه بہ استر وی او (سندس) ابرا (ہورتہ  
 پاسنی کپڑہ) او پہ یو قرات کتب د ذکر شوی قرات عکس دی او پہ یو دریم قرات کتب د  
 د دوارو رفع دہ او پہ یو قرات کتب د دوارو جر دی او ہغوی تہ بہد سپینو زرو بنگری اچولی  
 شی او یو بل خانی دی چہ ہغوی تہ بہ سپینو زرو کری اچولی شی، دا ددی خبری طرف تہ  
 اشارہ دہ چہ ہغوی تہ بہ دوارہ قسم کالی یو خائی یا جدا طریقہ سرہ اچولی شی او ہغوی  
 باندی بہد ہغوی رب پاک صفا شراب شکوی او ہغه شراب بہد پہ خپل طہارت او نظافت کتب  
 انتہاء تہ رسیدلی وی پہ خلاف د دنیا د شرابو (ہغوی تہ بہ وئیلی شی) دا نعمتو تہ ستاسو  
 دپارہ د بدلی پہ طور دی او ستاسو د کوشش قدر کری شوی دی۔

### د قيو داتو فوائد او تسهيل

**نوله:** (هل قل) په دې کښ اشاره ده چه (هل) په معنى د (قل) دې خکه چه د استفهام معنى د الله پاک دپاره محال ده، يا استفهام تقريری کيدې شى.

**نوله:** (هل الانسان) آدم ... دلته ى د انسان تفسير په آدم عليه السلام سره کړې دې او د روستو راتلونکى انسان تفسير ى په جنس آدم سره کړې دې، حال دا چه قاعده دا ده چه (اذا عرفت المعرفة كانت عين الاولى) چه کله د معرفي اعاده اوکړې شى نو عين اولى مراد وى ددې مقتضى ده چه په دواړو خايونو کښ د انسان تفسير په آدم سره اوکړې شى

**جواب:** دا قاعده اکثره ده کليه نه ده.

**بوم جواب:** (علفان الانسان) کښ مضاف محذوف دې، اى علفان الانسان.

**نوله:** (نظليه) جمله مستانفه ده يا د (علفان) د ضمير فاعل نه حال مقدره دې، اى علفان حال کونه مريدن ابتلاءه خکه چه ابتلاء بالتكاليف د سميع او بصير کيدو نه پس وى نه د هغې نه مخکښ

**نوله:** (انا هديناه) دلته د هدايت نه مراد دلالت او رهنمائي ده مفسر علام په (هنا) ونيلو سره دې طرف ته اشاره کړې ده.

**نوله:** (كاس) جام د شرابو دلته (كاس) ذکر کولو سره مجازا شراب مراد دى يعنى ظرف ونيلو سره مظروف مراد دې او که د (كاس) نه ظرف مراد واخستلې شى نو (من) به ابتدائيه منلې شى يعنى د شرابو څکلو ابتداء به د جام شراب نه وى، ظرف ذکر کولو سره به مظروف مراد کولو کښ د تکلف وجه دا ده چه (كان مواجها كاهوا) جمله د (كاس) صفت واقع کيږي، ترجمه به دا وى: جنتى به د داسې جام نه څکل کوى چه په هغې کښ به د کافور گدون وي، حال دا چه په جام کښ د کافور د گدون هيڅ مطلب نشته، البته په شرابو کښ گدون کيدې شى هم ددې شېبې د دفع کولو دپاره تې دا اوښل چه د (كاس) نه مراد (مال الكاس) دې.

**نوله:** (يهرپ بها) په بآه کښ څو وجوه دى. ١. باور لاندې اى يهرپها په دې صورت کښ به (يهرپ) متعدى بنفسه وى. ٢. په معنى د (من) مفسر علام هم دا معنى مراد کړې ده.

٣. بآه حاليه، اى مزوجه بها ٢. (يهرپون) د (يقلون) معنى لره متضمن وى، اى يقلون بها يرين.

**نوله:** (المحبوس همى) ددې مطلب دا دې چه په هغه باندې د چا حق واجب دې مثلا قرض وغيره کوم چه هغه نه شى ادا کولې، قرض خواه د خپل حق په عوض کښ هغه قيد کړې وى، ځکه چه قرض غوښتونکى ته دا حق دې چه مقروض لره د قرض نه ادا کولو په صورت

کین قید کری او کہ یو سرې په باطله او غلطه طریقہ باندې قید وی نو هغه ته خوراک ورکول به په طریق اولی د ثواب کار وی.

نوله: ﴿ اِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَاجِهَ اللّٰهِ الْم... (الفالین) ددې نه مخکېن محذوف دي.

نوله: ﴿ هِکُورَا 〉 د ﴿ هِکُرا 〉 په معنی کښ دې د فواصل د رعایت د وجې نه ﴿ هِکُورَا 〉 راوړلې شو، په یوه نسخه کښ ﴿ فیه علة الاطعام 〉 دي، ددې مطلب دا دي چې ﴿ اِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَاجِهَ اللّٰهِ 〉 دا د اطعام علت دي، او په بعض نسخو کښ د علة په ځانې ﴿ علی 〉 دي ددې مطلب دا دي چې مونږ تاسو ته لوجه الله خوراک درکوو په دې خوراک مونږ د شکر طالبان نه یو، خو په دې صورت کښ د ﴿ فیه 〉 ضرورت نشته.

نوله: ﴿ وَهَلْ تَكْمُلُوْا بِذٰلِكَ اَوْ عَلِمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ 〉 ددې عبارت مقصد دا بیانول دی چې په ذکر شوې جمله کښ دوه احتمالات دی اول دا چې دا مقوله وی د خوراک ورکونکو او هغوی د مقال په ژبه دا خبرې کړې وی، او دویم احتمال دا دي چې دا مقوله د الله پاک وی، او الله پاک ته چونکه د هر شخص د نیت او ارادې علم دي او د الله پاک په علم کښ دا خبره وه چې هغوی خوراک لوجه الله ورکړې دي د څه صله یا شکر په طالب کیدو سره ئ نه دي ورکړې نو الله پاک د هغوی تعریف کولو سره دا جمله ارشاد او فرمائیله.

نوله: ﴿ یوماً عیوساً قطیراً 〉 (عیوس) د صفت مشبهه صیغه ده مخ بدرنگونکې، تندې تریو کونکې، ﴿ قطیراً 〉 د مصیبت او غم اوږده ورځ (یعنی د قیامت ورځ) ته وئیلې شی، په اصل محاوره کښ ﴿ قطرت الناقة 〉 هغه وخت وئیلې شی چې کله اوښه لکۍ نیغه کړی، پوزه او ځله وړانولو سره بدرنگ شکل اختیار کړی، هم په دې وجه هر مکروه او تکلیف ورکونکې ورځ ته ﴿ قطیر 〉 وئیلې شی، اصل ماده ئې ﴿ قطر 〉 ده او میم زائد دي (لغات القرآن) ﴿ قوماً 〉 مرصوف دي، ﴿ عیوساً 〉 ئې صفت اول دي او ﴿ قطیراً 〉 صفت ثانی دي جمله د ﴿ بخاف 〉 ظرف دي.

نوله: ﴿ فی ذلک 〉 ای فی العیوس

نوله: ﴿ لا یرون 〉 دا هم د ﴿ اذعلوا 〉 د ضمیر نه حال ثانیه دي.

نوله: ﴿ زمهریراً 〉 د زمهریر معنی د سختې یخۍ ده د فلاسفه په اصطلاح کښ زمهریر په فضاء کښ د انتہائی سختې یخې طبقې نوم دي د هغې نه علاوه په هوا کښ کره ناری او کره هوائی هم دي.

نوله: ﴿ علی حمل لا یرون 〉 د حال کیدو د وجې نه محلا منصوب دي هم په دې وجه ﴿ دائیة 〉 هم منصوب دي.

نوله: ﴿ علیهم 〉 (علی) تفسیر په (من) سره کولو کښې اشاره ده چې ﴿ علی 〉 په معنی

د (من) دے خکے چہ د (دائے) صلہ من مستعمل دہ نہ (ہی).

فولہ: (ہمرا) د (ہلاہا) تفسیر پہ (ہمرا) سرہ کولو کنب مقصد د یو اعتراض دفع کول دی، اعتراض دا دے چہ د جنت سوری بہ پہ ہغوی رابنکتہ شوے وی، حال دا چہ سورے د نمر د وجہ نہ پیدا کیہی او پہ جنت کنب بہ نمر او سپوڑمن نہ وی نو سورے خنکے کیدی شی؟ ددے جواب دا دے چہ د (ہلال) نہ مراد نفس شجر دے، یعنی د اونے خانگی بہ رابنکتہ شوے وی.

فولہ: (احسن منه فی غیرک) ددے عبارت د اضافی مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: د جنت غلمانو تہ د خورو ورو ملغلرو سرہ تشبیہ ورکولو کنب خہ حکمت دے؟ حال دا چہ عام طور تشبیہ د منظوم او د پیللے شوے ملغلرو سرہ ورکولے شی؟

جواب: د جنتی د غلمانو پہ حسن او اتشار کنب د غیر مثقب ملغلرو سرہ تشبیہ ورکول مقصود دے، خکے چہ پہ ملغلرہ کنب د سوری کیدو نہ پس چمک او صفائی کمیہی کوم چہ یو قسم نقص دے او غیر مثقب ملغلرے خورے وی، یعنی ملغلرہ چہ کلہ پہ صدف او سلک کنب نہ وی نو ہغہ پہ حسن او خویی کنب بہتر وی د ہغہ ملغلرے نہ کومہ چہ پہ صدف او سلک کنب وی.

فولہ: (اذا رایت) (ای وحدت) د (رایت) تفسیر پہ (وحدت) سرہ کولو کنبی نہ اشارہ او کرہ چہ (رایت) دلہ لزم دے ہم پہ دے وجہ د دے مفعول حذف کرے شوے دے.

[ایاتونہ: ۲۲-۲۱]

إِنَّا نَحْنُ نَأْكِدُ لَاسْمِ إِنَّ أَوْ فَضْلَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا خبر إن أي فصلناه ولم ننزله جملة واحدة (فأصبر لحكم ربك) عليك بتبليغ رسالته (ولا تطع منهم) أي الكفار (أثماً أو كفوراً) أي عتبه بن ربيعة والوليد بن المغيرة قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم ارجع عن هذا الأمر ويجوز أن يراد كل آثم وكافر أي لا تطع أحدهما أي كان فيما دعاك إليه من إثم أو كفر (واذكر اسم ربك) في الصلاة (بكراً وأصيلاً) يعني اللجر والظهر والعصر ومن الليل (فأسجد له) يعني المغرب والمشاء (وسجد له لا طويلاً) صل انطوع فيه كما تقدم من ثلثه أو نصفه أو ثلثه (إن هؤلاء يميئون العاجلة) الدنيا (ويؤذرون) وادهم يوماً قليلاً شديداً أي يوم القيامة لا يعملون له (نحن خلقناهم وشدنا) قوتنا (أرهم) أعضائهم ومفاصلهم (وإذا شئنا بدلنا) جعلنا (أمثالهم) في الخلقة بدلا منهم بأن نهلكهم (تبدلنا) تأكيد ووقعت إذا موقع إن نحو إن يشاء يهلككم لأنه تعالى لم يشأ ذلك وإذا لما يقع (إن هذه) السورة (تذكرك) عظة للخلق (فمن شاء اتخذ إلى ربه سبيلاً) طريقاً بالطاعة (وما تشاءون) بالتاء والياء اتخاذ السبيل بالطاعة (إلا أن يشاء الله) ذلك (إن الله كان عليماً) بخلقهم (حكيماً) في فعله (يدخل من يشاء) في رحمة جنه وهم المؤمنون (والظالمين) ناصبه فعل مقدر أي أعد يفسر (أعد لهم عذاباً أليماً) مؤلماً وهم الكافرون



توجہ: بیشکہ مونہ قرآن کریم پہ تاباندی پہ تدریج سرہ نازل کړې دې (حسن) د ان د اسم تاکید دې یا د فصل دپاره دې (لؤلؤ علیک السلام) د ان خبر دې یعنی مونہ قرآن کریم لږ لږ نازل کړې دې پس ته د خپل رب په حکم باندې دا پیغام رسولو سره قائم اوسپه او په دې کفارو کښ د هیڅ گناهگار او ناشکره خبره مه مننه یعنی د عتبہ بن ربیعہ او ولید بن مغیرہ چا چه نهی ﷺ ته ونیلې وو چه ته د دې خپل دعوت نه قلاز شه او دا هم صحیح ده چه هر گناهگار او کافر مراد وی یعنی په هغوی کښ ته د چا هم خبره مه مننه دهغه گناه او د کفر په معامله کښ د کوم طرف ته چه هغوی تاته دعوت درکوی، او د خپل رب د نوم په مانځه کښ سحر او ماښام ذکر کوه یعنی سحر، ماسپڅین او مازیگر کښ اود شپې په وختونو کښ هغه ته سجده کوه یعنی د ماښام او ماسوختن مونځ کوه، او د شپې ډیره حصه د هغه پاکې بیانوه (یعنی) د شپې نفل مونځ کوه لکه چه مخکښ تیر شوې دی، دوه حصې یا نیمائی شپه یا یوه حصه د شپې، بیشکہ دا خلق دنیا غوره کوی او د محانه روستو یوه درنه ورځ پرپدی سخته ورځ، یعنی د قیامت ورځ، چه د هغې دپاره عمل نه کوی، مونځ دوی پیدا کړې دی او د دوی اندامونه او جوړونه مو مضبوط کړې دی او مونځ چه کله او غواړو د هغوی په بدله کښ په به تخلیق کښ د دوی په شان (نور خلق) راولو په داسې طریقہ چه دوی به هلاک کړو (تهدلا) تاکید دې، او (لا) د (ان) په ځانې واقع دې لکه (ان یعامرکم) کښ خوالله پاک داسې او نه غوښتل، او (انما) د بعضی الواقوم دپاره استعمالیږی بیشکہ دا سورة د مخلوق دپاره نصیحت دې پس چه څوک غواړی د طاعت په ذریعه دې د خپل رب لاره اختیار کړی او تاسو به د طاعت په ذریعه لاره نه غواړئ مگر دا چه الله پاک او غواړی (تعالان) پد تاء او یاء سره بیشکہ الله پاک د خپل مخلوق او د خپل فعل په باره کښ علم او حکمت والا دې څوک چه او غواړی په خپل رحمت کښ داخل کړی او هغه مومنان دی او د ظالمانو دپاره هغه دردونکې عذاب تیار کړې دې او هغوی کفار دی د (الظالمین) ناصب فعل مقدر دې او هغه (اعد) دې چه د هغې تفسیر (اعدلهم) کوی.

**د قیوداتو فوائدو تسهیل**

فوله: (تاکید لاسمان لوفصل) د دې عبارت مقصد د (انما حسن لؤلؤ علیک السلام) د دوو ترکیبونو طرف ته اشاره ده، ۱: (حسن) د (انما) د ضمیر تاکید دې او تاکید د موکد سره مبتدا او (لؤلؤ) نې خبر دې. ۲: (انما) مبتدا اول (حسن) ضمیر فصل مبتدا، ثانی، (لؤلؤ) خبر د مبتدا، ثانی، هغه د خپل خبر سره د خبر د مبتدا، اول

فوله: (ان هوالا یوموت العاجلة) دا د ماقبل مذکور امر او نهی علت دې، یعنی ته د ذکر شوو خلقو نه اعراض او دالله پاک ذکر ته توجه په دې وجه کوه چه د دې خلقو د الله پاک طرف ته توجه نه کولو وجه دنیا طلبی او د آخرت نه بې ویرې کیدل دی.

یولہ: (وہلکون وراحمہ یوماً ثلثلاً) (وراحمہ) د (یوماً) نہ حال مقدم دی حکمہ چہ پہ اصل کتب  
(وراحمہ) د (یوماً) نکرہ صفت دی، (یوماً ثلثلاً) موصوف صفت د (ہلکون) دپارہ مفعول  
دی

یولہ: (وقت اذا موقر ان) ددی عبارت مقصد د یو سوال جواب ورکول دی

سوال: (اذا) د امور محققہ دپارہ استعمالیہی او دا تبدیلی نہ دہ واقع شوې حکمہ چہ اللہ پاک  
اونہ غوښتل نو دا امر محتمل شو نہ محقق او د امور محتملہ دپارہ (ان) راخی نہ (اذا)؟  
جواب: (اذا) پہ معنی د (ان) دې مجازاً.

یولہ: ذلك اى اتمام السيل

یولہ: ناصبہ فعل مقدر دا د ما امر عاملہ علی شرطۃ الطیور قبیل نہ دې یعنی الظالمین د فعل  
مقدر د وجہ نہ منصوب دې ای اعد الظالمین اعدلہم

[۷۷] سورة المرسلات

سورة المرسلات مكية خمسون آية

سورة مرسلات مکی دی، پنخوس آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۴۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا) اَنِ الرِّيحَ مْتَابَۃٌ كَمَفْرِۃٍ الْفَرْسِ يَتَلَوْنَ بِغَضٍ بَغْضًا وَتَغْنَمُ عَلَى  
الْأَخَالِ (وَالْعَاصِفَاتُ عَصْفًا) الرِّيحَ الشَّدِيدَۃُ (وَالنَّائِثَاتُ تُثَرَّۃً) الرِّيحَ تَنْشُرُ الْمَطَرَ (وَالْقَافَّاتُ قَوَافًا) اَنِ  
آيَاتِ الْقُرْآنِ تَفْرِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالتَّابِلِ وَالْخَلَالِ وَالْخَرَامِ (وَالْمُلْقِيَاتُ ذِكْرًا) اَنِ الْفَلَاحِكَةُ تَنْزِلُ بِالْوُخْيِ إِلَى  
الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ يُلْقُونَ الْوُخْيَ إِلَى الْأَعْمِ (عُذْرًا أَوْ ذِكْرًا) اَنِ لِلْإِغْثَارِ وَالْإِنْدَارِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَفِي قِرَاءَةِ بَعْضِ  
ذَلِكَ لَرَّۃٌ وَفَرَّۃٌ بَعْضُ ذَلِكَ هَلْوَۃٌ (أَمْۃً أَوْ عَدُوۃً) اَنِ يَأْكُلُارُ مَكَّةَ مِنَ الْبُغْثِ وَالْعَلَابِ (لَوَاقِحُ) كَالِئِ  
مَخَالَةٍ (وَإِذَا السَّمَاءُ فَجَتْ) فَجَتْ (وَإِذَا الْبِهَاجُ يُبْقِۃً) فُجَتْ وَتَبْرَتْ (وَإِذَا  
الرُّسُلُ أُلْقِيتْ) بِالْوَاوِ وَبِالْفَتْحِ بَدَلًا مِنْهَا اَنِ جِيءَتْ لَوْفُ (لَوَاقِحُ) يَوْمَ عَظِيمٍ (أُجْلِيتْ) لِلشَّهَادَةِ عَلَى  
أَسْمِهِمُ بِالْبَلِغِ (لِيَوْمِ الْقُصْلِ) بَيْنَ الْخَلْقِ وَتُؤْخَذُ مِنْهُ جَوَابُ إِذَا اَنِ وَقَعَ الْفُصْلُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ وَمَا أَفْرَازَكَ مَا  
يَوْمَ الْقُصْلِ تَهْوِلُ بِشَايِهِ (وَيَلِ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) مَلَا وَعِيدَ لَهُمْ (أَلَمْ تُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ) بِنُكْدِيهِمْ اَنِ  
أَهْلَكْنَاهُمْ (أَلَمْ تَتَّبِعْهُمْ الْآخِرِينَ) بِمَنْ كَذَّبُوا كَذَّابًا مَكَّةَ فَتَهْلِكُكُمْ (كَذَّابِكُمْ) يَمْلُ مَا فَعَلْنَا بِالْمُكَذِّبِينَ (تَهْلُكُ  
بِالْمُكْرِيمِينَ) بِكُلِّ مَنْ أَجْرَمَ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ فَتَهْلِكُكُمْ (وَيَلِ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) تَأْجِيدَ (أَلَمْ تَخْلُقْهُمْ مِنْ مَّاءٍ  
مَّوۃٍ) ضَعِيفٌ وَهُوَ الْمَنِ (لَقَدْ عَلَّمْنَاهُ فِي قَرَارِ مَكِينٍ) غَرِيزَ (وَهُوَ الرَّحِمُ) (إِلَى قَدَرٍ مَعْلُومٍ) وَهُوَ وَفَتْ  
الْوِلَادَةِ (وَقَدَّرْنَا) عَلَى ذَلِكَ (فَنَعْمُ الْقَادِرُونَ) لَحْنِ (وَيَلِ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ) (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا)  
فَضْرَرْنَا فَتَفْتَنُ مِنْهُ اَنِ ضَائِقَةً (أَحْطَاهُمْ) عَلَى ظَهْرِهَا (وَأَمْوَاتًا) فِي بَطْنِهَا (وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَاطِعَاتٍ)

جَنَاحَهُ مُزْنِیْعَاتٍ (وَأَسْفِنَاكُمْ مَادَّهَرَاتًا) عذاباً (وَقِيلَ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ) وَقَالَ لِّلْمُكَذِّبِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الطَّٰغُوتُ إِلَى مَا كُنتُمْ تُوعَدُونَ) مِنَ الْعَذَابِ (تَكذبون) (الطَّٰغُوتُ إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ) هُوَ ذُخَانٌ جَهَنَّمِ إِذَا ارْتَفَعَ اقْتَرَبَ ثَلَاثَ فِرْقٍ لِّعَظْمِهِ (لَا ظَلِيلٌ) كَبِيرٌ يُّظِلُّهُمْ مِنْ خَرِّ ذَلِكَ الْيَوْمِ (وَلَا يَغْنَى) تَوَدَّ عَنْهُمْ شَيْئاً (مِنْ اللَّبَنِ) النَّارِ (۱) إِنَّمَا أَيْ النَّارِ أَتْرُسِي بِشَيْءٍ هُوَ مَا نَظَانِرُ مِنْهَا (كَالْقَهْرِ) مِنَ الْبَاءِ فِي عِظْمِهِ وَارْتِفَاعِهِ (كَأَنَّهُ جِبَالَاتٌ) جَمْعُ جِبَالَتٍ جَمْعُ جَبَلٍ وَفِي إِفْرَاقِهِ جِبَالَتٌ (صُلْبٌ) فِي هَيْئَتِهَا وَلَوْنُهَا وَفِي الْخَبِيثِ جِزَارُ النَّارِ أَسْوَدٌ كَالْقَهْرِ وَالْقَرَبُ ثَمَنِي سَوْدُ الْإِبِلِ صُلْبٌ لَشَوْبٍ سَوَادُهُمَا بِصَفْرَةٍ قَلِيلٍ صُفْرٌ فِي الْآيَةِ بِمَعْنَى سَوْدٌ لِمَا ذَكَرَ وَفِي لَافٍ وَالتَّوَرُّ جَمْعُ حَرَارَةٍ وَالْقَرِ الْقَارِ (وَيَل يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ) (هَذَا) أَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (يَوْمَ لَا يُتَوَلَّوْنَ) لَهُ شَيْءٌ (وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ) فِي الْفُلِّ (فَيَعْتَدُونَ) غَطَفَ عَلَى يُلُودٍ مِنْ خَيْرِ نَسَبٍ عَنْهُ فَيُؤْذَنُ ذَائِلٌ فِي خَيْرِ الثَّلَاثِ أَيْ لَا إِذْنَ فَلَا اِعْتِدَارَ (وَيَل يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ) (هَذَا) يَوْمَ الْفَصْلِ جَمْعُ فَصْلٍ إِنَّمَا الْمُكَذِّبُونَ مِنْ عِلْمِهِ الْأَمَّةِ (وَالْأَوَّلِينَ) مِنَ الْمُكَذِّبِينَ قُلُوبُكُمْ فَتَحَاسِبُونَ وَتَعْدُونَ جَمِيعاً (فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ) جَبَلَةٌ فِي دَفْعِ الْعَذَابِ عَنْكُمْ (فَكِيدُون) فَافْعَلُوا (وَيَل يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ)

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چه دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم دے پہ مسلسل الوتونکو ہواگانو باندے یعنی پہ ہفہ ہواگانو چه پہ تسلسل کنب د اس د ست د وینتو پہ شان دی، (عرفاً) د حال کیدو د وجہ نہ منصوب دے، بیا قسم کوم پہ زور سرہ الوتونکو ہواگانو باندے، یعنی پہ زور دارو ہواگانو او قسم کوم پہ خورونکو ہواگانو یعنی ہفہ ہواگانے چه ورہی خوروی بیا قسم کوم پہ فرق کونکو آیتونو باندے یعنی پہ قرانی آیتونو کوم چه د حق او باطل او د حلال او حرام ترمینخہ فرق کوی، بیا قسم کوم پہ ہفہ فرشتو چه د وحی القاء کوی یعنی قسم پہ ہفہ ملائکو چه پہ انبیاء علیہم السلام باندے وحی نازلوی یا پہ ہفہ رسولانو قسم کوم چه دا وحی امتونو تہ رسوی، د الله پاک د طرف نہ د توبی یا د ویرولو القاء کوی او پہ یو قراعت کنب (لنوا) د ذال پہ ضمیر سرہ (لنوا) راغلی دے، او (عدوا) ہم د ذال پہ ضمی سرہ لوستلے شوے دے ای د مکے کافرو د کوم بعثت چه تاسو سرہ وعدہ کولے شی ہفہ یقیناً کیدونکے دے یعنی ضرور واقع کیدونکے دے چه کلمہ ستوری بی نورہ کرے شی یعنی نور بہ ترے ختم کرے شی او چه کلمہ اسمان ٹھیرے کرے شی او غرونہ ماتولو سرہ والوحولے شی او چه کلمہ رسولان پہ مقررہ وخت باندے جمع کرے شی (وقت) پہ و او سرہ او د واؤ پہ عوض کنب ہمزی سرہ، د کومے ورہی دپارہ (بہ دوی تول) موخر کرے شی؟ پہ لویہ ورخ کنب پہ امتونو باندے د تبلیغ (رسالت) د شہادت دپارہ بہ موخر کرے شی، د مخلوق ترمینخہ د فیصلے د ورہی دپارہ (بہ موخر کرے شی) او ددی نہ د (اذا) جواب اخذ کولے شی او ہفہ جواب (وقم الفصل بین الخلق) دے او تاتہ غہ معلومہ دہ چه د فیصلے ورخ غہ دہ؟ (اہام) د ہفہ ورخ د سختی د بیانولو دپارہ دے، پہ دغہ ورخ باندے د تکذیب کونکو دپارہ خرابی دہ دا د ہغوی

دیارہ وعید دے ایا مونہ مخکین تیر شوی خلق د هغوی د تکذیب د وجہ نہ هلاک کری نہ دی؟  
 یعنی هغوی مو هلاک کرل بیا به مونہ د هغوی نہ روستو به تکذیب کونکو کین روستنی راولو  
 لکه کفار مکہ چه هغوی مونہ هلاک کرل او مونہ هم دغه شان د تکذیب کونکو سره د کولو  
 به شان د هر یو مجرم سره اوکړو یعنی د هر هغه سړی سره کوم چه به په مستقبل کین جرم  
 کوی، هغه به هم هلاکړو، په دغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ لویه تباہی ده دا تاکید دے، ایا  
 مونہ تاسو د سپکو اویو نه چه هغه د منی نطفه ده نه ئې پیدا کری چه مونہ هغه (اوبه) د یو مقرر  
 وخت دیارہ په یو محفوظ ځای کین چه د مور رحم دے کیخودلې او هغه وخت د ولادت دے  
 غرض مونہ ئې منصوبه بندی اوکړه (یعنی پلانتنگ) او مونہ څه ښه منصوبه بندی کونکی یو او  
 تکذیب کونکو دیارہ په دغه ورځ باندې تباہی ده، آیا مونہ زمکه د ژوندو دیارہ په خپله شا باندې  
 او هر لره په خپله خیته کین ځای وړ کونکې نه ده جوړه کری؟ (کهائا) د (گفت) مصدر دے  
 (گفت) بمعنی (هم) یعنی راټولونکې او مونہ په دے کین لوړ لوړ غرونه کیخودل او مونہ په  
 تاسو باندې خوږې اوبه او څکولې، په هغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ تباہی ده! د قیامت په ورځ  
 باندې به تکذیب کونکو ته او نیلې شی چه تاسو د هغه عذاب طرف ته روان شئ د کوم چه به  
 تاسو تکذیب کولو، د یو سوری طرف ته روان شئ چه د هغې درې ځانگې دے او هغه د دوزخ  
 لوړې دے، چه کله هغه اوچت شی نو د عظمت د وجہ نه په ئې درې ځانگې وې چه په هغې  
 کین نه یخ سورې شته چه د هغه ورځې د گرمی نه هغوی بیج کری او نه به هغوی لره د اور د  
 شغلو نه (په هم) بیج کری هغه اور به داسې سپرغی اولی شرر هغه سپرغی ته وائی کومه چه د  
 اور نه الوخی د محل په شان یعنی هغه سپرغی به په عظمت او اوچت والی کین د کورونو په  
 شان وې گویا هغه تور تور اوبان دے په هیئت کین او په رنگ کین، جمالات د جماله جمع ده  
 او جماله د جمل جمع ده او په یو قرات کین (هماله) دے، او په حدیث کین دے چه د اور  
 شعلي به د تار کولو په شان تورې وې، عرب تورو اوبانو ته (صفر) وائی د هغې په تور  
 والی کین د زیر والی د یو ځای کیدو د وجہ نه لهذا ونیلې شوې دے چه په آیت کریمه کین  
 (صفر) په معنی د (سود) دے، د ذکر شوی قول د وجہ نه او ونیلې شوی دے چه (صفر) په  
 معنی د (سود) نه دے او (صفر) د (صفره) جمع ده او د (صفر) او (صفره) جمع ده او د (صفر)  
 معنی د قار (تار کولو) ده، په دغه ورځ د تکذیب کونکو دیارہ تباہی ده دا د قیامت ورځ داسې  
 ده چه دوی به په دغه ورځ هیڅ هم نه شی ونیلې او نه به دوی ته د عذر کولو اجازت وې چه په  
 هغې کینې دوی معذرت اوکړی، دا په یو ځای باندې عطف دے، د معطوف علیه نه د تسبب  
 نه بغیر، لهذا دا د منی لاندې داخل دے ای لا اله الا الله یعنی هر کله چه اجازت نشته نو  
 معذرت هم نشته. دا د فیصلې ورځ ده ای په دے امت کین تکذیب کونکو! مونہ تاسو او  
 ستاسو نه مخکین تکذیب کونکی راجمع کرل لهذا ستاسو ټولو نه به حساب اخستلې شی او

عذاب بہ درکولی شی۔ کہ تاسو سرہ تاسو نہ د عذاب دفع کولو خہ تدبیر وی نو اوکری، پہ ہفہ ورخ د تکذیب کونکو دپارہ لویہ خرابی د۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

نولہ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتُ حُرُفًا﴾ اللہ پاک پہ پنخو صفاتو قسم کړې دې، چه د هغې موصوف محذوف دې، بعض حضرات ټول موصوفات ﴿الرَّامُ﴾ (هواگانې) محذوف منی او بعضې په ټولو کښې ملائکہ موصوفات محذوف او بعض مختلف یعنی د بعض ملائکہ او د بعض ﴿الرَّامُ﴾

نولہ: ﴿حُرُفًا﴾ (حرف) د اس د ست وښتو ته وئیلې شی، بیا د حقیقت عرفیه په طور د تسلسل او اتباع په معنی کښ استعمال شو۔

نولہ: ﴿الْمُتَوَعِّلُونَ﴾ دا جواب قسم دې او ﴿مَا﴾ بمعنی ﴿الَّذِي﴾ دې او عائد محذوف دې ﴿أَيُّ تَوَعَّلُوهُ﴾

نولہ: ﴿وَيَوْمَئِذٍ جَوَابٌ إِذَا مَنَّ اللَّهُ مِنْ يَوْمِ الْفَصْلِ﴾ یعنی د ﴿إِذَا﴾ شرط محذوف دې کوم چه د ﴿يَوْمِ الْفَصْلِ﴾ نه مفہوم دې ﴿أَيُّ وَقَمِ الْفَصْلُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ﴾

نولہ: ﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ (ويل) په اصل کښ مصدر دې کوم چه د خپل فعل قائم مقام دې خو په ثبات او دوام باندې د دلالت کولو دپارہ د نصب نه رفع طرف ته عدول کړې شوې دې، لکه ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ کښ چه دی، چه په اصل کښ ﴿سَلِمْتُمْ سَلَامًا﴾ وو۔

نولہ: ﴿لَا ظَلِيلٌ﴾ لانا فیه ده دا د ﴿ظِلٌّ﴾ صفت دې او په طور د تهکم د مشرکانو د وهم رد دې، خکه چه ظل خو هسې هم ظلیل وی د هغوی دا وهم نې ﴿لَا ظَلِيلٌ﴾ وئیلو سره رد کړو چه ظل به بالکل وی نه۔

نولہ: ﴿مَنْ يَرْجُ تَسْبِيحَهُ﴾ دا د یو سوال مقدر جواب دې۔

سوال: دا دې چه د فاء په ذریعہ منفی باندې عطف په معطوف باندې د نصب تقاضه کوی خکه چه معطوف هم د منفی په حکم کښ وی، حال دا چه دلته ﴿يَعْبُدُونَ﴾ په حالت رفع کښ راوړلې شوې دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه ما بعد فاء باندې نصب هغه وخت وی چه کله معطوف علیه د معطوف سبب وی او دلته داسې نه ده یعنی داسې خبره نه ده چه د هغوی د طرف نه معذرت په دې وجه نه دې شوې چه هغوی ته د معذرت اجازت نه دې ملاو شوې۔ ﴿أَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ او معطوف علیه د معطوف دپارہ سبب وی نو مطلب به دا وی چه هغوی معذرت په دې وجه اونکړې شو چه هغوی ته د عذر کولو اجازت ملاو نه شو، په دې باندې دا وهم پیدا کیږی چه په حقیقت کښ هغه معذور وو خو د عذر کولو اجازت ورته ملاو نه

شو، اودا د واقعی خلاف ده که معطوف علیہ لره د معطوف سبب اومتلې شی نو په معطوف باندې به د نون د حذف په طور نصب راخی لکه ﴿لَا يَهْدِي عَلَيْهِمْ ذُرِّيَّتَهُ﴾ دلته چونکه معطوف علیہ د معطوف سبب دې په دې وجه معطوف د نون په حذف سره منصوب دې یعنی د نه مړ کیدو سبب د هغوی د مرگ فیصله نه کیدل دی، ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایلی دی چه ﴿فَيَعْلَمُونَ﴾ د نون په حذف سره د نه منصوب کیدو وجه د فواصل رعایت دې، مطلب دا چه د فواصل د رعایت د وجې نه ﴿فَيَعْلَمُونَ﴾ کنس نون نه دې حذف کړې شوي

[ایاتوله: ۴۱-۵۰]

﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ﴾ ائې تکلف اشجار اذ لا خش يظن من خزها ﴿وَعُيُونٍ﴾ ناهية من انشاء وقواکه ﴿مِمَّا يَشْتَبُونَ﴾ فيه اغمام بأن المأكل والمشرب في الجنة بحسب شهواتهم بخلاف الدنيا بحسب ما يجد الثمر في الأغلب ويقال لهم ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا﴾ خال ائې متفتنين ﴿يَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ من الطاعة ﴿إِنَّا كَذَلِكُمْ﴾ كما جزينا المتقين ﴿نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ وويل يومئذ للمكذبين ﴿كُلُوا وَكُمُّوا﴾ خطاب للكنفار في الدنيا ﴿قَلِيلًا﴾ من الزمان وغايته إلى الموت وفي هذا تهديد لهم ﴿إِنَّكُمْ هَاهُنَا﴾ وويل يومئذ للمكذبين ﴿وَأَذِيقُوا قِيلَ هَهُمَ ارْكَبُوا صُلُوا﴾ لا يصلون وويل يومئذ للمكذبين ﴿فَأُتِيَٰ حَبِيبٌ بَقْدَهُ﴾ ائې القرآن ﴿يُؤْمِنُونَ﴾ ائې لا يفتنن إيمانهم بقره من كُتب الله بقدر تكذيبهم به لاختياله على الإعجاز الذي لم يشتمل عليه غيره

ترجمه: بیشکه پرهیزگاره خلق په په سوړو یعنی گنرو گهورو اوانو کنس به وی خکه چه هلته به نمر نه وی، چه د هغه د گرمۍ نه سوړې حاصل کړې شی او د بهیدونکو اوبو په چينو کنس به وی، یعنی د راوتونکو اوبو، او د زړه خوښونکو میوو کنس به وی، په دې کنس دې خبرې طرف ته اشاره ده چه په جنت کنس به د خوراک خکاک خیزونه تول د خواش مطابق وی په خلاف د دنیا چه دلته هم هغه میوې ملایوېزې کومې چه اغلبا خلقو ته دستیاب وی او هغوی ته به ونیلې شی (ای جنتیانو) تاسو په خوشحالی سره د خپل اعمالو د طاعت په صله کنس خوړئ او ځمکې ﴿هَنِيئًا﴾ حال دې ای معتقون بیشکه مونږ داسې جزاء لکه چه ټولو پرهیزگارو ته مو ورکړه ټولو نیکانو ته ورکړو، په دغه ورغ د تکذیب کونکو دپاره تپاهی ده (ای تکذیب کونکو) دا کفارو ته خطاب دې تاسو په دنیا کنس لږې ورځې یعنی مرگ پورې او خوړئ او اوځمکې او مزی او کړئ په دې کنس تهدید (دهمکې) ده بیشکه تاسو مجرمان یئ، په دغه ورغ باندې د تکذیب کونکو دپاره هلاکت دي اوس په ددې قران نه پس تاسو په کومه خبره ایمان راوړئ؟ یعنی ددې کتاب (قران کریم) د تکذیب نه پس د هغوی دپاره ممکنه نه ده چه په نورو اسمانی کتابونو باندې ایمان راوړی، ددې قران په داسې اعجاز باندې د مشتمل کیدو د وجې نه چه نور کتابونه په دې اعجاز مشتمل نه دی.

## دقیوداتو فوائد اوتسہیل

بولہ: (من تکلف الاصحار) دا اضافت صفت الی الموصوف د قبیل نہ دی، ہی الاصحار المعکافہ.

بولہ: (کما جرینا المطین) جری السحنین

بولہ: دلته یو سوال پیدا کیڑی چہ پہ (مطلقین) او (محسنین) کنس مغایرت نشته بلکہ دوارہ یو دی لہذا دلته دا فرمائیل چہ مونہر خنگہ جزاء متقیانو تہ ورکری دہ ہفہ شان بہ محسنین تہ ہم ورکوو دا تشبیہ الشی: بنفسہ دہ کومہ چہ صحیح نہ دہ؟

جواب: د متقین نہ مراد (کاملین فی الطاعة) دی او د (محسنین) نہ مراد ہفہ خلق دی چا چہ نفس ایمان راوری دی، پس مغایرت بیا موندلہی شو. فلاھکال

پارہ نمبر ۳۰- [عَمَّا]

[۷۸] سورۃ النبا

سورۃ النبا مکیہ احدی واریعون آیہ

سورۃ نبا مکی دی، یو خلویبنت آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۲۰]

بسم الله الرحمن الرحيم (عَمَّا) عَنْ أَيْ شَيْءٍ (يَسْأَلُونَ) يَسْأَلُ بَعْضُ قُرَيْشٍ بَعْضًا عَنْ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ بَيِّنَ لَذَلِكَ الشَّيْءَ وَالْإِسْطِفَامَ لِتَفْخِيحِهِ وَهُوَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقُرْآنِ الْمُنْتَبِلِ عَلَى الْبَعثِ وَغَيْرِهِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ) فَالْمُؤْمِنُونَ يُثَبِّتُونَ وَالْكَافِرُونَ يَنْكَرُونَهُ (كَلَامًا) رِذْعَ (سَيِّئًا) مَا يَجِدُ بِهِمْ عَلَى إِنْكَارِهِمْ لَهُ (لَهُمْ كَلَامٌ سَيِّئٌ) تَأْكِيدٌ وَجِيءٌ فِيهِ يُلَمُّ لِلْإِبْدَانِ بِأَنَّ الْوَعِيدَ الْكَافِيَ أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلِ لَمْ أَوْفَا تَعَالَى إِلَى الْفَنَاءِ عَلَى الْبَعثِ فَقَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا) فِرَاشًا كَالْمَهْدِ (وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا) ثَبَّتَ بِهَا الْأَرْضَ كَمَا ثَبَّتَ الْجَنَامَ بِالْأَوْتَادِ وَالْإِسْطِفَامَ لِلتَّغْيِيرِ (وَخَلَقْنَاكُمْ أَنْثًا) ذَكَورًا وَإِنَّا (وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا) رَاحَةً لِأَبْدَانِكُمْ (وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا) سَائِرًا بِسَوَادِهِ (وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا) وَقَفَا لِلْمَعَاشِ (وَبَيَّنَّا أَوْقَافَكُمْ سُبَاتًا) سَبْعَ سَاعَاتٍ (رِشَادًا) جَمَعَ شَدِيدَةً أَيْ قُوَّةً مُخْتَمَةً لَا يُولُؤُ فِيهَا مَرُورُ الزَّمَانِ (وَجَعَلْنَا يَوْمًا) فَيَوْمًا (وَهَاتِمًا) وَقَفَا بَغْيَ الشَّمْسِ (وَأَزَلْنَا مِنَ السَّعِيرَاتِ) السَّحَابَاتِ الَّتِي خَانَ لَهَا أَنْ تُنْظَرَ كَالْمَغْيَرِ الْخَارِبَةِ الَّتِي دَنَتْ مِنَ الْخَبْضِ (مَاءً حَمِيمًا) حَمِيمًا (يُلْطَوْنَ بِوَحْشٍ) كَالْحِنَظَةِ (وَهَاتِمًا) كَالْحَيِّ (وَحَنَاتٍ) نَسْتِينَ (أَلْقَانًا) مُنْتَفَعَةً جَمَعَ لَيْفٍ كُشْرَفٍ وَأَشْرَافٍ (إِنْ يَوْمَ الْفُصْلِ) بَيْنَ الْخَلَائِقِ (رَكَانَ مِيقَاتٍ) وَقَفَا لِلْقَوَابِ وَالْبُقَابِ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ الْقُرْنُ بِذَلِكَ مِنَ الْفُصْلِ أَوْ بَيِّنَ لَهُ وَالْثَّالِثُ إِسْرَائِيلَ (فَقَاتِلُونَ) مِنْ قَبُولِهِمْ إِلَى الْمَوْزِفِ (أَلْوَانًا) جَمَاعَاتٍ مُخْتَلَفَةٍ (وَلَوَّحَتِ السَّمَاءُ) بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ شَقْلَتْ إِشْرُولَ الْفَلَاحِجَةِ (فَكَانَتْ أَبْوَابًا) ذَاتَ أَبْوَابٍ (وَسُورَتِ الْجِبَالُ) لُجِبَ بِهَا عَنْ أَمَانِجِهَا (فَكَانَتْ سُرَابًا) هَبَاءً أَيْ بَطْلَةً فِي حِفْطِ سُرْبِهَا (إِنْ جَهَنَّمَ

كَانَتْ رِصَادًا رَاصِدَةً أَوْ مُرَصَّدَةً (لِلطَّاغُوتِ) الْكَافِرِينَ فَلَا يَنْجَاؤُونََهَا (مَاتًا) مُرْجَعًا لَهُمْ فِدَعْلُونَهَا (لَا يَتُونَ) خَالٌ مُفْتَرَةٌ أَيْ مُفْتَرٌ لِنَفْسِهِمْ (فِيهَا أَحْقَابًا) دُخُورًا لَا بُهَانَةَ لَهَا جَنَعَ خُفَّ بِهَمِ أُولَاهُ (لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا) نَوْمًا فَإِنَّهُمْ لَا يَذُوقُونَهُ (وَلَا شَرَابًا) مَا يُشْرَبُ تَلَذُّذًا (إِلَّا) لَكِنَّ (رَحِيمًا) مَاءً خَارًا غَايَةَ الْخَرَارَةِ (وَهَاقًا) بِالضَّعِيفِ وَالضَّعِيفُ مَا يَسِيلُ عَنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُمْ يَذُوقُونَهُ جُوزُوا بِذَلِكَ جَزَاءً وَقَاتِلًا مُوَافِقًا لِمَنْظِهِمْ فَلَا ذَنْبَ أَكْثَرُ مِنَ الْكُفْرِ وَلَا عَذَابَ أَكْثَرُ مِنَ النَّارِ (إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ) يَخَافُونَ (جِسْمًا) لِاتِّكَارِهِمُ الْبَحْثَ (وَكُنُوزًا بِأَيَاتِنَا) الْفِرَاقَ (كَذَّابًا) تَكْذِيبًا (وَكُلَّ شَيْءٍ) مِنَ الْأَحْصَانِ (أَحْصَيْنَاهُمْ) مَبْنُوتًا (كِتَابًا) كَتَبْنَا فِي اللُّوحِ الْمَخْطُوطِ لِنَجَازِي عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ تَكْذِيبَهُمْ بِالْقُرْآنِ (فَلْيَذُوقُوا) أَيْ فَلْيَقَالْ لَهُمْ فِي الْأَعْرَافِ عَذَابُ ذُوقُوا الْعَذَابَ جَزَاءً لَكُمْ (فَلَنْ نَزِيدَ كُفْرًا) أَلْعَذَابًا فَوْقَ عَذَابِكُمْ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او هميشه مهربانه دې شروع کوم! دا د قریشو خلق د کوم غیږ په باره کښ په خپل مینځ کښ تپوسونه کوی؟ آیا د هغه لوڼې خبر متعلق چه په هغې کښ دا خلق مختلف قسم خبرې کوی؟ (عن النبا العظيم) د (هغه مسؤل) عطف بیان دې او استفهام د هغه خیز د عظمت بیانولو دپاره دې او هغه قران کریم دې کوم چه نبی ﷺ راوړې دې کوم چه په بعث وغيره باندې مشتمل دې (په داسې طریقه) چه مومنان ئې ثابتوی او کافر ترې نه انکار کوی خبردار هغوی ته به نزدې هغه غیږ معلومه شی کوم چه به په هغوی باندې ددې انکار د وجې نه نازلېږي (کلا) حرف توییخ دې، بیا بالیقین هغوی ته به ډیر زر معلومه شی دا تاکید دې په دې کښ (له) ددې خبرې د بیان دپاره راوړلې شو چه دویم وعید د اول نه ډیر سخت دې، بیا الله پاک د قدرت علی البعث طرف ته اشاره کولو سره او فرمائیل (الم محمل العر) ایا دا حقیقت نه دې چه مونږ زمکه د خانګو په شان خوره کړه او غرونه مو پرې د میخونو په شان ښځ کرل زمکه مو د غرونو په ذریعه ساکن (نه خوزیدونکې) کړه څنګه چه خیمې د میخونو په ذریعه قائمولې شی، او استفهام د تقریر دپاره دې، او مونږ تاسو د سرو او زنانو د جوړو په شکل کښ پیدا کړی یئ او ستاسو خوب مونږ ستاسو د بدنونو دپاره (باعث) ارام جوړ کړو او مونږ شپه یعنی د هغې د تیارې د وجې نه پټونکې جوړه کړه او ورځې لره معاش یعنی د معاش وخت جوړ کړو او ستاسو دپاسه مو اووه مضبوط اسمانونه قائم کړل (هدادا) د (هدایه) جمع ده یعنی داسې قوی او مضبوط چه په هغې کښ به د زمانې تیریدل هم اثر نه کوی او یو انتهایي روښانه او پر قیدونکې ډیوه یعنی نمر او مونږ د اوبو نه د ډکو وریځو نه یعنی هغه وریځو نه چه وریډو ته نزدې شوې وی په مثل د هغه زنانه کومه چه قریب البلوغ وی او د چا د حیض زمانه چه نزدې شوې وی بهیدونکې اوبه راوړولې، چه مونږ د هغې اوبو په ذریعه غله لکه غنم او ګیاه په شان د بهوسو پیدا کړی دی او ګڼ ګڼ باغونو ئې پیدا کړی دی (الفاف د لفیف جمع ده لکه چه اشراف د شریف جمع ده، بیشکه د مخلوق تر مینځه د فیصلي وخت مقرر



دے (یعنی) د ثواب او عقاب وخت دے پہ کومہ ورغ چہ پہ شپیلے کنب پوکې او وھلې شی (صور) بمعنی (قوت) (دور پھر) دیور الفصل. نه بدل دے یا ددې عطف بیان دے، او شپیلے وھونکې (حضرت) اسرافیل علیہ السلام دے نو تاسو به د خپلو قبرونو نه د محشر طرف ته د مختلف جماعتونو په شکل راروان شی او اسمان به پرانستلې شی (فصحت) تشدید او تخفیف سره دے یعنی (آسمان) به د نزول ملائکہ دپاره خیرې کرې شی، نو هغه به دروازې دروازې شی یعنی دروازو والا به شی او غرونه به روان کرې شی یعنی هغه به د خپل ځانې نه او وېستلې شی نو هغه به د پریقیدونکې شوې په شان شی (یعنی) په الوتلو کنب او په سپک والی کنب به د گرد په شان شی بیشکه جهنم د کفارو په کمین کنب دے د سرکشو دپاره د استوگنې ځانې دے چہ د هغه نه به بچ نه شی یا (د کفارو دپاره) تیار کرې شوې دے چہ د هغوی استوگنه ده چہ هغې ته به داخلېږی او هغوی به په هغې کنب او پده موده اوسېږی (لا یلقن) حال مقدره دے یعنی د هغوی دپاره په هغې کنب داخلیدل مقدر شوې دی نه به هغوی هلته یخ والې او څکې او نه په خوند سره د څکلو څه څیز او که څه ملاؤ شی نو استهائې گرم او بهیدونکې پیپ (هساک) په تخفیف او تشدید سره یعنی هغه څیز کوم چہ به د دوزخیانو د زخمونو نه راوځی، بس هم هغه به خوری، هغوی ته به د هغوی د اعمالو مطابق پوره پوره بدله ورکولې شی دے خلقوبه د آخرت په وزخ دوباره ژوند نه د انکار په وجه د حساب امید نه لرلو او زموږ د آیتونو قران کریم تکذیب ئې کولو، او حال دا چہ موږ د هغوی هر یو عمل په لیکلو سره محفوظ کړې وو یعنی په لوح محفوظ کنب لیکلې وو ددې دپاره چہ موږ ورته د هغې بدله ورکړو او د دوی په دغه اعمالو کنب د قران کریم تکذیب کول هم دی اوس مړې او څکې یعنی په هغوی باندې د عذاب د واقع کولو په وخت به هغوی ته ونیلې شی چہ د خپلو اعمالو بدله او څکې اوس به موږ ستاسو دپاره صرف د عذاب دپاسه د عذاب اضافه کوو.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (هم) د دوو حروفو (ع) او (ما) نه مرکب دے، په اصل کنب (ها) وو، (ما) استفهامیه ده په هغې باندې حرف جر داخل دے د قاعدې معروفې د وجې نه د (ما) نه الف حذف شو، قاعده معروفه دا ده چہ کله په (ما) استفهامیه باندې حرف جر داخل شی نو الف حذف کولې شی خو د ضرورت شعری د وجې نه باقی هم پریخودلې کیدې شی (ما) استفهامیه دلته د تفخیم او عظمت دپاره ده، ځکه چہ دلته د استفهام حقیقی معنی ممکن نه ده ځکه چہ د استفهام دپاره د مستفهم ناواقف کیدل ضروری دی او دا د الله پاک دپاره محال دی

نوله: (لها) (لها) عظیم الشان او لوڼې خبر ته وائی دلته د عظیم الشان خبر نه مراد

قيامت دي، (کلا) دا حرف زجر او توبيخ دي، په دې کښ وعيد د تهديد په معنی دي.  
 ټوله: (مايمل بهم) دا د (يعلون) مفعول به دي.

ټوله: (وجي بهم لايذان الله) ددې عبارت د اضافي مقصد د يو اعتراض دفع کول دي.  
 اعتراض: دا دي چه کوم مفهوم د معطوف عليه دي هم هغه بعينه د معطوف دي او دا عطف  
 الشئ على نفسه دي کوم چه جائز نه دي؟

جواب: د جواب حاصل دا دي چه د (ثم) په ذريعه عطف کولو سره دي خبرې طرف ته  
 اشاره اوکړې شوه چه دويم تاکيد د اولنی په نسبت زيات سخت دي، پس په دواړو کښ  
 تغاير موجود دي لهذا د عطف الشئ على نفسه اعتراض دفع شو.

ټوله: (الارض الارض مهادا) (الارض) مفعول به اول دي او (مهادا) مفعول به ثاني دي  
 که (جعل) په معنی د (صير) وي او که په معنی د (خلق) وي نو (مهادا) به د (الارض)  
 نه حال وي.

ټوله: (سهايا) (سهايا) د (سهايا) نه مشتق دي ددې معنی د خړولو او قطع کولو دي، خوب  
 چونکه فکرونه او غمونه ختموی چه د هغې په وجه باندي جسم ته آرام او دماغو ته سکون  
 نصيب کيږي، هم په دي وجه بعض حضرات د (سهايا) معنی آرام او راحت کوي، هم په  
 هغوی کښ مفسر علامه <sup>رحمه الله</sup> دي، (يوساهايا) ته (سهايا) په دي وجه ونيلي شي چه په (يوساهايا)  
 السهايا) کښې په قول د يهوديانو الله پاک د کائنات د تخليق کولو نه فارغيدو سره آرام  
 فرمائيلي وو.

ټوله: (وفايا للعاهل) په دي کښ اشاره کوي چه معاش مصدر ميمي په معنی د ظرف  
 زمان دي.

ټوله: (الهاريه) دلته مطلق اشي مراد ده.

ټوله: (ان يوساهايا) دا کلام مستانف دي کوم چه د يو سوال مقدر جواب دي، سوال دا  
 دي چه هغه وخت کوم يو دي کوم چه د ادله متقدمه نه ثابت کړې شوي دي؟ ددې جواب په  
 (ان يوساهايا) سره ورکړې شو چه هغه د مخلوق تر مينځه د فيصلې ورځ ده او د هغه  
 ورځې په راتلو کښ چونکه کفارو ته تردد وو په دي وجه کلام د (ان) په ذريعه مؤکد  
 راوړلې شو.

ټوله: (جوزوا يهلك) ددې عبارت په اضافي سره نې اشاره اوکړه چه (جوزوا يهلك) د فعل  
 محذوف مفعول مطلق دي، اي جوزوا جوزوا يهلك

ټوله: (مواظقا لصلح) په دي سره نې اشاره اوکړه چه (وفايا) مصدر په معنی د اسم فاعل  
 او (جوزوا) صفت دي، (اي جوزوا مواظقا لصلح)

فوله: «وكل هم» دا د اشتغال د وجې نه منصوب دې د عبارت تقدير داسې دې «احصيا كل هم احصياه» او بعض حضراتو «كل» د ابتداء د وجې نه مرفوع لوستلې دې او ددې مابعد ددې خبر دې، او دا جمله د سبب او مسبب تر مينځه معترضه ده.

فوله: «كعبا» كعباد مصدریت د وجې نه منصوب دې ځكه چه «احصيا» په معنى د «كعبا» دې اې كعباه كعبا.

فوله: «فلولا لئن لئيدكم الاهدابا» دا جمله د هغوى د كفر او تكذيب مسبب دې.

[اياتوله: ۳۱-۴۰]

إِن لِّلْمُتَّقِينَ مَقَارًا مَّكَانَ فُلُورٍ فِي الْخَيْثَةِ حَدَائِقَ بَسَاتِينَ بَذَلْ مِنْ مَّفَارَا أَوْ بَنَانٍ لَهُ وَأَعْنَابًا عَطْفَ عَلَى مَفَارَا وَكُواعِبَ جَوَارِي تَكْمُثُ لَوِيهِنَّ جَمْعُ كَاعِبٍ أَتْرَابًا عَلَى بَيْنٍ وَاجِدٍ جَمْعُ يَرْبٍ بِحَسْرِ الشَّاءِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَكُنَّاسٌ دِهَاقًا خُمْرًا مَائَةً مَخَالِفًا وَفِي سُورَةِ الْقِتَالِ وَأَنْهَارٍ مِنْ خُمْرٍ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا أَيْ الْخَيْثَةِ عِنْدَ شَرْبِ الْخُمْرِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْأَخْوَالِ أَلْفَاوًا تَابِلًا مِنَ الْقَوْلِ وَلَا كَيْدًا أَيْ بِالْخَفِيفِ أَيْ كَلْبًا وَبِالشَّيْبِ أَيْ تَكْلِيًا مِنْ وَاجِدٍ لِقَرِّهِ بِخِلَافِ مَا يَنْقَعُ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ شَرْبِ الْخُمْرِ جَوَاعٍ مِنْ رَيْكٍ أَيْ جَوَاهِمُ اللَّهِ بِذَلِكَ جَزَاءٌ عَطَاةً بَذَلْ مِنْ جَزَاءٍ جِسَابًا أَيْ تَحِيْرًا مِنْ قَوْلِهِمْ أَغْطَانِي فَأَخْسِنِي أَيْ أَكْثِرْ عَلَيَّ حَتَّى قُلْتُ خَسِنِي رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْجَزْرِ وَالرَّفْعِ وَمَا يَتَيْنِيهِمَا الرَّحْمَنُ كَذَلِكَ وَيَرْفَعُهُ نَجْ جَزَ رَبِّ لَا يَخْلُكُونَ أَيْ الْخَلْقُ مِنْهُمُ تَعَالَى عَطَاةً أَيْ لَا يَغْيِرُ أَحَدٌ أَنْ يَخْطِئَهُ خَوْفًا مِنْهُ يَوْمَهُ ظَرْفٌ لَ لَا يَنْخَلُكُونَ بِقَوْمِ الرُّوحِ جَنَرِيلٌ أَوْ جُنْدُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا خَالٍ أَيْ مُصْطَفَيْنَ لَا يَتَكَلَّمُونَ أَيْ الْخَلْقُ إِلَّا مَنْ أَوْفَنَ لَهُ الرَّحْمَنُ فِي الْكَلَامِ وَقَالَ قَوْلًا صَوَابًا مِنَ الْمُطَوِّينَ وَالْمَلَائِكَةِ كَانَ يَنْفَعُوا لِمَنْ ارْتَضَى ذَلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ الثَّابِتُ وَلَوْعَهُ وَهُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَى رَبِّهِ مَا يَأْتِي مَرْجِعًا أَيْ رَجَعَ إِلَى اللَّهِ بِطَاعَتِهِ لِيَسْلَمَ مِنْ الْعَذَابِ يَوْمَ؟ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ مَا كُنَّا نَمُكِّرُ عَذَابًا قَرِيبًا عَذَابُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَكُلُّ آتٍ قَرِيبٌ يَوْمَهُ ظَرْفٌ لِمَعْدَاةٍ بِصَفِيهِ يَنْظُرُ الْمَرْءُ كُلُّ انْزَرِي مَا قَدْ مَتَّ يَدَاهُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ وَيَقُولُ الْكَافِرِيَا خُزْ تَنْبِيهِ لِيَتَّقِيَ كُلَّتِي تَرَاتِمًا بَغْيِي فَلَا أَعْذَبَ يَلْعَلُ ذَلِكَ عِنْدَمَا يَلْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى لِيُنْهَاهِمُ بَعْدَ الْإِفْقِصَاصِ مِنْ بَعْضِهَا لِبَعْضٍ كَوْنِي تَرَاهَا

ترجمه: يقينا د پرهيزگارو دپاره كاميابي ده (يعني) په جنت كېن د كاميابي مقام دې باغونه دي (حدائق) د «مفارا» نه بدل دې يا ددې عطف بيان دې او انگور دې «مفارا» باندې عطف دې او همزولي لوړو سينو والا جيكنې دې (كواعب) د «كاعبه» جمع ده هغه جيكنې چه خوانې وې او سينې نې نيغې نيغې وې، (الواب) د «ترب» جمع ده همزولي ته وتيلې شي او دې جامونه ده شرابو (يعني) داسې شراب دې كوم چه جامونو لره وكونكې دې او په سوره قتال كېن دې او د شرابو نهرونه دي، هلته يعنى په جنت كېن به هيڅ وخت د شرابو د څكلو په وخت او نه د

هغې نه علاوه نه خو يهوده کلام وی يعنی باطل قول او نه په دروغ خبرې اوږی (کذاب) په تخفیف سره په معنی د (کذب) او په تشدید سره په معنی د (تکذب) دې يعنی د چا نکذېب به نه اوږی، په خلاف د هغې چه په دنيا کېن د شرابو د ځکلو وخت وی (يعنی په دنيا کېن چه د شراب ځکلو سره د نشې په حالت کېن کومې کنځلې او بکواس کوی دا کیفیت به د جنت په شرابو کېن نه وی، داستاد رب د طرف نه بدله ده يعنی الله پاک هغوی ته دا جزاء ورکړه کوم چه په کثیر انعام وی (عطام) د (جوا) نه بدل دې او دا د عربو قول (اعطائي فاصبي) نه مشتق دې يعنی په ما باندې ئ دومره کثرت سره انعامات او کرل (باران ئې اوکړو) چه ما بس بس اوونیل (دا بدله) به د هغه رب د طرف نه وی کوم چه د اسمانانو اوزمکې او غده چه د هغې ترمینځه دی، مالک دې، (والارض) په جر او رفع سره دې (او کوم چه) د رحمن دې په دې کېن هم دواړه اعرابونه دی، هیڅ مخلوق ته به هغه سره د خبرو کولو اختیار نه وی يعنی د ویرې د وجې نه به د هغه سره په خبرو کولو باندې څوک هم قادر نه وی د (رب) په کسرې سره، په (رحمن) باندې رفع هم صحیح ده، په کومه ورغ به چه روح يعنی جبرائیل علیه السلام یا د الله پاک لښکر او فرشتې قطار قطار ولاړ وی (صفا) حال دې په معنی د (مصطفين) نو هیڅ مخلوق به خبرې اونکړې شی سوا د هغه چا نه کوم ته چه رحمن د کلام اجازت ورکړی او مومنان او فرشتو نه صحیح خبره اوکړی په داسې طريقه چه د هغې سفارش اوکړی، د چا دپاره چه الله پاک رضامندی ښکاره کړه، دا ورغ حق ده يعنی د هغه وقوع ثابت ده او هغه د قیامت ورغ ده اوس چه څوک غواړی د خپل رب سره دې تهکانه جوړه کړی يعنی د هغه اطاعت کولو سره دې د هغه طرف ته رجوع اوکړی، ددې دپاره چه په هغه تهکانه کېن د عذاب نه محفوظ شی اې کفار مکه! مونږ تاسو د نزدې راتلونکی عذاب ته اوږولئ يعنی د قیامت په ورغ د راتلونکی عذاب نه، او هر راتلونکې، نزدې وی، په کومه ورغ چه انسان د خپلو لاسونو کسب کړې خیر او شر اوښی (نوم) د عذابا سره د هغې د صفت ظرف دې او کافر به وائی چه ارمان نه خاورې شوې وې یا حرف تنبيه دې يعنی بیا به ماته عذاب نه شو راکولې، دا به هغه وخت وائی چه الله پاک د خاورو ته د بعض نه د بعضو بدله اغستلو نه پس اوواښی تاسو خاورې شی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (ان للمطفين) دا کلام مستأنف دې، د اهل جنت د احوالو بیانولو دپاره راوړلې شوې دې، ددې نه مخکېن ئې د اهل نار احوال بیان کړل، (للمطفين) د (ان) خبر مقدم دې او (مفازا) ئې اسم موخر دې، (ان للمطفين مفازا) د (ان للمطفين مابا) په مقابله کېن راوړلې شوې دې.

قوله: ( صلف علی مفازا ) مناسب دا دې چه د ( اعصابا ) عطف په ( حذلق ) باندې وی او دا عطف د خاص علی العام د قبیل نه وی  
 قوله: ( لدی ) دا د ( لدی ) جمع ده په معنی د زنانه سینه.  
 قوله: ( عمرا ماله ) مفسر علامه د ( کاسا ) تفسیر په خمره سره کړې دې او د ( دهاق ) تفسیر نې په ( ماله ) سره کړې دې. یعنی جام لره د کونکې شراب، گویا ظرف و نیلو سره نې مطروف مراد کړې دې، زیاته غوره به دا وی چه ( کاسا ) نې په خپله معنی پریخودلې وی او ( ماله ) په معنی د ( معلله ) وی مطلب واضح دې، د سر پورې دک جام  
 قوله: ( عند شرب الخمر وظیرها ) ها ضمیر د شرب طرف ته راجع دې، دلته به سوال دا وی چه ( ها ) ضمیر مونث دې او ( شرب ) مذکر دې لهذا د ( شرب ) طرف ته ضمیر واپس کول صحیح نه دی؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه شرب تانیث د خپل مضاف الیه ( خمر ) نه حاصل کړې دې او دا خبره صحیح ده چه د مضاف الیه په رعایت سره د مونث ضمیر راوړلې شی ( عمر ) مونث سماعی دې، اگر چه بعض وخت مذکر هم استعمالیږي او په بعض نسخو کښ د ( غیوها ) په ثاني ( غیوه ) دې، په دې صورت کښ به هیڅ اشکال نه وی.  
 قوله: ( حسابا ) دا د ( عطاء ) صفت دې، ( حسابا ) اگر چه مصدر دې خو د صفت قائم مقام دې، یا په طور د مبالغې وصف دې، یا مضاف محذوف دې، ای دوه کفایه په دې صورت کښ به د دد عدل د قبیل نه وی.

قوله: ( کذلک ویرفعه مع هررب ) یعنی د رب چه کوم اعراب دې یعنی رفع او جر دې هم هغه اعراب د ( الرحمن ) هم دې، یو بل اعراب په ( رحمن ) کښ دا هم دې چه د ( رب ) د جر باوجود په ( رحمن ) باندې رفع وی، په دې صورت کښ به ( رحمن ) د ( هو ) مبتدا، محذوف خبر وی، یا ( الرحمن ) به مبتدا وی او ( لا یملکون ) به نې خبر وی

[۷۹] سورة النازعات

سورة النازعات مکیة ستا واریعون آیه

سورة والنازعات مکی دې، شپږ څلویښت آیتونه دې.

[ایاتوله: ۱- ۲۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالنَّازِعَاتِ) الْفَلَاجِکَ تَنْزِعُ اَزْوَاجَ الْکُفَّارِ (عَرْقًا) تَرْغَا بِشَدَّةِ (وَالنَّاسِاطَاتِ) الْفَلَاجِکَ تَنْشِطُ اَزْوَاجَ الْمُلَمِّينِ اَي تَسْلُهَا بِرَفْقٍ (وَالنَّاسِاطَاتِ) سَقَامَ الْفَلَاجِکَ تَسْقِ مِنْ السَّهَاءِ بِأَمْرِ تَعَالَى اَي تَنْزِلُ (وَالنَّاسِاطَاتِ) سَقَامَ الْفَلَاجِکَ تَسْقِ بِاَزْوَاجِ الْمُلَمِّينِ إِلَى الْجَنَّةِ (وَالْمُدْبِرَاتِ) أَمْزَامَ الْفَلَاجِکَ تَدْبِرُ أَمْرَ الثَّلَاثِ اَي تَنْزِلُ بِتَدْبِيرِهِ وَخَوَابِ هَذِهِ الْأَفْئَامِ مَخْلُوفٍ اَي تَتَبَعْنَ بِأَخْفَارِ مَنَکَةٍ وَهُوَ غَابِلٌ فِي يَوْمِ تَرْجُفِ

الرَّاجِفَةِ، الثَّغْفَةِ الْأُولَى بِهَا يُزَجَفُ كُلُّ شَيْءٍ أَنَّهُ يَنْزَلُزِلُ فَوُصِفَتْ بِمَا يَخْذُلُ مِنْهَا رَتْبُهَا الرَّاقِفَةِ، الثَّغْفَةِ  
الثَّانِيَةِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً وَالْحُفْلَةُ خَالٍ مِنَ الرَّاجِفَةِ فَانْتَوَمَ وَاسِعٌ لِلثَّغْفَتَيْنِ وَغَرَمَتَا لُصْحَ طَرْفَتَيْهِ لِلْبَغْتِ  
الْوَالِغِ غَيْبِ الثَّانِيَةِ وَقُلُوبُ يَوْمِيٍّ وَاجِفَةٍ خَائِفَةٍ فَلَبَّهَ أَبْصَارُهَا حَاشِيَةً ذَلِيلَةَ الْبُؤْلِ مَا تَرَى يَكُونُونَ أَنَّهُ  
لَزِيهِمْ أَتْقُلُوبُ وَالْأَنْصَارُ اسْتَفْزَاءً وَإِنْكَارًا لِلْبَغْتِ (أَيْتًا) بِخَفِيٍّ الْهَزْزَيْنِ وَتَسْهِيلِ الثَّانِيَةِ وَإِذْخَالِ الْبِ  
بَيْنَهُمَا عَلَى الْوَجْهِينِ فِي الْمَوْجِبَيْنِ الْمَوْكُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ أَنَّهُ أَسْرَدُ مَعْدُ الْمَوْتِ إِلَى الْخَيَاةِ وَالْحَافِرَةِ بِسْمِ  
يَأْزِلُ الْأَمْرَ وَمَتْنُهُ رَجَعَ فَلَانَ فِي خَافِرَتِهِ إِذَا رَجَعَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ أَبْهَدًا كُنَّا عِظَامًا غَيْرَةً وَفِي قِرَاءَةِ نَاجِزَةٍ بِالِيَةِ  
مَنْفَقَةٍ نَحْتًا فَالْوَاتِلُكُ أَنَّهُ رَجَعَتْ إِلَى الْخَيَاةِ إِذَا، إِنْ صَحَّتْ إِكْرَامًا رَجَمَةً عَاسِرَةً ذَاتَ عَسَرٍ إِنْ قَالَ  
صَالِيًا قَائِمَاتِي، أَنَّهُ الرَّادِفَةُ أَيْتِي يَغْفِيهَا الْبَغْتِ رَجْرَجَةً نَفْخَةً وَاجِدَةً فَإِنَّا نَبْخُثُ (فَإِنَّا هُمْ) أَنَّهُ كُلُّ  
الْخَلَائِقِ (بِالسَّاهِرَةِ) بِوَجْهِهِ الْأَرْضِ أَحْيَاءَ بَعْدَ مَا كَانُوا بِنَطْفِهَا أَمْوَاتًا هَلْ أَتَاكَ، يَا مُخْتَدِّ (حَدِيثُ مُوسَى)  
عَبِلَ فِي (إِذْنًا دَاوُدَ) بِهَ الْوَالِدِ الْقُدُّوسِ طُورِي، بِسْمِ الْوَادِي بِالتَّوْبَتَيْنِ وَتَرَكَ فَقَالَ (أَهْبَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَلَى)  
تَجَاوَزَ الْحَدَّ فِي الْكُفْرِ فَقُلْ هَلْ لَكَ، أَذْغُوكَ (إِلَى أَنْ تَرْكَبِي) وَفِي قِرَاءَةِ بِشَدِيدِ الزَّيِّ بِإِذْغَامِ الْتَاءِ الثَّانِيَةِ  
فِي الْفَاعِلِ فِيهَا تَطَهَّرَ مِنَ الشَّرْكِ بِأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (وَأَهْلَيْكَ إِلَى رَبِّكَ) أُنْذِرُكَ عَلَى مَعْرِفَةِ بَرْهَانِ  
(فَقَضَى) فَخَافَهُ (فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى) مِنْ آيَاتِهِ الشَّيْءِ وَهِيَ الْيَدُ أَوْ الْقَضَاءُ فَكَلَّمَ بِفِرْعَوْنَ مُوسَى  
(وَقَضَى) اللَّهُ تَعَالَى (فَمَرَّ أَدْبَرَ) عَنِ الْإِيمَانِ (يَسْتَعِي) فِي الْأَرْضِ بِالْفَسَادِ (فَقَضَى) جَمَعَ السَّخَرَةَ وَجَنَدَهُ  
(فَقَادَى) (فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى) لَا رَبَّ فَوْقِي (فَأَعْدَهُ اللَّهُ) أَهْلَكَ بِالْفَرْقِ (نُكَالِ) غُثْيَتُهُ (الْأَخْرَجَ) أَنَّهُ  
غَلِبَ الْكَلِمَةُ (وَالْأُولَى) أَنَّهُ قَوْلُهُ قَبْلُهَا مَا غَلِبَتْ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي وَكَانَ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً (إِنْ فِي ذَلِكَ)  
الْمُتَكَبِّرِ (لِيَعْبَرَةً لِمَنْ يَخْشَى)

لوجه: شروع کوم په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دي قسم دي په هغي ملائکو  
چه د کفارو روحونه په وييدو سره په سخته باندې راښکلو والا دی، قسم دي په هغي ملائکو  
کوم چه په نرمۍ سره د مسلمانانو روحونه ويستونکی دی يعنی روح لره په نرمۍ سره  
ويستونکی دی، قسم دي په هغه ملائکو کوم چه د الله پاک په حکم سره په اسمان کښل لاميو  
وهونکی دی يعنی نازلیدونکی دی بيا قسم دي په هغي ملائکو کوم چه د مومنانو روحونه  
اخيستلو سره د جنت طرف ته مخکښ کيدونکی دی، بيا قسم دي په هغي ملائکو کوم چه د دنيا  
د معاملاتو تدبير کونکی دی يعنی د دنيا د تدبير سره نازليری، ددې قسمونو جواب  
معذوف دي او هغه (لَعْنَتُنْ يَا كَافَرِيْمَكُ) دي (اي د مکې کافرو تاسو به ضرور د مرگ نه  
پس ژوندی کولي شی او هم دا په (يَوْمَ تَرْجَفُ الرَّاجِفَةُ) کښل شامل دي په کومه ورځ چه به  
اوڅوږی خوږوونکي (يعنی) اولنی شپیلی، د هغي د وجې نه به هر يو څيز په رييدو شی  
يعنی هر يو څيز به متزلزل شی (د قيامت ورځ) هم په هغه صفت سره متصف کړي شوې ده  
کوم چه به د هغي نه پيدا کيږی، او هغي پسې شاته به يوه بله جهتيکه رايی يعنی دويمه نفخه،

او د دوارو نفخو ترمینخہ بہ د خلویبنتو کالو فاصلہ وی او جملہ د (راجلہ) نہ حال دی، د قیامت پہ ورخ بہ، د دوارو نفخو گنجائش وی، لہذا د قیامت د ورخې ددې بعث دپارہ ظرف جوړیدل صحیح دی، کوم چه بہ د نفخہ ثانیہ نہ روستو والع کیږی ډیر ژورونه په داسې وی کوم چه بہ هغه ورخ د ویرې د وجې نه رپسې یعنی د اضطراب د وجې نه به په ویرہ کښ وی د هغوی سترگې په ټیټې وی د هغه سختې د وجې نه کومه چه به هغوی وینی، ښکته به وی دا خلق وائی چه آیا مونږ به په اولنی حالت باندې راوستلې شو یعنی دا قلب او نظر والا (کفار مکہ) د استهزاء او د انکار بعث په طور وائی (آیا مونږ به اولنی حالت ته دوبارہ راوستلې شی یعنی آیا مونږ به د مرگ نه پس واپس کولې شو او (حافو) د اول امر نوم دې هم ددې نه (رجم فلان فی حافو) دې (یعنی فلانې سرې په خپل سابقہ حال باندې راغلې) دا هغه وخت ونیلې شی چه کله هم هغه طرف ته واپس شی د کوم خانې نه چه راغلې وو آیا هغه وخت چه کله مونږ ژیدلې هووکی شو او په یو قرات کښ (ناخو) دې یعنی زاړه، ذره ذره، ژوندی کولې به شو؟ وائی بیا خو به دا زموږ دوبارہ ژوند ته واپس کیدل ډیر د تاوان وی الله پاک فرمانی پس هغه نفخہ ثانیہ خو به یو اواز وی چه د هغې نه روستو به بعث وی چه کله هغه پوک کړې شی نو ناخو به ټول مخلوق ژوندی کیدو سره د زمکې په سطح باندې راشی حال دا چه هغوی مړه وو د زمکې د لاندې، ایا تاته اې محمد ﷺ د موسیٰ ﷺ خبر راغلې دې (حکم) په (اذنادا) کښ عامل دې (نه اناک) چه کله هغه ته د هغه رب په پاک (مقدس) میدان طوی کښ اواز اوکړو (طوی) د یو میدان نوم دې په تنوین سره او بغیر د تنوین نه نووی فرمانیل چه ته فرعون ته لار شه ځکه چه هغه سرکشی کړې ده یعنی په کفر کښ نې د حد نه تجاوز کړې دې هغه ته اوایه چه ایا ته غواړې چه زه تاته د داسې غیو دعوت درکړم چه ته پاک شي؟ په یو قرات کښ په (لاکې) کښ د زا په تشدید سره دې، د (لاکې) تاء ثانیہ لره په اصل کښ په زاء کښ ادغام کولو سره، یعنی د شرک نه پاک شی په دې طریقہ چه د (لا اله الا الله) شهادت ورکړی او دا چه زه تاته ستا د رب لاره او بنام چه ته د هغه نه اویرپې یعنی دلیل سره کاته د هغه د معرفت طرف ته رهنمانی او کړم بیا موسیٰ ﷺ هغه ته نهه (۹) نخبو کښ یو لویه نخبه اوښودله او هغه د ید بیضاء یا همسا نخبه ده، خو فرعون د موسیٰ ﷺ تکذیب اوکړو او د الله پاک نافرمانی شي اوکړه بیا (هغه) ایمان نه شا واوله او د فساد فی الارض دپارہ نې منډې ترې شروع کړې بیا هغه جادوگر او خپل لښکر راجمع کړو او اواز شي اوکړو چه زه ستاسو لوڼي رب یم زما نه لوڼي رب بل نشته بیا الله پاک هغه لره د اوبو په ذریعہ غرق کړو او د دنیا او اخرت په عذاب شي او نیولو یعنی د اخری کلمې نه مخکښ نې د کلمې په عذاب کښ (او هغه اول کلمه) (ما علمت لکم من اله هدی) دې او د دې دوارو کلمو ترمینخہ د

خلوبینتو کالو فاصلہ وہ بیشک پہ دے (مذکورہ قصہ) کبے د هغه چا دپاره عبرت دے کوم چه د الله پاک نه ویرپی.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

نوله: (النزعات) (ض) د ترع نه اسم فاعل جمع مونث، په زور سره راویستونکې، دلته د (طائفة) په معنی کبې ملائک مراد دی.

نوله: (غرقا) دا د حذف زوائد سره مصدر دې (ای اغراقا) د خپل عامل (النزعات) په معنی کبې د کیدو د وجې نه مفعول مطلق دې لکه (قمت ولولوا) یا (قعدت جلوسا) یا حال دې ای ذوات اغراقا اغرق فی الفی هغه وخت ونیلې شی چه کله په یوه معامله کبې استهانی حد ته اورسپړی.

نوله: (الناطحات) (ض) د نشطا نه اسم فاعل جمع مونث دې، پرانستونکې، سهولت کونکې، (لفظ فی العمل) هغه وخت ونیلې شی چه کله په یو څیز کبې سهولت او تندۍ کولې شی، (نشاطا) او ددې نه روستو ټول د خپل عواملو تاکید کونکې مصادر دی.

نوله: (ای تنزل بعدیه) ددې اضافې مقصد دا بیانول دی چه د تدبیر نسبت د ملائکو طرف ته د اسناد مجازی په طور دې، اصل مدبر الله پاک دې، هم په دې حکم سره ملائک تدبیر کوی.

نوله: (لعمتن یا کفار مکه) دا د ذکر شوې قسمونو جواب دې، د کفار مکه تخصیص صرف په دې وجه دې چه هغوی د بعث منکر دی گنې بعث د کافر او مومن ټول دپاره دې.

نوله: (فالیومولسم للنفحاتین) دا د یو سوال مقدر جواب دې.

حوال: سوال دا دې چه د (یوم ترجف الراجفة) نه نفخه اولی مراد ده، کوم چه به د مرگ سبب وی، نو بیا هغه د (لعمتن) مقدر ظرف څنگه کیدې شی؟ ځکه چه بعث خو به د نفخه ثانیه په وخت وی؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه هغه ورځ به دومره لویه وی چه په هغې کبې به د دواړو نفخو گنجائش وی اگرچه د دواړو نفخو ترمنځ به د خلوبینتو کالو فاصلہ وی، د خلوبینتو کالو مطلب دا دې چه یوه ورځ به د خلوبینتو کالو برابر وی، (فسم ظرفه للبعث) یعنی د یوم د بعث مقدر دپاره ظرف واقع کیدل صحیح شو.

نوله: (تنبها الراجفة) د (رادفة) معنی ده متصلا روستو راتلونکې، نفخه ثانیه به چونکه د نفخه اولی نه پس واقع کیږی د دوی ترمنځ به نور یو څیز هم حائل نه وی هم په دې وجه نفخه ثانیه ته رادفة اونیلې شو.

نوله: (قلوب یومعل وراجة) (قلوب) مبتداء ده او (لبصاها) نې خبر دې.



سوال: (قلوب) نکرہ دے دے مبتداء جو پریدل صحیح نہ دی۔

جواب: (واجہ) د قلوب صفت مخصوصہ دی، چہ د ہنہ پہ وجہ د نکرہ مبتداء جو پریدل صحیح دی، یعنی (واجہ) د (یومئذ) د (خپل ظرف سرہ) د قلوب صفت دی، پہ (ابصارہا) کتبہا ضمیر د قلوب طرف تہ راجع دی، او د (قلوب) مضاف محذوف دی، ای ابصار اصحاب القلوب عاقلہ۔

ترکیب: (قلوب) موصوف (یومئذ) د (واجہ) ظرف مقدم، (واجہ) د خپل ظرف مقدم سرہ د (قلوب) صفت، موصوف سرہ د صفت نہ مبتداء، (ابصارہا) مبتداء ثانی، (عاقلہ) دے خبر، مبتداء د خبر۔ یہ جملہ د مبتداء اول خبر دی۔

نولہ: (فی الحافرة) ای الی الحافرة فی عمق الی او حافرة پہ معنی د حیات۔

نولہ: (واذا کنا عظاما نحرًا) د (اذا) عامل محذوف دی چہ پہ ہنہ (مردودون) دلالت کری، ای واذا کنا عظاما بالآلہ تردونہمت؟

نولہ: (نحرًا) دا د (نحر العظم) نہ ماخوذ دی زرو او ددو ہدو کو تہ وئیلہ شی۔

نولہ: (قالوا لتلك)، (تلك) مبتداء دہ، او مشار الیہ نہ (رجعہ) دی، (کرو) پہ معنی د (رجعہ) موصوف دی، (عاسرہ) صفت دی، موصوف سرہ د صفت نہ د مبتداء خبر دی۔

نولہ: (عاسرہ) دے تفسیر پہ (ذات عمران) سرہ کولو کتبہ دیو سوالِ مقدر د جواب طرف تہ اشارہ او کری شہ۔

سوال: د (عاسرہ) حمل پہ (کرو) باندی صحیح نہ دی۔

جواب: د جواب خلاصہ دا دہ چہ (عاسرہ) د (ذات عمران) پہ معنی دی، یا د (عاسرہ) اصحاب خسران مراد دی، او اسناد مجازی دی لکہ پہ (رحمت تبارک و تعالیٰ) کتبہ چہ اسناد مجازی دی۔

نولہ: (فاذا نفخت) دے عبارت د اضافہ کولو مقصد دا بیانول دی چہ (فاذا نفخنا الصور) د شرط محذوف جزاء دہ۔

نولہ: فقال ای فقال تعالیٰ

نولہ: بالتعین وترکہ: یعنی (طوی) کہ د مکان پہ معنی وی نو د منصرف کیدو د وجہ نہ بہ منون وی او کہ د (بہقہ) پہ معنی وی نو د غیر منصرف کیدو د وجہ نہ بہ غیر منون وی۔

نولہ: (نکال الکفرة) د (افرة) نہ مراد روستو کلمہ دہ کومہ چہ (انار کمر الاصل) دہ او د (ای) نہ مراد اولہ کلمہ دہ او ہنہ (ما علمت لکمر من الہ غیری) دہ او بعض خلقو د (اولیٰ)

نہ مراد د غرقیدو عذاب ر۔ نہ مراد د سوزیدو عذاب اختسلی دی۔ (والہ اعلم)

## [ایات نمبر: ۳۷-۴۶]

اللہ تعالیٰ اَلْتَّمَّ بِخَلْقِ الْفَرْزَتَيْنِ وَإِنْدَالِ اللَّانِيَةِ الْبَاقَا وَتَسْهِيْلَهَا وَإِذْخَالَ الْفِ بَيْنِ الْمَسْهَلَةِ وَالْآخَرَى وَتَرْكَهُ  
 اِي مَنْكُرُو الْبَغْتِ (أَشْدَّ خَلْقًا أَمَّ الْعَمَامِ أَخَذَ خَلْقًا بَقَاهَا) بَنَانِ بَكْنِيَّةٍ خَلْفَهَا (رَقَمَ مَحْكَمًا) تَفْسِيرُ بَكْنِيَّةٍ  
 الْبَنَاءُ اَنْ جَعَلَ سَنَفَهَا فِي جِهَةِ الْمَلُو وَبَلَا وَفِي سَنَفَهَا مَقْفَهَا (قَوَّاهَا) جَعَلَهَا مُسْتَقْبَةً بَلَا  
 غِبَ (وَأَعْلَشَ لَيْلَهَا) أَظْلَمَهُ (وَأَخْرَجَ كَهَاَهَا) أَتَزَّ نُوْرُ خَنَسَهَا وَأَجِيفَ إِلَيْهَا الْبَلَّ لِأَنَّهُ لَيْلَهَا وَالْخَنَسُ  
 لَانَهَا سِرَاجَهَا (وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ كَهَاَهَا) بَسَطَهَا وَكَانَتْ مَخْلُوْفَةً قَبْلَ السَّمَاءِ مِنْ غَيْرِ دُخُوْ (أَخْرَجَ) خَالَ  
 بِاخْتَارَ لَمْ اَنْ مَخْرَجًا (وَسَبَّحَ مَاَعَهَا) بِتَجَمُّعِ غَوْنِهَا (وَمَوَّعَاَهَا) مَا تَزَعَاهُ التَّمُّ مِنْ الشَّجَرِ وَالْعُشْبِ وَمَا  
 بِأَكْلِهِ النَّاسُ مِنَ الْأَقْوَاتِ وَالشَّارِ وَإِطْلَاقِ الْمَرْعَى عَلَيْهِ اسْتِغَارَةً (وَالْجِبَالُ أَرْسَاهَا) اَتْنَحَهَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ  
 لِيَسْكُنَ (مَتَاعًا) مَفْعُولٌ لَهُ لِيَقْتَرِ اِي فَعَلَ ذَلِكَ مُنْعَةً أَوْ مَضَرًا اِي تَنْقِيَةً (لِكُمُورٍ لِّتَعَامِكُمْ) جَمْعُ نَعْمٍ وَهِيَ  
 الْإِزْهَلُ وَالْبَقَرُ وَالْقَمَرُ (فَلَمَّا جَاءَتْ السَّاطِمَةُ الْكُبْرَى) الْفُخَّةُ الثَّانِيَةُ (يَوْمَ تَذْكُرُ الْإِنْسَانَ) يَذْ مِنْ ١٠ مَاسَةً  
 فِي الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ وَشَرٍّ وَتَوَدَّتْ أَظْهَرَتْ (الْجَحِيْمِ) النَّارِ الْمَخْرُوقَةِ (لِيَنْ يَوِي) لِكُلِّ رِيٍّ وَجَوَابٍ إِذَا قُلْنَا  
 مَنْ طَلَى كَفَّرَ (وَأَلْزَمَ الْعَمَاءَ الدُّنْيَا) بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ (فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ النَّارُ) مَاوَاهُ (وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ  
 يَمَامَهُ بَنَى يَدِيهِ (وَتَقَى النَّفْسَ) الْأَمَارَةَ (عَنِ الْهَوَى) الْفَزْدَى بِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ (فَإِنَّ الْحَيَّةَ هِيَ النَّارُ)  
 وَخَامِلِ الْخَوَابِ فَالْعَامِي فِي النَّارِ وَالْمُطْبِيعُ فِي الْحَيَّةِ بِسَأَلِ لَوْكَ اِي تَخَارُ مَكَّةَ (عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرَسَاهَا)  
 مَتَى وَفَوْقَهَا وَيَقَامُهَا (فِيهِ) فِي أَيِّ شَيْءٍ (أَلَّتْ مِنْ ذِكْرَاهَا) اِي لَمْ يَنْدِكَ عِلْمُهَا حَتَّى تَذْكُرَهَا (إِلَى رَيْكِ  
 مُتَّبِعَاهَا) فَتَقَى عِلْمُهَا لَا يَغْلِبُهُ غَيْرُهُ (إِنَّمَا أَلَّتْ مُنْذِرٌ) إِنَّمَا يَنْفَعُ (إِنْدَاكَ) مَنْ عَمِلَهَا بِخَافَهَا (كَأَنَّهُمْ يَوْمَ  
 يَوْمَهُمَا لَمْ يَكُنُوا) فِي نُفُوسِهِمْ (لَا عَيْبَةَ أَوْ هَضَاهَا) عَيْبَةُ يَوْمٌ أَوْ بَكْرَتُهُ وَصَحَّ إِضَافَةُ الضَّحَى إِلَى الْفَتِيَّةِ لِنَا  
 بَيْنَهُمَا مِنَ الْمَلَاحِظَةِ إِذْ لَمْ يَطْرُقَ الشَّهَارُ وَحَسَنَ الْإِضَافَةُ وَقَوَّعَ الْكَلِمَةَ فَاصِلَةً

ترجمہ: اے د بعت نہ منکرو ایا ستاسو پیدا کول دیر گران دی یا د اسمان؟ (اَلْتَّمَّ) د دوارو  
 همزو تحقیق او ثانی لره په الف باندې بدلولو سره د ثانی د تسهیل سره او مسهلہ او د  
 دوم ترمنځه الف لره داخلولو سره او د ترک ادخال سره، الله پاک هغه جوړ کړي دي دا د  
 اسمان د تخلیق د کیفیت بیان دي هغه ئې اوچت جوړ کړو دا د بناء د کیفیت بیان دي یعنې  
 د هغې اوچت والې ئې اوچت کړو، وئیلې شوې دی چه (رَقَمَ مَحْكَمًا) نه مراد (رَقَمَ سَلَفَهَا)  
 دي، یعنې چمت ئې ورله بڼه اوچت کړو، بیا ئې هغه بڼه برابر کړو (یعنې) بغير د نقص نه ئې  
 اوچت کړو او د هغې شپه ئې تیاره کړه او د هغې ورغ ئې راویستله یعنې د هغې د نمر نور ئې  
 ښکاره کړو، او د (لَيْل) اضافت د اسمان طرف ته په دي وجه اوکړې شو چه شپه د هغه  
 سوري دي او د شمس اضافت د اسمان طرف ته کړې شوې دي ځکه چه شمس ئې ډیوه ده.  
 او د هغې نه پس ئې زمکه خوړه کړه د هغې تخلیق د اسمان د پیدائش نه مخکین شوې وو او د

هغې نه شي د هغې اوبه راويستلې او د هغې چينې نې جاري کړې (اعرج) د (لږ) د اضمحلال سره حال دې د (مخرجاً) په معنی کښ، او د هغې چاره نې راويستله يعنی هغه کومه چه خاړوی خوری که د اونې د قبيل نه وی يا د گياه، او هغه خيز نې پيدا کړو کوم چه انسانان خوری که غله وی يا ميوه، او انسانی خوراک باندې د (مرحی) اطلاق په طور د استعارې (مجاز) دې، او غرونه نې پرې قائم کړل يعنی په زمکه نې ثبت کړل، ددې دپاره چه اضطراب نې ختم شی دا ټول ستاسو او ستاسو د حيواناتو د فائدي دپاره دی (مفاعاً) د فعل مقدر مفعول له دې ای فعل ذلك متعاً بامعاً معنی مفعلاً مصدر دې، د دې فعل به هم متعاً مقدر وی ای متعاً مفعلاً) العامر د نعم جمع ده او العامراوين، غوا او بيزې ته ونيلې شی، پس کله چه هغه لوڼې افت راښی يعنی نغځه ثانيه يعنی په کومه ورځ چه به انسان په دنيا کښ خپل کړې خيز او شر لره ياد کړی (يوم) د (اذا) نه بدل دې او د هر کتونکی مخې ته به جهنم يعنی سوزونکې اور ظاهر کړې شی او د (اذا) جواب (فامان طلی) دې نو چا چه سرکشی يعنی کفر او کړو او د خواهشاتو د وجې نه نې د دنيا ژوند ته ترجيح ورکړه د هغه تهکانه دوزخ دې او! چه کوم کس د خپل رب مخې ته د اوريدو نه ويريدو او خپل نفس اماره نې د شهوتونو د اتباع په ذريعه د هلاکونکی خواهشاتو نه منع کړې وی نو د هغه تهکانه جنت دې او د جواب حاصل دا دې چه نافرمان به په دوزخ کښ وی او فرمانبردار به جنت کښ، کفار مکه ستانه د قیامت واقع کيدو وخت تپوسی يعنی چه هغه به کله واقع کيږی؟ د هغې د علم انتهاء د الله پاک طرف ته ده يعنی د قیامت د وقوع د علم انتهاء هم د هغه طرف ته ده يعنی د الله پاک نه سوا په هغې څوک هم نه پوهيږی، ته خو صرف د هغې نه ويريدونکو لره ويره ورکونکې نې يعنی ستا ویرول به صرف هغه چاته فائده ورکوی کوم چه د هغې نه ويریږی په کومه ورځ چه دوی هغې لره وینی نو داسې به معلومیږی چه دوی په خپلو قبرونو کښ د مازيگری برابري يا ساختی برابري وخت تیر کړو يعنی د يوې ورځې د سحر يا د ماينام مقدار، او د (هغی) اضافت د (عقبة) طرف ته په دې وجه دې چه د ددې ترمينځه تعلق دې، په دې وجه چه دواړه د ورځې غاړې دی او اضافت لره کلمه فاصله (او) واقع کيدو ښکلي کړو.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: (الاعرج) دا استفهام د منکرين بعثت د توبيخ دپاره دې.

قوله: (بمحقق المولى) ای مدامعال (الالف وترکه) اوله همزه هميشه محقق وی تسهيل او تحقيق صرف په دويمه کښ وی، لهذا د دواړو همزو د محقق کيدو په صورت کښ ادخال الف او ترك ادخال، دا دوه قراونه شو او د دويم همزه د مسهله کيدو په صورت کښ هم ادخال الف او ترك ادخال، دوه دا شو، او دويم همزه لره په الف سره بدلولو باندې يو قراعت

دا شو، ټول پنځه قراعتونه شو.

نوله: (اهد علقاً) په دې کښنې اشاره اوکړه چه (اهل الصام) مبتداء ده او (اهد علقاً) ددې خبر محذوف دې.

نوله: (والارض) (الارض) د اشتعال د وجې نه محذوف دې.

نوله: (كائنات مخلوقة) دا د يو سوال مقدر جواب دې.

موال: په سورة فصلت کښن دې چه د تخليق شروع د (ارض) نه شوې ده د هغې نه روستو اسمان پيدا شو او دلته د هغې عکس دې کوم چه تعارض دې؟

جواب: د جواب حاصل دا دې چه د زمکې د مادې تخليق خود اسمان د تخليق نه مقدم دې خود هغې خورول روستو دی لهذا هيڅ قسم تعارض نشته.

نوله: (واطلاق العرمي عليه استعاراً) دا ددې شېبې جواب دې چه د انسان په خوراک باندې د چارې اطلاق کړې شوې دې کوم چه مناسب نه دې، ځکه چه چاره د خاروو خوراک ته ونيلې شې؟ د جواب حاصل دا دې چه دا اطلاق په طور د مجاز دې يعنې ددې نه مطلقاً ماکول مراد دې، چه په هغې کښن انساني او حيواني ټول خوراکونه شامل دي.

نوله: (وجواب اذا فامان طي الغ) يعنې د (اذا) جواب (فامان طي) دې، په دې کښن لږ شان تسهيل دې، ځکه چه (فامان طي) په دنيا کښن د خلقو د حالت بيان دې، او (فاذا جاءت الطامة الكبرى) په اخرت کښن د خلقو د حالت بيان دې، چه د هغې د وجې نه به جزا او شرط دواړه په جدا جدا مقامانو کښن وي، لهذا غوره دا ده چه د (اذا) جواب محذوف اومنلې شې لکه چه نورو مفسرينو منلې دې او هغه دا دې (دمل لهل النار النار لاهل الجنة الجنة)

نوله: (ماواه) په دې کښن اشاره ده چه په (هي الماوى) کښنې الف لام د ضمير په عوض کښن دې کوم چه د (من طي) طرف ته راجع دې، د (اذا) د جواب حاصل دا دې چه عاصي به جهنم کښن او مطيع به په جنت کښن وي، دا ددې خبرې طرف ته اشاره ده چه د (اذا) جواب (فامان طي) لره منلو په ځانې محذوف اومنلې شې نو زيات به غوره وي، لکه چه مخکښ اشاره اوکړې شوه. (صاوى)

نوله: (فهرانت) په اصل کښن (هنا) وو د قاعده معروفه د وجې نه الف حذف کړې شو، (فهر) خبر مقدم دې، او (انت) مبتداء موخر.

نوله: (وهضامه اضافة الضمى) دا د يو سوال مقدر جواب دې.

موال: دا دې چه د شېبې دپاره (هضى) نه وي، (هضى) خود ورځې دپاره وي نو څه وجه ده چه د هضى اضافت نې د (هضى) طرف ته واپس کيدونکى ضمير طرف ته اوکړو؟

جواب: د جواب حاصل دا دے چہ (غصہ) او (غصی) دوا رہ د یوم اطراف (غارے) دی لہذا د دوا رو ترمینخہ ربط او تعلق دے، ہم پہ دے وجہ د یو اضافت د بل طرف تہ صحیح دے قولہ: (حسن الاضافۃ ولولہ الحکملۃ فاصلة) مطلب دا دے چہ ددے ادنی مناسبت د وجہ تہ پہ اضافت کنہ د فواصل آیات رعایت حسن پیدا کرو

[۸۰] سورۃ عبس

### سورۃ عبس مکیۃ الثنتان واربعون آیت

سورۃ عبس مکی دے، دوہ خلونبست آیتونہ دی۔

[آیاتونہ: ۱-۴۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (عَبَسَ) الَّذِي كَلَّمَ وَجْهَهُ (وَتَوَلَّى) اغْضَضَ لِأَجْلِ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَطَعَهُ عَمَّا هُوَ مَشْغُولٌ بِهِ مِمَّنْ يَزْجُو إِسْلَامَهُ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشِ الَّذِينَ هُوَ غَرِيبٌ عَلَى إِسْلَامِهِمْ وَلَمْ يَنْتَرْ الْأَعْمَى أَنَّهُ مَشْغُولٌ بِذَلِكَ فَتَادَاهُ عُلْفَتِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَانْصَرَفَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِهِ فَغُوبَ فِي ذَلِكَ بِمَا نَزَلَ فِي هَذِهِ السُّورَةِ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ إِذَا جَاءَ مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَيْتَ فِيهِ زَمِي وَتَبَسَّطَ لَهُ رِذَاءَةً (وَمَا يَذْرُؤُكَ) يَغْلِبُكَ (لَعَلَّه يَرْكَبُ) فِيهِ إِذْغَامُ النَّاءِ فِي الْأَمَلِ فِي الرَّأْيِ أَيْ يَنْتَظِرُ مِنَ الْقُلُوبِ بِمَا يَنْتَمِعُ مِنْكَ (أَوْ يَذْكَرُ) فِيهِ إِذْغَامُ النَّاءِ فِي الْأَمَلِ فِي الدَّالِ أَيْ يَنْشِطُ (فَتَسْتَفْعِمُ الْبِكْرَ) الْبَطْءَ الْمَشْمُوعَةَ مِنْكَ وَفِي قِرَاءَةِ يَنْصَبُ نَتْفَعُهُ جَوَابُ الرَّجَى (أَمَّا مَنْ اِسْتَعْتَقَى) بِالْمَنْ أَمَّا مَنْ قَالَتْ لَهُ تَحَدَّى وَفِي قِرَاءَةِ وَتَشْدِيدِ الْعَادِ بِإِذْغَامِ النَّاءِ الثَّانِيَةِ فِي الْأَمَلِ فِيهَا ثَقُلَ وَتَعَرَّضَ (وَمَا عَلَّمَكَ إِلَّا يَرْكَبُ) يُلَمِّنُ (وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَنْصَى) خَالَ مِنْ فَاعِلٍ جَاءَ (وَهُوَ يَنْصَى) اللَّهُ خَالَ مِنْ فَاعِلٍ يَنْصَى وَهُوَ الْأَعْمَى (قَالَتْ عَنْتَ تَكَلَّى) فِيهِ خَلَفَ النَّاءُ الْآخَرَى فِي الْأَمَلِ أَيْ تَتَشَاغَلُ (كَلَامًا) لَا تَفْعَلْ بِشَأْنٍ ذَلِكَ (إِنَّمَا) أَيْ السُّورَةُ أَوْ الْآيَاتِ (تَذَكَّرَ) عِظَةُ لِلْخَلْقِ (فَمَنْ شَاءَ ذَكَّرَ) خَفِظَ ذَلِكَ فَاتَمَّظَ (وَفِي حُصْفٍ) خَبَرَ ثَانٍ لِأَنَّهُ وَمَا قَبْلَهُ إِغْيَاضٌ (مُكْرَمَةً) عِنْدَ اللَّهِ (مَرْكُوعَةً) فِي السَّمَاءِ (مُطَبَّرَةً) مَرْفُوعَةً عَنْ مَنَ الشَّاطِئِينَ (وَالْأَيْدِي سَفَرَةً) كَتَبَتْ يَنْشَخُونَهَا مِنَ الْفُوحِ الْمَخْطُوطِ (وَكِرَامَ بَرَدَةٍ) مُطْبِعِينَ إِلَهُ تَعَالَى وَهَمَّ الْفَلَاحِيكَةِ (قِيلَ الْإِنْسَانُ) لِمَنِ الْكَافِرُ (مَا أَكْفَرَهُ) اسْتَفْهَمَ تَوَلَّى أَيْ مَا عَقَلَهُ عَلَى الْكُفْرِ مِنْ أَيْ شَرِّ عَقْلِهِ اسْتَفْهَمَ تَفْهَمَ لَمْ يَنْهَ فَقَالَ مِنْ طَلْقَةٍ حَقَّقَهُ فَقَدَّرَهُ عَقْلَهُ لَمْ يَضْفَ إِلَى آخِرِ خَلْقِهِ (لَمْ يَسْجُلْ) أَيْ طَرِيقَ خُرُوجِهِ مِنْ بَطْنِ امِّهِ (يَسْرَهُ) (لَمْ أَمَأْتَهُ فَأَقْبَرَهُ) جَعَلَهُ فِي قَبْرِ يَسْرَةٍ (لَمْ أَرَادْ أَشَاءَ الشَّرَّ) لِيَنْبَغَ (كَلَامًا) عَلَيَّ (لَمَّا يَلْقَى) لَمْ يَفْعَلْ (مَا أَمَرَهُ) بِهِ زَمِي (فَلْيَنْتَظِرِ الْإِنْسَانُ) نَظَرَ اغْتِبَارَ (إِلَى طَعَامِهِ) حَتَّى لَمْ يَزَلْ وَذَبَّرَ لَهُ (أَنَا صَبَبْنَا النَّامُ) مِنَ السَّحَابِ (رَحْمًا) (لَمْ نَخْلُقْنَا إِلَّا رُحَمَاءَ) بِالْأَنْبِيَاءِ (عَلَّمَا) (فَلْيَنْتَظِرْ يَا حَيُّ) خَالِجِنِطَةٍ وَالشَّمِيرِ (وَعَتَبًا وَكُفُوبًا) هُوَ الْكَتُوبُ وَالْمُتَوَنِّعُونَ (وَعَدَابًا) عَلِيمًا يَسْتَبِينَ عِبْرَةَ الْأَشْخَارِ (وَلَا يَكْفُرُ إِلَّا الْبَاطِلُ) مَا تَزَعَاةَ الْبُهَائِمِ (وَقِيلَ الْقَبْرُ) مَقَامًا مُنْعَةً أَوْ قَمِيصًا كَمَا تَقَدَّمَ فِي السُّورَةِ قَبْلَهَا (لَكُمْ وَلَآئِكُمْ) لَكُمْ لَكُمْ فِيهَا أَيْضًا (فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ) النُّفْعَةُ الثَّانِيَةُ (يَوْمَ يَكْفُرُ الْمَرْءُ) مَنْ

أَعِيهِ) (وَأَمَهُ وَأَبِيهِ) (وَصَاحِبَتِهِ) زَوْجَتِهِ (وَبَنِيهِ) يَوْمَ تَذَلُ مِنْ إِذَا وَجَّاهَا دَلَّ عَلَيْهَا (لِكُلِّ) (أَمْرٍ) مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ) خَالٌ يُشْفَلُهُ عَنْ شَأْنٍ غَيْرِهِ أَيْ (يُشْفَلُ) كُنَّ وَاحِدَ بِنَفْسِهِ (وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُنْقَرَةٌ) مُنْعِبَةٌ (حَاجِكَةٌ مُنْتَشِرَةٌ) لِرَحْمَةٍ وَلَهُمْ فِي الْمَقَامُونَ (وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ) غَارٌ (قُرْهُقُبًا) نَفْثَانَا (قَتَرَةٌ) ظَلَمَةٌ وَنَوَادٍ أُولَئِكَ أَهْلُ غَدَاةٍ (هُمُ الْكَافِرَةُ الْكِبَرَةُ) أَيْ الْجَاهِلُونَ بَيْنَ الْكَفَرِ وَالْفُجُورِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! رسول اللہ ﷺ تدے تریو کرو یعنی خفگان نہ بیکارہ کرو او اعراض نہ او کرو ددی وجہ نہ چہ یوروند سہی ہفہ تہ راغلو عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ پس ہفہ د رسول اللہ ﷺ پہ ہفہ کار کنش خلل و اچولو پہ کوم کنش چہ ہفہ مشغول و د اشراف قریش د خہ کسانو سرہ د چا د اسلام قبلولو چہ رسول اللہ ﷺ امید لرلو، پہ دے وجہ چہ رسول اللہ ﷺ د ہغوی د اسلام دیر حریص وو، او ہفہ روند سہی تہ ددی علم نہ وو چہ رسول اللہ ﷺ پہ خہ اہم کار کنش مشغول دے، نو ہفہ رسول اللہ ﷺ تہ او ازونہ ورکول شروع کرل چہ ماتہ د ہغی وحی نہ خہ او نیایہ کومہ چہ تاتہ ستار رب بنودلے دہ بیا رسول اللہ ﷺ خپل کور تہ تشریف یورلو، دے بارہ کنش پہ رسول اللہ ﷺ باندے عتاب نازل شو د ہفہ مضمون پہ ذریعہ کوم چہ پہ دے سورت کنش نازل شو نو ددی تہ روستو بہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تہ فرمائیل چہ کلہ بہ ہفہ راتلو چہ د ہفہ سہی دپارہ دے ہر کلی وی چہ د ہفہ پہ بارہ کنش زما رب پہ ما باندے عتاب او کرو او رسول اللہ ﷺ بہ ور تہ خپل خادر خورولو او تاتہ خہ معلومہ دہ کیدی شی چہ ہفہ پاک شوے وی (یا کی) کنش د تاء ادغام دے پہ اصل زاء کنش یعنی د گناہونو نہ بہ پاک شری وی د رسول اللہ ﷺ خبری اوریدلو سرہ او نصیحت بہ نہ قبول کرے وی (یا کی) پہ اصل کنش د تاء ادغام دے پہ ذال کنش، یعنی نصیحت بہ نہ قبول کرے وی او نصیحت بہ د ہفہ دپارہ نافع وی یعنی د رسول اللہ ﷺ نہ اوریدلے نصیحت بہ د ہفہ دپارہ فائدہ مند وی او پہ یو قرامت کنش د جواب ترجی د وجہ نہ (تلفہ) پہ نصب سرہ دے غوک چہ د مال د وجہ نہ بہ پرواہی گوی تہ د ہغوی پہ فکر کنش خوشی او پہ یو قرامت کنش د صاد پہ تشدید سرہ دے، اصل کنش تاء ثانیہ لرہ پہ صاد کنش ادغام کولو سرہ (یعنی) توجہ کوئی او فکر کوئی، حال دا چہ کہ ہفہ ایمان را نوری نو پہ تا باندے دے ہیخ ذمہ داری نشستہ او غوک چہ تاتہ پہ منہ منہ راہی د فاعل نہ حال دے او د اللہ پاک نہ ویرپی ہم دا د (یعنی) د فاعل نہ حال دے او ہفہ نابینا دے نو تہ د ہفہ نہ بہی رخی گوی پہ دے کنش پہ اصل کنش د تاء ثانیہ حذف دے، یعنی تہ د ہفہ پرواہ نہ گوی، خبر دار تہ ہیخ کلہ داسی مہ کوہ دا سورت یا ایتونہ خو نصیحت دے د مخلوق دپارہ غوک چہ غواری نصیحت دے قبول کرے (صاد دے اوساتی) او نصیحت دے حاصل کرے پہ داسی صحیفو کنش لیکلے شوے دے چہ د اللہ پاک پہ نزد عزتمندی دی (فی

صفت) دا د ان خبر ثاني دې او ددې نه مخکېنې جمله معترضه ده په اسمان کېن اوچتې مرتبې والادې د شيطانانو د مس کولو نه پاکې دې د معززو او نيکگانو يعنې د الله پالو فرمانبردار ليکونکو په لاس کېن دې کوم چه هغې لره د لوح محفوظ نه نقل کوي، او هغه ملائکې دې لعنت دې وي په کافر انسان څنگه د حق سخت منکر دې؟ استفهام د توبيخ دپاره دې يعنې چا. هغه دې کفر ته تيار کړو؟ د څومره سپک څيز نه الله پاک هغه پيدا کړو دا استفهام تقريري دې، بيای هغه پخپله بيان فرمائيلو سره ارشاد او فرمائيلو د نطقې نه، د هغه صورت ټې جوړ کړو بيا ټې پکېن مختلف اطوار جاري کړل (اول) ټې چک وينه جوړه کړه بيا ټې د غوښې ټکره جوړه کړه، د هغه د تخليق د پوره کيدو پورې ټې تغيرات جاري او فرمائيل. بيا د هغه د مور د خيتې نه د هغه د راوتلو دپاره لاره اسانه کړه بيا ټې هغه ته مرگ ورکړو او هغه ټې قبر ته اورسولو يعنې هغه ټې داسې قبر ته اورسولو کوم چه هغه لره پټ کړو. بيا چه کله الله پاک غواړي هغه به د بعث دپاره ژوندي کړي، هرگز داسې نه! دې انسان هغه فرض ادا نه کړل د کومو چه هغه ته د هغه رب حکم کړې ووا بيا دې انسان لږ د عبرت په نظر خپل خوراک ته اوگوري او په څنگه الله هغه مقدر کړې دې او د هغې دپاره ټې تدبير کړې دې چه مونږ د ورېخو نه ښه اوبه راوړولې بيا مونږ د نباتاتو په ذريعه زمکه په عجيبه طريقي سره څيرې کړه بيا مونږ په هغې کېن غله مثلاً غنم، جوار، اوريشې، او انگور او سبزی او هغه شنه چاره ده زيتون او کهجوري او گنر باغونه (يعنې) د گنرو اونو والا باغونه او ميوې او چاره مو پيدا کړه چه په هغې کېن خاړوی څيرې او وئيلې شوې دې چاره (پيدا کړل) ستاسو او ستاسو د څاروو د فائده دپاره چه فائده اورسوي تاسو ته فائده رسول، لکه چه هم په دې سورت کېن ددې نه مخکېنې تير شوې دې، د (ولاعا مکمل) تفسير هم په (ابل، بار، غل) سره مخکېنې تير شوې دې بيا چه کله به هغه غوږونو لره کنړونکې آواز راشي يعنې نفخه ثانيه هغه ورغ سړې د خپل رور نه او د خپلې مور او د خپل پلار نه او د خپلې ښځې او د خپل اولاد نه تختی (موم) د ادا نه بدل دې او ددې جواب هغه دې په کوم چه (لکل امره) دلالت کوي هغې ورغ کېن به هر سړي دپاره داسې مشغله وي چه هغه به بل طرف نه متوجه کيدو ته نه پريږدي (يعنې) داسې حال به وي کوم چه به هغه لره د نورو د حال نه بې خبره کړې وي يعنې هر سړي به په خپل حال کېن اخته وي، څه مخونه به په دغه ورغ باندې روښانه تازه وي يعنې خوشحاله به وي او دا مومنان دي او څه مخونه به په دغه ورغ باندې گرد الوده وي او تياره به پرې خوره وي يعنې تور والې او سپياهي، ددې حالت والا خلق به کافر او بدکردار وي يعنې د کفر او فجور جامع به وي.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

فوله (هېس وټولې) (رض) (عيسا) (هوسا) تندې تريو کول، د خفگان اظهار کول، او که د تندې تريو کولو سره سره ټې ښايښونه هم ښکاره شي نو بيا ورته (کلمه) وئيلې شي او که

منځ هم ورسره وران شى نو (هېس) ورته ونيلى شى او كه ورسره غصه هم وي نو (هېل) ورته ونيلى شى (لغات القرآن) (هېس) او (وتولى) كېښ د غائب صيغې استعمالول، د اتهائى لطف او كرم د اظهار په طور دى چه د عتاب په وخت ېې د حاضر صيغې استعمال نه كړې، چه داسې معلومه شى چه په كوم كار باندې عتاب كولى شى هغه رسول الله ﷺ نه دې كړې، بلكه بل چا كړې دې بيا وړاندې (وما يدريك) او (وما عليك الا يركي) كېښ ېې د حاضر په صيغې سره خطاب او فرمانيلو، په دې كېښ هم د رسول الله ﷺ د زړه ساتلو او احترام لحاظ ساتلې شوې دې كه بالكلية د خطاب صيغه نه وه فرمانيلې شوې نو ددې نه به د اعراض شبه پيدا شوې وې چه هغې سره به رسول الله ﷺ ته ناقابل برداشت خفگان او غم رسيدلې وې.

قوله: (هېس وتولى) دې دواړو افعالو په (ان جاءه الاعمى) كېښ تنازع او كړه، دواړه هغه لره مفعول لاجله جوړول غواړي، يو لره عمل وركولو سره د دويم دپاره ضمير حذف كړې شود (افعله) كيدو د وجې نه.

قوله: (هذا الله بن امر مكرم) اى ابن شهر بن مالك بن ربيعة القهري من بني عامر بن لؤي د خپلې نيا په كښت سره مشهور دې، قديم الاسلام دې، عبدالله بن ام مكتوم ؓ د سيده خديجه بنت خويلد ؓ د خاله خوښې دې، رسول الله ﷺ هغه ديارلس كړته د خان نه وروستو په مدينه منوره باندې والى مقرر كړې دې، هغه په جنگ قادسيه كېښ شهيد شوې دې.

قوله: (وما يدريك) په دې كېښ د غيبت نه د خطاب طرف ته التفات دې، (ما) استفهاميه مبتداء ده (يدريك) فعل متعدى بدو مفعول دې، كاف مفعول اول دې او (لهه يركي) جمله قائم مقام د دويم مفعول ده.

قوله: (فتفتحه) مرفوع دې په (يذكر) باندې د عطف د وجې نه او منصوب دې د جواب ترجى كيدو د وجې نه.

قوله: (فانت له تصدى) جار مجرور د (تصدى) سره متعلق دې، د فواصل د رعايت د وجې نه مقدم كړې شوې دې.

قوله: (تصدى) په اصل كېښ (تصد) وو دويم دال په حرف علت رياء، سره بدل كړې شو.

قوله: (وما عليك) ما نافية ده او (عليك) د مبتداء محذوف خبر دې او (الا يركي) د مبتداء محذوف سره متعلق دې، د عبارت تقدير داسې دې: (ليس عليك باس في عدم تركه)

قوله: (وما قبله احترام) يعنى د (ان)، دواړو خبرونو تر مينځه جمله معترضه ده.

قوله: (بأدى سفره) په معنى د (كاتبين) (سفره) د سافر جمع ده لكه چه (كتبه) د (كاتب) جمع ده.



قوله: ﴿لَعَنَ الْكَافِرُ﴾ پہ دے گنہگار اشارہ دہ چہ د انسان نہ مراد مطلق انسان نہ دے بلکہ کافر انسان مراد دے

قوله: ﴿قَتَلَ الْإِنْسَانَ﴾ پہ دے آیت کریمہ گنہ دوه طریقو سرہ اشکال دے:  
اولی اشکال: دا چہ پہ دے گنہ د بددعا (خیرو) و ہم پیدا کپری او دعا یا بددعا عاجز کوی،  
او حال دا چہ اللہ پاک قادر مطلق ذات دے لہذا دا د ہفہ شایان شان نہ دی؟

دویم اشکال: تعجب پہ ہفہ امر عظیم باندے کولی شی چہ د ہفہ سبب پت وی، او دا معنی د اللہ پاک دپارہ محال دہ، خکہ چہ ہفہ خود د عالم د تولو خیزونو نہ اجمالاً او تفصیلاً خبر دے؟

۳ اولی اشکال رومی جواب: دا کلام د عربو د کلام پہ طرز او اسلوب باندے دے گویا پہ دے گنہ د عذاب عظیم د مستحق کیدو طرف تہ اشارہ دہ د ہفوی د عظیم ترین جرم د ارتکاب کولو د وجہ نہ، عرب چہ کلہ پہ یو خیز باندے تعجب کوی نو وائی ﴿قَاتِلَهُ اللَّهُ﴾  
الحقہ ﴿اللہ پاک دے ہفہ ہلاک کری خومرہ خبیث دے۔

دویم جواب: ﴿قَتَلَ الْإِنْسَانَ﴾ خیرے نہ دی، بلکہ دا ددے خبرے خبر ورکول دی چہ اللہ پاک ہفہ لرہ د خیل رحمت نہ لرے کری دے۔

۳ دویم اشکال جواب: دا استفہام تعجب نہ دے بلکہ استفہام توییح دے او مفسر علامہ رحمہ اللہ ہم دا اختیار کری دے۔

قوله: ﴿فَقَدَرَهُ﴾ دا د ﴿مَنْ نُّطْفِئُهُ عَاقِبَةُ﴾ تفصیل دے ﴿أَيُّ الْقِدَاطِطَارَةِ﴾ یعنی د ہفہ د تخلیق مراحل نہی مقرر کری دی۔

قوله: ﴿فَرَأَى السَّيْلَ يَمْرُءَ﴾ دا د باب اشتغال نہ دے ﴿أَيُّ يَمْرَأَتِ السَّيْلِ يَمْرُءَ﴾

قوله: ﴿إِذَا هُمُ الْغَارَةُ﴾ د مشیت مفعول حذف دے، ﴿أَيُّ إِذَا هُمُ الْغَارَةُ الْغَارَةُ﴾

قوله: ﴿هَوَالَتِ الرُّطْبَ﴾ د خاروو گیا او چارہ، شنہ گیا او چارے تہ نہی ﴿قَطْبًا﴾ و نیلے دے،  
خکہ چہ د قضا معنی د پری کولو دہ۔

او گیا او چارہ چونکہ بار بار پری کولی شی پہ دے وجہ ورتہ ﴿قَطْبًا﴾ او نیلے شو۔

قوله: ﴿غَلَبًا﴾ دا د ﴿اَغْلَبَ﴾ او ﴿غَلَبًا﴾ جمع دہ، لکہ د ﴿اِحْمَرُ﴾ او ﴿حَمَرًا﴾ جمع چہ ﴿خَمَرُ﴾  
راخی، گنرو او گھور اونو تہ و نیلے شی۔

قوله: ﴿وَأَبَا﴾ (اب) ہم د خاروو گیا او چارے تہ و نیلے شی، خو پہ ﴿قَطْبًا﴾ او ﴿أَبَا﴾ گنہ  
فرق دا دے چہ ﴿قَطْبًا﴾ شنہ گیا تہ و نیلے شی او ﴿أَبَا﴾ عام دے کہ شنہ وی او کہ اوچہ وی۔

قوله: ﴿قَبْلَ الْعَيْنِ﴾ دا د ﴿أَبَا﴾ د دویم معنی بیان دے، ﴿عَيْنَ﴾ پہ معنی د اوچے گیا  
دے، ددے معنی پہ اعتبار سرہ ﴿أَبَا﴾ د ﴿قَطْبًا﴾ ضد دے۔

قوله: ﴿مُتَعَمِّدًا﴾ د ﴿مُعَامًا﴾ تفسیر پہ ﴿مُتَعَمِّدًا﴾ او ﴿مُعَامًا﴾ سرہ کولو گنہ نہی اشارہ

کریہ: چہ دا مفعول لہ ہم کیدی شی او مفعول مطلق ہم  
 ہولہ: (الصاعۃ) (صاعۃ) زوردار اواز کرم چہ غورپونہ کانرہ کری۔  
 توبہ: (لکل امر) د تیختی د سبب د بپ نولو د پارہ جملہ مستانفہ دہ۔  
 ہولہ: (لکل کل واحد ہولہ) دا د (اذا) جواب محذوف دی  
 [۸۱] سورۃ التکویر

سورۃ التکویر مکیہ تسع وعشرون آیۃ  
 سورۃ تکویر مکی دی، یو کم دیرش آیتونہ دی  
 [ایاتونہ: ۱-۲۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) لَفَّتْ وَذُجِبَ بِنُورِهَا (وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ) انْفَعَثَتْ وَتَنَافَطَتْ  
 عَلَى الْأَرْضِ (وَإِذَا الْبُحُورُ سُورَتْ) دُجِبَ بِهَا عَنْ وَجْهِ الْأَرْضِ فَصَارَتْ مَبَاءً مُنْبَأً (وَإِذَا الْعِشَارُ أَثْقَلَتْ) الثَّقُلُ الْخَوَامِلُ  
 رُكِبَتْ بِهَا رِجَالٌ أَوْ بَلَا رِجَالٍ لَمَّا دَعَاهُمْ مِنَ الْأَمْرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ أَغْبَجَ إِلَيْهِمْ مِنْهَا (وَإِذَا  
 الْوُحُوشُ حُشِرَتْ) جُمِعَتْ بَعْدَ الْبَيْتِ لِيَقْتَضِيَ بَعْضُ مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ تَعَبِيرُ تَرَاتُيبًا (وَإِذَا الْبُصَارُ سُجِّرَتْ) بِالتَّخْفِيفِ  
 وَالتَّشْدِيدِ أَوْ فُتِّتْ فَصَارَتْ نَارًا (وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ) قُرِنَتْ بِأَجْسَادِهَا (وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُجِّرَتْ) الْجَارِيَةُ تُذْفَنُ حَيْثُ  
 خُوفُ الْغَارِ وَالْخَاجَةِ (سُيِّمَتْ) بَكِنَا لِقَاتِلِهَا (بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ) وَفُرِيَ بِكُنْزِ النَّارِ حِكَايَةُ لِمَا تُخَاطَبُ بِهِ  
 وَخَوَابِهَا أَنْ تَقُولَ قِيلَتْ بِهَا ذَنْبٌ (وَإِذَا الصُّحُفُ نُصِفَتْ) صُغِفَ الْأَعْمَالُ (سُجِّرَتْ) بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ فَحُتْ  
 وَسَطَ (وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ) تُرْعَثُ عَنْ أَمَانَتِهَا كَمَا يُنْزَعُ الْجُلْدُ عَنْ الشَّاةِ (وَإِذَا الْجِبَالُ سُجِّرَتْ)  
 بِالتَّخْفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ أُجْبِثَتْ (وَإِذَا الْجِبَةُ أَرْلَفَتْ) فُرِثَتْ لِأَهْلِهَا لِذُلُوعِهَا وَجُؤَابَ إِذَا أَوَّلَ السُّورَةِ وَمَا عُطِفَ  
 عَلَيْهَا عَلِمَتْ نَفْسٌ كُلُّ نَفْسٍ وَقْتُ فَلْيِهِ الْمَذْكُورَاتِ وَهُوَ يَزُومُ الْقِيَامَةَ رَمًا أَحْضَرَتْ مِنْ غَيْرِ وَشَرًّا فَلَا  
 أَقْسَمَ لَا زَائِدَةً (بِالْخَفْسِ) (الْجَوَارِ الْكُنُوسِ) مِنَ النُّجُومِ الْخَفِيسَةِ زُحَلُ وَالْمُشْقَرَى وَالْمُرْبِيعُ وَالزُّهْرَةُ وَعُطَارِدُ  
 تَخْفُسُ بِهَنْمِ الثُّونِ أَيْ تَزْجَعُ فِي مَخْرَاجِهَا وَزَائِعًا بَيْنَمَا نَزَى النُّجُومُ فِي آخِرِ التَّوَجُّعِ إِذْ كُنَّ رَاجِعًا إِلَى أَوَّلِهِ  
 وَكَفَسَ الثُّونُ تَذَخَّلَ فِي كِنَاسِهَا أَيْ تَعَبَّ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَعَبَّ فِيهَا (وَاللَّيْلُ إِذَا عَصَصَ) أَقْبَلَ بِظِلَالِهِ  
 لَوْ أَذْبَرَ (وَالصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ) ائْتَدَى حَتَّى يَبْعِيرَ نَهَارًا بِنَارِ (إِنَّهُ) أَيْ الْقُرْآنُ يَقُولُ رَسُولُ كَرِيمٍ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى  
 وَهُوَ جَبْهَلٌ أَدِيفَ (إِنَّهُ) يُنْزِلُهُ بِهِ (وَيْ قُوَّةٌ) أَيْ شَدِيدُ الْقُوَى (عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ) أَيْ اللَّهُ تَعَالَى (مَكِينٌ)  
 فِي مَكَانَةٍ مُتَعَلِّقٌ بِهِ عِنْدَ مُطَاعٍ لَهُمْ نَظِيمُهُ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاوَاتِ (أَمِينٌ) عَلَى الْوَحْيِ (وَمَا صَاحِبُكُمْ  
 مُحَمَّدٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظِيمٌ عَلَى إِنَّهُ إِلَى آخِرِ الْمَقَسَمِ عَلَيْهِ (بِمُجْنُونٍ) كَمَا زَعَمْنَاهُ (وَلَقَدْ رَآهُ) رَأَى  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَلٌ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا (بِالْأَلْفِ الْمُبِينِ) الْبَيِّنُ وَهُوَ الْأَعْلَى وَتَاجَةُ  
 الْمَشْرِقِ (وَمَا هُوَ) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَى الْعُتْبَى) مَا غَابَ مِنَ الْوَحْيِ وَخَبَرَ السَّمَاءَ (بِظُلْمَيْنِ)  
 أَيْ مَبْنُوعَيْنِ وَفِي قِرَاءَةِ بِالضَّادِ أَيْ بِتَجْوِيدٍ لِيُنْتَقِصَ شَيْءٌ مِنْهُ (وَمَا هُوَ) أَيْ الْقُرْآنُ (يَقُولُ شَيْطَانٌ) مُسْتَرْقٍ

السُّنْعَ (رَہیم) غَزُومَ (قَاتِلَ تَدْعُونَ) لِبَائِي طَرِيقَ تَسْلُكُونَ لِي إِنْكَارُكُمْ الْقُرْآنَ وَافْرَاحُكُمْ عَنْهُ (إِنْ) مَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ عِظَةُ (لِلْعَالَمِينَ) الْإِنْسِ وَالْعِنِ (لِيَنْ شَاءَ مِنْكُمْ) بَدَلٌ مِنَ الْعَالَمِينَ لِأَعَادَةِ الْحَارِ (أَنْ يَسْتَمِيعُوا بِأَبْعَاقِ الْحَقِّ وَمَا تَشَاقُونَ) الْإِسْنِاقَةَ عَلَى الْحَقِّ (لِأَنَّ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ) الْعِلَاقِ اسْتِغْنَامَكُمْ عَلَيْهِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہریانہ او ہمیشہ مہریانہ دے شروع کوم کله چہ نمر را تاول کرے شی او د هغې رنرا ختمه کرې شی او کله چہ ستوری او دور پری او په زمکه باندې راو غور خیږی او کله چہ غرونه روان کرې شی یعنی هغه د زمکې د سطح نه وېستلې شی، نو هغه به د الوتونکي غبار په شان شی او کله چہ د لسو میاشتو بلارې او وېشي په خپل حال باندې پریخودلې شی (یعنی) بغیر د نگران نه یا بغیر د لوشلو نه به پریخودلې شی، ځکه چہ هغوی به یوې لوني آفت په ویره کښ غورخولی وی او د عربو په نزد د لسو میاشتو د اوښي نه زیات غوره مال هیڅ نه وو او کله چہ د بعث نه پس ځنگلي حیوانات راجمع کرې شی چہ د بعضو د بعض نه بدله واخستلې شی او بیا خاورې شی او کله چہ په سمندر او ریل کرې شی په تخفیف او تشدید سره نو هغه به د اور په شان شی او کله چہ روحونه د خپلو بدنونو سره یوځای کرې شی او کله چہ په د ژوندی ښځې کرې شوې جینی نه د قاتل د لاجواب کولو دپاره تپوس او کرې شی چہ هغه په څه قصور باندې قتل کرې شوه؟ او (قتل) د تاء په کسرې سره هم لوستلې شوې دې، ددې حکایت کولو سره د کوم په ذریعہ چہ به هغه ته خطاب کولې شی او ددې جواب به دا وی چہ هغه به وائی چہ زه بغیر د څه گناه نه قتل کرې شوم؟ او کله چہ اعمال نامې پرانستلې شی او خورې کرې شی، په تخفیف او تشدید سره، او کله چہ د اسمان پرده لرې کرې شی (یعنی) د خپل ځاني نه بیرته کرې شی څنگه چہ د بیزي نه څرمن وېستلې شی او کله چہ جهنم یعنی د هغې اور گرم کرې شی (سورت) په تخفیف او تشدید سره او کله چہ جنت نزدې کرې شی د جنتیانو دپاره چہ هغې ته داخل شی، په اول سورت کښ د (اذا) او په هغې چہ کوم معطوف دې د هغې جواب (علمت نفس الهم) دې (هغه وخت به) هر نفس ته معلومه شی یعنی هر سړی ته به په دې ذکر شوې وختونو کښ او هغه د قیامت ورځ ده (معلومه شی) چہ هغه د خیر او شر نه څه راوړي دی؟ پس زه قسم خورم په واپس کیدونکو او پتیدونکو ستورو باندې (لازنده ده) او پنځه ستوری دا دی ۱: زحل، ۲: مشتری، ۳: مریخ، ۴: زهره، ۵: عطارد، (نفس) د نون په ضمی سره یعنی په خپله لاره کښ شاته طرف ته واپس کیږي، کله چہ ته دا ستوری په آخری برج کښ ویني چہ ناڅاپه واپس کیږي د خپل اول برج طرف ته او (تکس) د نون په کسرې سره، (د دې معنی ده) داخل شی په خپل جاخ کښ یعنی داسې مقام ته چرته چہ هغه پټ شی. او (قسم دې) په شپه کله چہ هغه د خپل تیارې سره راشي یا لاره شی او په سحر چہ کله هغه اوږد شی تردې چہ روښانه شی دا قرآن کریم فی

الواقع د یو پیغمبر قول دې کوم چه د الله پاک په نزد عوژت مند دې او هغه سیدنا جبرائیل علیه السلام دې، د قول نسبت د هغه طرف ته ددې د نازلولو د وجې نه کړې شوې دې طاقت والا یعنی مضبوط طاقتونو والا دې او د عرش والا یعنی الله په نزد اوچتی مرتبې والا دې (هندی العرش) د (مکین) سره متعلق دې هلته د هغه حکم منلې شی یعنی په اسمانونو کښ ملائک د هغه حکم منی او هغه د وحی په باره کښ با اعتماد دې او (ای مکې والو) ستاسو ملگری محمد صلی الله علیه و آله لکه چه تاسو گمان کوی لیونی نه دې (وما صاحبکم) ددې عطف په (انه لقول الله) مقسم علیه باندې دې هغه دا استاذې یعنی رسول الله صلی الله علیه و آله جبرائیل علیه السلام لره د هغه په اصلی صورت کښ په صفا غاړه باندې لیدلې دې په کوم چه هغه پیدا کړې شوې دې، کله چه هغه د مشرق په طرف په اوچته غاړه باندې وو، او هغه یعنی محمد صلی الله علیه و آله د مغیباتو په باره کښ کوم چه وحی او اسمانی خبرونه دی متهم نه دې او په یو قرات کښ ضاد سره دې یعنی بخیل نه دې چه د وحی نه څه پټ کړی او هغه یعنی قران کریم په غلام د اوریدونکی شیطان مردود کلام نه دې بیا تاسو کوم طرف ته روان یی؟ یعنی د قران کریم نه انکار کولو او ددې نه اعراض کولو سره تاسو په کومه لاره باندې روان یی؟ دا خود ټول جهان والو یعنی انسانانو او پیریانو دپاره نصیحت دې، په تاسو کښ د هر هغه کس دپاره چه (لن هاء العر) د اعاده جار سره (العالمین) نه بدل دې، د اتباع حق په ذریعه په نیغه لاره باندې تلل غواړی، ستاسو په استقامت علی الحق غوښتلو هیڅ نه کیږی ترڅو چه الله پاک رب العالمین ستاسو دپاره استقامت علی الحق او نه غواړی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: (اذا الشمس كورت) (الشمس) د باب اشتغال نه دې، د بصریانو په نزد د فعل محذوف د وجې نه مرفوع دې روستنې فعل، د فعل محذوف تفسیر کوی ځکه چه حرف شرط د بصریانو په نزد په اسم باندې نه داخلېږی، د عبارت تقدیر داسې دې (اذا كورت الشمس كورت) البته د اخفش او کوفیانو په نزد (الشمس) د مبتداء کیدو د وجې نه مرفوع کیدل صحیح دی، د مبتدا مابعد د مبتدا خبر دې، (اذا) په دولسو خایونو کښ واقع شوې دې، هغه ټول شرطونه دی او (علیت لنس ما حضرت) جواب شرط دې.

نوله: (العنار) د لسو میاشتو بلار په اوښه، (عفار) د (عفرار) جمع ده لکه چه (نفاس) د (لنساء) جمع ده.

نوله: (عنس) شاته کیدونکی، دا د (عانس) جمع ده، د بعض مفسرینو په نزد مطلق ستوری مراد دی او د بعض په نزد نمر او سپوږمۍ، ځکه چه دا د ورځې پتیږی، او د بعض

پہ تڑ مریخ، زحل، عطارد، زہرہ او مشتری مراد دی، دے تہ خصہ متحیرہ ونیلے شی،  
دا پنخہ وارہ ستوری ورنڈے تلو تلو سرہ ناخاپہ شاتہ طرف تہ را واپس شی۔

فولہ: (کنس) دا د (کنس) جمع دہ، (کنس) د اوسے جاخ تہ ونیلے شی، او پہ جاخ

کنس پتیدو تہ ہم ونیلے شی۔ (لغات القرآن ملخصاً)

فولہ: (ہنا تری الہم) پہ بعض نسخو کنس (ہنا) دے پہ (ہنا) کنس الف د اشباع دے، پہ

اصل کنس (ہن) دے او پہ (ہنا) کنس میم ہم زائد دے دا د ظروف زمانیہ نہ دے، (ہنا)

پہ اصل کنس د (ہن ہن) مصدر دے، د (ہن) اضافت ہمیشہ د مفرد طرف تہ وی کہ

د جملے طرف تہ نہ اضافت او کرے شی نو فتحہ رابنکلی شی چہ د ہغی د وجہ نہ الف

شی، د مفسر علام جلال الدین ~~رحمہ اللہ~~ د قول معنی دا دہ چہ ای مخاطبہ چہ کلہ تہ ستوری

لرہ پہ آخری برج کنس وینے نو ہفہ پہ تیزی سرہ د برج اولئی حصے تہ را واپس کیڑی

فولہ: (اذا) (اذا) معجانیہ او (کر) پہ معنی د (اے) (اے) دے

فولہ: (اقل بظلامہ او ادر) دے اضافی مقصد دا بیانول دی چہ (عص) د اعداد نہ دے،

دے معنی د ورنڈے کیدو او شاتہ کیدو دوارو دی۔

فولہ: (والصبح اذا نفس) ... (اذا نفس) بالفارسیہ: انگاہ کہ دم زند، یعنی طلوع کند، صبا کیدل

فولہ: (متعلق پہ عند) د (ہے) ضمیر د (مکن) طرف تہ راجع دے یعنی، (عند) د (مکن)

مکن سرہ متعلق دے، (عند) خبر مقدم او (مکن) مبتداء موخر دہ۔

فولہ: (الی امر بالمعروف علیہ) ای عند ذی العرش

فولہ: (من الوسی الثم) من بیانہ دے۔

### [۷۱] سورۃ الانفطار

#### سورۃ الانفطار مکیہ تسع عشرہ آیہ

سورۃ انفطار مکی دے، یو کم دیرش آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱۹-۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) (إِنْشَقَّتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَفَرَتْ) (انْفَضَّتْ وَتَنَافَلَتْ) (وَإِذَا الْبُحُورُ تُفَجِّرَتْ) (لُجِبَ تَوَابِهَا وَتُؤَنِّثُهَا وَجُوبٌ إِذَا وَمَا غُطِّتْ عَلَيْهَا عَلِمَتْ نَفْسٌ أَيْ كُلُّ نَفْسٍ وَقَدْ هَلِيتُ الْكَوَاكِبُ وَفُو نَوْمِ الْفَيَاقَةِ مَا قَدَّمَتْ) مِنْ الْأَعْمَالِ (وَمَا أَغْرَتْ) مِنْهَا فَلَمْ تَغْمَلْ (بِأَيِّهَا الْإِنْسَانُ) الْكَاثِرُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ) عَنِّي غَفْنُهُ (الَّذِي عَلَّمَكَ) بَعْدَ أَنْ لَمْ تَكُنْ رَقُوسًا) جَعَلَكَ مُسْتَوِيًّا الْخَلْقَةَ سَالِمِ الْأَغْضَاءِ (أَقَمَّكَ) بِالْخَفِيفِ وَالتَّشْدِيدِ جَعَلَكَ مُغْتَدِلًا الْخَلْقَ مُتَنَائِبِ الْأَغْضَاءِ لَسْتَ بِدَ أَوْ رَجُلِ أَطْوَلِ مِنَ الْآخَرِ (فِي أَيْ صُورَةٍ مَا) حِلَّةٍ (شَاعَرَكَ) (كَلَامًا) رَزَقَ عَنِ الْإِبْرَارِ بِحُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى (بَلْ لَّكَ يَوْمَ) أَنْ

کُلُّار مَنكُم بِالَّذِينَ) بِالْغَزَاءِ عَلَى الْأَعْصَالِ (وَأَنْ عَلَيْكُمْ نَحْلُفُطِينَ) مِنَ الْمَلَائِكَةِ بِأَعْيُنِكُمْ (كِرَامًا) عَلَى اللَّهِ (كَاتِبِينَ) لَهَا (يَقْلُتُونَ مَا تَلْكُلُونَ) جَمِيعِهِ (إِنَّ الْأَبْرَارَ) الْفُلُومِينَ الصَّادِقِينَ فِي إِيْمَانِهِمْ (أَلْفَى لَعِيمٍ) جَنَّةٍ (وَأَنَّ الْعَجَّارَ) الْكُفَّارَ (أَلْفَى عَجِيمٍ) نَارٍ مُخْرَجَةٍ (يَصْلُوتُهَا) يَدْخُلُونَهَا (وَلَمَّا سَوَّيْنَا) خَزَا (يَوْمَ الدِّينِ) الْغَزَاءَ (وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ) يُمْخَرَجِينَ (وَمَا أَذْرَاكَ) أَفْلَحَكَ (مَا يَوْمَ الدِّينِ) (لَعْنًا مَا أَذْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ) نَعْتِمُ لِمَا بِهِ يَوْمَ بِالزَّلْغِ أَيْ هُوَ نَوْمٌ (لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا) مِنَ النَّفْعَةِ (وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ) لَا أَمْرَ بَقَرِهِ فِيهِ أَيْ لَمْ يُمْكِنْ أَحَدًا مِنَ النَّوْطِ فِيهِ بِخِلَافِ الدُّنْيَا

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، چہ کله اسمان او چوی او کله چہ ستوری او دورپی او راوغورخیری او کله چہ تول دریا بونہ روان کری شی او روستو بہ یو بل سرہ یو خانہ شی نو تول بہ یو خانہ کیدو سرہ یو سمندر شی او خویدی او تروی او بہ بہ یو خانہ شی او کله چہ قبرونہ او سپردلی شی د هغی خاوری بہ وارولہ شی او یہ هغی کنب شیخ مری بہ ژوندی کری شی (اذا) او یہ هغی باندی د معطوف جواب (علمت نفس) دی، هر نفس پہ خپل وړاندی اعمال او روستو اعمال کوم چہ ئی نه وی کری یعنی هر یو نفس بہ یہ دغه ذکر شوې وختونو کنب کوم چہ د قیامت ورځ ده پوهه شی، ای کافر انسانہ! ته د خپل کریم رب په بارہ کنب څه غیظہ دھوکہ کنب او چولی؟ تردی چہ تا د هغه نافرمانی او کرہ چا چہ ته پس ددی نه چہ ته نه وې پیدا کری، ییائی ته برابر کری تاته ئی د اندامونو د سلامتی سرہ مناسب اعتدال درکړو او ته ئی متناسب (الاعضاء) جوړ کری (فعدک) د دال پہ تخفیف او تشدید سرہ، یعنی ته ئی معتدل الخلق او متناسب الاعضاء جوړ کری، چہ یو لاس دې د بل لاس نه او یوہ خپہ دې د بلې خپې نه اوږده نه ده. په کوم صورت کنب چہ ئی ته او غوښتلې جوړی کری (ما) زانده ده هرگز نه وه! (کلا) د اللہ پاک په بارہ کنب په دھوکہ کنب د پریوتلو نه د منع کولو دپارہ حرف تویخ دې، بلکه اصل خبرہ دا ده، ای د مکی کافرو! تاسو د جزاء اعمال تکذیب کوئ حال دا چہ په تاسو باندی د ملائکو نه ستاسو د اعمالو نگران مقرری داسی د اللہ پاک پہ نزد معزز د اعمالو لیکونکی څه چہ تاسو کوئ هغه تول ورته معلوم دی، بیشکہ بہ خپل ایمان کنب مخلصین بہ د نعمتونو پہ جتنونو کنب وی او بیشکہ کفار فجار بہ یہ سوزونکی اور کنب وی هغی ته بہ د جزاء پہ ورغ داخلپی او د هغی گرمی بہ برداشت کوی د هغی نه بہ نہ بهر کیپی (یعنی) نه بہ راوخی او تاته څه خبر دې چہ د جزاء ورغ څه ده؟ بیا (مکرر) تاته څه خبر شته چہ د جزاء ورغ څه ده؟ (دا تکرار) د یوم جزاء د تعظیم دپارہ دی، (یوم) پہ رفع سرہ دی، ای هوښم هغه داسی ورغ ده چہ په هغی کنب بہ یو نفس د بل نفس دپارہ د هیڅ واک نه لری او تول حکومت بہ یہ دغه ورغ د اللہ پاک دپارہ وی په دغه ورغ بہ د غیر حکومت نه وی یعنی په دغه ورغ بہ د چا واسطه ممکن نه وی، په خلاف د دنیا.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: « وقت هذه المذكورات » أى المذكورات الأربع (١) اذا السماء انفطرت (٢) اذا الكواكب انتثرت (٣) اذا السحاب زلزلت (٤) اذا العيون بعثت.

**پوښه:** «**ما لښت**» يعنې نفس چه کوم ښه او بد اعمال کړې دي، هغه به په خپلو اعمال نامو کښي ويني، «**ما لمرت**» نه هغه نيك او بد رسمونه مراد دي کوم چه هغه په دنيا کښي جاري کړل، د هغې عذاب يا ثواب به هغه ته هميشه دپاره ملاويږي، او بعض حضراتو ونيلې دي چه د «**ما لښت**» نه مراد هغه فرائض دي کوم چه هغه ادا کړل او د «**ما لمرت**» نه هغه فرائض مراد دي کوم چه هغه نه دي ادا کړي.

قوله: (فی ای صوره) ذا د (رکب) سره متعلق دې او (هأ) د (صوره) صفت دې.  
 قوله: (و سأ ادراك) (سأ) استفهامیه مبتداء، (ادراك) فعل، كاف مفعول اول، (ما یوم الدین) مبتداء د خبر د (ادراك) مفعول ثانی.  
 قوله: (یوم الدین) (هو) د مبتداء محذوف د خبر کیدو د وجې نه مرفوع، او د (اعلی) فعل محذوف د مفعول کیدو د وجې نه منصوب.

**[٨٣] سورة المطففين**

**سورة المطففين مكية او مدنية ست وثلاثون آية**

سورة مطففين مکی دې یا مدنی دې، شپږ دیرش آیتونه دي.

[اماتونہ: ۱-۳۶]

[illegible]

تُكْفَرُونَ) (کَلَامًا) (إِنَّ كِتَابَ الْأَنْبِيَاءِ) اِنی کتاب اعمال المومنین الصادقین فی ایمانہم (الْمُؤْمِنِينَ) (لِیَیْ جَلَّوْنَ) لی  
 ہو کتاب جامع لأعمال الخیر من الملائکة و المومنین الثقلین و لیل هو مکان فی السماء السابعة تحت  
 العرش (وَمَا أَذْرَاكَ) اعلمک (مَاعِیْلُونَ) ما کتاب علین هو (کِتَابُ مَرْکُومٍ) مخنوم (یُتْلَىٰ هَذَا الْقُرْآنُ) من  
 الملائکة (إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمِی لَیْهِمْ) عَنَّا (عَلَى الْأَرْبَابِ) السُّرِّ فی الجہان (یَنْظُرُونَ) ما اُغْطُوا من  
 النہیم (تَعْرِفُ لَی وَجُوهَهُمْ نُفُورًا لِّلْجِیمِ) نہیۃ القنعم و حسہ (یُتْلُونَ مِنْ رَّبِّی) خمر خالیۃ من الذنوس  
 (تَقْتَرُونَ) عَلٰی اِنَائِہَا لَا یَمْلَکُ خَفِہ غَیْرہم (جَنَامَهُ وَشَک) اِنی اَیْر ذنہ فلوح مِنہ رَابِعۃ اَلْمِیْسَک (وَفِی ذَٰلِکَ  
 فَلَمَّا تَأَسَّسَ الْمُتَنَافِسُونَ) فَلَمَّا رَغِبُوا بِالْمُنَادَاةِ إِلَى طَاعَةِ اللّٰهِ (وَمِزَاجِهِ) اِنی ما یُخْرَجُ بِہ (مِنْ تَنْہِیْمٍ) لیسر  
 بقولہ (عِیْنَا) فَتَسْتَبْ بِأَمْدَحٍ مُّقَدَّرَ (یُتْرَبُ بِمَا الْمُتَقَرُّونَ) مِنہَا اَوْ مَحْضَرٌ مَعْنٰی فَلَمَّا (إِنَّ الذِّہْنَ اُجْرَمُوا)  
 کُلِّی جہل و نخوہ (کَالَّذِیْنَ اَلَّذِیْنَ اُتُوا) کَمَقَارٍ و لیل و نخوہما (یُضْحَکُونَ) استہزاء بہم (وَاِذَا امْرَأُ) اِنی  
 الْمُؤْمِنُونَ (بِهِمْ یَتَفَافِئُونَ) یُذِیر الفخر مَوْنٌ إِلَى الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْخَفِیِّ وَالْعَاجِبِ (سِتْفِزَاء) وَاِذَا اَنْقَلَبُوا رَجَعُوا  
 (إِلٰی اٰہْلِہِمَا اَنْقَلَبُوا فَاکْبَرِی) وَفِی قِرَاءَةِ فِکْہِیْمٍ مُّغْخِیِّیْنَ بِذِکْرِہِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ (وَاِذَا رَآوْہُمَا اِنِی الْمُؤْمِنِیْنَ) (قَالُوا اِنَّ  
 هٰؤُلَاءِ لَفَسَآوُونَ) لِایْمَانِہِمَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَمَّا اِنِی الْکُفَّارَ (عَلِیْہِمَا) عَلٰی  
 الْمُؤْمِنِیْنَ (حَافِظِیْنَ) لَہُم اَوْ لِأَعْمَالِہِمَا حَتّٰی یَذْرُوْہُمَا إِلَى مَصَالِحِہِمَا (قَالِیَوْمَ) اِنی یَوْمَ الْقِیَامَةِ (الَّذِیْنَ اُتُوا)  
 مِنْ الْکُفَّارِ یَضْحَکُونَ) (عَلَى الْأَرْبَابِ) فِی الْخِیۡتَةِ (یَنْظُرُونَ) مِنْ عَنَانِہِمَا إِلَى الْکُفَّارِ وَہُمْ یُعْذَرُونَ فِیضَحْکُونَ  
 مِنْہُمْ کَمَا ضَحِکَ الْکُفَّارُ مِنْہُمْ فِی الدُّنْیَا (هَلْ تُؤْبَ) جَوَی (الْکُفَّارَ مَا کَانُوا یَفْعَلُونَ) نعم

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہرمانہ او ہمیشہ مہرمانہ دے شروع کوم، لویہ خرابی دہ (ہل)  
 کلمہ د عذاب دہ یا پہ دوزخ کنس یوہ کنندہ دہ پہ ناپ تول کنس د کسی کونکو دپارہ چہ کلہ د  
 خلقونہ غہ اخلی نو پورہ اخلی او چہ کلہ ہغوی تہ ناپ کولو سرہ یا تول کولو سرہ ورکوی نو کم  
 ورکوی یعنی پہ ناپ تول کنس کمس کوی آیا ہغوی تہ دا استفہام د توبیخ دپارہ دے یقین  
 نشتہ چہ ہغوی پہ پیوہ لویہ سختہ ورخ کنس ژوندی کولو سرہ راپور تہ کرے شی او ہغہ د قیامت  
 ورخ دہ پہ کومہ ورخ چہ بہ خلق د خپلو قبرونو تہ درب العالمین یعنی د مخلوق د رب پہ حضور  
 کنس د ہغہ پہ حکم سرہ د خپل حساب او جزاء دپارہ او درپسے (یومہ) د (لومہ) د محل نہ بدل  
 دے او ددے ناسب (مہوون) دے، ہرگز نہ یقینا د کفارو عمل نامہ د قید خانہ پہ د فتر کنس دہ  
 ونیلے شوے دی چہ ہغہ د شیطانانو او کفارو د اعمالو دپارہ یو جامع کتاب دے او ونیلے  
 شوے دی چہ ہغہ د اوومے زمکے د لاندے یو مقام دے او ہغہ د ابلیس او د ہغہ د لیسکر  
 تہ کاندہ د تاتہ غہ معلومہ دہ چہ سچین غہ خیز دے؟ یعنی د جیل خانہ د فتر خہ خیز دے؟ یو  
 کتاب دے لیکلے شوے مہر شوے، پہ دغہ ورخ باندے د تکذیب کونکو دپارہ خرابی دہ کوم چہ د  
 جزاء د ورخے تکذیب کوی (اللہ) د (مکلمین) بیان یا بدل دے او د ہغے تکذیب ہم ہغہ  
 غوک کوی کوم چہ د حد نہ تجاوز کونکے بد عملہ دے (اللہ) د مبالغے صیغہ دہ، چہ کلہ ہغہ تہ



زمونہ کتاب قرآن کریم اور ولی شی نو وائی چہ دا د پخوانو خلقو قصی دی یعنی ہفہ قصی کومہ چہ پخوا زمانہ کنب لیکلہ شوہ دی (الساطین) د لسطورہ بالقمیرا لسطارہ بالکمر جمع دہ (دا خبرہ) ہرگز نہ دہ (کلا ان الم) د ہفہ د قول دپارہ حرف تویخ دی بلکہ حقیقت دا دی چہ د ہفوی پہ زرونو باندی د ہفوی د بدو اعمالو د وجہ نہ زنگ ختلی دی پس ہفہ بد عملی د زنگ پہ شان دہ ہرگز داسی نہ دہ پکارا یقینا دا خلق بہ د قیامت پہ ورخ د اللہ پاک د دیدار نہ محروم وی چہ د ہفہ د وجہ نہ بہ ہفوی تہ د اللہ پاک دیدار نہ نصیب کیرہ ییا بہ ہفوی جہنم تہ داخل شی یعنی سوزونکی اور تہ بہ داخلیری ییا بہ ہفوی تہ او ٹیلی شی دا ہم ہفہ عذاب دی د کوم چہ بہ تاسو تکذیب کولو، ہرگز داسی نہ دہ پکارا بیشک دہ نیکانو خلقو عمل نامہ یعنی د مومنانو او صادقین فی الایمان عمل نامہ پی علین کنب دی ونیلی شوہ دی چہ علین د ملائکو او مومنانو د جن او انس د اعمال خیر یو جامع کتاب دی او ونیلی شوہ دی چہ ہفہ د عرش د لاندی یو مقام دی تاتہ خہ معلومہ دہ چہ علین خہ غیز دی؟ ہفہ خو لیکلہ شوہ مہر شوہ یو کتاب دی چہ د ہفہ نگران مقرب ملائک دی یقینا نیکان خلق بہ د جنت پہ خیمو کنب پہ تختونو باندی وی کوم خیزونہ چہ ہفوی تہ ورکولہ شی ہفہ تہ بہ گوری د ہفوی پہ مخونو باندی بہ تہ د خوشعالتی دول او د ہفہ تازگی محسوسوی پہ دی خلقو بہ د خیرو نہ پاک مہر کرہی شوہ شراب خکولہ شی یعنی د شرابو سر بہ نہی سیل بند وی د ہفہ سیل بہ پخبلہ ہفوی پرانیزی او د ہفہ پہ آخری گوٹ کنب بہ د مشکو خوشبوئی وی، مخکین کیدونکو لڑہ پہ دی کنب مخکین کیدل پکار دی لہذا ہفوی لڑہ د اللہ پاک طاعت طرف سبقت کولو کنب سبقت کول پکار دی او پہ ہفہ کنب بہ د تسنیم گلاون وی د (تسلیما) تفسیر پہ (علیا) سرہ کرہی شوہ دی لہذا د (علیا) نصب د (امدم) مقدر د وجہ نہ دی د ہفہ چینی او بہ بہ مقرب خلق خکی یا (عرب) د (بطلد) معنی لڑہ متضمن دی، او ابو جہل او د ہفہ پہ شان مجرمانو خلقو بہ د ایمان والو مثلاً عمار او بلال رضی اللہ عنہما او د ہفوی پہ شان خلقو پوری توقہ کولی او مومنان چہ بہ کلہ پہ ہفوی باندی تیریدل نو مجرمانو بہ د مومنانو طرف تہ کتلو سرہ پہ روخی باندی استہزاء اشاری کولی او کلہ چہ بہ د خپل کور والو تہ واپس کیدل نو (ہلتہ بہ ہم ی) توقہ کولی او پہ یو قرات کنب (لکھن) دی یعنی د مومنانو پہ ذکر سرہ بہ نہی تعجب کولو (مزہ بہ نہی ترہی اخستلی) او کلہ چہ بہ نہی مومنان لیدل نو وٹیل بہ نہی یقینا دا خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم باندی ایمان راورلو سرہ گمراہان دی اللہ پاک فرمانی دوی کفار پہ مومنانو باندی یا د ہفوی پہ اعمالو باندی نگہبان چوپولو سرہ نہ وولپلی شوی چہ دوی ہفوی د اصلاح طرف تہ واپس کری پس نن د قیامت پہ ورخ بہ ایمان والا پہ کفارو پوری خاندی جنت کنب بہ پہ لوړو تختونو باندی ناست وی او د کفارو تہکانہ تہ بہ گوری پہ داسی حال کنب چہ ہفوی تہ بہ عذاب ورکولہ شی نو مومنان بہ پہ کفارو پوری داسی خاندی لکہ چہ ہفوی بہ ورپسہی پہ دنیا

کښ ځانډل يقينا کفارو ته د هغوی د کړې کارونو بدله ملاؤ شوه.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (هل) ددې لفظ مفسر علامه <sup>رحمه الله</sup> دوه معنې بيان کړې دي: يو په معنی د عذاب او دويم دوزخ کښ د يوې کندی نوم (هل) که په معنی د عذاب وی نو نکره به وی او که د جهنم د کندی علم وی نو معرفه به وی (هل) مبتداء او (للمطفلين) ددې خبر، د علم په صورت کښ د (هل) په مبتداء جوړيدو کښ څه قباحت نشته خو که په معنی د عذاب وی نو دا اعتراض به وی چه (هل) نکره ده او د نکره مبتداء واقع کيدل صحيح نه دی؟ ددې جواب به دا وی چه نکره چه کله د دعا يا د بددعا په معنی وی نو ددې مبتداء واقع کيدل صحيح وی، (هل) دلته د بد دعا په معنی دې لهدا ددې مبتداء جوړيدل صحيح دی.

نوله: (مطفلين) دا د مطفف جمع ده، کمونکی ته ونيلې شی، کمې که په ناپ تول کښ وی يا په بل څيز کښ، سيدنا عمر <sup>رضي الله عنه</sup> يو سړي په زر زر موخ کولو باندې اوليدو چه کله هغه د مانځه نه فارغ شو نو ورته وی او فرمائيل: (طففت بأرجل) اي سړي ما تا د مانځه حق ادا نه کړوا

نوله: (من الناس) په دې کښ اشاره ده چه (علی) په معنی د (من) دې.

نوله: (ای کالواهم) په دې کښ دې طرف ته اشاره ده چه (کالواهم) کښ (هم) ضمير مفعول دې، دا په اصل کښ (لهم) وو، لام حرف جر حذف کړې شو، د حرف جر د حذف کيدو نه پس (کالوا) متعدی بنفسه شو.

نوله: (ای لیه) په دې کښ اشاره ده چه په (لوم) کښ لام په معنی د (لی) دې، (لوم) د (معلومون) د ظرف کيدو د وجې نه محلا منصوب دې، په (لوم) کښ (لوم) د (لوم) په محل باندې د عطف کيدو د وجې نه منصوب دې.

نوله: (کتب معق مکروب) په (اعمال الکفار) کښ د حذف مضاف طرف ته اشاره ده او دې طرف ته هم اشاره ده چه (کتاب) په معنی د (کتب) دې.

نوله: (معین) د (معینون) د نون په باره کښ اختلاف دې بعض وائی چه نون اصلی دې او دا لفظ د (معین) نه مشتق دې چه د هغې معنی د قید او بند ده او بعض حضرات وائی چه نون په لام سره بدل شوې دې دا په اصل کښ (معین) کوم چه د (معین) نه ماخوذه دې، ددې معنی د لیکلو ده، او (معین) په معنی د (کتاب جامع) دې.

نوله: (مراقوم) دا په (کتاب الفهار) کښ د ذکر شوې کتاب بیان دې، مطلب دا دې چه دا هغه کتاب دې چه په هغې کښ اعمال لیکلې شوې دی، بعض حضراتو (راقوم) په معنی د

ختم (مہر) اخستلی دی، مفسر علامہ <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> ہم دا معنی مراد کر دی دے  
 قولہ: (علیہ) دا اسم مفرد جمع پہ وزن دی، پہ الفاظو کس ددی جمع نشہ۔

### [۸۴] سورۃ الانشقاق

#### سورۃ الانشقاق مکیہ ثلاث او خمس وعشرون آیہ

سورۃ انشقاق مکی دی، دری ویشٹ یا پنخہ ویشٹ آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۲۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (اذا السماء انشقت) (وَأَذْنَتْ) سَبَّحَتْ وَأَطَاعَتْ فِي الْإِنْشِقَاقِ (لِيَرْبِّهَا وَحَقَّتْ) اِنِ  
 وَحَقَّتْ لَهَا أَنْ تَسْمَعَ وَتَطِيعَ (وَأَذْنَتْ) نَزَلَتْ فِي سَمْعِهَا كَمَا نَزَلَتْ فِي سَمْعِهَا وَتَطِيعَ بِنَاءً وَلَا  
 جَبَلًا (وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا) مِنَ الْمَوْتِ إِلَى ظَاهِرِهَا (وَتَحْمَلَتْ) عَنْهُ (وَأَذْنَتْ) سَبَّحَتْ وَأَطَاعَتْ فِي ذَلِكَ (لِيَرْبِّهَا  
 وَحَقَّتْ) وَذَلِكَ كُلُّهُ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَوَابَ إِذَا وَمَا غُطِفَ عَلَيْهَا مَخْذُوفٌ ذَلَّ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ تَغْيِيرُهُ لَمَنِ  
 الْإِنْسَانُ عَمَلُهُ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ جَاهِدُ فِي عَمَلِكَ (إِلَى) لِقَاءِ (رَبِّكَ) وَهُوَ الْمَوْتُ (كُنْحًا  
 قَمَلًا قِيَمَهُ) اِنِ مَلَاقِي عَمَلِكَ الْمَلَكُورُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (فَأَمَّا مَنْ أَوْفَى كِتَابَهُ) كِتَابُ عَمَلِهِ (يَتَّبِعُهُ)  
 هُوَ الْمُؤْمِنُ (فَسَوْفَ يُجَاسِبُ جَسَابًا يَتَّبِعُهُ) هُوَ غَرَضُ عَمَلِهِ عَلَيْهِ كَمَا فِي حَدِيثِ الصَّحِيحَيْنِ وَفِيهِ مَنْ تَوَلَّى  
 الْجَسَابَ هَلَكَ وَبَعْدَ الْغَرَضِ يَتَجَاوَزُ عَنْهُ (وَيَقْلِبُ إِلَى أَهْلِهِ) فِي الْآخِرَةِ (مَسْجُودًا) بِذَلِكَ (وَأَمَّا مَنْ أَوَى كِتَابَهُ  
 وَرَاءَ ظَهْرِهِ) هُوَ الْكَافِرُ فَكُلُّ بِنَاءٍ إِلَى غَفْهِ وَتَجْعَلَ يَسْرَاهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ فَيَأْخُذُ بِهَا كِتَابَهُ (فَسَوْفَ يَدْعُو) عِنْدَ  
 رُؤُسِهِ مَا فِيهِ (لِيُؤَرَّ) يَتَدَاوِي هَلَاكُهُ بِقَوْلِهِ يَا تُورَاهُ (وَيَصْلِي سَعِيرًا) يَدْخُلُ النَّارَ الشَّدِيدَةَ وَفِي قِرَاءَةِ بَعْضِ آيَاتِهِ  
 وَفَتْحِ الصَّادِ وَاللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ (إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ) غَيْرَتُهُ فِي الدُّنْيَا (مَسْجُودًا) بَطَرًا بِإِبَاعِهِ هَوَاهُ (إِنَّهُ ظَنَّنَا) اِنِ  
 مُخِيفَةً مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْذُوفٌ اِنِ أَنَّهُ (لَنْ يُخَوِّرَ) يَرْجِعُ إِلَى رَهْ (بَلَى) يَرْجِعُ إِلَيْهِ (وَأَنْ رَبَّهُ كَانَ بِبَصِيرَةٍ)  
 عَلِيمًا بِرُجُوعِهِ إِلَيْهِ (فَلَا أَقِيمِ) لَا زَائِدَةَ (يَا شَقِيقُ) هُوَ الْخَفَرَةُ فِي الْأَلْفِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ (وَاللَّيْلِ وَمَا  
 وَسَقَى) جَمَعَ مَا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا (وَالْقَمَرُ إِذَا انْشَقَّ) اجْتَمَعَ وَتَمَّ نُورُهُ وَذَلِكَ فِي النَّهْلِ  
 الْبَيْضِ (لَتَكُونَنَّ) أَيُّهَا النَّاسُ أَمَلُهُ تَرْكُوبُونَ خُلِقْتُمْ تَوَلَّى الرُّعْبَ الْإِنْتَالِ وَالْوَاوُ لَا لِقَاءَ الشَّجَنِزِ (عَطَبًا  
 عَنْ طَبَقِ) خَالَ بَعْدَ خَالٍ وَهُوَ الْمَوْتُ لَمَّ الْعَمَاءُ وَمَا بَعْدَهَا مِنْ أَسْوَاقِ الْقِيَامَةِ (فَمَا لَهُمْ) اِنِ الْكُفَّارُ (لَا  
 يُؤْمِنُونَ) اِنِ اِنِ مَانِعٍ مِنَ الْإِيمَانِ أَوْ اِنِ حُجَّةٌ لَهُمْ فِي تَرْكِهِ مَعَ وَجُودِ تَرْكِهِ رَوَى مَا لَهُمْ (إِذَا أُنْفِرَتْ عَلَيْهِمْ  
 الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ) يَخْضَعُونَ بَأْنَ يُؤْمِنُونَ بِهِ لِإِعْجَازِهِ (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ) وَابْتَدَتْ وَغَيْرُهُ (وَاللَّهُ أَكْبَرُ)  
 يَمَّا يُؤْعَوْنَ) يَخْضَعُونَ فِي خُضُوعِهِمْ مِنَ الْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ وَاعْتَمَلُ الشُّؤْءِ (فَقَبِّرْهُمْ) أَخْبَرْتُمْ (بِعَذَابِ أَلِيمٍ)  
 مُزْلِمٍ (إِلَّا) لَكِنِ (الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ) غَيْرُ مُقْطُوعٍ وَلَا مُنْقُوصٍ وَلَا يَمُنُ بِهِ عَلَيْهِ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، چہ کلہ اسمان او چوی او  
 د خپل رب حکم تہ غوږ کپدی (یعنی) د هغه حکم به اووری، او په چاودلو کس به د هغه

تعمیل اوکری، اودھغه دپارہ ہمدغہ حق دہ (چہ دخپل رب حکم او منی) یعنی بہ ہفہ باندی  
 لازم کری شوی دی چہ واری او اطاعت اوکری۔ او کله چہ زمکہ ہوارہ کری شی یعنی د ہغی  
 بہ فراخی کتب اضافہ اوکری شی خنگہ چہ خرمنہ خورولی شی او نہ بہ پری خہ ابادی پاتی  
 شی او نہ غر، او مری (وغیرہ) شہ چہ پے دی کتب دی ہفہ بہ بہر راغور خوی او خالی بہ شی او د  
 خپل رب حکم بہ اوری او پے دی بہر راغور خولو کتب بہ د خپل رب د حکم اطاعت اوکری او د  
 ہغی دپارہ ہم دا لائق دہ او دا ہر شہ بہ د قیامت پے ورخ باندی کیپی او د (اذا) او پے ہغی  
 باندی معطوف د تولو خیزونو جواب محذوف دی، چہ پے ہغی باندی د ہغی مابعد دلالت  
 کوی د ہغی تقدیر (لہی الانسان عملہ) دی۔ ای انسانہ تہ پے خپل عمل کنبی د خپل رب سرہ د  
 ملاویدو پے کوشش کتب لگیدلې ئی او ہفہ د مرگ وخت دی پس تہ ہفہ سرہ ملاویدونکې ئی  
 یعنی د قیامت پے ورخ باندی د خپل بنہ او بد ذکر شوی عمل سرہ ملاویدونکې ئی، پس د  
 چا پے نیی لاس کتب چہ د ہفہ عمل نامہ ورکری شی حال دا چہ ہفہ مومن ہم وی نو ہفہ سرہ بہ  
 اسان حساب کولې شی، او ہفہ د ہفہ عمل لرہ پے ہفہ باندی پیش کول دی لکہ چہ د  
 صحیحین پے حدیث کتب تفسیر کری شوې دی، او پے حدیث کتب دی چہ چا سرہ پے حساب  
 کتب جانچ پرتال (سختی) اوکری شوه، ہفہ ہلاک شو، او د پیش کولو نہ پس بہ ہفہ تہ  
 بخشنہ کولې شی، او ہفہ بہ جنت کتب د خپل اہل و عیال طرف تہ پے دی خبرہ باندی خوشحالہ  
 واپس شی، خو پاتی شو ہفہ کتب چہ د ہفہ عمل نامہ ہفہ تہ د ہفہ د شا د طرف نہ ورکری شی (او)  
 حال دا چہ ہفہ کافر وی نو د ہفہ نیی لاس بہ د ہفہ د ست پوری او ترلې شی او د ہفہ گس  
 لاس بہ د ہفہ شاتہ طرف تہ تاؤ کری شی نو ہفہ بہ پے ہغی سرہ خپلہ عمل نامہ اونیسے نو  
 ہفہ پے پے دی کتب لیکلې شوې اعمال کتلو سرہ مرگ رابلی (یعنی) خپل ہلاکت تہ بہ اواز  
 کوی پے خپل قول (یا ہوراء) سرہ او اتہائی سخت اور کتب بہ داخلپی او پے یو قرات کتب د  
 (یا) پے ضمی او د صاد پے فتحی او د لام پے تشدید سرہ دی ہفہ بہ خپل کور والو کتب یعنی  
 پے دنیا کتب پے خپل خاندان والو کتب خوشحالہ وو د ہفہ د خپل خواہش د اتباع کولو د  
 وجہ نہ، د ہفہ خیال وو چہ ہفہ بہ کله ہم د خپل رب طرف تہ نہ واپس کیپی (ان) مخففہ عن  
 الثقیلہ دی او ددی اسم محذوف دی، ولی پے نہ واپس کیپی د ہفہ طرف تہ بہ واپس کیپی  
 یقینا د ہفہ رب خپل طرف تہ د ہفہ د واپس کیدو نہ بنہ خبروو، پس زہ قسم کوم پے شفق باندی  
 لاؤ راند دی، ہفہ د غروب شمس نہ پس د اسمان د غارې سرخی دہ او قسم دی پے شپہ باندی  
 او پے ہفہ غیز چہ جان تہ ئی راٹولوی یعنی ہر ہفہ خیز جمع کوی پے کوم چہ ہفہ داخلیری  
 مثلاً خاوی وغیرہ او پے سپو پم چہ کله کاملہ شی او د ہفہ نور کامل شی او دا د میاشتی  
 پے مینخو شپو کتب وی، ای انسانانو تاسو بہ دیو حالت نہ بل حالت تہ او پی (عمر) او (ہفہ  
 حالت مرگ دی او بیا ژوند دی او د ہغی نہ روستو د قیامت حالات دی (تو کین)۔

(ترکوں) وو د خو نونونو د جمع کیدو د وجہی نه نوږ رفع حذف کړې شو او واو د التقاء ساکنین د وجہی نه حذف کړې شو بیا په دوی کفارو باندې څه شوې دی چه ایمان نه راوړی؟ یعنی د هغه د ایمان نه راوړلو نه څه مانع دي؟ یعنی د ترک ایمان هغوی سره څه دلیل دي؟ حال دا چه د ایمان د راوړلو دلیل موجود دي، او کله چه د هغوی مخکښ قرآن کریم لوستلې شی نو سجدہ نه کوی چه سر ښکته کړی په داسې طریقہ چه په قرآن کریم باندې ایمان راوړی، د قرآن د اعجاز د وجہی نه بلکه دا کفار خو د بعثت وغیرہ تکذیب کوی حال دا چه دوی چه څه په خپلو اعمال نامو کښ جمع کوی الله پاک هغه ښه پیژنی د هغوی کفر او تکذیب او د هغوی بد اعمالو لره، لہذا هغوی ته د دردونکی عذاب خبر ورکړه، مگر هغه خلق چه ایمان ئې راوړي دي او نیک اعمال ئې کړي دي د هغوی دپاره نه ختمیدونکي او نه کمیدونکي اجر دي او نه به په هغوی باندې د دې ثواب زیاتنه کولې شی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (وحلت) ماضی مجهول واحد مونث غائب، ددې فاعل او مفعول دواړه محذوف دی، په اصل کښ (حق الله علیہا اسمعیا) فاعل او مفعول دواړو لره حذف کولو سره د فعل اسناد (سموات) ته واپس کیدونکی ضمیر طرف ته اوکړې شو.

قوله: (اقلت لہا وحلت) دا تکرار نه دي ځکه چه اول د (سموات) په باره کښ دي او دا د (ارض) په باره کښ، د (اذا) جواب محذوف دي چه په هغې باندې د هغې مابعد یعنی (فلانیه) دلالت کوی، او جواب شرط (للی الانسان علمه) دي، او بعض حضراتو (علمت نفس) لره جواب شرط محذوف منلې دي، او دا زیات مناسب دي ځکه چه په سورۃ تکویر او انفطار کښ ی (علمت نفس) لره محذوف منلې دي.

قوله: (گادام)، (الکدر) العمل والکسر والسعی ... کوشش کول.

قوله: (الی ریک) الی حرف غایت دي، او معنی ده (کدحتک فی القیوۃ المربطی بکلمۃ صریحۃ الموت) قوله: (فلانیه) ددې عطف په (گادام) باندې دي، یا د (فانت) مبتداء محذوف خبر دي، ای فانت ملائکہ او جمله معطوف ده، په سابقه جمله (لک گادام) باندې.

قوله: ای (ملاق علمک) په دې کښ دي طرف ته اشاره ده چه د (فلانیه) ضمیر مفعول (کدر) په معنی د عمل طرف ته راجع دي او مضاف محذوف دي، ای فلان صاحب علمه او دا هم صحیح ده چه د (ملاقه) ضمیر د الله پاک طرف ته راجع وی، (ای فلانیه) یعنی د هغه دپاره هیڅ مفر نشته.

قوله: (پدو انوار ای پناه) د مرگ د رابللو مطلب دي د مرگ ارزو کول، ځکه چه د (لا یقل) تمنداء تمنا وی.

قوله: (فلانیه) دا د شرط محذوف جواب دي ای (اذا هفت هذا فلانیه) دلته لازمه ده.

## [۸۵] سورة البروج

## سورة البروج مكية اثنتان وعشرون آية

سورة بروج مکی دی، دوه ویشٹ آیتونه دی.

[ایاتونہ: ۱-۲۲]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالسَّمَاءَ ذَاتَ الْبُرُوجِ) الْكَوَاكِبِ (ثَلَاثِينَ عَشْرَ بُرْجًا تَفْجُتُ فِي الْفُزْغَانِ) وَالْيَوْمِ  
 (الْمُوعَدِ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وَسَاحِدٍ) يَوْمَ الْجَنَّةِ (وَمَشْهُودٍ) يَوْمَ عَزَّةٍ كُلًّا لَمَسَتْ الثَّلَاثَةُ فِي الْخَبِيثِ فَالْأَوَّلُ  
 مَوْعِدُهُ وَالثَّانِي سَاحِدٌ بِالْعَقْلِ فِيهِ وَالثَّالِثُ تَشْهَدُ النَّاسَ وَالْمَلَائِكَةَ وَجَوَابَ الْقَسَمِ مَخْلُوفٌ صَنْدُ تَغْيِيرِهِ  
 لَقَدْ قِيلَ لِمَنْ (أَصْحَابُ الْأَعْنُدِ) الشَّقِّ فِي الْأَرْضِ (النَّارِ) بَدَلِ إِضْمَالٍ مِنْهُ (ذَاتُ الْوُكُودِ) مَا تَوْفَعُ بِهِ (إِذْ  
 هُمْ عَلَيْهَا) خَوْفُهَا عَلَى جَارِبِ الْأَعْنُدِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ (قُعُودِ) (وَهُمْ عَلَى مَا يَقْعُلُونَ) بِالْمُؤْمِنِينَ (بِاللَّهِ) مِنْ  
 تَغْيِيرِهِمْ بِالْإِقْدَاءِ فِي النَّارِ إِنْ لَمْ يُزْجَعُوا عَنْ إِيْمَانِهِمْ (كُفُودِ) خُضُورِ زَيْدٍ أَنْ اللَّهُ أَنْخَى النَّفْلَيْنِ الْمَلْفَيْنِ  
 فِي النَّارِ بِقَبْضِ أَرْوَاحِهِمْ قَبْلَ وَقُوعِهِمْ فِيهَا وَخَرَجَتْ النَّارُ إِلَى مَنْ لَمْ يَحْرِصْهُمْ (وَمَا تَقْوَاهُمْ) إِلَّا أَنْ يَوْمُوا  
 بِاللَّهِ الْعَزِيزِ فِي مُلْكِهِ (الْحَكِيمِ) الْمَخْمُودِ الَّذِي لَهُ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ) أَيْ  
 مَا أَتَكَرَّ الْكُفَّارُ عَلَى النَّفْلَيْنِ إِلَّا إِيْمَانَهُمْ (إِنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) بِالْإِخْرَاقِ (أَعْرَضُوا) قُلُوبَهُمْ  
 عَنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ بِكُفْرِهِمْ (وَهُمْ عَذَابُ الْخَرِيقِ) أَيْ عَذَابُ إِخْرَاقِهِمُ النَّفْلَيْنِ فِي الْأَجَرَةِ وَقِيلَ فِي  
 الْمُنْتَهَا بَأَن أَخْرَجَتْ النَّارَ فَاحْرِصْهُمْ كَمَا تَقْدُمُ (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) لَمْ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
 الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ (إِنْ يَنْظُرْ رَيْكَ) بِالْكَفَّارِ (لَشَدِيدٍ) بِخَسْبِ إِزَادَتِهِ (إِنَّهُ هُوَ يُبَدِّلُ) الْخَلْقَ (وَيُحْيِيهِ)  
 فَلَا يَنْجِزُهُ مَا يَرِيدُ (وَهُوَ الْقَهَّورُ) لِلْمُذَلِّينِ النَّفْلَيْنِ (الْوُكُودِ) الْمَعْتَدِدِ إِلَى أُولِيَّاتِهِ بِالْكَرَامَةِ (وَالْعَرْشِ) خَالِقِهِ  
 وَمَالِكِهِ (الْحَكِيمِ) بِالرَّفْعِ الْمُسْتَجِقِّ لِكَمَالِ صِفَاتِ الْفُلُوفِ (فَعَالٍ لِمَا يَرِيدُ) لَا يَنْجِزُهُ شَيْءٌ (هَلْ أَتَاكَ) بِمَا  
 نَعْتَدُ (حَبِيبِ الْمُتَنُودِ) (فِرْعَوْنُ وَكُفُودُ) بَدَلُ مِنَ الْخُنُودِ وَاسْتَفْهِىَ بِذِكْرِ فِرْعَوْنَ عَنْ أَتْبَاعِهِ وَخَدِيعَتِهِمْ أَتَهُمْ  
 أَنْيَلُوا بِكُفْرِهِمْ وَعَلَا قَنَبِهِ لِمَنْ كَفَرَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَزَانَ لِيَنْجِطُوا (بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي  
 تَكْذِيبِهِ) بِمَا ذُكِّرُوا (وَاللَّهُ مِنْ دُونِهِمْ خَبِيرٌ) لَا غَايِمَ لَهُمْ مِنْهُ (بَلِ هُوَ قُرْآنٌ حَكِيمٌ) عَظِيمٌ (فِي كُورٍ) هُوَ فِي  
 الْهَوَاءِ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِقَةِ (مُحْطُوطٌ) بِالْخَرَجِ مِنَ الشُّبَّانِ وَمِنْ تَغْيِيرِ شَيْءٍ مِنْهُ طَوْلُهُ مَا تَمِنَ السَّمَاءُ  
 وَالْأَرْضُ وَهَرَجَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَهُوَ مِنْ دَرَةِ بَيْضَاءِ قَالَهُ بِنُ عَمَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ترجمہ: یہ نوم د الہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم قسم دی یہ اسمان چہ د  
 ہر جو لو خاوند دی د اوہ سیارو دولس برجونه دی چہ د ہفتی تفصیل پہ سورة فرقان کنس  
 تیر شوے دی او قسم دی پہ ہفتہ ورخ چہ وعدہ فی کری شوے دی یعنی د قیامت د ورخی او پہ  
 حاضر دی و لکی د جمعی ورخ پانڈی قسم، او پہ ہفتہ ورخ قسم چہ ہفتی کنس حاضر دی کولی شی  
 یعنی د عرفی پہ ورخ، پہ حدیث شریف کنس د دری وارو ہم دغہ شان تفسیر کری شوے

دے، اول موعود بہ دے دویم (یعنی جمعہ) پہ ہفتے کنب د عمل شہادت ورکونکے دے او دریم (عرفہ) چہ ہفتے تہ انسانان او ملائک حاضریری او د جواب قسم صدر محذوف دے او ہفتہ (لقد) دے ای (لقد قتل اصحاب الاعدود) ہلاک کرے شو کندو والا یعنی پہ زمکہ کنب خندقونہ کنستلو والا ہفتے یو اور ووخشاک والا، (النار) د (العدود) نہ بدل الاستمال دے، (وقود) ہفتہ خشاک تہ وئیلے شی چہ د ہفتے پہ ذریعہ اور بلولے شی پہ داسے حال کنب چہ ہفتہ خلق دے خندقونو پہ غارو باندے پہ کرسو ناست وو او مومنانو سرہ د ایمان باللہ نہ نہ دے اوختلو پہ صورت کنب پہ اور کنب د اچولو چہ کوم عمل ہغوی کولو ہفتے ٹی لیدلو، روایت کرے شری دے چہ اللہ پاک پہ اور کنب اچولے کیدونکی مومنان پہ اور کنب د اچولو نہ مخکین د ہغوی روح قبض کولو سرہ ہغوی تہ خلاصی ورکرو او اور د ہفتہ خلقو طرف تہ لڑو چا چہ تماشہ کولہ او ہغوی ٹی اوسیزل او اہل ایمان سرہ د ہغوی د دشمنی وجہ دے نہ سوا ہیخ نہ وہ چہ ہغوی پہ اللہ پاک چہ پہ خپل ملک کنب غالب او ستائیلے شوی دے ایمان لرلو، او د اسمانونو او د زمکے ملکیت ہم د ہفتہ دے او ہفتہ ہر خہ وینی یعنی د کفارو د مومنانو صرف د ہغوی ایمان راوړل خوین نہ وو۔ یقینا د ہفتہ خلقو دپارہ چا چہ پہ مومنانو سرو او مومنانو زتانو باندے اور بلولو سرہ ظلم او کړو بیا ٹی توبہ اونکرہ نو د ہغوی دپارہ د ہغوی د کفر د وجہ نہ د جہنم عذاب دے، او د ہغوی دپارہ پہ آخرت کنب سیزلو یعنی د مومنانو پہ اور کنب د سیزلو د وجہ نہ عذاب دے او وئیلے شوی دی چہ پہ دنیا کنب دے، پہ دے طریقہ چہ (خندق نہ) اور راوتلو او ہغوی ٹی اوسیزل لکہ چہ مخکین تیر شو کومو خلقو چہ ایمان راوړلو او نیک عملونہ ٹی او کرل یقینا د ہغوی دپارہ د جنت باغونہ دی چہ د ہفتے د لاندے تھرونہ روان دی دالویہ کامیابی دے بیشک پہ کافرو باندے ستا درپ نیول سخت دی د ہفتہ د ارادے مطابق ہم ہفتہ مخلوق لہ اول کرت پیدا کوی او ہم ہفتہ بہ ئ دویارہ پیدا کوی ہفتہ لہ خوک ہم د ہفتہ د ارادے نہ نہ شی منع کولے ہفتہ گنہگارو مومنانو لہ زیری ورکونکے دے او د اکرام پہ ذریعہ د خپلو اولیاء سرہ محبت کونکے دے او د عرش مالک دے یعنی دد ہفتے خالق دے، او مالک دے، او عزت والا اولوی دے (الحمد) پہ رفع سرہ، د صفات کمالیہ مستحق دے او خدہ چہ غواړی (دہفتے) کونکے دے ہفتہ لہ یو خیز ہم نہ شی عاجز کولے؟ آیا ای نبی ﷺ تاتہ د فرعون او د ثمود د لبیکرو خبر راغلے دے؟ دا د جنود نہ بدل دے او د فرعون د ذکر د وجہ نہ د ہفتہ د تابعدارو د ذکر ضرورت نشته، او د ہغوی واقعہ دا دہ چہ ہغوی د خپل د کفر د وجہ نہ ہلاک کرے شو، او بہ اصل کنب، ہفتہ خلقو تہ تنبیہ دہ چا چہ د نبی ﷺ او د قران کریم انکار او کړو، ددے دپارہ چہ ہغوی نصیحت حاصل کری مگر چا چہ کفر او کړو ہغوی د مذکور پہ تکذیب کولو کنب لگیدلی دی حال دا چہ اللہ پاک ہغوی لہ د ہر طرف نہ گیر کرے دی دہفتہ نہ ہغوی لہ خوک نہ شی بچ کولے بلکہ دا قران کریم دے لوٹے مرتبے والا ہفتہ پہ لوح

محفوظ کتب کوم چه په فضا، کښ د اوو اسمانونو دپاسه دې محفوظ دې او د هغې اوږدوالي د اسمانونو او د زمکې برابر دې او د هغې پلن والې د مشرق نه مغرب پورې دې، او هغه (لوح) سپینه ملغلره ده هم دا خبره ابن عباس رضي الله عنه فرمائيلې ده.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

۱: العمل ۲: الثور ۳: الجوزاء ۴: السرطان ۵: الاسد ۶: السنبلة ۷: الميزان ۸: العقرب ۹: القوس ۱۰: الجدى ۱۱: الدلو ۱۲: الحوت.

دا ذکر شوې دولس برجونه د اوو سیارو دى، د مریخ دوه برجونه دى، حمل او عقرب، او د زهره هم دوه برجونه دى، ثور او میزان، او د عطارد هم دوه برجونه دى، الجوزاء او سنبله، د قمر یو برج دې او هغه سرطان دې، او د شمس هم یو دې او هغه اسد دې، او د مشتری دوه دى، القوس او حوت، او زحل ددې هم دوه دى، الجدى او دلو.

قوله: (الموعود) اى موعوده هو القيامة.

قوله: (مهلوف صدره) يعنى ماضى مثبت چه معمول نې مقدم نه وى چه كله جواب قسم واقع شى نو په هغې باندې (لام) او (قد) داخلول ضرورى دى په يو باندې اكتفاء جائز نه ده، البته د طول كلام يا ضرورت د وجې نه په يو باندې اكتفاء كيدلې شى، لكه چه په (قد افلام) كښ د طول كلام د وجې نه صرف په (قد) باندې اكتفاء كړې شوې ده (قتل اصحاب الاعدود) اى لقد قتل اصحاب الاعدود، اخدود مفرد دې جمع نې اخايد راخى په معنى د خندق.

قوله: (النار بدل الاشغال منه) (النار) د (اعدود) نه بدل اشتمال دې ځكه چه (اعدود) په نار باندې مشتمل دې.

قوله: (الوقود) د واؤ په فتحې سره په معنى د خشاك او په ضمي سره مصدر دې، سيزل. قوله: (اذهر عليها) د (قتل) مقدم ظرف موخر دې، يعنى مومنانو لره د خندق په اور كښ د سيزلو په وخت د خندقونو په غاړو په كرسو باندې ناست وو، (همود) بعض وائى چه د (همادة) په معنى د گواهي نه مشتق دې، يعنى د بادشاه په وړاندې به بعضو د بعض حسن كار كړدگي شهادت وركولو يا د شهادة په معنى د حضور نه مشتق دې، مفسر علام هم دا قول مراد كړې دې مطلب دا دې چه د مومنانو سره چه د تعذيب او (احراق في النار) معامله كولې شوه هغه به نې په كرسو باندې ناست د تعاشي په طور كتل او خوشحاليدل به.

قوله: (الذى له ملك السموات والارض) دا د (العزيز الحميد) بيان دې.

قوله: (فلهم عذاب جهنم) دا د (ان الذين قتلوا) خبر دې، مبتداء چونكه متضمن معنى د شرط لره ده په دې وجه په خبر باندې (فام) داخله شوې ده.



ہوئے: (بہل من الجنود) فرعون د مضاف پہ حذف سرہ د جنود نہ بدل دی، ای جنود فرعون د فرعون د ذکر کولو نہ پس د اتباع فرعون د ذکر کولو ضرورت نشته۔  
 ہوئے: (معاذک) ای القرآن والذی علیہ، (ما) نہ مراد قرآن یا نبی ﷺ دی۔

## [۸۶] سورۃ الطارق

## سورۃ الطارق مکہ سب عشرہ آیہ

سورۃ طارق مکی دی، اوولس آیتونہ دی۔

[ایاتولہ: ۱-۱۷]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالنَّجْمِ وَالطَّارِقِ) اصلہ کلّ آب ثلّا ومنّہ الشّجوم لطلوعہا ثلّا (وَمَا أَزْوَاجُ  
 أُخْتَمِکَ (مَا الطَّارِقِ) مُتَعَدِّ وَخَبَرٌ فِی مَعْنِ الْمَطْفُولِ الثَّانِي لِأَذْرَى وَمَا بَعْدَ مَا الْأَوَّلَى خَبَرَهَا وَفِيهِ تَعْظِيمٌ  
 لِشَأْنِ الطَّارِقِ الْمَفْسَرُ بِمَا بَعْدَهُ هُوَ النُّجُومُ أَيْ النُّجُومُ أَوْ كُنْ نَجْمٌ (وَالنَّجْمِ) الْمُطْبِیءُ لِنَفْسِهِ الظُّلُمِ بِخَبَرِهِ  
 وَخَوَابِ الْقَسَمِ (إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) بِتَخْفِيفٍ مَا فَهِيَ مَزِيدَةٌ وَإِنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الثَّقِيلَةِ وَاسْمُهَا  
 مَحْذُوفٌ أَيْ إِنَّهُ وَاللَّامُ فَارِقَةٌ وَتَشْدِيدُهَا فَإِنَّ نَافِیَةً وَلَمَّا بَعَثَتْهُ إِلَّا وَالْحَافِظُ مِنَ التَّلَافُكَةِ يَحْفَظُ عَقْلَهَا مِنْ  
 خَيْرٍ وَشَرٍّ فَلْيَنْظُرْ (إِلِلَّاسَانِ) نَظَرَ (اِغْتَبَارَ) (وَمِعْرُوفٍ) مِنْ أَيْ شَيْءٍ جَوَابَهُ (عَلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ) ذِي انْبِلَاقٍ مِنْ  
 الرُّجُلِ وَالْمَزَامَةِ فِي رَحْمَتِهَا (يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ) لِلرُّجُلِ (وَالنَّجْمِ) لِلْمَزَامَةِ وَهِيَ عِظَمُ الصُّنْثَرِ (إِنَّكُمْ تَعَالَى  
 عَلَى رُجْعِهِ) بَغْتِ الْإِنْسَانِ بَعْدَ مَوْتِهِ (لَقَائِدٍ) فَإِذَا اِغْتَبَرُ أَصْلُهُ عَلِمَ أَنَّ الْقَائِدَ عَلَى ذَلِكَ قَائِدٌ عَلَى  
 بَغْتِهِ (يَوْمَ تَبْلَى) تُغْتَبَرُ وَتُكْشَفُ (السَّرَائِرُ) حُمُورِ الْقُلُوبِ فِي الْعَقَائِدِ وَالنَّبَاتِ (فَمَا لَكُمْ) لِتَفَكَّرِ الْبَغْتِ (مِنْ  
 قُوَّةٍ) يَخْتَرِعُ بِهَا مِنَ الْعَذَابِ (وَلَا تَأْوِي) تَذْفَعُ عَنْهُ (وَالنَّجْمِ) ذَاتِ الرُّجْعِ الْمَطَرُ لِعَوْدِهِ كُلِّ حِينٍ (وَالْأَرْضُ  
 ذَاتُ الصَّدْعِ) الشَّقُّ عَنِ النَّبَاتِ (إِنَّهُ) أَيْ الْفَرْزَانِ (لَقَوْلِ قَعْلٍ) بِفَصْلِ بَيْنِ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ (وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ)  
 بِاللُّغَبِ وَالْبَاطِلِ (إِنَّهُمْ) أَيْ الْكُفَّارَ (يَكِيدُونَ كَيْدًا) يَغْمَلُونَ الْمَكَايِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَيِّدِ  
 كَيْدًا اسْتَنْدَجَهُمْ مِنْ خَيْثٍ لَا يَغْمَلُونَ (قَمِيلٍ) يَا مُعْتَدٍ (الْكَافِرِينَ أَهْلَهُمْ) تَأْكِيدَ عَشْتِهِ مُخَالَفَةَ اللَّفْظِ  
 أَيْ أَنْظِرْهُمْ (رَوَيْدًا) لِقِيلًا وَهُوَ مَصْدَرُ مَرَكَدٍ لِمَعْنَى الْعَالَمِ مُصْغَرٌ زَوْدٌ أَوْ أَرْزَادٌ عَلَى التَّزْجِيمِ وَقَدْ أُخْلِفَ  
 اللَّهُ تَعَالَى بِذَرٍّ وَلَسَخَ الْإِنْهَالُ بِآيَةِ السِّيفِ أَيْ الْأَمْرِ بِالْقِتَالِ وَالْجِهَادِ

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چہ دیر مہریانہ او ہمیشہ مہریانہ دی شروع کوم، قسم دی پہ اسمان او پہ  
 ہفتہ غیر چہ د شہی شکارہ کیدونکي دي طارق پہ اصل کین د شہی ہر راتلونکی تہ وائی، او  
 ہم د ہفتی نہ ستوری دی خکہ چہ دا ہم پہ شہہ کین طلوع کیری او تاتہ معلومہ دہ چہ د  
 شہی پہ وخت راتلونکي خہ خیز دی؟ (ما الطارق) مبتداء او خبر دی کوم چہ د (ادری)  
 د مفعول ثانی پہ محل کین دی او د اولی (ما) مابعد ددی خبر دی او پہ دی کین د طارق  
 د شان تعظیم دی چہ د ہفتی د مابعد پہ ذریعہ تفسیر کرپی شوی دی۔ (او طارق) رویشانہ ثریا  
 دی یا ہر رویشانہ ستوری دی کوم چہ د خپلی رنہا پہ ذریعہ د تیری د ختمولو د وجہ نہ

ناقب بللې شی او جواب د قسم محذوف دي. یو ساه لرونکې هم داسې نشته چه د هغه د پاسه یو نگهبان نه وی د (ما) په تخفیف سره، پس هغه زانده دي، او (ان) د ثقیله نه مخففه دي او ددې اسم محذوف دي ای (الله) او لام د مخففه او نافیه تر مینځه فارقه دي او (لسا) په تشدید سره هم دي پس (ان) نافیه دي او (لسا) په معنی د (الا) دي او نگرانی کونکی ملائک دی کوم چه د هر یو نفس د بنو او بدو اعمالو نگرانی کوی بیا دي انسان هم په دې د عبرت نظر او کړې چه هغه د غم خیز نه پیدا کړې شوي دي؟ ددې جواب (خلق من ماء دافق) دي (یعنی، د سړی او زناته په رحم کښ د ټوپ و هوښی او بو نه پیدا کړې شوي دي کوم چه د سړی د شاو د زنانو د پغتو تر مینځه او حی او (ترائب) د سینې هډوکو ته و نیلې شی یقینا الله پاک د انسان په دویاره پیدا کولو باندې قادر دي پس کله چه انسان په خپل اصل باندې د عبرت نظر کولو سره غور او کړې نو په دې خبره به پوهه شی چه کوم ذات د هغه د تخلیق په ابتدا باندې قادر دي هغه د هغه په اعاده باندې هم قادر دي، په کومه ورځ چه به پت رازونه از میشتلې شی او ښکاره به کړې شی یعنی د عقیدې او د نیتونو په باره کښ به د زړونو د پتو رازونو از میشت کولې شی نو هغه وخت به هغه منکر بعث سره نه خپل څه زوروی چه د هغې په ذریعه د عذاب نه بچ شی او نه به څوک د هغه مدد کونکې وی چه د هغه دفاع او کړې او قسم دي په باران ورونکی اسمان باندې (مطل) ته د رجوع و نیلو وجه داده چه هغه بار بار رجوع کوی او په چودونکې زمکه باندې یعنی هغه چودنه کومه چه د بوتو په راتوکیدو باندې کیږی بیشکه دا قران یو فیصله کونکې قول دي (کوم چه) د حق او باطل تر مینځه فیصله کونکې دي او څه توقی تعالی نه دی یعنی لهو او لعب او باطلې خبرې نه دی دا کفار بعض چالونه کوی یعنی د رسول الله ﷺ سره مکر کوی او زه هم یو چال کوم یعنی هغوی ته مهلت ورکوم په داسې طریقچه چه هغوی نه پوهیږی پس ای محمد ﷺ دا کفار پرېده (اهلهم) تاکید دي لفظی مخالفت په دي کښ حسن پیدا کړې دي یعنی هغوی ته څه وخت مهلت ورکړی (بیدا) معنی د عامل دپاره موکد دي او (یودا) په حذف دزواندو سره مصغر دي، او بیشک الله پاک هغوی په بدر کښ اونیول، او مهلت په آیت سیف سره منسوخ شو، یعنی د قتال او جهاد په حکم سره.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

تولہ: (اصلہ کل اتلہلا) طارق په لغت کښ دروازه ټکونکی ته و نیلې شی، شپه کښ راتلونکی ته په دي وجه طارق وائی چه هغه هم دروازه ټکوی، بیا په دي کښ وسعت کولو سره د شپې په وخت کښ هر ظاهریدونکی باندې ددې اطلاق کیدل شروع شو، بیا په دي کښ هم توسیع او شوه او مطلقا ښکاره کیدونکی څیز ته و نیل شروع شو که په ورځ کښ

ظاہر شی یا پہ شبہ کنیں، ہم ددی نہ دا حدیث ہم دی: **(اعوذک من شر طاری اللیل والنہار الا طاری بطریق یحیی ویا رمی)**

فولہ: **(وما اذاک)** استفہام انکاری دی او پہ **(ما الطاری)** کنیں استفہام د تعظیم او تفخیم د پارہ دی.

فولہ: **(اللہم)** د **(هو)** مبتدا محذوف خبر دی، او دا دہفہ ابہام تفسیر ہم دی کوم چہ د استفہام نہ پیدا شو دی.

فولہ: **(التریاو کل لہم)** دا د **(اللہم)** د تفسیر پہ دري اقوالو کنیں دوه اقوال دی، دریم قول **(زل)** دی او د زحل مقام اووم اسمان دی، **(زل)** د اسمان پہ ٲنکلی خیزونو کنیں دی. فولہ: **(ان کل نفس الغ)** جواب قسم دی د قسم او جواب قسم ترمینخہ **(وما اذاک الغ)** جملہ معترضہ دہ کوم چہ د مقسم بہ د عظمت بیانولو د پارہ راوړلې شو دی.

فولہ: **(یخفف ما)** پہ **(لما)** کنیں دوه قراونہ دی اول د **(ما)** پہ تخفیف سرہ زائدہ، پہ دی صورت کنیں پہ **(ان)** مخففہ عن التعلیلہ وی او ددی اسم بہ محذوف وی، ای **(انہ)** او د **(لما)** لام بہ د **(ان)** مخففہ او نافیہ ترمینخہ فارقہ وی.

فولہ: **(یتشدہا)** دا د **(لما)** د دویم قرامت بیان دی پہ دی صورت کنیں بہ **(لما)** مشدہ پہ معنی د **(الا)** وی او **(ان)** بہ نافیہ وی.

فولہ: **(دی اندفاق)** دا د **(دافق)** تفسیر دی ددی تفسیر مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی چہ دافق اسم فاعل د نسبت د پارہ دی لکہ چہ **(لاین)** بی خر خونکی، **(نعم)** کہجوری خر خونکی، **(دافق)** توپ وھونکی.

فولہ: **(فی رحمہا)** دا د **(دافق)** سرہ متعلق دی، مطلب دا دی چہ د سری د نطفی اندفاق د مور پہ خیتی کنیں وی او او د زنانه د نطفی الہ اندفاع خود دھی پہ رحم کنیں دتنہ وی دغہ شان د سری او زنانه د نطفی اندفاع پہ رحم کنیں وی.

فولہ: **(من یون الصلب)** کنیں **(یون)** زائدہ دی خکہ چہ د **(یون)** استعمال پہ متعدد کنیں کیپی او پہ صلب کنیں تعدد نشته مگر دا چہ د صلب نہ مراد اجزاء صلب وی نو د تعدد صورت کیدی شی.

فولہ: **(انہ لقول فصل)** فصل پہ معنی د فاصل دی، دا د **(والصاوذات الرحم)** جواب قسم دی. فولہ **(تاکید حسنہ مآلفۃ اللفظ)** یعنی **(امہلم)** د **(فہل)** تاکید دی د موکد او موکد ترمینخہ لفظی اختلاف یو قسم حسن پیدا کرو او ہفہ اختلاف دا دی چہ موکد یعنی **(فہل)** کنیں اسناد د اسم ظاہر یعنی د کافرین طرف تہ دی او پہ موکد یعنی **(امہلم)** کنیں د ضمیر **(ہم)** طرف تہ دی، پہ دی اختلاف سرہ نوي فائدہ اوشوہ کوم چہ پہ حکم کنیں د

تاسیس دی او تاسیس د تاکید نه غوره دی، او د موکد او موکد په مینخ کین د صیغی په اعتبار سره هم اختلاف دی، دا اختلاف هم د عبارت په تنوع باندی دلالت کوی کوم چه مطلوب دی.

نونه: ﴿علی القریم﴾ ددی تعلق د ﴿ارواد﴾ سره دی، او ﴿ربودا﴾ د ﴿ارواد﴾ تصغیر دی د حذف زوائد نه پس، د امهال حکم د جهاد په حکم سره منسوخ شو.

[۸۷] سورة الاعلى

سورة الاعلى مکيه تسع عشرة آية

سورة اعلى مکی دی، نورلس آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (سَمِيعُ سَمِيعُ) أَي نَزَّ رَتَكَ عَمَّا لَا يَلِيقُ بِهِ وَاسْمُ رَبِّهِ (الْأَعْلَى) صِفَةُ رَبِّكَ (الَّذِي خَلَقَ فُوسَى) مَخْلُوقَهُ وَجَعَلَهُ مُتَنَابِ الْأَجْزَاءِ غَيْرَ مُتَفَاوِتِ (وَالَّذِي قَدَّرَ) مَا شَاءَ (رَهْدَى) إِلَى مَا قَدَّرَهُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ (وَالَّذِي أَغْرَمَ الْمَرْعَى) أَثَبَتَ الْغُثَّ (فَلْجَعَلَهُ) بَعْدَ الْخُضْرَةِ رُحْطًا جَافًا هَبِيبًا (أَحْوَى) أَسْوَدَ يَابِسًا (سَنَقَرْنَاكَ) الْقُرْآنَ (فَلَا تُكَلِّمْنِي) مَا تَقْرَأُ (وَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ) أَنْ تَنْسَاهُ بِنَسْخِ بِلَاوَتِهِ وَخُكْمِهِ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَرَّ بِالْقِرَاءَةِ مَعَ قِرَاءَةِ جَنرِيلِ خَوْفَ التَّيْسَانِ فَكَانَهُ قِيلَ لَهُ لَا تَفْعَلْ بِهَا إِنَّكَ لَا تَنْسَى فَلَا تُنِيبَ نَفْسَكَ بِالْخَبَرِ بِهَا (إِنَّهُ) تَعَالَى (يَعْلَمُ الْجَهَّ) مِنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ (وَمَا يَخْفَى) مِنْهُمَا (وَلَيُبَيِّنَنَّ لِي) لِلشَّرِيفَةِ السَّهْلَةَ وَهِيَ الْإِسْلَامُ (فَذَكِّرْ) عِظْ بِالْقُرْآنِ (إِنْ تَقَعْتَ الذِّكْرَى) مِنْ تَذَكُّرَةِ الْمُتَذَكِّرِ فِي مِتْلَكُزٍ يَغْنِي وَإِنْ لَمْ تَنْفَعْ وَتَنْفَعَهَا لِيَغْنِي وَغَدَمَ النِّعَ لِيَغْنِي آخِرَ (رَسِيدَكِ) بِهَا (مَنْ يَخْشَى) يَخَافُ اللَّهُ تَعَالَى كَايَةً فَذَكَرَ بِالْقُرْآنِ مِنْ يَخَافُ وَعِيدَ (وَيَجَنَّبُهَا) أَيِ الذِّكْرَى أَيِ يَنْزَكُّهَا جَانِبَ لَا يَنْفَعُ إِلَيْهَا (الْأَشَقَى) يَمْنَعِي الشَّقِيَّ أَيِ الْكَافِرِ (الَّذِي يَصَلِّي النَّارَ الْكُذْبَى) هِيَ نَارُ الْآخِرَةِ وَالصُّغْرَى نَارُ الدُّنْيَا (ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا) فَيَسْتَرِجِعُ (وَلَا يَحْيَى) حَيَاةَ هَيْبَةٍ (قَدْ أَلْفَلَحَ) فَازَ (مَنْ تَزَكَّى) تَطَهَّرَ بِالْإِيمَانِ وَذَكَرَ اسْمِ رَبِّهِ مَكْرًا (فَصَلَّى) الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَذَلِكَ مِنْ أُنُورِ الْآخِرَةِ وَتَحْفَارُ مَكَّةَ مَرْضُوعُونَ عَنْهَا (بَلْ تَزُولُ) بِالْفُوقَانِيَّةِ وَالْخَتَانِيَّةِ (الْحَيَاةَ الدُّنْيَا) عَلَى الْآخِرَةِ (وَالْآخِرَةَ) الْمُشْتَمِلَةَ عَلَى الْآخِرَةِ (وَعَوْرَ وَأَبْقَى) (إِنَّ هَذَا) إِفْلَاحٌ مِنْ تَزَكَّى وَكَوْنِ الْآخِرَةِ خَيْرًا (لَيْسَ الصُّحُفَ الْأُولَى) أَيِ الْمُنَزَّلَةِ قَبْلَ الْقُرْآنِ (صُحُفَ الْإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى) وَهِيَ عَشْرُ صُحُفَ لِإِبْرَاهِيمَ وَالتَّوْرَةُ لِمُوسَى

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چه دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم! (ای نبی ﷺ) د خپل رب د نوم چه اوچت دی تسبیح وایه یعنی د خپل رب د هغه خیزونو نه پاکی بیانوه کوم چه د هغه شایان شان نه دی، او لفظ اسم زائد دی ﴿الاعلى﴾ د رب صفت دی چا چه پیدا کړل او خپل مخلوق ته برابر کړو (یعنی) متناسب الاعضاء ته جوړ کړو نه غیر متناسب الاعضاء، هغه ذات چه څنگه ته او غوښتلو تقدیر ته جوړ کړو بیا هغه د خیر او شر لاره او ښودله کومه چه هغه

مقدر کرے۔ وہ ہفہ ذات چہ نباتات گیاء ہی راو تو گول ییائی د شین والی نہ پس او چہ تورہ خزله کرہ مونہ بہ قران پہ تا اولولو نویا بہ تہ چہ خہ تاتہ اولوستلہ شی نہ ہیروی سوا د ہغی نہ کوم چہ اللہ پاک ہیرو ل غواری د ہغی حکم او د ہغی تلاوت منسوخ کولو سرہ، رسول اللہ ﷺ بہ د جبرائیل علیہ السلام د قرات سرہ سرہ د ہیریدلو د ویری نہ پہ زور زور باندی قرات کولو گویا رسول اللہ ﷺ تہ دا اوفرمانیلہ شو چہ تندہی مہ کوئی، ستاسو نہ بہ ہیری پی نہ، پہ دے وجہ پہ زورہ لوستلو سرہ خان مہ سترے کوئی او اللہ پاک ظاہر قول و فعل باندی ہم عالم دی او پت قول و فعل باندی ہم خبر دی او مونہ تاتہ د آسان شریعت سہولت درکو او او ہفہ اسلام دے پس تہ د قران کریم پہ ذریعہ نصیحت کوہ کہ نصیحت فائدہ ور کوئی لکہ چہ پہ (فلکربالقران من بحاف وھد) کہیں دی، یعنی تہ ہفہ چاتہ نصیحت ور کوہ خوک چہ د وعید نہ ویری پی او دے نصیحت نہ بہ ہفہ سرے دہہ کوئی یعنی د ہغی طرف تہ بہ توجہ نہ کوئی کوم چہ اتہائی بدبخت دی کوم چہ بہ لوئی اور تہ دا غلیپی او (الھلی) پہ معنی د (ھلی) دی، یعنی کافر دی او ہفہ (لونی اور) د آخرت اور دی، او وروکی اور د دنیا اور دی ییا بہ پکین ہفہ نہ مری چہ پہ ارام شی او نہ بہ پہ مزیدار ژوند سرہ ژوندی وی، ہفہ سرے کامیاب شو چا چہ د ایمان پہ ذریعہ پاکوالی اختیار کرو او د خپل رب نوم ہی یاد کرو تکبیر و نیلو سرہ، ییائی پنخہ وختہ مونخ او کوہ او دا د آخرت د امور نہ دی او د مکہ کافر سرکشی کوئی تاسو خلق دنیا تہ پہ آخرت باندی ترجیح ور کوئی (تولوت) پہ یاء او تاء سرہ دی حال دا چہ آخرت کوم چہ پہ جنت باندی مشتمل دی بہتر او باقی پاتی کیدونکے دی بیشک ہم دا خبرہ یعنی د پاکی حاصلونکی فلاح او د آخرت غورہ او دائمی کیدل پہ اولنو صحیفو کہیں دی او د ابراہیم او موسی علیہما السلام پہ صحیفو کہیں ہم کوم چہ د قران کریم نہ مخکین نازلے شوے دی او ہفہ د ابراہیم علیہ السلام صحیفی او د موسی علیہ السلام تورات دی۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قولہ: (صفۃ لربک) یعنی (الاعلیٰ) د رب صفت دی، دے اضافی مقصد دا بیانول دی چہ (الاعلیٰ) د اسم صفت نہ دی خکہ چہ (الذی) د (ربک) صفت دی، گنی دا خرابی بہ لازم شی چہ موصوف (ربک) او صفت (الذی) (خلق) ترمینخہ د غیر صفت یعنی د (الاعلیٰ) فصل دی کوم چہ صحیح نہ دی۔

قولہ: (غشاء) ہفہ خزلی تہ و نیلے شی، کومہ چہ د اویو پہ سطح باندی بھیدلو سرہ راخی، دلته مطلقا او چہ تورہ خزله مراد دہ، یعنی مقید د مطلق پہ معنی استعمال کرے شوے دی۔

قولہ: (من تذکرۃ الذکور الی الذکور) دلته (من) موصولہ دی او د (نقص) مفعول دی، او د (تذکر) ضمیر مرفوع مخاطب یعنی رسول اللہ ﷺ تہ راجع دی او ضمیر منصوب (ہ) د



ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہریانہ او ہمیشہ مہریانہ دے شروع کوم ایآ تاتہ د پتونکی قیامت  
 خبر راغلی دے (قیامت تہ ہاۓ)، پہ دے وجہ اونیلے شہ چہ ہفہ بہ د خپل ہیبت د وجہ نہ  
 تول مخلوق باندے خورہ شی او ہغوی بہ پت کری شہ مخونہ بہ پدغہ ورغ پاندے دلیلہ وی بہ  
 دوارو خایونو کین د شخصیات نہ پد (وجوہ) سرہ تعبیر کرے شوی دے سخت محنت کونکی  
 او ستری ستومانہ بہ وی د طوق او زنجیرونو د وجہ نہ بہ دیر پدہ سختہ کین وی ہغوی بہ پدہ  
 سخت اور کین سوزولے شی (نعلی) د تاء پدہ ضعیف او فتحی دوارو سرہ دے د انتہائی گرم او  
 خوتکیدونکو او بو نہ بہ پری شکولے شی د ہغوی د پارہ بہ سواد ازغنو اونو نہ بل ہیخ خوراک نہ  
 وی (ہمیر) یو قسم ازغنے گیاه دہ کوم چہ د ہفہ د خبائثت د وجہ نہ یو حیوان ہم نہ  
 خوری چہ نہ بہ غریول کوی او نہ بہ لوپہ ختموی، شہ مخونہ بہ پدغہ ورغ رویشانہ وی بہ دنیا کین  
 د طاعت پدہ کارگزاری باندے بہ خوشحالہ وی چہ کلہ حسا او معنا پدہ عالی مقام جنتونو کین  
 د خپلے سعی ثواب اوینی، ای مخاطبہ تہ بہ ہلتہ ہیخ فضول خبرہ نہ اورے (مصرع) بہ یاء او  
 تاء سرہ، یعنی فضول خبرے، ہلتہ بہ د او بو بھیدونکے چینی وی (علت) بہ معنی د (عون  
 ) دے پدہ ہفہ کین بہ د ذات او د مرتبے پدہ اعتبار سرہ اوچت اوچت تختونہ وی او د چینو پدہ  
 غارو باندے بہ بغیر د دستے (انسکے) نہ جامونہ کیخودلی شوی کوم چہ بہ د جتینانو د  
 خکلو د پارہ جوہ کرے شوی وی، او د بالختونو او تکیو قطارونہ بہ لگیدلے وی چہ ہفہ  
 تہ بہ تکیہ وھلے شی. او د مخمل قالینونہ بہ خوارہ کرے شوی وی یعنی داسے فروشونہ چہ  
 مالوجو بہ وی، آیا دوی (دا کفار مکہ) د عبرت پدہ نظر اویشانو تہ نہ گوری چہ خنگہ جوہ کرے  
 شوی دی؟ (او آیا) اسمان تہ نہ گوری چہ خنگہ اوچت جوہ کرے شوی دی؟ او (آیا) غرونو تہ نہ  
 گوری چہ خنگہ مضبوط کرے شوی دی؟ او (آیا) زمکے تہ نہ گوری چہ خنگہ خورہ کرے شوی دہ؟  
 چہ د ہفہ پدہ ذریعہ د اللہ پاک پدہ قدرت او د ہفہ پدہ وحدانیت باندے استدلال او کری، (اہل  
 ) بہ شروع کین راولے شو خکہ چہ د عربو بہ د نورو خیزونو پدہ نسبت زیات تعلق دے سرہ  
 وو، او د اللہ پاک قول (سطحت) پدہ دے باندے ظاہر الدلالہ دے چہ زمکہ مسطح دہ او ہم پدہ  
 دے نظریہ باندے علماء شرع دی، نہ گول، لکہ چہ د اہل ہیبت قول دے، اگرچہ د زمکے  
 پدہ گول کیدو باندے د شریعت خہ رکن نہ ماتیرے پس تہ نصیحت کوہ یقینا تہ صرف نصیحت  
 کونکے ئے تہ پدہ دوی باندے نگہبان نہ ئے او پدہ یو قرامت کین د (سین) پدہ خانے پدہ (صاد)  
 سرہ دے یعنی تہ مسلط نہ ئے او دا حکم د جہاد د حکم راتلو نہ مخکین دے البتہ شوک چہ  
 د ایمان نہ اعراض او کری او د قرآن نہ انکار او کری نو اللہ پاک بہ ورتہ لوئی عذاب ورکوی  
 (یعنی) د آخرت عذاب، او اصغر د دنیا عذاب دے پدہ قتل او قید سرہ بیشکہ دے خلقو د  
 مرگ نہ پس واپسی زمونہ طرف تہ دہ، ییاد ہغوی حساب اخستل یعنی د ہغوی جزاء او سزا  
 زمونہ پدہ ذمہ دی. چہ مونہ پدہ ہفہ ہرگز ترک نہ کرو.

### د قیوداتو فوائد اوتسهیل

قوله: (هل اناك) یو جماعت و نیلی دی چه (هل) به معنی د (قد) دې، ای قدھاو ک یا صمد ﷻ احدیث الشاهیة او نیلی شوی دی چه (هل) به خپله معنی دې او د تعجب معنی لره متضمن دې.

قوله: (وجوه یومفل) دا جمله مستانغه د سوال مقدر جواب دې.

سوال: ماحدث الشاهیة؟

جواب: وجوه یومفل، عاهة (وجوه) مبتداء ده او (عاهة) نې خبر دې.

سوال: (وجوه) نکره ده ددې مبتداء جوړیدل څنگه صحیح دی؟

جواب: نکره چونکه په مقام د تفصیل کین واقع ده لهذا مبتداء جوړیدل نې صحیح دی، په (یومفل) کین تنوین د مضاف الیه په عوض کین دې ای یومر غفمان الشاهیة دلته د (وجوه) نه مراد (اصحاب الوجوه) دی، دا د اطلاق الجزء علی الكل د قبیل نه دې، وجه چونکه اشرف الاعضاء دې په دې وجه دا اختیار کړې شو.

قوله: (هاملة) محنت کونکې، مشقت اوچتونکې.

قوله: (ناصة) سترې کیدونکې، (عاملة ناصة) په رفع سره دا دواړه د مبتداء دویم خبر دې.

قوله: (آلة) خوتکیدلې اوبه، (الی) نه اسم فاعل واحد مونث.

قوله: (ضرم) ازغلو والاکیا، (ضرم) یوه گیا ده کوم ته چه شبرق و نیلی شی، او دا گیا چه کله اوچه شی نو اهل حجاز ورته ضریع وائی او دا زهر دی. (صحيح بغاری، کتاب التفسیر)

قوله: (لاصم فیها لاغیة) ۱: د جمهورو په نزد د تاء فوقانیه په فتحې سره او د (لاغیة) په نصب سره دې، ای لاصم انت ایضا الصاحب فیها لاغیة یا، لاصم تلك الوجوه لاغیة. ۲: او ابن کثیر

او ابو عمرو په یا، تحتانیه مضمومه سره مبنی للمفعول د لاغیة په رفع سره لوستلې دې.

۳: او نافع په تاء فوقانیه مضمومه سره مبنی للمفعول لوستلې دې. ۴: او فضل او جحدری

د تاء فوقانیه په فتحې سره مبنی للفاعل او د (لاغیة) په نصب سره لوستلې دې (لاغیة) دا

د موصوف محذوف صفت دې، ای کلمة لاغیة یا لفا لاغیة یا د عاهة په وزن مصدر په معنی د

(لغوا) دې، ای لاصم فیها لغوا.

قوله: ای نفس ذات لغو: ددې اضافي مقصد دې خبرې ته اشاره کول دی چه (نفس) د (لا

لصم) فاعل دې، (لاغیة) مفعول به، او د تاء والاقراءت کین دا هم کیدې شی چه د (لاصم

فاعل) انت) محذوف وی او (لصا لاغیة) مفعول په دې صورت کین د (لصا) محذوف

منلو په خائي (کلمة) هم محذوف منلې کیدې شی. ای کلمة ذات لغو.





التلى ائى لا ينفعه تذكره ذلك يقول مع تذكره يا للعيبه ليهتى قد ختمت الخبز والایمان ليهتاتى  
الطبة فى الآخرة اذ وقت ختامى فى الدنيا فتمويل لا يغلب بكنسر الدال عذابه ائى الله اأحد ائى  
لا ينكله الى خيره وى كذا لا يوقى بكنسر الله وناقه أحد وفى فزاة يفتح الدال والله فخصير عذابه  
وؤلاه لىكافى والتمنى لا يغلب أحد ملل فغلبه ولا يوقى ملل لىكافى يا أيتها النفس المطمئنة الآمنة وهى  
المطمئنة لا توحى الى قلبك يقال لها ذلك جند الموت ائى لزجى الى آخره وإزادته راجعية بالقوس  
مترجمة جند الله بفنك ائى جامعة بين الوصفين ولها عالان يقال لها فى الغاية قاذفلى فى جفلة  
جيتادى الصالحين وادخل جنتى معهم

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم، قسم دې په صبا باندې  
یعنی د هرې ورځې په صبا، او په لسو شپو باندې یعنی د ذی الحجة په لسو شپو باندې او په  
جفت باندې یعنی په زوج او په طاق باندې او (الوتر) د واو په فتحې او کسرې سره دې دا دوه  
لغتنه دى (وتر) په معنی د فرد، او په شپه چه کله هغه رخصتېږي یعنی کله چه هغه راشی او  
لاره شی آیا په دې قسم کښ د عقلمندو دپاره کافی قسم (نه) دې؟ او د قسم جواب محذوف دې  
(او هغه) (للعنین یا کفار مکة) (ای کفار مکة) تاسو ته به ضرور عذاب درکولې شی، آیا ای  
محمد ﷺ تاته معلومه نه ده چه ستا رب د عادیانو سره یعنی قوم ارم سره څه او کړل؟ ارم عاد اولی  
دی، ارم عطف بیان یا بدل دې او د علمیت او د تائید د وجې نه غیر منصرف دې چه د  
هغوی قد و قامت په اوږدوالی کښ د ستو په شان وو په هغوی کښ د ټولو نه اوږد څلور سوه  
گزه وو، په زور او طاقت کښ په دنیا کښ د هغوی په شان څوک نه وو پیدا کړی شوی، او د قوم  
شود سره ښې څه معامله او کړه؟ چه په قری میدان کښ ښې کاتری تراشل او د هغې نه به ښې  
کورونه جوړول، (صفر) د (صفر) جمع ده، او د میخونو والا فرعون سره ښې څه معامله او کړه؟  
او هغه به څلور میخونه ټک وهل او چاته چه به سزا ورکول وو د هغه لاسونه او خپې به ښې په  
هغې پورې او تړل چا چه په ښارونو کښ لویه سرکشی کړې وه او په هغې کښ ښې به قتل وغیره  
سره دیر فساد خور کړې وو پس ستا رب په هغوی باندې د عذاب کوره راو وړوله، بیشکه ستا رب  
په کمین کښ دې د بندگانو د اعمالو نگرانی کوی لهذا هیڅ عمل د هغه نه پټ نه دې چه د  
هغې جزاء ورنکړی پس هغه کافر انسان باندې چه کله د هغه رب ازمیښت کوی په داسې طریقه  
چه د مال وغیره په ذریعه د هغه اکرام کوی او هغه ته انعام ورکوی نو وائی چه زما رب زما قدر  
زیات کړو (یعنی ماته ښې عزت را کړو) او چه کله هغه باندې (بل شان ازمیښت کوی یعنی روزی  
پرې تنگه کړی نو وائی چه زما رب زما قدر ختم کړو (یعنی زه ښې ذلیل کړم) داسې هرگز نه ده!  
یعنی چه د مالدارئ د وجې نه دې اکرام وی او د فقر د وجې نه دې سپکاوی وی، ددې  
دواړو تعلق د اطاعت او معصیت سره دې، خو کفار مکة ددې خبرو نه نه دی خبر بلکه

تاسو د یتیمانو عزت نه کوئ یعنی سره ددې چه دا خلق مالدار دی خو هغوی سره ښه سلوک نه کوی یا د میراث نه د هغوی حق نه ورکوی او خپل مینځ کښ یو بل ته مسکین ته د خوراک ورکولو ترغیب نه ورکوی نه خان ته او نه نورو ته، (طعام) په معنی د (اطعام) دې، او د میراث مال ټول خورئ د زنانو او د ماشومانو د میراث په مال باندې د سخت حرص د وجې نه، د خپلې حصې سره یا د خپل مال سره، او د مال په محبت کښ ډیر بد گرفتاریی چه د هغې په وجه هغه خرج کوئ نه، او په یو قرامت کښ خلورو واره افعال په تاء فوقانیه سره دی داسې هرگز نه وه پکار (خبردار) دا د هغوی په خصلت باندې تنبیه ده چه کله زمکه په ټکولو سره برابر کړې شی (یعنی) زمکه به او خوزولې شی تردې چه په هغې به هره یوه ابادی راغورځیږي او ختمه به شی او ستارب په راشی یعنی د هغه حکم په داسې حال کښ چه ملائک به په صفونو کښ ولاړوی (مصابدا) حال دې په معنی د (مضطرب) یا به د ملائکو ډیر صفونه وی، او جهنم به په دغه ورغ د اویا زړه واپو په ذریعه رانیکلو سره مخامخ راوستلې شی او دا واپې به د اویا زړه ملائکو په لاسونو کښي وی او سخت اواز او جوش به وی هغه ورغ به انسان یعنی کافر انسان په هغه خیز پوهه شی، (یومفل) د (اذا) نه بدل دې او ددې جواب (بذكر الاسات) دې، چه په هغې کښ به هغه د حد نه تجاوز کړې وی، او هغه وخت به د هغه د پوهیدو نه څه حاصل شی، استفهام په معنی د نفی دې، یعنی هغه وخت به پوهیدل د هغه دپاره نافع نه وی، پوهیدلو سره به هغه او وائی افسوس! چه ما د آخرت دپاره څه خیر وړاندې رالپلې وې یا مې په دنیاوی ژوند کښ څه نیک اعمال کړې وې بیا به په دغه ورغ الله پاک (پخپله) عذاب ورکوی بل (خوک) به نه ورکوی (عذاب) په کسرې سره دې، یعنی هغه به دا عذاب ورکول بل چاته نه سپاری او نه په د هغه د تړلو په شان څوک تړولو والا وی په (یوقی) کښ د ذال په کسرې سره دې او په یو قرامت کښ د ذال او ثاء په فتحې سره دې لهذا د (عذابه) او د (وآله) ضمائره به د کافر طرف ته راجع وی او معنی به دا وی چه نه به د هغه په شان چاته عذاب ورکړې شی او نه به د هغه په شان څوک او تړلې شی بل طرف ته به ارشاد او فرمائیلې شی ای مطمئن نفسه! (یعنی) په امن والا، حال دا چه هغه په مومن وی د خپل رب طرف ته په داسې حال کښ روان شه چه ته په ثواب خوشحاله ټی او د خپل عمل په وجه باندې د الله پاک په نزد خوښ کړې شوې ټی یعنی د دواړو صفتونو جامع به وی او هغه دواړه حال دی، دا خبره به هغه ته د مرگ په وخت کولې شی، یعنی ته د هغه د امر او ارادې طرف ته واپس شه، او د قیامت په ورځ به هغه ته ونیلې شی چه ته زما په نیکانو بندگانو کښ داخل شه او زما جنت ته د هغوی سره داخل شه.

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

نونه: (والفجر) الفجر اسم فعل، مصدر په معنی، د سحر زړې راتلل، شلولو سره بهیول، د سحر وخت، او ددې نه علاوه د نورو ډیرو معنو دپاره استعمالیږي. په قرآن کریم کېن صرف د سحر د وخت او د سحر د طلوع کیدو دپاره ددې استعمال شوې دي. (لغات القرآن) د فجر نه مراد یا خو د هرې ورځې صبا راختل مراد دی یا خاص طور د لسم ذی الحجه یا د محرم د اولنې تاریخ فجر مراد دي ځکه چه هم ددې ورځې نه د عریښ نوې کال شروع کیږي، او د (لېال عصر) نه د ذی الحجة ابتدائی لس شپې مراد دی، ځکه چه ددې ډیر فضیلت راغلې دي.

نونه: (والفجر والوتر) ددې معنی جفت او طاق ده، د (هفم) او (وږ) په معنی کېن د مفسرینو ډیر اختلاف دي تردې چه د جفت او طاق په تعیین کېن ۳۶ اقوال ملایږي. نونه: (اذا همس) په اصل کېن (همس) وو، تخفیفاً، د فواصل د رعایت د وجې نه حذف کړې شوې ده.

نونه: (هل لي لك لولدي همس) دا استفهام تقریری دي یعنی په دې قسمونو کېن د عقلمندو دپاره کافی قسم دي، د قوم عاد طرف ته سیدنا هود علیه السلام لیږلې شوې وو، ددې قوم دوه نومونه دی ۱: عاد، ۲: ارم، ځکه چه عاد ځونې دي د عوص، او عوص ځونې دي د ارم، او ارم ځونې دي د سام بن نوح علیه السلام. لهدا کله خو ددې قوم پلار (عاد) طرف ته نسبت کولو سره قوم عاد وئیلې شی او کله د هغوی د نیکه طرف ته نسبت کولو سره قوم ارم بللې شی، پس عاد او ثمود دواړه په ارم کېن یوځانې کیږي، عاد په واسطې د عوص او ثمود په واسطې د عابر، او دلته ارم په دې وجه زیات کړې شوې دي چه په دې قوم کېن دوه طبقې دی یوه د متقدمینو کوم ته چه عاد اولی وئیلې شی او دویمه د متاخرینو کوم ته چه عاد اخري وئیلې شی، ددې نه معلومه شوه چه دلته عاد اولی مراد دی، د عاد دولس سوه کاله عمر وو چه د هغه صلیبی اولاد څلور زره وو هغه د زرو زنانو سره ودونه کړي وو او هغه د کفر په حالت کېن مړ شو. (جمل)

مخکین د څلورو څیزونو قسم ذکر شوې دي د هغې جواب قسم محذوف دي او هغه (لعمري انکأرمکه) دي، او بعض مفسرین وائی چه جواب قسم ذکر دي او هغه د الله پاک قول (ان ربك لبالعصاد) دي، مفسر علام اول قول اختیار کړي دي.

نونه: (ذات العباد) بعض حضراتو ددې ترجمه اوږد قد والا کړې ده، او لوړ قد والا پنځه سره لاسه د هغه خپل لاس مطابق، او کم قد والا پکښ سل لاسه وو. او بعض حضراتو د (ذات العباد) معنی د ستنو لوړو کورونو والا، مراد کړې ده. (جمل) مفسر علام اوله معنی مراد کړې ده.

## [۹۰] سورۃ البلد

## سورۃ البلد مکہ ۲۰ عَشْرُونَ آيَة

سورۃ بلد مکی دی، شل آیتونہ دی

[پاتولہ: ۱-۲۰]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ تَكْلَہُ وَاللَّهُ مَا مُحَمَّدٌ (حِل) حَلَال (وَقَدْ الْبَلَدُ)  
 بَانَ نَجَلَ لَكَ فَتَقَابَلِ فِيهِ وَقَدْ أَنْجَزَ اللَّهُ لَهُ هَذَا الْوَعْدَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَالْجُمْلَةُ اغْتِزَاصُ بَيْنِ الْمَقْسَمِ بِهِ وَمَا  
 عَطِيفٌ عَلَيْهِ (وَوَالِد) أَيِ آدَمَ (وَمَا وَلَدٌ) أَيِ ذُرِّيَّتِهِ وَمَا بَغْنَى مِنْ (لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ) أَيِ الْجِنْسِ (فِي كَبَدٍ)  
 نَصَبٍ وَشِدَّةٍ يُكَادُ مَصَابِيبَ الدُّنْيَا وَخِذَالِدِ الْآخِرَةِ (أَيَحْسَبُ) أَنْظُرُ الْإِنْسَانُ قُوِي فَرِيضٍ وَهُوَ أَبُو الْأَخْذِ بِنِ  
 كِلْذَةِ بَقُوِيهِ (إِنْ) مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْقَبِيلَةِ وَاسْمُهَا مَخْلُوفٌ أَيِ أَنَّهُ (لَنْ يَحْدِثَ عَلَيْهِ أَحَدٌ) وَآلَهُ قَابِرٌ عَلَيْهِ (يَقُولُ)  
 أَهْلَكْتُ عَلَى عَذَاوَةِ مُحَمَّدٍ (مَا لَا كَيْدًا) كَيْبَرًا بَغْضَةً عَلَى بَغْضِ (أَيَحْسَبُ أَنْ) أَيِ أَنَّهُ (لَمْ يَرَوْهُ أَحَدٌ) فِيمَا  
 اتَّفَقَ فَيَعْلَمُ قُدْرَهُ وَآلَهُ عَالِمٌ بِقُدْرِهِ وَأَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَتَكَبَّرُ بِهِ وَفُجَازِهِ عَلَى فِعْلِهِ السَّيِّئِ (أَلَمْ تَجْعَلْ) اسْتَغْنَمَ  
 تَقْرِيرَ أَيِ جَعَلْنَا (لَهُ عَيْنَيْنِ) (وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ) (وَهَدَيْنَاهُ السَّبِيلَيْنِ) بَيَّنَّا لَهُ طَرِيقَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ (فَلَا) فَهَلَا  
 (أَفَقَعَمَ الْعَقَبَةَ) جَاوَزَهَا (وَمَا أَذْرَاكَ) أَهْلَكَ (مَا الْعَقَبَةُ) الَّتِي يَفْتَحِيهَا تَغْيِيمًا لِشَايِئِهَا وَالْجُمْلَةُ اغْتِزَاصُ  
 وَتَنْسَبُ جَوَازُهَا بِقَوْلِهِ (فَكَتَرَبَعَهُ) مِنَ الرَّقِّ بِأَنِ اغْتَفَقَهَا (أَوْ اطْعَامَهَا فِي يَوْمِ ذِي مَقْبَلَةٍ) مَخَاجَةُ (بَيْنَمَا) ذَا  
 مَقْرَبَةٍ فَرَاةً (أَوْ يَسْكِينَا ذَا مَكْرَبَةٍ) لَمْ يَلُوقْ بِالْثَرَابِ لِقْفَرِهِ وَفِي قِرَاءَةِ بَذَلِ الْفَعْلَيْنِ مُضْطَرَانِ مَرْفُوعَانِ مُضَافَ  
 الْأَوَّلُ لِرَفْعِهِ وَتَنْوُنُ الثَّانِي فَيُقَدَّرُ قِتْلُ الْعَقَبَةِ (فِي حِمَامٍ وَالْقِرَاءَةُ الْمَذْكُورَةُ بَيَانُهُ (لَمْ يَرَكَانِ) عَطَفَ عَلَى (أَفَقَعَمَ) وَلَمْ  
 لِلتَّرْتِيبِ الدُّخْرِيِّ وَالْمَعْنَى كَانَ وَقْتُ الْإِفْخَامِ (مِنْ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا) أَوْصَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا (بِالصَّبْرِ) عَلَى  
 الطَّاعَةِ وَعَنِ التَّفَعُّبَةِ (وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ) الرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ (أُولَئِكَ) الْمُؤْمِنُونَ بِقُدْرَةِ الصَّفَاتِ (أَصْحَابُ  
 النُّجْمَةِ) النَّبِيِّينَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ الشَّمَالِ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤَصَّدَةٌ بِالْمَهْمَزَةِ وَالْوَاوِ  
 بِدَلِهِ مَطْبَقَةٌ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم کوم پہ دے شہر  
 مکہ باندے پہ «لا اِلهَ اِلَّا اللہ» کنیں لازائدہ دہ او ای محمد ﷺ ستا دپارہ پہ دے شہر کنیں قتال  
 حلالیدونکی دے پہ داسے طریقہ چہ ستا دپارہ بہ یکیں قتال حلال کرے شی، نو تاسو بہ پہ  
 دے کنیں قتال کوئی، پس اللہ پاک دا وعدہ د فتح مکہ پہ ورخ باندے پورہ کرہ «الفتح الحلال»  
 (الفتح) مقسم بہ او ددے ترمینخہ د کوم چہ پہ مقسم بہ باندے عطف کرے شوی دے، جملہ  
 معترضہ دہ، او قسم دے پہ والد آدم ﷺ او د ہفہ پہ اولاد باندے یعنی د ہفہ پہ ذریت او دلشہ  
 (ما) پہ معنی د (من) دے یقینا مونہ انسان لہرہ یعنی جنس انسان لہرہ پہ مشقت او شدت  
 کنیں پیدا کرے دے چہ ہفہ د دنیا مصیبتونہ او د آخرت مشقت برداشت کوئی ایا انسان

يعنی د قریشو طاقتور شخص او هغه ابو الاسد کله دې د خپل طاقت د وجې نه دا خیال کوی چه په هغه به شوک قابو بیا نه مومي؟ حال دا چه الله پاک پرې قابو موندونکې دې ان **هغه من العيلة دې** او ددې اسم محذوف دې، **ای الله هغه وائی چه د محمد ﷺ په دشمنی کښ،** ما ویر جمع شوې مال خرج کړو ایا د هغه دا خیال دې چه هغه چا نه دې لیدلې چه هغه هغه مال په څه کښ خرج کړو؟ او څومره نې خرج کړو؟ چه هغه د هغې مقدار خلقو ته بیانونی، او حال دا چه الله پاک د هغې په مقدار باندې عالم دې او هغه مال دومره نه دې چه په هغې باندې فخر او کړې شی او هغه د هغه په بدکردارۍ باندې سزا ورکونکې دې ایا مونږ هغه ته دوه مترگې او یوه ژبه او دوه شونډې نه دی ورکړي؟ دا استفهام تقریری دې یعنی مونږ هغه ته دا څیزونه ورکړې دی او مونږ هغه ته د خیر او شر دواړه لارې اوښودلې، نو بیا ولې هغه په کنډو کښ داخل نه شو؟ او تاته څه معلومه ده چه هغه سخت کنډو څه شیز دې؟ کوم ته چه به هغه داخلېږي (دا استفهام د عقبة د عظمت شان بیانولو دپاره دې او جمله معترضه ده، او کنډو ته د داخلیدو طریقه الله پاک په خپل قول **(فک رقبة)** کښ بیان فرماتیلې ده، یعنی د غلامۍ نه ستونه خلاصول په دې طریقه چه هغه لره ازاد کړی یا د لوږې په ورځ باندې په یو نژدې (رشته دار) یتیم یا په خاورو ککړ مسکین باندې خوراک کول یعنی هغه فقیر کوم چه د خپل فقر د وجې نه په خاورو کښ پروت وی، او په یو قرامت کښ د دواړو فعلونو په ځانې دواړه مرفوع مصدر دی، اول مصدر د **(رقبة)** مضاف دې او دویم مصدر منون دې، لهذا د **(العقة)** نه مخکښ به **(اقتسام)** مقدر منلې شی، او ذکر شوې قرامت به د اقتحام بیان وی، او بیا هغه اقتحام (یعنی کنډو کښ د داخلیدو په وخت) د مومنانو نه وی او چا چه خپل مینځ کښ یو بل لره په طاعت باندې او د معصیت نه په پرهیز کولو باندې د صبر او د الله پاک په مخلوق باندې د رحم ترغیب ورکړې وی دا خلق کوم چه په دې صفاتو سره متصف وی د انبی لاس والا دی، او چا چه زمونږ د آیتونو نه انکار او کړو هغه د گس لاس والا دی، په هغوی باندې به اور خور شوې وی. (موصله) په همزې سره دې او د همزې په ځانې په واو سره هم دې په معنی د خور شوی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** دا یو قول دې او یو قول دا هم دې چه دا د منکرین بعث د قول نفی ده، مطلب دا چه ای مشرکین مکه څنگه چه تاسو وایئ نو داسې خبره نه ده.  
قوله: **وَأَنَّكَ جَلَّالٌ إِلَهٌ** دا رسول الله ﷺ ته تسلی ده او د بیا دپاره د فتح مکه زیرې دې، د یقینی الوقوع کیدو د وجې نه د حال په صیغې سره تعبیر کړې شوې دې، لکه چه **(انک مهت وانهر معون)** کښ دې، **(وانت حل)** جمله معترضه ده، نه ئی د مخکښ سره تعلق شته

او نه د روستو سره، بلکه په دې جملې سره د راتلونکې واقعي خبر ورکړې شوې دي، او غوره دا ده چې دې جملې ته حالیه او نیلې شی.

نوله: **بِأَن تَحِلَّ لَكُمُ** دا دې خبرې ته اشاره ده چې مصدر په معنی د مستقبل دي. (صاوی)

نوله: **(لَكَذَلِكَ الْإِنْسَانُ)** دا مقسم علیه (جواب قسم) دي.

نوله: **(وَمَا وَلَدْتُه)** (ما) په معنی د **(من)** دي.

نوله: **(فَهَلَّا)** په دې کښ اشاره ده چې **(لا)** په معنی د **(هَلَّا)** دي، او په خپل اصل باندې هم کیدې شي.

سوال: **(لا)** چې کله په ماضی باندې داخله شي نو د **(لا)** تکرار ضروري وی لکه **(فَلَا صَدَقَ وَلَا صِلَى؟)**

جواب: معنی تکرار شنه اگرچه لفظاً نشته، ځکه چې په اصل کښ **(فَلَا لَكَ رَقَبَةٌ وَلَا اطْعَمَ مَكِينًا)** دي.

نوله: **(الْعَقَبَةُ)** عقبه په غرونو په مینځ کښ سختې لارې ته وائی، **(الْاِطْعَامُ)** په معنی د کندو ته داخلیدل بیا مطلقاً د ترک محرمات اود فعل الطاعات کښې د مجاهدې دپاره استعمال شو.

نوله: **(جَاوَزَهَا)** دا د اقتحام العقبه تفسیر دي.

نوله: **(يُنَاقِ سَبَبَ جَوَازِهَا)** ای یېن طریق دجوها، ویی قراعه بدل الفعلین مصدران مرفوعان دا

په **(لَكَ رَقَبَةٌ اَوْ اطْعَامُ)** کښ د دویم قراعت بیان دي، مفسر علام **رحمته** فرمائی چې په بعض

قراعتونو کښ د ذکر شوی دوه فعلونو په ځانې یعنی د **(لَكَ)** په ځانې **(لَكَ)** او **(اطْعَمَ)** په

ځانې **(اطْعَامُ)** دی، معلومیږي چې د مفسر علام **رحمته** مخې ته چې د قران کریم کومه نسخه

ده په هغې کښ د مصدر په ځانې فعل دي، او زموږ مخې ته چې کومه نسخه ده په هغې

کښ په دواړو ځایونو کښ مصدر دي، که د مصدرونو په ځانې افعال او منلې شي نو بیا به

دواړه افعال د **(فَلَا اِطْعَمَ)** نه بدل وی یعنی هغه په عقبه کښ داخل نه شو یعنی ستونه ئې

ازاد نه کړل او د لوږې په ورځ ئې خوراک ورنکړو، او که د دواړو فعلونو په ځانې مصدر

او منلې شي لکه چې زموږ په نسخه کښ دی نو دا دواړه مصدرونه به د **(العقبه)** تفسیر وی

خو په دې صورت کښ به د ذات تفسیر په مصدر سره کیدل لازم شي، ځکه چې عقبه ذات

دي او **(لَكَ)** او **(اطْعَامُ)** مصدر دي او دا جائز نه دي؟ لهدا د عقبه نه مخکښ اقتحام

مصدر منل ضروري دی، د عبارت تقدیر به داسې وی: **(مَا اِطْعَامُ الْعَقَبَةُ؟ هُوَ لَكَ رَقَبَةٌ اَوْ اطْعَامُ**

**يَوْمَ ذِي مَسْجَةٍ)** ددې تقدیر نه پس د مصدر حمل په ذات باندې کیدل نه لازمیږي.

نوله: **(لَمْ يَلْزَمْ يَاسَ الْخُفَرِيُّ)**: ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: په پورته آیت کریمه کښ د طاعات بدنیه او مالییه په ذریعه د مجاهدې حکم ورکړي

شوي دې او په (لوحان من اللحن آملوا) کښې د ايمان راوړلو حکم ورکړې شوي دې حال دا چه ايمان د طاعت نه مقدم دي؟

**جواب:** د جواب خلاصه دا ده چه (له) د ترتیب ذکرې دپاره دې د ترتیب زمانی دپاره نه دي او مطلب دا دي چه د مجاهده نفس بالا طاعت په وخت مومن وي.

**[٩١] سورة الشمس**

**سورة الشمس محكية خمس عشرة آية**

سورة الشمس مکی دی، پنخلس آیتونه دی.

[آیات ونہ: ۱-۱۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (وَالنَّفْسُ وَهَمَهَا) هَوَاهَا (وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَاَمَا) تَجَمَّعَا طَالَمَا عِنْدَ غُرُوبِهِمَا (وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَا) بِإِزْهَاعِهِ (وَاللَّيْلُ إِذَا بَشَّاهَا) بَطَغَتْهَا بِظُلْمِهِ وَإِذَا فِي الثَّلَاةِ لَمْ يَجِدِ الطَّرِيقَةَ وَالْعَامِلُ فِيهَا يَفُتِلُ الْقِسْمَ (وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَاهَا) وَالْأَرْضُ وَمَا خَلَقَهَا) تَسْتَطِيعُ (وَالنَّاسُ) يَمْتَقِنُ لِنُفُوسِ (وَمَا سَوَاهَا) فِي الْجَنَّةِ وَمَا فِي الثَّلَاةِ مُضْتَرِبَةٌ أَوْ يَمْتَقِنُ مِنْ (فَأَهْلَبَهَا) حُبُورَهَا وَكُفَّوَاهَا) بَيْنَ لَهَا طَرِيقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَآخِرُ الطَّوْلِ رِعَابُهُ لِرُؤُوسِ الْآيِ وَجَوَابِ الْقِسْمِ (قَدْ أَفْلَحَ) خَلِيفَتُ بِنَةِ الْأَدَمِ لَطُولُ الْكَلَامِ (مَنْ رُكَّاهَا) طَهَّرَهَا مِنَ الذُّلُوبِ (وَكُنَّ غَائِبٍ) خَبِرَ (مَنْ دَسَّاهَا) أَخْفَاهَا بِالْمَغْصَبَةِ وَأَحْلَهَ دَسَّاسُهَا الْبَيْتَ الثَّانِي الْبَيْتَ الثَّانِي أَيْ تَخْفِيفُ (كَدَّبَتْ) تَحْمُودُ رَسُولَهَا صَالِحًا (يَطْلُوَاهَا) بِسَبِّ طُغْيَانِهَا (إِذَا بُدِّعَتْ) أَسْرَعَ (أَشْقَاهَا) وَاسَمُهُ قُدَارٌ إِلَى عَفْرِ اثْنَاةٍ بِرِضَائِهِ (فَقَالَ) هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَالِحُ (رَأَاةُ اللَّهِ) أَيْ ذُرْوَاهُ (وَسَقَّيَاهَا) شَرَبَهَا فِي يَوْمِهَا وَكَانَ لَهَا يَوْمٌ وَلَهُمْ يَوْمٌ (فَكَذَّبُوهُ) فِي قَوْلِهِ ذَلِكَ عَنْ اللَّهِ الْفَرْبُ عَلَيْهِ لُزُولُ الْعَذَابِ بِهِمْ إِنْ خَالَفُوهُ (فَقَعَرُوهَا) قَتَلُوهَا لِيَسْلَمَ لَهُمْ مَاءَ شَرَبِهَا (فَقَدِمَتْهُمْ) أَطْبَقَ عَلَيْهِمْ رِجَّتَهُمُ الْعَذَابُ (بِذِيهِمْ) قَسَاوَاهَا أَيْ التَّغَنُّمَةُ عَلَيْهِمْ أَيْ عَشْمُهُمْ بِهَا فَلَمْ يَغْلَبْ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَلَا بِالْوَأِ وَالْوَاءِ (يَخَافُ عِقَابَهَا) بَعَثَهَا

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم، قسم کوم په نمر او د هغې په نرنا او قسم کوم په سپوږمۍ چه کله هغه به نمر پسې شاته راغی یعنی د هغې د غروب کیدو نه پس راخیژی او قسم دې په ورځ چه کله هغه د خپل پورته کیدو سره نمر لره روښانه کړی او قسم دې په شپه باندې چه کله هغه نمر لره د خپلې تیاری په ذریعه پټ کړی او (اذا) په درې واړو ځایونو کښن صرف د ظرفیت دپاره دې او عامل په (اذا) کښن فعل قسم دې او قسم دې په اسمان او په هغه ذات چه چا دا قائم کړي دې او په زمکه او په هغه ذات چا چه دا خوره کړي ده، او قسم دې په نفس او په هغه ذات چا چه د هغه تخلیق برابر کړو او نفس دلته په معنی د (نفس) دې او (ما) درې واړو ځایونو کښن مصدر په ده یا په معنی د (من) ده. بیا ټي ورته د نفس د بدکاری او یر هیزگاری الهام او کړو یعنی د خیر او شر دواړو طریقې ټي ورته واضحي کړي او



تقویٰ نہی د فواصل د رعایت د وجہی نہ موخر کرو، او جواب قسم ﴿لَقَدْ اَلَمْنَا﴾ دې، د جواب قسم نذام د طول کلام د وجہی نہ حذف کړې شوې دې، یقیناً هغه کس مراد ته اورسیدو چا چه د انفس د گناهونو نه پاک کړو او یقیناً هغه څوک نامراد شو چا چه نفس لره په گناه باندې ککړ کړو ﴿وَلَمَّا﴾ په اصل کښن ﴿فَسَبَّ﴾ وو دویم سین تخفیفاً په الف سره بدل کړې شو، او قوم شوه د خپل رسول صالح عليه السلام د خپلې سرکشۍ په سبب تکذیب او کړو چه کله د هغه قوم بدبخت ترین سړي چه د هغه نوم قدار وو د خپل قوم په رضامندی سره د هغه اوبښې د خپو پرې کولو دپاره راپاسیدو، نو هغوی ته د الله رسول صالح عليه السلام او وئیل چه د الله پاک د اوبښې نه ځان اوساتئ ریعنی هغې ته په بد نیتۍ سره لاس یونسۍ او د هغې د نمبر په ورځ د اوبو څکلو نه خبردار اوسئ او یوه ورځ د هغې د نمبر وه او د قوم دپاره یوه ورځ وه پس هغوی د هغه صالح عليه السلام تکذیب او کړو په دې خبره کښن چه دا د الله پاک د طرف نه دې که هغوی ددې خلاف او کړو نو په دې به نزول عذاب مرتب شی نو بیا هغوی هغه اوبښه هلاک کړه یعنې هغه نهی قتل کړه چه د هغه اوبښې د اوبو څکلو نمبر خالص د هغوی دپاره شی نو د هغوی رب د هغوی د گناهونو په سبب په هغوی باندې هلاکت نازل کړو بیا ئې هغه هلاکت په هغوی باندې عام کړو چه په هغوی کښن ئې څوک هم باقی پریښودل، او الله پاک ته ددې د بد انجام ویره نشته ﴿وَلَا﴾ کښن واو او فا دواړه شته.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: ﴿وَلَمَّا﴾ (الصورة) ارتفاع النهار، او ﴿الْحَيَّ بِالْمَوَدَّعِ﴾ د ارتفاع النهار نه زیات شی، او ﴿الْحَمْدُ﴾ په فتحې او مد سره هغه وخت چه کله ورځ نصف النهار ته نژدې شی.  
قوله: ﴿وَالنَّارُ إِذَا جَلَّاهَا﴾ د (اذا جلاها) ضمیر مرفوع مستتر یا خو د (ههنا) طرف ته یا د (الله) طرف ته راجع دې او ضمیر بارز یا خود شمس طرف ته وراجع دې یا د ظلمت طرف ته.  
قوله: ﴿يُسَبِّحُ الظُّرْبُ﴾ دا د اضافت الصفت الی الموصوف د قبیل نه دې ای الطرفة المجردة عن العرط.

قوله: ﴿لَقَدْ اَلَمْنَا﴾ دا جواب قسم دې، حلافت الله الامر معنی په قد باندې د طول کلام د وجہی نه لام حذف کړې شوې دې، ماضی مثبت چه کله جواب قسم واقع شی نو په هغې باندې لام او قدر راوړل ضروری وی، البته صرف په قد باندې هم اکتفاء جائز ده.

## [۹۲] سورۃ الہیل

سورۃ الہیل مکیہ احادی و عشرون آیہ

سورۃ الہیل مکی دی، یووش تا آیتونہ دی.

[ایاتولہ: ۱-۲۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ) بظلمتہ کل ما بین السماء والارض (وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَافَىٰ) تگشای و ظہر و اذا فی الفوجین لمجرید الظریۃ و الغایل فیہا یغل الغسم (وَمَا يَغْنَىٰ مِنْ أَوْ عَصْنَةٍ) علق الذکر (وَالْأُنْثَىٰ) آدم و عواء و کل ذکر و کل أنثی و الغنۃ المُنْشَکِلُ عینا ذکر أو أنثی عند الله تعالیٰ فَخِشَتْ بِکَلْبِیْہِ مِنْ عِلْفٍ لَا یُکَلِّمُ ذَکْرًا وَلَا أَنْثَىٰ (إِنْ سَأَلْتُمْ عَصَلُکُمْ) عَصَلُکُمْ (أَنْثَىٰ) مُخْلِیْف لِعَاوِل لِیَجْعَلَ بِالطَّاعَةِ و عَاوِل لِثَار بِالْمُصِیْبَةِ (فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ) عَقَّ الله (وَأَلْفَىٰ) الله (وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ) اِنی بلا إله إلا الله فی الموضمین (فَسْتَنْبِیْهُ لَیْسَ بِی) لِیَجْعَلَ (وَأَمَّا مَنْ یَجِلْ) یحق الله (وَأَسْتَعْلَىٰ) عن ثوابہ (وکنذب بالهستی) (فَسْتَنْبِیْهُ) نُفُتْہُ (لَیْلُصْرَىٰ) لِثَار (وَمَا) نَافِیْہُ عَنْهُ مَا لَہ (إِذَا قَرَّدَىٰ) فی الثار (إِنْ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ) لَتَجِبَ طَرِيقُ الْهُدَىٰ مِنْ طَرِيقِ الضَّلَالِ لَیَسْتَلِ أَمْرًا بِسُلوکِ الْأَوَّلِ وَتَهْتَبَا عَنْ لِرِکَابِ الثَّانِی (وَأَنْ لَّنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأَوَّلَىٰ) اِنی الدُّنْیَا فَهَنْ طَلَبْتُمَا مِنْ غَیْرِنَا فَقَدْ أَخْطَا (فَالَّذِیْ رَتَّبْکُمْ) عَزَفْتُمْ بِأَهْلِ عُنْکَ (ثَارًا) تَلْطَفُ بِخُذْفٍ إِخْدَى الثَّاعِنِ مِنَ الْأَمَلِ وَطَرِیْءُ بِتَوْبِہَا اِنی تَوَقُّد (لَا یَصْلَاحُهَا) یَدْخُلُهَا (إِلَّا الْأَلْهَی) بِغْنَى الشَّیْءِ (الَّذِی کَذَّبَ) الثَّیْبِ (وَتَوَلَّى) عَنْ الْإِیمَانِ وَهَذَا الْخَصَرُ مُؤَوِّلُ قَوْلِہِ تَعَالَى (وَيُفْهِرُ مَا قُوْنِ ذَٰلِکَ لَیْسَ یَنَامُ) فَبُکُوْنُ الْمُرَادِ الصَّلَیِّ الْمَلُودِ (وَسَبَّحْتُمَا) یُبْعَدُ عَنْهَا (الْأَلْفَىٰ) بِغْنَى الثَّیْبِ (الَّذِی یَقُوْنِ مَا لَہ یَزْکُرُ) مَزْکُرًا بِوَ عِنْدَ الله تَعَالَى بِأَنْ یُخْرِجُہُ لِلَّہِ تَعَالَى لَا رِیَاءَ وَلَا شَفْعَ فَبُکُوْنُ رَکِبًا عِنْدَ الله وَهَذَا نَزَلُ فی الصَّدِیْقِ رَضِیَ الله عَنْہُ لَمَّا اخْتَرَى بِلَالًا الْمُغْدَبَ عَلَى إِیمَانِہِ وَاعْتَقَهُ فَقَالَ الْکُفَّارُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَٰلِکَ لِیَدِ کَانَتَ لَہُ عِنْدَہُ فَتَزَلَّتْ (وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَہُ مِنْ نِعْمَةٍ تَجْزِی) (إِلَّا) لَکِنْ فَعَلَ ذَٰلِکَ (لِإِیْتِقَآءِ وَجْہِ رَبِّہِ الْأَعْلَى) اِنی طَلَبَ ثَوَابِ الله (وَلَسَوْفَ یَرْضَىٰ) بِمَا یُعْطَاہُ مِنَ الثَّوَابِ فی الْخِجْثَةِ وَالْآبَةِ تَشْخُلُ عَنْ فَعَلٍ مِثْلِ فِیْلَہُ رَضِیَ الله تَعَالَى عَنْہُ فَبُیْعَدُ عَنْ الثَّارِ وَغَابَ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، قسم دے پہ شہہ باندے چہ کلہ ہفہ پہ خپلی تیارے سرہ د زمکی او اسمان پہ ہریو غیز خورہ شی (پت کری)، او قسم دے پہ ورخ باندے چہ کلہ رویشانہ شی (یعنی) چہ کلہ ہفہ واضح او ظاہر شی، او (اذا) پہ دوارو خایونو کنش د ظرفیت دپارہ دے او پہ دے کنش عامل فعل قسم دے، او (ما) پہ معنی د (من) یا مصدر بہ دہ. او قسم دے پہ ہفہ ذات چا چہ تر او مادہ پیدا کرل (یعنی) آدم او حوا علیہما السلام یا نبی مذکر او مونث پیدا کرل، او خنشی مشکل زمونہ پہ نزد دے، (خو) د اللہ بال پہ ترد ہفہ مذکر دے یا مونث دے، لہذا ہفہ کس چا چہ قسم او خورو چہ ہفہ بہ د

سری او ښځې سره خبره نه کوی نو هغه به د خنثی مشکل سره په کلام کولو باندې حائث شی، یقیناً ستاسو کوشش (یعنی) عمل مختلف قسم دی، څه خلق د طاعت په ذریعہ د جنت دپاره عمل کونکی دی او او څه خلق د معصیت په ذریعہ د جهنم دپاره عمل کونکی دی پس چا چه د الله پاک حق ادا کړو او د الله پاک نه اوریږدو او د رشتیني خبرې تصدیق نه اوکړو یعنی د ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ په دواړو ځایونو کېن نو مونږ به د هغه دپاره د جنت لاره اسانه کړو او چا چه د الله پاک په حق کېن بغل او کړو او د هغه د ثواب نه نهې ځان بې حاجته او گټلو او د ښې خبرې تکذیب نهې او کړو نو مونږ به هغه ته د سختې لارې یعنی اور دپاره سهولت پیدا کړو او د هغه مال به د هغه هېڅ پکار نه شی کله چه به هغه چه په اور کېن هلاک شی ییشکه لاره ښودل زمونږ په ذمه دی یعنی د هدایت لارې لره د گمراهۍ د لارې نه جدا کول، چه په اول لارې باندې تلو سره زمونږ د حکم تعمیل او کړی او زمونږ په نهې باندې عمل او کړی او دویمه لاره اختیار نه کړی او ییشکه اخرت او اولی یعنی دنیا زمونږ ملکیت دی لهدا دنیا چه چا زمونږ د غیر نه طلب کړه هغه خطا او کړه، پس ما تاسو اې اهل مکہ د گرم اور نه خبردار کړی یی په اصل کېن یو تاء لره حذف کولو سره، او تاء لره باقی ساتلو سره هم، یعنی ﴿تَوَلَّوْا﴾ هم لوستلې شوې دي، کوم ته چه به صرف هم هغه بدبخت د اخلیږی چا چه د نبی ﷺ تکذیب کړې دي او د ایمان نه نهې اعراض کړې دي او ﴿اهْلَی﴾ په معنی د ﴿هَلْی﴾ دي، او دا حصر موؤل دي د الله پاک د قول ﴿وَيَهْرَمُوا حَتَّىٰ ذَٰلِكَ لَمِنْ حَشَاءٍ﴾ د وجې نه لهدا دائمی دخول به مراد وی، او ددي اور نه به هغه متقی لرې ساتلې شی کوم چه خپل مال لره د الله پاک په ترډ د پاکیدو دپاره ورکوی او ﴿هَلْی﴾ په معنی د ﴿تَلْی﴾ دي، په داسې طریقہ چه مال د الله پاک دپاره خرچ کوی نه د ښودلو او اورولو دپاره، لهدا دا کس به د الله پاک په نزد پاکیزه وی، او دا آیت کریمه د ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ په باره کېن نازل شوې دي چه کله هغه بلال رضی اللہ عنہ لره هغه وخت چه کله هغه د خپل ایمان په وجه باندې په تکلیف کېن وو اخستلو سره ازاد کړو نو کفارو او وئیل ابوبکر رضی اللہ عنہ دا عمل په دي وجه او کړو چه د بلال رضی اللہ عنہ په هغه باندې یو احسان وو نو دا آیت کریمه نازل شو ﴿وَمَالِ احْدَالِهِمْ﴾ یعنی د بلال وغیره په هغه باندې هېڅ احسان نشته چه د هغې بدله ورکول وی هغه خو صرف د خپل لوی رب د رضا یعنی د الله پاک د طرف نه د بدلي د حاصلولو دپاره دا کار کوی او هغه به په هغه ثواب سره ضرور خوشحاله شی، کوم چه به په جنت کېن هغه ته ورکولې شی او آیت کریمه په هر هغه کس باندې مشتمل دي چا چه د ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ په شان عمل او کړو نو هغه په د دوزخ نه لرې ساتلې شی او هغه ته به اجر ورکولې شی.

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

- نوله: (كُلْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ) په دې كېښ اشاره ده چه د (مفص) مفعول به محذوف دې.
- نوله: (يُجْرَوُ الْكُرْبَةُ) اى المجرور من المجرط
- نوله: (أَمْرًا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) په دې كېښ اشاره ده چه د (الذكر والاثني) كېښې الف لام عهدى دې.
- نوله: (أَوْ كَلَّ كَلْبًا أَوْ كَلَّ كَلْبًا) په دې كېښ دې خبرې ته اشاره ده چه د (الذكر والاثني) الف لام د استغراق دپاره هم كيدې شي.
- نوله: (وَالْأَنْثَىٰ الْمَرْكُوبَةُ) (الانثى المراكب) مبتداء ده او (ههنا) خبر، او د (ههنا الله) د (ذكر لوانثى) ظرف دې، او دا د يو مقدر سوال جواب دې.
- حوال: دا دې چه چه خنشى مشكل نه د مذكر په عموم كېښ داخل دې او نه د اشي په عموم كېښ نو هغه په دې حكم كېښ څنگه داخل شو؟
- جواب: د جواب خلاصه دا ده چه خنشى مشكل زمونږ د علم په اعتبار سره دې، خود الله پاك د علم په اعتبار سره خنشى يا خو مذكر دې يا مونث دې، لهذا دا د ذكر او شى په عموم كېښ داخل دى، خنشى يو دريم جنس نه دې، ددې تائيد د الله پاك ددې قول نه هم كيږي: (مَنْ يَمْلِكْ أَنْ يَبْعَثَ الْجَنَّةَ) (مَنْ يَمْلِكْ أَنْ يَبْعَثَ الْجَنَّةَ)
- نوله: (إِنْ سَمِعْتُمْ نَفْسًا) دا جواب قسم دې (سميكم) مصدر مضاف دې كوم چه د عموم فائده وركوي لهذا د معنى په اعتبار سره جمع دې اگر چه د الفاظو په اعتبار سره مفرد دې او هم دا وجه ده چه ددې خبر جمع راوړې شوې دې او (هق) په معنى د (مسمعكم) دې.
- نوله: د (حق الله) او د (انثى) نه پس د لفظ (الله) د اضافي مقصد دې خبرې ته اشاره كول دى چه د (اعطى) او (انثى) مفعول به محذوف دى.
- نوله: (تَبَيَّنَ) دې لفظ د اضافي مقصد د يو سوال مقدر جواب وركول دى.
- حوال: د (تَبَيَّنَ لِلصَّغِيرِ) نه معلومېږي چه د عسر دپاره هم يسر دې، حال دا چه په عسر كېښ د يسر هيڅ مطلب نشته؟
- جواب: د جواب حاصل دا دې چه دلته د (يسر) نه مراد اسباب برابرول دى كوم چه د (يسر) او (عسر) دواړو دپاره كيدې شي، يعنى مونږ به د هغه دپاره داسې اعمال اسان كړو كوم چه هغه د جهنم طرف ته بوځي.
- نوله: (وَالْحَقُّ الْقَوِيُّ) يعنى دا حصر د خپل ظاهر نه اوږدېدې دې ددې عبارت د اضافي مقصد په فرقو مرجئه باندې رد كول دى، د چا عقیده چه دا ده چه د ايمان سره هيڅ گناه مضر نه ده او استدلال د ذكر شوى آيت كريمه (لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلَّهِ) نه كوي يعنى جهنم ته به بدبخت ترين انسان د اخليسي او بدبخت ترين كافر وي، مومن به نه د اخليسي اگر چه د

کبيره گناه مرتکب ولې نه وی.

د رد خلاصه دا ده چه د دخول نه مراد دخول مويدي لهذا دا د دي منافي نه ده چه گنهگار مومن جهنم ته داخل شي او بيا راويستلي شي.

نوله: «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» په دي کښ دوه احتمالات دي يو دا چه د «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» نه بدل وي او دويم دا چه د «يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ» د فاعل نه حال وي، مفسر علامه رحمته الله عليه «مترکبا» ونيلو سره دي خبرې ته اشاره اوکړه چه د هغوی په نزد حال کيدل راجح دی.

[۹۲] سورة الضحی

سورة والضحی مکیه احدى عشرة آية

سورة والضحی مکی دی، یوولس آیتونه دی.

[ایاتونه: ۱-۱۱]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (وَالضُّحَى) أَي أَوَّلُ النَّهَارِ أَوْ كَلَّةٌ (وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى) غَطَى بِظُلَامِهِ أَوْ سَكَنَ رَمًا وَدَعَاكَ تَرَكَّكَ يَا مُعَذِّبَ (رَبِّكَ وَمَا قُلِي) أَنْهَضَكَ نَزَلَ هَذَا لَمَّا قَالِ الْكُفَّارُ عِنْدَ تَأْخُرِ الْوَحْيِ غَضَّةً غَضَّةً عَشْرَ يَوْمًا إِنَّ رَبَّهُ وَلَعَنَهُ وَقَلَّادَهُ (وَلَا خَيْرَ لَكَ خَيْرُكَ) لَمَّا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَاتِ لَكَ (مِنَ الْأُولَى) لِلدَّبِ (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ) فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَيْرَاتِ غَطَاءَ خَيْرًا (فَقَرَحَى) بِهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنٌ لَا أَرْضَى وَوَاحِدٌ مِنَ أَشْيَاءِ فِي النَّارِ إِلَى هُنَا قَدْ جَوَّابَ الْقَسَمِ بِمُتَّبِعِي بَعْدَ مُتَّبِعِي (أَلَمْ يَجِدْكَ) إِسْفَهًا تَقَرُّهُ أَنَّى وَجَدَكَ (يَتِمًّا) بِفَقْدِ أَبِيكَ قَبْلَ وَلَا ذَكَ أَوْ بَعْدَهَا (فَأَوَى) بِأَنْ ضَلَّكَ إِلَى عَمِّكَ أَبِي طَالِبٍ (وَوَجَدَكَ ضَالًّا) عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الشَّرِيعَةِ (فَهَدَى) أَنَّى هَذَاكَ (إِنَّهَا) وَوَجَدَكَ عَابِلًا فَعَبَّرًا (فَأَعْنَى) أَغْنَاكَ بِمَا قُتِلَكَ بِهِ مِنَ الْفَقِيمَةِ وَطَهَّرَهَا وَفِي الْخَبِيثِ لَبْسٍ الْبَيْتِ عَنْ كُنْزَةِ الْغَرْزِ وَلَكِنَّ الْبَيْتَ غَنَى النَّفْسِ (فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ) بِأَخْلٍ مَالَهُ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ (وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ) تَزْجِرُهُ لِقَفَرِهِ (وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ) عَلَيْكَ بِالنُّبُوَّةِ وَغَيْرِهِ (فَهَيِّئْ) أَخْبِرْ وَخَلِّفْ حَبِيرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْأَفْعَالِ رَعَايَةً لِلْفَوَاصِلِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دي شروع کوم قسم دي په شروع د ورغ يا په پوره ورغ او قسم دي په شپه باندې چه کله هغه د خپلې تيارې سره خوره شي يا پرسکون شي «ای محمد ﷺ» ستا رب هرگز ته نه شي پريخودلې او نه هغه ستا نه ناراضه دي دا سورت هغه وخت نازل شو چه کله د رسول الله ﷺ نه تر پنځلسو ورغو پورې د وحې سلسله منقطع شوه نو کفارو وتيلي وو چه محمد ﷺ خو د هغه رب پريخودلو او د هغه نه ناراضه شو او يقينا ستا دپاره آخرت د دنيا نه غوره دي ځکه چه په آخرت کښ د رسول الله ﷺ دپاره عظمتونه دي او نژدې ده چه ستا رب به تاته په آخرت کښ د خير نه او بې استهواء انعاماتو نه درکړي، چه ته به پرې خوشحاله شي او رسول الله ﷺ فرماني نو بيا خو به زه تر هغه وخته پورې راضي نه شم ترڅو پورې چه زما يو امتی هم په اور کښ وي، دي خانی پورې جواب قسم د دوو منفی

انعاماتو نہ پس پہ دوؤ مثبت انعاماتو باندې ختم شو. آیا ہفہ تہ یتیم بیا نہ موندې؟ د رسول اللہ ﷺ د والد محترم، د رسول اللہ ﷺ د پیدائش نہ مخکښ یا روستو وفات کیدو د وجې نه، نو تاته ئې ټپکانه (غائب) درکړو استفهام د تقرير دپاره دې یعنی تہ ئې یتیم بیا موندلې نو تاته ئې ستا د تره ابوطالب سره خانې درکړو، او تہ ئې د هغه شریعت نہ بې خبره بیا موندلې په کوم باندې چه اوس تہ ئې نو هغه تاته ددې طرفته لاړ او ښودله او تہ ئې غریب بیا موندلې نو مستغنی ئې کړې د هغه مال غنیمت وغیره په ذریعہ په کوم چه رسول اللہ ﷺ قناعت اوکړو، او په حدیث کښ دی چه غنا د مال او متاع په کثرت سره نہ ده بلکه غنا خو د زړه غنا ده، لهذا تہ هم په یتیم باندې د هغه مال وغیره اخستلو سره سختی مه کوہ او مه سوال کړې د فقر د وجې نه رته او په خپل خان باندې د خپل رب نبوت وغیره نعمتونه ظاہر وه یعنی هغه بیانوه، او د بعض افعالو نہ د رسول اللہ ﷺ طرف تہ واپس کیدونکی ضمانت د فواصل د رعایت د وجې نه حذف کړې شوی دی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (هَٰؤُلَاءِ) چه ورځ روښانه شی، د چاشت وخت، ضحیٰ مذکر او مونث دواړو طریقو سره استعمالیږي.

قوله: (مَتًی) د (نص) نه د ماضی واحد مذکر غائب، هغه سکون بیا موندلو، هغه خور شو  
قوله: (وَمَا أَكَلِ) دا په اصل کښ (کَلَلَ) وو، مفعول به لره په ماقبل باندې قیاس کولو سره حذف کړې شو.

قوله: (كُلِّي) د (هَی) نه ماضی واحد مذکر غائب، سخت نفرت کول.

قوله: (جَزِيْلًا) ډیر زیارت، په کثرت سره.

قوله: (لَمْ جَوَابُ الْقَسْمِ عَلَى مَنْفَعَةٍ) جواب قسم د (وَدَعَا) نه شروع کیدو سره په (فَرَقَ) باندې ختم شوې دې، په دې کښ د څلورو څیزونو بیان دې، اول دوه یعنی (مَا وَدَعَا) او (وَمَا أَكَلِ) منفی دی او ددې نه روستو (وَلَا تَعْرِفُ عَيْدُكَ مِنَ الْأَوَّلِ) او (وَلَوْ هُوَ طَلَبُكَ رَيْكُ فَرَقَ) په دې کښ د دوؤ څیزونو بیان دې یعنی د آخرت خیر او د الله پاک ورکړه دا دواړه مثبت دی.

قوله: (أَنَا الْيَقِيْنُ لَا تَقِيْنُ) (الیتما) د (فَلَا تَقِيْنُ) د وجې نه منصوب (مفعول به مقدم) دې.

قوله: (وَحَدَّثَ كَقَوِيْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُضِّ الْأَفْعَالِ رَهَابَةً لِلْفَوَاصِلِ) او هغه درې افعال دی، ۱: یعنی (فَأَوَى) په اصل کښ (فَأَوَاكَ) وو، ۲: (فَهْدَى) په اصل کښ (فَهْدَاكَ) وو، ۳: (فَاغْنَى) په اصل کښ (فَاغْنَاكَ) وو، په ذکر شوی درې واړو افعالو کښ ضمیر مفعولی د فواصل د رعایت د وجې نه حذف کړې شوی دی.

## [۹۴] سورۃ الم نشرح

## سورۃ الم نشرح مکیہ ثمان آیات

سورۃ الم نشرح مکی دی، اتہ آیتونہ دی

[آیاتونہ: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (الم نشرح) استفهام تقرر أي شَرَحْنَا (لَكَ) يَا مُحَمَّد (صَدْرَكَ) بِالْبَيِّنَةِ  
وغيرها (وَوَضَعْنَا) حَقَطْنَا (عَنَّا وَزَكَّ) (الَّذِي أَنْقَضَ) أُنْقَل (ظَهْرَكَ) وَهَذَا حَقُولُهُ فَقَالِي (لِيُظْهِرَكَ اللَّهُ مَا  
تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ) (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) بَأَن تَذَكَّرَ مَعَ ذِكْرِي فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَالشَّهَادَةِ وَالْخُطْبَةِ وَغَيْرِهَا (وَإِن  
مَعَ الْعَصْرِ الشَّدَّةَ يُسْرًا) سُهولة (إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) وَالَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَى مِنْ الْكُفَّارِ جِنَّةَ لَمْ  
خَصَلَ لَهُ الْيُسْرُ يَنْصُرُهُ عَلَيْهِمْ (فَإِذَا فَرَغْتَ) مِنَ الصَّلَاةِ (فَالْتَصِبْ) رَتَّبَ فِي الدُّعَاءِ (وَالْيَا رِبِّكَ فَارْغَبْ) لَمْ يَدْرِعْ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ ڊیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، ای محمد ﷺ آیا مونہ  
ستا سینہ د نبوت و غیرہ دپارہ نہ دہ پرانستلی؟ دا استفهام تقریری دی؟ یعنی پرانستلی مو  
دہ او مونہ ستا نہ ستا ہفہ بوج نہ کہہ کرو کوم چہ ستا ملا ماتہ کری وہ یعنی کوم چہ ستا ملا  
درنہ کری وہ، او دا ہم داسی دہ لکہ چہ د اللہ پاک قول دی (لِيُظْهِرَكَ اللَّهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ)  
او مونہ ستا ذکر اوچت کرو پہ داسی طریقہ چہ پہ اذان او اقامت کنب او پہ تشهد او خطبہ  
و غیرہ کنب زما د ذکر سرہ ستا ہم ذکر کولی شی یقینا د مشکل سرہ اسانی دہ بیشک د مشکل  
سرہ اسانی دہ او رسول اللہ ﷺ د کفارو د طرف نہ ڊیر تکلیفونہ برداشت کرل، بیا ورتہ  
اسانی حاصلہ شوہ پہ کفارو باندی فتح ورکولو سرہ، او چہ کلہ تہ د مانخہ نہ فارغ شی نو پہ  
دعا کنب کوشش کوہ او خاص د خپل رب طرف تہ توجہ کوہ یعنی عاجزی کوہ.

## د قیوداتو فوائد او تسہیل

قولہ: (الم نشرح لك صدرك) دا استفهام تقریری دی، خکہ چہ (لم نشرح) منفی دی، او پہ  
دی باندی استفهام انکاری داخل دی، لہذا د منفی نفی اوشوہ، او د منفی نفی د تقریر  
فائدہ ورکوی، مفسر علامہ رحمہ اللہ پہ (ای شرحنا) سرہ ددی طرف تہ اشارہ او کرہ.

قولہ: (وہیوہا) پہ دی کنب د شق صدر و غیرہ طرف تہ اشارہ دہ.

قولہ: (ولہ) پہ کسری سرہ، بوج، گرائی.

قولہ: (وَهَذَا كَقَوْلِهِ تَعَالَى لِيُظْهِرَكَ اللَّهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ) مطلب دا دی چہ خنکہ (لِيُظْهِرَكَ اللَّهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَلِكَ) د خپل  
ظاهر نہ مؤول دی ہم دغہ شان (الظن ظہرک) ہم د خپل ظاہر نہ مؤول دی، مطلب دا دی  
چہ ستا نہ مو سہو او نسیان معاف کرو، او بعض وائی چہ د امت گناہونہ مراد دی، او  
بعض وائی چہ مراد ترے نہ ترک اولی دی.

قولہ: (وَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا) کنب د تاکید احتمال ہم دی او د تاسیس ہم، پہ دویم صورت کنب بہ  
جملہ مستانفہ وی.

[٩٥] سورة التين

سورة والتين مكية او مدنية ثمان آيات

سورة والتين مكي يا مدني دي، اته آيتونه دي

[آياتونه: ٨-١]

بسم الله الرحمن الرحيم (والتين والزيتون) اي المناكولتي او خبثتي بالشام يبنان الماكولين (وطور سينين)  
الجبيل الذي كلم الله تعالى عليه موسى ومعنى يبين المناركة او الحسن بالاشجار النفيرة: وهذا البكد  
الامين) منكه لان الناس فيها جاهلية ولاما لقد خلقت الانسان الجنس (في احسن تقويم) تعديل  
لصورته (تفرد ذاتا) في بغض افراده (اسفل سافلين) كناية عن الفهم والشفق فينقص عقل الفلمس عن  
زمن الشباب ويكون له اجره بقوله تعالى (الا) لكن الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلهم اجر غير ممنون  
مقطوع وفي الحديث اذا بلغ الفلمس من الكبر ما يفجره عن الفقل حب له ما كان يغفل (فما يكذبك)  
ايها الكافر (بعد) بعد ما ذكر من خلق الانسان في احسن صورة ثم زده الى اقل الفطر الدال على  
القفرة على النبت (باليتين) بالجزء المستوي بالنبات والحساب اي ما يفتلك منكبا بذلك ولا جاعل  
له (اليس الله باحكم الحاكمين) هو اقضى الفاجين وحكمه بالجزء من ذلك وفي الحديث من قرأ والتين  
إلى آخرها فلنقل بلى وأنا على ذلك من الشاهدين

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دي شروع کوم! قسم دي په انحر او په  
زيتون باندې يعنى په خوړلي کيدونکو دواړو ميوو باندې، يا قسم دي په دوو غرونو چه په  
هغه باندې ذکر شوې دواړه قسم ميوې کيږي په ملک شام کښ. او قسم دي په طور سينين  
باندې يعنى هغه غر باندې په کوم باندې چه موسى عليه السلام د الله پاک سره خبرې کړې وې او د  
سينين معنى ده مبارک ربا هغه مقام کوم چه د ميوه دارو اونو په وجه ښکلي وى او قسم دي  
په دې امن والا شهر مکه باندې په دې کښ د خلقو په زمانه جاهليت او په اسلام کښ د مامون  
کيدو د وجي نه، او مونږ جنس انسان لره په بهترين معتدل صورت باندې پيدا کړي دي بيا مونږ  
دهغي بعض افراد د لاندو ته لاندې کړل دا د بودا توب نه کنايه ده، پس د مومن عمل د بودا  
والی په زمانه کښ، د خواني د زماني په نسبت کم شى، خو د هغه د اجر سلسله مسلسل  
جاری وى، د الله پاک د قول «الا الذين آمنوا والعل» په دليل سره، مگر هغه خلق چا چه ايمان  
راوړلو او نیک عمل شي او کړو د هغوى دپاره نه ختميدونکې اجر دي او په حديث کښ دى چه  
کله مومن د بودا والی د وجي نه هغه حالت ته اورسيږي کوم چه هغه لره د عمل نه عاجز  
کړى نو د هغه دپاره هم هغه اجر ليکلي شى کوم چه هغه د خواني په زمانه کښ کولو پس  
اي کافره اته اوس يعنى د ذکر شوى صورت حال نه پس او هغه صورت حال، انسان لره په  
احسن صورت کښ پيدا کول بيا هغه لره بیکاره عمر ته رسول کوم چه په بعث (بعد الموت)



باندې قدرت لرلو باندې دلالت کوي د جزاء د ورځې تکذيب ته څه څيز تيار کړي؟ هغه جزاء کومه چه به د بعث او حساب نه پس کيږي، يعنې کوم څيز ستا نه د هغې تکذيب کونکې جوړ کړو؟ حال دا چه د هغې هيڅ سبب نشته، آيا الله پاک د ټولو حاکمانو حاکم نه دي؟ يعنې هغه د ټولو فيصله کونکو نه غوره فيصله کونکې نه دي، او د هغه د جزا د حکم کولو تعلق هم ددې فيصلې سره دي، او په حديث شريف کښ راغلې دي چه څوک پوره سورة تين اولولي هغه لره (يٰۤاَيُّهَا عَلِيُّ ذٰلِكَ مِنَ الْعَاهِدِينَ) لوستل پکار دي.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

قوله: (وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ) الله پاک د يو مقسم عليه دپاره څلور قسمونه خوړلي دي، ځکه چه د مقسم عليه په عظمت او اهميت باندې دلالت مقصود دي، او مقسم عليه (لَقَدْ عَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَن تَقْوِيمٍ) دي.

قوله: (وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ) د (تين) او (زيتون) نه څه مراد دي؟ په دې کښ دوه اقوال دي، ابن عباس رضي الله عنه فرمائي: ددې نه مراد انځر، زيتون دواړه ميوې دي.

فانده: انځر د خوراک، دوائی او ميوې درې واړو صفتونو جامع دي، او د طبيبانو راښايي ده چه انځر لطيف او زر هاضمه راوستونکې غذا ده، په معده کښ زيات وخت نه ايسارېږي، طبيعت ته سکون ورکوي، بلغم کموي او گردې صفا کوي، او هم دغه شان د مثاني فضله خارجوي، مثانه مضبوطوي، بدن څړسوي او د اينې او تريڅي سډې پرانيږي، او بعض حضرات فرمائي چه انځر خوړل د ځلې بدبوڼي ختموي او وينښته اوږدوي، په روح المعاني کښ دا هم دي چه انځر بهترين خوراک دي که په نهره او خوړلې شي او د هغې نه روستو څه او نه خوړلې شي او دا ئې هم ليکلې دي چه دا کثير النفع دوائی ده، سډې پرانيږي او اينه مضبوطوي، ورم طحال لره زائل کوي او په عسر البول کښ نافع دي هزال الکلي (ذبول گرده)، او خفقان او ضيق النفس او هم دغه شان توڅي او د سينې درد وغيره کښ مفيد دي (روح المعاني) که په خوب کښ چا انځر اوليدلو نو هغه ته به مال حاصلېږي او که انځر ئې اوخوړلو نو اولاد به ورته نصيب کيږي. (جمل، صاوي)

قوله: (وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ) دا د اضافت موصوف الى الصفت د قبيل نه دي.

قوله: (فِي بَعْضِ الْأَرْوَاحِ) دا ددې خبرې طرف ته اشاره ده چه په آيت کریمه کښ صنعت استخدام دي په دې طريقه چه انسان ئې اولاد د جنس انسان په معنی کښ واخستلو بيا ئې چه کله د (رددها) ضمير دي طرف ته راجع کړو نو انسان ئې په دويمه معنی کښ يعنې د بعض افراد انسان په معنی کښ واخستلو او بيا ئې ضمير د انسان طرف ته واپس کړو.

## [۹۶] سورۃ القرا

## سورۃ القرا مکینہ تسع عشرۃ آیہ

سورۃ اقرا مکی دی، نورلس آیتونہ دی

[ایا توله: ۱-۱۹]

بسم الله الرحمن الرحيم (الْقُرْآنُ) أَوْجَدَ الْفِرَاءَ مُتَعَدِّلًا (بِأَسْمَدِكَ الَّذِي عَلَّمَ) الْعَلَامِي (خَلَقَ الْإِنْسَانَ) الْجَنَسَ (مِنْ عَلَقٍ) جَمْعُ عَلَقَةٍ وَهِيَ الْفِطْعَةُ الْبَسِيرَةُ مِنَ الدَّمِ الْغَلِيظِ (الْقُرْآنُ) تَأْكِيدٌ لِلْأَوَّلِ (وَرَبِّكَ الْأَكْبَرُ) الَّذِي لَا يُؤَاوِيهِمْ خَالٍ مِنَ الْعُصْبِ فِي الرِّفَا (الَّذِي عَلَّمَ الْخَطَّ) بِالْقَلَمِ وَأَوَّلَ مَنْ خَطَّ بِهِ إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (عَلَّمَ الْإِنْسَانَ) الْجَنَسَ (مَا لَمْ يَلْعَلْهُ) قَبْلَ تَعْلِيمِهِ مِنَ الْهَدْيِ وَالْكَيْفَانَةِ وَالصَّنَاعَةِ وَغَيْرِهَا (كَلَّمَ) خَفَا (إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ) (أَنْ رَأَاهُ) أَيْ نَفْسَهُ (اسْتَفْهَى) بِالْعَالِ نَزَلَ فِي أَمِي جَهْلٍ رَوَى عَمَلِيَةً وَاسْتَفْتَى مَفْعُولٌ نَابٍ وَأَنْ رَأَاهُ مَفْعُولٌ لَهُ (إِنْ إِلَى رَبِّكَ) يَا إِنْسَانُ (الرُّجْعَى) أَيْ الرُّجُوعَ تَضْوِيفٌ لَهُ فَيُجَاوِزِي الطَّاعِي بِمَا يَسْتَفْجِيهِ (أَرَأَيْتَ) فِي اللَّاحِلَةِ عَوَاصِحَ لِلشَّعْثِ (الَّذِي يَنْتَهِي) هُوَ أَبُو جَهْلٍ (عَبْدًا) هُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا صَلَّى) (أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ) الْفَنَوِي (عَلَى الْهَدْيِ) (أَوْ) لِلتَّفْهِيمِ (أَمْرًا بِالتَّقْوَى) (أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ) أَيْ الثَّابِي الَّذِي (وَكَوَّلَى) عَنِ الْإِيمَانِ (أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى) مَا صَدَرَ مِنْهُ أَيْ يَغْلَمُهُ فَيُجَاوِزُهُ عَلَيْهِ أَيْ إِعْجَبَ مِنْهُ يَا مُخَاطَبُ مِنْ خَيْثُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ وَمِنْ خَيْثُ أَنَّ الْفَنَوِي عَلَى الْهَدْيِ آيَرِ بِالتَّقْوَى وَمِنْ خَيْثُ أَنَّ الثَّابِي مُكَذِّبٌ مُتَوَلٍّ عَنِ الْإِيمَانِ (كَلَّمَ) رَفَعَ لَهُ (كَيْونَ) لَمْ يَلْعَلْهُ (عَمَّا هُوَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ) لَكَنَافًا بِالنَّاصِيَةِ لِحَرَنِ بِنَاصِيَتِهِ إِلَى الثَّارِ (نَاصِيَةٍ) بِذَلِكَ تَكْرِزُهُ مِنْ مَعْرِفَةِ (كَأَذِيَةِ عَاطِفَةٍ) وَصَفَهَا بِذَلِكَ مَجَازٌ وَالْمُزَادُ صَاحِبُهَا (فَلْيَنْذِرْ نَازِيَةً) أَيْ أَهْلَ نَادِيهِ وَهُوَ الْمَجْلِسُ يُنْتَدَى بِتَحَدُّثِ فِيهِ الْقَوْمُ وَكَانَ قَالَ لِلشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَى عَنْ الصَّلَاةِ لَقَدْ غَلِظْتَ مَا بَيْنَ رَجُلٍ وَرَجُلٍ نَازِيَةً بَيْنِي لَأَمْلَأَنَّ عَلَيْكَ هَذَا الْوَادِي إِنْ جِئْتَ خِيَلًا جَزْدًا وَرَجُلًا مُرَدًّا (سَدَّ رُؤُوسَ الْزَّيَّاتِيَةِ) الْفَلَاكِجَةُ الْفِلَاطُ الشَّدَادُ الْإِهْلَاجِي كَمَا فِي الْخَبَرِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذْتَهُ الزَّيَّاتِيَةَ عَمَّا (كَلَّمَ) رَفَعَ لَهُ (لَا تُطْعَمُ) يَا مُخَدَّمُ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ (وَأَسْعِدُ) مَقِلَّ إِلَهُ (وَالْقُرْبُ) مِنْهُ بِطَاعَتِهِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، اولولہ ای نبی ﷺ د خیل رب پہ نوم چہ مخلوق پیدا کرو، جنس انسان نی د چک وینی نہ (علق) د (علقہ) جمع دہ، او ہفہ د چک وینی تکرری تہ وانی، اولولہ دا د اولنی اقرا تاکید دی ستارب دیر کریم دی د ہفہ برابرری ہیخ کریم نہ شی کولی، (ویک) د اقرا د ضمیر نہ حال دی چہ د قلم پہ ذریعہ د لیکلو تعلیم ورکرو او د تولو نہ اول چہ چہ د قلم پہ ذریعہ لیکل او کرل ہفہ سیدنا ادیس ﷺ وو، جنس انسان تہ تی ہفہ علم او بنودلو کوم چہ ہفہ تہ د بنودلو نہ مخکین نہ وو معلوم، (مثلاً) ہدایت او کتابت او صنعت وغیرہ، پہ حقیقت کین انسان سرکشی کوی پہ دی وجہ چہ ہفہ حمان د مال د وجہ نہ بی پرواہ گنری (دا آیت کریمہ) د ابو جہل پہ بارہ کین نازل

شوے دے، او د رؤیت نہ رؤیت علمیه مراد دے او استغناء مفعول ثانی دے او ﴿ان راہ﴾ مفعول لہ دے یقیناً ای انسانہ تہ بہ د خپل رب طرف تہ واپس کیچے دا انسان تہ ویرہ ورکول دی لہذا سرکشہ تہ بہ سزا ورکوی د کوم چہ ہفہ مستحق دے ایا تا ہفہ سرے لیدلے دے کوم چہ یو بندہ محمد ﷺ لہ منع کوی کله چہ ہفہ مونخ کوی ﴿اراہت﴾ بہ درے وارو خایونو کنس د تعجب دپارہ دے او ہفہ ﴿منع کونکے﴾ ابوجہل دے، ماتہ خبر را کرہ، کہ ہفہ منع کرے شوے پہ ہدایت باندے وی یا د پریزگاری تلقین کوی ﴿او﴾ د تقسیم دپارہ دے ماتہ خبر را کرہ کہ دا نبی ﷺ لہ منع کونکے تکذیب کوی او د ایمان نہ مخاروی، ایا ہفہ تہ دا خبر نشته چہ اللہ پاک ہفہ ہر شے وینی کوم چہ ہفہ کوی یعنی ہفہ تہ معلوم دی لہذا ہفہ تہ بہ پہ دے سزا ورکوی، ای مخاطبہ تہ د ہفہ نہ تعجب او کرہ پہ دے حیثیت سرہ چہ د ہفہ منع کول د مونخ نہ دی او پہ دے حیثیت سرہ چہ منع کونکے، تکذیب کونکے او دایمان نہ اعراض کونکے دے خبردار! کہ ہفہ ددہ د اختیار کری کفر نہ منع نہ شو، ﴿کلا﴾ حرف ردع دے، او پہ ﴿لن﴾ کنس لام قسمیہ دے نو مونخ بہ یقیناً د ہفہ د تندے ویبستہ رانیولو سرہ د جہنم طرف تہ راکاپو دا نکرہ د معرفے نہ بدل دے، داسے تندے کوم چہ دروغون او خطاکار دے او د ﴿ناصیہ﴾ صفت ﴿کاذبہ﴾ را وړل مجاز دے (یعنی مجاز عقلی دے، او مراد ترے نہ صاحب ناصیہ دے، ہفہ دے خپل مجلس والا راوبلی او د مجلس نہ مراد ہفہ دے کوم چہ ددے دپارہ رابللے شی چہ د قوم خلق پہ دے کنس خبری او کری، چہ کله رسول اللہ ﷺ ابوجہل د مونخ نہ بہ منع کولو باندے رتلے وو نو ابوجہل رسول اللہ ﷺ تہ ونیلے وو چہ تاتہ معلومہ دہ چہ بہ مکہ مکرمہ کنس یو سرے ہم زما نہ لوئی مجلس والا نہ دے زہ کہ ستا خلاف او غوارم نو دا میدان د غورہ اسونو (یعنی شہسوارانی او خوانانو سرو ریبادہ) نہ دک کرم، نو مونخ بہ ہم دہفہ ہلاکولو دپارہ سخت زہہ والا ملائک راویلو پہ حدیث کنس دی چہ کہ ہفہ خپل حمایت کونکے رابللی وو نو د دوزخ ملائکو بہ ہفہ د تولو وړاندے نیولے وے خبردار! دا رسول اللہ ﷺ تہ تنبیہ دہ، ای محمد ﷺ پہ ترک صلاۃ کنس تہ هرگز د ہفہ خبرہ مہ منہ او سجدہ کوہ (یعنی) د اللہ پاک دپارہ مونخ کوہ او د ہفہ د طاعت پہ ذریعہ د ہفہ قرب حاصلوہ.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ اقرأ پہ بعض نسخو کنس سورۃ العلق دے او پہ بعض کنس سورۃ القلم، ددے نہ معلومہ شوہ چہ ددے سورۃ درے نومونہ دی.

نولہ: ﴿اَوْحٰی الْوَحٰیۃ﴾ ددے عبارت د اضافی مقصد دا بیانول دی چہ ﴿اقرأ﴾ د ﴿لوحید﴾ پہ معنی کنس پہ منزله د لازم دے یعنی لوستل شروع کرہ او بعض حضراتو ونیلے دی چہ ددے مفعول مقدر دے ﴿اقرأ القرآن﴾ بعض حضراتو ونیلے دی چہ ﴿اسما﴾ د ﴿اقرأ﴾ مفعول دے

او باء زانده ده، خو مفسر علام مبتداء محذوف منلو سره دې طرف ته اشاره او کړه چه اسم مفعول نه دې او نه باء زانده ده بلکهه (بأسرديك) د مبتداء متعلق كيدو سره د (اقرأ) د ضمير فاعل (انت) نه حال دې.

نوله: (عَلَى) دخل مفعول لره په عموم باندې د دلالت كولو دپاره ذكر نه كړې شو مفسر علام (الغلاف) مقدر منلو سره د عموم طرف ته اشاره او كړه.

نوله: (عَلَى اللِّسَانِ) انسان د هغه د شرف د وجې نه مفرد راوړې شوې دې اگر چه په معنى كېنې جمع دې، ځكه چه الف لام د استغراق دپاره دې.

نوله: (عَلَى) دا د (علقة) جمع ده، چك ويني ته ونيلي شى (أَنَّى لَكِ) سره دې طرف ته اشاره ده چه د (رأى) د فاعل ضمير د انسان طرف ته راجع دې، او ضمير مفعولى هم د انسان طرف ته راجع دې او مراد ددې نه نفس انسان دې.

نوله: (الرَّحْمَنُ) ضى مصدر دې واپس كيدل په وزن د (بهرى) لازم هم استعمالېږي.  
نوله: (أَرَأَيْتَ) درې واړو خايونو كېنې د تعجب دپاره دې نه د استفهام دپاره، او د (أَرَأَيْتَ) تكرار د تاكيد دپاره دې.

نوله: (لَكُنْفًا) د (سقم) نه د مضارع جمع متكلم صيغه ده په اصل كېنې (لنفسى) وو، نون خفيفه لره په تنوين سره بدل كړې شو، (سقمًا) يو خيز لره نيولو سره په سختۍ باندې رابنكل، او په صراح كېنې دى: سَمْعِي شَانِي مَرَحِي

نوله: (بَدَلْ لِكِرْوَةٍ مِّنْ مَّوَدَّةٍ) د نكړه صفت راوړلو د وجې نه د (النَّاصِيَةِ) معرفه نه بدل واقع كيدل صحيح دى.

### [۹۷] سورة القدر

سورة القدر مكيه او مدنية خمس اوست آيات

سورة قدر مكى يا مدنى دې، پنځه يا شپږ آيتونه دى.

[آياتوله: ۱-۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ) أَيِ الْقُرْآنِ جَنَّةً وَاحِدَةً مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ إِلَى السَّمَاءِ السُّنِّيَةِ (فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) أَيِ الشَّرَفِ الْعَظِيمِ (وَمَا أَفْرَاكَ) أَغْلَمَكَ يَا مُحَمَّدُ (مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ) تَعْظِيمٌ لِشَأْنِهَا وَتَعْجِيبٌ بِهَا (لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِزٌّ مِنْ أَلْفِ شَهْرِ) لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةٌ أَلْفَرُ فَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا خَيْرٌ مِنْهُ فِي أَلْفِ شَهْرِ لَيْسَتْ فِيهَا أَثَرُ تَكَلُّفٍ الْمَلَايِكَةُ بِخُذْ (إِخْذِ الثَّانِي) مِنَ الْأَمْرِ وَالرُّوحِ) أَيِ جَنَابِ (فِيهَا) فِي اللَّيْلَةِ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ) يَا مُحَمَّدُ (وَمِنْ كُلِّ أَمْرٍ) فَضَاءُ اللَّهِ فِيهَا لَيْلَتِكَ الشَّئِ إِلَى قَابِلٍ وَمِنْ سَبِيَّةٍ بِمَعْنَى الْبَاءِ (سَلَامُهُ) خَيْرٌ مِنْكُمْ وَنَبَتْنَا (حَتَّى مَطْلَمَةِ الْفَجْرِ) يَفْتَحُ الْأَمْرَ وَكَشَرَهَا إِلَى وَقْتِ طُلُوعِهِ جَبَلَتْ سَلَامًا بِكَثْرَةِ السَّلَامِ فِيهَا مِنَ الْمَلَايِكَةِ لَا تَمُرُّ بِمَلَكٍ وَلَا بِمَلُومَةٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ

ترجمہ: پہ نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم یقینا مونږ دا یعنی قرآن کریم په شب قدر کښ یعنی د شرف او عظمت والا شپه کښ د لوح محفوظ نه د دنیا د آسمان طرف ته په یو کړت نازل کړو او اې محمد ﷺ تا ته څه معلومه ده چه شب قدر څه څیز دې؟ (دا استفهام) د لیلة القدر د عظمت او د هغې نه د تعجب د اظهار بیان دې شب قدر د زړو میاشتنو نه غوره دې په کومو کښ چه شب قدر نه وی، یعنی شب قدر کښ عمل صالح کول د زړو میاشتنو د عمل نه غوره دې په کومو کښ چه شب قدر نه وی هغه شپه کښ (عام) ملائک او جبرائیل علیهما السلام را کوزیږي د (تلل) اصل (تلل) دې د یو تاء په حذف سره د خپل رب په حکم سره د هر کار د پوره کولو دپاره د کوم د کولو چه الله پاک په دې شپه کښ فیصله کړې ده ددې کال نه تر بل کاله پورې (من) سببیه دې په معنی د (بام) دا شپه سراسر سلامتی ده (سلام) د (هی) مبتداء دپاره خبر مقدم دې او د صبا د راختلو پورې وی (مطلع) د لام په فتحې او کسرې سره، یعنی د سحر د راختلو پورې دا ټوله شپه سلام جوړه کړې شوې ده، په دې شپه کښ د ملائکو د طرف نه د کثرت سلام کیدو د وجې نه، هغوی په یو مومن سړی او زنانه باندې نه ورتیر یږي مگر هغوی ته سلام کوی.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

په: (إِلَّا أَنْزَلْنَاهُ) بیشکه مونږ دا قرآن کریم نازل کړې دې.

سوال: د (أَنْزَلْنَاهُ) د ضمیر مرجع قرآن کریم دې حال دا چه د قرآن کریم ذکر مخکښ نشته، دا اضماع قبل الذکر دې کوم چه ممنوع دې؟

جواب: د قرآن کریم په شرف او شهرت باندې اعتماد کولو سره د مرجع ذکر نه دې کړې شوې گویا قرآن کریم د خپل عظمت او شهرت د وجې نه په حکم د مذکور کښ دې او د هر سړی په زړه او دماغو کښ موجود دې، د غریو عادت دې چه د مرجع د مشهور او معروف کیدو د وجې نه د هغې ذکر ضروری نه گنږي.

سوال: انزال د اجسامو صفت دې او قرآن کریم عرض دې لهذا ددې صفت انزال راوړل څنگه صحیح دی؟

جواب: انزال په معنی د ایحاء دې کوم چه د عرض دپاره وی.

په جواب: د قرآن کریم طرف ته د نزول نسبت اسناد مجازی عقلی دې اصل دا دې چه اسناد د حامل قرآن طرف ته وی.

په: (وَمِنْ كُلِّ أَمْرٍ) (من) سببیه دې ای لاجل کل امر.

په: (سَلَامٍ هِیَ)، (سلام) خبر مقدم او (هی) مبتداء موخر ده، او دا تقدیم د قصر او حصر دپاره دې، یعنی الله پاک په دې شپه کښ صرف سلامتی مقدر کړې ده.

په: (وَلَمَّا ظَهَرَ) دا د حذف مضاف طرف ته اشاره ده.

## [۹۸] سورۃ البینۃ

## سورۃ البینۃ محکمۃ او مدنیۃ تسع آیات

سورۃ بینہ مکی یا مدنی دی، نہ آیاتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۸]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ لَدُنْكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ) اَي عَبْدَ الْأَضْنَامِ عَطَفَ عَلَى أَهْلِ (مُنْفَكِّينَ) خَبَرُ يَكُنْ اَي زَالِيْن عَمَّا هُمْ عَلَيْهِ رَحَلَى تَأْتِيهِمْ اَي اَنْتَهُمْ (الْبَيْتَ) اَي الْخُطْبَةُ الْوَاضِحَةُ وَهِيَ مُخْتَصِدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ) يَنْذِلُ مِنَ الْبَيْتَةِ وَهُوَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَتْلُو مَصْحَفًا مُطَهَّرًا) مِنَ الْبَاطِلِ (فِيهَا كُتِبَ) أَحْكَامُ مَكْتُوبَةٍ (قَهْمَ) مُنْتَقِيَةً اَي يَنْتَلُو مَضْمُونُ ذَلِكَ وَهُوَ الْقُرْآنُ لِمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ (وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ فِي الْإِيمَانِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (لَا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيْتَةُ) اَي هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الْقُرْآنُ الْخَاتَمِيُّ بِهِ مُعْجَزَةٌ لَهُ وَقَبْلَ مَجِيئِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مُخْتَلِفِينَ عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ إِذَا جَاءَهُ فَخْصَهُ مَنْ كَفَرَ بِهِ مِنْهُمْ (وَمَا أُوتُوا) فِي كِتَابِهِمُ الثَّوَرَةُ وَالْإِنْجِيلَ (لَا يَعْبُدُوا اللَّهَ) اَي أَنْ يَتَّبِعُوهُ فَخَلَقْتُ أَنْ وَزَيْدْتُ اللَّامَ (مُخْلِصِينَ لَهُ الَّذِينَ) مِنَ الشِّرْكَ (حَقَقَامَ) مُنْتَقِيِينَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ إِذَا جَاءَ فَكَيْفَ كَفَرُوا بِهِ (وَقَفَعُوا الصَّلَاةَ وَوَلَّوْا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ) الْبَيْتَةِ (الْقَهْمَ) الْمُنْتَقِيَةَ (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي ثَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا) خَالٍ مُقْتَرِزٍ اَي مُقْتَرِزًا خُلُودَهُمْ فِيهَا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى (أُولَئِكَ هُمُ الشَّرُّ الْبَرِيَّةِ) (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمُ غَيْرُ الْبَرِيَّةِ) الْخَلِيقَةُ (حِزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَاتُ عَدْنٍ) إِفَاتَهُ عَجَزَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَمْثَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِطَاعَتِهِ (وَرَضُوا عَنْهُمْ) بِقَوَائِمِهِ (ذَلِكَ لِمَنْ حَشَنَ رِيَّةً) خَافَ عِقَابَهُ فَأَنْتَقَى عَنْ مَعْصِيَتِهِ تَعَالَى

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم پہ اہل کتاب او مشرکانو کیں چہ کوم خلق کافرو یعنی بت پرست وو د (والمشکرین) عطف پہ (اہل) باندی دی او پہ (من اہل الکتاب) کیں (من) بیانیہ دی، ہغوی (د خپل کفر نہ) منع کیدونکی نہ وو (مُنْفَكِّينَ) د (پکس) خبر دی، یعنی پہ کوم (کفر) باندی چہ ہغوی وو د ہغوی پریخودونکی نہ وو تردی چہ ہغوی تہ واضح دلیل راشی، یعنی د اللہ پاک د طرف نہ پور رسول (رسول من اللہ) د (البینۃ) نہ بدل دی او ہغہ نبی ﷺ دی کوم چہ ہغوی تہ د باطل نہ پاکپی صحیفی لوستلو سرہ واوروی، چہ پہ ہغی کیں صحیح احکام لیکلی شوې وی یعنی د ہغی مضامین ورتہ واوروی او ہغہ قرآن کریم دی، پس پہ ہغوی کیں بعضو پہ دی باندی ایمان راوړلو او بعضو پکیں انکار او کړو او اہل کتابو پہ رسول اللہ ﷺ باندی ایمان راوړلو کیں اختلاف نہ دی کړی مگر پس ددی نہ چہ ہغوی تہ واضحہ بیان راغلو او ہغہ محمد ﷺ دی یا

قرآن کریم دے کوم چہ ہفہ راوړې دې، کوم چہ د ہفہ معجزہ دہ او د رسول اللہ ﷺ د تشریف راوړلو نه مخکښ په ہفہ باندې ایمان راوړلو کښ متفق وو، خو چہ کله رسول اللہ ﷺ راغلو نو ہفہ خلقو ترې انکار او کړو چا چہ د رسول اللہ ﷺ سرہ حسد او کړو او د ہغوی په کتاب تورات او انجیل کښ ہغوی تہ ددې نہ سوا ہیڅ حکم نہ وو ورکړې شوې چہ ہغوی دې د اللہ پاک بندگی کوی یعنی دا چہ د ہفہ بندگی دې کوی، ﴿ان﴾ حذف کړې شوې دې او لام د ہغې په خاڼې زیات کړې شوې دې، خپل دین لرہ د ہفہ دپارہ د شرک نہ خالص کولو سرہ پہ دین ابراہیم او دین محمد ﷺ باندې د استقامت سرہ، او مونځ قائم کړی، او زکاۃ ورکړی ہم دا برابر دین دې، پہ اہل کتاب او مشرکانو کښ چہ کومو خلقو کفر کړې دې ہغوی بہ یقینا د جہنم اور تہ غی، او ﴿عالمین﴾ حال مقدرہ دې یعنی د اللہ پاک د طرف نہ د ہغوی دپارہ پہ جہنم کښ ہمیشہ دپارہ دخول مقدر شوې دې ہم دا خلق پہ مخلوق کښ بدترین دی او کومو خلقو چہ ایمان راوړلو او نیک عمل شي او کړو یقینا ہغوی بہترین مخلوق دې د ہغوی بدلہ د ہغوی د رب پہ نزد ہمیشہ اوسیدو جتوئہ دی چہ د ہغې د لاتدې بہ نہروئہ روان وی او ہغوی بہ پہ ہغې کښ ہمیشہ ہمیشہ وی اللہ پاک د ہغوی تہ د ہغوی د طاعت د وجې نہ راضی شو او ہغوی د ہفہ نہ د ہفہ د ثواب د وجې نہ راضی شو دا (بدلہ) د ہفہ کس دپارہ دہ چا چہ د خپل رب نہ ویرہ او کړہ یعنی د ہفہ د سزا نہ اویریدو او د اللہ پاک د نافرمانی نہ منع شو.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قوله: ﴿لَمَّا كُنَ الْيَمِينَ كَفَرُوا﴾، ﴿الْيَمِينَ كَفَرُوا﴾ د ﴿يَمِينَ﴾ دپارہ اسم دې، ﴿مِنْ﴾ بیانیہ دې نہ تبعیضیہ، ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ﴾ جملہ د ﴿کَفَرُوا﴾ د ضمیر نہ حال دې، ﴿الَّذِينَ﴾ د خپلې صلی سرہ د ﴿يَمِينَ﴾ اسم دې، ﴿مُفْكَرِينَ﴾ د یکن خبر دې.

قوله: ﴿مُفْكَرِينَ﴾ د انفکاک نہ اسم فاعل دې، منع کیدونکی، جدا کیدونکی.

سوال: د ﴿مُفْكَرِينَ﴾ مفعول څہ دې او د ہغې پہ حذف څہ دلیل دې؟

جواب: مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿عَامِلٌ عَلَيْهِمْ﴾ وئیلو سرہ د حذف مفعول طرف تہ اشارہ او کړہ او ہفہ کفر دې او دلیل پہ حذف باندې د ﴿الَّذِينَ﴾ صلہ ﴿کَفَرُوا﴾ دہ.

سوال: د اہل کتاب دپارہ د ﴿کَفَرُوا﴾ ماضی او مشرکانو دپارہ ﴿الْمُشْرِكِينَ﴾ اسم فاعل راوړلو کښ څہ نکتہ دہ؟

جواب: اہل کتاب د ابتداء نہ کفار نہ وو د رسول اللہ ﷺ د نبوت نہ انکار کولو سرہ کافر شو، پہ خلاف د مشرکین عرب چہ ہغوی د شروع نہ کافر وو.

قوله: ﴿الشُّبُهَةَ الرَّاحِضَةَ﴾ دا د حذف موصوف طرف تہ اشارہ دہ.

قوله: ﴿يَتْلُوا مَعَهُمْ قُلُوبًا﴾ ددې عبارت د اضافي مقصد د یو سوال مقدر جواب ورکول دی.

سوال: ﴿يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ نہ معلوم میری چہ رسول اللہ ﷺ بہ صحیفہ یعنی قرآن کریم کنبی لیکلے شوی ہغوی تہ اورولو، حال دا چہ ہغہ وخت پہ مصحف کنبی یو خیز ہم نہ وو لیکلے شوی، او رسول اللہ ﷺ بہ ورته پہ یادو اورولو؟

جواب: آیت کریمہ د مضاف پہ حذف سرہ دی، ﴿ای یَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ ای یَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (فتح القدير، للشوکانی)

فولہ: ﴿أَنْ يَتَذَكَّرُوا﴾ دا ہم د یو سوال مقدر جواب دی.

سوال: ﴿لَا يَتَذَكَّرُ اللَّهُ﴾ کنبی لام د غرض دپارہ دی یعنی اللہ پاک ورته د خپل عبادت کولو دپارہ حکم ورکړې دی، او دا استکمال بالغیر دی کوم چہ د نقص علامت دی کوم چہ د اللہ پاک د شان رفیع خلاف دی؟

جواب: اصل کنبی ﴿أَنْ يَتَذَكَّرُوا﴾ وو، ﴿ان﴾ لره حذف کولو سرہ لام راوپلې شو گویا دغه شان لام په معنی د ان دی.

فولہ: ﴿وَيُنِذِرُ الْفِتْنَةَ﴾ دلته ہم یو سوال دی.

سوال: دا اضافت د موصوف الی الصفت د قبیل نہ دی کوم چہ د اضافت الشئ الی نفسه مترادف دی او هغه غیر مستحسن دی نو هغه ئې ولې ذکر کړو؟

جواب: مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ (الملة) محذوف منلو سرہ ہم ددی سوال د جواب طرف تہ اشاره افرمائیلہ. د جواب خلاصہ دا ده چہ په دین او ملت کنبی فرق اعتباری دی لہذا د اضافت الشئ الی نفسه اعتراض نہ لزمیری.

فولہ: ﴿عَالِيَيْنَ فِيهَا حَالٌ مُّكَلَّلًا﴾ ددی اضافی مقصد ہم د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: د حال او ذوالحال زمانہ یوہ وی دلته د دواړو زمانہ یوہ نہ ده ځکه چہ ﴿عَالِيَيْنَ﴾ د ﴿ان﴾ د خبر محذوف د ضمیر نہ حال دی، او هغه ﴿مَعْرُكُونَ﴾ دی، مطلب دا چہ مونږ د هغوی جہنم تہ د داخلیدو اعتقاد لرو، ظاہرہ ده چہ د اعتقاد زمانہ دنیا ده او د خلود زمانہ آخرت ده؟

جواب: د جواب خلاصہ دا ده چہ مونږ د اللہ پاک د طرف نہ ددی کفارو د خلود مقدرہ اعتقاد ساتو، اعتقاد زمونږ کار دی او د ہمیشہ دپارہ یوہ جہنم کنبی ساتل د اللہ پاک کار دی، او د اللہ پاک د طرف نہ د تقدیر زمانہ او د اعتقاد زمانہ یوہ ده، لہذا په دی کنبی هیچ حرج او اشکال نشته.

[۹۹] سورة الزلزال

سورة زلزلت مکیة او مدنیة تسع آیات

سورة زلزلت مکی یا مدنی دی، نهہ آیتونه دی.



## [ایاتونہ: ۱-۸]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ) خُرْجَتْ لِيَنَامَ السَّاعَةُ (زُلْزَلَهَا) تَخْرِبُهَا الشَّيْبَةُ الْمُنْتَابِ  
لِفَطْمِنِهَا (وَأُغْرِجَتِ الْأَرْضُ أَغْلَاهَا) مَخْرُجًا وَمَوْتًا فَالْتَفَتَا عَلَى ظَهْرِهِمَا (وَكَالَ الْإِنْسَانُ) الْكَافِرُ بِاتَّبَعَتْ رَمًا  
هَئِذَا إِنكَارًا لِّلْكَالِ (يَوْمَئِذٍ) يَذَلُّ مِنْ إِذَا وَعَوَّاهَا (تَحَدَّثَ أَهْبَارُهَا) تُخْبِرُ بِمَا عَمِلَ عَلَيْهَا مِنْ خَيْرٍ  
وَشَرٍّ (وَأَنَّ) يَسْتَبِ أَنْ (رَبِّكَ أَوْحَىٰ هَئِذَا) أَنَّى أَمْرًا بِذَلِكَ وَفِي الْخَبِيثِ تَشْهَدُ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِكُلِّ مَا  
عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهِمَا (يَوْمَئِذٍ يَصُدُّ النَّاسُ) يَنْصَرِفُونَ مِنْ مَوْضِعِ الْحِسَابِ (أَشْتَاتًا) مُتَفَرِّقِينَ فَاتَّخَذَ ذَاتَ الْتَمِيمِ  
إِلَى الْبَحْتِ وَاجِدَ ذَاتَ الشَّتَالِ إِلَى الْإِثَارِ (لِيُؤْثَرُوا أَغْلَاهُمْ) أَنَّى جَزَائِهَا مِنَ الْخَبْتِ أَوْ الْإِثَارِ (مَنْ يَحْمِلُ يَحْمِلُ) يَحْمِلُ  
ذَرَّةً زَنَةً نَّمْلَةً مَعْبِرَةً (غَيْرَ آيَةٍ) يَزْ قَوَاهِ (وَمَنْ يَحْمِلُ يَحْمِلُ) ذَرَّةً كَثِيرَةً يَزْ جَزَاءً

ترجمہ: پہ نوم دے اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، چہ کلہ زمکہ بہ پورہ  
شدت سرہ دے قیامت دے قائمیدو پہ وخت او خوزولی شی کوم چہ بہ دے ہفتی دے عظمت مناسب  
وی او زمکہ بہ خپل دنتہ تول بوجھونہ مثلاً دے ہفتی خزانہ وی او مری راویاسی او ہفتہ بہ پہ خپل  
ظاہری سطح باندے و اچوی او دے بعث منکر انسان بہ ددے حالت انکار کولو سرہ وائی چہ پہ  
دے باندے شے شوی دے؟ ہفتہ ورخ بہ (یومئذ) دے (اذا) نہ بدل دے او دے (اذا) جواب (تَحَدَّثَ  
أَهْبَارُهَا) دے ہفتہ خپل تول حالات بیان کری کوم نیک او بد اعمال چہ پرے کرے شوی وی دابہ  
پہ دے وجہ وی چہ ستار بہ ہفتی تہ وحی کرے وی یعنی ہفتی تہ بہ نہی دے داسے کولو حکم کرے  
وی او پہ حدیث شریف کتب دی چہ زمکہ بہ دے ہر نارینہ زناتہ خلاف دے ہفتہ عمل گواہی  
ورکوی کوم چہ پہ ہفتی کرے شوے وو۔ ہفتہ ورخ بہ خلق دے میدان محشر نہ پہ مختلف حالتونو  
کتب واپس کیچے بنی لاس کتب عمل نامہ اخستونکی بہ جنت طرف تہ واپس شی او گس  
لاس کتب عمل نامہ اخستلو والا بہ جہنم تہ واپس شی ددے دپارہ چہ دے ہفتوی اعمال یعنی دے  
ہفتوی جزاء، کہ جنت وی او کہ دوزخ وی ہفتوی تہ او بنودلی شی بیا چہ چا دے ذری برابر یعنی دے  
وروی میری برابر نیکی کرے وی ہفتہ بہ ہفتی لہ وینی او چا چہ دے ذری برابر بدی کرے وی ہفتہ بہ  
دے ہفتی جزا ہم او وینی۔

## دے قیوداتو فوائد او تسہیل

نوٹ: (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زُلْزَلَهَا) (اذا) ظرفیہ متضمن بمعنی شرط۔ (یومئذ) ددے نہ بدل دے  
او (تَحَدَّثَ) جواب شرط دے او دے جمہورو پہ نزد ہم دا دے ظرف ناصب دے، او بعض  
حضراتو و نیلے دی چہ دے ظرف عامل محذوف دے او ہفتہ (مضمون) دے او بعض (الذکر)  
محذوف عامل منلے دے، خو پہ دے صورت کتب بہ (اذا) دے ظرفیت او شرطیت نہ خارج  
شی، (تَحَدَّثَ) متعدی دے دوو مفعولو تہ، مفعول اول محذوف دے (ابی تحدث الناس  
أهبارها)، (الناس) مفعول اول دے او (أهبارها) مفعول ثانی، (زُلْزَلَهَا) دے مصدر اضافت

د فاعل طرف ته دي

نوله: (كُنْتُهَا وَمَوَاتَهَا) مناسب د واو په ځاني او وو، ځكه چه د (لَمَجْعَةِ الْاَرْضِ اَتَقَالَهَا) په تفسير كېښ دوه اقوال دي، يعنې د (تَلَل) نه مراد خزاني يا مېي دي او دواړه هم كيدي شي نو واو به هم صحيح وي.

نوله: (الْحَاكِرُ لِلْكَالَةِ) د مفسر علامه دواړه مناسب وه چه (تَحْكِيْلُ الْعَالَةِ) نې فرمايلي وي، ځكه چه دا وخت به د انكار نه وي بلكه د حيرت او تعجب به وي  
نوله: (يَوْمِي يَنْدِلُ مِنْ اِذَا) (يَوْمُئِذٍ) د (اِذَا) نه بدل دي او كوم عامل چه د مبدل منه دي هم هغه د بدل دي.

نوله: (يَوْمِي يَنْدِلُ النَّاسُ اَشْعَالًا) دا (يَوْمُئِذٍ) د مخكېښ (يَوْمُئِذٍ) نه بدل دي او بعض حضراتو (يَوْمِي) عامل منلې دي، او (اَشْعَالًا) د (النَّاسِ) حال دي

نوله: (يَوْمِي اَتَقَالَهُمْ) (يَوْمُئِذٍ) د (يَوْمُئِذٍ) سره متعلق دي او د رويت نه رويت بصري مراد دي، د باب افعال د همزي د وجې نه متعدي دي دوو مفعولو ته، اول مفعول د (لَمَجْعَةِ) واو دي كوم چه نائب فاعل دي او دويم مفعول (اَعْمَالَهُمْ) دي

نوله: (عَمِيْرًا) دا د مثقال نه تميز دي او هم دغه شان (هَمِيْرًا) دي

[۱۰۰] سورة العاديات

سورة العاديات مكية او مدنية احدى عشرة آية

سورة عاديات مكي يا مدني دي، يولس آيتونه دي

[آيتونه: ۱- ۱۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (وَالْعَادِيَاتِ) الْخَيْلُ تَعْلُو فِي الْغَزْوِ وَتَضْحَكُ رَضَحًا هُوَ صَوْتُ اَجْوَاهِهَا اِنْ غَدَتْ (قَالَ الْمُؤَيَّدَاتِ) الْخَيْلُ تُورِي اَثَارَ (قَدْحًا) بِخَوَابِرِهَا اِذَا سَارَتْ فِي الْاَرْضِ ذَاتِ الْجَعَارَةِ بِالْبَلِّ اَقَالَ الْغَيْرَاتِ صُبْحًا الْخَيْلُ تُبْرِى عَلَى الْغَزْوِ وَفِي الْمُنْحِ لَا غَارَةَ اَصْحَابُهَا (قَاتَرْنَ) هَبْنِ اِيَوْمَ يَمْكُنِ غَدُوهُنَّ اَوْ بِذَلِكَ الْوَقْتُ (نَفَعًا) غَارًا بِشِدَّةِ حَرْكِهِنَّ (قَوَسَطْنَ) اِيَوْمَ بِالْفُجْ رَحْمَةً مِنْ الْعَفْوِ اَيِ صِرْدًا وَسَطَهُ وَغُطِفَ الْفَيْضُ عَلَى الْاِسْمِ لِأَنَّهُ فِي تَأْوِيلِ الْفَيْضِ اَيِ وَالْاَلَى غَدَوْنُ قَاتَرْنَ فَاعْرَنَ (اِنَّ الْاِنْسَانَ) الْكَافِرَ (يَرَوُ) لَكُنُودٌ لَكُنُودٌ يَخْبُدُ لِعَمَلِهِ تَعَالَى (وَالَّهِ عَلَى ذَلِكَ) اَيِ كُنُودُهُ (لَقَدْ هِدَبَ) يَشْهَدُ عَلَى نَفْسِهِ بِضَنْبِهِ (وَالَّهِ لَعَنَ) الْفَرَسَ اَيِ النَّمَلَ (لَقَدْ هِدَبَ) الْخَبَ لَهُ فَيَنْخَلُ بِوَ اَفْلَا يَعْلمُ اِذَا بَعَثَ اَيِرَ وَاعْرِجَ رَمَافِي الْقُبُورِ مِنْ الْعَفْوِ اَيِ يَطْوُوا (وَحَمِلَ) بَنَنَ وَالْمَرْزَ رَمَافِي الصُّدُورِ الْفُلُوبِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْاِيْمَانِ (اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّيُّوْدٌ) لَعَالَمُ لِمَجَانِبِهِمْ عَلَى كُلِّهِمْ اَمِيْدَةُ الصُّبُورِ جَنَحًا نَظَرًا لِيَنْفَتِيَ الْاِنْسَانَ وَهَلِيْدَةُ الْخَيْلِ ذَلَّتْ عَلَى مَفْعُولٍ يَنْتَلِمُ اَيِ اِنْ لِمَجَانِبِهِ وَفَتَ مَا ذَكَرَ وَتَعْلَقَ غَيْرَ يَوْمُئِذٍ وَلَهُ تَعَالَى خَيْرٌ ذَاتًا لِأَنَّهُ يَوْمُ الْمَجَارَاةِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم ا قسم دې په هغه اسونو باندې کوم چه په جهاد کېن تیزو ساه گانو (پرشار) سره منډې وهی، (هېم) د خیتېې اواز ته ونیلې شی کوم چه د منډې وهلو په وخت اوځی. بیا په هغه اسونو باندې کوم چه د نالوونو نه اور اوباسی بیا په هغه اسونو باندې کوم چه د سحر په وخت کېن په دشمن باندې حمله کوی، د خپل سور د حملې کولو د وجې نه بیا په دې موقع باندې یعنی د خپلې منډې په خانې یا دې وخت کېن د خپل سخت حرکت د وجې نه غبار (دوره) الوځوی بیا هم په دې غبار کېن په مجمع کېن ورتوځی یعنی د هغوی مینځ ته لاړ شی، او د فعل عطف په اسم باندې په دې وجه صحیح دې چه اسم د فعل په تاویل کېن دې یعنی په معنی کېن (واللای عدون، فاعلین فاعلون) دې. حقیقت دا دې چه کافر انسان د خپل رب د نعمتونو انکار کولو سره ډیر ناشکره دې هغه پخپله په دې خپله ناشکری باندې گواه دې چه هغه په خپل عمل سره په خپل نفس باندې گواه دې او هغه د مال په محبت کېن بد (ډیر) اخته دې یعنی هغه د مال سره ډیر محبت کونکې دې چه د هغې د وجې نه هغه د هغې په خرج کولو کېن بخل کوی نو ایا دې هغه وخت نه پیژنی چه کله به په قبرونو کېن مدفون مری راویستلې شی؟ او په زړونو کېن چه کوم کفر او ایمان (پټ) دې هغه به راویستلې شی یعنی ظاهر او ښکاره به کړې شی د هغوی رب به په هغه ورغ د هغوی نه ښه خبروی بیا به هغوی ته د هغوی د کفر سزا ورکړی، (هېم) ضمیر لره د انسان د معنی لحاظ ساتلو سره جمع راوړلې شوې دې، او دا جمله د (هېم) په مفعول باندې دلالت کوی یعنی مونږ به انسان ته په ذکر شوې وخت کېن جزا ورکړو، او د (هېم) تعلق د (یومئذ) سره دې، حال دا چه الله پاک همیشه خبردار دې ځکه چه هغه د بدله ورکولو ورځ ده.

### د قیوداتو فوائد او تسهیل

فوله: (وَالْعَادِيَاتُ) د (عادية) جمع ده، تیز منډې وهونکې، دا د (عدو) نه مشتق دې، چه د هغې معنی تجاوز کول او تیز منډې وهل دی، د واو نه مخکېن د کسري د وجې نه واو لره په یاه سره بدل کړې شو، پس د (عدو) نه عادیات شو، لکه د (غزو) نه (غزایات) (لغات القرآن)

فوله: (هَيْبًا) (ف) دا د (هېم) مصدر دې، د اسونو د منډې وهلو په وخت تیزې ساه گانې اخستل، د مفسر علامه رحمته الله علیه د (هېم) نه مخکېن (هېم) اضافه کول ددې بیانولو دپاره دی چه (هېم) د فعل مقدر د وجې نه منصوب دې.

فوله: (الموريات) د (موربة) نه اسم فاعل جمع موش دې، دا د ایراء نه مشتق دې، اور روښانه کونکې، (اېمراء) (افعال) اور راویستل، مراد ترې نه هغه اسونه دی کوم چه په

کاتھیری زمکہ باندی روان وی، نو د هغوی د نالونو په رابنکلو سره د اوبه سیری اوخی  
**قوله:** (لَمَّا) هم د (لَمَّا) مصدر دي، په کاتری باندې کاتری وهلو سره اوبه راویستل.  
 (لَمَّا اَزْدَ) چقماق مېلو سره نې اور راویستلو، (لَمَّا) هم د (هَمَّا) په شان د فعل مقدر  
 په وجه منصوب دي، ای یقدم لَمَّا

**قوله:** (لَمَّا اَزْدَ) د سحر په وخت کښ لوټ مار کونکی، حمله کونکی ویاړیدو: یس  
 هم پېمان مکت کښ د سحر (المغیرات) اسم فاعل جمع مونث، واحد نې (المغیرات) مصدر اغارة،  
 لوټ کول، چهاپه وهل، مراد ترې نه چهاپه وهونکې دستې دی.  
**قوله:** (لَمَّا اَزْدَ) ض، ن ماضی صیغه جمع مونث غائب، دا د اشاره نه دي، په معنی:  
 راپارولو، الوخول

**قوله:** (لَمَّا اَزْدَ) به ای ذلك الوقت.

**سوال:** د (لَمَّا اَزْدَ) او د (لَمَّا اَزْدَ) عطف په (والعادیات، فالغیرات) باندې دي، په  
 دې کښ معطوف علیه اسماء دی او معطوف افعال دی کوم چه صحیح نه دی؟  
**جواب:** مخکښ ذکر شوی درې واړه اسماء په تاویل کښ افعال دی، ځکه چه د موصول  
 صله واقع شوی دی، لکه چه مفسر علام په (واللای عدون) ونیلو سره اشاره کړې ده،  
 (والعادیات) په معنی د (واللای عدون) دی، (هكذا الموريات) او (فالغیرات)

**قوله:** (وهذه الجملة قلت على مفعول معلوم) ددې جملې مقصد ددې اعتراض جواب دي چه  
 (علی) فعل متعدی دي چه د هغه دپاره د مفعول کیدل ضروری دی، خودلته نې مفعول نشته؟  
**جواب:** د (علی) مفعول محذوف دي او په حذف باندې جمله (إِنَّ رَمَضَانَ مِنْ أَشْهُرٍ مَحْذُوفَةٍ) دلال  
 کوی، او مفعول محذوف (الانما) دي، د عبارت تقدیر داسې دي. (أَنَّ رَمَضَانَ مِنْ أَشْهُرٍ مَحْذُوفَةٍ)

**قوله:** (وَمَحْذُوفٍ) دا تحصیل نه دي چه د هغې معنی د پوستکی نه مغز یا د وږی نه غله  
 ویستل دی

**قوله:** (تَمَلَّكَ غَيْرُ يَتَمَلَّكُ) دا د یو سوال مقدر جواب دي.

**سوال:** سوال دا دي چه (يَوْمَ تَحْشُرُ) نې ولې او ونیلو حال دا چه الله پاک د هر زمان او مکان نه  
 خبر دي؟

**جواب:** د جواب حاصل دا دي چه الله پاک به په دغه ورځ هر سړی ته د هغه د عمل جزا  
 ورکوی او ظاهره ده چه جزا د علم نه بغیر ممکنه نه ده او په دې سره د الله پاک د عمومی  
 علم نفی نه کیږي.

[۱۰۱] سورة القارعة

سورة القارعة مکیة ثمان آیات

سورة القارعة مکی دې، اته آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۱۱]

بسم الله الرحمن الرحيم (القارعة) القيامة التي تفرغ القلوب بافوالها (ما القارعة) تفهول لبائها ولها  
مُنْتَنًا وخبر خبر القارعة (وما أدراك) أغلقت (ما القارعة) نفاذة تفهول لها (وما الأولى مُنْتَنًا) وما ينفذها  
خبره (وما الثانية وخبرها في محل المفعول الثاني لادري (يوم) ناصبه ذل عليه القارعة أي تفرغ (يكون  
الناس كالفرأش الميتوث) كغذاء الخزاة المنتشر ينجف بفضهم في بغض للجيرة إلى أن يدعوا  
للسحاب (وتكون الحبال كالهيئ المنفوش) كالصوف المنفوش في خفة سيرها حتى تشوي مع  
الأرض (فأما من ثقلت موازينه) بأن زحخت حسنة على سيئة (فهو في عيشة راضية) في الجنة أي ذات  
رضى بأن يرضاه أي مزينة له (وأما من خفَّت موازينه) بأن زحخت سيئة على حسنة (فأهمله) فسكه  
(هاوية) (وما أدراك ما هي) أي ما هو يعنى (نارحامية) شديدة الحرارة وهاء هينة للثبوت ثبت وصل  
ووفقا وفي قراءة تحذف وصلا

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او هميشه مهربانه دې شروع کوم! هغه ټیګونکې يعنی د  
قیامت ورځ کومه چه به زړونو لره د خپلې سختی د وجې نه او ټیګوی شه شیز دې هغه  
ټیګونکې؟ (دا استفهام) د قیامت د هیبت شان بیانولو دپاره دې «ما القارعة» مبتداء او  
خبر دی، او مبتداء د خبر سره د «القارعة» خبر دې او تاسو ته شه خبر دې چه هغه ټیګونکې شه  
شیز دې؟ دا د قیامت د مزید هیبت بیان دې «وما أدراك مال القارعة» کنس اولنې «ما»  
مبتداء ده او د هغې مابعد يعنی «أدراك» د خپلو دواړو مفعولونو سره د مبتداء خبر دې،  
د «ادری» مفعول اول «ک» دې، او «ما القارعة» مبتداء د خبر سره مفعول ثانی دې، په  
کومه ورځ چه به انسانان د پریشانه پتنگانو په شان شی د «یوم» ناصب هغه (فعل) دې په کوم  
باندې چه «القارعة» دلالت کوی يعنی «تفرغ» يعنی د ملخ منتشر یجی کوم چه د حیرانتیا  
د وجې نه په یو بل باندې اوخیژی، تردې چه هغوی د حساب دپاره راویللی شی، او غرونه د  
وهلې شوي (د اندس شوي) ونګینو وړی په شان شی يعنی په تیز رفتاری کنس به د وهلې شوي  
وړی په شان وی، تردې چه د زمکې د سطح برابر به شی بیا چه د چا چاپیری درانه شی په  
داسې طریقه چه د هغه نیکی زیاتې شی په نسبت د گناهونو نو هغه به د خدا خوشحالی  
ژوند کنس وی، د رضا او خوشحالی په جنت کنس، په داسې طریقه چه هغه به د دې نه  
خوشحاله وی يعنی د هغه د رضا مطابق به وی او د چا چاپیری چه سپک شی په داسې طریقه  
چه گناهونه ئې زیات شی په نسبت د هغه د نیکو، نو د هغه ټیګانه جهنم دې، تاته شه معلومه

ده چه هغه غږ شوي دي؟ يعنې (هاويه) څه خيز دي؟ هغه انتهايي سخت گرم اوږ دي او د (هيه) ها د وقف دپاره ده كوم چه وقفا او وصلا باقي وي او په يو قرات كښ وصلا حذف كولي شي.

### د قيوداتو فوائد او تسهيل

نوله: (مَا الْقَارِعَةُ زَاكَّةٌ تَهْوِيلُهَا) ددې عبارت مقصد دا بيانول دي چه د استفهام نه پس استفهام سره مقصد د قيامت زياته سختي بيانول دي او (مَا الْاُولَى) مبتداء الخ د اضافي مقصد د (الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ) تركيب نحوي بيانول دي، د تركيب خلاصه دا ده چه اوله (مَا) مبتداء ده، (اډري) فعل ماضى متعدى په دوو مفعولو دي، (ك) مفعول اول دي او (مَا الْقَارِعَةُ) د مبتداء د خبر سره د (اډري) مفعول ثاني دي، فعل د خپل فاعل او دواړو مفعولونو سره (مَا) مبتداء خبر دي.

نوله: (يَوْمًا نَاصِبٌ) (يَوْمًا نَاصِبٌ) فعل محذوف دي، لكه چه مفسر علامه رحمه الله ظاهرولو سره بيان كړي دي، او لفظ د (القارعة) په دې حذف باندې دلالت كوي، د عبارت تقدير به داسې وي: (تَقْرَمُ الْقُلُوبُ يَوْمًا تَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَيُوتِ) د (يَوْمًا نَاصِبٌ) (تَقْرَمُ) محذوف منلو ضرورت په دې وجه راغلو چه په (يَوْمًا) كښ نه خو (القارعة) اول عامل كيدې شي او نه ثاني او نه ثالث، اول خو په دې وجه نه شي كيدې چه د عامل او معمول تر مينځه د خبر فصل لږ مېږي، او ثاني او ثالث په دې وجه نه شي كيدې چه (يَوْمًا) د معنى په اعتبار سره د هغې سره هيڅ جوړ نشته.

نوله: (الْفَرَاشِ) دا د (فراشه) جمع ده پتنگ ته وييلې شي، دلته د اسم جنس په طور استعمال شوي دي، هم دا وجه ده چه ددې صفت (الْمَيُوتِ) راوړلې شوې دي، صاحب جلالين د (الْفَرَاشِ) ترجمه په (فَوْشَاءُ الْمَيُوتِ) سره كړې ده، (فَوْشَاءُ) د ملخ هغه بچي ته وائي كوم چه د الوتلو قابل شوي وي.

نوله: (الْمَيُوتِ) په معنى د خواره، بې ترتيبه، د قيامت په ورځ به د حيرانۍ او پريشانۍ د وجې نه انسانان خواره واره او بې ترتيبه روان وي، هم ددې حيرانۍ او پريشانۍ د وجې نه د انسانانو د جراد منتشر سره تشبه وركړې شوه.

نوله: (الْمُتْلُوشِ) دا د (لش) مض، س، ن نه اسم مفعول دي په معنى د وهلې (دانس) شوي.

نوله: (ذَاتِ رُحًا) ددې اضافه كولو كښې دې طرف ته اشاره ده چه (راضيه) په معنى د (مرهيه) دي، د علم معاني په ژبه كښ دي ته اسناد مجازي وييلې شي، (اي هغه مرهيه) ځكه چه (هش) راضى يعنى خوښونكې نه وي، بلكه (مرهيه) يعنى خوښ كړې شوې وي.



## ه قيوذاتو فوائد او تسهيل

فوله: (الْمَاضِي) د (الماضي) نه د ماضي واحد مذکر غائب صيغه ده، ته غافله کړې.  
فوله: (تَكُنْ) د (تفاعل) مصدر دي، مال او اولاد، هم دغه شان د عزت او جاه په کثرت کښ په يو بل باندې فخر کول.

فوله: (أَوْفِدَ لَمْ) دا د (زُكِّرَ التَّكْوِيْنُ) دويم تفسير دي.

فوله: (عَاقِبَةُ النَّكَاحِ) ددې عبارت د اضافي مقصد دا بيانول دی چه د (تَعْلَمُونَ) مفعول محذوف دي او هغه (عَاقِبَةُ النَّكَاحِ) دي.

فوله: (مَا أَهْلَكَ لَمْ يَرَوْا) دا د (لَوْ) جواب دي.

فوله: جواب قسم محذوف يعنى (لَتَكُونَنَّ الْجَنَّةُ) دا د قسم محذوف جواب دي، اى واللهم لَتَكُونَنَّ الْجَنَّةُ.

سوال: (لَتَكُونَنَّ) لره د (لَوْ) جواب منلو کښ څه قباحه دي چه د هغې جواب ئې محذوف او منلو؟

جواب: د (لَوْ) جواب غير يقينى الوقوع وى او دا يقينى الوقوع دي، لهذا دا د (لَوْ) جواب نه شى کيدې.

فوله: (حَلِيفٌ مِّنْهُ لَمَّا الْفُلُ وَهَبَهُ وَالْقِتُّ حَرَكَةً عَلَى الرَّاءِ) (لَتَكُونَنَّ) په اصل کښ (لَتَكُونَنَّ)

په وزن د (تَعْلَمُونَ) وو، لام کلمه چه ياء ده او عين کلمه چه همزه ده حذف کړې شوې، ياء د التقاء ساکنين د وجې نه حذف کړې شوه، ځکه چه ياء متحرك مخکښ ترې نه همزه مفتوح، ياء په الف سره بدله کړې شوه، د واو او د ياء د ساکن کيدو د وجې نه ياء حذف کړې شوه، بيا د همزي (چه عين کلمه ده) حرکت راء (چه فاء کلمه ده) ته ورکړې شو او همزه حذف شو، بيا ئې په دې باندې نون تاکيد مشدد داخل کړو او نون رفع د دريو نونونو د جمع کيدو د وجې نه حذف کړې شو او واو ته ئې د هغې د مناسبت د وجې نه ضمه ورکړه.

سوال: واو ئې د التقاء ساکنين د وجې نه حذف ولې نه کړو؟

جواب: ځکه چه که واو ضمير ئې حذف کړې وې نو فعل به (مختل) ختم شوې وې، ځکه چه عين کلمه او لام کلمه خو د مخکښ نه حذف کړې شوى وو، اوس که واو هم حذف کړې شوې وې نو باقى به څه پاتې شوى وو؟ په دې وجه واو حذف نه کړې شو.

فوله: (لَمَّا لَمَسْتُمُوهَا) د نعمتونو په باره کښ دا سوال عام دي، د مومن او کافر دواړو نه به تپوس کولې شى، د کافرنه د توبيخ په طور اود مومن نه د تشریف اود اظهار فضيلت په طور.

فوله: (حَلِيفٌ مِّنْهُ لَمَّا الْفُلُ) ددې اصل (تَعْلَمُونَ) وو، نون اعرابى د دريو نونونو د جمع کيدو د وجې نه حذف کړې شو، بيا د التقاء ساکنين د وجې نه واو حذف کړې شو او د واو په ځانې د دلالت دپاره ضمه پاتې شوه.



## [۱۰۲] سورۃ العصر

## سورۃ العصر مکہ او مدینہ ثلاث آیات

سورۃ عصر مکی یا مدنی دی، دري آیتونہ دی۔

[آیاتولہ: ۱-۲]

بسم الله الرحمن الرحيم وَالْعَصْرِ  
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ الَّذِي خَلَقَهُ فِي بَحْرِهِ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ  
وَتَوَصَّاهُمُ الْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْإِيمَانِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ عَلَى الطَّاعَةِ وَعَنِ الْمَعْصِيَةِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم! قسم دی پہ زمانہ یاد زوال نہ روستو تر د غروب پوری زمانہ باندی یا د مازیگر پہ مونخ باندی بیشک انسان پہ خپل تجارت کین پہ لوتی نقصان کین دی د هغه خلقو نہ سوا چہ ایمان نہی راوړي دی او نیک عمل نہی کړي دی او یو بل ته نہی د حق یعنی د ایمان نصیحت او پہ طاعت باندی د صبر او د گناه نہ د خان ساتلو تلقین کړي دی، نو دوی پہ تاوان کین نہ دی۔

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

مفسر علامہ رحمۃ اللہ علیہ (الدهر) او (ما بعد الزوال) او (صلاة العصر) ونیلو سره د عصر دريو تفسيرونو طرف ته اشاره او کړه او د (الانسان) نه روستو نهی لفظ د (جنس) اضافه کولو سره د بیان کرل چہ په (الانسان) کین الف لام د جنس دی او ددی تائید د (الا لھن کموا) د استثناء نہ ہم کیږی او بعض مفسرینو الف لام د عهد دپارہ منلې دی، او معین افراد نہی مراد کړي دی، بعضو ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل او اسود بن المطلب او بعضو ابو لہب مراد کړي دی۔

سوال: (تَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ) کین د فعل د تکرار څه فائده ده، په عطف سره هم کار چلیدی شو؟

جواب: دواړو ځایونو کین چونکہ مفعول مختلف دی، په دی وجه فعل مکرر ذکر کړي شو۔  
سوال: (تَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ) ټول تواصی بالخیر ته شامل دي نو بیا د (تَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ) مستقل ذکر ته څه ضرورت وو؟

جواب: د (تَوَاصَوْا بِالْحَمْدِ) د اهمیت ښکاره کولو دپارہ مستقلا ذکر کړي شو او دا ذکر د خاص بعد العام د قبیل نہ دی لکه (حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى) کین چہ دی۔

## [۱-۴] سورۃ الہمزہ

## سورۃ الہمزہ محکمۃ او مدنیۃ تسع آیات

سورۃ ہمزہ مکی یا مدنی دی، نہہ آیتونہ دی

[ایہاتولہ: ۱-۹]

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وَقُلْ) کلیمۃ عذاب اُو وَاِیْ جہنم اِلْکُلْ هَمْزَ لَمْزَ اِیْ کِیمر اَلْهَمْز وَاللَمْز اِیْ  
 البیۃ نَزَلَتْ فِیْمَنْ کَانَ یَغْضَبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَالْمُؤْمِنِیْنَ کَأَمَّتْ بَن خَلْفَ وَالْوَلَدِ بَن النَّمِیْرَ  
 وَغَرَضًا الَّذِیْ جَمَعَ بِالْغَضِیْبِ وَالْثَنَدِیْدِ (مَا لَا وَحْدَہُ) اَحْصَاءُ وَحْطَہُ غَدَہُ یَحْوِیْثُ الثَّغْرِ بِحَسَبِ  
 بَحْثِہِ (اَنَّ مَا لَہُ اُحْلَدَہُ) جَعَلَ غَالِبًا لَا یَمُوتُ (کَلَام) زَع (اَلْہَبْدُ) جَوَاب لِسَم مَحْذُوف اِیْ یَطْرَحُ  
 (فِی الْحَطْمَہُ) اَلْیَیْ نَحْطُمُ کُلَّ مَا اَلْقِیَ فِیْہَا (وَمَا اُذْکَاک) اَغْلَمْتَ (مَا الْحَطْمَہُ) اِثَارَ اللّٰہِ اَلْمَوْقَدَہُ  
 اَلْمُسْتَرْءَہُ (اَلْیَی تَطْلِیْم) تُشْرِفُ (عَلَى الْاَقْبِدَہُ) الْقُلُوبُ فَتُخْرِقُہَا وَآلِہَا اَخَذَ مِنْ اَلَمْ غَرَضًا لِیُظْهِرَ اِثْمَہَا  
 عَلَیْہِمْ جَمَعَ الْعَبِیْرَ رِعَايَہُ لِمَنْ قِیَ کُلَّ (مُؤَصَّدَہُ) بِالْهَمْزِ وَقَالُوا بِذَلِکَ مُطَبَّقَہُ (فِی عَمَدٍ) بِحَسَبِ الْخَرْفِ  
 وَیَفْتَحُہَا (مُتَدَحَّجًا) حِقْلَہُ لَمَّا قَبْلَہُ فَتُکُونُ النَّارُ دَاخِلَ الْعَمَدِ

ترجمہ: یہ نومد اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، لویہ خرابی دہ (صل)  
 کلمہ د عذاب دہ یا پہ جہنم کین یوہ کنندہ دہ دہر داسی کس دپارہ چہ عیبونہ لہونکی، طعن  
 (پیغور) کونکی وی یعنی پہ کثرت سرہ بدگونئی کونکی او پیغور وڑ کونکی وی، دا سورت  
 د ہفہ سری پہ بارہ کین نازل شوې دی، چا چہ بہ د رسول اللہ ﷺ او مومنانو غیبت کولو،  
 لکہ امیہ بن خلف اولید بن مغیرہ وغیرہما چا چہ مال جمع کری دی (حم) پہ تخفیف او  
 تشدید سرہ دی او پہ شمار شمارئی کیخود لی دی او ہفہ نی د زمانی د حوادثو دپارہ تیار  
 کیخود لی دی، (او) ہفہ د خپل جہالت د وجی نہ (دا) خیال کوی چہ د ہفہ مال بہ ہفہ تہ دوام  
 وڑ کری چہ کلمہ بہ ہم نہ مری ہرگز داسی نہ دہ، (کلا) حرف تنبیہ دی دا سری بہ او رتہ  
 او غور حولی شی کوم چہ بہ ہر ہفہ خیز مات رامات کری کوم چہ بہ پہ ہفہ کین اچولی شی  
 تا تہ شہ معلومہ دہ چہ ہفہ ماتونکی شہ غیز دی؟ ہفہ د اللہ پاک بل کری اورہی، یعنی بل کری  
 شوې کوم چہ بہ زرو لو تہ اور سپری نو ہفہ بہ ہم اوسیزی، او د زرو نو تکلیف د نورو اندامونو  
 پہ نسبت زیات وی د ہفہ د لطیف کیدو د وجی نہ ہفہ اور بہ پہ ہفوی باندی بندولی شی د  
 (کل) د معنی د رعایت د وجی نہ (علیہما) ضمیر د جمع راولی شو، (موصدہ) پہ ہمز  
 سرہ دی، او د ہمز پہ عوض کنبی پہ واو سرہ ہم دی پہ معنی د بندیدونکی، پہ لویو لویو  
 او پوہ و ستونو کین (حم) کین د دوارو حروفو پہ ضمی او فتحی سرہ، (مصدقہ) د خپل ماقبل  
 صفت دی، لہذا اور بہ پہ ستونو کین دنتہ وی

## دقیوداتو فوائد او تسہیل

فولہ: (هُزِلَ) پہ وزن د (لُغَلَّ) دیر طعن کونکے، دیر عیب ویونکے، (لُغَلَّ) د فاعل د مبالغی وزن دے، پہ دے کنبے (۱) د مبالغی دپارہ دہ، (همل) (ن، ض) مصدر دے، طعن کول، پہ سترگو سرہ اشارے کول۔  
 فولہ: (لُغَلَّ) صیغہ د صفت د مبالغی دپارہ، عیبت کول، بعض حضرات وائی چہ د دواړو تقریباً یوہ معنی دہ۔

فولہ: (يُخَسِّبُ الْكَلِمَ) دا جملہ استینافیہ ہم کیدے شی، پنه دے صورت کنب به د سوال مقدر جواب وی، ای (مَا يَالَهُ بِحِمْيَرٍ مِّمَالٍ وَبِعَمَّةٍ) یعنی هغه په دے اهتمام سرہ مال ولې جمع کوی؟ ددے جواب نه ورکړو: (يُخَسِّبُ أَنْ مَالَهُ أَهْلُكَلَّةٍ) چہ هغه دا خیال کوی چہ د هغه مال به هغه ته دوام ورکړی، او دا هم کیدے شی چہ: (يُخَسِّبُ) د (يُحْمِدُ) د فاعل نه حال واقع وی۔  
 فولہ: (جَوَابُ الْقَسَمِ قَدْ لَوْ) د عبارت تقدیر داسې دے: (وَاللّٰه لَيُؤْتِيَنَّكَ فِي السُّلْطَةِ)

فولہ: (عَمَّ الطُّغُورُ رَأْيَهُ لِيَتَغَيَّرَ كَلُّ) یعنی د (عليهم) ضمیر د (كل) طرف ته راجع دے، سوال دا دے چہ (كل) مفرد دے او (هم) جمع دہ، لہذا په ضمیر او مرجع کنب مطابقت نشته؟  
 جواب: دا دے چہ لفظ (كل) د معنی په اعتبار سرہ جمع دے، هم ددے رعایت په وجہ (هم) ضمیر د جمع راوړلې شو، (عَمَّ) او (عَمِدَ) دا دواړه د (عمود) جمع دہ۔

## [۱۰۵] سورة الفيل

## سورة الفيل مكية خمس آيات

سورة فيل مکی دے، پنخہ آیتونہ دی۔

## [ایاتولہ: ۱-۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (الْمَرْثَى) استيفهم تغيب أي اغتبت (كَيْفَ قَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ) فَوُ مَخْمُود وَأَصْحَابَهُ أَنْزَعَهُ مَلِكُ الْبَنَيْنِ وَخَشَنَ بَنِي بَصْنَاءٍ غَبِيصَةً لِيَمُزِفَ إِلَيْهَا الْحَاجَّ عَنْ مَكَّةَ فَاخْذَتْ زَيْجَلٌ مِنْ كِنَانَةٍ فِيهَا وَلَطُخَ قَبْلُهَا بِالْفَلْبُورَةِ اخْطَارًا بِهَا لَخَلْفَ أَنْزَعَهُ لِيَهْدِيَهُمُ الْكَفَّةَ لِحَاجَةِ مَكَّةَ بِخَيْبِهِ عَلَى أَقْبَالِ الْبَنَيْنِ مُقَدِّمًا مَخْمُودَ لِحِينَ تَوَجَّهُوا إِلَيْهِمُ الْكَفَّةَ أَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا قَصَّ فِي قَوْلِهِ (أَلَمْ يَجْعَلْ) أَي جَعَلَ (رَكِبَهُمْ) فِي غَدَمِ الْكَفَّةِ (فِي تَهْلِيلٍ) خَسَارَةٍ وَهَلَاكٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَاهِيلَ جِغَاعَاتٍ جِغَاعَاتٍ فَيَلٌ لَا وَاجِدَ لَهُ كَأَسَاطِيرَ فَيَلٍ وَاجِدَهُ أَبُولُ أَوْ إِبَالُ أَوْ إِبِلٌ كَفُفُولٌ وَيَفْخُحُ وَيَسْكُنُ (تَرَصَّعَهُمْ بِجَانِبِ) مِنْ يَمِينِهِ طِينٌ مَطْبُوعٌ (لِيُجْعَلَ لَهُمْ كَعَصَبٌ مَا كُولُ) كَوَزِي زَرْعُ أَكَلَنَةِ الذُّوَابِ وَدَاسَنَةُ وَالْمَنَّةُ أَي أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ وَاحِدٍ بِخَبَرِهِ الْمَكْتُوبِ عَلَيْهِ اسْمُهُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِنَ الْقَدَسَةِ وَأَمْتَرُ مِنَ الْجَمْعَةِ يَنْفَرُ الْبَنِيخَةُ وَالزَيْجَلُ وَالْيَلِيلُ وَيَنْعَلُ إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ هَذَا قَامَ مَوْلِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہرمانہ او ہمیشہ مہرمانہ ذی شروع کوم، آیات تہ معلومہ نہ دہ چہ ستارہ د ہاتھی والو سرہ غہ او کھل؟ او د ہفہ ہاتھی نوم محمود وو، او د ہفہ ملگری ابرہہ د یمن بادشاہ او د ہفہ لیسکر وو، ہفہ پہ صنعاء کنس گرجا جو رہہ کرے وہ، چہ حاجیانو لہ د مکہ پہ خانی د ہفہ طرف تہ واپس کری، د کنانہ (قبیلہ) یو سری پہ دغہ گرجا کنس رفع حاجت کولو سرہ د ہفہ قبلہ د سپکاوی دپارہ پہ نجاست گندہ کرہ۔ پس ابرہہ د خانہ کعبہ د منہدم کولو قسم او خورلو، پس ہفہ پہ خپل لیسکر سرہ پہ ہاتھیانو باندی سوریدو سرہ مکہ تہ راغلو او پہ ہاتھیانو کنس د تولو نہ وړاندی محمود نومی ہاتھی وو، پس چہ کلہ دا خلق د کعبۃ اللہ د منہدم کولو دپارہ متوجہ شو (نو اللہ پاک) پہ ہغوی باندی ہفہ خیز راولپہلو چہ د ہفہ قصہ (اللہ پاک) پہ خپل قول ﴿الْحَقُّ قَوْلُ الْغَالِبِ﴾ کنس کرے دہ، آیا ہفہ د کعبہ د وړانلو پہ بارہ کنس د ہغوی تدبیر تباہ او ضائع نہ کرو؟ او پہ ہغوی باندی ئی د مرغانو سیلونہ راولپہل ونیلے شوے دی چہ د ﴿الْهٰبِلِ﴾ واحد نشته او ونیلے شوے دی چہ واحد ئی ﴿الْهٰبِلِ﴾ دے لکہ ﴿مَہْمُول﴾ چہ د ﴿مَہْمُولِ﴾ واحد دی یا ﴿الْهٰبِلِ﴾ دے لکہ ﴿مَقْصَر﴾ چہ د ﴿مَقْصَرِ﴾ واحد دی، یا ددی واحد ﴿الْهٰبِلِ﴾ دے لکہ د ﴿سُکَاکِیْنِ﴾ واحد چہ ﴿سُکُوتِ﴾ دے۔ چا چہ ہغوی پہ یخ شوو خاورے کانرو (کور کانرو) باندی ویشتل، بیائی د ہغوی داسی حال کرو لکہ د خاروو خورلے شوے یوس لکہ د فصل پانری، کوم چہ خاروو خورلے وی، او ہفہ ئی فنا کرے وی، یعنی اللہ پاک د ہغوی نہ ہر یو پہ ہفہ کانری باندی ہلاک کرو، پہ کوم چہ د ہفہ نوم لیکلے شوے وو، او ہفہ د مسورو نہ لوئی او د چنری نہ وړوکے وو، کومہ چہ بہ زغرہ، ہاتھی او انسان لہرہ خیرلو سرہ زمکے تہ رسیدو، او دا واقعہ د رسول اللہ ﷺ د پیدائش پہ کال باندی پینہ شوے وہ۔

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

قولہ: ﴿الْمَرْقُ﴾ د رویت نہ رویت علمیه مراد دے، او خطاب رسول اللہ ﷺ تہ دے او د رویت نہ رویت بصری ہم مراد کہدی شی، خکہ چہ اگر کہ رسول اللہ ﷺ دا واقعہ نہ وہ لیدلے، خو د ہفہ آثار او علامات ئی لیدلے وو یا رسول اللہ ﷺ دا واقعہ د متواتر بیانونکو نہ پہ دومرہ تواتر سرہ اوریدلے وہ چہ پہ منزله د مشاہدی شوه، خکہ چہ د تواتر سرہ اوریدلے شوے خیز پہ منزله د مشاہدی وی۔

قولہ: ﴿اَنْطَبَا مَتَّحِبٌ﴾ دا د یو سوال مقدر جواب دے

سوال: دا دے چہ اللہ پاک عالم الغیب دے ہفہ تہ خو د ﴿مَکَانَ وَمَا یَکُونُ﴾ علم دے، نو بیبا اللہ پاک د ﴿الْمَرْقُ﴾ پہ ذریعہ باندی سوال ولی او کرو؟

جواب: د جواب حاصل دا دے چہ دا استفہام د تعجب دپارہ دے د سوال کولو دپارہ نہ دے،

یعنی ای مخاطبہ: تہ د اصحاب الفیل حالت تہ کتلو سرہ تعجب او کرہ.

فولہ: (ہو ہوسود) د تولو ہاتھیانو سردار یو ہاتھی وو چہ نوم نہی محمود وو، کوم چہ د لونہی جوئی او شان والاوو، او د ہفہ کنیت ابو العباس وو.

فولہ: (اہل) یوہ مرغی: چہ د کوتری نہ لہہ شان ورہ وی.

فولہ: (مہیل) دا د سنگ گل معرب دی، ہفہ کانتری چہ ہفہی کنبی د خاوری گدون وی، پہ اور کنبی پخ شوہی خاوری تہ ہم (مہیل) ونیلہی شی.

[۱-۶] سورۃ قریش

سورۃ قریش مکہ او مدینہ اربع آیات

سورۃ قریش مکی یا مدنی دی، خلور آیتونہ دی.

[آیاتونہ: ۱-۴]

بسم الله الرحمن الرحيم (لایلاف قریش) (لایلافہم) تاکید وَهُوَ مُصَنَّرٌ آلفٌ بِالْمَعْدُ (وَحَلَّةُ الْقِتَامِ) إِلَى الْبَيْتِ (وَبِهِ رَحْلَةُ الصَّيْفِ) إِلَى الشَّامِ فِي كُلِّ عَامٍ يَسْتَعِينُونَ بِالزُّخْرَفِ لِلتَّجَارَةِ عَلَى الْمَقَامِ بِمَكَّةَ لِيَجْمَعُوا أَتْبَتَ الَّذِي هُوَ فَخْرُهُمْ وَهُمْ وَلَدَ النَّصْرِ بْنِ كِنَانَةَ فَلْيَعْبُدُوا تَقَلُّقٌ بِهِ لِلْإِفْلَاقِ وَالْفَاءُ زَائِدَةٌ (رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ) (الَّذِي أَطْلَقَهُمْ مِنْ جُوعٍ) أَيِ مِنْ أَجْلِهِ (وَأَمْتُهُمْ مِنْ خَوْفٍ) أَيِ مِنْ أَجْلِهِ وَكَانَ يُعِيْلُهُمُ الْجُوعُ لِيَنْتَمِ الزُّزْعَ بِمَكَّةَ وَغَالُوا جَيْشَ الْقَبِيلِ

ترجمہ: شروع کوم پہ نوم د اللہ چہ دیر مہریانہ دیر رحم کونکی دی، چونکہ قریش محبت ساتلو (دویم ایلاف د رومی ایلاف) تاکید دی دا د آلف پہ مد سرہ، مصدر دی یعنی پہ یخنی کنبی د یمن سفر کولو سرہ او پہ گرمی کنبی د شام سفر سرہ محبت، ہر کال دوارہ تجارتی سفرونو سرہ دبیت اللہ خدمت دپارہ پہ مکہ کنبی قیام کولو کنبی مدد اخستلو، چہ دا دہغوی دپارہ د فخر سبب وو، او دوی د نضرین کنانہ د اولاد خخہ وو، لہذا دوی لہ پکار دی چہ لایلاف د لایلاف سرہ متعلق دی او فا زائدہ دہ، ددی کور د رب عبادت او کری، عکہ چہ ہفہ دوی د ولہی نہ پچ کرل خوراک نہی ورکرو او د ویری نہی اوساتل دوی تہی امن ورکرو پہ مکہ کنبی د کروندی نہ کیدو پہ وجہ پہ دوی لوہہ راتلہ او د ہاتھیانو د لیسکر نہ ویریدل.

د قیوداتو فوائد او تسہیل

ترجمہ: (لایلاف قریش)، (ایلاف) د باب افعال مصدر دی، مانوس ساتل، محبت کول.

فولہ: (قریش) د قبیلہ عدنان د قبیلہ کنانہ یو شاخ دی، کوم چہ د خاندان قریش پہ نوم سرہ مشہور شو، د قریشو مورث اعلیٰ نضر تہ قریش ونیلہی شی، (لایلاف) جار مجرور خہ سرہ متعلق دی؟ پہ دی کنبی دیر اختلاف دی، اول راجع قول لیکلہی شی، راجع قول دا دی چہ دا د خپل مابعد (لایلاف) سرہ متعلق دی، د عبارت تقدیر بہ داسی وی (فان لم

هېډوا الله لسانه انسايقه فليصوده الايلاهم رحلة القعاعو الصيف) يعنى كه قريش د الله پاك نورو كاملو انعاماتو شكر نه ادا كوي نو كم از كم ددې نعمت په شكر كېن دې ددې كور مالك بندگان او كړي چا چه هغوى كېن د يخنۍ او گرمۍ د دوه سفرونو سره الفت پيدا كړي دې كورم چه د هغوى د خوشحالي ضامن دي

عام طور سره د جار مجرور تعلق د مقدم سره وي لهذا د (الايلاف) تقاضه دا ده چه د خپل ماقبل سره متعلق وي، بم په دې وجه په متعلق كېن متعدد اقوال دي، د تير سورة الفيل سره د معنوي تعلق په وجه باندې بعض حضرات وائي چه د (الايلاف) نه مخكېن يوه جمله محذوف ده او هغه (انا اهلكنا اصحاب الفيل) دې يعنى مونږ اصحاب الفيل په دې وجه هلاك كړل چه قريش مکه د يخنۍ او گرمۍ د دوو سفرونو عادت وو، چه د هغوى په لاره كېن څه بنديز پاتې نه شى او د ټولو په زړونو كېن د هغوى عظمت پيدا شى، پس د اصحاب فيل د هلاكيدو نه پس نه صرف دا چه د قريشو عظمت باقى پاتې شو، بلكه په هغې كېن نوره هم اضافه اوشوه او د عربو پوره يقين پيدا شو چه بيت الله واقعي د الله پاك كور دي، او كه الله مه كړه ابرهه بيت الله وړان كړي وي نو د قريش مکه به نه صرف دا چه عظمت كم شوې وي، بلكه ختم شوې به وي او د بيت الله د خادم او منجور كيدو په وجه چه كورم قدر او قيمت هغوى ته حاصل وو هغه ټول به خاورې شوې وي، د شوكو او لوت مار چه كورم واقعات به د نورو سره كيدل هغه به د قريشو سره هم شروع شوې وي، خو الله پاك د بيت الله حفاظت كولو سره د قريشو عزت او وقار نور هم زيات كړو، او د هغوى دپاره لازې نورې هم په امن او محفوظ شوې.

او بعض حضراتو متعلق محذوف جمله (انهموا) منلې دي يعنى د قريشو د معاملي نه تعجب او كړي چه هغوى څنگه د يخنۍ او گرمۍ د سفر نه ازاد بې خطري دي.

ټوله: (الايلاف) دا د اولنۍ ايلاف تاكيد لفظي دي بعض حضراتو ثاني لره د اول نه بدل منلې دي، (رحلة) د اولنۍ (الايلاف) مفعول به دي.

ټوله: (فَلْيَعْبُدُوا) په دې كېن فاء جزائيه ده، شرط محذوف دي، د عبارت تقدير داسې دي چه: (ان لم يعبدوا لسانه فليصوده الايلاهم رحلة القعاعو الصيف فانهما اظهر لسانه عليهما) او (فليصودوا) كېن لام د امر دي.

### [۱۰۷] سورۃ الماعون

سورۃ الماعون مکیہ او مدنیہ او نصفہا ست او سبع آیات

سورۃ ماعون مکی یا مدنی دی، یا نصف نصف دی، شہر یا اووہ آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۷]

بسم الله الرحمن الرحيم (أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ) بِالْخِزَاءِ وَالْحِسَابِ أَيْ هَلْ عَرَفَهُ وَإِنْ لَمْ تَعْرِفْهُ (فَذَلِيلٌ) بِتَلْذِيزٍ هُوَ يَفْهَمُ الْفَاءَ (الَّذِي يَدْعُرُ الْيَتِيمَ) أَيْ يَذَلُّهُ بِخُفٍّ عَنْ خَفِّهِ (وَلَا يَحْتَضِرُ) نَفْسَهُ وَلَا غَيْرَهُ (عَلَىٰ طَعَامِ الْيَتِيمِ) أَيْ إِطْعَامِهِ نَزَلَتْ فِي الْأَعْيَانِ بَنٍ وَاتِلٍ أَوِ الْوَلِيدِ بِنِ الْمَعْمُورَةِ (فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ) (الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ) غَافِلُونَ يُؤَخِّرُونَهَا عَنْ وَقْتِهَا (الَّذِينَ هُمْ يَرَاوُنَ) فِي الْعِلَاءَةِ وَغَيْرِهَا (فَتَنْقُصُونَ الْمَاعُونَ) كَالْإِنزَةِ وَالْقَاسِ وَالْقَدَرِ وَالْقَصَّةِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دی شروع کوم، آیا تا ہفہ سہی لیدلہ دی چہ د جزا د ورخی یعنی د حساب او د جزا د ورخی تکذیب کوی؟ یعنی تا ہفہ پیژندلہ دی یا نہ؟ دا ہم ہفہ سہی دی د فائہ روستو (ہو) مقدر دی کوم چہ یتیم تہ دیکہی ورکوی یعنی ہفہ گرہ سختی سرہ د ہفہ د حق نہ محروم کوی او مسکینانو تہ د خوراگ ورکولونہ خان تہ ترغیب ورکوی او نہ بل تہ (دا آیت کریمہ) د عاص بن وائل یا ولید بن مغیرہ پہ بارہ کتب نازل شوہی وو، پس د داسی مونخ کونکو دپارہ لویہ خرابی دہ کوم چہ غفلت کوی داسی چہ مونخ د وخت نہ روستو کوی کوم چہ داسی دی چہ پہ مونخ وغیرہ کتب ریا کاری کوی او د ضرورت ہیونہ منع کوی مثلاً، ستن، تبر، کتوی او پیالہ وغیرہ.

### د قیوداتو فوائد او تسہیل

نوٹ: ﴿هَلْ عَرَفْتَهُ وَإِنْ لَمْ تَعْرِفْهُ﴾ ددی عبارت د اضافہ کولو مقصد دی خبری تہ اشارہ کول دی چہ د (ارایت) نہ مراد (رویت) علمیہ دی کوم چہ یو مفعول تہ متعدی دی.

نوٹ: ﴿يَتْلِيهِ هُوَ يُدْعِرُ الْيَتِيمَ﴾ دا تقدیر لازم نہ دی، بلکہ د اسم اشارہ مبتداء واقع کیدل او د موصوف خبر واقع کیدل صحیح دی، بہر حال ﴿فَذَلِيلٌ﴾ جملہ اسمیہ دہ کوم چہ جواب شرط واقع دی، ہم پہ دی وجہ پہ دی باندی فاء داخلہ دہ او شرط مقدر دی.

[۱۰۸] سورۃ الکوتر

سورۃ الکوتر مکیہ او مدنیہ ثلاث آیات

سورۃ کوتر مکی یا مدنی دی، درہی آیتونہ دی.

[ایاتونہ: ۱-۳]

بسم الله الرحمن الرحيم (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ) يَا مُحَمَّدُ (الْكُوتَرُ) هُوَ نَفَرٌ فِي الْخَفَةِ هُوَ خَوْضٌ تَرَدُّ عَلَيْهِ أَثَرُهُ وَالْكُوتَرُ الْغَيْرُ الْكَبِيرُ مِنَ الثَّوَةِ وَالْفِرَانِ وَالْثَلَاخَةِ وَنَحْوِهَا (فَصَلِّ لِرَبِّكَ) صَلَاةَ جِدِّ الشَّجَرِ (وَأَلْزَمَ لَشَكَّكَ)

(إِنْ شَاءَ إِلَهُكُمْ) اِنِ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَخِرْ أَوْ الْمَنْطَلَعُ الْمَنْطَلَعُ نَزَلَتْ فِي الْقَاسِمِ بْنِ وَائِلٍ  
سَمَى إِلَهُهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَرُ عِنْدَ قَوْلَاتِهِ الْقَاسِمِ

ترجمہ: یہ نومہ اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم ای محمد ﷺ مونہ تاتہ د  
کوثر نہر در کړې دے (کوثر) په جنت کښ یو نہر یا حوض دے، چہ په هغې باندې به د رسول  
الله ﷺ امت ورتیرېږی، یا کوثر خبر کثیر ته ونیلې شی، کوم چہ د نبوت، قرآن کریم او  
شفاعت په شان څیزونه دی. پس ته د خپل رب دپاره دغټ اختر مونږ کوه او خپله قربانی کوه  
یقینا ستا دشمن بهی اولاده لاوارثه دے (یعنی د هر یو خیر نه پرې کړې شوې دے یا منقطع  
النسل دے) (دا آیت کریمه) د عاص بن وائل په باره کښ نازل شو، چا چہ رسول الله ﷺ ته د  
هغه د خونې سیدنا قاسم رضی الله عنه د وفات په وخت (لهی) یعنی منقطع النسل، ونیلې وو.

قوله: (الْكُوثَرُ) د جنت د یو نہر یا حوض نوم دے، سعید بن جبیر رضی الله عنه د ابن عباس رضی الله عنه  
نقل کړې دی چہ کوثر هر هغه څیز ته وائی چہ په هغې کښ خیر زیات وی، (کوثر) د (کوه) نه  
ماخوذ دے لکه نوفل چہ د (لؤلؤ) نه جوړ شوې دے، کوم څیز چہ په تعداد کښ کثیر او  
عظمت والا وی، هغې ته عرب کوثر وائی.

قوله: (كَيْلُكَ) ستا دشمن، دا د (هساو) نه ماخوذ دے، چہ د هغې معنی دشمنی ده

قوله: (الْأَكْبَرُ) بې اولاده، لنډې بوچې، دا د (هس) نه د صفت مشبهه صیغه ده، (ن، س) بترا،  
پرې کول، پرې کیدل، (پات) تیره توره.

### [۱-۹] سورة الکافرون

#### سورة الکافرون مکيه او مدنيه ست آیات

سورة کافرون مکي یا مدني دے، شپږ آيتونه دی.

[آيتونه: ۱-۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (قُلْ أَعْتَدُ) فِي الْخَالِ (مَا تَعْبُدُونَ) مِنْ الْأَصْنَامِ وَلَا أَتَعْبُدُ  
عَابِدُونَ) فِي الْخَالِ (مَا أَعْبُدُ) وَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَخَدَهُ وَلَا أَتَعْبُدُ وَلَا أَتَعْبُدُ (مَا أَعْبُدُ) فِي الْإِسْتِغْنَالِ (مَا أَعْبُدُ) وَلَا أَتَعْبُدُ  
عَابِدُونَ) فِي الْإِسْتِغْنَالِ (مَا أَعْبُدُ) عَلِمَ اللَّهُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِطْلَاقَ مَا عَلَى اللَّهِ عَلَى وَجْهِ  
الْمُقَابَلَةِ (لَكُمْ دِينُكُمْ الشِّرْكَ (وَلِيَ دِينِ) الْإِسْلَامُ وَعَلَى كُلِّ نَبِيٍّ بِالْحَرْبِ وَعَذَفَ بَاءَ الْإِسْمَةِ الْقُرْآنِ  
الْمُبِينَةِ وَقَلَّ وَوَصَلَا وَبَلَّتْهَا بِغُفُوبِ فِي الْحَالِ

ترجمہ: یہ نومہ اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم ته او ایہ ای کافرو! نه زه  
فی الحال دهغه بتانو بندگی کوم د کومو چہ تاسو بندگی کوئ او نه فی الحال تاسو بندگی کوئ  
د هغه ذات د کوم چہ زه بندگی کوم او هغه الله وحده لا شریک دے. او نه زه وروستو زمانه کښ  
بندگی کونکې یم د هغه چا د چا چہ تاسو بندگی کوئ او نه تاسو په وروستو زمانه کښ بندگی



کونکی یے د هغه ذات د چا چه زه بندگانې کوم الله پاک ته د هغوی په باره کښ علم وو چه هغوی ایمان راوړونکی نه دی، او د «ما» اطلاق په الله پاک باندې د مقابلي په طور دې ستاسو دپاره ستاسو دین شرک او زما دپاره زما دین اسلام دې او دا حکم د جهاد د حکم ورکولو نه مخکښ وو، او قراء سبعة یاه اضافه ولفا او وصلا حذف کړې ده، او یعقوب په دواړو حالتونو کښ باقی ساتلې ده.

### د فیوداتو فوائد او تسهیل

نوله: «ایها الکافرون» ددې مخاطب مخصوص کفار دی د چا متعلق چه الله پاک ته علم وو چه هغوی ایمان راوړونکی نه دی.

نوله: «فی الحال» لفظ فی الحال په حقیقی صورت حال باندې د دلالت کولو دپاره دې، یعنی حقیقت هم دا دې چه نه زه ستاسو د معبودانو بندگانې کوم او نه تاسو زما د معبود بندگانې کوئ.

نوله: «فی الاستقبال» دا اضافه د یو سوال مقدر جواب دې.

سوال: په آیت کریمه کښ د «اعد» تکرار دې کوم چه غوره نه دې؟

جواب: تکرار نه دې، ځکه چه په اول کښ حال او په دویم کښ استقبال مراد دې.

نوله: «لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ» ددې عبارت د اضافي مقصد هم د یو سوال جواب ورکول دی.

سوال: رسول الله ﷺ د مشرکین مکه د ایمان نه ولې ناامیده شو، حال دا چه د رسول الله ﷺ بعثت خو د هغوی د هدایت دپاره کړې شوې وو! بله دا چه رسول الله ﷺ خو د هغوی په ایمان باندې حریص وو؟

جواب: د ایمان نه راوړلو خبر د یوڅو مخصوص کفارو په باره کښ دې چه د هغوی په باره کښ الله پاک د وحی په ذریعه بیان کړې وو چه فلانې فلانې ایمان راوړونکی نه دی.

نوله: «وَإِذَا لَقُوا فَآوَىٰ» ددې سوال مقدر جواب دې.

سوال: سوال دا دې چه د «ما» اطلاق په غیر ذوی العقول باندې کیږی نه په ذوی العقول باندې حال دا چه دلته د «ما» اطلاق د الله پاک دپاره شوې دې کوم چه د قاعدې خلاف دې؟

جواب: دا قاعده کلیه نه ده، بلکه د بعض نوریانو په نزد د «ما» اطلاق په ذوی العقول باندې هم صحیح دې، لهذا په دې صورت کښ د جواب څه ضرورت نشته او د چا په نزد

چه د «ما» اطلاق په ذوی العقول باندې صحیح نه دې نو د هغوی د طرف نه به دا جواب وی چه دا د مشکلات په طور استعمال شوې دې، چونکه مخکښ د بتانو دپاره د «ما» استعمال کړې شوې دې، لهذا د الله پاک دپاره هم د «ما» استعمال اوکړې شو، او د

مشاکلت رعایت کول د فصاحت د مقتضی عین مطابق دی.

**[١١٠] سورة النصر**

## سورة النصر مدنية ثلاث آيات

**سورة نصر مدنی دی، دري آیتونه دی.**

[ایات نم: ۱-۲]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (إِذَا جَاءَ نُصْرُ اللَّهِ) نَبِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَغْثَانِهِ (وَالْقُصْرُ) فَتَحَ  
مَكَّةَ وَدَاخَلَتْ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ) أَيْ الْإِسْلَامِ (أَوْفُوجًا) جَمَاعَاتٌ بَعْدَ مَا كَانَ يَدْخُلُ فِيهِ وَاحِدٌ  
وَاحِدٌ وَذَلِكَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَهُ الْقُرْبُ مِنَ أَفْطَارِ الْأَرْضِ طَالِعِينَ (فَسَوَّيْتُمْ مَعَهُ رَيْثَكَ) أَيْ مُتَبَلِّغًا بِخَبَرِهِ  
(وَأَسْتَغْفِرُكَ إِلَهُكَ كَانَ تَوَّابًا) وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ هَذِهِ السُّورَةِ يُخْبِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَبِحَمْدِهِ اسْتِغْفِيرُ اللَّهِ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ بِهَا اللَّهُ لَذِ الْقُرْبِ أَجَلُهُ وَكَانَ فَتَحَ مَكَّةَ فِي رَهْطَانِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَتَوَلَّيَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ عَشْرٍ

توجه: په نوم د الله پاک چه ډیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم چه کله د خپل نبی ﷺ دپاره د هغه په دشمنانو باندې د الله پاک مدد راشي او فتح مکه نصیب شي او ته خلق ويني چه د الله پاک په دين اسلام کښې ډلې ډلې داخلېږي پس ددې نه چه يو يو به دين کښې داخلیدو، او دا صورت حال د فتح مکه نه پس شوې وو چه عرب په خوشحالي سره د مختلف اطرافو او اړخونو نه په دين اسلام کښې د داخلیدو دپاره داغلل، نو ته د خپل رب تسبیح او تعمید کوه او د هغه نه بخښنه غواړه یشکه هغه ډیر توبه قبلونکي دې چنانچه ددې سورت د نزول نه پس به رسول الله ﷺ ﴿سبحان الله وحده استغفر الله واتوب اليه﴾ په کثرت سره لوستلو او په دې سره پوهه شوې وو چه د هغوی ﷺ د وفات وخت رانزدې شوې دې، او فتح مکه په رمضان ۸ هجري کښې شوې وه او د رسول الله ﷺ وفات په ربیع الاول ۱۰ هجري کښې شوې وو.

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

ډولته: (إِذَا فَتَحَ) (الفتح) په اصل کښ د موجود غائب حاضریدلو ته وئیلې شی، دلته داسې نه ده، ځکه چه فتح د مخکښ نه موجود نه وه، چه هغه راغلې وی، په دې وجه دلته (جاء) په معنی د (حصل) او (حقیق) دې، یا به دا وئیلې شی چه د کوم څیز موجود کیدل په تقدیر الهی کښ مقدر شوی وی گویا هغه موجود دې او چه کله د هغه موجود کیدو وخت راغلو نو گویا اول هغه غائب وو اوس حاضر شو، په دې صورت کښ به (جاء) په خپله حقیقی معنی وی، (اذا) شرطیه دې او (فسم بحمد ربك) ددې جزاء ده، دا په هغه صورت کښ ده چه کله سورة د فتح مکه نه مخکښ نازل شوې وی، او که سورة د فتح مکه نه وروستو نازل شوې وی نو (اذا) به په معنی د (اذا) وی او د محذوف سره به متعلق وی، تقدیر د عبارت به داسې وی: (أكمل الله الامور اتم النعمة على العباد اذا جاء نصر الله)

فولہ: ﴿لَمَّا رَأَى﴾ دا مصدر مضاف الی الفاعل دے او ددی مفعول ﴿لَمَّا﴾ محذوف دے، کوم چہ مفسر علامہ ظاہر کرے دے۔  
فولہ: ﴿الْقَوْمِ﴾ د کوئیانو پہ نزد پہ ﴿الْقَوْمِ﴾ کنس الف لام د مضاف الیہ پہ عوض کنس دی۔  
ای فاعلہ۔  
فولہ: ﴿أَوَّلَاهَا﴾ دا د ﴿یَدْعُلُونَ﴾ د فاعل نہ حال دے، کہ رویت بصریہ مراد وی، او کہ رویت علمیہ مراد وی نو مفعول ثانی دے۔

[۱۱۱] سورۃ ابی لہب

سورۃ ابی لہب مکہ کی خمس آیات

سورۃ ابی لہب مکی دے، پنخہ آیتونہ دی۔

[آیاتولہ: ۱-۵]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَمَّا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ وَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ غَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ غَتَهُ أَبُو لَهَبٍ ثَبًا لَكَ الْهَذَا دَعْوَتَا نَزَلَ ﴿تَكْتُمُ﴾ خَبْرَتْ ﴿يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ أَنِّي جَعَلْتُهُ وَعَثْرَ عَنْهَا بِالنِّبَاتَيْنِ مَجَازًا؛ لِأَنَّ أَكْثَرَ الْأَفْعَالِ تَرَاوُلَ بَيْنَهَا وَهَلِیْهِ الْجُعْلَةُ دُعَاءُ (وَقَبَّ) خَبْرَ هُوَ وَهَلِیْهِ خَبْرَ تَقَوَّلَهُمْ أَهْلُكُمُ اللَّهُ وَقَدْ عَلَّكَ وَلَمَّا خَوَّفَهُ النَّبِيُّ بِالْعَذَابِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ بِنِ اجْنِبِ خَقًا فَإِنِّي أَفْتَدِي مِنْهُ بِمَا لِي وَوَلَدِي نَزَلَ ﴿مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ أَنِّي وَكَسَبَهُ أَنِّي وَلَدَهُ مَا أَغْنَى بِمَعْنَى يَغْنَى ﴿سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾ أَنِّي تَلَّهَبُ وَتَوَقَّدَ لَهَا مَالٌ تَكْنِيهِ لِقَلْبِهِ وَجْهَهُ إِشْرَافًا وَخَيْرَةً وَأَمْرَاتُهُ عَطْفٌ عَلَى ضَمِيرٍ يَصْلَى سَوْغَةً الْفَضْلُ الْمَفْعُولُ وَصِفَتُهُ وَهِيَ أَمْ جَبِيلٌ رَحْمَالَةٌ بِالرُّفْعِ وَالتَّضْبِطِ (الْحَطْبُ) الشُّوكُ وَالتَّشْدِيدُ تَلْقِيهِ فِي طَرِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي جِيدِهَا) غَنَّقَهَا (جَبَلٌ مِنْ مَسَدٍ) أَنِّي لَيْفَ وَهَلِیْهِ الْجُعْلَةُ خَالٍ بَيْنَ رَحْمَالَةِ الْحَطْبِ الَّذِي هُوَ تَغْت لَافْرَافِهِ أَوْ غَيْرَ مُتَّبَذًا مَقْدَرِ

ترجمہ: پہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم چہ کلہ رسول اللہ ﷺ خپل قوم راویلوا او وی وئیل چہ زہ تاسو د سخت عذاب د راتلو نہ مخکنس ویروم، نود رسول اللہ ﷺ ترہ ابو لہب اوئیل چہ ہلاک شی، آیاتا مونہ ہم ددی دپارہ راجع کرے وو؟ نو ﴿تکتہم﴾ نازل شو د ابو لہب دوارہ لاسونہ مات شو یعنی ہفہ پخپلہ ہلاک شو، او د ذات نہ ئی پہ دوارو لاسونو سرہ تعبیر مجازا کرے دے، خکہ چہ اکثر افعال د لاسونو پہ شرکت سرہ کیڑی، دا جملہ بد دعاء دہ او ہلاک شو او دا (جملہ) د بد دعا د قبولیت خبر دے، لکہ چہ عرب وائی ﴿اھلکھ اللہ واولدھلک﴾ او چہ کلہ ہفہ لہ نبی ﷺ د عذاب نہ اویرولو نو ہفہ اوئیل چہ خہ زما وراہ وائی کہ ہفہ حق وی نوزہ بہ د ہفی د خپل مال او اولاد نہ فدیہ ورکرم نو ﴿ما اغنی عنہ مالہ وما کسب﴾ نازل شو، نہ د ہفہ مال د ہفہ پہ کار راغلو او نہ اولاد او (افق) پہ معنی د ﴿یفق﴾ دے او ہفہ بہ عنقریب لمبی وھونکی اور تہ د اخل شی یعنی شعلی وھونکی تیز اور تہ، دا انجام دے د ہفہ د کنیت، د ہفہ د مخ د پر قیدو د وجہ نہ، د چمک

او سرخی پہ اعتبار سرہ او د ہفہ بنخہ بہ ہم عی ددی عطف د (مصل) پہ ضمیر باندی دے  
مفعول او د ہفہ د صفت فصل دا عطف جائز کری دے او د ہفہ بنخہ ام جمیل دہ کومہ چہ  
لوگو لہ پہ شا راوونکی دہ (حالة) پہ رفع او نصب سرہ دے یعنی ازغون لہ او سعدان  
ازغنی گیاه، لہ راوونکی دہ، کوم چہ بہ ہفہ د رسول اللہ ﷺ پہ لڑہ کنن اچول، د ہفہ  
پہ ست کنن بہ د کھجورو د پوستکی (پت) رسعی وی یعنی د پوستکی او دا جملہ د (حالة  
الطبع) نہ حال ڈی کوم چہ د (امراء) صفت دے یا د مبتداء محذوف خبر دے۔

### د قیوداتو فوائدو تسہیل

قوله: ﴿تَبْتَئِدَا أَلَىٰ هَبٍ﴾ دے سورۃ تہ سورۃ مسد او سورۃ ابی لہب ہم وئیلے شی، د ابو  
لہب اصل نوم عبد العزی دے، د خپل حسن او جمال او د مخ د سور والی د وجہ نہ بہ ہفہ  
تہ ابو لہب (شعلو والا) وئیلے شو، ﴿تَبْتَئِدَا أَلَىٰ هَبٍ﴾ دا بددعا دہ او ﴿وَكَيْفَ﴾ د قبولیت دعا  
اطلاع دہ او بعض مفسرین وائی چہ دواړہ خیرے دی، یو د لاسونو دپارہ او دویم د تول بدن  
دپارہ، د لاسونو نہ مراد ہم کل دے، لہذا ﴿وَكَيْفَ﴾ بہ د (تبتیدا) تاکید وی۔

قوله: ﴿مَالٍ كَغَيِّبَةٍ﴾ یعنی د جہنم اور تہ داخلیدل د ہفہ د کنیت تاثیر او نتیجه وہ۔

قوله: ﴿يَتْلُوكَ وَجْهٍ﴾ دا د ہفہ د کنیت علت دے، مطلب دا چہ د ہفہ کنیت ابو لہب پہ دے  
وجہ وو چہ ہفہ پہ بشکلا او سرخی کنن د شعلو پہ شان وو، خو ہم دا کنیت د تلازم النار  
طرف تہ واوختلو۔

قوله: ﴿وَأَمَّا أَنَّهُ﴾ ددے عطف د (مصل) پہ ضمیر مرفوع مستتر باندی دے، یعنی د دوزخ  
اور تہ بہ ابو لہب داخلیری او د ہفہ بنخہ ام جمیل د چا نوم چہ (اوی) دے ہفہ بہ ہم اور  
تہ داخلیری۔

قوله: ﴿سُوءَةُ الْفُضْلِ﴾ دا د یو سوال مقدر جواب دے۔

سوال: قاعدہ دہ چہ پہ ضمیر مرفوع متصل باندی د عطف کولو دپارہ د ضمیر مرفوع  
منفصل پہ ذریعہ تاکید راوړل ضروری دی، او حال دا چہ دلته داسی نہ دہ؟

جواب: پہ ضمیر مرفوع متصل مستتر باندی د عطف کولو دپارہ پہ دوه شرطونو کنن د یو  
موجودیدل ضروری دی یو دا چہ د ضمیر منفصل پہ ذریعہ تاکید راوړلے شی او دویم دا  
چہ د معطوف او معطوف علیہ تر مینخہ فصل واقع وی، او دلته دویم شرط موجود دے،  
خکہ چہ د معطوف علیہ او معطوف تر مینخہ د مفعول یعنی (نارا) او د ہفہ صفت یعنی  
د (ذات لہب) فصل موجود دے، لہذا اوس ہیخ اعتراض نشته۔

قوله: ﴿أَمْ جِئِلَ﴾ دا د ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ خور وہ او (هوزاء) یعنی کانری وہ۔ (جیل)

قوله: ﴿بِأَرْفَعِ النَّصَبِ﴾ پہ (حالة) کنن رفع او نصب دواړہ جائز دی، رفع یا خود (امراء)

د صفت کیدو د وجہی نہ، او دا جائز ده ځکه چه په حمالة الحطب کښ اضافت حقیقہ دې یا د «امراته» نه د عطف بیان کیدو د وجہی نه او دا هم کیدې شی چه د مبتداء محذوف د خبر کیدو د وجہی نه مرفوع وی، «ای هی حمالة الطيب» یو قرأت د نصب هم دې او د هغې ناصب فعل محذوف دې، ای اهل حمالة الطيب (یا) امر حمالة الطيب (حطب) یو ازغو والا گیا ده چه هغې ته په پښتو کښ ازغی داره زلی و نیلې شی، دا گیا د اوبښ نه علاوه بل یو خاړوې هم نه خوری او د اوچیدو نه پس نې هغه هم نه خوری.

نوله: (لف) د (لف) جمع (المالف) ده، د کهجورې د اونی پوستکی (پت) ته و نیلې شی، مطلقا پوستکی ته هم و نیلې شی، د کوم چه عام طور رسنی جوړولې شی هغه هم یو قسم پوستکی وی.

نوله: «خَلِّصُوا النُّفْسَ» یعنی د مبتدا او خبر نه مرکب جمله او هغه «فی جهدها حمل من مد» ده، (حمل) موصوفه (من مد) د کائن متعلق کیدو سره صفت، موصوف د صفت سره مبتداء موخر، «فی جهدها» خبر مقدم، مبتداء د خبر سره جمله د «حمالة الطيب» نه حال دې.

[سورة الاخلاص ۱۱۲]

### سورة الاخلاص مکيه او مدنيه اربع او خمس آیات

سورة اخلاص مکي یا مدني دې، څلور یا پنځه آيتونه دي.

[آيتونه: ۱-۴]

بسم الله الرحمن الرحيم الثَّيِّبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ نَزَّلَ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) فَكَلَّمَ خَبَرَ هُوَ وَأَعَدَ تَبْدَلَ مِنْهُ أَوْ خَبَرَ لَنْ (اللَّهُ الْعَمَدُ) مُتَبَدِّلاً وَخَبَرَ أَنَّى الْمَفْصُودِ فِي الْخَوَاجِ عَلَى الدَّوَامِ (لَمْ يُولَدْ) لِانْتِظَاءِ مُجَانَسَتِهِ (وَلَمْ يُولَدْ) لِانْتِظَاءِ الْحَدُوثِ عَنْهُ (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) أَنَّى مُكَافَأٌ وَمُعَادِلٌ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِكُلُّوْا وَلَقَدْ عَلَّمَهُ لَأَنَّهُ مَخْطُ الْقَعْدِ بِالثَّمَلِيِّ وَأَخَّرَ أَخَذَ وَهُوَ اسْمٌ يَكُنْ عَنْ خَيْرِهَا رِعَايَةً لِلْفَاصِلَةِ

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم د رسول الله ﷺ نه د هغه د رب په باره کښ سوال او کړې شونو «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» نازل شو، او ایه چه هغه الله یو دې «الله» د «هو» خبر دې او «أَحَدٌ» ترې نه بدل دې یا د «مَعْدِلُهُ» خبر ثانی دې. الله پاک بهی حاجته دې دا د مبتداء خبر دې یعنی هغه په حاجتونو کښ همیشه مقصود دې نه هغه څوک اولاد شته د مجانست د منفی کیدو د وجہی نه او نه هغه چا اولاد دې د هغه نه د حدوث د منتفی کیدو د وجہی نه، او نه څوک د هغه پراشته یعنی همسر او مماثل نهی نشته، «لَمْ يُولَدْ» سره متعلق دې، «لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ» باندې مقدم کړې شوې دې، ځکه چه هم هغه د «مماثل نه» مقصود بالنفی دې، او «أَحَدٌ» لره کوم چه د «يَكُنْ» اسم دې د هغه د خبر نه موخر کړې شوې دې د فواصل د رعایت د وجہی نه.

## د قیوداتو فوائد او تسہیل

سورۃ اخلاص، ددې سورۃ ډیر نومونه دي، ۹۰ د اسماء کثرت د مسمی په شرف باندې دلالت کوي، صاوی عليه السلام ددې شل نومونه ذکر کړي دي، د هغې نه یوڅو دا دي: سورۃ القمیده، سورۃ القمیده، سورۃ النوحید، سورۃ الاخلاص، سورۃ القمات، سورۃ الولایه، سورۃ النسمه، سورۃ المعرفه، سورۃ الجمال، سورۃ البقیعة. (تلك عشرة كاملة)

فوله: (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) ددې په ترکیب کښي، څو صورتونه دي. ۱: (هو) ضمیر شان مفسر مبتداء او (الله الصمد) مفسر جمله کیدو سره خبر. ۲: (هو) مبتداء اول، (الله) مبتداء ثانی او (احد) د مبتداء ثانی خبر، مبتداء ثانی د خپل خبر سره جمله د مبتداء اول خبر، په دې صورت کښي د (هو) مرجع هغه ده کوم چه مخکښ ذکر شو، ځکه چه (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) د مشرکانو د سوال (السلام عليك اي محمد عليه السلام مونږ ته د خپل رب نسب بیان کړه په جواب کښي دي، او دا هم صحیح ده چه (الله) د (هو) نه بدل وی.

فوله: (الله الصمد)، (الله) مبتداء، (الصمد) نې خبر دي، (الصمد) ما بعد الله في الحاجات ته ونيلي شي، یعنی په حاجتونو کښي چه د چا طرف ته قصد کولې شي، فعل نې (يصمد) راځي، مصدر په معنی د مفعول (مصمود) دي.

## سورة الطق

(نزلت هذه الآية بعد ما بعث الله محمد بن عبد الله في مكة في سنة ١٢ من الهجرة) فاعلم الله بذلك وعمله فاحذر من يدينه عليه السلام وامر بالعدو بالسورتين فكان كلما قرأ آية منهما اعلنت عداوة وجد عداة حتى اعلنت العداة كلها وقام كما نطق من عقاب

دا سورۃ او د دې نه روستو سورت هغه وخت نازل شو چه کله لبيد يهودي په رسول الله عليه السلام باندې د تاريه يولسو غوټو کښي جادو کړي وو، الله پاک رسول الله عليه السلام ته ددې جادو او د هغه ځانې خبر نې ورکړو، د رسول الله عليه السلام مخې ته هغه راوړلې شو او د دواړو سورتونو په ذريعه د تموز (پناه) حکم ورکړي شو، چه کله به رسول الله عليه السلام په دواړو سورتونو کښي يو آيت لوستلو، نو يوه غوټه به پرانستلې شوه او رسول الله عليه السلام به خپل وجود سپک محسوس کولو، تردې چه ټولې غوټې پرانستلې شوې او رسول الله عليه السلام پاسيدو لکه چه رسول الله عليه السلام د قيد نه ازاد کړي شوې وي.

فوله: (فاحذر من يدينه عليه السلام) یعنی لبيد بن الاعصم د رسول الله عليه السلام مخې ته حاضر کړي شو، (سيدنا علي عليه السلام هغه راوستلې وو)

فوله: (قوت) ... (قوت) تار (نيله) کوم چه د څاروي د کولمې نه جوړولې شي، دا يو قسم رگ دې کوم چه د مضبوط تار په شان وي

## [۱۱۲] سورة الفلق

سورة الفلق مکیة او مدنیة خمس آیات

سورة فلق مکی یا مدنی دی، پنخه آیتونه دی.

[آیاتونه: ۱-۵]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) الصُّبْحِ (مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) مِنْ خَيْرَانِ مُكَلَّفٍ وَغَيْرِ مُكَلَّفٍ وَجَمَادِ كَالسُّمِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ (وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ) أَيْ اللَّيْلِ إِذَا أَظْلَمَ وَالْفَجْرِ إِذَا غَابَ (وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ) السُّوَاجِرِ تَنَلَّتْ (فِي الْعُقَدِ) أَيْ تَقَعِدَا فِي الْخَيْطِ تَنْفُخُ فِيهَا بَشَرٌ نَفْلُوهُ مِنْ غَيْرِ رِيْقٍ وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ مَعَهُ كِبَنَاتٌ لِبَيْدِ الْمَذْكُورِ (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ) أَظْهَرَ حَسَدَهُ وَغَمِلَ بِمُقْتَضَاةِ كَلْبِيدِ الْمَذْكُورِ مِنَ الْيَهُودِ الْخَامِسِينَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الثَّالِثَةُ الشَّامِلُ لَهَا مَا خَلَقَ بَعْدَهُ لِإِسْنَةِ حَرْفِهَا

ترجمه: په نوم د الله پاک چه دیر مهربانه او همیشه مهربانه دې شروع کوم، او ایه چه زه د صبا (سحر) د رب په پناه کښ راخم، د هر هغه شیخ د شر نه کوم چه هغه پیدا کړې دې (یعنی) د حیوان مکلف او غیر مکلف د شر نه او د جماد د شر نه مثلاً زهره وغیره، او د شپې د تیارې د شر نه چه کله هغه خوره شی یعنی د شپې د شر نه چه کله هغه تیاره شی، یا د سپوږمۍ د شر نه چه کله هغه غروب شی، او د پوکی وهونکو جادوگرو زنانو د شر نه کوم چه په غوټو کښ د لارو نه بغیر پوکی هغه غوټې دی کومې چه هغوی په تار کښ لگوي او ز محشری ونیلې دی، چه د لارو سره، لکه د لبید مذکور لونه او د حاسد د شر نه چه کله هغه حسد او کړی یعنی خپل حسد لره ظاهر کړی او دهغې په مقتضی باندې عمل او کړی لکه د نبی ﷺ سره حسد کونکی یهودو کښ لبید مذکور دې او درې وارو لره کومو ته (ماخلق) ته شامل دې، د (ماخلق) نه پس ذکر کول د هغوی د شر د شدید کیدو د وجې نه.

## د قیوداتو فوائد او تسهیل

قوله: (الفلق) اسم فعل، د سحر اوله برخه، (فلق) په معنی د (مفلوق)

قوله: (وقب) ماضی، واحد مذکر غائب (ض) (ولبا)، (وقوبا) خوریدل.

قوله: (غاسق) اسم فاعل، د شپې تیاره (غسق) (ن) (غسقا) د شپې تیاره کیدل.

قوله: (والعق) دا د غاسق دویم تفسیر دې.

قوله: (السواحر) دا ددې خبرې ته اشاره ده چه د (لفقات) موصوف محذوف دې، مفسر

علامه رحمته الله موصوف، (السواحر) محذوف راویستلې دې یعنی جادو کونکې زنانو، مراد د

لبید بن اعصم یهودی لونه دی، ددې موصوف نفوس هم کیدې شی، (لفقت) د (لفات) جمع او د مبالغې صیغه ده (لفت) (ض) ن لفتا: دې، تهرکل، په (لفت) او (لفل) کښ

فرق دا دې چه (لفت) کښ لارې کمې وی، او په (لفل) کښ لارې زیاتې وی.

## [۱۱۴] سورۃ الناس

## سورۃ الناس مکیہ او مدنیہ ست آیات

سورۃ الناس مکی یا مدنی دی، شبہ آیتونہ دی.

[آیتونہ: ۱-۶]

بسم الله الرحمن الرحيم (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) خَالِقَهُمْ وَغَالِبَهُمْ فَتَحْمِلُهُمْ بِالْكُرْ تَشْرِيفًا لَهُمْ وَمَنْصَابٌ لِلْمَلَائِكَةِ مِنَ شَرِّ الْمُوسُوسِ فِي صُدُورِهِمْ (مَلِكِ النَّاسِ) (إِلَهِ النَّاسِ) بَدَلًا مِنْ غَفَقَاتٍ أَوْ غَفَقَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَظْهَرَ الْمُضَافِ إِلَيْهِ فِيهِمَا زِيَادَةُ لَيِّنَاتٍ (مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ) الشَّيْطَانِ سَمِّيَ بِالْخَفْظِ لِكُنُوزِهِ مُلَاجِئَتِهِ لَهُ (الْحَقَّاسِ) لِأَنَّهُ يَخْتَبِئُ وَتَتَأَخَّرُ عَنْ الْقَلْبِ كُلَّمَا ذَكَرَ اللَّهُ الَّذِي يُوسُوسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ) فَلَهُمْ إِذَا غَفَلُوا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (مِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ) بَيِّنَاتٍ لِلشَّيْطَانِ الْيُوسُوسِ أَنَّهُ جَنِّيٌّ وَإِنِّي كَقَوْلِهِ تَعَالَى شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ بَيِّنَاتٍ لَهُ وَالنَّاسِ غُطِفَ عَلَى الْوَسْوَاسِ وَعَلَى كُلِّ نَفْسٍ شَرٌّ لِبَدِّهِ وَتَنَاتِهِ الْمَلَكُوتِينَ وَاعْتَزَّضَ الْأَوَّلُ بَأَنَّ النَّاسَ لَا يُوسُوسُ فِي صُدُورِهِمُ النَّاسُ إِنَّمَا يُوسُوسُ فِي صُدُورِهِمُ الْجِنُّ وَأُجِيبَ بَأَنَّ النَّاسَ يُوسُوسُونَ أَنْفُسًا يَمْنَى بِلِقَائِهِمْ فِي الظَّاهِرِ ثُمَّ تَبَيَّنَ وَتَوَسَّطَهُمْ إِلَى الْقَلْبِ وَتَبَيَّنَ فِيهِ بِالطَّرِيقِ الْمُوَدِّي إِلَى ذَلِكَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

ترجمہ: یہ نوم د اللہ پاک چہ دیر مہربانہ او ہمیشہ مہربانہ دے شروع کوم، تہ اوایہ چہ زہ د خلقو د رب، د ہغوی د مالک پہ پناہ کین رازم (یعنی د ہغوی د خالق او د ہغوی د مالک پناہ کین رازم، د انسانانو ذکر خاص طور سرہ د ہغوی شرافت او د ہغوی پہ سینو کین د وسوسہ اچونکی د شر نہ د پناہ غوبستلو د مناسبت د وجہ نہ کرے شوے دی، د خلقو د بادشاہ، د خلقو د معبود دوارہ بدل دی یا صفت دی یا عطف بیان دی، او دوارو خایونو کین نی د مضاف الیہ د زیادت د بیان دپارہ ظاہر کرے دی، د وسوسہ اچونکی، د شاتہ کیدونکی شیطان د شر نہ پناہ غوارم) د شیطان نوم وسواس (یعنی معنی مصدری) کیخودلے شوے دی، د ہفہ پہ کثرت سرہ د وسوسے اچولو د وجہ نہ، خکہ چہ ہفہ پتیری او د زرہ نہ شاتہ شی چہ کلہ بندہ د اللہ پاک ذکر کوی۔ کوم چہ د خلقو پہ زرونو کین چہ کلہ د اللہ پاک د ذکر نہ غافلہ شی وسوسہ اچوی (کہ ہفہ) د جناتو د قبیل نہ وی او کہ د انسانانو د قبیلہ۔ دا د وسوسہ اچونکی شیطان بیان دی چہ ہفہ جنی دی او انسی دی، لکہ چہ د اللہ پاک قول دی (ہماطین الانس والجن) (یا من الجنۃ) د شیطان بیان دی او (الناس) پہ (الوسواس) باندے عطف دی، او پہ ہر صورت کین، پہ ماقبل سورۃ کین ذکر شوے لبید او د ہفہ د لونرو شر تہ شامل دی، پہ اول صورت کین اعتراض کولے شی چہ انسان، د انسانانو پہ زرونو کین وسوسہ نہ اچوی، د انسانانو پہ زرونو کین خو جنات وسوسہ اچوی؟ (نو ددی اعتراض) جواب دا ورکری شوے دی چہ انسانان ہم پہ داسی طریقو سرہ وسوسہ اچوی کوم چہ پہ ظاہرہ د ہغوی سرہ مناسبت وی، (مثلا د نیمہ وغیرہ پہ ذریعہ) بیا د ہغوی وسوسہ زرہ تہ پہ داسی طریقہ رسیبری کوم چہ ثبوت تہ مفضی کیبری (واللہ اعلم)

## د قیوداتو فوائد او تسہیل

د سورۃ فلق او سورۃ الناس د مجموعی آیتونو تعداد یولس دی، دا د غوتو او ستونو د



تعداد برابر دی کوم چہ پہ رسول اللہ ﷺ باندی پہ جادو کین استعمال کری شوی وو۔  
**قوله: (لَئِنْ أَغْوَدَ)** کین خطاب اگرچہ رسول اللہ ﷺ تہ دی خود امت ہر یو فرد ددی مخاطب دی۔

**قوله: (النَّاسِ)** ددی اصل (اناس) دی، ددی نہ ہمزہ حذف کری شوی دہ۔

**قوله: (وَمُنَاسِبَةً لِلْإِسْعَاقِ مِنْ شَرِّ الْمَوْسَى)** کہہ قیل: اغود من شر الموصی الی الناس برہم الذی ملک امرہم

**قوله: (مَلِكِ النَّاسِ)** دلته د تولو قراؤ د الف پہ حذف باندی اتفاق دی، پہ خلاف د سورۃ فاتحہ چہ ہلتہ اختلاف دی، بعض الف لرہ حذف کوی او بعض نی باقی پریدی۔

**قوله: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ)** د مزید وضاحت دپارہ دی، خکہ چہ د رب اطلاق بعض وخت پہ غیر اللہ ہم کیپی لکہ د اللہ پاک پہ قول (اتَّخَذُوا أَهْلَ الْبُيُوتِ هُفُوًّا فَكُنُوا لَهَا مِنْ قُوْبِ اللَّهِ) پہ دی وجہ د رب درې صفات راورلی شوی دی، چہ د غیر اللہ نہ ممتاز شی، پہ ذکر شوې صفاتو کین د ادنی نہ د اعلیٰ طرف تہ ترقی دہ، خکہ چہ د مری دپارہ ملک کیدل ضروری نہ دی، مگر چہ خوک ملک وی ہفہ مری ہم وی، او (الہ) د تولو نہ اعلیٰ دی، خکہ چہ (رب) او (ملک) دپارہ (الہ) کیدل ضروری نہ دی، مگر د (الہ) دپارہ (رب) او (ملک) کیدل ضروری دی  
**قوله: (مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ)** دا د (اغود) سرہ متعلق دی۔

**قوله: (مَعِيَ بِالْحَدِيثِ)** یعنی موسیٰ تہ وسواس و نیلی شوی دی دا د زید عدل د قبیل نہ دی، گویا زید تول پہ تول عدل دی، ہم دغہ شان شیطان دومرہ وسوسہ اچوی گویا ہفہ پخبلہ وسوسہ دہ۔

**قوله: (الْفُتَّاسِ)** دا د مبالغہ صیغہ دہ دیر زیات شاتہ کیدونکی، او (غفاس) شیطان تہ ہم ونیلی شی۔

**قوله: (وَيَتَأَمَّرُ)** دا د (الغفاس) تفسیر دی۔

**قوله: (يَتَّخِذُ لِلشَّيْطَانِ الْوَسْوَاسِ)** یعنی (من الجنة والناس) د (یوسوس) د ضمیر فاعل بیان دی، مطلب دا دی چہ وسوسہ اچونکی جن ہم کیدی شی او انس ہم، او بعض خلقو ونیلی دی چہ (من الجنة والناس)، د ہفہ (الناس) بیان دی کوم چہ (فی صدور الناس) کین دی، مطلب یہ دا وی چہ ابلیس خنکہ چہ د انسانانو پہ زرونو کین وسوسہ اچوی، ہم دغہ شان د جناتو پہ زرونو کین ہم وسوسہ اچوی، پہ دی صورت کین بہ (موسوس) خاص او (موسوس لہ) عام وی، (کہہ قال: اغود من شر الشیطان الذی یوسوس فی صدور الجن والانس) دا معنی د ہفہ برعکس دہ کومہ چہ شارح بیان کری دہ۔

**قوله: (لَا يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُورِ النَّاسِ)** یعنی انسان د انسانانو پہ زرونو کین وسوسہ نہ اچوی، مفسر علامہ رحمہ اللہ کہہ ددی پہ خانی (لایوسوسون فی صدور الناس) ونیلی وی نو دیر بہ اسان وی۔

**قوله: (الْمَوْصِلُ إِلَى ذَلِكَ)** ای الی ہوہما فی القلب یعنی شیطان داسی وسوسہ اچوی چہ ہفہ پہ قلب کین خانی نیسی (مضبوطہ شی)۔  
 (الحمد للہ اخلورم جلد ختم شی)۔